برطانیہ میں
علماء اہلسنّت اور مشائخ
جلد سوم



خالد اطہر

Marfat.com

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۝ (القرآن: سورۃ فاطر: پارہ 22)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے وہی اس سے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں

برطانیہ میں

علماء اہلسنت اور مشائخ

اور دیگر دینی شخصیات

جلد سوم

خالد اطہر

PPA
PUBLICATIONS

پی پی اے پبلی کیشنز: اسلام آباد

Marfat.com

86563

86563

جملہ حقوق بحق عاصم خالد خان اور گلریز خالد خان محفوظ ہیں

کتاب کا نام : برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ (جلد سوم)

مصنف : خالد اطہر

ایڈیشن : اول

سال اشاعت : 2001ء (ستمبر)۔1422ھ (جمادی الثانی)

کمپوزنگ : جہانزیب کنڈی، ملک یٰسین سرور

لے آؤٹ : سید شاہد علی زیدی

زیر اہتمام : طارق رانا، عنصر ملک

طباعت : گل اعوان پرنٹرز۔ اسلام آباد

Tel : 92 51 2277277 Fax : 92 51 2274180
http://gulawan-printers.gotoo.com
E-mail: gulawanpk@yahoo.com

ناشر : پی پی اے پبلی کیشنز۔ اسلام آباد

ISBN 969-8587-01-2

PPA PUBLICATIONS

6, St. 39, G-6/2, Islamabad, Pakistan
Tel: (00-92-51) 2874225, 2279830, 2270850
Mob: (PAK) 0300-9559879
Mob: (UK) 07966-148672, 07931-732161
Fax: (00-92-51) 2272405
E-Mail: ppa_news@yahoo.com
E-Mail: khalidatppa@yahoo.com

Marfat.com

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

انتساب

○

والدہ محترمہ

فرحت جہاں صدیقی

کے نام

جو، ہر خوشی کے موقع پر محفل میلاد منعقد کرتی تھیں

اور جنہوں نے خود کو قرآن و سنت کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا تھا۔

وہ 3 ستمبر 1998ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں

اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے

اور روز محشر ان کو شافعِ محشر کی شفاعت نصیب ہو۔

آمین

Marfat.com

خالد کے نام

اطہر ضیائی

سکون روح ، سرور حیات ، نور نظر
عطا ہو بخت سکندر نصیب عمرِ خضر

ہر اک قدم پہ حفاظت میں صبح و شام رکھے
تمام عمر خدا تجھ کو شاد کام رکھے

بچائے رکھے زمانے کی چشمِ بد سے خُدا
تمام حسن صفاتِ بشر ہو تجھ کو عطا

نگاہ اہل زمانہ میں سرفراز رہے
وہ کام کر کہ زمانے کو تجھ پہ ناز رہے

ستا سکے نہ کبھی کاش سردوگرم جہاں
خُدا کرے تجھے راس آئے گردش دوراں

نہ چھو سکے کبھی تجھ کو ہوائے کبرو غرور
چراغ جادۂ ہستی ہوں ترے فکرو شعور

تری ضیا سے شبستانِ زیست ہو روشن
مہک اُٹھے تری خوشبو سے گلستانِ وطن

عطا کرے تجھے اللہ دولتِ دارین
ہو تیری منزلِ مقصود نقشِ پائے حسینؓ

لہو ہو صَرف ترا دینِ مصطفیٰؐ کیلئے
نفس نفس ہو ترا وقف بس خدا کیلئے

والد گرامی ، محترم جناب محمد عبداللہ خان صاحب اطہر ضیائی نے ، جنہیں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادیؒ سے خصوصی نسبت حاصل ہے ، یہ دعائیہ نظم اب سے کوئی 30 برس پہلے مجھ ناچیز کیلئے اس وقت تحریر فرمائی تھی جب میں گھر سے پہلی بار چند روز کیلئے کوئٹہ گیا تھا۔ گو کہ والد گرامی کی دعائیں ہر قدم پر سایہ بن کر میرے ساتھ رہی ہیں لیکن ان کے یہ اشعار میرے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں (خالد اطہر)

Marfat.com

10 DOWNING STREET
LONDON SW1A 2AA

7 December 1998

Dear Mr Athar

Thank you for your letter of 15 November requesting a message from the Prime Minister for your forthcoming book.

Prime Minister has asked me to pass on all his good wishes for the success of your book.

Yours sincerely

JULIAN BRAITHWAITE
Press Office

Mr Khalid Athar

"برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ" (جلد اول) کی اشاعت کے موقع پر وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر کے ایماء پر بھیجے گئے خط سے اقتباس، جس میں کتاب کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	اظہار	10
1	انگلستان کی اولین مسجد (شاہجہاں مسجد)	14
2	پیر سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشاہی	17
3	علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی	50
4	پیر سید منور حسین شاہ جماعتی	58
5	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	75
6	صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی	101
7	خواجہ صوفی محمد اسلم نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ	107
8	الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید	121
9	پیر سید نصیرالدین نصیر گیلانی قادری چشتی نظامی	133
10	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	144
11	پیر سید کبیر علی شاہ	157
12	پیر صوفی محمد عبداللہ خان گھمکولوی	163
13	پیر سلطان فیاض الحسن سروری قادری	168
14	علامہ پیر عبدالوہاب صدیقی رحمتہ اللہ علیہ	175

Marfat.com

15	علامہ پیر فیض الاقطاب صدیقی	180
16	مولانا صاحبزادہ نور الاقطاب صدیقی	183
17	مولانا صاحبزادہ زین الاقطاب صدیقی	185
18	پیر ابوالفضل مفتی محمد سعید احمد سعیدی	188
19	الحاج علامہ حکیم پیر محمد عبد الخالق مجددی	203
20	صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل نقشبندی	218
21	علامہ مفتی محمد منیر الزماں چشتی	227
22	علامہ مفتی عبد المالک لقمانوی	234
23	صاحبزادہ علامہ محمد عبد الحق ہاشمی	238
24	علامہ غلام ربانی افغانی	266
25	صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری	276
26	علامہ مفتی محمد اکبر زیرک	291
27	علامہ مفتی گل رحمٰن قادری	295
28	علامہ مفتی محمد ایوب اشرفی شمسی	300
29	علامہ مولانا الحافظ القاری محمد طیب	309
30	علامہ محمد صدیق نقشبندی	315
31	صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک لقمانوی	327
32	علامہ پیر سید زاہد حسین رضوی	336
33	علامہ قاری خلیل احمد حقانی	344
34	علامہ امداد حسین پیرزادہ	355

Marfat.com

35	علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی	365
36	الحاج علامہ صوفی محمد بوستان القادری	373
37	علامہ مولانا محمد صادق قریشی	385
38	علامہ الحافظ القاری حفیظ الرحمٰن چشتی	389
39	علامہ قاری محمد خان قادری	401
40	علامہ حافظ القاری حیدر علی مجاہد نقشبندی مجددی	413
41	علامہ محمد رمضان قادری	430
42	علامہ مولانا محمد شاہد رضا نعیمی	438
43	صاحبزادہ علامہ الحافظ القاری سید محمد عرفانی میاں	449
44	علامہ سہیل احمد صدیقی	454
45	علامہ مفتی عبدالرسول منصور الازہری	463
46	علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد چشتی	479
47	علامہ مولانا محمد جعفر بلال برکاتی	482
48	علامہ محمد اشفاق عالم قادری	489
49	مولانا قاری ظہور احمد سیفی	500
50	علامہ شاہ محمد ابوالمحمود نشتر	514
51	علامہ قاری محمد امین چشتی السعیدی	518
52	صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ	532
53	پروفیسر حافظ فتح محمد	341
54	علامہ محمد نعیم طارق قادری	546

Marfat.com

55	علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی	564
56	علامہ طارق محمود مجاہد جہلمی	571
57	علامہ جنید عالم قادری	557
58	علامہ حافظ محمد اظہر سعید قادری	586
59	پیر سید اشفاق حسین شاہ نقوی بخاری قادری	597
60	علامہ حافظ قاری منظور احمد بھٹی	609
61	علامہ محمد شاہد بابر خان	628
62	مولانا محمد اعظم چشتی	633
63	علامہ محمد رفیق حبیب	638
64	صاحبزادہ ابو المصطفیٰ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی	646
65	پیر کرامت حسین نقشبندی	653
66	الحاج خلیفہ صوفی عبد الرحیم دلشاد نوشاہی	667
67	مولانا حافظ محمد ضیاء الحق نوشاہی	684
68	صوفی محمد الیاس نوشاہی	688
69	ڈاکٹر محمد ہارون	698
70	صوفی محمد ریاض رفیق نوشاہی قادری	700

Marfat.com

اظہار

"برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ" کی جلد سوم درحقیقت اس کتاب کی جلد اول کا اضافہ و ترمیم شدہ ایڈیشن ہے- میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سر بسجود ہو کر ان کا شکر بجالاتا ہوں کہ انہوں نے اپنے پیارے حبیب حضور پاکؐ کے صدقہ میں مجھے یہ توفیق عطا فرمائی کہ میں برطانیہ میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دینے والے سینکڑوں علماء کرام اور مشائخ عظام کے حالات وواقعات اور خدمات کو اس کتاب کی کئی جلدوں میں محفوظ کرنے میں کامیاب ہو سکا ہوں - میں نے یہ کتاب کیوں مرتب کی' اس بارے میں میں جلد اول کے پیش لفظ میں کچھ معروضات پیش کر چکا ہوں-

مجھے اپنی کتاب "برطانیہ میں تحریک آزادی کشمیر" کے سلسلے میں جون 1997ء سے اگست 1998ء کے درمیان تین بار انگلستان جانے اور وہاں مجموعی طور پر قریباً" چھ ماہ گزارنے کا موقع ملا تھا- یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں اس دوران دونوں سال عید میلادالنبیؐ کے مبارک دنوں میں اور جنوری 1998ء میں رمضان المبارک کے مہینے میں وہیں تھا- میں نے ان ایام میں مسلمانان برطانیہ کی جو دینی سرگرمیاں اور رسالت مابؐ کے جشن ولادت کے حوالے سے جو روح پرور تقریبات دیکھیں وہ میرے لئے ایسے مسرت وافتخار کا باعث تھیں جس کے حقیقی اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں- اس کے ساتھ ہی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ انگلستان میں دین کی ترویج واشاعت اور خاص طور پر مسلک اہل سنت کی روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے علماء کرام اور مشائخ عظام کی گراں قدر خدمات کو ریکارڈ پر لایا جائے' چنانچہ میں نے اسی وقت یہاں کے مسلمانوں کی دین سے وابستگی اور یہاں احیاء دین اور غلبہ اسلام کی کاوشوں کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کا فیصلہ کرلیا' اس فیصلہ کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ مسلمانان برطانیہ کے دینی مسائل و معاملات کا ایک حقیقت پسندانہ تجزیہ پیش کیا جاسکے-

Marfat.com

اس مقصد کے لئے میرے سامنے سب سے بہتر راستہ یہ تھا کہ میں برطانیہ کے نمائندہ علماء کرام اور مشائخ عظام سے ملاقات کرکے متعلقہ مسائل و معاملات اور ان کی خدمات کے بارے میں گفتگو کروں۔ میں برطانیہ کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا بے حد مشکور ہوں کہ ان میں سے اکثر نے اس سلسلے میں میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے وقت دیا۔ اس کتاب کی پہلی جلد میں جو اپریل 1999ء میں شائع ہوئی تھی' 90 بلند پایہ شخصیات شامل تھیں جن میں سے قریباً" 85 سے میں نے براہ راست انٹرویو کئے تھے۔اس کے بعد اگست 2000ء میں کتاب کی دوسری جلد شائع ہوئی جس میں 131 شخصیات شامل تھیں۔ اب اس تیسری جلد میں مجموعی طور پر 70 شخصیات شامل ہیں۔

کتاب کی پہلی جلد کی اشاعت کے بعد بعض شخصیات نے اس کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کی صورت میں اپنے حوالے سے بعض ترامیم کی خواہش کا اظہار کیا تھا چنانچہ میں نے دوسرے ایڈیشن کی ترتیب سے قبل کتاب میں شامل تمام علماء ومشائخ کو خط لکھے اور ان سے گزارش کی کہ وہ اپنے CHAPTER میں جو بھی ترامیم چاہتے ہیں اس سے آگاہ فرمادیں۔ پھران میں سے اکثر کو ذاتی طور پر یا بذریعہ ٹیلی فون یاددہانی بھی کرائی گئی۔ جن حضرات نے اس سلسلے میں دلچسپی لی اور اپنے مضمون میں کسی بھی قسم کی ترمیم یا اضافہ کے بارے میں آگاہ کیا' اس پر خصوصی توجہ دی گئی۔ تاہم بہت سے حضرات نے اس سلسلے میں کوئی دلچسپی نہ لی ہو سکتا ہے اس کی وجہ ان کی عدیم الفرصتی رہی ہو یا پھروہ کسی ترمیم کی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوں چنانچہ ان کے CHAPTER اس ایڈیشن میں شامل نہیں کئے جاسکے' البتہ اس ایڈیشن میں بہت سے نئے انٹرویوز شامل کئے گئے ہیں اور اسی وجہ سے اسے کتاب کی تیسری جلد کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ بعض مخلص دوستوں اور کرم فرماؤں کے مشورہ پر "برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ" کے انگلش ایڈیشن پر بھی کام شروع ہوچکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ آئندہ سال منظرعام پر آجائے گا۔ کتاب کی تیسری جلد کی اشاعت کے حوالے سے برطانیہ کے جن علماء اہل سنت اور مشائخ نے دلچسپی لی میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ انہوں نے جن ترامیم یا اضافوں کے نشاندہی فرمائی یا کوئی تصحیح چاہی تو اس کے مطابق ان کے باب میں ترمیم کردی گئی ہے' جن حضرات نے کوئی نئی تصاویر فراہم کیں وہ بھی کتاب میں شامل کر لی گئی ہیں۔

تقدیم و تاخیر کے حوالے سے بھی ہر بار میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ بعض اوقات انسان کو کڑے امتحان میں ڈال دیتا ہے اس لئے کہ ہمارے یہاں اس کی روایات مختلف ہیں۔ اگر تقریر کا معاملہ ہو تو ترتیب کچھ اور ہوتی ہے اور اگر تحریر کی صورت ہو تو کچھ اور' پھر ہر ایک کا اپنا پیمانہ اور اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ بہرحال میرے لئے کتاب میں شامل سب ہی شخصیات محترم ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ منصب بھی نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے کوئی درجہ بندی کروں' اس لئے میں مشائخ عظام اور علماء کرام پر انتہائی ادب کے ساتھ یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تقدیم و تاخیر کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی فارمولا میرے پیش نظر نہیں تھا۔ اسی طرح ٹائٹل اور پشت پر تصاویر کا معاملہ ہے' ظاہر ہے کہ وہاں ایک محدود تعداد میں

Marfat.com

ہی تصاویر شائع کی جاسکتی تھیں ' پھر اس میں تصاویر کے بعض فنی پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھنا ہوتا ہے ' اور ہر تصویر پہلے نمبر پر نہیں لائی جاسکتی - اس لئے تمام شخصیات اور قارئین سے میری دست بستہ گزارش ہے کہ اگر وہ تقدیم و تاخیر کے حوالے سے کوئی بات محسوس کریں تو ازارہ مہربانی اسے درگزر فرمادیں -

کتاب میں شامل بعض انٹرویوز طویل ہیں اور بعض مختصر ' اسی طرح بعض شخصیات کی تصاویر کم ہیں اور بعض کی زیادہ - اس بارے میں بھی میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی بھی انٹرویو یا مضمون میں ' یا تصاویر کی شمولیت میں ' میں نے اپنی طرف سے کوئی غیر ضروری قطع و برید نہیں کی ہے بلکہ حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی ضروری یا متعلقہ بات یا تصویر نظرانداز نہ ہو جائے - اصل بات یہ ہے کہ بعض شخصیات نے تفصیلاً " گفتگو فرمائی اور میری درخواست کے مطابق میرے سوالات کے جوابات تفصیل کے ساتھ دئے جبکہ کچھ حضرات نے اختصار یا بے حد اختصار کو ترجیح دی - اسی طرح تصاویر کا معاملہ تھا ' متعدد حضرات سے میری بار بار گذارش اور پاکستان سے خطوط بھیجنے اور کئی کئی ٹیلیفون کالز کرنے کے باوجود ان کی ایک دو تصاویر ہی حاصل ہو سکیں جو کہ کتاب میں شامل کرلی گئیں (چند حضرات کی تصاویر آخر وقت تک نہیں ملیں اور چند حضرات نے تصویر شائع کرانے سے معذرت فرمالی) - امید ہے کہ اس وضاحت کے بعد قارئین کرام کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوں گے -

○ کتاب میں شامل شخصیات کے بارے میں یا ان کے حوالہ سے جو حقائق ' حالات ' واقعات اور تاثرات بیان کئے گئے ہیں وہ ریکارڈ شدہ انٹرویو یا تحریر کی شکل میں ان ہی سے حاصل کئے گئے ہیں ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اور کسی غیر ضروری قطع و برید کے بغیر و حتیٰ الامکان احتیاط کے ساتھ کتاب میں پیش کر دئے گئے ہیں ' اس کے باوجود اگر سہواً " کوئی غلطی ہو گئی ہے یا پروف ریڈنگ میں کوئی چوک ہو گئی ہے تو اس کے لئے بھی میں پیشگی معذرت چاہتا ہوں -

کتاب کے اس حصہ میں بعض ایسی شخصیات شامل ہیں جن کا مستقل قیام پاکستان میں ہے لیکن یا تو ان کی برطانیہ آمدو رفت کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے یا پھر وہاں بالواسطہ طور پر ان کی غیر معمولی دینی خدمات ہیں ' اس لئے ان کا تذکرہ ضروری سمجھا گیا ہے - کتاب میں چند ایسی شخصیات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو خود باضابطہ عالم دین تو نہیں ہیں لیکن برطانیہ میں دین اور مسلک کے لئے ان کی گراں قدر اور بے لوث خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس کتاب کا بنیادی مقصد بھی ایسی شخصیات کو اجاگر کرنا ہے جنہوں نے برطانیہ میں مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے اور دینی فرائض کی انجام دہی کے لئے رہنمائی کرنے یا سہولتیں فراہم کرنے میں کوئی اہم اور مؤثر و نتیجہ خیز کردار ادا کیا ہے -

ممکن ہے کہ قارئین یہ محسوس کریں کہ بعض ایک ہی جیسے سوالات اکثر و بیشتر شخصیات سے دہرائے گئے ہیں - اس کا سبب یہ ہے کہ وہ سوال ایسے موضوعات یا مسائل و معاملات پر مبنی ہیں جو اس وقت برطانیہ کے مسلمانوں کے لئے عموماً " اور عوام اہل سنت کے لئے خصوصاً " بڑی اہمیت کے حامل ' بلکہ تشویش کا باعث ہیں - ان کے بارے میں مختلف علماء کرام کے تاثرات اور خیالات جان کر قارئین ان کے

Marfat.com

حوالہ سے اپنی کوئی رائے قائم کرنے یا کوئی نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور دینی خدمات انجام دینے والے حضرات ان جوابات کی روشنی میں ان مسائل کے تدارک کے بارے میں سوچ سکیں گے۔

اپنی معروضات ختم کرنے سے قبل میں اپنی اہلیہ پروفیسر نسرین خالد اور بیٹوں عاصم خالد اور گلریز خالد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر لمحہ میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے بہتر سے بہتر ماحول فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا کی خوشیاں نصیب کرے۔ انگلینڈ میں اپنے انتہائی مخلص اور بے لوث دوستوں جناب ملک افضل خان صاحب، جناب ملک محمد ازرم صاحب چشتی، جناب افتخار احمد صاحب انصاری اور جناب علامہ قاری محمد خان صاحب قادری کے بھرپور تعاون پر میں ان کا بھی بے حد ممنون ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا فرمائیں۔

آخر میں، ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر ان کا شکر ادا کرتا ہوں اور دست بہ دعا ہوں کہ وہ میری اس حقیری دینی کاوش کو اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ میں اپنی بارگاہ اولیٰ میں قبول فرمائیں اور مجھے آئندہ بھی دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

خالد اطہر

23 جمادی الاول 1422ھ

14 اگست 2001ء

Marfat.com

برطانیہ کی اولین مسجد



سرزمین برطانیہ کی سب سے قدیم مسجد ہونے کا اعزاز شاہجہاں مسجد کو حاصل ہے جو مشہور کاؤنٹی سرے کے قصبہ ووکنگ میں واقع ہے۔ یہ برطانیہ کی ان عمارات میں سے ایک ہے جنہیں تاریخی آثار میں شمار کر کے قومی ورثہ قرار دے دیا گیا ہے۔

تعمیر

شاہجہاں مسجد کی تعمیر کا سہرا، ہنگری نژاد برطانوی مستشرق ڈاکٹر گاٹلیب ولہیلم لائٹنر کے سر ہے جو 1840ء میں ہنگری کے دارالحکومت بڈاپسٹ میں پیدا ہوئے اور عربی، فارسی، اردو سمیت کئی مشرقی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ وہ برطانوی کمشنریٹ کریمیا میں مترجم درجہ اول کے فرائض انجام دیتے رہے، ان کا عہدہ

Marfat.com

کرنل کے مساوی تھا' بعدازاں وہ برطانیہ چلے آئے اور کنگز کالج لندن سے تعلیم مکمل کی۔ انہوں نے ایشیائی زبانوں میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1866ء میں ڈاکٹر لائٹ نر کو انڈین سول سروسز میں شامل کر کے گورنمنٹ یونیورسٹی کالج لاہور کا پرنسپل مقرر کیا گیا جہاں انہوں نے کئی تعلیمی اور سماجی ادارے قائم کئے اور کئی لائبریریوں کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے پنجاب کی علمی پسماندگی دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس عرصے میں وہ لاہور سے ایک اخبار بھی شائع کرتے رہے۔ 1870ء میں ڈاکٹر لائٹ نر لاہور سے واپس یورپ چلے آئے اور ہائیڈل برگ یونیورسٹی جرمنی میں خدمات انجام دینا شروع کر دیں' 1881ء میں وہ لندن آئے اور انہوں نے پورے برطانیہ کا دورہ کیا تاکہ وہ اپنی زندگی کے اہم ترین مقصد "اورینٹل یونیورسٹی" کے قیام کا خواب پورا کر سکیں' 1884ء میں وہ سرے کے علاقے میں آئے جہاں انھیں رائل ڈرامیٹک کالج کی عمارت خستہ اور ویران حالت میں ملی' ڈاکٹر لائٹ نر نے اس جگہ کو اورینٹل یونیورسٹی کے قیام کیلئے منتخب کر لیا' یہ عمارت 1860ء میں تعمیر ہوئی تھی اور اس کا سنگ بنیاد پرنس آف ویلز نے رکھا تھا۔ 1870ء میں مالی مشکلات کے باعث اس ادارے کو بند کر دیا گیا تھا' 22 جولائی 1880ء کو اسے نیلام کیلئے پیش کیا گیا جسے ایک شخص الفریڈ نے خریدا' بعد میں ڈاکٹر لائٹ نر نے اس عمارت کو الفریڈ سے خرید لیا اور اس میں مشرقی زبانوں کی تدریس شروع کر دی گئی' اس ادارے کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے منسلک کیا گیا' اس ادارے کے فارغ التحصیل طلباء کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ڈگریاں دی جاتی تھیں' ڈاکٹر لائٹ نر نے اورینٹل یونیورسٹی کے قیام کے بعد اس ادارے میں مسجد کی کمی کو شدت سے محسوس کیا اور اپنی ساری توجہ مسجد کی تعمیر کی طرف مبذول کر دی' اپنے قیام لاہور کے دوران ڈاکٹر لائٹ نر ریاست بھوپال کی حکمراں شاہجہاں بیگم کی علم دوستی اور فیاضی سے بخوبی آگاہ تھے' اس لئے انہوں نے جب مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا تو شاہجہاں بیگم کو اس منصوبے سے آگاہ کیا' جنہوں نے ریاست بھوپال کی طرف سے فوری طور پر ایک خطیر رقم ووکنگ میں مسجد کی تعمیر کیلئے عطیہ کے طور پر بھجوادی' چنانچہ برطانیہ میں فوری طور پر اولین مسجد کی تعمیر کا اعلان کر دیا گیا' برطانیہ میں رہائش پذیر مسلمانوں نے بھی اس کیلئے عطیات دئے جس کے بعد ڈاکٹر لائٹ نر نے عین مسلم طرز تعمیر کے مطابق اس مسجد کا نقشہ بنوایا اور جنوری 1889ء میں مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا' ملکہ بھوپال شاہجہاں بیگم کی فیاضی اور اسلام دوستی سے متاثر ہو کر اس مسجد کو ان کے نام سے موسوم کر کے "شاہجہاں مسجد" کا نام دیا گیا' نومبر 1889ء میں اس مسجد کو نماز اور عبادت کیلئے کھول دیا گیا۔

ملکہ بھوپال شاہجہاں بیگم

شاہجہاں بیگم 1868ء سے 1901ء تک ریاست بھوپال کی حکمران رہیں' ان کے نام کا خطبہ اور سکہ جاری تھا' ان کے دور میں بھوپال نے مثالی ترقی کی جبکہ ان کے حکم پر پورے برصغیر کے مستحق اور ذہین طلباء کو تعلیمی وظائف دئے جاتے تھے' شاہجہاں بیگم بہت دیندار' علم دوست اور مسلمان پرور حکمران

Marfat.com

تھیں ' ان کے خاوند نواب صدیق حسن خاں بھی بہت بڑے عالم اور فیاض شخصیت کے مالک تھے - شاہجہاں بیگم نے شاہجہاں مسجد ووکنگ کی تعمیر کیلئے خطیر رقم عطیہ کے طور پر دی جس سے اس مسجد کی تعمیر ممکن ہوئی ' اس طرح انہوں نے اس مسجد کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا' برطانیہ میں اسلام کا نور پھلانے کی ابتدا ان کی وجہ سے ممکن ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سعادت سے سرفراز فرمایا۔

شاہجہاں مسجد کے مختلف ادوار

مارچ 1899ء میں ڈاکٹر لائٹ نر کی وفات کے بعد ان کی قائم کردہ اورینٹل یونیورسٹی اور شاہجہاں مسجد بند ہو گئی تاہم قریباً" تیرہ سال بعد یہ مسجد دوبارہ عبادت کیلئے کھولی گئی ' اس مسجد کے قیام کو 112 سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور آج بھی یہ برطانیہ کی چند مرکزی مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ برطانیہ کا دورہ کرنے والے اکثر مسلمان حکمران اور زعماء اسے دیکھنے کیلئے آتے رہتے ہیں جبکہ انگریزوں اور دیگر یورپی باشندوں کی بڑی تعداد بھی اس مسجد کو دیکھنے کیلئے آتی ہے ' اس مسجد کے ساتھ مسلمانوں کا تاریخی قبرستان بھی ہے جس میں قرآن کریم کے مترجم عبداللہ یوسف علی اور محمد مارماڈیوک پکتال بھی مدفون ہیں۔

13-1912ء میں جب شاہجہاں مسجد کو مسلمانوں کی عبادت کیلئے دوبارہ کھولا گیا تو اس کے بعد سے اب تک اس مسجد میں باقاعدگی سے نماز کی ادائیگی اور دینی درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے ' کچھ عرصہ تک اس مسجد پر قادیانی قابض رہے۔ 1975ء میں جب قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا تو مسلمانوں نے اس مسجد کا قبضہ واپس لے لیا ' ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور حکومت میں ان کی کابینہ کے وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی مرحوم برطانیہ کے دورہ کے دوران شاہجہاں مسجد دیکھنے کیلئے گئے اور اس کے امام کیلئے حکومت پاکستان کی جانب سے وظیفہ مقرر کرنے کا اعلان کیا ' تب سے اب تک حکومت پاکستان یہ وظیفہ دے رہی ہے۔ یہ برطانیہ کی واحد مسجد ہے جسے حکومت پاکستان امداد دیتی ہے ' البتہ بھٹو مرحوم کے دور کے بعد سے آج تک کسی حکومت نے وظیفہ کی رقم پر نظر ثانی نہیں کی ' اس مسجد کے ٹرسٹ کے چیئرمین بھی ہمیشہ موجودہ سفیر پاکستان ہوتے ہیں لیکن مسجد کا انتظام و انصرام مقامی کمیٹی ہی چلاتی ہے۔ اس مسجد کو دوبار آگ لگا کر شہید کرنے کی بھی کوشش کی گئی لیکن معجزاتی طور پر دونوں مرتبہ مسجد کو کوئی نقصان نہ پہنچا البتہ آگ اور دھوئیں سے رنگ و روغن متاثر ہوا جسے بعد ازاں صاف کر کے نیا رنگ و روغن کر دیا گیا۔ پہلی بار خلیج کی جنگ کے موقع پر اس تاریخی مسجد کو شرپسندوں نے آگ لگائی تھی اور دوسری بار پاکستان میں مسیحیوں کے حوالے سے ہونے والے بعض ناخوشگوار واقعات کے بعد رد عمل کے طور پر اس مسجد کو نقصان پہنچایا گیا تھا۔ اس مسجد میں اب تک سینکڑوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں ' اس مسجد میں ہر تین ماہ بعد مسلمانوں اور عیسائیوں کی مشترکہ اقدار کے موضوع پر سیمینار منقعد ہوتے ہیں جن میں کثیر تعداد میں مقامی مسلمان اور عیسائی شرکت کرتے ہیں۔ الحمد للہ یہاں سے ہر روز پانچ وقت اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں جو برطانیہ بھر کے مسلمانوں کیلئے فخر اور وقار کی علامت ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشاہی



مبلغ اسلام، پیر طریقت، سرفروش دین مبین، فدائی اسلام، مفکر اہلسنت، جانشین صوفیاء، سخن طراز و نکتہ سنج، جگر گوشہ نوشہ گنج بخش" حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی ان چند شخصیات میں سرفہرست ہیں جن کے سر برطانیہ میں دین اسلام کے احیاء کا سہرا ہے - وہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے بانی اور فکری، روحانی اور انتظامی قائد ہیں جبکہ وہ ورلڈ اسلامک مشن کے داعئ اول ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بانیوں میں بھی شامل ہیں - وہ گزشتہ 40 سال سے برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں

Marfat.com

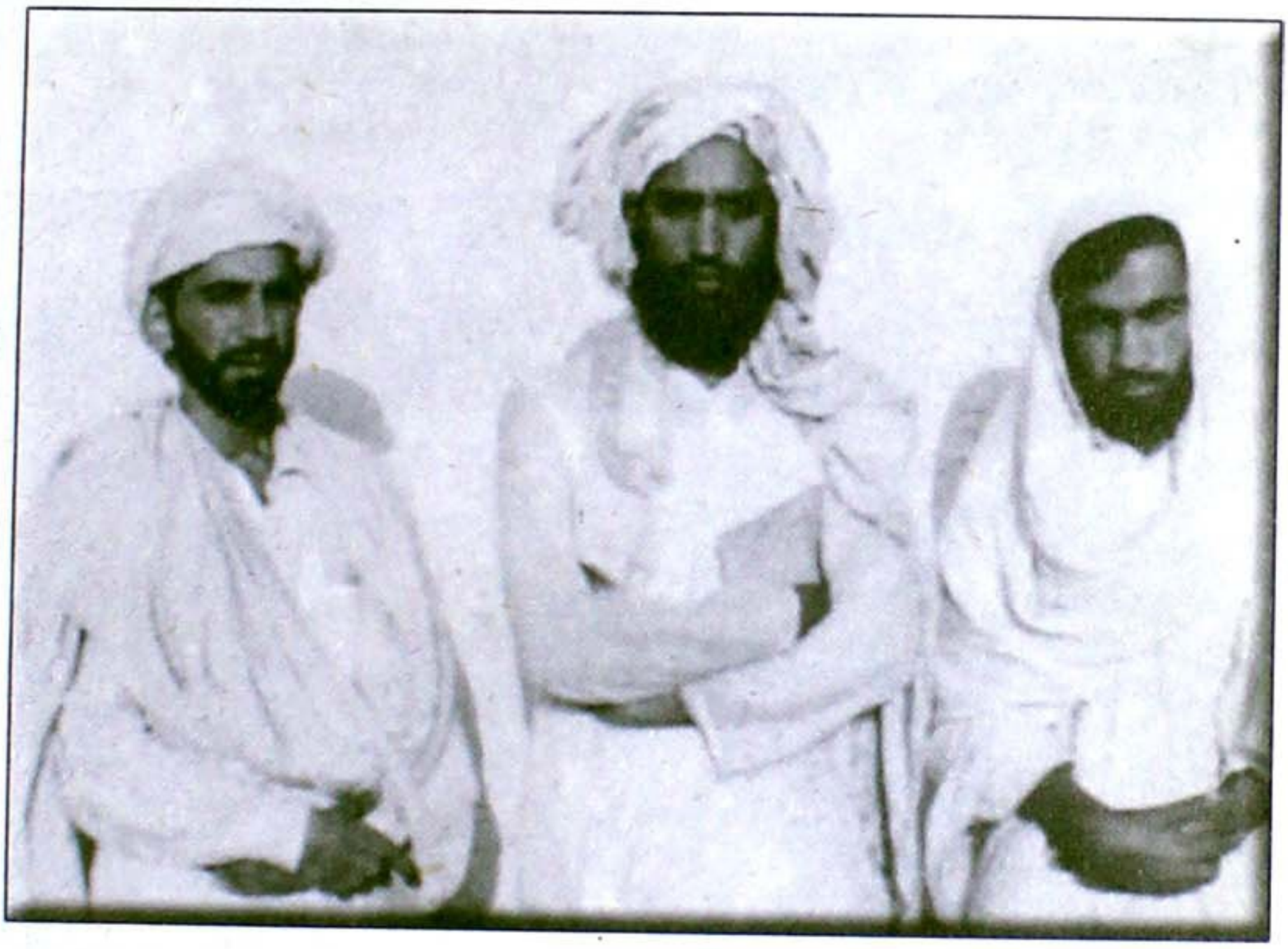

12 ستمبر 1960ء کو خوشاب شریف سرگودھا میں عرس کے موقع پر (دائیں طرف سے) قاضی عبدالغنی صاحب نوشاہی' پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی اور قاضی محمد یوسف صاحب نوشاہی

تبلیغ و ترویج اسلام کی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں - درحقیقت پیر سید معروف حسین شاہ نوشاہی محض ایک شخصیت کا نہیں بلکہ ایک جذبہ بیدار اور ولولۂ تازہ' ایک مشن اور ایک تحریک کا نام ہے - آپ کی شخصیت ہمہ جہت اور ہمہ صفت ہے' آپ کی خدمات کا جتنا اعتراف کیا جائے اتنا کم ہے کیونکہ آپ نے ایسے وقت میں ملت کی فکری رہنمائی کی جب برطانیہ کے اکثر مسلمان دین سے دور ہو چکے تھے - اس سلسلے میں آپ کی طویل جدوجہد خود اپنی جگہ ایک تاریخ سے کم نہیں -

خاندانی پس منظر

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی 20 جون 1936ء مطابق 13 ربیع الاول 1355ھ مطابق 14 ہاڑ 1993 بکرمی بروز ہفتہ بمقام چکسواری شریف ضلع و تحصیل میرپور ریاست جموں و کشمیر بعہد ڈوگرہ ایک ایسے معزز و محترم خانوادے میں پیدا ہوئے جس کا مقام اور احترام' سوادِ اعظم اہلسنّت پاکستان میں مسلمہ ہے - آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی پیر سید چراغ عالم شاہؒ صاحب نوشاہی اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ عنایت فاطمہ نوشاہی ہے - حضرت پیر سید چراغ عالم شاہ صاحب نوشاہیؒ اپنے دور

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی (بائیں) 1963ء میں بریڈ فورڈ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد 18۔ ساؤتھ فیلڈ سکوئر میں اپنے بھانجے سید عبدالقادر شاہ نوشاہی کے ساتھ

کے ولی کامل اور عظیم درویش صفت صوفی تھے جن سے ایک عالم نے فیض حاصل کیا' پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے برادر بزرگ حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق قادری نوشاہی صاحب بھی ایک ولی کامل اور پہنچے ہوئے بزرگ تھے - پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے جد محترم سید عون بن یعلیٰ قادری شہنشاہ بغداد پیران پیر حضرت غوث الاعظم سید ناحضرت عبدالقادر جیلانیؒ کے عہد میں ان کی اجازت باسعادت سے بغرض تبلیغ اسلام ہندوستان تشریف لائے تھے' برصغیر کے نامور بزرگ مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ ان کی اولاد میں سے تھے اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی ان ہی بزرگ کامل حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کی نویں پشت میں سے ہیں -

حضرت سید نوشہ گنج بخشؒ' قادری سلسلہ کے نامور بزرگ تھے جو یکم رمضان 959ھ میں اسلام شاہ سوری کے عہد میں گجرات کے ایک قصبہ گھوگانوالی میں پیدا ہوئے اور 29 سال کی عمر میں سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ حضرت سخی شاہ سلیمانؒ قادری نوری کے ہاتھ پر بیعت اختیار کر کے سلسلہ قادریہ میں شامل ہوئے اور منازل طریقت طے کرنے کے بعد تبلیغ اسلام کا آغاز کیا' فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی کے مطابق حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ نے دو لاکھ ہندوؤں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا اور لاکھوں افراد نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا - وہ 105 سال کی عمر میں 1064ھ میں شاہجہاں کے عہد اسیری میں اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے' آپ کا مزار پر انوار گجرات شہر سے جنوب کی طرف تقریباً 23 میل کے فاصلے پر رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں آج بھی مرجع خلائق ہے - ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف صوبہ پنجاب' آفتاب احمد خان کی زیر نگرانی نصیر احمد صحرائی (افسر تعلقات عامہ محکمہ اوقاف) کے مرتب کردہ کتابچہ "حضرت نوشہ گنج بخشؒ" میں جو کہ محکمہ اوقاف کی جانب

Marfat.com

سے شائع کیا گیا تھا' تحریر ہے "بعض تذکرہ نگاروں نے آپ (حضرت نوشہ گنج بخشؒ) کا سلسلہ نسب حضرت غوث اعظمؒ سے ملایا ہے مگر نوشاہی خاندان کے پرانے شجروں اور بیاضوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سادات علوی میں سے تھے" - "حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا وصال 8 ربیع الاول 1064ھ مطابق 27 جنوری 1654ء کو 105 سال کی عمر میں شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہوا- آپ کا مزار اقدس موضع رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں زیارت گاہ خاص وعام ہے-" (تحصیل پھالیہ اب ضلع منڈی بہاؤ الدین میں شامل ہے)

ابدال کشمیر حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی نے آپؒ کے بارے میں اپنی کتاب "سوہنی" میں تحریر فرمایا ہے:

وا واہ نوشہ سوہناں ولی جنہاں دی جنج
ونڈے توڑے فیض دے کابل توڑیں ونج

حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ نے اپنی تعلیمات میں اسوہ رسول پاکؐ پر عمل کرنے کیلئے زور دیا ہے ان کا اپنا ارشاد ہے:

سچی شرع رسولؐ دی غیر شرع سب جھوٹھے
نوشہ کہے غیر شرع نوں خیرنئیں وچ ٹھوٹھے

حضرت نوشہ گنج بخشؒ قادری کے بارے میں علامہ محمد اشرف آف منجر چٹھہ نے اپنی منظوم کتاب کنزالرحمت میں لکھا ہے:

طریقہ نبویؐ طریق من است
سوئے شرع رفتن راہ روشن است

حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کے بارے میں ایک اور عالم مرزا احمد بیگ لاہوری نے لکھا ہے کہ

"روز و شب در طاعت معبودؐ
کاراونیست جز رکوع و سجود"

آپؒ کے احوال و آثار پر فارسی میں سات مشہور کتب جن میں رسالہ الاعجاز از مرزا احمد بیگ لاہوری' تذکرہ نوشاہی از پیر سید محمد حیات برخورداری' کنزالرحمت از مولانا محمد اشرف آف منجر چٹھہ' ثواقب المناقب از محمد ماہ صداقت کنجاہی (مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہیؒ کے بھتیجے)' تحائف قدسیہ از پیر کمال لاہوری' مراۃ غفوریہ از امام بخش لاہوری اور چہار بہار از ہاشم شاہ آف تھرپال سیالکوٹ شامل ہیں

علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی اپنی کتاب "ثواقب المناقب" میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے بارے میں رقم طراز ہیں: "ذات آں محو حقیقت ذات و عارف گذشتہ از عرفیات بسادات علوی(۱) ارتباط دار دواز انجاکہ

Marfat.com

یکے از اجداد آں پاک طینت ہنگام ابجد خوانی تبلیغ اسلام از خطہ پاک بغداد سفر اختیار کردہ در سواد اعظم ہندوستان آمدہ توطن ارزانی فرمودہ بود"

"دودمان مجموعہ کرامت ایشاں در قلمرو پنجاب عشق صلاح تقویٰ روشنائی دارد"

ثواقب المناقب کے صفحہ 81 اور 82 سے لئے گئے ان دو اقتباسات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا تعلق سادات علویہ سے ہے اور آپ کے آباو اجداد بغداد سے تشریف لائے تھے ' مزید برآں وہ اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری میں بڑی شہرت رکھتے تھے - یہ فارسی کتاب ثواقب المناقب حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے وصال کے 63 سال بعد 1127ھ میں لکھی گئی تھی اور قلمی مخطوطہ کی شکل میں پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کی ملکیت رہی -

شہباز خان ملہی حضرت نوشہ گنج بخشؒ کو منظوم خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

چشم و چراغ قادر دلبند مرتضائی
این شان و آشنائی دیدم نہ دیدہ بودم
تو مجدد زمانہ ہم شاہ نو بعالم
چو تو در الف ثانی دیدم نہ دیدہ بودم

یعنی آپ حضرت غوث پاکؒ کے خانوادہ کے چشم وچراغ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے لخت جگر ہیں اور زمانہ کے مجدد ہیں-

حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں کے بعد جا ملتا ہے جو اس طرح سے ہے ' حضرت مجدد اعظم سید نوشہ گنج بخش قادریؒ ' حضرت سید محمد ہاتم شاہؒ دریادل (2) ' حضرت پیر سید محمد سعید شاہؒ دولہا ' حضرت پیر سید محمد ابراہیم شاہؒ ' حضرت پیر سید محمد ملک شاہؒ ' حضرت پیر سید محمد حسن شاہؒ عارف ' حضرت پیر سید غلام شاہؒ ' حضرت پیر سید نصیرالدین سرکار بحر علومؒ ' حضرت پیر سید چراغ عالم شاہؒ اور حضرت پیر سید معروف حسین شاہ - پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے اسی علمی و مذہبی خانوادے میں آنکھ کھولی اور ہر طرف دینی و روحانی ماحول پایا - اس پاکباز فضا میں انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مکرم حضرت پیر سید چراغ عالم شاہؒ اور برادر مکرم پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ سے حاصل کی - آپ کے والد گرامی نے وفات سے قبل آپ کی کفالت آپ کے برادر مکرم پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہیؒ کے ذمہ لگا دی تھی - آپ نے 28 جون 1953ء مطابق 15 شوال 1372ھ مطابق 15 ہاڑ 2010 بکرمی بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد نوشاہیہ رنمل شریف پھالیہ ضلع گجرات میں اپنے مربی اور برادر اکبر پیر سید ابوالکمال برقؒ نوشاہی کے ہاتھ پر قادری نوشاہی سلسلہ میں بیعت اختیار کی ' شیخ کامل کی نگرانی میں منازل طریقت طے کیں اور خلافت و نیابت پائی - آپ کے ساتھ علامہ پیر محمد انور صاحب نوشاہی مرحوم بھی بیعت ہوئے تھے -

Marfat.com

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی 1954ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکسواری سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد جہلم آگئے اور دارالعلوم اہلسنت مشین محلہ نمبر1 کے جید اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی' ایک سال کے بعد آپ مدرسہ غوثیہ مورگاہ راولپنڈی آگئے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ گولڑوی سے جو حزب الاحناف لاہور کے فارغ التحصیل تھے' اکتساب فیض کیا- بعد ازاں آپ دارالعلوم احسن المدارس مرکزی جامع مسجد راولپنڈی میں آگئے اور حضرت شاہ محمد عارف اللہؒ صاحب قادری' حضرت مولانا عبدالمتین' حضرت مولانا عبدالحئ' حضرت مولانا اللہ بخش' حضرت مولانا حافظ محمد عظیم اور حضرت مولانا اسرار الحق حقانیؒ جیسے نامور اساتذہ سے دینی تعلیم اور روحانی فیض حاصل کیا' اس دوران آپ نے مفکر اسلام حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی سے فارسی کی تعلیم حاصل کی اور 1961ء میں تمام علوم کی تکمیل کا اعزاز حاصل کیا- پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی تحصیل علم کے فوراً" بعد برطانیہ چلے آئے' جہاں ان کے علاقہ کے لوگ پہلے سے خاصی تعداد میں بسلسلہ روزگار مقیم تھے-

برطانیہ آمد

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے اپنی پرعزم داستان حیات کے تاریخی اوراق پلٹتے ہوئے فرمایا کہ ہماری رہائش چکسواری اور منگلا میں پاکستان کے علاقے ٹھل شریف میں تھی' جس کے حوالے سے یہ بات زبان زدعام تھی کہ یہ دونوں گاؤں بھی منگلا ڈیم کی لپیٹ میں آرہے ہیں جس کے پیش نظر نقل مکانی اور مہاجرت کا ایک پرسوز اور جاں گسل مرحلہ درپیش تھا اور اس ضمن میں حالات کو سازگار بنانے کی جدوجہد کرنا تھی' ان عوامل و عواقب کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے بغرض روزگار و معاش برطانیہ آنے کا فیصلہ کرلیا- میں 26 اپریل 1961ء مطابق 10 ذی قعدہ 1380ھ مطابق 13 بیساکھ 2017 بکرمی بروز بدھ برطانیہ پہنچا اور چند ہفتے برمنگھم میں قیام کے بعد 10 جون 1961ء بروز ہفتہ ساڑھے آٹھ بجے شام بریڈفورڈ آگیا یہاں آکر میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مذہبی حالت ناگفتہ بہ تھی' وہ دینی شعائر سے لاتعلق ہو چکے تھے' انہیں رمضان اور عیدین کا پتہ تک نہیں چلتا تھا- برطانیہ میں مقیم ہمارے بھائی یہ سمجھتے تھے کہ یہاں مسلمان بن کر رہنے کے بجائے اسلامی و اخلاقی قیود و حدود سے آزاد رہ کر آزاد منش زندگی گزاری جائے-

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ جن دنوں میں برطانیہ آنے کی تیاری کر رہا تھا تو چکسواری کے ہمارے ایک جاننے والے تازہ تازہ برطانیہ سے چھٹیاں گزارنے آئے ہوئے تھے' میں ان سے ملنے کیلئے گیا تو وہاں راجہ کفایت علی آف سندراڑ بھی تشریف فرما تھے' وہ شخص جس سے میں ملنے گیا تھا جب برطانیہ گیا تھا تو باریش اور متشرع تھا لیکن جب وہ واپس آیا تو کلین شیو ہو چکا تھا' وہاں

86563 64063

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری 1975ء میں بریڈ فورڈ میں اپنے کتب خانہ میں

باتوں باتوں میں میرے برطانیہ جانے کا تذکرہ بھی آگیا تو ان معزز نمبردار نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس برطانیہ پلٹ شخص کی طرف اشارہ کیا' جس کا مقصد واضح طور پر یہ تھا کہ میری داڑھی کا بھی برطانیہ جاکر وہی حشر ہو گا جو صاحب موصوف برطانیہ پلٹ کی داڑھی کا ہوا ہے اور جب میں نے پاسپورٹ کیلئے درخواست دی تو پاسپورٹ افسر نے بھی مجھ سے یہی سوال کیا کہ آپ داڑھی رکھ کر برطانیہ جا رہے ہیں 'کیا آپ وہاں نماز پڑھائیں گے - پاکستان اور آزاد کشمیر میں واضح تصور تھا کہ برطانیہ میں مسلمان بن کر زندگی گزارنا ناممکن ہے - جب میں یہاں آیا تو میں نے دیکھا کہ مسلمان واقعتاً" اپنی اقدار اور اپنے تشخص کو فراموش کر چکے تھے - ہمارے پاکستانی اور کشمیری مسلمان وہ تمام کام سرعام کرتے تھے جن کی اسلام ممانعت کرتا ہے - شراب نوشی 'سینما بینی' بے راہ روی عام تھی 'ہمارے اکثر ساتھی سرعام بے حیائی کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے تھے - جب میرے آنے کی اطلاع پاکر کچھ احباب اور واقف کار ملنے کیلئے آتے تو وہ مجھ سے ملنے کے بعد دوسرے کمرے میں جاکر افسوس کرتے تھے کہ یہ داڑھی رکھ کر برطانیہ کیوں آگئے ہیں-

Marfat.com

جمعیت تبلیغ الاسلام کا قیام

جمعیت تبلیغ الاسلام برطانیہ کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہیؒ نے فرمایا کہ بریڈ فورڈ آنے کے بعد میں پہلے اپنے دوست چوہدری فرمان علی نوشاہی مرحوم کے پاس رہا' یہ 15 کلیرنڈن سٹریٹ بریڈ فورڈ 8 میں لمب لین سے آف ایک مکان تھا جہاں 25 افراد رہ رہے تھے - ان تمام لوگوں میں سے میرے محترم دوست چوہدری فرمان علی مرحوم' ان کے چچا جان مستری نیک محمد اور چوہدری فرمان علی (ہیلی فیکس) تین ایسے اشخاص تھے جو نہ تو شراب نوشی کرتے تھے اور نہ ہی لہو و لعب میں ملوث تھے' میں نے بریڈ فورڈ کے اس مکان میں آتے ہی نماز کی ادائیگی کا سلسلہ شروع کر دیا پھر ساتھیوں سے کہا کہ نماز پڑھنا چاہئے' اسی طرح تراویح کا اہتمام کیا- جو حضرات قرآن مجید پڑھے ہوئے نہیں تھے انہیں قرآن مجید کی تعلیم دینا شروع کی اور بریڈ فورڈ میں دوسرے دین دار اشخاص سے رابطے شروع کر دئے اور انہیں کہا کہ یہاں دینی کام ہونا چاہئے کیونکہ اس کی اشد ضرورت ہے' اس ناساز گار ماحول میں میں نے 1963ء میں ایک جماعت آرگنائز کی جس کا نام جمعیت تبلیغ الاسلام رکھا گیا' اس وقت بریڈ فورڈ میں کوئی باقاعدہ مسجد نہیں تھی بلکہ بریڈ فورڈ 5 میں ایک مکان تھا جو مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا - جمعیت تبلیغ الاسلام بنانے کا میرا مقصد بھی یہی تھا کہ یہاں مسلمانوں میں بیداری کیلئے کام کیا جائے' معیاری علماء کو بلوایا جائے اور مساجد اور مدارس کے قیام کیلئے جدوجہد کی جائے - کچھ عرصہ بعد میں الحاج چوہدری سید محمد آف چکسواری کے مکان واقع 25 کنگ سٹریٹ بریڈ فورڈ 8 میں منتقل ہو گیا' پھر 1962 میں میں نے ساڑھے سات سو پاؤنڈ میں ایک مکان 18 ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 خرید کر اس کے ایک کمرے کو جمعیت تبلیغ الاسلام کا مرکز بنایا اور کام کا آغاز کر دیا - (پیر صاحب آج 39 برس بعد بھی اسی مکان میں رہائش پذیر ہیں) یہیں پر نمازوں کی ادائیگی' رمضان شریف میں باجماعت نماز اور نماز عیدین کا سلسلہ شروع کیا - ہر ماہ کی پہلی اتوار کو ہم ایک مذہبی اجتماع منعقد کر کے ساتھیوں تک تبلیغی دعوت پہنچاتے تھے' اس طرح ہماری ایک ٹیم منظم ہو گئی' پھر ہم نے مسجد کے لئے باضابطہ طور پر ایک مکان خرید لیا اور مذہبی سرگرمیوں کو وہاں منتقل کر دیا - دینی خدمات کے سلسلے میں نے دوودلن فیکٹریوں میں نائٹ شفٹوں میں 25 سال کام کیا - میں نے اس ملازمت کا آغاز 27 جون 1961ء بروز منگل کیا تھا - پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام برطانیہ میں بریڈ فورڈ' شیفیلڈ اور اولڈ ہم میں 17' ہالینڈ میں 3 اور پاکستان میں 2 مساجد قائم کیں' جبکہ ورلڈ اسلامک مشن کے تحت فلنسیاں (فرانس) میں ایک مسجد قائم کی-

Marfat.com



بریڈفورڈ میں ورلڈ اسلامک مشن کے ایک پروگرام میں علامہ ارشد القادری صاحب خطاب فرمارہے ہیں

تبلیغی دورے اور علماء و مشائخ کو برطانیہ آنے کی دعوت

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ 6 سال برطانیہ میں مسلسل قیام کے بعد میں 1967ء میں پاکستان گیا اور واپسی پر حضرت شاہ محمد عارف اللہ قادری مرحوم کے ہمراہ براستہ عراق برطانیہ پہنچا' جب وہ یہاں تشریف لائے تو ہم تمام ساتھی اختتام ہفتہ پر اپنے اخرجات پر ان کو ساتھ لے کر تبلیغی دوروں پر نکل پڑتے اور لوگوں کو اسلامی اقدار و شعائر کی جانب دوبارہ راغب کرنے کیلئے وعظ و نصیحت کرتے 'اس دوران ہم نے لندن 'گلاسگو' برمنگھم 'نوٹنگھم 'یارکشائر 'لنکا شائر اور ویلز کے دورے کئے اور مسلمانوں کو مساجد و مدارس کے قیام کی ضروریات سے آگاہ کیا اور انہیں منظم کرنے کی بھرپور کوششیں کیں - ہم یہاں مقیم لوگوں کو بتاتے کہ ہم جس طرح خود یہاں آئے ہیں' ہمارا دین بھی ہمارے ساتھ آیا ہے ہمیں اب اس کی ترویج کیلئے کام کرنا چاہئے جس کا موثر نتیجہ نکلا' تھوڑے عرصے میں برطانیہ میں مسلمانوں کی مختلف تنظیمیں معرض وجود میں آگئیں اور مسلمانوں میں جذبہ ایمانی اجاگر ہوا جو تیز تر ہوتا چلا گیا - اس دوران ہم نے برطانیہ میں حضرت پیر ہارون الرشید سجادہ نشین موہڑہ شریف' حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی نیریاں شریف' حضرت پیر اولیاء بادشاہ آف موہڑہ شریف'

Marfat.com

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری ' قائد اہلسنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ' حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ ' حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادریؒ ' مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی غازی تختہ دار ' حضرت علامہ ارشد القادری ' پروفیسر شاہ فرید الحق ' حضرت مولانا ریحان رضا خاں ' حضرت علامہ ضیاء اللہ قادری ' حضرت قاضی اسرار الحق حقانی مرحوم ' حضرت مفتی عبدالشکور ہزاروی ' حضرت پیر حیدر شاہ ڈھوڈا شریف گجرات ' حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ' حضرت مفتی اشرف القادری ' حضرت مولانا قاری سید احمد ' حضرت مولانا اورنگزیب خان قادری اور حضرت مولانا حفیظ نیازی کے تبلیغی دوروں کا اہتمام کیا اور انہیں کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

ورلڈ اسلامک مشن اور اسلامک مشنری کالج کا قیام

ورلڈ اسلامک مشن کے قیام کے حوالے سے یادداشتوں کو تازہ کرتے ہوئے اس تنظیم کے مؤسس اول پیر سید معروف حسین شاہ صاحبؒ عارف نوشاہی نے فرمایا کہ میں شروع سے اس امر کا خواہشمند تھا کہ مسلک اہلسنّت کے مسلمانوں کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہونا چاہئے جو عالمی رابطے کا موثر کام انجام دے سکے اور جب 1972ء میں ' میں حج بیت اللہ کیلئے گیا تو میں نے پاکستان ' بنگلہ دیش ' ہندوستان اور کشمیر کے جید علماء کو اس حوالے سے قائل کیا اور مکہ مکرمہ کے محلّہ مسفلہ میں میری رہائش گاہ پر متواتر تین اجلاس ہوئے جن میں ورلڈ اسلامک مشن کی تشکیل کا فیصلہ ہوا۔ مجھے تنظیم کا کنوینر مقرر کیا گیا اور طے ہوا کہ اس کا تاسیسی اجلاس برطانیہ میں ہوگا۔ 1974ء میں ' میں نے اس تاسیسی اجلاس کے تمام انتظامات مکمل کرلئے ' اس کے زیادہ تر اخراجات بریڈ فورڈ کے ساتھیوں نے برداشت کئے ' فروری 1974ء میں سینٹ جارجز ہال بریڈ فورڈ میں کنونشن منعقد ہوا جس میں حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو ورلڈ اسلامک مشن کا پہلا صدر ' مجھے سینئر نائب صدر اور حضرت علامہ ارشد القادری کو سیکرٹری جنرل نامزد کیا گیا۔ 1974ء ہی میں میں نے بریڈ فورڈ اسلامک مشنری کالج قائم کیا جس میں ابتدائی عرصہ میں 55 طلبہ نے قرآن مجید حفظ کیا۔

جمعیت تبلیغ الاسلام کی دینی خدمات اور مساجد کا قیام

جمعیت تبلیغ الاسلام کی دینی خدمات اور مساجد کے قیام کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے فرمایا کہ ہماری تنظیم کے زیر اہتمام زیادہ تر کام اس وقت بریڈ فورڈ میں ہو رہا ہے اور یہاں ہمارے ادارے کے تحت 15 مساجد اور ایک مدرسہ کام کر رہا ہے جن میں 40 سے زائد علماء کرام ' حفاظ اور قاری صاحبان دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ' ہم نے اپنی مساجد میں لائبریریاں بھی قائم کی ہیں جن میں عربی ' اردو اور انگریزی زبانوں میں دینی لٹریچر فراہم کیا جاتا

Marfat.com



ورلڈ اسلامک مشن بریڈ فورڈ کی دعوت پر پیر کرم شاہ صاحبؒ الازہری کی تشریف آوری کے موقع پر پیر صاحبؒ، مشن کے بانی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اور مولانا مشتاق احمد صاحب چشتی (ناروے) کے ساتھ

ہے جبکہ ہم نے ایک بڑی جامع مسجد کیلئے بریڈ فورڈ سٹی کونسل سے ایک لاکھ 35 ہزار پاؤنڈ میں 13 کنال اراضی خریدی تھی جس پر کئی سال قبل کام کا آغاز ہوا تھا۔ کئی مراحل سے گزرنے کے بعد اب تک اس پر تقریباً 20 لاکھ پاؤنڈ کی کثیر رقم خرچ ہو چکی ہے۔ مسجد کے دو بڑے ہال، کئی کمرے اور وضو خانہ کی تعمیر مکمل ہو چکی تقریباً ہے۔ دیگر حصوں کی بھی تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔ تکمیل کے مراحل بہت تیزی سے طے کئے جا رہے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ میں یہ منصوبہ بخیر و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس جامع مسجد میں ایک وسیع لائبریری بھی ہوگی اور علماء کرام کے خصوصی لیکچرز کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ ہم نے جب دینی تبلیغ کا آغاز کیا تو ہم اپنے خرچ پر ہال بک کراتے تھے اور علماء کرام کو اپنے اخراجات پر لے کر تبلیغی دوروں پر جایا کرتے تھے تاکہ یہاں کی مسلمان کمیونٹی اپنی اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزار سکے اور اب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ہماری جدوجہد رنگ لائی ہے۔ علماء کرام کی بڑی تعداد یہاں موجود ہے اور برطانیہ کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جہاں مسلمان آباد ہیں چھوٹی بڑی مساجد بن چکی ہیں، مسلمان اپنے عقائد پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ابتدا میں میری کوشش یہ تھی کہ برطانیہ کے تمام شہروں میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے کام کیا جائے، اسی نام سے دیگر شہروں میں مسلمانوں کے ادارے قائم ہوں اور اتحاد و اتفاق سے اعلیٰ مقاصد کو آگے بڑھایا جائے، کئی شہروں میں اس نہج پر کام کا آغاز بھی کر دیا گیا تھا لیکن بعد میں میں نے یہ ارادہ تبدیل کر دیا کیونکہ ہماری کمیونٹی میں مل کر کام کرنے کا جذبہ بہت کم ہے اور ہم بنیادی طور پر علیحدگی پسند ہیں۔ کئی شخصیات کی وجہ سے ہمیں مشکلات بھی پیش آئیں لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس کام کا آغاز خالصتاً دین مبین کی سربلندی

Marfat.com

کیلئے کیا تھا اور کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے تحت مجموعی طور پر 17 ادارے برطانیہ میں کام کر رہے ہیں جن میں سے 15 بریڈ فورڈ میں ' ایک اولڈہم میں اور ایک شیفیلڈ میں ہے۔ ہم ان اداروں میں بچوں کو دین کی بنیادی تعلیمات اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں' تمام مساجد میں درس قرآن مجید جبکہ بعض مساجد میں انگریزی میں بھی درس قرآن کا اہتمام ہے' بریڈ فورڈ میں ہمارا مرکزی ادارہ ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 میں ہے جبکہ بڑا ادارہ جامع مسجد تبلیغ الاسلام شیر برج روڈ بریڈ فورڈ 7 ہے' اسی طرح جامع مسجد تبلیغ الاسلام وکٹر سٹریٹ اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام بارکر اینڈ روڈ بھی خاصی بڑی اور کشادہ ہیں جبکہ ہلٹن روڈ بریڈ فورڈ 7 کی مسجد میں توسیع اور کشادگی کا کام جاری ہے۔ ہمارے ان اداروں میں جید علماء کرام جن میں حضرت مفتی محمد عبداللہ قادری' مولانا مفتی حافظ جمیل احمد نوشاہی' حضرت مولانا حافظ محمد بشیر طاہر نوشاہی' حضرت مولانا حافظ محمد علی اظہر نوشاہی' حضرت مولانا منیر احمد قادری نوشاہی' حضرت مولانا علی اکبر سجاد قادری نوشاہی اور حضرت مولانا حافظ نعمت علی چشتی شامل ہیں 'جو دینی فرائض احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔

سنی جمعیت علماء اسلام یو کے 'پاکستان کمیونٹی سنٹر' اور کونسل فار ماسکس کا قیام

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہیؒ نے مزید فرمایا کہ میں نے 1966ء میں برطانیہ میں علماء اہلسنت کی پہلی تنظیم سنی جمعیت علماء اسلام یو کے قائم کی۔ اس کے علاوہ عمر حیات وڑائچ اور چند دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر کونسل فار ماسکس بریڈ فورڈ کا قیام عمل میں لایا جبکہ محمد عجیب' اشتیاق احمد قریشی اور بریڈ فورڈ کے دیگر پاکستانیوں کے ساتھ مل کر پاکستان کمیونٹی سنٹر کے قیام میں بھرپور تعاون کیا۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے اپنی زیادہ تر توانائیاں مسلمانان برطانیہ کو بیدار کرنے اور انہیں دین مبین کے قریب لانے میں صرف کی ہیں' الحمدللہ ان میں ایک جذبہ بیدار کیا ہے اور انہیں منظم کرنے کی سعی کی ہے جس کے نتیجہ میں اب پورے برطانیہ کے مسلمان اپنے دین پر عمل پیرا ہیں' یہ ایک مشکل اور طویل صبر آزما کام تھا لیکن اللہ نے ہمت دی اور میں نے ساتھیوں کے تعاون سے یہاں ایک ایسی فضا قائم کی جس کی وجہ سے مسلمان اپنے اصل کی طرف لوٹ آئے۔

تبلیغی دورے زیارات اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت

اپنے تبلیغی دوروں' زیارات اور اسلامی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی تفصیلات بیان

Marfat.com

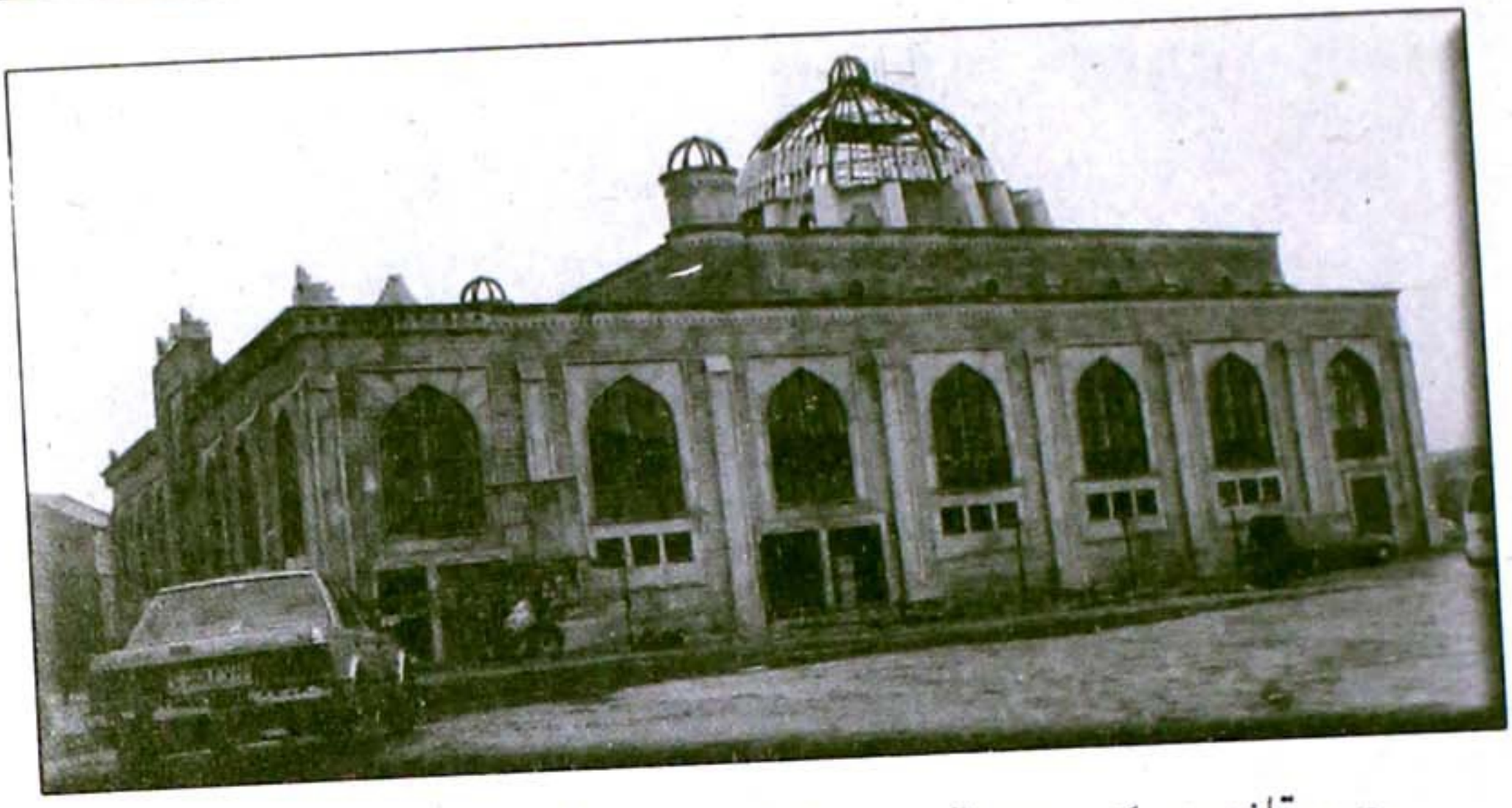

جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام، ویسٹ گیٹ، بریڈ فورڈ

کرتے ہوئے قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، فرانس اور سپین کے تبلیغی دورے کئے اور وہاں دینی ادارے بھی قائم کئے جہاں دینی ترویج کا کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح زیارات کے لئے عراق (خصوصاً "بغداد شریف) اور لبنان بھی جانے کا اتفاق ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ نے چار مرتبہ حج بیت اللہ اور روضہ رسول اکرمؐ کی زیارت سے سرفراز فرمایا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں الاقصیٰ کانفرنس لندن، الحجاز کانفرنس لندن، کنزالایمان کانفرنس اور ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں بھرپور شرکت کرتا رہا ہوں جبکہ بریڈ فورڈ میں میلاد النبیؐ کے جلسے اور جلوس میری نگرانی میں ترتیب پاتے ہیں۔ غوث اعظمؒ اور مجدد اعظم سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کے اعراس بھی بڑی عقیدت کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ 27 جون 1971ء بروز اتوار لندن کے رائل البرٹ ہال میں جو بین الاقوامی الاقصیٰ کانفرنس ہوئی تھی اس کے انعقاد میں گیلان رامز بغدادی کے ساتھ، جو اس کانفرنس کے روح رواں تھے، میرا پورا پورا تعاون رہا اور میں نے اس میں مسجد اقصیٰ کی اہمیت اور اس ضمن میں مسلمانوں کے فرائض کے موضوع پر خطاب کیا۔

مرکزی بزم نوشاہیہ

مرکزی بزم نوشاہیہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی پاکستان، برطانیہ، ہالینڈ، بلجیم، فرانس، جرمنی اور سپین میں سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے وقف کی ہوئی ہے اور ہزاروں افراد میری مساعی سے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں شامل ہوئے ہیں۔

Marfat.com

پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ انگلینڈ میں مرکزی بزم نوشاہیہ کا قیام 1961ء میں عمل میں آیا جس کے تحت یہاں مشائخ قادریہ کے اعراس منعقد ہوتے ہیں - مشائخ قادریہ نوشاہیہ کے بارے میں لٹریچر کی اشاعت اور انکے مزارات کی تعمیرو دیکھ بھال ہوتی ہے- کہیں ہفتہ وار اور کہیں ماہانہ حلقہ ہائے ذکر منعقد کئے جاتے ہیں- بریڈ فورڈ میں پابندی سے دو پروگرام ہوتے ہیں - ایک ہر ہفتہ کی شام محفل ذکر' مختصر وعظ اور ختم شریف- دوسرا ہر ماہ ذکر' تقریر اور لنگر- اسی طرح PRESTON میں ایک ہفتہ وار اور ایک ماہانہ 'ڈربی میں ہفتہ وار اور ہیلی فیکس میں ماہانہ محفل ذکر منعقد ہوتی ہے - بریڈ فورڈ میں ہفتہ وار محفل کا اہتمام جناب مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی اور جانب غلام مصطفیٰ نوشاہی کرتے ہیں - یہ محفل الحاج خلیفہ غلام سرور نوشاہی مرحوم کے ڈیرے پر ہوتی ہے - بریڈ فورڈ میں ماہانہ محفل ذکر مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ 8 میں بعد نماز ظہر ہوتی ہے جس میں تلاوت قرآن 'نعت' ذکر اور ختم کے بعد دعا ہوتی ہے اور تبرک کا اہتمام ہوتا ہے - ہیلی فیکس میں ماہانہ مجلس ذکر چوہدری محمد بشیر نوشاہی آف پوٹھی میرپور کے ہاں ہوتی ہے -PRESTON میں خلیفہ الحاج قاری محمد یٰسین نوشاہی کے زیر اہتمام ان کے ڈیرے پر ہر ہفتہ مجلس ذکر ہوتی ہے جبکہ ہر ماہ ایک بڑے حلقہ کا اہتمام ہوتا ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں- ڈربی میں خلیفہ الحاج عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی کے ہاں ماہانہ محفل ذکر ہوتی ہے جس میں ختم شریف قادریہ پڑھا جاتا ہے' تلاوت کلام مجید اور نعتوں کا پروگرام بھی شامل ہوتا ہے - گلاسگو میں ہر ماہ خلیفہ الحاج خوشی محمد نوشاہی کے ہاں اور مانچسٹر میں الحاج صوفی محمد یعقوب نوشاہی کے ہاں محفل ذکر ہوتی ہے- مرکزی بزم نوشاہیہ کے زیر اہتمام ہالینڈ اور فرانس میں بھی کئی جگہوں پر حلقہ ہائے ذکر قائم ہیں - جہاں عقیدت مند بڑی تعداد میں محافل ذکر میں شرکت کر کے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں - ہالینڈ میں خلیفہ الحاج عدالت خان نوشاہی' خلیفہ الحاج گلزار نوشاہی' خلیفہ الحاج سرفراز خان نوشاہی' خلیفہ الحاج محمد نصیر نوشاہی' خلیفہ الحاج محمد ارشد نوشاہی' خلیفہ الحاج محمد سلیم نوشاہی' خلیفہ الحاج محمد اسلم نوشاہی اور دیگر ساتھی جو سلسلہ نوشاہیہ سے وابستہ ہیں' ان محافل ذکر کا اہتمام کرتے ہیں - فرانس میں خلیفہ الحاج مولانا عبدالقادر صاحب نوشاہی' خلیفہ الحاج عبدالمالک نوشاہی' خلیفہ الحاج محمد الیاس نوشاہی اور دیگر ساتھی مل کر مختلف مقامات پر ذکر کی محافل منعقد کرتے ہیں

علماء کی برطانیہ آمد اور مستقل قیام

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے ایک نہایت حساس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صاف گوئی سے فرمایا کہ ہمارے اداروں میں سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ ہم جن علماء کرام کو امامت و خطابت کے فرائض سونپتے ہیں وہ یہاں کے آزاد ماحول میں رہنے کے بعد سمجھتے ہیں کہ یہ مشکل کام ہے اور بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ کوئی اور پیشہ اختیار کر لیتے ہیں' مثلاً "ہم ایک عالم دین کو

Marfat.com

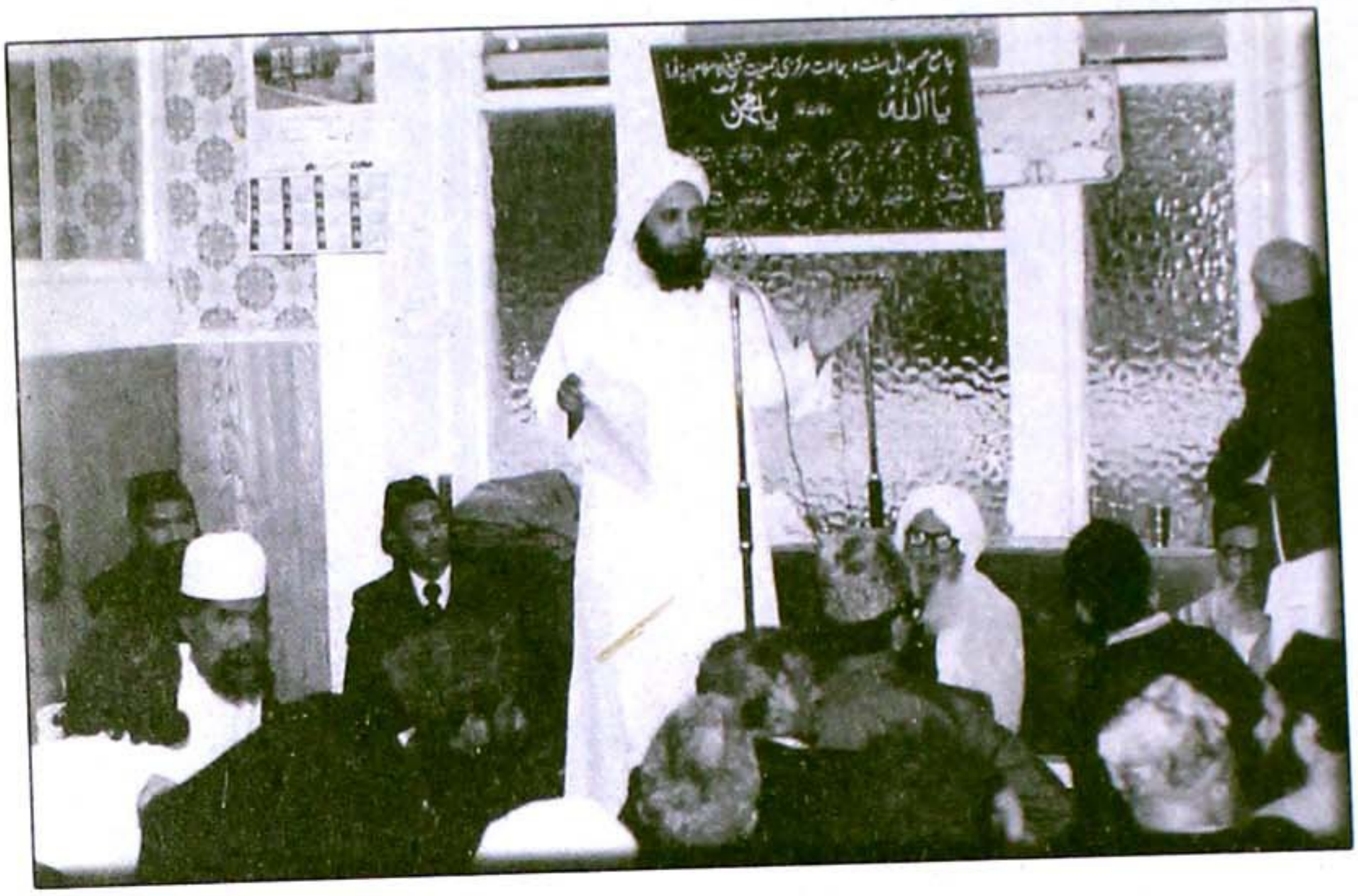

پیر صاحب بریڈ فورڈ میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے عرس کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

نیک ارادے سے بلواتے ہیں' ۴ سال تک وہ کسی مسجد یا ادارے میں کام کرتا ہے لیکن جب وہ برطانیہ میں مستقل ہو جاتا ہے اور اس کا ہمارے ساتھ مضبوط رابطہ ختم ہو جاتا ہے تو اس کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ کام کرے یا نہ کرے' یہ ایک ایسا لامتناہی سلسلہ ہے جو ہمارے لئے درد سر ہے۔ ہم کوئی بھی دینی کام کرنا چاہیں اور علماء کرام اس میں ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں تو وہ کام ادھورا رہ جاتا ہے' اس حوالے سے ہم خاصی دقت محسوس کرتے ہیں لیکن کئی افراد خلوص اور دل جمعی سے ایک ہی جگہ کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ میری کوششوں کے نتیجہ میں پاکستان اور ہندوستان سے لگ بھگ دو سو پچاس علماء کرام مستقل طور پر برطانیہ آئے' جن میں خاص طور پر حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی مرحوم' حضرت علامہ ابوالمحمود نشتر' حضرت علامہ سید زاہد حسین شاہ رضوی' حضرت مولانا محمد حسین ساجد الہاشمی' حضرت مفتی سیف الرحمان برکاتی ہزاروی' حضرت مفتی منیرالزماں چشتی' حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی' مولانا طارق مجاہد نوشاہی' حضرت علامہ ارشد القادری' حضرت علامہ قمرالزماں اعظمی' حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل مصباحی' حضرت مولانا حافظ عبدالقادر نوشاہی' حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ قادری' حضرت مولانا بشیر مصطفوی' حضرت مولانا محمد علی اظہر' حضرت مولانا مفتی جمیل احمد نوشاہی حضرت مولانا محمد بشیر طاہر نوشاہی اور قاری محمد امین نوشاہی جیسے علماء کرام بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے پاکستان اور ہندوستان کے کم از کم 25 ایسے علماء کو یہاں برطانیہ میں دینی خدمات انجام دینے کے مواقع فراہم کئے جو از خود برطانیہ آچکے تھے۔

Marfat.com

فیڈریشن آف مسلمز (اہل سنت) ان برٹن

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے 1969ء میں دی فیڈریشن آف مسلمز (اہل سنت) ان برٹن کی بنیاد رکھی جس کے مقاصد یہ تھے: برطانیہ میں اہل سنت والجماعت تنظیموں میں رابطہ اور اتحاد - اسلامی نظریات کا تحفظ اور نشر و اشاعت - اسلامی ماحول پیدا کرنے کے لئے عملی اقدامات - اسلامی تعلیم اور عربی کی تدریس کے لئے متحدہ جدوجہد - ایک متفقہ مذہبی حکمت عملی کی تشکیل اور اس کے تحت نصاب تعلیم کی تدوین - اسلامی لٹریچر مہیا کرنے کے لئے اقدامات - ایک معیاری مذہبی دارالعلوم کے قیام کی کوشش - مساجد کی تعمیر اور ائمہ کے تقرر میں تعاون و مشورہ - برطانیہ میں ایک قادر الکلام مقرر کی ہمہ وقت موجودگی کی کوشش تاکہ وہ ضرورت کے مطابق مختلف مقامات پر اسلامی موضوعات پر عوام سے خطاب کر سکے - وقتاً" فوقتاً" بین القصباتی تبلیغی جماعتوں کی تشکیل کی کوشش اور گھر گھر تبلیغ میں مدد اسلامی تقاریب خصوصاً" عید میلاد النبیؐ متحدہ طور پر شاندار طریقے سے منانا - مسلمانان عالم کے حقوق و مفاد کے لئے جدوجہد - اہل سنت درسگاہوں کی امداد و تعاون اور ایک اہل سنت مجلّہ کی اشاعت -

اشاعتی خدمات اور کتب خانے

دینی لٹریچر کی اشاعت اور کتب خانوں کے قیام کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ اس شعبہ میں بھی میں نے حتی المقدور جدوجہد کی ہے - انہوں نے فرمایا کہ ہم سٹاک پورٹ (مانچسٹر) میں مقیم اپنے سلسلہ طریقت سے وابستہ ایک محترم ساتھی حاجی صوفی محمد الیاس نوشاہی قادری کے ساتھ گزشتہ تیرہ سال سے ایک انگریزی میگزین "اسلامک ٹائمز" شائع کر رہے ہیں' ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کا انگلش ترجمہ ڈاکٹر عونی طائی نوشاہی کویتی اور ڈاکٹر سید محمد حنیف اختر نوشاہی فاطمی سے کرا کر شائع کیا ہے' ہم نے ساٹھ مختلف موضوعات پر بعض کتابیں تحریر کرائی ہیں یا ان کے اردو سے انگریزی میں تراجم کرائے ہیں' یہ کتابیں بازار میں دستیاب ہیں' اسی طرح ہم نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے سلام کا منظوم انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے جو حاجی محمد الیاس نوشاہی قادری کی نگرانی میں شائع ہوا ہے' فتاویٰ رضویہ کی اشاعت جدید میں بھی ہم بھرپور حصہ لے رہے ہیں - ہم پاکستان سے مسلک اہلسنّت کا لٹریچر منگوا کر اردو زبان سے واقفیت رکھنے والے احباب میں تقسیم کرتے ہیں جبکہ ہم زیادہ سے زیادہ لٹریچر انگریزی میں ترجمہ کرانے کیلئے بھی کاوشیں جاری رکھے ہوئے ہیں - بریڈفورڈ اور جہلم میں ہم نے چار عظیم کتب خانے قائم کئے ہیں جن میں اردو' فارسی' عربی اور انگریزی کی نایاب کتب کا ذخیرہ موجود ہے -

Marfat.com



2000ء میں ماہ رمضان المبارک میں لیڈز 12 میں ایک عیسائی نوجوان پیر صاحب کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو رہا ہے

غیر مسلموں کا قبول اسلام

غیر مسلموں میں تبلیغ کے حوالے سے اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ ہم نے اپنی سوچ اور صلاحیت کے مطابق زیادہ تر کام اپنے ہم زبان بھائیوں کو غلط ڈگر سے بچانے کیلئے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ الحمدللہ گزشتہ 40 سالوں کے دوران 200 کے لگ بھگ انگریزوں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے' یہاں جو انگریز اسلام قبول کرتے ہیں ان کی اپنی تنظیم ہے اور ہماری بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی کمیونٹی سے وابستہ رہیں تاکہ ان کے ذریعہ اسلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے' حال ہی میں ایک تبلیغی اجتماع کے دوران ایک ڈچ نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے جبکہ 2000ء میں رمضان المبارک کے مہینے میں بریڈ فورڈ میں ایک انگریز عیسائی نوجوان اور اس کی والدہ اور لیڈز میں ایک انگریز عیسائی نوجوان میرے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوا۔

علماء کرام اور انگریزی زبان

اکثر علماء کرام کے انگریزی سے ناآشنا ہونے کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آبائی ممالک سے تعلق و روابط برقرار رکھنے کیلئے ہمارے بچوں کو اپنی زبان کا آنا ضروری ہے اور اس کیلئے ہم نے اپنی مساجد میں اردو کی تعلیم کا اہتمام کیا ہوا ہے' لیکن یہ بات غلط ہے کہ بچے اس وجہ سے بے راہ رو ہو رہے ہیں کہ علماء

Marfat.com



2000ء میں ماہ رمضان المبارک میں بریڈ فورڈ میں ایک عیسائی ماں بیٹا پیر صاحب کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں

کرام ان کی زبان نہیں سمجھتے ' حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بچے ابھی تک والدین کی اور اساتذہ کی زبان بخوبی سمجھتے ہیں ' یہ عذر لنگ ہے ' اصل بات یہ ہے کہ یہاں کے ماحول میں اتنی کشش ہے کہ اگر کوئی فرشتہ سیرت بزرگ بھی یہاں آجائے تو وہ بھی متاثر ہو سکتا ہے ' یہاں کالجوں ' سکولوں اور یونیورسٹیوں کا ماحول اور نظام ایسا ہے کہ بچہ اس میں الجھ کر رہ جاتا ہے - اس میں نہ تو مساجد کا قصور ہے نہ ہمارے طریقہ تعلیم کا ' انگریزی میں دینی لٹریچر با آسانی دستیاب ہے ' یہ علماء کے خلاف ایک پروپیگنڈہ ہے اور اس مہم کا حصہ ہے جس میں کہا جا رہا ہے کہ علماء کام نہیں کر رہے ' یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ علماء کرام یہاں کام کر رہے ہیں ' حقیقی نکتہ یہ ہے کہ یہاں کی منصوبہ بندی ایسی ہے کہ جو یہاں آئے وہ اسی ماحول کا ہو جائے - یہاں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے ادارے موجود ہیں ' اگر 16 سال کی عمر کا بچہ بغاوت کرنا چاہے تو کوئی ایسی چیز نہیں جو اسے روک سکے ' یہاں کے ماحول کی کثافت ہے کہ یہاں جو بھی آتا ہے یا پیدا ہوتا ہے اس کی سوچ ان لوگوں کی طرح ہو جاتی ہے - اس مادر پدر آزاد معاشرہ میں کسی انسان پر کنٹرول کرنا مشکل ہے اور اسے اسلامی اصول و ضوابط پر کاربند رکھنے کیلئے صلاحیت چاہئے لیکن اسلامی شعائر و عقائد کے خلاف چلنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے -

مساجد میں ناخوشگوار واقعات

مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے تجزیہ کرتے ہوئے حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے فرمایا کہ برطانیہ کی مساجد میں مختلف عقائد کے حوالے سے اس وقت کوئی گڑبڑ نہیں ہے اور نہ ہی علماء کے درمیان ایسی کوئی چپقلش ہے جس کی وجہ سے مساجد میں فساد ہو ' کسی دور میں

Marfat.com



مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی دربار نوشاہی جہلم میں غوث پاکؒ کے عرس کے موقع پر خطاب فرمارہے ہیں۔ قادری سید صداقت علی شاہ اور دیگر علماء کرام موجود ہیں



دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جہلم میں عرس غوث الاعظمؒ کے موقع پر حاضرین

البتہ ایسا ہو جاتا تھا۔ چونکہ یہاں اکثریت اہلسنّت کی ہے اور جب اہلسنّت کے علماء تشریف لے آئے تو انہوں نے کہا کہ جب اکثریت اہلسنّت کی ہے تو امام بھی اہلسنّت کا ہوگا' تو اس دور میں اقلیت والے پریشان کرتے تھے اور بسااوقات چپقلشیں بھی ہوئیں لیکن اب ہر مسلک کی مساجد علیحدہ ہیں' اس وقت

Marfat.com

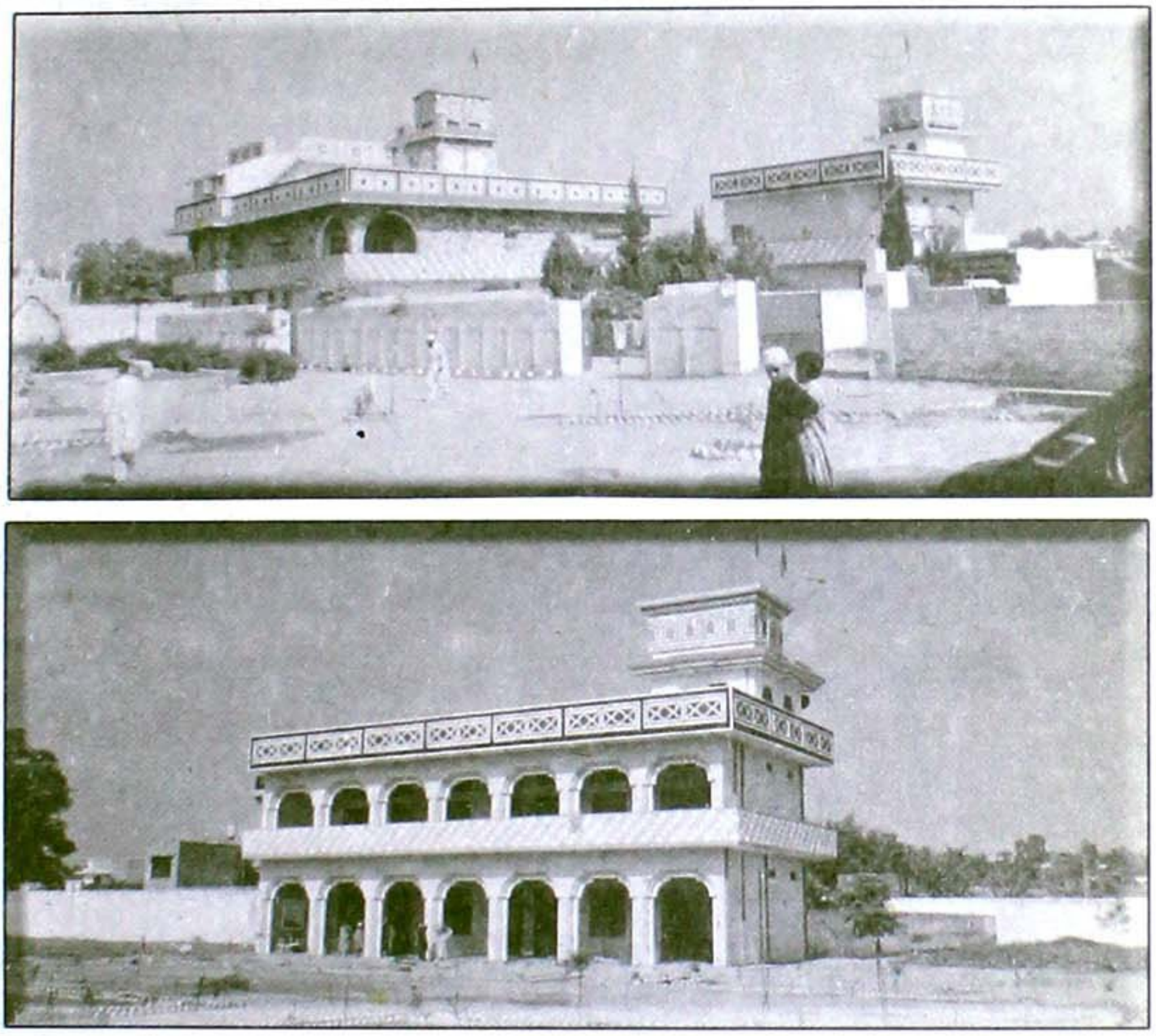

(اوپر) دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جہلم کا ایک منظر۔ (نیچے) جامعہ نوشاہیہ جہلم کی نو تعمیر عمارت

یہاں عقیدے کی بناء پر کوئی جنگ نہیں ہے بلکہ مساجد کمیٹیوں کی جنگ ہے' جو لوگ کمیٹیوں میں انتخاب جیت جاتے ہیں انہیں ہارنے والے تسلیم نہیں کرتے' جو رجحانات پاکستان کی سیاست میں ہیں کہ اپوزیشن حکومت کو تسلیم نہیں کرتی وہی یہاں بھی ہیں۔

پاکستان اور آزاد کشمیر میں دینی خدمات

پاکستان اور آزاد کشمیر میں اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ پاکستان میں میری رہائش دربار عالیہ نوشہ پور شریف جہلم میں ہے جہاں ایک دینی مدرسہ مرکزی جامعہ نوشاہیہ 1991 سے کام کر رہا ہے' جبکہ 1968ء میں میں نے دولت نگر گجرات میں ایک دارالعلوم جامعہ تبلیغ الاسلام '1973ء میں چکسواری میں گیارہ کنال اراضی پر عظیم الشان مسجد اور دارالعلوم جامعہ اسلامیہ اور کھبل اعوان سوہاوہ میں ایک دارالعلوم جامعہ نوشاہیہ قائم کیا ہے' جہاں

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی علامہ سید عرفان شاہ صاحب مشہدی اور دیگر علماء کے ساتھ



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی علماء کرام اور عقیدت مندوں کے ہمراہ

الحمدللہ دینی کام احسن طریقے سے ہو رہا ہے جبکہ روات کے نزدیک جھمٹ میں بھی ایک مدرسہ قائم کیا ہے جہاں سو سے زائد طالبعلم دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ' چکسواری کے مدرسہ کے ابتدائی اخراجات میں نے ساتھیوں کے تعاون سے برداشت کئے تھے ' جبکہ جامعہ نوشاہیہ نوشہ پور شریف جہلم ' جامعہ تبلیغ الاسلام دولت نگر اور دارالعلوم کھبل اعوان کے مالی اخراجات کا کفیل میں ہوں اور ان کی مکمل نگرانی بھی کرتا ہوں ' اس کے ساتھ ساتھ مورگاہ راولپنڈی میں ہمارے ادارے کا آغاز اکتوبر 1999ء میں ہوا ہے جس کیلئے ایک کنال زمین ہمارے ایک ساتھی محمد پرویز نوشاہی ولد الحاج محمد اقبال عرشی نوشاہی نے عطیہ کے طور پر دی ہے علاوہ ازیں ہم نے چکسواری شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر میں پیر سید چراغ عالم شاہ

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اکتوبر 1999ء میں اپنے تینوں صاحبزادوں (دائیں طرف سے) صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ ازہر نوشاہی (منجھلے)، صاحبزادہ سید محمد معین حسنین شاہ قیوم نوشاہی (چھوٹے) اور صاحبزادہ سید محمد احسن شاہ شرافت نوشاہی (بڑے) کے ساتھ

نوشاہیؒ اور حضرت پیر سید نصیر الدینؒ سرکار بحر علوم قادری کا عظیم الشان روضہ تعمیر کرایا ہے۔ میں حضرت پیر سید نصیر الدینؒ سرکار بحر علوم نوشاہی چکسواری شریف ضلع میرپور، سید محمد معصوم شاہ نوشاہی ٹھل شریف (نزد منگلا) ضلع جہلم، مجدد اسلام حضرت نوشہ گنج بخش قادری رنمل شریف پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین، حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوال شریف ضلع سرگودھا، حضرت قطب الکل سید معروف شاہ قادری خوشاب، پیر سید غوث محمد اچی اور پیر سید مبارک حقانی قادری کے مزارات پر انتہائی عقیدت کے ساتھ حاضری دیتا ہوں۔

پیر صاحب کے ازدواجی حالات

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے اپنے ازدواجی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ان کی پہلی شادی 11 اگست 1953ء مطابق 30 ذی قعدہ 1372ھ مطابق 27 ساون 2010ء بکرمی بروز منگل صبح دس بجے سید فقیر محمد شاہ نوشاہی کی صاحب زادی سیدہ ام الشرافت رضیہ فاطمہ نوشاہی سے ٹھل شریف ضلع جہلم میں ہوئی۔ نکاح مولانا محمد نذر حسین آف ٹھل شریف نے پڑھایا۔ ام الشرافت کی تاریخ پیدائش 27 مارچ 1939ء مطابق 5 صفر 1358ھ مطابق 14 چیت 1995ء بکرمی بروز بدھ ہے اور وہ پیر صاحب

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری
نوشاہی انگلینڈ آنے کے کچھ عرصہ بعد

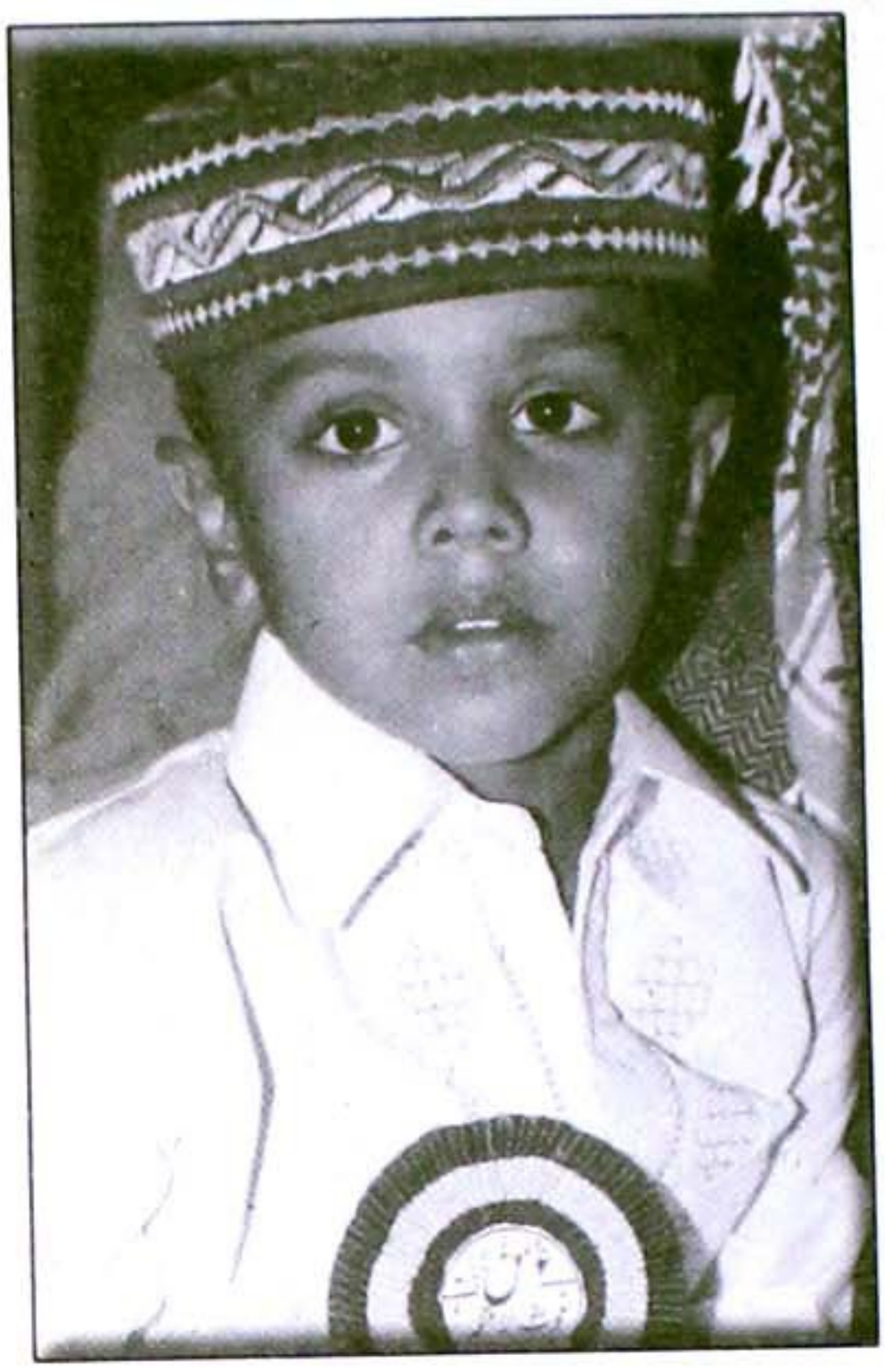

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے بڑے
صاحبزادے سید محمد احسن شاہ شرافت نوشاہی (اکتوبر 99ء)

کے ساتھ بریڈ فورڈ میں رہائش پذیر ہیں - پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی دوسری شادی مولانا محمد ادریس کی صاحبزادی سید ام حسن بلقیس فاطمہ نوشاہی سے 8 جنوری 1994ء مطابق 25 رجب 1414ھ مطابق 25 پوہ 2050 بکرمی بروز اتوار ہوئی - مولانا مفتی ظہور اللہ ہاشمی بن مولانا محب النبی نے وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں بعد نماز عشاء نکاح پڑھایا - سیدہ ام حسن کی تاریخ ولادت 20 مارچ 1974ء مطابق 25 صفر 1394ھ مطابق 7 چیت 2030 بکرمی بروز بدھ ہے - پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے تین صاحبزادے سید محمد احسن شاہ شرافت نوشاہی (ولادت 11 ستمبر 1995ء مطابق 4 ربیع الاول 1415ھ مطابق 26 بھادوں 2015 بکرمی بروز اتوار) ' سید محمد حسن شاہ ازہر نوشاہی (ولادت 25 اپریل 1997ء مطابق 16 ذوالحجہ 1417ھ مطابق 13 بیساکھ 2053 بکرمی بروز جمعہ) اور سید محمد معین حسنین شاہ قیوم نوشاہی (ولادت 5 جولائی 1998ء مطابق 9 ربیع الاول 1419ھ مطابق 21 ہاڑ 2055 بکرمی بروز اتوار) ہیں - ان کے علاوہ پیر صاحب کی اکلوتی صاحبزادی سیدہ فاطمہ نوشاہی 25 جولائی 2000ء مطابق 22 ربیع الثانی 1421ھ مطابق 10 ساون 2057 بکرمی کو شام 7 بج کر 15 منٹ پر تولد ہوئیں - چاروں کی ولادت تاج پوری ہسپتال دینہ ضلع جہلم میں ہوئی اور ان کے نام قبلہ پیر صاحب نے خود تجویز فرمائے -

Marfat.com

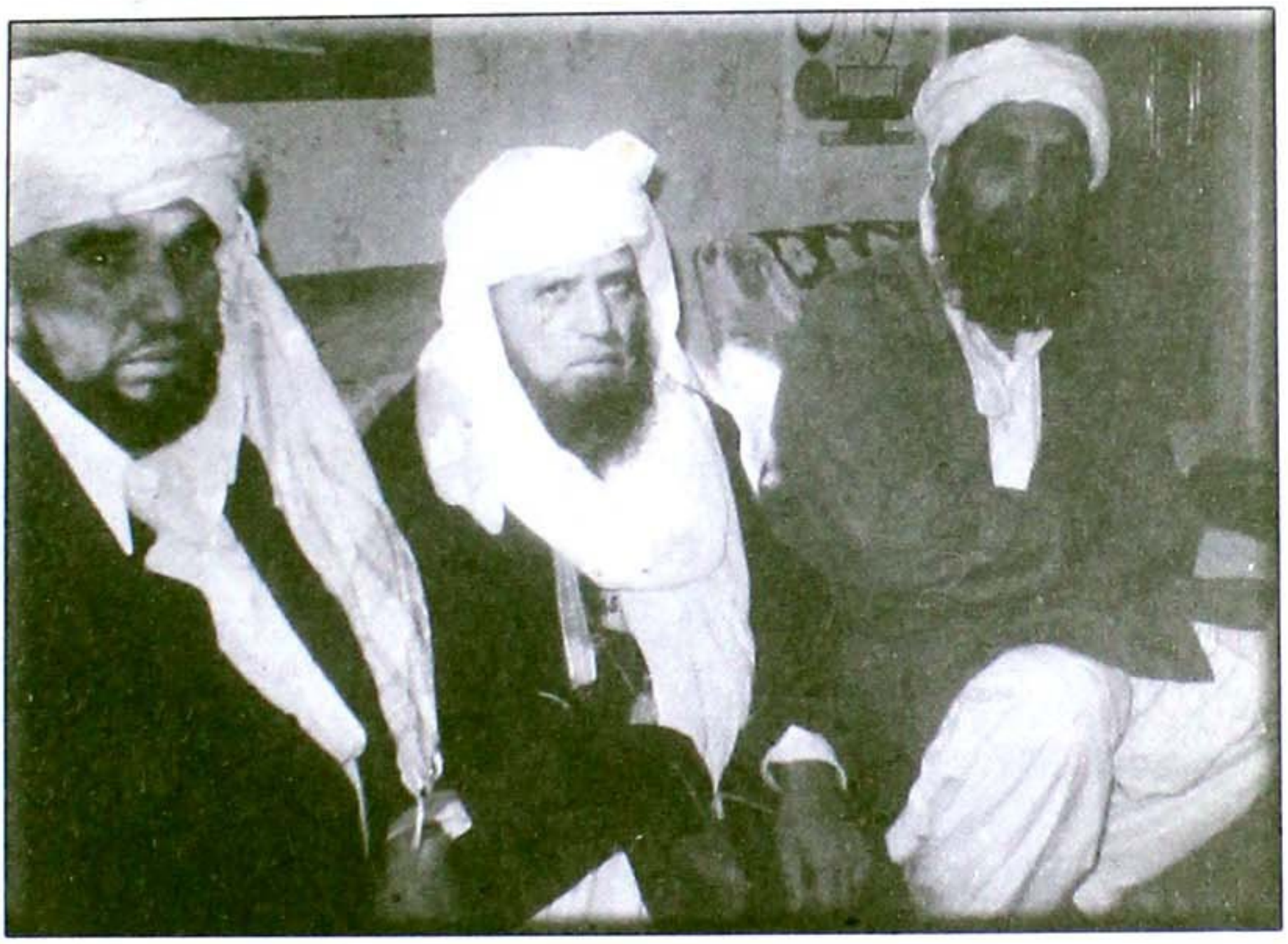

مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اپنے برادران مکرم پیر سید ابوالکمال برق صاحب نوشاہیؒ (درمیان) اور پیر سید پیر عالم شاہ صاحب نوشاہی (بائیں) کے ساتھ بریڈ فورڈ میں

سلسلہ نوشاہیہ کے مرکزی روحانی راہنما اور سجادہ نشین

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے برادر مکرم حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی نے اپنی زندگی ہی میں قبلہ پیر صاحب کو خلافت کے ساتھ ساتھ اپنی نیابت سے بھی نوازا تھا اور انہیں اپنے بعد سلسلہ عالیہ نوشاہیہ بحرالعلومی کا مرکزی روحانی راہنما اور سجادہ نشین قرار دیا تھا۔ اپنے اس فیصلہ کا اظہار انہوں نے واضح طور پر اپنی تحریری وصیت میں کیا تھا جس کی اصل حاجی محمد لطیف نوشاہی، نوشاہی منزل، محلہ معصوم شاہ دینہ ضلع جہلم کے پاس محفوظ ہے۔ آپ کے وصیت نامہ کا متن اس طرح ہے:

- شدید بیماری کیوجہ سے میں مندرجہ ذیل وصایا تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔
- موت کے بعد مجھے فوراً دفن کر دیا جائے اور جنازہ کے لئے لوگوں کا انتظار نہ کیا جائے۔
- رونے پیٹنے کی ممانعت کر دی جائے تلاوت قرآن مجید، درود شریف اور کلمہ شریف کا ذکر کیا جائے۔
- جنازہ علامہ حافظ پیر محمد انور نوشاہی سلمہ، پڑھائیں۔

Marfat.com



پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی 1956ء میں



پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کی 1965ء کی ایک تصویر

○ میرے بعد سلسلہ عالیہ نوشاہیہ بحرالعلومیہ کا مرکزی روحانی راہنما اور سجادہ نشین میرے برادر اصغر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی کو سمجھا جائے۔

○ میرے فرزندان سے سید صفدر حسین شاہ نوشاہی کو مقامی سجادہ نشین تصور کیا جائے (3)- میری قبر اور عرس وغیرہ کا انتظام میری مقرر کردہ کمیٹی کے سپرد ہو گا- میری اولاد اور متوسلین کمیٹی کے ساتھ ہمیشہ تعاون کریں-

○ حضرت نوشہ گنج بخش، حضرت شاہ معروف قادری خوشابی، حضرت قطب الاقطاب سرکار بحرالعلوم، سیدہ ام الحسنات، سیدہ ام البرکات اور دیگر مشائخین عظام کے اعراس کے موقعہ پر کمیٹی کے افراد اخراجات اور زائرین کی خوراک وغیرہ کا انتظام کریں اور اگر میرے فرزندوں میں سے کوئی ایسا انتظام کرے تو اس کی اعانت کریں-

○ میرا ارادہ ہے کہ ڈوگہ شریف کی بجائے کسی دوسری جگہ یعنی جہلم میں لب سڑک راٹھیاں اور جہلم کے درمیان میری تدفین ہو- لیکن اگر ایسا اب ممکن نہ ہو تو پھر کسی وقت وہاں سے جگہ کا انتظام کرنے کے بعد قبر کو منتقل کر دیا جائے اور سیدہ ام حسنات کا مزار بھی میرے ساتھ منتقل کر دیا جائے اور اسے مشرقی جانب دفن کیا جائے-

○ کمیٹی کے افراد میرے چھوٹے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کریں-

Marfat.com

○ ان امور کے لئے میں مندرجہ ذیل آدمی نامزد کرتا ہوں جو سید معروف حسین شاہ ،سید رضا حسین شاہ اور علامہ محمد انور نوشاہی کی نگرانی اور ہدایت کے تحت کام کریں۔

○ سید معروف حسین شاہ ،جمیع فرزندان ،حافظ محمد انور سیالکوٹی، قاضی محمد یوسف نوشاہی ، قاضی محمد کاظم نوشاہی ، نذیر احمد کالووال نوشاہی ، چوہدری محمد اسلم نوشاہی ، چوہدری محمد شریف نوشاہی ، راجہ اورنگ زیب نوشاہی ، محمد فاروق نوشاہی آف دینہ ، صوفی محمد حنیف قمر نوشاہی ، سید عبدالغفار شاہ نوشاہی ، صوفی منور حسین نوشاہی ، حاجی عدالت خان نوشاہی۔ان میں اگر کوئی اور شخص شامل ہونا چاہئے تو اسے بھی شریک کرلیں اور اگر کوئی شخص بد عقیدہ ہو جائے تو اس سے قطع تعلق کرلیں اور اسے کمیٹی سے خارج کردیں۔ میرے دوستوں اور ملاقاتیوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔

○ اگر جماعت کے افراد بخوشی قبول کریں تو میرا قرض اگر کوئی ہو تو ادا کرنے میں اعانت کریں۔

○ میرے قبرستان کے اندر رسول بی بی نوشاہی اور حافظ محمد انور نوشاہی کی تدفین میں رکاوٹ نہ کی جائے۔ رسول بی بی نوشاہی کو میں نے اجازت دے دی ہے کہ وہ میری قبر کے پاس سکونت اختیار کرے ، اور زندگی بھر وہاں رہے اسے وہاں رہائش رکھنے کے لئے مکان تعمیر کردیا جائے جو اس کے بعد میری اولاد یا کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس نے سب متوسلین سلسلہ سے زیادہ بیماری کی حالت میں میری خدمت کی ہے اس لئے اسے سب متوسلین عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھیں۔

○ محمد صدیق ولد عبدالرحمن نوشاہی کی کسی بات سے رنجیدہ نہ ہوں اور مزارات کی جاروب کشی اس کے سپرد کریں ،اس کے پارچات اور اخراجات واعانت کا دھیان رکھیں۔

○ حسب ہدایت سید معروف حسین شاہ نوشاہی دونوں درس گاہوں کے انتظام میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔

○ ہر کام اور ہر حالت میں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیتہ والسلام بھی پر عمل پیرا رہیں۔دین کو دنیا پر مقدم سمجھیں اور ایثار و خلوص کو اپنا کر اپنی اخروی زندگی کا سامان کریں۔

○ حافظ محمد انور نوشاہی اور دوسرے خلفاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو تین ماہ کے عرصہ میں تین راتیں دربار نوشہ پر یا درگاہ قطب الکونین میں رہنے کا حکم دیں۔

○ میری اولاد میں اختلاف ہونے کی صورت میں کسی ایک فریق کے ساتھ یکطرفہ معاملہ نہ رکھیں بلکہ انہیں سمجھانے کی کوشش کریں اور اگر اصلاح نہ ہو سکے تو انہیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ البتہ دینی معاملوں میں ان کا ضرور ساتھ دیں اور جو حق پر ہو اس کی اعانت کریں۔

○ میرے کتب خانے کو ضائع ہونے سے بچائیں اور اگر ممکن ہو تو میری لکھی ہوئی کتابوں کی اشاعت کرتے رہیں۔

○ مذہب حقہ پر قائم رہیں اور سواد اعظم کے مسلک کی خلاف ورزی نہ کریں۔

○ قاضی محمد یوسف نوشاہی کو میری حدود میں دفن کرنے کی روکاوٹ نہ کی جائے۔

○ میرے فرزندان اگر میری منتخب کردہ جگہ میں تدفین کے لئے رضامند نہ ہوں تو ان کی رضا کو ملحوظ

Marfat.com

رکھا جائے اور جہاں ان کی مرضی ہو وہاں دفن کردیں۔ اگر ڈوگہ شریف میں پسند کریں تو وہاں باغ کی مشرقی جانب جگہ منتخب کرلیں تاکہ دوبارہ نقل مکانی کی نوبت نہ آئے۔

○ جو افراد میری اولاد اور خلفاء بالخصوص سید معروف حسین شاہ نوشاہی اور حافظ محمد انور نوشاہی اور ان کے خلفاء سے وابستگی رکھیں گے انہیں روحانی فیض پہنچتا رہے گا' انشاء اللہ تعالیٰ۔

○ متوسلین میں اگر کوئی ذاتی اختلاف ہوں تب بھی انہیں دینی معاملوں میں باہم ملکر کام کرنا چاہئے۔ میری اولاد کو اتفاق سے رہنا چاہئے۔

○ میرے فرزندان' سید صفدر حسین شاہ' سید رضا حسین شاہ' سید ظاہر شاہ کمال' سید قطب شاہ ابدال' سید ظہور حسین شاہ' سید طاہر شاہ ابرار' سید محمد محسن شاہ' سید محمد محرم شاہ مظفر' سید محمد معظم شاہ' میری بیعت ہیں' سید تصور حسین شاہ بھی روحانی طور پر مجھ سے وابستہ ہیں۔

○ درباروں کی حاضری کے وقت تمام آداب کو ملحوظ رکھیں۔

تحریر کنندہ سید ابو الکمال برق نوشاہی۔ بحرالعلومی مورخہ 13 ربیع الاول 1397ھ مطابق چار مارچ 1977ء بروز جمعہ المبارک پانچ بجے دوپہر بخانہ رسول بی بی نوشاہی محلہ معصوم شاہ دینہ ضلع جہلم۔



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی روٹرڈیم ہالینڈ میں خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی کے ساتھ

Marfat.com

حضرت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ کے خود تحریر کردہ وصیت نامہ کا عکس، جس میں آپ نے اپنے برادر خرد حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کو مرکزی روحانی راہنما اور سجادہ نشین تحریر فرمایا ہے۔ اس وصیت نامہ کی اصل کاپی محمد لطیف نوشاہی (دینہ) کے پاس محفوظ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وصیت نامہ برائے جمیع متوسلین

- شدید بیماری کی وجہ سے میں مندرجہ ذیل وصایا تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں
- موت کے بعد مجھے فوراً دفن کر دیا جائے اور جنازہ کے لئے لوگوں کا انتظار نہ کیا جائے۔
- رونے پیٹنے کی ممانعت کر دی جائے اور تلاوت قرآن مجید درود شریف اور کلمہ شریف کا ذکر کیا جائے۔
- جنازہ علامہ حافظ پیر محمد انور نوشاہی سلمہ پڑھائیں۔
- میرے بعد سلسلہ عالیہ نوشاہیہ فکر العلومیہ کا مرکزی روحانی راہنما اور سجادہ نشین میرے برادر اصغر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی کو سمجھا جائے۔
- میرے فرزندان سے سید صفدر حسین شاہ نوشاہی کو مقامی سجادہ نشین تصور کیا جائے
- میری قبر اور عرس وغیرہ کا انتظام میری مقرر کردہ کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ میری اولاد اور متوسلین کمیٹی کے ساتھ ہمیشہ تعاون کریں۔
- حضرت نوشہ گنج بخش، حضرت شاہ معروف قادری خوشابی، حضرت قطب الاقطاب سرکار بحر العلوم، سیدہ ام الحسنات، سید ام البرکات اور دیگر مشائخین عظام کے اعراس کے موقعہ پر کمیٹی کے افراد اخراجات اور زائرین کی خوراک وغیرہ کا انتظام کریں۔ اور اگر میرے فرزندوں سے کوئی ایسا انتظام کرے تو اس کی اعانت کریں
- میرا ارادہ ہے کہ ڈوگہ شریف کی بجائے کسی دوسری جگہ یعنی ضلع جہلم میں لب سڑک راٹھیاں اور جہلم کے درمیان میری تدفین ہو۔ لیکن اگر ایسا اب ممکن نہ ہو تو پھر کسی وقت وہاں سے جگہ کا انتظام کرنے کے بعد قبر کو منتقل کر دیا جائے۔ اور سیدہ ام حسنات کا مزار بھی میرے ساتھ منتقل کر دیا جائے اور اسے شرقی جانب دفن کیا جائے۔
- کمیٹی کے افراد میرے چھوٹے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کریں۔
- ان امور کے لئے میں مندرجہ ذیل آدمی نامزد کرتا ہوں جو سید معروف حسین شاہ سید رضا حسین شاہ اور علامہ محمد انور نوشاہی کی نگرانی اور ہدایت کے تحت کام کریں
- سید معروف حسین شاہ، جمیع فرزندان۔ حافظ محمد انور سیالکوٹی۔ قاضی محمد یوسف نوشاہی قاضی محمد کاظم نوشاہی۔ نذیر احمد آف کالووال نوشاہی، چوہدری محمد اسلم نوشاہی، چوہدری محمد شریف نوشاہی۔ راجہ اورنگ زیب نوشاہی۔ محمد فاروق نوشاہی آف دینہ۔ صوفی محمد حنیف قمر نوشاہی سید عبدالغفار شاہ نوشاہی، صوفی منور حسین نوشاہی۔ حاجی عدالت خان نوشاہی
- ان میں اگر کوئی اور شخص شامل ہونا چاہے تو اسے بھی شریک کر لیں اور اگر کوئی شخص بدعقیدہ ہو جائے تو اس سے قطع تعلق کر لیں۔ اور اسے کمیٹی سے خارج کر دیں
- میرے دوستوں علماء اور ملاقاتیوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔
- اگر جماعت کے افراد بخوشی قبول کریں تو میرا قرض اگر کوئی ہو تو ادا کرنے میں اعانت کریں۔

- میرے قبرستان کے اندر رسول بابا نوشاہی اور حافظ محمد انور نوشاہی کی تدفین کی میں رکاوٹ نہ کی جائے۔ رسول بابا نوشاہی کو میں نے اجازت دے دی ہے کہ وہ میری قبر کے پاس سکونت اختیار کرے اور زندگی بھر وہاں رہے اسے دوبارہ رہائش رکھنے کے لئے مکان تعمیر کر دیا جائے جو اس کے بعد میری اولاد یا کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس نے سب متوسلین سلسلہ سے زیادہ بیماری کی حالت میں میری خدمت کی ہے اس لئے اسے سب متوسلین عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔
- محمد صدیق ولد عبدالرحمٰن نوشاہی کی کسی بات سے رنجیدہ نہ ہوں اور مزارات کی جاروب کشی اس کے سپرد کریں اس کے پارچات اور اخراجات و امانت کا دھیان رکھیں
- حسب ہدایت سید معروف حسین شاہ نوشاہی دونوں درگاہوں کے انتظام میں کوئی کوتاہی نہ ہو
- ہر کام اور ہر حالت میں شریعت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی پر عمل پیرا رہیں
- دین کو دنیا پر مقدم سمجھیں اور ایثار و خلوص کو اپنا کر اپنی اخروی زندگی کا سامان کریں
- حافظ محمد انور نوشاہی اور دوسرے خلفاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو تین ماہ کے عرصہ میں تین راتیں دربار نوشہ پر بارگاہ قطب الکونین میں رہنے کا حکم دیں
- میری اولاد میں اختلاف ہونے کی صورت میں کسی ایک فریق کے ساتھ یکطرفہ معاملہ نہ رکھیں بلکہ انہیں سمجھانے کی کوشش کریں اور اگر اصلاح نہ ہو سکے تو انہیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ البتہ دینی معاملوں میں ان کا ضرور ساتھ دیں۔ اور جو حق پر ہو اس کی اعانت کریں۔
- میرے کتب خانہ کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو میری لکھی ہوئی کتابوں کی اشاعت کرتے رہیں۔
- مذہب حقہ پر قائم رہیں اور سواد اعظم کے مسلک کی خلاف ورزی نہ کریں۔
- قاضی محمد یوسف نوشاہی کو میری اولاد میں تدفین کرنے کی مدد نہ کی جائے۔

- میرے فرزندان اگر میری منتخب کردہ جگہ میں تدفین کے لئے رضامند نہ ہوں تو ان کی رضا کو ملحوظ رکھا جائے اور جہاں ان کی مرضی ہو وہاں دفن کر دیں۔
- اگر ڈوگہ شریف میں پسند کریں تو وہاں باغ کی شرقی جانب جگہ منتخب کر لیں تاکہ دوبارہ نقل مکانی کی نوبت نہ آئے
- جو افراد میری اولاد اور خلفاء بالخصوص سید معروف حسین شاہ نوشاہی اور حافظ محمد انور نوشاہی اور ان کے خلفاء سے وابستگی رکھیں گے انہیں روحانی فیض پہنچتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ
- متوسلین میں اگر کوئی ذاتی اختلاف ہوں تب بھی انہیں دینی معاملوں میں باہم مل کر کام کرنا چاہئے۔ میری اولاد کو اتفاق سے رہنا چاہئے
- میرے فرزندان۔ سید صفدر حسین شاہ۔ سید رضا حسین شاہ، سید ظاہر شاہ کمال۔ سید قطب شاہ ابدال سید ظہور حسین شاہ، سید طاہر شاہ ابرار، سید محمد محسن شاہ، سید محمد محرم شاہ مظفر۔ سید محمد معظم شاہ میری بیعت ہیں۔ سید تصور حسین شاہ بھی روحانی طور پر مجھ سے وابستہ ہیں۔ درباروں کی حاضری کے وقت تمام آداب کو ملحوظ رکھیں۔

وما علینا الا البلاغ

Marfat.com

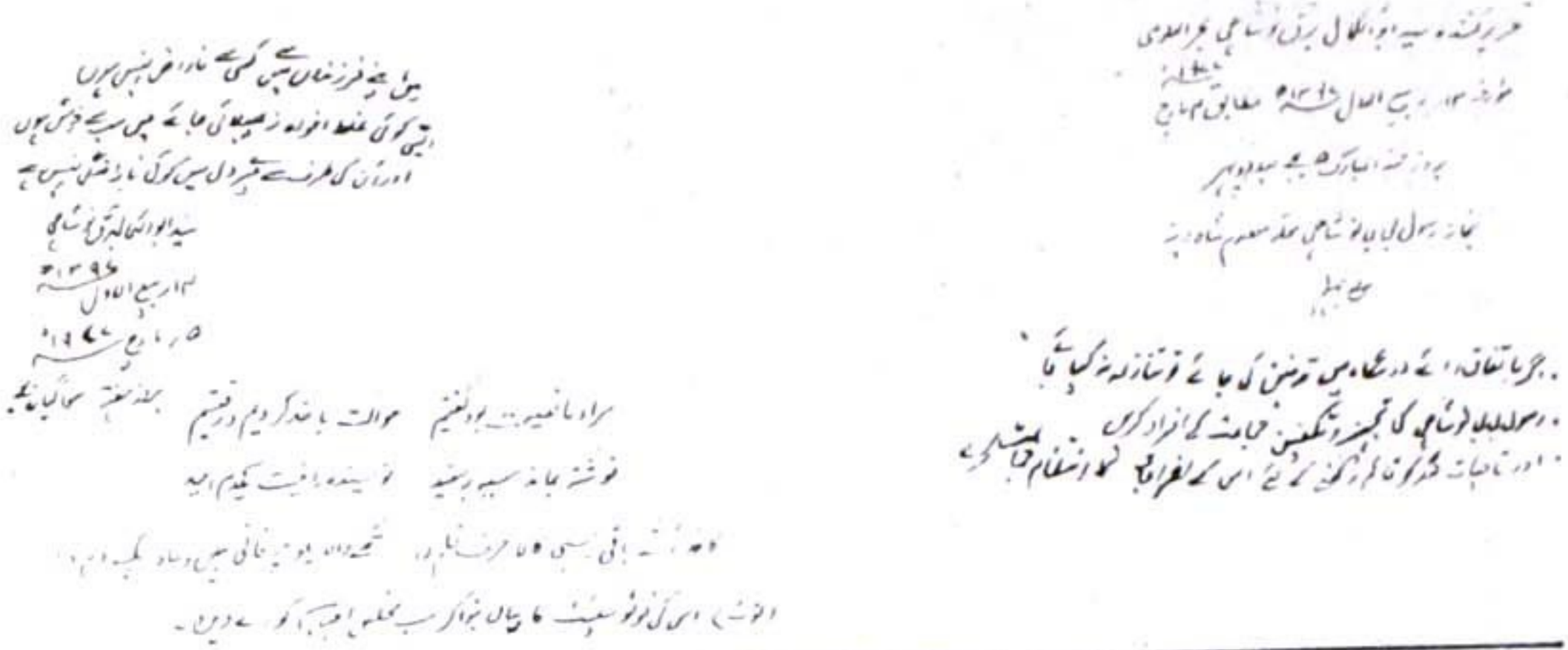

حوالہ جات

(۱) لفظ علوی کا اطلاق حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ اور حضرت علیؓ کی جملہ اولاد پر ہوتا ہے (عربی کتب انساب، کتب تاریخ اور متعدد کتب لغت)

(2) سجادہ نشین اول حضرت سید نوشہ گنج بخشؒ (النیابت)۔

(3) صفدر حسین شاہ کی وفات کے بعد حضرت پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہی نے سید تصور حسین شاہ کو ان کی جگہ ولی عہد بنایا۔

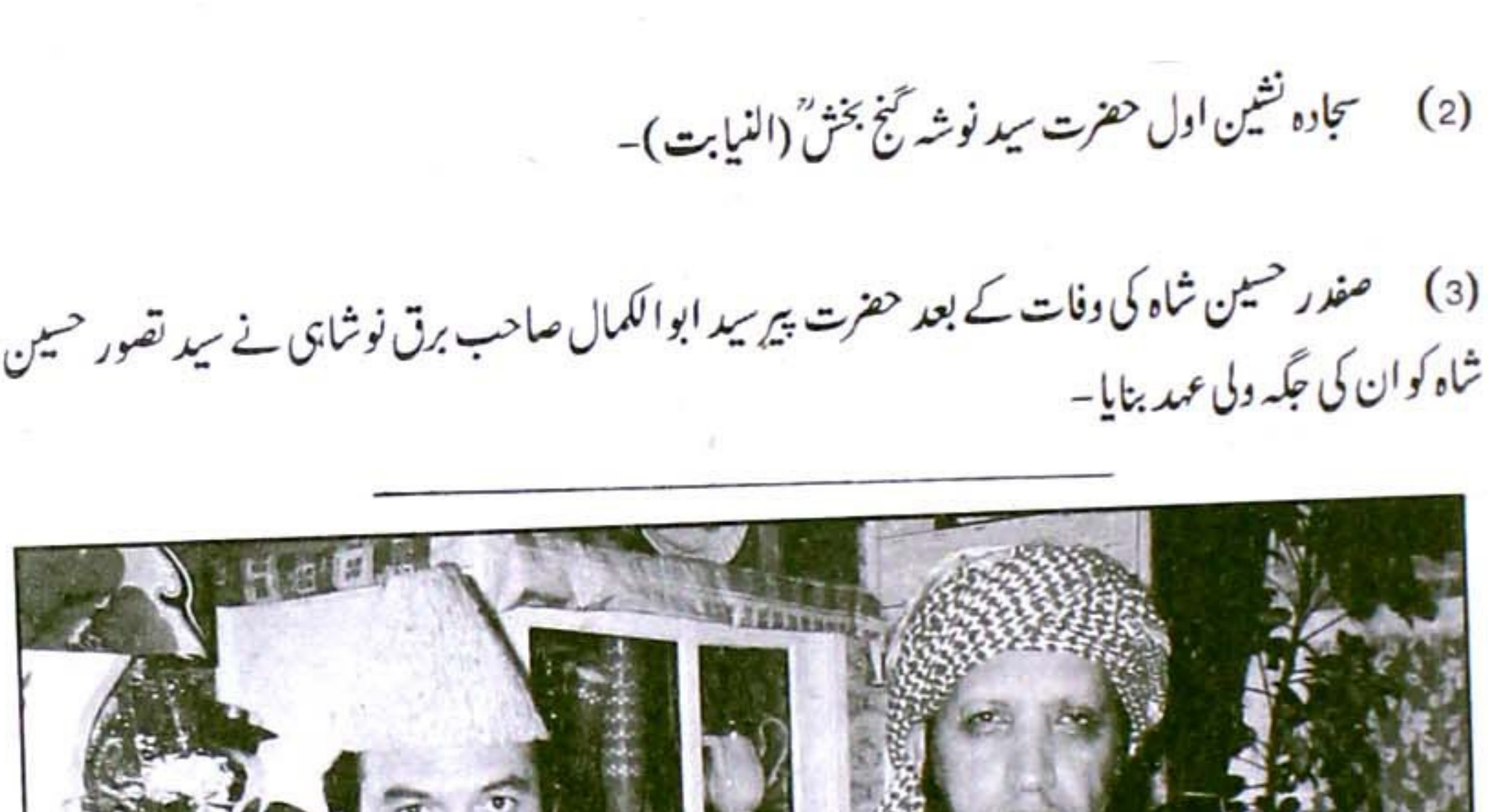

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام کی فتاویٰ کونسل کے صدر علامہ مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی کے ساتھ

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی
دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جہلم میں خطاب فرما رہے ہیں



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب بریڈ فورڈ میں مولانا
عبدالستار خاں صاحب نیازیؒ کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی اور
علامہ حافظ قاری رجب علی صاحب قادری

برطانوی مسلمانوں کے نام پیغام

برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کے نام اپنے پیغام میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے فرمایا کہ ہم اپنی بکھری ہوئی طاقتوں کو جمع کر کے متحد ہو کر اپنی نسل کو بچانے میں کچھ نہ کچھ

Marfat.com



پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ سے وابستہ علماء کرام صاحبزادہ مفتی محمد بشیر احمد صاحب طاہر اور علامہ حافظ قاری محمد علی اظہر صاحب کے ساتھ

کردار ادا کر سکتے ہیں۔ علماء کرام اور مشائخ عظام کو بھی اپنی نسل نو کو بچانے کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے مزید فرمایا کہ میں شروع سے مسلک اہلسنّت کے فروغ اور سربلندی کیلئے کوششیں کر رہا ہوں کیونکہ میں اہلسنّت والجماعت کا حصہ ہوں' میں نے اپنے علم' توانائی اور صلاحیتوں کو اس مسلک کی سربلندی کیلئے وقف کر رکھا ہے اور جب تک زندگی باقی ہے انشاء اللہ میں اسلام کی سربلندی اور مسلک اہلسنّت کے فروغ کیلئے کام کرتا رہوں گا۔

الحاج جمشید خاں نوشاہی

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے آخر میں فرمایا کہ جن بے شمار ساتھیوں نے دینی و تبلیغی خدمات میں ہم سے تعاون کیا ان میں سے میں اپنے ایک ساتھی الحاج جمشید خان نوشاہی کا ذکر خاص طور پر کرنا چاہوں گا جنہوں نے 6 جنوری 2001ء مطابق 10 شوال 1421ھ بروز ہفتہ بعد نماز فجر چک 112 شمالی سرگودھا میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ وہ 1934ء میں میرہ سکالاں جبر' میرپور میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد چوہدری محمد عالم علاقہ بھر میں اپنی نیکی اور شرافت میں شہرت رکھتے تھے۔ الحاج جمشید خان پوٹھہ بینسی ہائی سکول میں پڑھتے رہے پھر دسمبر 1960ء میں برطانیہ آگئے اور ڈار فیلڈ سٹریٹ بریڈفورڈ

Marfat.com

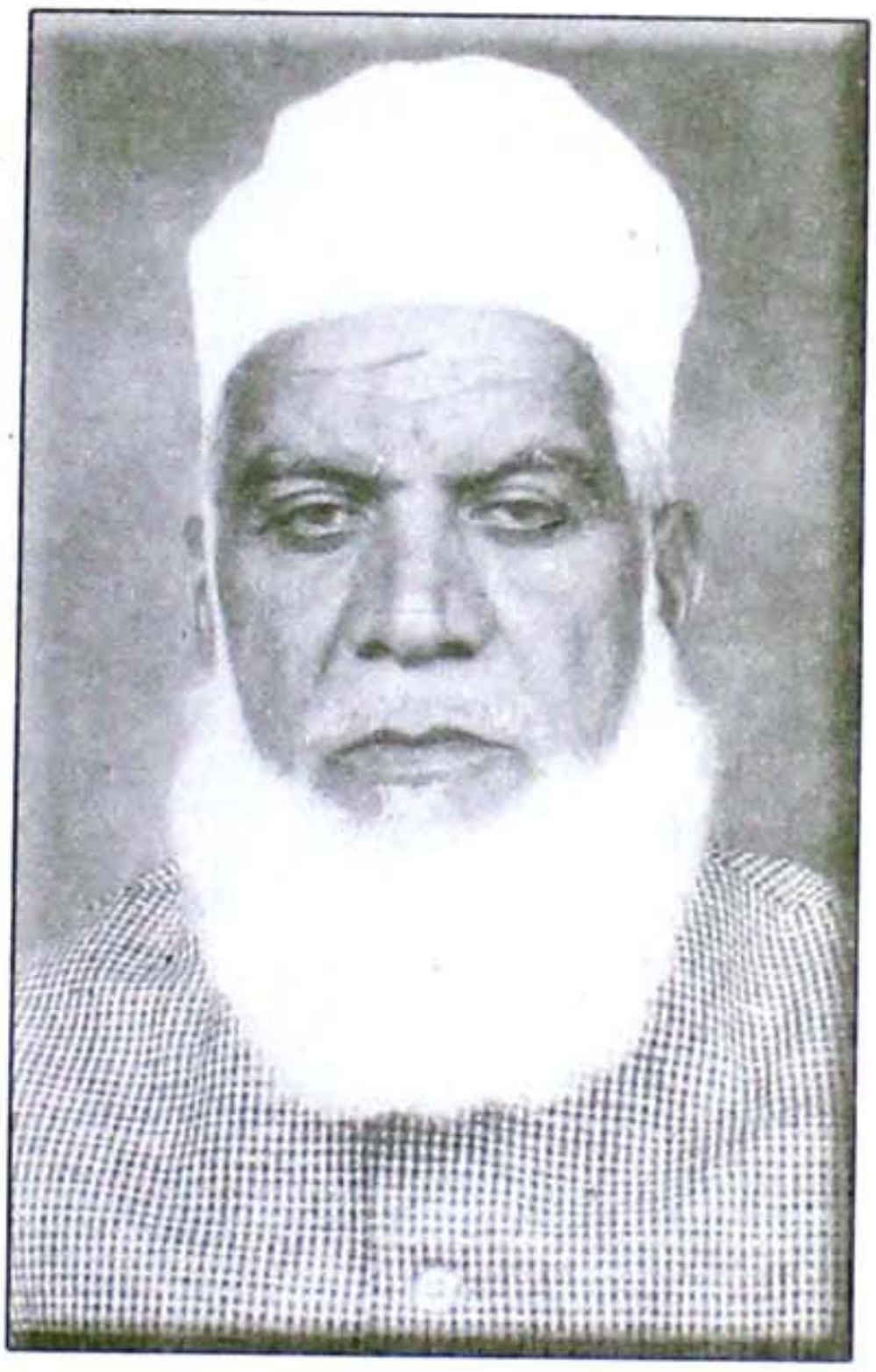

پیر صاحب قبلہ کے مخلص ساتھی
الحاج جمشید خان نوشاہی مرحوم



پیر صاحب قبلہ کے بھانجے
پیر سید منور حسین شاہ صاحب نوشاہی

میں قیام پذیر رہے - انہوں نے تقریباً 28 سال مورلے اور ہیلی فیکس میں کام کیا' وہ اور ان کے صاحبزادے محمد افضل' ارشد حسین' امجد حسین اور راشد حسین دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے- اسی طرح میں ایک اور انتہائی قریبی ساتھی الحاج راجہ محمد عارف کا ذکر کروں گا جو اب گوجر خان میں مقیم ہیں-

الحاج راجہ محمد عارف

الحاج راجہ محمد عارف صاحب 15 دسمبر 1933ء کو تحصیل گوجر خان میں کوری سرفراز کے مقام پر پیدا ہوئے' آپ کا تعلق ایک راجپوت زمیندار گھرانے سے ہے- آپ کے والد گرامی صوبیدار فضل داد خان مرحوم کا تعلق فوج سے تھا اور وہ اپنے علاقہ کی ایک معزز اور معتبر شخصیت تھے- راجہ محمد عارف صاحب نے اسلامیہ ہائی سکول گوجر خان میں تعلیم حاصل کی اور 1948ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور بطور کلرک ملازمت اختیار کرلی- آپ ابتداء ہی سے دین کی طرف راغب تھے اور دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- ابتدائی طور پر آپ نے بزم غلامان مصطفےٰ لال کرتی راولپنڈی میں مولانا مطیع الرضا خان صاحب

Marfat.com



ورلڈ اسلامک مشن کے قیام کے بعد (دائیں طرف سے) مولانا محمد بوستان القادری صاحب، قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، راجہ محمد عارف صاحب اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی قادری

قادری مرحوم کے زیر نگرانی مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں اور ان خدمات کے دوران آپ کو حضرت شیخ الحدیث (فیصل آباد)، علامہ ہزاروی، مفتی اعجاز صاحب، مفتی احمد یار خان صاحب، محدث کچھوچھوی، صاحبزادہ فیض الحسن اور علامہ شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری سے ملاقات کرنے، ان سے فیض حاصل کرنے اور ان محترم ہستیوں کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔

الحاج راجہ محمد عارف صاحب نے سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا فضل الرحمانؒ بانٹھ شریف سے بیعت کی جو حضرت حافظ عبدالکریم صاحبؒ عیدگاہ شریف سے فیض یافتہ ہیں۔ راجہ محمد عارف صاحب دینی علوم سے بہرہ ور ہیں اور انگریزی اور عربی میں بھی ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔ آپ 1963ء میں پاکستان سے انگلینڈ چلے گئے اور وہیں مقیم ہوگئے۔ آپ نے بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے دینی خدمات کا آغاز کیا۔ آپ کافی عرصہ تک جمعیت کے بڑے مضبوط صدر رہے اور اس کے فروغ کے لئے آپ نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام قائم اداروں میں دینی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ PRESTON میں اولین مسجد کی تعمیر میں انہوں نے انتہائی اہم کردار ادا کیا جبکہ بریڈ فورڈ میں تکمیل کے مراحل تک پہنچنے والی نئی مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام کی تعمیر میں بھی آپ کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ آپ نے ہیلی فیکس میں عیسائیوں کے ساتھ زبردست مناظرہ کیا۔ اب آپ نے گوجر خان میں اپنے ڈیرہ پر ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی ہے۔

الحاج راجہ محمد عارف صاحب کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے عبدالمنان منصور راجہ بریڈ فورڈ انگلینڈ میں مقیم ہیں اور تحریک منہاج القرآن سے وابستہ ہیں جبکہ دوسرے صاحبزادے محمد ٹیفور راجہ برٹش ٹیلی کام سے وابستہ ہیں اور لندن میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی



استاد الاساتذہ، مفکر اسلام، شیخ المشائخ، شیخ الحدیث حضرت علامہ سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی عہد حاضر میں قرون اولیٰ کے اسلاف کی زندہ و جاوید تصویر ہیں۔ آپ کا شمار برصغیر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی سواد اعظم اہلسنّت کے جید مرکزی علماء میں ہوتا ہے۔ آپ عالم باعمل اور شیخ کامل ہیں اور علمائے اہلسنّت کی کثیر تعداد رہنمائی کیلئے آپ کی طرف رجوع کرتی ہے۔

Marfat.com



مرکزی جماعت اہلسنّت کے زیر اہتمام 1985ء میں برمنگھم میں منعقدہ عالمی کنز الایمان کانفرنس کے موقع پر پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی، مہمان خصوصی خواجہ پیر حمید الدین صاحب سیالوی، علامہ قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی، علامہ محمد بوستان صاحب قادری، مفتی محمد سلیمان صاحب، صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی، صاحبزادہ سید خضر حسین شاہ صاحب چشتی اور علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی

علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا "میں سرکار بغداد پیران پیر حضرت غوث الاعظم دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ کی اولاد میں سے ہوں۔ والئی بغدادؒ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالوہابؒ جو حضرت غوث ثقلین کے پہلے سجادہ نشین اور خلیفہ تھے اور انہوں نے ہی حضرت پیران پیر کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، ہمارے جد امجد ہیں۔ میرے اجداد محترم اوچ شریف کے راستے سے لاہور آئے لاہور میں محلّہ پیر گیلانی ہمارے خاندان کا محلّہ ہے۔ میرے قریب ترین کے دادا، شاہ چراغ لاہوریؒ ہیں، پھر ہمارا خاندان خطہ پٹھوار میں آیا۔ ہمارے جد امجد حضرت سید شاہ محی الدینؒ اپنے زمانے کے ایک نامدار و مشہور آدمی تھے۔ وہ گکھڑوں کی فوج کے سپہ سالار بھی رہے۔ بعد ازاں انہوں نے سپہ سالاری چھوڑ دی اور ترک دنیا کرکے یاد اللہ میں مشغول ہو گئے۔ ان کا مزار مبارک گوجر خان سے راولپنڈی کی طرف آتے ہوئے "چہاری بنگلہ" کے مقام پر دائیں ہاتھ اونچی جگہ پر بنا ہوا ہے، بعد میں ان کا جسد خاکی سہالہ میں لاکر مدفون کیا گیا اور وہاں بھی ان کا روضہ بنا ہوا ہے۔ ہم حضرت شاہ محی الدینؒ کی اولاد میں سے ہیں، میرے والد گرامی سید ولایت علی شاہؒ صاحب تھے، میری ولادت 14 دسمبر 1935ء کو اپنے شہر سندھو سیداں میں ہوئی یہ پہلے راولپنڈی کا حصہ تھا، اب یہ ضلع اسلام آباد میں ہے۔

Marfat.com

میرے والد گرامی کا مزار مبارک سندھو سیداں شریف میں ہے' وہاں آپ کا روضہ بنا ہوا ہے جو بہت خوبصورت تعمیر ہوا ہے۔ مزار مبارک کے ساتھ میرا دو منزلہ رہائشی مکان بنا ہوا تھا جسے میں نے مدرسہ میں تبدیل کر دیا ہے' وہاں عالم دین ہیں اور حفظ قرآن پاک کا درس ہوتا ہے۔ میرے دادا محترم سید مہتاب علی شاہؒ اور ان کے والد سید شاہ نور حسینؒ کے مزارات بھی اسی درگاہ شریف میں ہیں ۔ان کے والد سید حسنین علی شاہؒ کا مزار بھی وہیں ہے۔ ان کے والد گرامی سید امیر علی شاہؒ کا مزار مبارک اسلام آباد میں ایک جگہ سیالی پلالی میں واقع ہے۔ یہ مزار اوقاف کے پاس ہے' سید حسنین علی شاہؒ کے بعد وہ

ہمارے دادا ہیں اور سید مردان علی شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا مزار شریف اکال گڑھ (نیا نام اسلام گڑھ) میرپور میں واقع ہے۔ ان کے والد محترم سید سلطان شاہؒ گکھڑوں کے دور میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس رہے' ان کا مزار پاک روات کے قریب تخت پڑی میں واقع ہے۔ یہ سب بزرگ ایک دوسرے کے پیر بھی ہیں اور ان کے والد گرامیؒ کا مزار مبارک چہاری بنگلہ اور سہالہ میں بھی بتایا جاتا ہے' اور ان کے والد سید شمس الدین شاہ خان محمد (انہیں خان محمد کا اعزاز بہادری کی بناء پر سلطنت مغلیہ کے عہد میں دیا گیا تھا جو بہت بڑا جنگی اعزاز تھا' وہ اورنگ آباد کی لڑائی میں حیدر آباد میں شہید ہوئے) کا جسد خاکی لاہور میں شاہ چراغ لاہوریؒ کے مزار مبارک کے باہر دفن کیا گیا' ان کے والد سید شاہ چراغ لاہوریؒ ہیں۔ سید شاہ چراغ لاہوریؒ اپنے والد گرامی سید شاہ عبدالوہابؒ کے مرید ہیں اور وہ اپنے والد محترم شاہ عبدالقادر لاہوریؒ جو پہلی مرتبہ لاہور تشریف لائے تھے' کے مرید ہیں ان کے روضہ مبارک میں آٹھ مزار ہیں' پہلی لائن میں سب سے پہلا مزار حضرت شاہ عبدالقادر لاہوریؒ کا ہے' ان کے والد صاحبؒ شاہ محمد غوث والا پیر کا مزار ستکرے میں ہے' ایوب خان کے زمانے میں یہ مزار مبارک اوقاف کی تحویل میں چلا گیا تھا۔ اس طرح ہمارے اجداد میں سے کوئی بھی بزرگ شخصیت گمنام نہیں ہے۔

علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی نے اپنے بچپن اور سلسلہ تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا " میرے بچپن کا کچھ حصہ گوجر خان کے نزدیک میرے ننھیالی گاؤں جنڈ گوجراں میں گزرا' وہاں میرے نانا محترم کا مزار مبارک بھی ہے۔ چونکہ ان کا کوئی وارث نہیں تھا ہم ہی ان کے وارث تھے اس لئے ان کے آستانہ عالیہ جو کہ جنڈ گوجراں میں ہے' کا بھی میں سجادہ نشین ہوں جبکہ درگاہ سندھو سیداں کا بھی میں ہی سجادہ نشین ہوں۔ حضرت شاہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ابتدائی تعلیم شروع کرنے سے قبل میں نے مقامی علماء کرام سے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی اور جب میں سکول میں اول کلاس میں داخل ہوا تو امتحان میں صرف پندرہ دن رہتے تھے لیکن میں نے اول پوزیشن حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں چوتھی کلاس میں وظیفے کا امتحان ہوتا تھا' میں نے اس امتحان میں پورے ضلع راولپنڈی میں اول پوزیشن حاصل کی تو اسی وقت میرے بزرگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس بچے کو مذہبی تعلیم کی طرف لگانا ہے۔ پھر میں مختلف مقامات پر گیا اور اساتذہ کرام سے علوم پڑھے' خاص طور پر صرف و نحو پر تقریباً" ایک وقت میں پچیس پچیس کتابیں پڑھیں' منطق اور فلسفہ میں میرے استاد مولانا محمد دین

Marfat.com



حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی لوٹن میں جامعہ اسلامیہ غوثیہ کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں

صاحبؒ تھے۔ وہ اکابرین اہلسنّت حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی، حضرت پیر فضل شاہ صاحب جلالپوریؒ اور حضرت پیر کرم شاہ صاحبؒ کے بھی استاد تھے جبکہ علماء دیوبند میں وہ مولانا غلام اللہ خان کے استاد تھے۔ میں نے باقی علوم دہلی کی فتح پوری مسجد میں پڑھے اور وہیں سے دورہ حدیث کیا، میں نے چودہ برس کچھ مہینے کی عمر میں تعلیم سے فراغت حاصل کرلی تھی اور درس نظامی مکمل کرلیا تھا۔ علامہ پیر عبدالقادر شاہ صاحب نے فرمایا کہ درس نظامی ایسا علم ہے جس کا مقابلہ پانچ ایم اے بھی نہیں کرسکتے اور مصر کے فارغ التحصیل بھی درس نظامی مکمل کرنے والے کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز اور عربی میں ایم اے کیا، پھر وہیں سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی بعدازاں برطانیہ سے "قرآن مجید کے اصول تفسیر پر تحقیق" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، میں نے دوسال مکہ مکرمہ میں بھی اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کی۔ میں نے 1950ء میں تدریس کے سلسلے کا آغاز کیا اور اب تک 25 ہزار طلباء جن میں بڑے بڑے جج، وکلاء، سیاستدان، علماء کرام، مشائخ عظام شامل ہیں میرے شاگرد رہ چکے ہیں اور اس وقت 84 سے زائد ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بعد ازاں میں نے دارالعلوم قادریہ جیلانیہ کی داغ بیل ڈالی۔

برطانیہ آمد اور یہاں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے فرمایا کہ 1978ء میں میں تبلیغی دورے پر برطانیہ گیا تھا، میرا یہاں مستقل ٹھہرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن یہاں موجود دوستوں خاص طور پر قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب، مولانا احمد نثار بیگ صاحب، پیر سید منور حسین شاہ صاحب جن کا ذکر سرعنوان ہے اور میرے بہت سے دوسرے شاگردوں نے اصرار کیا کہ آپ کی یہاں بہت ضرورت ہے تو میں نے دوستوں کی مدد سے وا لتھم سٹو میں دارالعلوم قادریہ

Marfat.com

جیلانیہ کی بنیاد رکھی اور اپنا کام شروع کر دیا۔ برطانیہ کی سطح پر مختلف شہروں میں تقاریر کے بجائے درس قرآن دینے کا آغاز کیا۔ میرے شاگرد تقریباً 84 مساجد میں دینی خدمات انجام دے رہے تھے' الحمدللہ میں وہاں کی فضاؤں پر پوری طرح چھا گیا۔ 1979ء میں میں نے برطانیہ میں اہلسنّت کے علما و مشائخ کو اکٹھا کیا' یہ غالباً برطانیہ کی تاریخ میں اکابرین اہلسنّت کا سب سے بڑا اجتماع تھا جو ایسٹ ہیم میں منعقد ہوا' اس کا مقصد یہ تھا کہ علمائے اہلسنّت کی صفوں کو منظم کیا جا سکے اور اس میں الحمدللہ ہمیں کامیابی ہوئی۔ ہم نے اس اجلاس میں جماعت اہلسنّت تشکیل دی اور میں نے اپنے مختلف دوستوں کو عہدے دئے لیکن خود کوئی عہدہ نہیں لیا تاکہ جو نوجوان طبقہ کام کر رہا ہے اس کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ تاہم جماعت اہلسنّت کی تشکیل کے سلسلے میں جو مالی معاونت یا افرادی قوت تھی وہ میری اور میرے دوستوں کی مہیا کی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ میرے ساتھیوں بالخصوص قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب' مولانا ظفر محمود فراشوی صاحب' مولانا احمد نثار بیگ صاحب' پیر سید منور حسین شاہ جماعتی صاحب اور سید مزمل حسین شاہ صاحب کو جزائے خیر عطا کرے انہوں نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا' جبکہ وہاں نور احمد شاہ کاظمی' قاضی عبداللہ اور میرے متعدد شاگرد علماء نے بھی ہر ممکن تعاون کیا۔

70ء کی دہائی کے آخر میں برطانوی مسلمانوں کی معاشرت اور سماجی مسائل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ہمارے نوجوان انگریز عورتوں سے متاثر ہو کر ان سے شادیاں کر رہے تھے۔ ہم نے ان کو احساس دلایا کہ آپ نقصان کے سودے کر رہے ہیں۔ ہمارے لوگوں کا مغربی تہذیب و تمدن میں اتنی تیزی سے ادغام ہو رہا تھا کہ یہ خطرہ تھا کہ وہ چند برسوں بعد عیسائی نہ ہو جائیں' ہمارے علماء و مشائخ اس حوالے سے پریشان تھے' ہم اس سیلاب کو روکنا چاہتے تھے۔ اس وقت ہماری مسلمان بچیاں پینٹ پہنتی تھیں' پردہ نہیں کرتی تھیں' ان کی عزت و آبرو خطرے میں تھی' یہ دیکھ کر ہم نے وہاں ایک احساس ذمہ داری پیدا کیا' پھر ہماری تحریک گلی گلی اور کوچے کوچے چلی جن دوستوں کا میں نے قبل ازیں تذکرہ کیا ہے وہ اس میں پیش پیش تھے' میں ان کا سرپرست تھا' ہماری تحریک کا یہ فائدہ ہوا کہ برطانیہ کے علاوہ قرب و جوار کے ممالک میں بھی ہماری مسلمان بچیوں نے پینٹ پہننا چھوڑ دی اور وہ اپنا لباس پہننے لگیں' پردہ کرنے لگیں پھر ہم نے مخلوط تعلیم کے بجائے' طلباء و طالبات کے علیحدہ علیحدہ سکولوں کیلئے جدوجہد شروع کی' اس سلسلے میں ہم کامیاب ہوئے اور جہاں "ون سیکس" سکول کے قیام میں کامیابی نہ ہو سکی وہاں ہم نے بچیوں کیلئے اسلامی اصولوں کے مطابق لباس پہننے کی اجازت حاصل کر لی۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے قیام کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے فرمایا کہ وائٹھم سٹوئیں لی برج روڈ پر واقع اس مسجد کی عمارت ایک فیکٹری کی بوسیدہ عمارت تھی' ہم نے اسے خریدا اور وہاں گیارہویں شریف اور باقاعدہ درس کا انتظام کیا اس کے علاوہ قرآن کریم کے 16 پاروں کی میری اردو کمنٹری' 8 پاروں کی انگریزی کمنٹری اور مختلف موضوعات پر میری

Marfat.com



پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی اپنے خلیفہ خاص علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری' علامہ عظیم جی صاحب اور مولانا حافظ قاری جاوید اختر صاحب چشتی کے ہمراہ مانچسٹر میں

تقاریر پر مشتمل بارہ سو کیسٹ لوگوں میں تقسیم کئے گئے جنہیں سن کر ان میں ایک شعور بیدار ہوا اور میرے سارے دوستوں نے اکٹھے ہو کر کہا کہ اس مسجد کی توسیع کرنی چاہئے۔ جب میں نے منبر پر بیٹھ کر خطاب کیا کہ ہمیں ماہ رمضان میں اس عمارت کے 44 ہزار پاؤنڈ ادا کرنے ہیں تو اس وقت مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ عمارت تو ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ میں رہن رکھی ہوئی ہے۔ ہم نے الحمدللہ چوالیس ہزار پاؤنڈ بھی ادا کئے اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ بھی ادا کر دئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے دوستوں کو انتظامات کے حوالے سے جو ذمہ داریاں سونپیں وہ انہوں نے ادا کیں اور ہماری ملت کی بیٹیوں نے اس مسجد کی تعمیر کیلئے اپنی چوڑیاں' بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر دے دیں۔ یورپی ممالک میں گنجائش کے حوالے سے اتنی بڑی مسجد اور کوئی نہیں ہے۔ نہ صرف والتھم سٹو کے ہمارے دوستوں نے بلکہ باہر سے آنے والے مہربانوں نے بھی بڑے پیمانے پر ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ خاص بات یہ کہ برطانیہ میں بسنے والی تمام برادریوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اس میں مرکزی کردار اہلسنّت کا ہے جو اولیا اللہ کو ماننے والے ہیں۔ اتنا سرمایہ اکٹھا کر کے اور منتظمین کے حوالے کر کے میں 12 اکتوبر 1990ء کو یہاں سے اپنی کسی ضرورت کے تحت واپس پاکستان چلا گیا لیکن اللہ تعالیٰ میرے مریدین اور مخلصین کو خوش رکھے کہ میں جو نقشہ تیار کرا کے ان لوگوں کو دے کر آیا تھا اس کے مطابق انہوں نے کام کیا۔ اس ضمن میں وہ مجھ سے برابر فون پر مشاورت کرتے رہے۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران میں وہاں سے فون پر اپنے مریدین اور معتقدین کو خطاب کرتا رہا۔ ہر مہینے دارالعلوم غوثیہ جیلانیہ میں میری ایک تقریر ہوتی تھی' اسی طرح امریکہ 'جرمنی' ہالینڈ' ناروے اور اسکینڈے نیویا کے ممالک کے لوگوں کیلئے بھی ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق فون پر

Marfat.com

خطاب کرتا تھا۔ اب کچھ عرصہ قبل میں دوبارہ پاکستان سے برطانیہ آگیا

برطانیہ میں جشن میلاد النبیؐ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی نے فرمایا کہ میں جب برطانیہ آیا تو اہلسنت والجمات کا نام اہلسنت والجماعت کے طور پر لینا شجر ممنوعہ سمجھا جاتا تھا' میں نے انہیں بتایا کہ جب مسلمان منتشر ہوئے تھے تو ان کو اکٹھا کرنے کیلئے یہ نعرہ اتحاد لگایا گیا تھا' اہلسنت والجماعت کا ہر آدمی اپنی سوچ کے مطابق قوم کو ایک رائے دینا چاہتا تھا تو اہل اللہ اور اہل نظر نے کہا کہ سنت ہمارا دستور ہے اور جماعت ہمارا منشور ہے' تو یہ نعرہ اتفاق کے معنی دیتا ہے' اختلاف کے معنی نہیں دیتا۔ میں نے ان کو یہ تجربہ کرانا چاہا کہ اگر تمام مسلمانوں کو اکٹھا کرنا چاہتے ہو تو عشق مصطفیٰؐ میں ایک مرتبہ ڈوب کر دکھاؤ تو ساری قوم تمہارے ساتھ ہے۔ علامہ مولانا احمد نثار بیگ صاحب جو میرے محترم شاگرد ساتھی ہیں' میں نے انہیں مانچسٹر میں وکٹوریہ پارک کی جامع مسجد میں خطیب کے طور پر مقرر کرایا تھا میں نے ان سے اور وہاں کے دیگر مخلص دوستوں چوہدری منظور حسین' چوہدری اقبال' چوہدری عطا محمد اور محمد عالم وغیرہ سے کہا کہ یہاں سے جلوس نکالنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جو کہتے ہیں ہم اس پر عمل کریں گے' پھر میں نے نہ صرف پورے برطانیہ کے علماء کرام بلکہ ہالینڈ' جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کے علماء کو بھی مدعو کیا' اور الحمدللہ بہت بھرپور طریقے سے میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا۔ پھر ہم نے لندن سے یہ سلسلہ شروع کیا' اور 1983ء میں جب لندن میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا تو اس میں برطانیہ کے علاوہ امریکہ' کینیڈا اور یورپی ممالک کے تقریباً" سات سو مرکزی علماء کرام نے شرکت کی۔ جلوس کے شرکاء ساڑھے تین میل کے علاقے میں پھیلے ہوئے تھے' سارے برطانیہ کے مسلمان متحد ہو کر اس جلوس میں شریک ہوئے تھے۔

تحفظ ناموس رسالتؐ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ناموس رسالتؐ ایک ایسا جاندار مسئلہ ہے کہ اس پر تمام مکاتب فکر متحد ہوئے اور ملعون رشدی کے خلاف احتجاج کیلئے ہم نے منظم ہو کر کام کیا۔ ہائیڈ پارک میں اجتماع ہوا جس کے شرکاء کی تعداد اخبارات نے 3 لاکھ لکھی لیکن وہ کسی طرح 10 لاکھ سے کم نہیں تھا۔ اس موقع پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے میری امامت میں نماز ادا کی جو میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت تھی' اس جدوجہد میں مولانا عبدالعزیز چشتی' مولانا احمد نثار بیگ' مولانا فضل احمد قادری' علامہ سید زاہد حسین شاہ' علامہ ظفر محمود فراشوی اور کئی دیگر ساتھی ہمارے کندھے سے کندھا ملا کر چلے اور انہوں نے تمام معاملات میں اہم کردار ادا کیا۔ قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ مرزائیت کے خلاف جماعت اہلسنت نے بہت موثر کردار ادا کیا' میں نے تین مرتبہ انہیں مباہلے کی دعوت دی کہ اگر تم میں کوئی صداقت ہے تو سامنے آؤ تو وہ تینوں مرتبہ سامنے نہیں آئے۔ مرزائیوں کے خلاف ہمارے ناروے کے ساتھیوں نے بھی بڑا کام کیا' تحریری طور پر وہاں بڑا تصادم ہوا لیکن جب بات کرنے کا وقت آیا تو وہ نہ کر سکے' مرزائی سمجھتے تھے کہ آکسفورڈ ان کا شہر ہے تو وہاں میں نے مستقل طور پر ماہانہ درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین پر بھی ہماری بالادستی

Marfat.com



1984ء میں لندن میں علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی' پیر عبدالوہاب صاحب' پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور پیر سید شبیر علی شاہ صاحب کے ہمراہ عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرمارہے ہیں

کو قائم رکھا۔

اپنی بیعت کے حوالے سے پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے فرمایا کہ سلسلہ بیعت میں مجھ سے لے کر والئی بغداد شہنشاہ جیلانؒ تک ہمارا سلسلہ ذھابیہ ہے یعنی ہمارے سلسلہ میں کوئی کسی غیر سید سے بیعت نہیں ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں یہ سنہری سلسلہ ہے۔ میں نے مختلف اولیاء اللہ سے استفادہ کیا ہے لیکن میری بیعت اپنے والد گرامی سے ہے۔

پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ اب تک تبلیغی حوالوں سے 89 سے زائد ممالک میں جا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ناروے میں بہت اچھے پیمانے پر ہمارا کام ہو رہا ہے اور ہمارے شاگرد اور مریدین وہاں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں بہت شاندار سینٹر بنایا ہوا ہے جس پر 23 کروڑ پاکستانی روپے کے مساوی لاگت آئی ہے۔ ہالینڈ میں بہت اچھے طریقے سے کام کرنے کا موقع ملا ہے' اس کے علاوہ جرمنی' فرانس' امریکہ' کینیڈا' عرب ممالک اور متحدہ عرب امارات میں ہمارے مرید اور خلفاء دینی کام کر رہے ہیں۔ سری لنکا میں بھی ہمارے شاگرد مصروف عمل ہیں جبکہ مقبوضہ کشمیر میں بھی ہمارے شاگرد دینی امور میں سرگرم عمل ہیں۔

Marfat.com

حضرت مہر الملت پیر سید منور حسین شاہ جماعتی



مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ کے سرپرست اعلیٰ، عالمی مبلغ اسلام، محسن اہلسنّت، کشتہ عشق مصطفیٰ، فخر المشائخ، صاحب طریقت و تصوف، جانشین امیر ملت، مہر الملت صاحبزادہ الحافظ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی عصر حاضر کے ولی کامل، مرد درویش، عالم باعمل اور اہلسنّت کی مقبول، ہر دلعزیز اور محترم شخصیت ہیں۔ برطانیہ اور یورپ کے متعدد ممالک میں نور اسلام، روحانیت و تصوف کی روشنیاں پھیلا رہے ہیں۔ آپ دنیا بھر میں مختلف تنظیموں کے بانی، سرپرست اعلیٰ اور چیئرمین ہیں۔ برطانیہ کی

Marfat.com

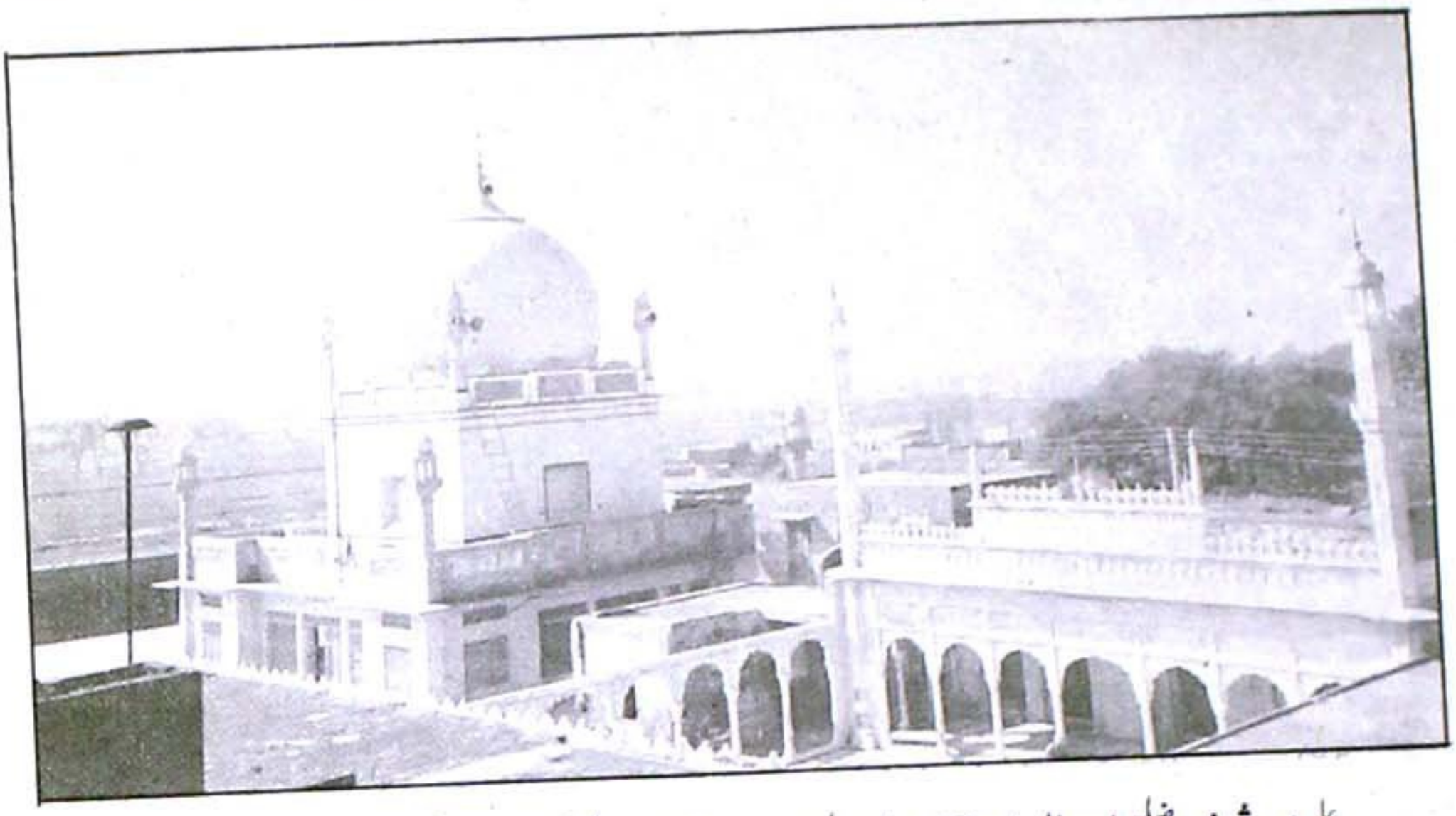

علی پور شریف ضلع نارووال میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کا روضہ مبارک

مرکزی جماعت اہلسنّت جب سے معرض وجود میں آئی ہے اس وقت سے سرپرست اعلیٰ ہونے کے علاوہ جماعت کے ساتھ ہر طرح کے تعاون کیلئے آپ کی خدمات سرفہرست ہیں۔ اسی وجہ سے اہلسنّت میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے اور ہر شخص آپ کی گوناگوں صفات کا معترف ہے۔ اس کے علاوہ آپ امیر ملت سنٹر برمنگھم جامع مسجد مہرالملت برمنگھم اور عالمی مجلس امیر ملت کے بانی اور چیئرمین بھی ہیں۔ وہ انجمن خدام الصوفیہ، امیر ملت ٹرسٹ، مرکزی میلاد کمیٹی، ورلڈ جماعت اہلسنّت اور اسلامک ایجوکیشن اینڈ مسلم کمیونٹی سنٹر برطانیہ کے چیئرمین بھی ہیں - آپ کا تعلق برصغیر کے ایک عظیم الشان مذہبی اور روحانی خانوادہ سے ہے۔ آپ اپنے خاندان کی فعال، متحرک اور انقلابی شخصیت کے طور پر ابھرے ہیں۔ مذہب و سیاست، علم و ادب، شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری آپ کے پردادا تھے جب کہ آپ کے والد محترم جوہر ملت الحاج الحافظ علامہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب امیر ملت کے تین صاحبزادگان میں سے سب سے بڑے صاحبزادے سراج الملت بحرالعلوم پیر سید محمد حسین شاہ صاحب محدث کے بڑے صاحبزادے تھے۔ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی علی پور سیداں (پہلے ضلع سیالکوٹ) اب ضلع نارووال میں 19 فروری 1958ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی تمام تر تربیت آپ کے چچا جان الحاج الحافظ پیر سید انور حسین شاہ صاحب نے کی۔ کیونکہ ان کے اولاد نرینہ نہیں تھی، اس وجہ سے سید منور حسین شاہ صاحب کے والد گرامی پیر سید اختر حسین شاہ صاحب نے آپ کو اپنے بھائی پیر سید انور حسین شاہ صاحب انہیں کا متبنیٰ بنایا تھا۔

پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے جد امجد اعلیٰ حضرت امیر ملت پیر سید صاحب جماعت علی شاہ صاحب کا خاندان عالیہ سادات شیراز سے تعلق ہے۔ آپ کے اجداد

Marfat.com



پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی برمنگھم میں امیر ملت کانفرنس کی صدارت فرمارہے ہیں۔ حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی اور علامہ سید زاہد حسین صاحب رضوی تشریف فرما ہیں

میں حضرت سید محمد نوروز شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں جو ہمایوں تاجدار سلطنت مغلیہ کی استدعا پر اس خطہ میں تبلیغ دین اسلام اور اس کی روحانی امداد کیلئے شیراز سے تشریف لائے اور علی پور سیداں میں اقامت گزین ہوئے۔ شہنشاہ ہند نے آپ کے خدام کی ضروریات کی تکمیل کیلئے پسرور سے 9 میل کے فاصلے پر ایک سرسبز قطعہ اراضی آپ کی خدمت عالیہ میں نذر کیا سی۔ یہی وہ مبارک سرزمین ہے جسے اعلیٰ حضرت امیر ملت کے مسکن اور پھر مدفن بننے کا شرف حاصل ہے۔ آپ ہی کے فیض و برکت سے علی پور سیداں دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے۔ امیر ملت نجیب الطرفین و صیح القلب سید ہیں اور سلسلہ نسب کے لحاظ سے حضرت امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالبؓ زوج سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ کی اڑتیسویں پشت میں ہیں۔ اس سرسبز قطعہ اراضی کا نام حضرت سید محمد نوروز شاہ نے اپنے جد امجد کے نام نامی کی مناسبت سے علی پور سیداں رکھا۔ جو آبادی کے اعتبار سے یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر شہرت کے اعتبار سے یہ آفتاب بن کر چمک رہا ہے' اس کی شہرت کی ابتدا تیرہویں صدی ہجری کے آخری دور میں ہوئی جب یہاں حضرت سید نوروز شاہ کی اولاد سے ہی دو عظیم القدر ہستیوں کا ظہور ہوا' حسن اتفاق سے دونوں ایک ہی اسم مبارک سے موسوم اور ایک ہی سرچشمہ فیض یعنی چورہ شریف سے فیض یاب ہوئیں۔

پہلی ہستی حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث یگانہ علی پور کی ذات والا صفات تھی۔ حضرت امیر ملت کی شخصیت دنیائے روحانیت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی مذہبی' دینی' روحانی' قومی' سیاسی' ملی اور ملکی خدمات کا احاطہ کرنا آسان نہیں۔ سلسلہ طریقت میں آپ کے روشن کارنامے ہماری تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ آپ نے 72 کے قریب حج کئے' سینکڑوں مسجدیں بنوائیں' ہزاروں مدرسے قائم کئے' حجاز ریلوے لائن کی تعمیر علی گڑھ یونیورسٹی اور ملت اسلامیہ کی خدمت اور دوسرے کئی اداروں کی فراخدلانہ مدد فرمائی۔ تحریک خلافت' تحریک ہجرت' تحریک ترک موالات فتنہ

Marfat.com

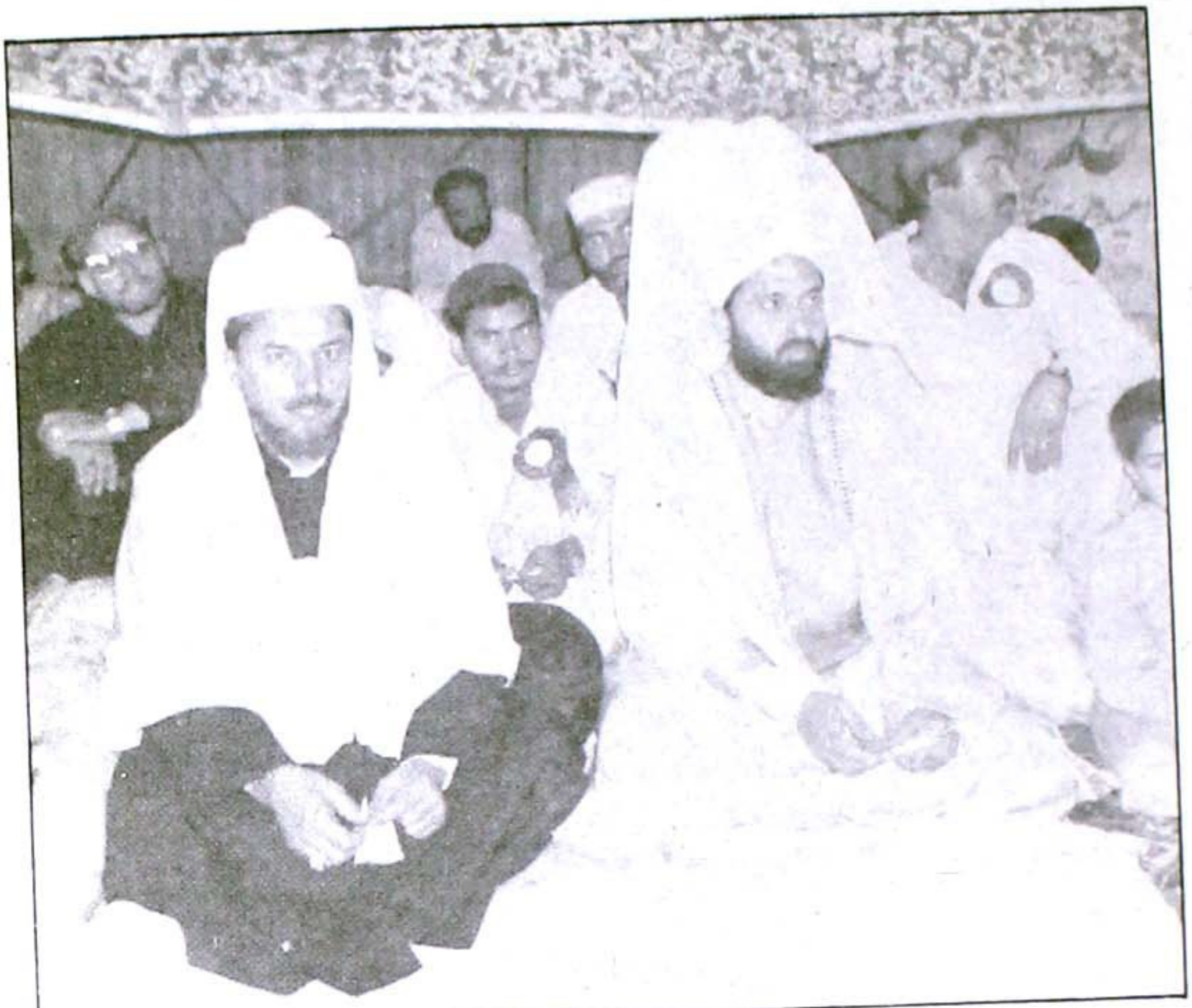

مہرا لملت حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور ان کے برادر مکرم قمرا لملت پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب جماعتی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں ایک دینی تقریب کی صدارت فرمارہے ہیں

ارتداد تحریک شدھی اور سنگھٹن تحریک 'ساردا ایکٹ' تحریک مسجد شہید گنج اور اس دور کی دیگر تمام تحریکوں میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات اور مساعی جمیلہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ یہ حضرت امیر ملت کی ہی شخصیت تھی جنہوں نے اس وقت پاکستان کے حق میں تاریخی فتویٰ جاری فرمایا (کہ جو شخص پاکستان کے حق میں مسلم لیگ کو ووٹ نہیں دے گا کسی مسلمان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے 'کوئی مسلمان اس کا جنازہ نہیں پڑھے گا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا) اس کے علاوہ قائداعظم کو دو جھنڈے عطا فرمائے اور فرمایا کہ جہاں بھی جا کر تقریر کریں تو لوگوں کو واضح کریں کہ ایک سبز جھنڈا ہے جو اسلام کا جھنڈا ہے اور وہ مسلم لیگ کا ہے اور دوسرا سیاہ جھنڈا کفر کا جھنڈا ہے اور وہ کانگرس کا ہے۔ قائداعظم امیر ملت کے حوالے سے جب یہ پیغام لوگوں تک پہنچاتے تو لوگ جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہوتے جاتے اس کے علاوہ حضرت امیر ملت نے اس وقت تمام علماء و مشائخ کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اس وقت حجروں میں بیٹھنے کا وقت نہیں قائداعظم جو کام کر رہے ہیں وہ دراصل ہمارا کام ہے 'اب میدان عمل میں نکل کر کام کرنے کا وقت ہے۔ حضرت نے فرمایا

Marfat.com



پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری' قاری شعیب شاہ صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب چکسواری کے ساتھ

کہ یہ ہمارا فرض منصبی ہے کہ ہم ہر طرح سے قائداعظم کا ساتھ دیں۔ صوبہ سرحد کا ریفرنڈم اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں مسلم لیگ نے تاریخی کامیابی حاصل کی' اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے مخالفین کان کھول کر سن لیں پاکستان بن کر رہے گا۔ آپ نے فرمایا کہ بالفرض قائداعظم اپنے مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو گئے تو ہم پھر بھی پاکستان بنا کر رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس مطالبہ سے الگ نہیں کر سکتی آپ نے اپنے خاندان کے تمام افراد اور مریدین کو حکم دیا کہ وہ شب و روز مسلم لیگ کے لئے کام کریں جس کے نتیجہ میں 1946ء کے انتخاب میں مسلم لیگ کو 440 نشستیں حاصل ہوئیں جس سے پاکستان کی منزل کا واضح تعین ہوگیا۔ یہی وجہ تھی کہ قائداعظم محمد علی جناح' علامہ محمد اقبال' چوہدری غلام عباس' نواب بہادر یار جنگ' میر عثمان خان والئی حیدر آباد دکن' نادر شاہ والئی کابل جیسی نامور شخصیات مرکز انوار و تجلیات علی پور سیداں شریف میں حاضری دیا کرتیں اور حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث یگانہ علی پوری سے عقیدت پر فخر محسوس کیا کرتی تھیں۔ امیر ملت کا فیضان آج بھی جاری و ساری ہے اور علی پور سیداں میں فیضان و کرم کے چشمے بہہ رہے ہیں۔

اپنے سلسلہ طریقت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ میرے دادا پیر سید محمد حسین شاہ صاحب کے بعد حضرت پیر سید نور حسین شاہ صاحب سجادہ نشین ہوئے وہی میرے پیر و مرشد ہیں' 1974ء میں جب میں نے ان کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی تو

Marfat.com



حضرت مہرالملت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی برمنگھم میں آستانہ عالیہ پر

آپ نے اسی وقت اپنی دستار مبارک میرے سر پر رکھ دی' مجھے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا اور یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ پیر صاحب میرے پاس جو کچھ تھا میں نے آپ کو دے دیا اور قریب والے کمرے سے قبلہ والد صاحب پیر سید اختر حسین شاہ صاحب کو بلوا کر مبارکباد دی انہوں نے بھی بڑی خوشی کا اظہار فرمایا 'پیر سید نور حسین شاہ صاحب میرے والد گرامی کے چچا تھے۔ 1978ء میں ان کی وفات کے بعد پیر سید اختر حسین شاہ صاحب سجادہ نشین ہوئے تو آپ نے اپنی موجودگی میں میری دستار بندی فرمائی اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ 1980ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ 1981ء میں حضرت پیر سید عبدالمعبود شاہ گیلانی نے جو حضرت غوث پاک کی اولاد میں سے تھے' جنہوں نے 155 سال عمر پائی اور 105 حج کیے 'مدینہ منورہ میں جناب پیر سید مسکین شاہ صاحب کے کمرے میں میری دستار بندی فرمائی اور چاروں سلاسل کی خلافت و اجازت سے نوازا اور فرمایا کہ پیر صاحب اپنے بھائی سید جماعت علی شاہ صاحب اور حضور غوث پاک کے حکم سے آپکو چاروں سلاسل کی اجازت بھی دی اور دستار بندی بھی کی ہے۔ اس کے بعد 1982ء میں آپ نے مجھے برطانیہ سے جرمنی بلوایا اور ہفتہ عشرہ اپنی صحبت خاص میں رکھا اور بہت سے اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ باباجی شلیانڈی شریف نے بھی 1984ء میں مدینہ منورہ میں جملہ سلاسل کی خلافت و اجازت اور بہت سے اوراد و وظائف سے سرفراز فرمایا 'علاوہ ازیں مدینہ منورہ 'مکہ مکرمہ 'کویت' دوبئی' مصر' الجزائر' عراق' شام' سوڈان' انڈیا اور پاکستان کے اکابر اولیائے کرام نے شفقت خاص سے نوازا ہے' میں سمجھتا ہوں یہ سب قبلہ عالم امیر ملت کا صدقہ ہے

Marfat.com



پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں امیر ملت کانفرنس کی صدارت کر رہے ہیں۔ پیر سلطان فیاض الحسن صاحب قادری، سید روشن ضمیر شاہ صاحب اور شیخ محمود رشید صاحب تشریف فرما ہیں

حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ امیر ملت کی تمام اولاد علم و عمل کا حسین امتزاج ہے، اس خاندان کا بچہ بچہ حافظ قرآن ہے۔ اسی وجہ سے میں نے 8 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور اس کے ساتھ ہی قرائت کی تعلیم حاصل کی اسی دوران میں نے پرائمری تک کی تعلیم بھی حاصل کر لی اس کے بعد درس نظامی کا سلسلہ علی پور شریف میں ہی شروع کیا اور کافی کتابیں والد گرامی پیر سید اختر حسین شاہ صاحب اور مفتی غلام رسول صاحب سے پڑھیں اس کے بعد سیالکوٹ پھر لاہور سے دورہ قرآن و حدیث مکمل کیا۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ میں نے دنیاوی تعلیم بھی جاری رکھی اور میٹرک پاس کرنے کے بعد جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں داخلہ لیا میں سیکنڈ ایئر میں تھا کہ ایک پروفیسر صاحب جو کہ دہریہ خیالات کے تھے ایک دن بیالوجی کلاس میں روح کی حقیقت کے بارے میں گمراہ کن نظریات پیش کئے جو صریحاً" اسلامی تعلیمات کے منافی تھے میں اپنی نشست پر کھڑا ہو گیا اور موصوف کے خیالات کی نفی کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں حقائق پیش کئے جس سے ان کے لہجے میں تلخی آگئی اسی دوران پیریڈ ختم ہو گیا میں اسی دن علی پور شریف آیا اور اس بارے میں کتابیں بمعہ نوٹ حوالہ جات لیکر کالج پہنچا اور اپنا موقف پیش کیا، کلاس کے تقریباً" تمام ساتھی میرے موقف کی تائید میں کھڑے ہو گئے، پروفیسر صاحب نے یہ بات پرنسپل چوہدری رشید احمد تک پہنچائی۔ کالج کے اساتذہ کی زیادہ تعداد بھی میرے موقف کی حمایت کر رہی تھی۔ پرنسپل صاحب کو اپنے ساتھی کی دلجوئی مقصود تھی اسلئے انہوں نے مشورہ دیا کہ میں یہاں سے مائیگریشن کروالوں تاکہ کالج کی فضا خراب نہ ہو چنانچہ میں فیصل آباد گورنمنٹ سائنس کالج میں چلا گیا وہاں ایف ایس سی کیا۔ میرا ارادہ ڈاکٹر بننے کا تھا لیکن حضرت قبلہ شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب سجادہ نشین ثانی نے فرمایا کہ پیر صاحب میں چاہتا ہوں کہ

Marfat.com



حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی برمنگھم میں سونے سے تحریر کردہ قرآن کریم کی زیارت کرا رہے ہیں

آپ دنیاوی ڈاکٹر نہ بنیں بلکہ روحانی ڈاکٹر بنیں' فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں سینکڑوں ہزاروں ڈاکٹر آپ سے فیض حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانیت کا جو سلسلہ دیا ہے اس سے بڑھ کر ڈاکٹری کیا ہو سکتی ہے اور فرمایا کہ آج کے بعد آپ کو یہاں دربار شریف پر رہ کر مخلوق خدا اور پیر بھائیوں کی خدمت کرنی ہے۔ 1974ء میں مدینہ منورہ پہلی دفعہ حاضری ہوئی تو مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا چند ماہ بعد قبلہ والد صاحب کے حکم پر واپس آنا پڑا۔

برطانیہ آنے سے قبل دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ مجھے اوائل عمری سے ہی دینی' روحانی اور ملی خدمات کا بہت شوق تھا لہٰذا تعلیم سے فارغ ہونے اور خلافت و اجازت ملنے کے بعد میں نے انجمن خدام الصوفیہ قائم شدہ 1901ء کے پلیٹ فارم سے کام کا آغاز کیا اور سب سے پہلے یاران طریقت اور پیر بھائیوں کو متحد کرنے اور اس پلیٹ فارم پر کام کرنے کیلئے تمام ملکوں کے تبلیغی دورے کئے۔ پاکستان کے ہر شہر میں امیر ملت کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور انجمن خدام الصوفیہ کا رسالہ انوار الصوفیہ جو کہ 1904ء سے جاری تھا' دوبارہ شروع کیا اسکے علاوہ چالیس من وزنی قرآن پاک کا کام شروع کیا جو کہ سونے سے لکھا جا رہا تھا۔ مختلف شہروں میں اس کی زیارت اور تقریب رونمائی کے پروگرام کیئے جسے عوام الناس کے حلقوں اور بالخصوص یاران طریقت میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ پیر سید منور حسن شاہ صاحب نے حضرت امیر ملت کے کارناموں سے عوام الناس 'نوجوان نسل اور بالخصوص یاران طریقت کو متعارف کرانے کے لئے انجمن جماعتیہ نقشبندیہ قائم کی اور اس کے ساتھ ہی انجمن فدایان امیر ملت قائم کی' بعد میں دونوں کو ضم کر کے مجلس امیر ملت قائم کی جسے یورپ اور دیگر ممالک کے دوروں کے بعد عالمی مجلس امیر ملت بنا دیا گیا جس کے تحت اب بھی کام جاری ہے اس کے علاوہ 1974ء کی تحریک ختم نبوت نظام 1977ء کی تحریک مصطفیٰ' 1985ء کی تحریک یا رسول اللہ میں سرگرم اور فعال کردار ادا کر کے یہ ثابت کر دیا کہ امیر ملت کے مشن کی تکمیل ہو کر رہے گی۔ تدریسی خدمات کے حوالے سے

Marfat.com

انہوں نے شاہ عالمی لاہور میں جامعہ جماعتیہ حیات القرآن قائم کیا اور اس کی شاخیں دیگر علاقوں میں قائم کیں جو اس وقت سے اب تک دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور جہاں ہر سال سینکڑوں لڑکوں کو حفظ قرآن اور دورہ حدیث و قرآن کی اسناد دی جاتی ہیں۔

برطانیہ آنے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ میرے پیر و مرشد حضرت پیر سید نور حسین شاہ صاحب کو برطانیہ کے دورے کی دعوت آئی تو انہوں نے ناسازی طبع کے باعث مجھے حکم فرمایا چنانچہ 1976ء میں پہلی بار انگلینڈ آیا (مجھے ایئرپورٹ پر روک لیا گیا اور امیگریشن کے اہلکار میری واپسی کے کاغذات تیار کر کے اپنے افسر اعلیٰ کے پاس لے گئے۔ میرے کاغذات میں ایک اخبار تھا جس میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور تحریک پاکستان کے متعلق سپلیمنٹ تھا' افسر اعلیٰ وہ دیکھ کر میرے پاس آیا اور حضرت کے متعلق تفصیلاً" پوچھا جب علم ہوا کہ وہ میرے پردادا ہیں تو ویزہ لگا کر بڑے عزت و احترام سے باہر تک پہنچایا اس نے بتایا کہ میں نے اور میری بیوی نے حضرت کے ہاتھ نہ صرف اسلام قبول کیا تھا بلکہ بیعت بھی کی تھی۔ چار ماہ قیام کے دوران میں نے برطانیہ کے تمام شہروں کا دورہ کیا' کانفرنسیں کیں اور مختلف تبلیغی پروگراموں میں شرکت کی بہت سے لوگ حلقہ بگوش اسلام بھی ہوئے اور بالخصوص یاران طریقت سے تعارف اور رابطہ ہوا۔ اس کے بعد میں دوسری مرتبہ 1977ء میں شمس الملت کے حکم پر برطانیہ آیا' آپ نے فرمایا کہ پیر صاحب برطانیہ اور یورپ کی فضا تبلیغ دین اور اسلام کی اشاعت کے لیے اس وقت بڑی ساز گار ہے اور وہاں اس کی بڑی ضرورت ہے اس وجہ سے میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ ہر سال چند ماہ کیلئے ضرور وہاں جایا کریں' آپ نے فرمایا کہ آپ انٹرنیشنل پیر ہیں اللہ کریم کو آپ سے دین کا بہت کام لینا ہے آپ کو یورپ اور دنیا کے بہت سے ممالک میں تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا کام کرنا ہے۔ یہ پیر و مرشد کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آج دنیا کے 22 ملکوں میں تبلیغ اور اشاعت دین کے حوالے سے جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ جب میں پہلے پہل برطانیہ آیا تو اس وقت حالات ایسے نہیں تھے جو اب ہیں اس وقت اسلام کے متعلق لوگوں میں بیداری نہیں تھی لوگوں کو عیدین' ربیع الاول اور ایام کا پتہ نہیں ہوتا تھا۔ گھروں میں جائے نماز تک نہیں ملتی تھی اور نہ یہ پتہ چلتا تھا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ لوگوں میں اسلامی اور قومی تشخص بالکل نہیں تھا' کانفرنسوں اور جلسے جلوسوں کا کوئی تصور نہیں تھا۔ میں نے 1977ء میں بریڈ فورڈ' برمنگھم' لندن اور دیگر شہروں میں پہلی مرتبہ امیر ملت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جن میں پہلی مرتبہ علماء و مشائخ کی خدمت اور عوام الناس کے لئے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ جب برطانیہ میں مشائخ کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو اس کے ساتھ ساتھ علماء بھی آنا شروع ہو گئے اور علماء و مشائخ کے وہاں پہنچ جانے کے بعد دین کا پھیلاؤ شروع ہو گیا اب خدا کے فضل سے و برطانیہ میں 700 کے قریب مساجد ہیں' جگہ جگہ جلسے جلوس اور کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ رمضان المبارک' عیدین اور دیگر ایام کے سلسلہ میں مرکزی جماعت اہلسنّت کا کردار اور خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور اس سلسلہ میں ہمارے علماء کے کارنامے قابل تحسین و صد ستائش ہیں۔ پیر منور حسین شاہ صاحب نے

Marfat.com



حضرت مہرا لملت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں کے ہمراہ ایک کانفرنس کے دوران

فرمایا کہ 1976ء میں ہی برطانیہ آنے کے بعد میں نے مختلف گھروں کا دورہ کیا تو میں نے محسوس کیا کہ وہاں مذہب کا بہت بڑا خلا ہے مذہب کے بارے میں لوگوں کو پتہ ہی نہیں تھا پیر صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں فروغ اسلام کے سلسلہ میں سب سے پہلے مشائخ نے بہت بڑا کردار ادا کیا پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے یاد ہے کہ شروع مین جب میں برطانیہ گیا تو ایک دن میں اکیس اکیس روحانی محافل ذکرو فکر منعقد کیں ۔ یہ اجتماعات مختلف شہروں میں ہوتے تھے جن میں شرکت کے بعد میں واپس لندن پہنچ جاتا تھا جو ہمارا ہیڈ کوارٹر تھا ۔ 1982ء میں 'میں نے برمنگھم اور دیگر شہروں میں عالمی نعت کانفرنسیں منعقد کروائیں جنہیں عوام الناس میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ۔ برمنگھم میں 1983ء کی امیر ملت کانفرنس ایک یادگار اور تاریخی اہمیت کی حامل تھی جس میں اردو انگلش اخبارات کے مطابق ہزاروں کا اجتماع تھا ۔ اس کانفرنس میں سونے سے لکھے جانے والے قرآن حکیم کی پہلی بار رونمائی ہوئی ۔ اس کے علاوہ ہم نے کنزالایمان کانفرنس اور پھر ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کر کے قادیانیت پر ضرب کاری لگائی ۔ یہ کانفرنسیں اب تک مسلسل ہر سال امیر ملت سنٹر شیکسپیئر سٹریٹ برمنگھم میں میری سرپرستی میں منعقد ہو رہی ہیں ۔ میں نے مرزا طاہر کو تین مرتبہ چیلنج کیا' مباحثے اور مناظرے کی دعوت دی لیکن اسے مقابلہ میں آنے کی جرائت نہیں ہوئی ۔ پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے مذہبی اجتماعات اور کانفرنسوں سے برطانیہ میں موجود مسلمانوں کے ذہنوں میں بیداری آئی ۔ ذکرو فکر کی محفلوں سے قلب روشن ہوئے' روحانی اجتماعات سے ایمانوں میں جلا پیدا ہوئی' حتیٰ کہ ہندو' سکھ اور انگریز تک اپنی پریشانیاں اور مسائل لیکر ہمارے پاس آتے رہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اجداد کے صدقے ان کی پریشانیاں دور کیں اور

Marfat.com

سینکڑوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہزاروں لوگ روحانی فیضان سے مستفید ہو کر دین کی طرف راغب ہوئے۔

پیر منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ برطانیہ میں 1977ء تک عیدین منانے کا معاملہ بھی متنازعہ رہا پھر میں نے 1978ء میں بریڈ فورڈ میں علماء و مشائخ کا ایک بہت بڑا اجتماع کیا جس میں سب لوگ ایک فیصلے پر متفق ہو گئے۔ کئی سال تک عیدین ایک ہی دن منائی جاتی رہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ آکر برطانیہ اور یورپ کی فضا کو اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے بہت ساز گار پایا لیکن افسوس کہ ہمارے علماء و مشائخ کے آپس کے اختلافات دیار غیر میں خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ فرقہ واریت ،تعصب اور خود پرستی کا زہر شاید ہمارے خون میں سرایت کر چکا ہے۔ کچھ مفاد پرست لوگوں نے صورتحال کو مزید خراب کر دیا ہے حالانکہ اگر ہم سب مل کر اسلام کو صحیح معنوں میں پیش کرتے تو آج یورپ و برطانیہ کی صورتحال مختلف ہوتی۔

پیر صاحب نے فرمایا میں نے برطانیہ آکر روحانی مراکز اور دینی اداروں کی ضرورت محسوس کی تو اس سلسلے میں لندن ' برمنگھم ' مانچسٹر ' بریڈ فورڈ اور دیگر شہروں کے یاران طریقت اور پیر بھائیوں سے مستقل مشاورت کے بعد متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمارا پہلا مرکز برمنگھم میں ہونا چاہیے لہٰذا اس سلسلے میں کام شروع کر دیا گیا لیکن عارضی طور پر سب سے پہلا مرکز لندن میں ہی رہا۔ اس دوران میں نے امریکہ ' کینیڈا ' فرانس ' جرمنی ' ہالینڈ ' سوئزرلینڈ ' ڈنمارک ' ناروے ' پرتگال ' افریقہ ' مڈل ایسٹ و دیگر ممالک کے تبلیغی دورے کئے۔ 1979ء میں ہم نے برمنگھم سٹونی لین میں پہلا مرکز قائم کیا اس کا نام امیر ملت سنٹر رکھا ' جہاں سے ہم دینی تعلیم و تدریس کا کام شروع کیا ' یہاں تین سے چار سو کے قریب بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے تھے پھر یہ جگہ کم پڑ گئی تو تمام پیر بھائیوں نے اتفاق رائے سے یہ طے کیا کہ مرکز کیلئے اس سے بڑی جگہ حاصل کی جائے چنانچہ کوششیں شروع ہو گئیں اور 1983ء میں پری روڈ برمنگھم میں سٹی کونسل کی ایک بہت بڑی جگہ ہمیں ملی جس کیلئے ہم نے تگ و دو شروع کر دی اور سٹی کونسل کے تمام مطالبات و شرائط پوری کیں ' کونسل والے جگہ دینے کیلئے رضامند بھی ہو گئے جس کے لئے میں نے ہینڈز ورتھ ایسوسی ایٹ آرکیٹیکٹس سے ایک عظیم الشان یونیورسٹی ' عالی شان مسجد ' قرآن محل اور اساتذہ و بچوں کی رہائش گاہوں پر مشتمل نقشے اور ماڈل وغیرہ بنوائے اس تمام منصوبے پر 84/1983ء میں ساڑھے تین سے چار ملین پونڈ لاگت آنا تھی جس کیلئے میں نے سعودی عرب اور کویت کے شیوخ سے مالی تعاون کی حامی بھروالی۔ اسی دوران میں پاکستان آیا تو کمیٹی میں اختلافات پیدا ہو گئے جس سے اراکین دو حصوں میں تقسیم ہو گئے اور یہ منصوبہ ادھورا رہ گیا۔ اس کے بعد 1984ء کے آخر میں ہمیں ٹیکسیئر سٹریٹ پر ایک بہت بڑی جگہ مل گئی جس کی خریداری میں عوام الناس کی بجائے یاران طریقت اور پیر بھائیوں کا تعاون کسی حد تک شامل رہا اور بالخصوص میرے برادر اکبر حضرت صاحبزادہ پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب نے ہر طرح کا تعاون فرمایا جس کے سبب میں ادارے کو خریدنے میں کامیاب ہوا۔ یہ ادارہ ساٹھ ہزار پاؤنڈ کی

Marfat.com



حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی' علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ' علامہ پیر عبدالخالق صاحب مجددی اور علامہ سید نور احمد شاہ صاحب کاظمی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں ایک کانفرنس کے دوران

لاگت سے خریدا گیا جس میں چالیس ہزار پاؤنڈ نقد دئے گئے اور تقریباً" بیس ہزار پاؤنڈ بنک سے لون لیا جسے میں نے دو تین سال بعد ادا کر دیا۔ بعد میں اس کی تعمیر و توسیع پر تقریباً" ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے۔ یہ تمام رقم میں نے ذاتی ذرائع اور وسائل سے مہیا کی۔ 14 دسمبر 1986ء کو جامع مسجد مہرا الملت اسلامک ایجوکیشن سنٹر 21 سٹیکیسٹر سٹریٹ برمنگھم میں خطاب کرتے ہوئے سفیر پاکستان جناب علی ارشد نے فرمایا کہ گزشتہ دس برس سے یہ دونوں سینٹر حضرت صاحبزادہ مہرا الملت پیر سید منور حسین شاہ جماعتی اور صاحبزادہ پیر سید خورشید حسین شاہ جماعتی کی سرپرستی میں چل رہے ہیں اور یہ بغیر کسی اور کی مدد کے اپنے پاس سے دونوں سینٹروں میں سوا لاکھ پاؤنڈ خرچ کر چکے ہیں - یہ حضرات گزشتہ دس برس سے برطانیہ اور پورے یورپ میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ سفیر پاکستان نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے اسلام کے ان سفیروں اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے جانشینوں پر فخر اور ناز ہے کہ انہوں نے یورپ اور برطانیہ میں تصوف اور اشاعت اسلام کے حوالے سے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابل ستائش ہیں اور سونے سے لکھا جانے والا قرآن پاک ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ لندن 16 دسمبر 1986ء) اس ادارے نے نومبر 1984ء میں کام شروع کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر ملت یونیورسٹی کے منصوبے پر بھی کام جاری تھا کہ 1988ء میں کمیٹی پھر اختلافات کا شکار ہو گئی اور چند مفاد پرست عناصر نے اس ادارے پر کیس کر دیا جس کا فیصلہ بحمدہ تعالیٰ مارچ 1997ء میں برمنگھم ہائی کورٹ

Marfat.com

سے ہمارے حق میں ہوا اور حق کا بول بالا ہوا۔ اس کیس پر میرے تقریباً" پچاس ہزار پاؤنڈ خرچ ہوئے۔ اس کیس کی وجہ سے ہمارا تعلیمی، تحقیقی، تحریری، تدریسی، دعوتی، اشاعتی، رفاہی، سماجی، مذہبی اور روحانی نا قابل تلافی نقصان ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے مستقل بنیادوں پر بڑی تیزی سے کام شروع کر دیا ہے جسے یاران طریقت، پیر بھائیوں اور بالخصوص عوام الناس نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ہمیں ہر طرح کے تعاون اور مکمل حمائیت کا یقین دلایا ہے۔ ہم اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں، اور ہم نے اپنے سنٹر میں مذہبی دینی اور روحانی پروگراموں کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے جس میں عورتوں، مردوں، بوڑھوں اور بچوں کیلئے مختلف کلاسز شروع کی گئی ہیں، ہم نے اس ادارے کو وسعت دینے کیلئے اس کی شاخیں برمنگھم کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی شروع کردی ہیں اور مستقبل قریب میں ہماری کوشش ہے کہ فل ٹائم سکول و کالج قائم کئے جائیں، اس وقت ہمارے اداروں میں بچوں، بچیوں، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بالخصوص نوجوانوں کی ذہنی، علمی اور روحانی تربیت کے پروگرام ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی الگ محافل ہوتی ہیں۔ بچوں کی الگ سٹڈی سرکل قائم ہیں، تفریحات اور کھیلوں کا بھی انتظام ہے۔ ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کی تعلیم اور لیکچرز کا بھی اہتمام ہے اس کے علاوہ کمپیوٹر سینٹرز بھی قائم کر دیئے ہیں۔ یاران طریقت، پیر بھائیوں اور بالخصوص اہل درد و محبت عوام الناس کا تعاون حاصل رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم اپنے ادھورے منصوبے امیر ملت یونیورسٹی کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔

پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے دینی فلاحی ادارے اور ٹرسٹ کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے جد امجد حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے اپنے متعلقین و متوسلین، یاران طریقت، پیر بھائیوں کی کفالت، لنگر شریف کی ضروریات اور دینی اداروں اور مدارس کے قیام کیلئے کروڑوں اربوں کی جائیداد کا ٹرسٹ قائم کر دیا تھا۔ اسی ٹرسٹ کے تحت میں نے ان اداروں کو برطانیہ میں قائم کیا جبکہ میرا منصوبہ یورپ و دیگر ممالک پر مشتمل ہے۔ شیکسپیئر سٹریٹ کا ادارہ جو اس وقت 7ر6 لاکھ پاؤنڈ کا ہے میرے ذاتی نام پر ہے اور ان دونوں اداروں کی رقم میں نے اپنے ذاتی ذرائع اور وسائل سے مہیا کی اس کو میں نے اب امیر ملت ٹرسٹ کے نام وقف کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں تمام خاندانی جائیداد اور وراثت بھی امیر ملت ٹرسٹ پاکستان کے نام وقف کر دی ہے۔ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ پاکستان میں بہت سے دینی فلاحی ادارے میرے زیر سرپرستی چل رہے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں، جامعہ جماعتیہ حیات القرآن، جامعہ اسلامیہ امیرالملت، جامعہ افضل القرآن، جامعہ امیر ملت، امیر ملت اکیڈمیز، جامعہ شاہ جماعت وغیرہ۔ ہم نے آستانہ عالیہ علی پور سیداں میں تین منزلہ عمارت پر مشتمل ایک بہت بڑا دینی ادارہ قائم کر دیا ہے جہاں فی الحال کالج تک تعلیم دی جائے گی جسے بعد میں یونیورسٹی میں شامل کر دیا جائے گا۔ اس کا ماسٹر پلان تیار ہو چکا ہے۔ ہمارے ان مدارس اور اداروں سے ہر سال سینکڑوں بلکہ ہزاروں بچے حفظ قرآن شریف و درس نظامی سے فارغ ہوتے یں اور انہیں دستار بندی

Marfat.com



پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی' صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب محبوبی' مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری' علامہ محمد بوستان صاحب قادری اور حافظ عنایت علی صاحب کے ساتھ

کے ساتھ اسناد دی جاتی ہیں۔ چیریٹی کے سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ برطانیہ میں بہت سی چیریٹیز کے ساتھ منسلک ہونے کے علاوہ میں نے پاکستان میں بھی امیر ملت ویلفئر سوسائٹی قائم کر رکھی ہے۔

برطانیہ میں عید میلاد النبیؐ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ جب میں 1976ء میں برطانیہ گیا تو اس وقت لوگوں میں عید میلاد النبیؐ اور جلسے جلوسوں کا کوئی تصور نہیں تھا پھر 1982ء میں ہم نے لندن ہائیڈ پارک سے عید میلاد النبیؐ کا مرکزی جلوس نکالا جس میں بہت سے ممالک کے علماء' مشائخ و صوفیائے کرام اور سفیروں نے شرکت کی۔ یہ جلوس چند سال تک لندن سے نکلتا رہا جس کے لئے کھانا اور دیگر انتظامات برمنگھم سے کرکے لیجانے پڑتے تھے کیونکہ اس جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے۔ اس کے بعد مرکزی جلوس عید میلاد النبی کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اور مڈلینڈ کے جغرافیائی پیش منظر اور دیگر سہولتوں کی بنا پر اور بالخصوص عوام الناس کی سہولت کیلئے ہم نے یہ جلوس برمنگھم سے شروع کر دیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک یہ جلوس ہر سال جامع مسجد مہرالملت' 21 شیکسپیئر سٹریٹ برمنگھم سے نہایت تزک و احتشام سے نکالا جا رہا ہے۔ جلوس کے اختتام پر سالانہ میلاد مصطفیٰؐ کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس میں برطانیہ کے علاوہ دیگر بہت سے ممالک سے مشائخ عظام' علماء کرام' مذہبی سکالرز و نعت خواں حضرات کثیر تعداد میں شرکت فرماتے ہیں۔ میں نے اس

Marfat.com

سلسلہ کو آگے بڑھانے کیلئے 1988ء میں مرکزی میلاد کمیٹی برطانیہ قائم کردی' جس کے تحت برطانیہ کے دیگر شہروں میں میری سرپرستی میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس نکالے جاتے ہیں اور میلاد مصطفیٰؐ کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں ۔ مرکزی میلاد کمیٹی کو برطانیہ کی مشہور و معروف تنظیموں اداروں اور بالخصوص انجمن خدام الصوفیہ' عالمی مجلس امیر ملت اور مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ کی معاونت اور سرپرستی حاصل ہے ۔ اس کمیٹی کے ہر سال الیکشن ہوتے ہیں اور 1988ء سے لیکر اب تک میں اس کا چیئرمین ہوں ۔

ایک سوال کے جواب میں پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل سے بہت مطمئن ہوں' 2010ء سے 2020ء تک کا جو دور ہو گا اس میں برطانیہ' یورپ اور امریکہ میں اسلام اس قدر عروج پر آجائے گا کہ لوگ حیران ہوں گے ۔ کیونکہ ہمارے علماء و مشائخ برطانیہ اور یورپ میں دینی' مذہبی اور تعلیمی ادارے قائم کر رہے ہیں مثلاً" جن میں پیر زادہ امداد حسین شاہ صاحب نے نو ٹنگھم کے قریب پیر محمد کرم شاہ صاحب کی نسبت سے جامعہ الکرم کالج قائم ہے ۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ بہت جلد یونیورسٹی تک پہنچ جائے گا ۔ اس وقت وہاں غالباً" دوسو کے قریب طلبا زیر تعلیم ہیں پیر زادہ امداد حسین صاحب کی کوشش ہے کہ وہاں پر دینی ٹیچرز تیار ہوں اسی طرح حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب کے صاحبزادگان بالخصوص حضرت علامہ مولانا فیض الاقطاب صاحب نے کونٹری کے قریب حجاز کالج قائم کیا ہے وہاں بھی دینی علوم کے ماہر ٹیچر تیار کئے جا رہے ہیں ۔ اسی طرح دوسری کئی جگہوں پر بھی کام ہو رہا ہے ۔

فروغ اسلام اور موجودہ نوجوان نسل کو گمراہی سے بچانے کے حوالے سے اپنی گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے صاحبزادہ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ میں نے اس سلسلہ میں مختلف طریقے اپنا رکھے ہیں جن میں مختلف شہروں میں محافل ذکر و فکر و ختم خواجگان منعقد کئے جاتے ہیں جن میں لوگوں کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جواب بھی دیئے جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ میں برمنگھم کے مرکزی سینٹر میں ہر جمعرات کو محفل ذکر و فکر' ہر جمعہ کو ختم خواجگان' ہر ہفتہ کو درس حدیث' ہر اتوار کو درس قرآن اور ہر سوموار کو درس تصوف دیتا ہوں جس میں زیادہ تر تعداد میں نوجوان شامل ہوتے ہیں ۔ ماہانہ مجالس میں عورتوں اور مردوں کیلئے الگ الگ گیارہویں شریف منعقد کی جاتی ہیں جبکہ عورتوں کے پروگرام میں میری اہلیہ جو مذہبی تعلیم پر مکمل عبور رکھنے کے علاوہ گریجویٹ بھی ہیں' ان محافل میں درس قرآن بھی دیتی ہیں ۔ یہ پروگرام برمنگھم کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی ہوتے ہیں ۔ پیر منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ نوجوانوں کو دین کی رغبت دلانے اور اسلام کے قریب لانے کیلئے ہمارے ادارے سے ہر سال لوگوں کو گروپ کی شکل میں حج و عمرہ کیلئے بھیجا جاتا ہے جہاں ان کی ذہنی قلبی اور روحانی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے حج کے دورے سے قبل ان کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے اور حج کے فرائض واجبات' ارکان اور سنیت سے آگاہ کیا جاتا ہے ۔

Marfat.com



قمرالملت پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب جماعتی، پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب اور صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب سیالوی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں محفل نعت کے موقع پر

پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے اس چیز پر زور دیا کہ والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بچے آٹھ گھنٹے عیسائیت کے ماحول میں رہ کر ہمارے مدرسوں میں صرف دو گھنٹوں کیلئے آتے ہیں، اس وجہ سے ان کی تربیت جیسے ان کے والدین چاہتے ہیں ایسی نہیں ہو پا رہی، چنانچہ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی اداروں میں داخل کروائیں اور ہمارے دینی اداروں کو چاہیے کہ نوجوان نسل تک اسلام کو جدید اور سائنسی انداز میں اس طرح ان کے ذہن میں بٹھایا جائے کہ وہ یقین کرلیں کہ اسلام ہی اصل سچائی اور حقانیت ہے۔ کیونکہ ہم یہاں کے بچوں اور نئی نسل کو قائل کئے بغیر ان سے کوئی بات نہیں منوا سکیں گے۔

برطانیہ میں صوفیاء کے پیغام کو عملی شکل تک پہنچانے کے سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے 1901ء میں بادشاہی مسجد لاہور میں انجمن خدام الصوفیہ قائم کی جس کے اغراض و مقاصد میں سب سے پہلا مقصد اشاعت اسلام و تصوف تھا جس کے لئے آپ نے 1904ء سے ایک رسالہ انوارالصوفیہ لاہور سے جاری کیا، میں نے اس انجمن خدام الصوفیہ کو قائم رکھتے ہوئے از سرنو منظم کیا اسکا مرکزی دفتر آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف نارووال پاکستان میں ہے۔ جبکہ دوسرا مرکز یورپ و برطانیہ کیلئے برمنگھم میں ہے۔ تصوف اور روحانیت کا تمام کام انجمن خدام الصوفیہ کے پلیٹ فارم سے ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے رسالہ انوار الصوفیہ کا اجرا لاہور سے کیا ہے۔ صوفیہ اور مشائخ سے مربوط اور منظم رابطے کیلئے پورے پاکستان کے دورے کئے ہیں کیونکہ اسلام کی سربلندی ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کی بحالی اور ملی اتحاد یکجہتی کیلئے علماء و مشائخ و صوفیاء کا متحد و منظم ہو کر وحدت

Marfat.com

اور استحکام کیلئے کام کرنا ضروری ہے۔ میں نے خاصی جدوجہد کر کے کافی حد تک فضا ساز گار کی ہے۔ 27 ستمبر 1994ء کی مشائخ کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ اہل دانش و فکر کا کہنا ہے کہ بنارس سنی کانفرنس کے بعد اتنی منظم ہمہ گیر اور نتائج کے اعتبار سے کامیاب کانفرنس آج تک نہیں ہوئی۔ میں نے اس سلسلہ میں تحقیقی و تحریری کام شروع کر رکھا ہے جس کے نتیجہ میں کولمبیا یونیورسٹی امریکہ سے شائع ہونے والی کتاب میں ڈاکٹر این میری شمل کا تقریباً 40 صفحات پر مشتمل مضمون امیر ملت اور تصوف کے موضوع پر شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ سے انگلش میں شائع ہونے والی کتاب میں بھی امیر ملت پر 42 صفحات پر مشتمل مضمون شامل ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت اسلام اور خدمت خلق کیلئے وقف ہے۔ غریبوں سے ہمدردی، محتاجوں کی دست گیری اور مظلوموں کی دادرسی میرا مشن ہے اور میں اپنے جد امجد امیر ملت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی، مذہبی، قومی، سیاسی ملی، ملکی اور روحانی خدمات سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اسم محمدؐ سے اجالا ہو اور حق و صداقت کا بول بالا ہو۔ اسی پاکیزہ مقصد کیلئے میں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔

برطانیہ میں مساجد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے سید منور حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ ان مساجد میں انتشار و اختلافات کی مختلف وجوہات ہیں جن میں مسلکی اختلافات بھی اہم وجہ ہیں۔ لیکن بنیادی طور انانیت، خود پرستی اور ذاتیات کی جنگ ہے۔ برطانیہ میں مختلف برادریوں، قومیتوں اور علاقوں کے نمائندے ہیں جو مساجد پر اپنا اپنا کنٹرول چاہتے ہیں۔ وہاں چونکہ سماجی، قومی اور دینی سرگرمیوں کا مرکز و محور مسجد ہی ہے اس لئے ہر علاقے، برادری اور قوم کے افراد اس کا کنٹرول حاصل کرنے کیلئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص مسجد کمیٹی کا صدر یا سیکرٹری بن جاتا ہے تو وہ خود کو معاشرے کا برتر فرد گردانے لگتا ہے۔ میں نے مکمل تحقیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ ذاتیات کی جنگ ہے۔ کہیں فرقہ پرستی کے نام پر، کسی جگہ برادری کے نام پر اور کہیں علاقائیت کے نام پر، اس کے پس پردہ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

گفتگو کے آخر میں پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے فرمایا کہ چونکہ میں ان روائتی پیروں میں سے نہیں ہوں جن کا کام صرف نذریں، نیاز حاصل کرنا اور چندے اکٹھے کرنا ہوتا ہے۔ یورپ اور برطانیہ کے لوگ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ جب بھی، جہاں بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے سلسلے میں جانی و مالی ضروریات پیش آئیں تو میں نے کبھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہر موقع پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

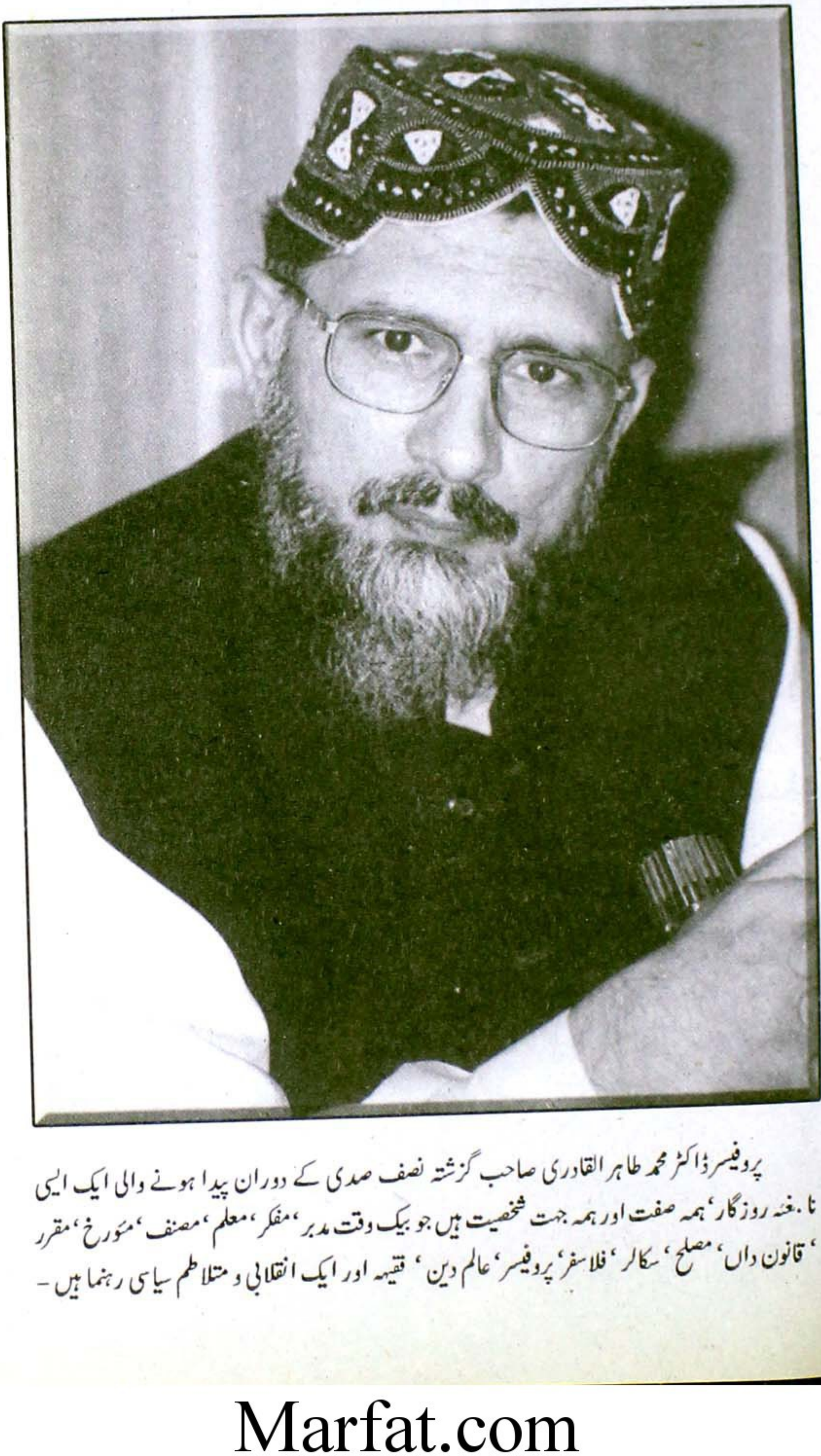

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب گزشتہ نصف صدی کے دوران پیدا ہونے والی ایک ایسی نا .غئہ روزگار، ہمہ صفت اور ہمہ جہت شخصیت ہیں جو بیک وقت مدبر، مفکر، معلم، مصنف، مؤرخ، مقرر، قانون داں، مصلح، سکالر، فلاسفر، پروفیسر، عالم دین، فقیہہ اور ایک انقلابی و متلاطم سیاسی رہنما ہیں۔

Marfat.com

تحریک منہاج القرآن کے ذریعہ آپ عصری تقاضوں کے مطابق عالمی سطح پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں' وہ دور حاضر کی اسلامی تاریخ کا ایک اہم اور ناقابل فراموش باب ہیں - دین ہو یا سیاست' پروفیسر صاحب کی اپنی ایک جداگانہ انقلابی سوچ ہے جس سے بہت سے حضرات کو اختلاف بھی رہتا ہے لیکن آپ نے بڑے فکرو تدبر کے بعد اپنی راہ متعین کی ہے جس پر آپ انتہائی اعتماد اور عزم صمیم کے ساتھ اپنی تحریک کو گامزن کئے ہوئے ہیں - آپ کی شخصیت اور آپ کے کارناموں کے بالتفصیل تذکرہ کے لئے کتاب کا ایک باب نہیں' بلکہ پوری کتاب درکار ہے لیکن یہاں ہمارا اصل موضوع دین کے حوالے سے پروفیسر صاحب کی شخصیت اور خدمات کا جائزہ لینا ہے چنانچہ اس مضمون کا پہلا حصہ آپ کے حالات و واقعات اور دوسرا حصہ عالمی سطح پر خصوصاً" برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے حوالے سے آپ کے انٹرویو پر مشتمل ہے -

خاندانی پس منظر اور والد گرامی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے آباؤ اجداد کا تعلق مہرسیال فیملی سے ہے جو چنیوٹ روڈ جھنگ سے بیس کلو میٹر دور واقع گاؤں "کھیوہ" میں رہائش پذیر تھے - آپ کے والد گرامی ڈاکٹر فرید الدین قادری 1918ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے - انہوں نے ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول جھنگ سے حاصل کی' بعد ازاں انہوں نے سیالکوٹ میں مولانا یوسف سیالکوٹی سے دو سال تک درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور ساتھ ہی میٹرک کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس کر لیا - اس کے بعد وہ لکھنؤ چلے گئے جہاں انہوں نے علمی و فنی مرکز فرنگی محل میں داخلہ لیا اور ساتھ ہی طبیہ کالج لکھنؤ میں باقاعدگی کے ساتھ طبی تعلیم کا آغاز کر دیا - وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ادبی صلاحیتیں بھی سامنے آنے لگیں اور انہوں نے مشاعروں میں حصہ لینا شروع کر دیا' استاد امیر مینائی سے ادبی رموز سیکھے - حمد و نعت آپ کا پسندیدہ موضوع تھا - دیوان فرید کے عنوان سے آپ نے اپنا کلام بھی جمع کیا - انہوں نے فاضل طب و جراحت کا امتحان اول پوزیشن میں پاس کیا - انہیں روحانیت سے بھی گہرا تعلق تھا - رات کو مدینہ طیبہ کی جانب منہ کر کے قصیدہ بردہ شریف اور حزب البحر پڑھتے' تہجد ان کا معمول تھا - لکھنؤ کے بعد انہوں نے حیدر آباد دکن اور دہلی میں بھی علم حاصل کیا - پھر وہ مدینہ' دمشق اور بغداد شریف کے تعلیمی اداروں سے فیض یاب ہوئے - انہوں نے روحانیت کی باقاعدہ تربیت شیخ ابراہیم یوسف الدین الگیلانی سے حاصل کی - ڈاکٹر فرید الدین قادری ایک عظیم المثال خطیب' بلند پایہ مقرر' مستند عالم' جلیل القدر طبیب اور قادر الکلام شاعر تھے' ان کا وصال 13 اکتوبر 1974ء کو ہوا اور ان کا مزار جھنگ میں مرجع خلائق ہے -

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے مرشدپاک حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ

پیدائش اور ابتدائی حالات

پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب 19 فروری 1951ء کو قادری منزل جھنگ صدر میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار کو آپ کی ولادت کی خوشخبری حرم کعبہ میں مل چکی تھی اور انہوں نے یہ عہد کرلیا تھا کہ جب ان کے صاحبزادے سن شعور کو پہنچیں گے تو وہ ان کو دینی تربیت کے لئے لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوں گے۔ 1963ء میں جب طاہر القادری صاحب نے ساتویں جماعت پاس کرلی تو خواب میں والد گرامی کو حکم ہوا کہ صاحبزادہ سن شعور کو پہنچ چکا ہے لہٰذا وعدہ پورا کیا جائے چنانچہ انہوں نے اسی سال خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور آپ کو لے کر روزہ رسولؐ پر حاضری دی۔ یہ پہلی حاضری غیر معمولی فیوض و برکات کا مظہر بنی جس نے آپ کی آئندہ زندگی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس حاضری کے دوران مدینہ منورہ میں مقیم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنیؒ نے رسم بسم اللہ سے آپ کی دینی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ یہ تقریب سعید مدرسۃ العلوم الشرعیہ میں ہوئی جو باب جبریلؑ کے مقابل واقع تھا۔

حصول تعلیم

پروفسرڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب 1955ء میں عصری تعلیم کے لئے سیکرڈ ہارٹ ہائی اسکول

Marfat.com

جھنگ صدر میں داخل ہوئے - 1961ء میں آپ نے اس سکول کے مسلمان بچوں کو جبراً "عیسائیت کی تعلیم دینے پر انتظامیہ کے خلاف احتجاج کیا - دس سال کی عمر میں یہ آپ کی پہلی انقلابی سرگرمی تھی- پروفیسر طاہر القادری صاحب کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا' رات گئے تک مختلف موضوعات پر کتابیں پڑھتے رہتے تھے' پڑھنے کی رفتار بہت تیز تھی' روزانہ رات کو کم از کم دو سو صفحات کا مطالعہ معمول تھا- محلے کی مسجد میں ہونے والی محفل ذکر میں شرکت کرتے اور بزرگوں کی صحبت سے اکتساب فیض کرتے - فراغت کے وقت اولیاء کے تذکروں کی کتابیں لے کر دریا کے کنارے شہر کی مغربی سمت میں نکل جاتے اور تنہائی میں مطالعہ شروع کر دیتے - حضرت غوث علی شاہؒ قلندری پانی پتی کی کتاب تذکرہ غوثیہ' شیخ فریدالدین عطارؒ کی کتاب تذکرہ اولیا اور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سوانح حیات جیسی کتابوں کے ساتھ ساتھ الغیب الفتح' الفتح الربانی اور ہشت بہشت کے مطالعہ نے آپ میں تڑپ پیدا کر دی کہ آپ علم میں کمال حاصل کریں - آپ اکثر اپنے والد گرامی کے ہمراہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ کے مزار پر انوار پر جاتے اور تمام شب مراقبے میں غرق رہتے - حضرت پیر سخی شاہ' حضرت پیر فتح شاہ' حضرت مبارک شاہ سندھی' مجذوبہ خاتون' مائی چھلیاں والی اور حضرت شیخ لاہوری کے مزارات پر نوافل ادا کرتے - اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ والد گرامی نے آپ کی دینی تعلیم کا بھی پورا خیال رکھا- جب آپ نے قرآن مجید مکمل کر لیا تو والد صاحب اکثر رات گئے تک آپ کو تصوف اور روحانیت پر درس دیتے رہتے' یہ درس آپ کے ذہن میں ابھرنے والے سوالات کا جواب بن جاتے' آپ روحانیت کی ارتقائی منازل طے کرنے لگے آپ کے محسوسات عام بچوں سے مختلف تھے اور آپ ابتدائی عمر ہی میں زندگی کی حقیقتوں سے آشنا ہو چکے تھے-

پروفیسر طاہر القادری صاحب نے 1963ء ہی میں جامعہ قطبیہ رضویہ میں دینی تعلیمات کے حصول کے لئے داخلہ لے لیا تھا - آپ نے 1964ء میں مدینہ منورہ سے واپسی پر سیکرڈ ہارٹ ہائی اسکول چھوڑ کر اسلامیہ ہائی اسکول میں داخلہ لے لیا اور مڈل کا امتحان اعلیٰ نمبر میں پاس کیا - 1966ء میں میٹرک کے بعد آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد میں داخلہ لیا جہاں سے 1969ء میں ایف ایس سی (پری میڈیکل) کرنے کے بعد بی اے کرنے کے لئے گورنمنٹ کالج جھنگ میں داخلہ لیا لیکن کچھ ہی دن بعد کالج کو خیرباد کہہ دیا - آپ جامعہ قطبیہ رضویہ میں حضرت مولانا عبدالرشید لکھنوی سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے- 1970ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے پاس کیا' 1971ء میں کل پاکستان تعلیمی کانفرنس نے آپ کو گولڈ میڈل دیا' 1972ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا - اسی سال غیر معمولی تعلیمی خدمات اور اسلامی ریسرچ کے اعتراف میں آپ کو گولڈ میڈل دیا گیا - 1970ء سے 1972ء تک پنجاب یونیورسٹی لاہور کیمپس میں دوران تعلیم آپ حتی المقدور علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب کے درس حدیث میں شرکت فرماتے رہے جبکہ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب سے اسلامک فلاسفی کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا- اس عرصہ میں آپ نے انقلابی نظر سے

Marfat.com

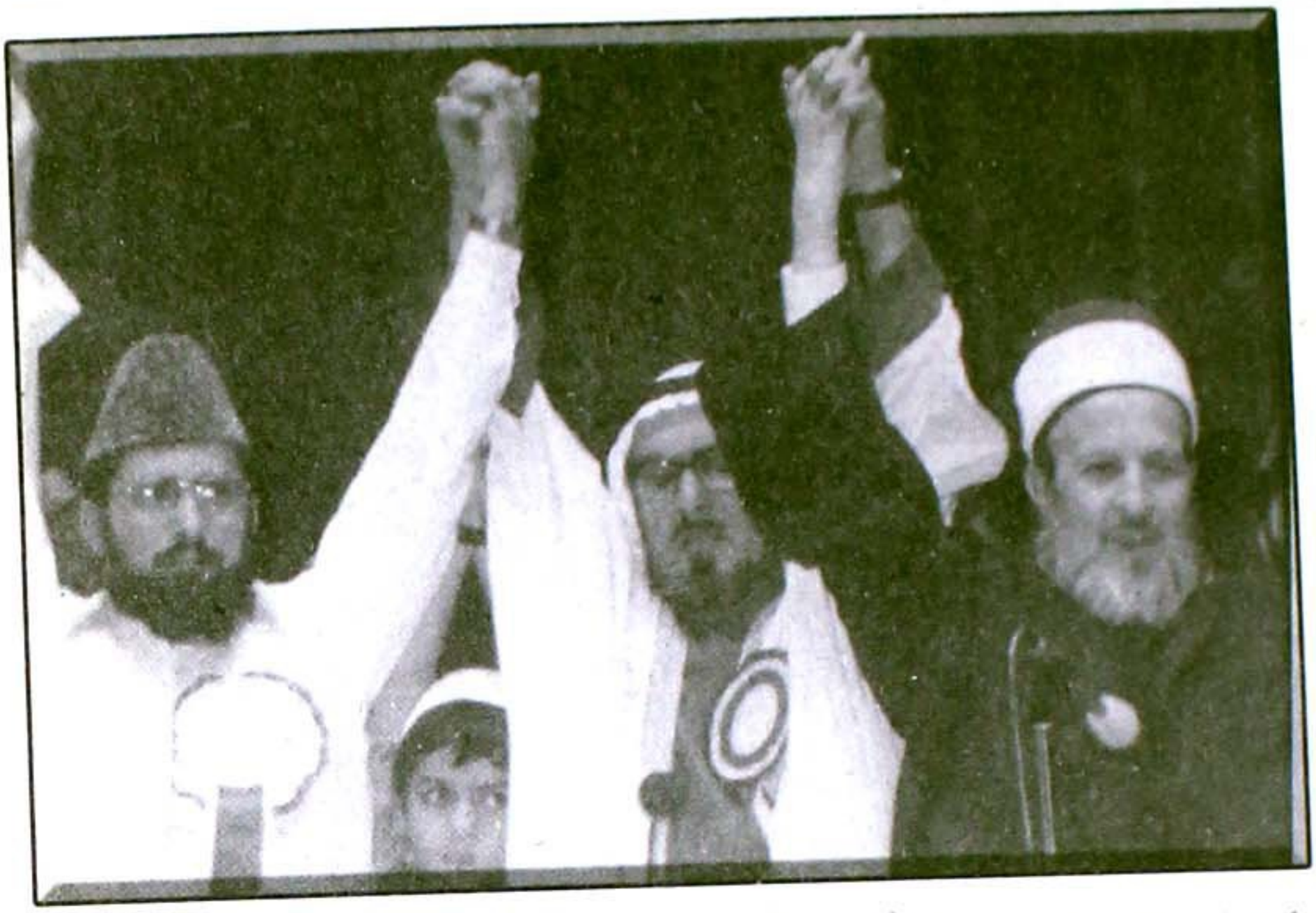

ویمبلے ہال لندن میں منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی، الشیخ السید ہاشم یوسف الرفاعی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب

قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا اور 114 سورتوں کا خلاصہ ترتیب دیا جس کا نام "منتخبات قرآن" رکھا گیا۔ عہد جوانی میں آپ کا یہ ایک معرکتہ الآرا کارنامہ ہے۔ 1970ء ہی میں آپ نے والد گرامی سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ 1972ء میں کل پاکستان تقریری مقابلے میں اول آنے پر آپ نے قائداعظم گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 1973ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں ایف ای ایل میں داخلہ لیا اور 1974ء میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔ 1975ء میں آپ نے فرسٹ ڈویژن میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے اپنے والد گرامی کی خواہش کے احترام میں 19 مارچ 1975ء کو اپنے چچا کی صاحبزادی سے شادی کر لی۔ یہ شادی جھنگ صدر میں ہوئی اور اس وقت آپ کے عمر 24 سال تھی۔

پروفیسر صاحب کے اساتذہ کرام

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے جن اساتذہ سے اکتساب علم کیا ان تمام عظیم المرتبت ہستیوں نے کامل محبت اور شفقت کے ساتھ آپ کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے آپ کو خصوصی توجہ سے نوازا۔ ان عظیم ہستیوں میں شیخ المشائخ قدوۃ الاولیا حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین قادری الگیلانی، فرید الملت حضرت علامہ ڈاکٹر فرید الدین قادری (والد گرامی)، شیخ العرب والعجم حضرت علامہ ضیاء الدین

Marfat.com

مدنی، حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، فاضل اجل حضرت علامہ مولانا عبدالشکور رضوی جھنگوی، غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی بخاری، حضرت مولانا غلام رسول رضوی، مفکر اسلام حضرت ڈاکٹر برہان الدین احمد فاروقی، محقق عصر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، محدث حرم حضرت شیخ سید محمد بن علوی المالکیؒ اور حضرت مولانا عبدالرشید رضوی لکھنوی شامل ہیں - پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے حصول علم کا دور سن شعور سے 1970ء تک پھیلا ہوا ہے - آپ نے ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد مختلف مراحل میں مذکورہ بالا عظیم المرتبت اساتذہ سے علوم متداولہ، نحووادب، بلاغت و معانی، فلسفہ و کلام، منطق، فقہ و اصول فقہ اور قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی اور موقوف علیہ تک فقہ، حدیث، تفسیر اور معقولات و منقولات کے جملہ فنون میں درس نظامی کی تعلیم کے بعد علوم دینیہ متداولہ کی تکمیل کی اور دورہ حدیث مکمل کیا-

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے 1979ء میں دورہ حدیث کی سند غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی سے حاصل کی جبکہ اپریل 1986ء میں اسلامی قانون کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر آپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی - جنوری 1992ء میں حرمین شریفین کی زیارت کے دوران میں حضرت علامہ محمد بن علوی المالکی نے آپ کو خصوصی سند اور سلسلہ محدثین کی طرز پر روایت حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی-

بیعت و پیرو مرشد

تصوف ایک ایسا شعبہ ہے جو دلوں کی دنیا کو بدلنے کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے صوفیاء نے اسلام کے روحانی پہلوؤں پر انتہائی محنت اور جاں فشانی سے کام کیا ہے - قرون اولیٰ سے لے کر آج تک صوفیاء عظام نے روحانی اقدار کی بحالی اور احیاء کے لئے شاندار قربانیاں دیں اور اپنے عزم بالجزم اور مومنانہ کردار سے کشتی اسلام کے پشتیبان بنے - تصوف کے چاروں سلاسل اپنی اپنی جگہ مسلمہ حیثیت و اہمیت رکھتے ہیں لیکن سلسلہ قادریہ کی شان ہی نرالی ہے، وہ اس لئے کہ اس سلسلہ عالیہ کے بانی حضور محبوب ربانی شہباز لامکانی ابو محمد الشیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی ہیں اور آپ ہی کی نسبت سے اس سلسلے کو سلسلہ قادریہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے-

حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانیؒ حضور غوث پاکؒ کی اولاد اطہار سے تھے اور عصر حاضر میں آپ کے صحیح جانشین تھے - آپ بلاشبہ فیوض و برکات غوث الاعظم کے امین تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی تصوف کے احیاء، روحانی اقدار کی پاسبانی و بحالی اور عقائد صحیحہ کو راسخ کرنے میں گزاری - آپ اس دور مادیت میں اکابر اولیاء اور قرون اولیٰ کے مشائخ کا نشان باہرہ تھے - دنیا کے ہر گوشہ میں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین موجود ہیں جو اپنی اپنی بساط کے مطابق اسلامی تعلیمات و اقدار کے فروغ میں دمے، درمے، قدمے، سخنے شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں-

Marfat.com



حضرت سید ناطاہر علاؤالدین القادری الگیلانی کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین السید محمود محی الدین صاحب القادری الگیلانی
اور بائیں جانب دوسرے صاحبزادے السید عبدالقادر جمال الدین صاحب القادری الگیلانی

حضرت علامہ طاہر القادری صاحب اسی مطلع عرفان ' پیکر ایقان ' منار لمعان ' سید ذیشان اور منہاج شعشعان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے - حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین صاحب نے آپ کے سینہ بے کینہ میں محبت و مئودت رسولؐ اور انوار الٰہیہ کا خزینہ بھر دیا جس کے آثار و انوار کا بھرپور اظہار ہو رہا ہے-

حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین البغدادی الگیلانیؒ 18 ربیع الاول 1352ھ کو عراق کے دارالحکومت مرکز انوار غوثیہ یعنی بغداد شریف میں پیدا ہوئے - آپ کا شجرہ طیبہ پیشوائی سیدنا سرکار غوث الاعظمؒ میراں محی الدین ابو محمد عبدالقادر الگیلانی سے ملتا ہے جنہوں نے چھٹی صدی ہجری میں گہوارہ تہذیب و تمدن ' مامن رشد و ہدایت اور مرکز علم و عرفان بغداد کو اسلامی اقدار کا مرکز بنایا ' آپ کا سلسلہ پوری دنیا میں روشنی گستر ہے- برصغیر پاک و ہند کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور غوث پاکؒ کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کی زندگی ہی میں یہاں پہنچ گیا تھا - یہاں سب سے پہلے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق صاحب قادری الگیلانی تشریف لائے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد واپس بغداد تشریف لے گئے - اس کے بعد آج تک حصول برکات کے لئے مشائخ عالم بالخصوص مشائخ برصغیر بغداد شریف میں حاضری دیتے رہتے ہیں اور سیدنا غوث الاعظمؒ کی اولاد امجاد کو یہاں آنے کی دعوت دیتے رہتے ہیں - جن بزرگان دین نے برصغیر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ان میں حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادی کی ذات مقدس فی زمانہ ایک منارہ نور تھی - آپ نے 1956ء میں بغداد شریف کو چھوڑ کر پاکستان کے شہر کوئٹہ کو اپنی رہائش سے مشرف فرمایا- آپ کے آباؤ اجداد کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ آج تک سرکار غوث

Marfat.com

الاعظمؒ کے مزار اقدس کی تولیت اور اوقاف کی نگرانی سے مشرف ہیں۔

قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر الدین الگیلانی قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سولہویں پشت سے سیدنا شیخ المشائخ حضرت محمود حسام الدینؒ نقیب الاشراف والسادات کے فرزند ارجمند تھے، حضرت کے پردادا شیخ مشائخ سیدنا علیؒ 1361ھ میں نقیب الاشراف اور متولی اوقاف کے منصب جلیلہ کے حامل تھے۔ آپ کے دادا شیخ المشائخ عبدالرحمن المحضؒ حکومت عراق کے وزیراعظم تھے جنہیں حضور سیدنا غوث الاعظم نے خواب میں خلعت خلافت عطا فرمائی تھی۔ آپ کے والد محترم شیخ الشیوخ السید محمود حسام الدین بھی نقیب الاشراف اور متولی اوقاف الگیلانیہ کے مناسب جلیلہ کے حامل تھے۔ آپ نے ہمیشہ عامتہ المسلمین کی فلاح و بہبود کی طرف توجہ فرمائی۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین صاحبؒ علوم ظاہریہ و باطنیہ کے بحر بے کنار تھے، صاحب کشف و کرامات تھے۔ مجاہد مشاہد، مسامر، مراقب اور ولی عظمتیں الحق تھے۔ آپ کی پروفیسر طاہر القادری صاحب پر خاص نظر عنایت تھی۔ آج پروفیسر صاحب کو جو رفعتیں اور عروج و شواہق حاصل ہیں وہ ان کے مرشد کی نظر کرم کا فیضان ہیں۔ آپ حسب حال بزرگ تھے اور آپ کی نظر ہمیشہ ارادت مندوں کے دلوں پر رہتی تھی، طریق تربیت کا انداز حکیمانہ تھا یعنی لوگوں کی تربیت اسلامی اقدار کی روشنی میں فرماتے تھے۔ مختصر یہ کہ آپ ملت اسلامیہ کے غم خوار، مسند غوث الاعظمؒ کے عزو وقار، صاحب دیدہ بیدار، محبت و مودت کا گلزار اور نجابت و شرافت کا معیار تھے۔ آپ نے ادارہ منہاج القرآن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی کئی مہتم بالشان کانفرنسوں میں شرکت فرمائی جس کے باعث کانفرنسوں کی رونق دوبالا ہوئی۔ ان کانفرنسوں میں آپ نے متوسلین غوث الاعظمؒ کے نام کئی پیغامات دیئے جن کی اخبارات و جرائد میں اشاعت سے مریدین مستفید ہوئے۔ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین کی نظر عنایت کا حسین مرقع ہیں۔

تدریسی و تبلیغی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اپنے سینے میں ایک دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور عشق رسولؐ کے علاوہ خدمت خلق اور فروغ اقدار اسلام کا بے پناہ جذبہ ہے۔ آپ دنیا کے تمام مسلمانوں کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی زندگیوں کے قریب لانا چاہتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے شروع شروع میں قانون کا پیشہ اختیار کیا اور ساتھ ہی ساتھ مختلف کالجوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ یونیورسٹی لا کالج میں آپ نے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا، پھر دینی خدمات کی جانب، جو آپ کا اصل کام تھا، متوجہ ہوئے۔ آپ نے لاہور کی مختلف مساجد میں سلسلہ وعظ و نصیحت شروع کیا۔ طالبان حق آپ کی شیریں بیانی کے باعث کھنچے چلے آئے۔ آپ کے وعظ و نصیحت اس قدر پر تاثیر ہوئے ہیں کہ آپ کی بات ایک عام آدمی سے لے کر عارف تک کے دل میں اتر جاتی ہے۔ آپ نے سب سے زیادہ لوگوں کے دلوں کو اپنے مواعظ سے ماڈل ٹاؤن میں میاں محمد شریف (اتفاق گروپ) کی بنوائی ہوئی مسجد میں گرمایا۔ جمعتہ المبارک کے دن پورے لاہور اور مضافات لاہور کے لوگ آپ کی باتیں

Marfat.com



منہاج القرآن انٹر نیشنل اسلامک کانفرنس لندن میں اسلامی اخوت اور یک جہتی کا عظیم الشان مظاہرہ

سننے کے لئے کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ کے سامعین میں علماء، فضلاء، حکماء، صحافی، جج، تاجر، صنعتکار اور دیگر صاحب ثروت اور صاحب علم حضرات شامل ہوتے۔

تحریک منہاج القرآن کا قیام

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ابلیسی طاقتوں، نمرودیت، قارونیت، شدادیت، یزیدیت نے شیطانی فکر کو اپنی کوکھ سے جنم دیا اور حق و صداقت کی اشاعت کے آگے قدم قدم پر مزاحمت کے پہاڑ کھڑے کر کے قافلہ ارتقائے انقلاب کو روکنے کی لاحاصل مساعی کیں۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اقامت دین کا ہر جادہ و راستہ طائف کی وادیوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آواز حق بلند ہو اور باطل کے ایوانوں میں زلزلہ نہ آئے۔ آپ کے نزدیک زندگی محض ہموار راستوں پر سفر کرنے کا نہیں بلکہ بے آب گیاہ ویرانوں، بپھرے ہوئے سمندروں، بے آباد جزیروں، تیز و تند ہواؤں، تیرہ و تار فضاؤں اور ہولناک خلاؤں میں سفر حیات جاری رکھتے ہوئے فطرت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مسلسل جدوجہد کرنے کا نام ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے نہایت صبر و استقامت سے یہ وادیاں طے کیں اور مندرجہ ذیل مشنری اعلان کے بعد 17 اکتوبر 1980ء کو تحریک منہاج القرآن انٹر نیشنل کی اساس رکھی۔

"غلبہ دین حق کی بحالی اور امت مسلمہ کے احیاء و اتحاد کے لئے قرآن و سنت کی عظیم فکر پر مبنی مصطفوی انقلاب کی ایک عالمگیر جدوجہد، جس کے ذریعہ ہر سطح پر باطل، طاغوتی، استحصالی اور منافقانہ قوتوں کے اثر و نفوذ کا خاتمہ کیا جائے"

تحریک منہاج القرآن کے عناصر خمسہ نہایت ہی دلکش اور دلربا عقیدوں پر مشتمل ہیں یعنی تعلق

Marfat.com

باللہ ' ربطہ رسالتؐ ' رجوع الی القرآن ' اتحاد امت اور غلبہ دین ' اور ان عناصر کی عملی صورت مرحلہ دعوت ' مرحلہ تنظیم ' مرحلہ تربیت ' مرحلہ تحریک اور مرحلہ انقلاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک منہاج القرآن نے دین اسلام کی عالمگیریت اور آفاقیت کے پیش نظر دین اسلام اور پیغمبر اسلام حضور رحمت للعالمینؐ کی اتباع اور پیروی میں احیائے دین کی خاطر اس دور میں محدود دائرہ کار سے اوپر اٹھ کر ہمہ گیر اور آفاقی طرز پر دعوتی و تربیتی کام سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھایا ہے اور یہی اس کا طرہ امتیاز ہے

تصنیفی و تالیفی خدمات

تحریک منہاج القرآن کے بانی اور روح رواں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب جہاں اعلیٰ درجہ کے خطیب ' محقق ' نقاد ' دانش ور اور سیاستدان ہیں وہاں علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی کے اتباع میں کثیر التصانیف مصنف ہیں ۔ آپ نے علمی و ادبی ' دینی و مذہبی اور روحانی و ثقافتی موضوعات پر قابل ستائش تصانیف کی ہیں ۔ آپ کی تصنیف شدہ کتابوں کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے ۔ آپ کی تصانیف کا بہ اعتبار موضوع ایک مختصر اجمالی جائزہ یہ ہے کہ آپ نے قرآنیات کے موضوع پر 21 ' ایمانیات پر 3 ' الٰہیات پر 4 ' اعتقادیات پر 11 ' سیرت و فضائل رسولؐ پر 36 ' عبادات پر 8 ' روحانیات پر 18 ' فقہیات پر 6 ' تعلیمات پر 4 ' اقتصادیات پر 4 ' جہادیات پر 4 ' فکریات پر 21 ' انتظامات پر 9 ' سیاسیات پر 4 ' قانونیات پر 3 ' شخصیات پر 12 ' اور سائنس پر 3 ' کتابیں تحریر فرمائی ہیں ۔ علاوہ ازیں آپ کی عربی کتب کی تعداد 8 اور انگریزی کتب کی تعداد 23 ہے ۔

اعزازات و ایوارڈز

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں اور آپ کو سفیر اتحاد و امن و آشتی اور انسانی ترقی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ آپ کی فلاحی اور سماجی خدمات کو ملک میں اور بیرون ملک مستحسن نظروں سے دیکھا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی مؤقر اداروں اور تنظیموں نے انہیں اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا ہے جن میں سے چند کا بطور نمونہ ذکر کیا جا رہا ہے ۔ کل پاکستان مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے آپ کو قائداعظم گولڈ میڈل اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے یونیورسٹی گولڈ میڈل دیا آپ کی مذہبی اور علمی خدمات کے اعتراف میں آپ کو پاکستان کلچرل گولڈ میڈل دیا گیا ۔ امریکن بائیو گرافیکل انسٹی ٹیوٹ (اے بی آئی) نے آپ کو بیسویں صدی کی ممتاز شخصیت تسلیم کیا ' دنیا کے بہترین دانشوروں میں تسلیم کیا ' 2000ء کا تمغہ عزت دیا اور اسی ادارے نے آپ کو بیسویں صدی کے پانچ سو قائدین الرا نخین میں شمار کیا ۔ شاندار قومی اور مذہبی خدمات پر آپ کو قرشی گولڈ میڈل دیا گیا اور انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر نے آپ کو 99-1998ء کی بین لاقوامی شخصیت تسلیم کیا ۔

علاوہ ازیں 1981ء اور 1983ء کے دوران پروفیسر صاحب کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے سنڈیکیٹ کا رکن بنایا گیا ' اسی دوران آپ یونیورسٹی کے سینٹ اور اکیڈمک کونسل کے رکن بھی رہے ۔ 1981ء سے

Marfat.com



ویمبلے کانفرنس لندن۔ حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی، حکیم محمد سعید مرحوم اور افریقی اسلامی ممالک کے مندوبین سٹیج پر تشریف فرما ہیں

1988ء تک متواتر سات سال آپ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی قومی اسلامی نصابی کمیٹی کے مستشار رکن رہے۔ اس عرصہ میں وفاقی شریعت کورٹ پاکستان نے آپ کو مشیر قانون کے عہدے پر فائز رکھا۔ 1982ء سے 1989ء کے دوران آپ نے 8 سال تک پاکستان ٹیلی وژن پر فہم القرآن کے عنوان سے قرآن کی عظمت اور مضامین قرآن، ایمانیات، اعتقادات، اخلاقیات اور دینی معاملات پر لیکچر دئے۔ علاوہ ازیں آپ نے بہت سی کانفرنسوں اور علمی اجتماعات میں تحقیقی مقالات پیش کئے۔ یہ تحقیقی مقالات، پاکستان کے علاوہ انگلستان، امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، مشرق بعید اور دنیا کے دیگر حصوں میں پڑھے گئے۔ 1991ء اور 1993ء کے دوران متحدہ عرب امارات کے ٹیلی وژن نے اسلامی اور قرآنی موضوعات پر پروفیسر صاحب کے بہت سے لیکچر ٹیلی کاسٹ کئے۔ اس عرصہ میں آپ نے متعدد اعزازی لیکچر بھی دئے جن کا اہتمام وانصرام امریکہ، انگلستان، آسٹریلیا اور مشرق بعید کے ملکوں نے کیا۔

پروفیسر صاحب سے بات چیت

تحریک منہاج القرآن کو برطانیہ میں عالمی سطح پر متعارف کرانے اور اس کی سرگرمیوں کا دائرہ بین الممالک حدود تک وسیع کرنے کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے فرمایا کہ تحریک کی محرکی سرگرمیوں کا بیرون ملک آغاز اور اسے عالمی سطح پر متعارف کرانے کی ابتدا 1982ء میں ہوئی۔ اسی سال ایران کے مذہبی و روحانی پیشوا امام خمینی مرحوم نے ایران میں ایک شاندار بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ پاکستان سے میں واحد شخص تھا جسے اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ کانفرنس کا دورانیہ سات دن تھا۔ میں نے خمینی صاحب اور ایران کی دیگر سات ممتاز شخصیتوں سے ملاقات کی، مجھے

Marfat.com

مختلف جگہوں پر شاندار اجتماعات میں خطابت کرنے کا موقع ملا' ایران کے ممتاز صحافیوں نے میرے انٹرویو لئے' ٹی وی اور ریڈیو ایران نے میرے افکار و خیالات کو نہایت ہی عمدہ طریقے سے نشر کیا- یہ تحریک منہاج القرآن کی بیرونی سرگرمیوں کا نقطۂ آغاز تھا- اس سے دو سال قبل تحریک پاکستان میں شروع ہو چکی تھی-

پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ یورپ میں تحریک سب سے پہلے 1984ء میں متعارف ،وئی- اوسلو (ناروے) میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر میں نے انگریزی میں خطاب کیا پھر سیرت مصطفےٰ کے حوالے سے بھی ایک خطاب کیا- اوسلو میں تین چار روز کا قیام تھا' ان ایام میں مجھے بڑے بڑے اجتماعات میں خطاب کرنے کی دعوت دی گئی- کرسچین کمیٹی کے ارکان نے بھی مجھے سے رابطہ کیا اور اس طرح یورپ میں تحریک منہاج القران کا تعارف عالمی سطح پر ہوا- ڈنمارک سے آئے ہوئے 40 افراد بھی مجھ سے ملے اور تنظیمی معاملات پر بات چیت کر کے ڈنمارک میں تحریک منہاج القرآن کے قیام کی اجازت لی- میری اجازت سے ایک تنظیمی ڈھانچہ تشکیل پایا' اسی طرح ڈنمارک میں تحریک کا آغاز ہوا- یہ کسی بیرونی ملک میں تحریک منہاج القرآن کی برانچ کے باقاعدہ قیام کی ابتداء تھی-

برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے آغاز کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے فرمایا' برطانیہ میں میرا ذاتی تعارف کسی تحریکی دورے سے نہیں ہوا تھا- 1984ء میں وہاں حجاز کانفرنس منعقد ہو رہی تھی' اس کے ایک وقیع رکن غلام السیدین صاحب میرے ہاں لاہور آئے- انہوں نے مجھے اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی چنانچہ میں حجاز کانفرنس میں خطاب کے لئے برطانیہ گیا' یہ کانفرنس و میلے ہال لندن میں منعقد ہوئی تھی- مجھے حجاز کانفرنس کے ایجنڈے کے بارے میں پہلے سے کوئی معلومات نہیں تھیں - ارباب بست وکشاد نے مجھے بتایا تھا کہ اس کانفرنس کا انعقاد میلاد مصطفےٰ اور سیرت طیبہ کے حوالے سے ہو رہا ہے یہ اسلامی امہ کانفرنس ہے' موقع پر پہنچے تو پتہ چلا کہ کانفرنس کا ایجنڈا مخصوص نوعیت کا تھا' اس میں عمومیت نہیں تھی- مجھے "کنزالایمان اور اس کی علمی و فنی حیثیت" پر مقالہ پڑھنے کی دعوت دی گئی تھی- یہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کی علمی و فنی حیثیت پر ایک علمی موضوع تھا' یہ میرا من پسند موضوع تھا چنانچہ میں نے اسی پر خطاب کیا- اس طرح برطانیہ میں' جو کسی کے تعارف کا بہت بڑا پلیٹ فارم ہے' میرا پہلی بار تعارف ہوا- حجاز کانفرنس میں شرکت کی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ اس کانفرنس کے ایک سیشن کی صدارت میرے شیخ طریقت قدوۃ الاولیاء حضرت سیدنا علاؤالدین گیلانی نے فرمائی تھی اور مجھے دعوت بھی انہی کے توسل سے ملی تھی- برطانیہ میں یہ میرا بھرپور تعارف تھا' گو کہ یہ کسی بھی نوع کا تحریکی دورہ نہیں تھا مگر علمی اعتبار سے بہت کامیاب تھا- اس کانفرنس کے حوالے سے برطانیہ میں میرا قیام اس طرح مزید بامقصد ہو گیا کہ وہاں کے علماء اہل سنت نے لندن کے علاوہ برطانیہ میں دیگر بڑے شہروں میں بھی مجھے خطاب کی دعوت دی- اس انداز سے برطانیہ میں یہ ایک ابتدا تھی- اس کے بعد 1988ء میں میں نے خود تحریک منہاج القرآن

Marfat.com



ویمبلے ہال لندن میں منہاج القرآن انٹر نیشنل اسلامک کانفرنس کا ایک منظر

کے پلیٹ فارم سے ایک عالمی کانفرنس کرائی۔

منہاج القرآن انٹر نیشنل اسلامک کانفرنس کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ یہ کانفرنس لندن میں ویمبلے ہال میں منعقد ہوئی جو برطانیہ کی تاریخ میں آج تک ہونے والی کانفرنسوں میں سب سے بڑی ' سب سے منفرد' سب سے عظیم الشان اور عدیم النظیر کانفرنس تھی۔ تاریخ میں اس کا ریکارڈ منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس کانفرنس کے انتظامات کی تکمیل برطانیہ اور پاکستان دونوں جگہ ساتھ ساتھ ہو رہی تھی۔ ادارہ منہاج القرآن یو کے نے 9 جولائی 1987ء کو ویمبلے سنٹر کی بکنگ کرائی اور اس کے دو چھوٹے ہال ایون اور سیورن بھی بک کرائے تاکہ مندوبین کے لئے نشستوں کی قلت نہ ہو' ہال کی بکنگ کے بعد فنڈ ریزنگ کمیٹی کی تشکیل ہوئی جس کے سربراہ تحریک منہاج القرآن برطانیہ کے صدر محترم قاضی سعید اختر صاحب تھے 'ان کی اعانت کے لئے حاجی محمد اکرم خان 'چوہدری ریاض احمد 'نادر خان اور حاجی عبدالرشید مامور تھے۔ باہمی تعاون کے لئے ایک تعاون کمیٹی عمل میں لائی گئی جس کے ذمے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے ارکان تحریک سے کوآرڈی نیشن اور جملہ انتظامی امور تھے۔ اس کے ارکان میں قاضی سعید اختر صاحب 'چوہدری حکم داد صاحب 'مفتی گل رحمان صاحب' حافظ غلام حسین صاحب اور مولانا مسعود احمد قادری تھے۔ پھر دنیا بھر سے آنے والے مشائخ عظام 'علمائے کرام 'امراء 'سفراء 'اساطین اور عامتہ الناس کے استقبال کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے صدر مفتی گل رحمان صاحب تھے اور اس کے ارکان کی تعداد 16 تھی۔ علاوہ ازیں مقامی کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں جنہوں نے دعوت ' تشہیر اور مقامی افراد کو کانفرنس میں لانے اور واپس لے جانے کے انتظامات کا ذمہ لیا۔ پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن کی دعوت پر مختلف ممالک

Marfat.com

بالخصوص پاکستان سے بہت سے وفود شرکت کے لئے آئے۔ ادارے نے ان کے قیام و طعام کا شایان شان انتظام کیا۔ کانفرنس کو بھرپور کوریج دلانے کے لئے برطانوی پریس سے موثر رابطہ کیا گیا' بی بی سی ریڈیو اور ٹیلیوژن پر کانفرنس کو شایان شان کوریج دلائی گئی۔ پاکستان میں جب کانفرنس میں شرکت کے لئے دعوت دی گئی تو لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے اپنے نام پیش کئے تین سو افراد پر مبنی ایک وفد تشکیل دیا گیا جو 16 جون 1988ء کو لندن پہنچا۔ کانفرنس میں پاکستان کے پندرہ روحانی آستانوں کے سجادہ نشین حضرات نے شرکت کی جن میں سیال شریف' بھیرہ شریف' جلالپور شریف' کیلیاں والا شریف' پاکپتن شریف' علی پور شریف' مانکی شریف' پھالیہ' چورہ شریف اور ملتان شریف سے تعلق رکھنے والے سجادہ نشین حضرات شامل تھے۔ ان کے علاوہ فیصل آباد' پشاور' لاہور' کراچی' اسلام آباد اور بصیر پور سے جید علماء کرام اور متعدد دانشور حضرات کانفرنس میں شریک ہوئے۔ ادارہ کی عمومی دعوت پر دیگر ممالک بشمول ڈنمارک' ناروے' انگلینڈ' متحدہ عرب امارات' کویت' قطر' کینیڈا اور امریکہ کے مندوبین نے شرکت کی۔ خصوصی دعوت پر عالم اسلام کی مقتدر شخصیات بالخصوص حضرت السید الشیخ یوسف ہاشم الرفاعی وزیر مذہبی امور سلطنت کویت اور ساؤتھ افریقہ سے رئیس المناظرین اسلام حضرت شیخ احمد دیدات نے شرکت کی' علاوہ ازیں شام' ملیشیا' مصر' فرانس اور عمان کے مشائخ سینکڑوں کی تعداد میں علماء اسلام اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کا آغاز 19 جون 1988ء کو صبح دس بجے ہوا۔ کانفرنس کے معروف موضوعات میں سے کچھ موضوعات یہ تھے: (1) امت مسلمہ کا عالمگیر اتحاد' (2) مسلمانوں میں روحانی اقدار کا احیاء' (3) اسلامی دعوت و تبلیغ کی تنظیم نو' (4) اسلامی نظام تعلیم کی بحالی اور (5) عقیدہ ختم نبوت' دین اسلام کے عملی استحکام کی بنیاد۔

المختصر یہ ایک عدیم المثال کانفرنس تھی جسے ذرائع ابلاغ نے نہایت اچھے طریقے سے اجاگر کیا۔ سعودی عرب' مصر' ایران' عراق' سوڈان' متحدہ عرب امارات اور گلف کے تمام اخبارات نے بڑی احتیاط سے کانفرنس کی تفصیلات چھاپیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ نے بھی بڑی دلچسپی سے تمام کاروائیاں شائع کیں۔ جنگ اور نوائے وقت کے چیف ایڈیٹر صاحبان یعنی میر خلیل الرحمان صاحب اور مجید نظامی صاحب خود کانفرنس میں موجود تھے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف بھی موجود تھے۔ وہ سامعین کی دوسری قطار میں دیگر مہمانوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی شدید خواہش کے باوجود ہم انہیں سٹیج پر جگہ نہیں دے سکے تھے۔ میاں شہباز شریف' میاں طارق شفیع اور جاوید شفیع بھی عام مہمانوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نواز شریف کی والدہ اور جاوید شفیع کی والدہ بھی شریک تھیں۔ پاکستان سے شرکت کرنے والی ڈھائی تین سو مقتدر شخصیات میں حکیم محمد سعید مرحوم' جسٹس گل محمد مرحوم اور جسٹس پیر کرم شاہ صاحب الازہری بھی شامل تھے۔ دو نشستوں پر مشتمل کوئی چودہ گھنٹے کی اس کانفرنس میں 36 اسلامی' یورپی اور امریکی ملکوں کے چوٹی کے علماء' زعما' مفکر' عمائدین اور عظیم لوگ شریک تھے۔

ایک سوال کے جواب میں پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اس کانفرنس سے پہلے برطانیہ میں تحریک

Marfat.com

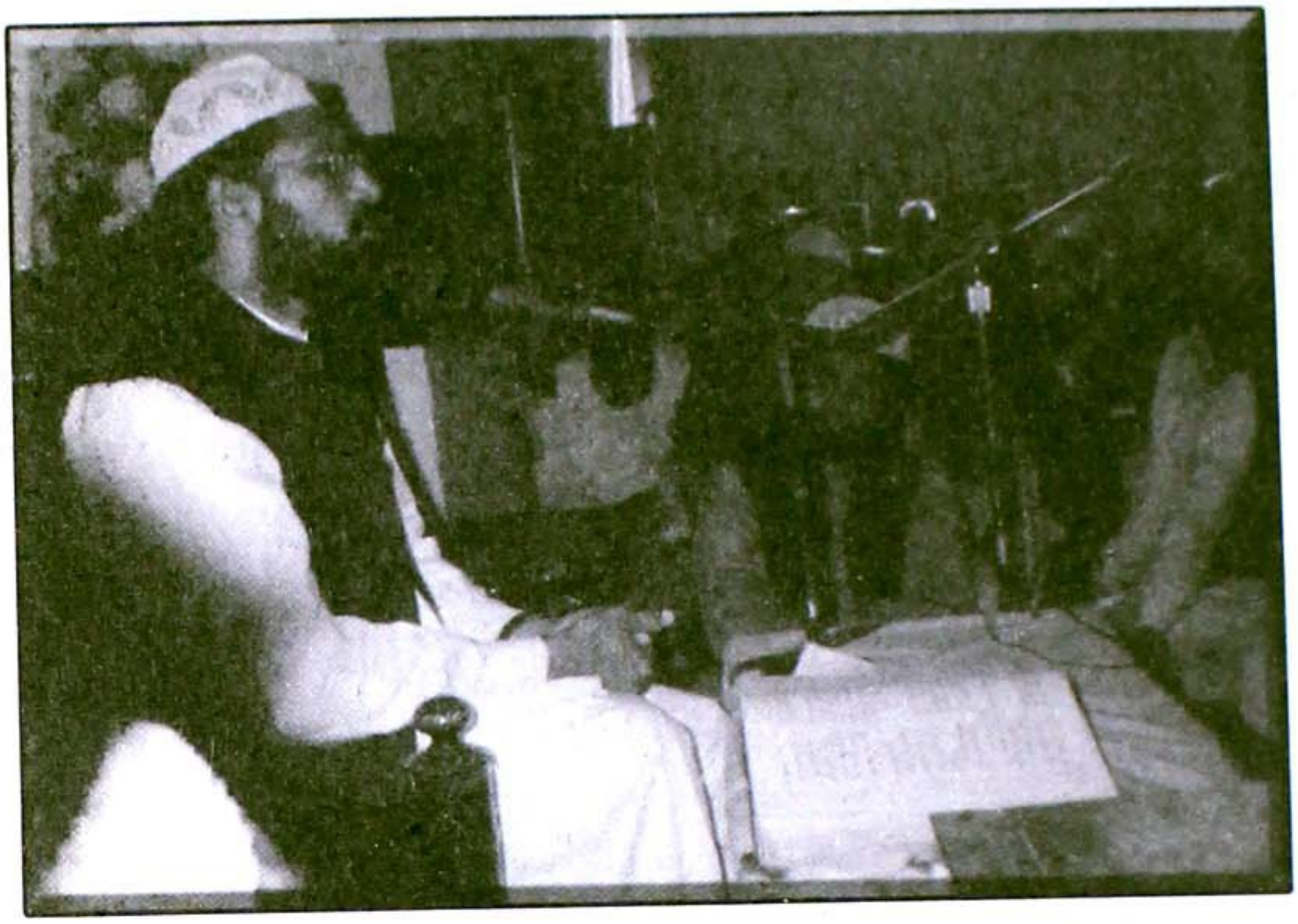

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب 27 اگست 1991ء کو لندن کی مسجد میں درس قرآن دے رہے ہیں

منہاج القرآن کا کوئی باقاعدہ تنظیمی ڈھانچہ نہیں تھا - کانفرنس کے انعقاد سے چند ماہ قبل انتظامات کے حوالے سے میں نے برطانیہ کا ایک دورہ کیا تھا اس میں میں نے لندن اور اس کے گردونواح کی سطح پر مقامی تنظیمیں بنا دی تھیں - لندن کی تنظیم کے صدر چوہدری حکم داد قادری تھے - لندن کے قریب ہی ہائی ویکمب میں حافظ خوش بخت الرحمان کی قیادت میں تنظیم قائم ہو گئی تھی' اسی طرح ایسٹ لندن اور الفورڈ کی تنظیم کے صدر قاضی سعید اختر تھے جو کہ وعیلے کانفرنس کے آرگنائزر بھی تھے - پروفسر صاحب نے مزید فرمایا' وعیلے کانفرنس کے موقع پر میں نے "مجلس الاتحاد العالمیہ الاسلامیہ" بھی قائم کی جس کے صدر کویت کے وزیر اوقاف الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی تھے جبکہ میں سکریٹری جنرل اور مصر کے سید یاسر فرہاد ڈپٹی سکریٹری جنرل تھے - اس کے علاوہ مختلف اسلامی ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ایک ایگزیکٹو باڈی تشکیل دی گئی تھی -

وعیلے کانفرنس کے بعد برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے باضابطہ قیام اور دینی خدمات کے آغاز کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ کانفرنس کے بعد قاضی سعید اختر کو تحریک منہاج القرآن برطانیہ کا صدر مقرر کر دیا گیا تھا وہ دو سال اس عہدہ پر فائز رہے جبکہ 1990ء میں صوفی محمد اسلم قادری کو ان کی جگہ برطانیہ میں تحریک کا مرکزی صدر مقرر کیا گیا اور انہوں نے سینئر نائب صدر کا عہدہ سنبھال لیا - چوہدری حکم داد قادری لندن کے تنظیم کے صدر مقرر کئے گئے - برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے پہلے سکریٹری جنرل حافظ منظور احمد بھٹی تھے جو وعیلے کانفرنس سے متاثر ہو کر تحریک میں

Marfat.com

شامل ہوئے تھے ' بعد میں وہ برطانیہ میں تحریک کے مرکزی صدر بھی رہے - وہ مجموعی طور پر دس گیارہ برس تحریک میں اہم اور فعال کردار ادا کرتے رہے - پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ وہ سیملے کانفرنس کے بعد میرے کچھ خصوصی دورے ہوئے اور حالات و واقعات کھل کر سامنے آئے - جب میں نے 1990ء میں لندن کا دورہ کیا تو خاندان کے خاندان تحریک میں شامل ہوئے - جب اہل برطانیہ از خود تحریک کی کامیابی کے محرک بن گئے تو میں نے وہاں انگریزی ' عربی اور اردو میں خطابات کئے اور عالمی انقلاب کے لئے پیغامات دئے ' امت مسلمہ کو کمزوریوں کی نشاندہی کی اور ان کا علاج بتایا ' منہاج القرآن کا پورا منصوبہ پیش کیا - جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یورپ اور برطانیہ میں از خود تنظیمات وجود میں آگئیں ' رکن سازی کا کام شروع ہوا - اس پورے پروگرام کے لئے معاونین حضرات سامنے آئے - محمد اسلم قادری اس پروگرام کے کوآرڈی نیٹر تھے ' انہوں نے تمام لوگوں سے روابط پیدا کئے - کتابیں کیسٹیں اور دوسرا لٹریچر مہیا گیا جس کی تقسیم کا بندوبست چوہدری حکم داد قادری نے کیا - اسی حوالے سے پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ 1990ء سے 1994ء تک برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کا کام انتہائی زور شور سے چلتا رہا - مختلف شہروں اور قصبوں میں تحریک کی شاخیں اور ذیلی تنظیمات قائم ہوئیں - پورے برطانیہ میں ویمن لیگ اور یوتھ لیگ قائم ہوئی پھر یوتھ لیگ کا سسٹرز ونگ قائم ہوا - ویمن لیگ کے سلسلے میں پہلی متحرک خاتون مسز عبدالغفور ہیں ' وہ اور ان کے شوہر حاجی عبدالغفور صاحب و سیملے کانفرنس سے متاثر ہو کر مشن میں شامل ہوئے - اس وقت یہ لوگ ساؤتھمپٹن میں رہتے تھے ' اب لندن منتقل ہو گئے ہیں - کانفرنس کے بعد جب بھی میرا دورہ ہوتا تھا ' یہ پوری فیملی پورے دورے میں اپنی کاروں میں ہر جگہ اور ہر شہر میں میرے ساتھ ہوتی تھی - مسز عبدالغفور نے تحریک کے لئے عموماً" اور ویمن لیگ کے لئے خصوصاً" انتہائی جانفشانی سے کام کیا ' وہ جگہ جگہ گئیں اور خواتین کو Motivate کیا ' ویمن لیگ کو منظم کیا - خدا کا کرنا یہ ہوا کہ یہی خاتون بعد میں میرے صاحبزادے حسن محی الدین کی Mother in law بنیں - ان کی صاحبزادی اور میری بہو غزالہ منہاج یوتھ لیگ کے سسٹرز ونگ کی پہلی صدر ہیں - اس خاندان نے تحریک منہاج القرآن کی ناقابل فراموش دامے درمے قدمے ' سخنے خدمت کی ہے - بیگم عبدالغفور نے اپنے شوہر کے ساتھ طوفانی دورے کئے اور خواتین کو تحریک میں شامل ہونے کی تحریک و تشویق دی اور انہیں دین اسلام کی نشرواشاعت کے لئے کام کرنے پر آمادہ کیا -

پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور سے فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کے پہلے Batch کے باہر آتے ہی برطانیہ میں بھی تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام دینی اداروں کا قیام عمل میں آنے لگا - پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ اس وقت برطانیہ کے مختلف شہروں میں دو طرح کا دینی ماحول تھا - میں اس دور میں علماء کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں اور عوام کو ایک یونٹ سمجھتا ہوں برطانیہ کے عوام نے میرے دوروں اور خطابات پر زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اور مثالی داد و تحسین دی ' اتنی کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا - دراصل عوام تشنہ کام تھے ' انہیں قطرات رحمت

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے صاحبزادے حسن محی الدین اور حسین محی الدین

مطلوب تھے ' انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ تحریک منہاج القرآن انکی تشنہ کامی کا علاج اور باران رحمت ہے - اس صورت حال پر علمائے کرام دو طبقوں میں بٹ گئے ' ایک اعتدال پسند ' روادار ' ذہنی لحاظ سے وسعت پسند ' اچھی بات کے مئوید اور اہل حق کے مئوید اور مثبت سوچ رکھنے والے - ان لوگوں نے تحریک کے ساتھ زبردست تعاون کیا - ان میں نوجوان علماء بکثرت تھے ' مگر عمر رسیدہ علماء بھی کوئی کم نہ تھے - ان بزرگوں میں سے مفتی گل رحمان قادری ' پیرزادہ امداد حسین ' مفتی منیر الزمان چشتی ' مفتی عبد الرسول منصور ' علامہ ابوالمحمود نشتر اور پیر سید منور حسین شاہ جماعتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان بزرگوں نے تحریک کو پذیرائی بخشی ' کونسل کے ممبر بنے ' ان کا جذبہ تعاون آج تک ویسا ہی ہے - یہ حضرات ہمارے ادارے کے ساتھ تعاون میں ہمیشہ پیش پیش رہے - ان کے علاوہ برطانیہ کا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں کے اہل ثروت حضرات نے ہم سے تعاون نہ کیا ہو - پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام میں ایک گروپ ایسا بھی ہوتا ہے جو مسلک کو دین پر اور ایک مکتبہ فکر کو امت کے تصور پر اہمیت دیتا ہے جس سے اس میں لامحالہ انتہا پسندی اور طبیعت میں گھٹن کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے ' جبکہ تحریک منہاج القرآن الحمد للہ بلاشک و شبہ عالمی سطح پر ایک احیائی و اصلاحی تحریک ہے اس کے بنیادی عناصر اجتہاد ' اتحاد اور انقلاب ہیں - یہ چیزیں روایتی فکر کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتیں اس لئے تحریک منہاج القرآن کی مخالفت کا ایک بہت بڑا ریلا آیا ' تحریک کو بہالے جانے کے لئے طوفان بھی برپا کرنے کی کوششیں ہوئیں ' یہ کوششیں انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر ہوئیں اور صرف برطانیہ ہی میں نہیں بلکہ پورے یورپ اور دیگر ملکوں میں بھی ہوئیں - ڈربن میں مجھ پر منظم طور پر گولی چلائی گئی - عوام اہل سنت میں تحریک منہاج القرآن کے خلاف یہ خیال ڈالنے کی کوشش کی گئی کہ یہ لوگ اہل سنت میں سے نہیں ہیں اور شاید امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی سے میرا کوئی مسلکی اختلاف ہے جبکہ یہ الزام سراسر غلط تھا - پھر اس بات کو فروغ

Marfat.com

دینے کی کوشش کی گئی کہ یہ لوگ حنفی نہیں ہیں' یہ سراسر جھوٹ اور کذب تھا' میں نے کہا کہ میں تو اہل سنت ہوں' حنفی ہوں' امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مقلد ہوں اور ان کی تقلید میں اپنے لئے عافیت اور سلامتی سمجھتا ہوں - دوسری طرف ان دینی جماعتوں نے جو اسلامی انقلاب یا اسلامی نظام کی بات کرتی ہیں' میرے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ بریلوی ہے' بدعتی ہے' یہ تحریک بدعت اٹھ رہی ہے اور اگر اس کا راستہ نہ روکا گیا تو یہ ہماری پچاس سالہ جدوجہد کو بہا کر لے جائے گا - ان لوگوں نے جھوٹے اور من گھڑت خواب مجھ سے منسوب کر کے اخبارات میں شائع کرا دئے - یعنی یہ صورت حال ہوگئی کہ سواد اعظم کا مجھ پر الزام تھا کہ میں وہابی ہوں اور دوسری طرف سے مجھ پر الزام تھا کہ میں بریلوی اور بدعتی ہوں' گویا

"زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے' مسلمان ہوں میں"

لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مخالفت کے یہ طوفان بیٹھ گئے - اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور سید المرسلینؐ کے کرم سے تحریک منہاج القرآن دوسرے ملکوں کی طرح برطانیہ میں بھی ایک نہایت منظم اور مستحکم تحریک کی شکل اختیار کر گئی - اب برطانیہ کے تمام بڑے اور ہم شہروں میں اس کے ادارے قائم ہیں جو انتہائی فعال اور مؤثر انداز سے کام کر رہے ہیں - ہماری تحریک کے خلاف چار پانچ سال مخالفتیں اور مزاحمتیں چلتی رہیں لیکن تحریک کے کام کی وجہ سے وہ سب زمیں بوس ہو گئیں - میں نے کسی مخالفت پر رد عمل ظاہر نہیں کیا' آج بھی میں نے کسی مخالفت کرنے والے کا نام نہیں لیا کیونکہ یہ میرا منصب نہیں ہے - میں نے صرف موافقت اور حمایت کرنے والوں کے نام لئے ہیں -

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام کام کرنے والے دینی اداروں کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے فرمایا کہ چونکہ تحریک منہاج القرآن ایک اصلاحی' تجدیدی' احیائی اور انقلابی تحریک ہے اس لئے اس کے کام کرنے کا اپنا ایک انداز ہے - اسلام اور عالم اسلام کے لئے اکیسویں صدی کے جو نئے تقاضے ہیں اور جنہیں نظر انداز کیا گیا ہے' ہم ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا کام کر رہے ہیں - ان تقاضوں میں روحانی' تربیتی' دینی' تعلیمی' اخلاقی' سماجی' سائنسی' تیکنیکی اور ثقافتی تقاضے شامل ہیں' ہم ان سب پہلوؤں کو سامنے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے مطابق اپنی راہ عمل متعین کرتے ہیں - برطانیہ میں نوجوانوں کے حوالے سے ایک خاص بات یہ ہے کہ دینی اداروں اور مساجد میں ہمارے نوجوان بالکل نظر انداز ہو چکے ہیں - اس کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اکثر لوگ انگریزی زبان پر مہارت نہیں رکھتے اور زیادہ تر میاں محمد بخش صاحبؒ کے اشعار اور اپنی مناظرانہ باتوں پر اکتفا کرتے ہیں' دوسرے یہ کہ وہ نوجوانوں کی سوچ اور تعلیم و تربیت کے موجودہ تقاضوں کو نہیں سمجھتے' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان لوگوں کے ہاتھ چڑھ رہے ہیں جو اسلام کے نام پر بد عقیدگی

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب برمنگھم میں اپنے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ سے خطاب فرمارہے ہیں۔ سٹیج پر علامہ مفتی گل رحمٰن قادری صاحب' پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی' مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری' پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی اور پیر سید شبیر علی شاہ صاحب آف چورہ شریف

پھیلا رہے ہیں۔اب یہ نوبت آگئی ہے کہ جو لوگ دیندار ہیں' پیروں اور سلاسل سے وابستہ ہیں' ان کے بچے ان کو جاہل اور گمراہ سمجھ کر ان سے دور ہو گئے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ برطانیہ کے مسلمانوں نے اس لئے مدرسے اور مسجدیں تعمیر کرائیں کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی دین سے قریب رہیں اور ان کی دینی تعلیم و تربیت صحیح طور پر ہو سکے لیکن نوجوانوں کو جب وہاں اپنے منتشر ذہن اور غیر مطمئن قلب کو سکون ملتا نظر نہ آیا تو وہ گمراہ ہو گئے' انہوں نے کانوں میں بندے اور ہاتھوں میں کڑے پہن لئے اور کلبوں میں جانا شروع کر دیا لہٰذا میں نے وہاں اپنے پر خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ ہم اپنے اندر انقلاب لائیں اور نئی نسل کے ایمان کو بچانے کی فکر کریں۔ میں نے اپنے عندیہ کے ابلاغ پر سخت محنت کی اور جن لوگوں نے میرا عندیہ جان لیا انہوں نے اپنے بچوں کو الحاد کی طرف جانے سے روک لیا۔ منہاج القرآن کے زیر اہتمام قائم ہونے والے اداروں میں منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی کے ایسے نوجوان فضلاء مقرر کئے جن کے فکر و خیال نئے انقلاب اور موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو چکے تھے۔ انہوں نے نہایت ہی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے کام شروع کیا۔ ان کی مساعی سے نوجوان اور بچے متاثر ہونے لگے۔ ان فضلاء نے نوجوانوں میں ذمہ داری اور شراکت کا احساس بیدار کیا اور انہیں براہ راست ذمہ داریاں سونپیں' ان کی تنظیمیں بنائیں' ان کی مجالس عاملہ بنائیں' ان کے لئے ادارے قائم کئے' ہر ادارے میں ایک مسجد تعمیر کرائی' ثقافتی مرکز قائم کیا' ان کی ذہنی اور جسمانی صحت کا انتظام کیا' سوسائٹیاں قائم کیں' فلاح و بہبود کے مراکز بنائے' لائبریریاں قائم کیں' نظری و بصری کیسٹیں رکھیں' خواتین کے لئے مینا بازار اور سماجی سرگرمیوں کا انتظام کیا' باہمی تعاون کا جذبہ پیدا کیا اور انہیں علوم سے آشنا کرنے کے بعد دینی علوم و فنون میں ہم آہنگی

Marfat.com

پیدا کی - ہماری ان کاوشوں کے نتائج سامنے آ رہے ہیں اور اس کا سب سے بڑا ثبوت برطانیہ میں مسلمانوں کے ہر طبقہ میں عموماً" اور نوجوانوں میں خصوصاً" تحریک کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ہے جسے سب تسلیم کر رہے ہیں-

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اور تحریک منہاج القرآن کے حوالے سے برطانیہ میں موضوع بحث بننے والے چند امور کی جانب آتے ہوئے جب ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ کہا جاتا ہے کہ تحریک سے وابستہ ایک عالم' علامہ نثار احمد سلیمانی صاحب نے ایک بار جمعہ کے خطبہ میں آپ کا نام لیا' تو پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے اور جہالت کی انتہا ہے اور اس پر ماتم بھی کرنا چاہئے - اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ مانچسٹر کے نزدیک واقع ایک ٹاؤن آشٹن انڈر لائن میں تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام تین روزہ تربیتی کیمپ چل رہا تھا جس میں پورے برطانیہ سے کوئی پانچ ہزار مرد' خواتین اور بچے شریک تھے - اس دوران جمعہ آگیا' علامہ نثار احمد سلیمانی صاحب نے خطبہ مسنونہ دیا - میں نے عربی میں خطبات جمعہ اور خطبات عیدین مرتب کئے ہیں جو "منہاج الخطبات للعیدین والجمعات" کے نام سے منہاج القرآن پبلی کیشنز نے شائع کئے ہیں - علامہ نثار احمد سلیمانی صاحب نے اسی کتاب میں سے خطبہ پڑھا اور خطبہ پڑھنے کے بعد میرا نام لے کر عربی ہی میں یہ کہا کہ یہ خطبہ ان کا مرتب کیا ہوا ہے - چونکہ خطبہ عربی میں تھا اور علامہ نثار احمد سلیمانی ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے تعلیم یافتہ ہونے کے باعث عربی پر عبور رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ اضافی جملہ بھی عربی میں ادا کیا' لوگوں نے صرف میرا نام سن لیا اور باقی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی - میں تو پاکستان واپس آگیا تھا' کچھ روز بعد مجھے مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب نے فون کیا اور کہا کہ مجھے انگلینڈ میں کچھ علماء ملے تھے انہوں نے یہ شکایت کی کہ دیکھیں اب منہاج القرآن والوں نے جمعہ کے خطبہ میں خلفائے راشدین کے بعد پانچواں نام طاہر القادری کا شامل کر لیا ہے - اس پر میں نے کہا' "انا للہ وانا الیہ راجعون" انہوں نے کہا کہ آپ مجھے پوری بات بتائیں کہ ماجرا کیا ہے' ان کے اصرار پر میں نے انہیں پوری بات بتائی اور کہا کہ آپ کہیں تو کیسٹ منگوا کر سن لیتے ہیں - تفصیل سن کر نیازی صاحب نے فرمایا کہ جہالت کی انتہا ہے -

رویت ہلال کے مسئلہ پر بھی پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا موقف برطانیہ میں موضوع بحث رہا - اس حوالے سے آپ نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں تفصیل سے عرض کر چکا ہوں' میرا مدعا یہ ہے کہ رویت صرف ننگی آنکھ سے چاند دیکھنے کو نہیں کہتے - قرآن اور حدیث پاک میں کثرت سے رویت بمعنی علم اور خبر کے آیا ہے' جیسے الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل' کیا آپ نے دیکھا یا جانا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا - یہ حضورؐ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے اور قرآن کریم نے اسے دیکھنے کے معنوں میں لیا ہے - اس طرح یہ بمعنی علم و خبر ہے - اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں - جب انسان خواب دیکھتا ہے تو ننگی آنکھ سے نہیں دیکھتا' اسے بھی رویت ہی کہا جائے گا - لہٰذا قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی لفظ رویت ہے' مثلاً" رمضان کی ابتدا' روزہ رکھنا' روزہ افطار کرنا' وہ علم و خبر کے

Marfat.com



22 ستمبر 1991ء کو ریجنٹ پارک لندن میں مرکزی میلاد النبیؐ کانفرنس کے بعد ایک تصویر۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب، صاحبزادہ سید محمود محی الدین القادری الگیلانی، علامہ محمد بوستان صاحب قادری، منیر احمد صاحب، مولانا اورنگ زیب صاحب اور دیگر حضرات

معنوں میں آیا ہے اور ان میں مستعمل ہو سکتا ہے۔ یہ اجتہاد بھی نہیں ہو گا بلکہ عین حدیث نبوی کی نص پر عمل ہو گا، کیونکہ اس کا ایک معنی نص سے ثابت ہے، گویا آپ پہلے ننگی آنکھ سے دیکھنے کے بجائے علم و خبر پر عمل کر رہے ہیں، تعبیر تو نہیں کر رہے۔ مطلب یہ ہوا کہ آپ اپنے علم و خبر کے مطابق روزہ رکھ لیں اور علم و خبر کے مطابق افطار کر لیں۔ علم و خبر کے ذرائع آج بہت ترقی کر چکے ہیں، ان میں جدید ٹیکنالوجی آگئی ہے، سائنس ہے، اسٹرونومی، اور المانک ہے جس کے ذریعہ چاند اور سورج سے متعلق تمام اطلاعات قبل از طلوع و غروب مل سکتی ہیں، اس علم کو پورے طریقے سے قبول کیا جانا چاہئے۔ اس سے قبل ہمارے علماء و فقہا نے فلکیات اور فقہی کتابوں میں اس موضوع پر جو بحثیں کی ہیں وہ علم فلکیات اور علم نجوم پر ہی مبنی ہوتی تھیں اس وقت کا علم فلکیات اگر آج قابل قبول ہے تو آج کے دور کا علم فلکیات زیادہ سائنسی ہونے کے باعث زیادہ قابل قبول ہونا چاہئے۔ اس اصول کی بنیاد پر تین چار فارمولے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک اصول یا فارمولے پر امت کا اجماع ہو جائے اور آغاز رمضان اور عید کے سلسلے میں سب ایک تاریخ پر متفق ہو جائیں۔ پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ مغربی دنیا کی بات تو اپنی جگہ ہے یہاں پاکستان میں بھی عوام کو رات بارہ بجے تک انتظار میں بٹھایا جاتا ہے اور جن لوگوں کو چاند دیکھنے پر مامور کیا جاتا ہے ان میں ستر، اسی برس کے ایسے بزرگ بھی ہوتے ہیں جنہیں ننگی آنکھ سے تو کیا، عینک والی آنکھ سے بھی چاند نظر نہیں آسکتا۔ اس صورت میں مغربی دنیا کے نوجوانوں میں ایک اضطراب و تذبذب پھیلتا ہے اور شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ رویت ہلال کے مسئلے کو حل کرنا اسلام اور امت مسلمہ کی بہت بڑی خدمت ہے۔ میں اس کو حل کرنے اور اجماع امت کی طرف لانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

Marfat.com

پروفیسر صاحب کی توجہ برطانیہ میں ان کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی گئی کہ عقد کے وقت کسی مولوی کی موجودگی ضروری نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ کسی بات کو سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کرتے ہیں - بدقسمتی سے ہمارے ہاں مزاجوں میں اعتدال نہیں ہے 'انصاف نہیں ہے اور تحقیق و جستجو کا عنصر نہیں ہے - لوگ بس خبر پڑھ کر آگے چل پڑتے ہیں ' تحقیق نہیں کرتے - ایک بار لندن میں جنگ فورم میں ایک پروگرام تھا جس کے آخر میں سوال و جواب کا مرحلہ آیا - کسی نے آخری سوال کیا کہ ایک لڑکا اور لڑکی کورٹ میں گئے اور انہوں نے جج کی موجودگی میں کورٹ میں ایجاب و قبول کیا' گواہ بھی موجود تھے تو کیا یہ عقد ہو گیا یا نہیں ؟ میں نے کہا کہ ازروئے شریعت ہو گیا - کیونکہ عاقدین موجود ہیں ' مرد عاقل و بالغ ہے اور عورت عاقل و بالغ ہے ' دو مسلمان گواہ موجود ہیں تو شریعت وفقہ کی رو سے یہی کچھ مطلوب ہے - ایجاب و قبول ارکان میں سے ہے اور گواہی واجبات میں سے ہے - شرائط پوری کر دی جائیں تو شرعاً" عقد ہو گیا - کسی نے وہیں نکتہ اعتراض اٹھایا کہ عقد کیسے ہو گیا جب کہ کسی مولوی صاحب نے خطبہ مسنونہ نہیں پڑھا - اس پر میں نے کہا کہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ خطبہ مسنون ہے ' نہ کہ رکن عقد ' نہ ہی فرائض و واجبات میں سے ہے - یہ سنت ہے اور اسے اپنانا چاہئے کیونکہ اس سے برکات کا نزول ہوتا ہے - خطبہ سنت ہے اسے ضرور برقرار رکھیں ' باوجود اس بات کے کہ یہ سنت ہے فرائض و واجبات میں شامل نہیں ہے لیکن اگر مولانا کی غیر موجودگی سے خطبہ نہیں پڑھا گیا تو عقد کے ہونے کو غلط نہیں کہا جا سکتا ' عقد واقعتاً" ہو گیا اور یہ ازروئے شریعت درست اور جائز ہے - میں نے بار بار یہ بات سمجھائی تھی کہ یہ عمل عقد کے شرائط میں نہیں بلکہ عمل بالسنہ ہے اور باعث برکت ہے - پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ بعض حضرات بلاوجہ غلط چیزوں میں الجھ کر خود اپنی پوزیشن خراب کرتے ہیں ' بہتر تھا کہ وہ میری بات کو پوری طرح سمجھتے اور خاموش رہتے بلکہ تائید کرتے کہ میں اسے معمول نہیں بنا رہا بلکہ ایک تجویز پیش کر رہا ہوں - میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ عقد کرتے وقت خطبہ مسنونہ بند کر دیا جائے اور قاضی کے ذریعے عقد نہ کرائے جائیں ' استغفراللہ - ہم ایسا کرتے ہیں ' نہ کبھی کہتے ہیں - ادارہ منہاج القرآن میں کثرت سے عقد ہوتے ہیں جو مفتی صاحبان خطبہ مسنونہ کے ساتھ منعقد کرتے ہیں - میں علماء کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے ہاں تمام عقد سنت نبویؐ کے مطابق ہوتے ہیں ' عین اسی طرح جس طرح عالم اسلام میں ہوتے ہیں ' ایک رتی برابر فرق نہیں ہوتا - ہم علمی مسئلے میں گھپلا نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی طرف سے اس میں کوئی ردوبدل کر سکتے ہیں کیونکہ علمی ردوبدل کو ہم بددیانتی تصور کرتے ہیں -

جب پروفیسر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی کہ بعض ایسے حضرات کی ' جو کافی عرصہ سے تحریک منہاج القرآن سے وابستہ رہے ' یہ سوچ ہے کہ اگر آپ سیاست میں قدم نہ رکھتے تو اچھا تھا ' جیسا کہ پہلے آپ نے خود بھی یہ اعلان کیا تھا کہ آپ سیاست میں نہیں آئیں گے - غالباً" اس وجہ سے کچھ لوگوں نے تحریکی سرگرمیوں میں اپنی دلچسپی کم کر دی یا ایک مذہبی رہنما ' مدبر اور خطیب کی حیثیت سے آپ کی جو مقبولیت تھی اس میں کچھ کمی واقع ہو گئی ہے ؟ تو آپ نے دو ٹوک انداز میں فرمایا کہ یہ سارا مفروضہ

Marfat.com

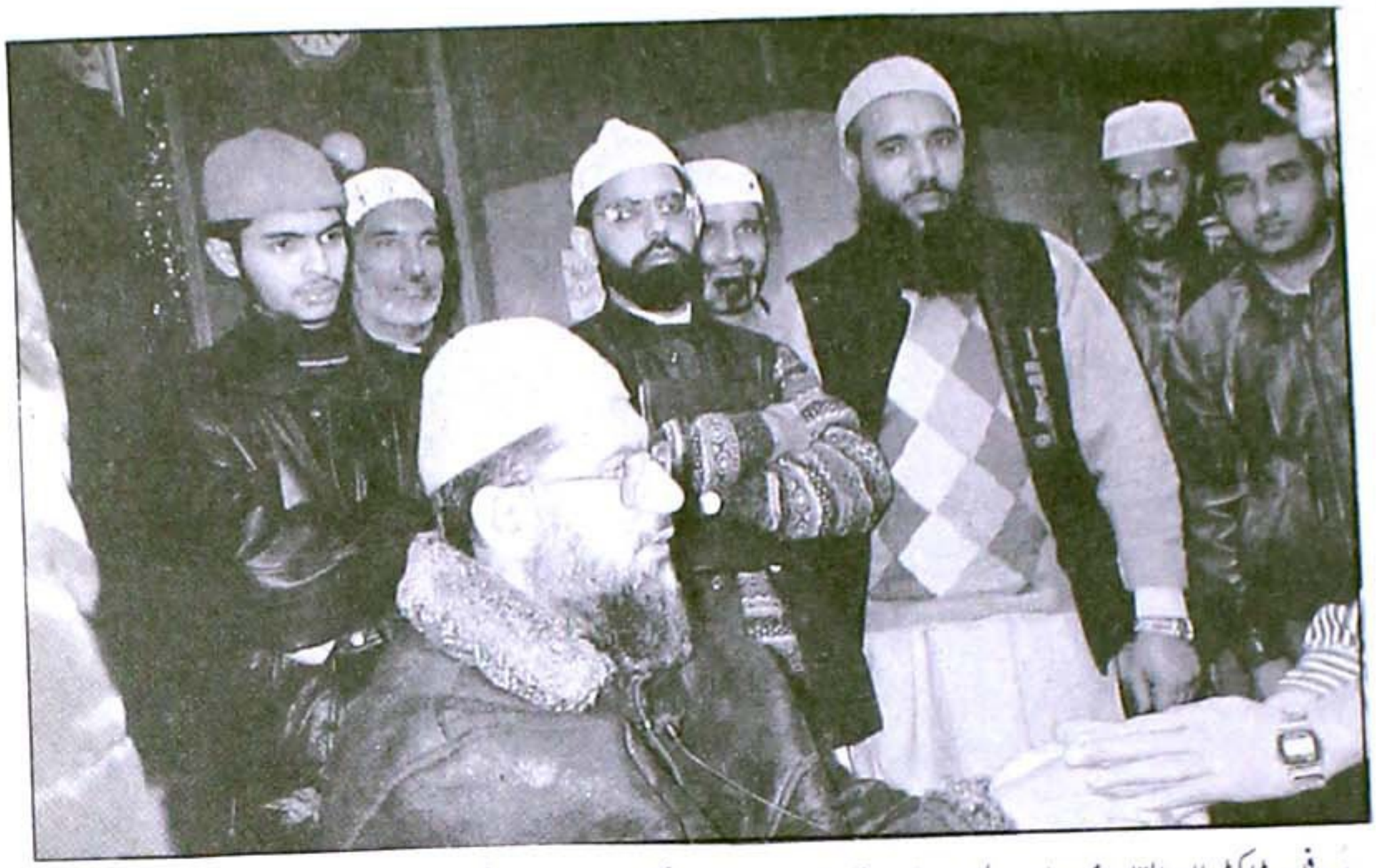

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب لندن میں معتقدین سے ملاقات کر رہے ہیں۔(بائیں جانب) ان کے صاحبزادے حسن محی الدین قادری'(دائیں سے تیسرے) تحریک منہاج القرآن لندن کے سابق صدر حاجی محمد یونس قادری(چوتھے) لندن کے سکریٹری حاجی محمد یسٰین صاحب، تحریک کے رفیق شبیر حسین صاحب اور (درمیان میں) علامہ محمد افضل صاحب سعیدی ہیں

ہی غلط ہے 'اگر کوئی اس کو تاثر کہتا ہے تو یہ اس کے اپنے ذہن کی اندرونی اختراع ہے 'نہ عوام میں ایسا کوئی تاثر ہے نہ خواص میں۔ تحریک منہاج القرآن کے قیام کے وقت جو لوگ دوسری سیاسی جماعتوں سے منسلک تھے اور ان کی وابستگی دوسری سیکولر جماعتوں کے ساتھ تھی وہ اسلام کو دین کے بجائے مذہب اور مسلک کے طور پر لینا چاہتے تھے وہ اسے دین اور انقلاب اور نظام کل کی طرف نہیں لے جانا چاہتے تھے۔ ان کی سیاسی وابستگی ان لوگوں کے ساتھ تھی جن کی سیاست کرپٹ تھی۔ ایسے لوگ باغبان اور صیاد دونوں کو بیک وقت خوش رکھ کر گاڑی چلانا چاہتے تھے۔ تو ہمارے سیاست میں آنے سے دراصل ایسے لوگوں کو دھچکہ لگا کیونکہ دین 'انقلاب اور نظام کل کے بارے میں ان کا کوئی concept نہیں تھا 'ان کی سوچ بڑی جامد اور تنگ تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کی سیاسی وابستگی مسلم لیگ یا پیپلزپارٹی کے ساتھ تھی' ان کے ساتھ تو یہ مسئلہ ہوا لیکن ہماری تحریک کے کسی آدمی نے نہ تو دلچسپی کم کی اور نہ ہی وہ ہم سے لاتعلق ہوا۔ ہمارے سارے لوگ اول دن سے ہمارے ساتھ موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے مزید فرمایا کہ اگر کوئی ہماری مقبولیت میں کمی کی بات کرتا ہے تو سیاست میں آنے کے بعد پچھلے دس بارہ برس میں ہماری مقبولیت میں ایک ہزار فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اکیس سال کی پوری تاریخ میں پاکستان میں بھی اور پاکستان کے باہر بھی کبھی وہ مقبولیت نہیں رہی جو آج ہے۔ 1998ء میں جب میں عوامی اتحاد کا صدر بنا تھا تو پیپلزپارٹی سمیت ملک کی 18 بڑی چھوٹی سیاسی جماعتیں اس الائنس میں شامل تھیں اور بطور چیرمین میں نے اس سے اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا تو پہلے دو اڑھائی سالوں میں تحریک کو جو

Marfat.com



حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے مکان کی چار دیواری کے اندر منہاج القرآن کے قافلہ کی نماز (14 ستمبر 1994ء)

کامیابیاں ہوئیں اور مجھے جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ سب کے سامنے ہے۔ اگر کوئی کچھ کہتا ہے تو وہ اس کی کج فہمی ہے۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اب روئے زمین پر کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو یہ کہے کہ میرا سیاست میں آنا غلط تھا یا سیاست میں آنے کے بعد میری مقبولیت میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ لوگ چشم بینا سے نہیں دیکھتے۔ ہماری مقبولیت چشم بینا کو تو نظر آتی ہے' "دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے"۔ میں نے سیاست میں قدم رکھا اور عین اسلام کے تقاضوں اور احکام کے مطابق رکھا' بقول علامہ

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

گفتگو کے آخر میں اپنے مرشد پاک کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے فرمایا' میں نے حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی مدظلہ العالی سے بیعت سے پہلے استخارہ مسنونہ کیا۔ یہ حضور اکرمؐ اور صحابہ کی سنت ہے۔ جب میں نے حضرت داتا صاحبؒ کی کشف المحجوب میں استخارہ سے متعلق باب پڑھا تو میں وہاں سے استخارہ کے لئے Motivate ہوا اور میں نے سات راتوں تک استخارہ کیا۔ پہلی رات' تیسری رات اور ساتویں رات ایک ہی شیخ کی زیارت کی اور وہ آپ تھے۔ سات راتوں میں تین دفعہ خواب میں آپ کی زیارت ہوئی۔ آخری رات حضور سیدنا غوث پاکؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؒ نے مجھے حکم دیا کہ سید طاہر علاؤ الدین الگیلانی کو میں نے کہہ دیا ہے' اب تم جا کر ان کی بیعت کر لو۔ چنانچہ میں حالت خواب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کر لی' آپ کو روحانی طور پر اس بات کی آگاہی تھی اس لئے کہ آپ کو حضور غوث معظم کا پیغام مل چکا تھا۔ میں نے اپنے مرشد پاک کو اسلاف و اکابر اولیاء اللہ کا کامل نمونہ پایا۔ سنت محمدی اور دین محمدی کا عظیم عامل اور منبع سنت و متبع شریعت پایا' غیرت دین اور حمیت اسلام میں بے مثل پایا۔ وہ تقویٰ میں بے نظیر تھے' علوم دینیہ میں بحر زخار تھے' طہارت و استغناء میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے' معرفت و عرفان کے بہت اونچے درجے پر تھے' ان کا تقویٰ' تورع' ایقان و عرفان' اخلاص' طہارت و پاکیزگی' ظاہر و باطن' شریعت و

Marfat.com



فرانس میں بوندی میں قائم ہونے والے تحریک منہاج القرآن کے پہلے سینٹر میں منعقد ہونے والی ایک تقریب میں حافظ محمد نذیر احمد صاحب خطاب کر رہے ہیں جبکہ فرانس کے ادارہ منہاج القرآن کے ڈائریکٹر حافظ محمد اقبال اعظم صاحب اور مصطفٰے قریشی صاحب سٹیج پر موجود ہیں۔

سنت کا اتباع اور استقامت و کرامت قرون اولیٰ کے مسلمانوں جیسی تھی - گویا وہ ایک مثالی پیرو مرشد اور عشق و عمل کی سچی تصویر تھے - وہ ایسے تھے جیسے کوئی ہزار سال پہلے کے دور کی کوئی روح رہ گئی تھی' وہ مجھ پر بہت شفیق تھے' میرے لئے میرے والد محترم تھے' اباجی قبلہ کے وصال کے بعد میرے شیخ طریقت اور پیر و مرشد بھی وہی تھے اور والد گرامی بھی - انہوں نے مجھے ہمیشہ اپنا بیٹا سمجھا' میری روحانی پرورش کی اور دینی تربیت فرمائی' پھر معرفت کی منازل طے کرائیں اور میرے روحانی عقدے حل کراتے ہوئے ہر طرح میری تربیت و پرورش کی -

اپنے مرشد کے سلسلہ کو آگے بڑھانے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں پروفیسر صاحب نے فرمایا' میں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ میں پیری مریدی نہیں کروں گا - اپنے مرشد کی تعلیمات کو فروغ دینا میرے مشن کا حصہ ہے' لیکن بحیثیت پیر نہیں - ایک شخص نے آپ کو خط لکھا کہ آپ طاہر القادری صاحب کو خلافت عطا فرمائیں - آپ نے جواباً" فرمایا کہ آپ طاہر القادری سے پوچھیں اگر وہ خلافت چاہتا ہے تو فقیر اس کو ایک ہزار خلافت عطا کرے گا لیکن وہ خلافت کا طالب نہیں بلکہ میرا بیٹا ہے - میں نے بین الاقوامی طور پر جملہ سلاسل کے لوگوں پر مشتمل ایک تحریک شروع کی ہے' اس میں تمام علماء و مشائخ شامل ہیں' میں کسی ایک سلسلے کا شیخ ہوتا تو کام محدود کر دیتا - ہمارا سلسلہ تو پوری امت کے لوگوں کے لئے ہے' ایسے لوگ جو حضورؐ سرور کائنات کے سچے عاشق ہیں -

Marfat.com

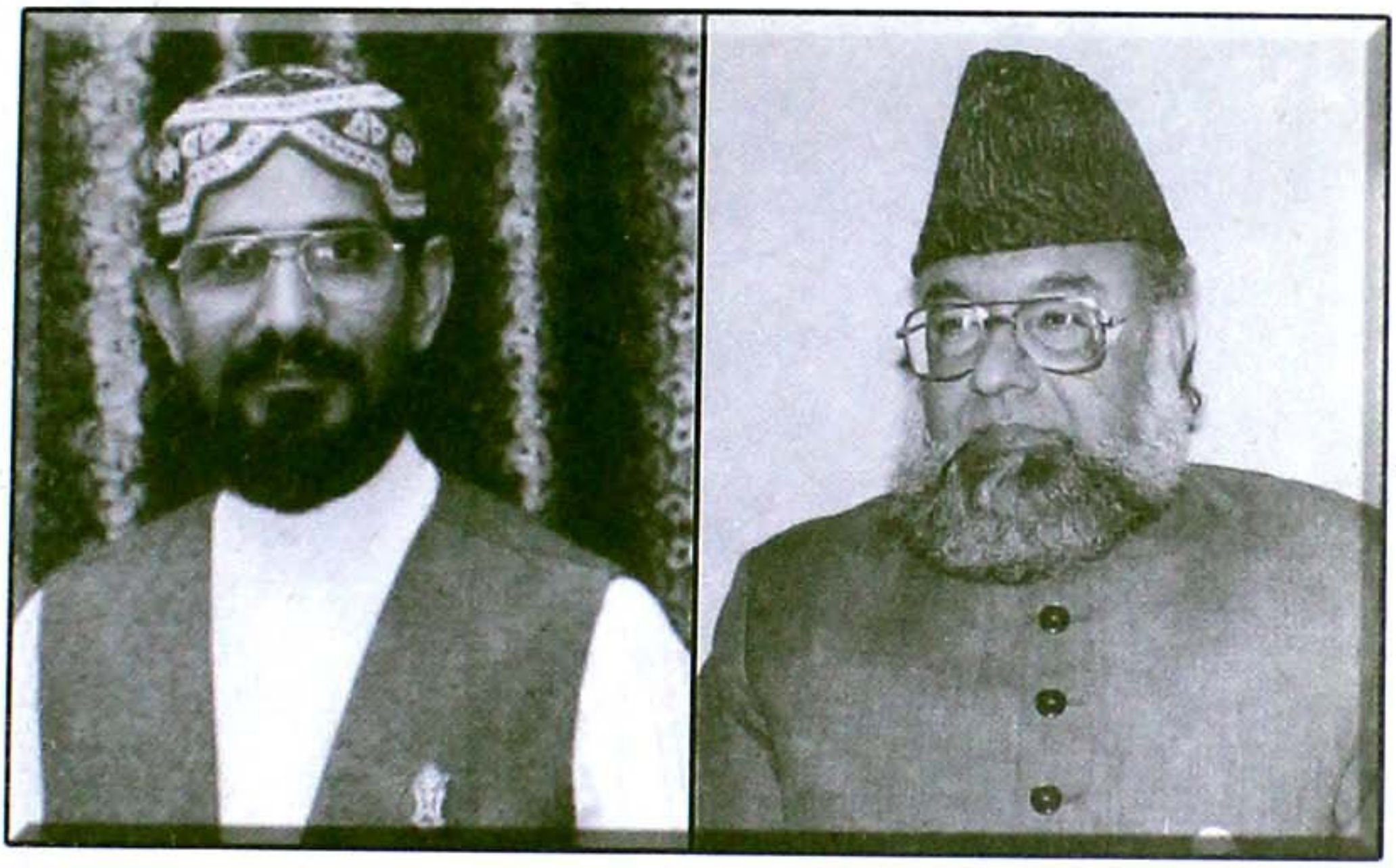

تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب درانی اور سابق ناظم اعلیٰ
و موجودہ چیف کوآرڈی نیٹر حاجی غلام مصطفےٰ ملک صاحب

برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ کی خدمات کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے فرمایا میں ان کے لئے دعاگو ہوں ان کی خدمات کو دل سے سراہتا ہوں اور تحسین کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا نام پورے عزم سے دیار غیر میں بلند فرمایا ہے' مساجد بنوائی ہیں۔ میں تمام مشائخ و علمائے اہل سنت کی کاوشوں کی پذیرائی کے لئے دعاگو ہوں' انہوں نے انگلستان میں قال اللہ و قال الرسولؐ کے جھنڈے گاڑے۔ صلوٰۃ و سلام کے علم بلند کئے' دینی ادارے بنائے' حضورؐ کی نعت کو مقبول بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سرکارؐ کی رسالت کے پیغام کو عام کیا اور نوجوانوں کی کماحقہ' رہنمائی کی' کوتاہیاں اور کمزوریاں تو ہر طبقے میں ہوتی ہیں' زمین میں کوئی طبقہ ان سے بری نہیں کیونکہ یہ انسان ہیں' فرشتوں کا طبقہ نہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ اللہ کے دین اور اس کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف ہیں' یہ ان کا جہاد عظیم ہے جس کی مقبولیت کے لئے میں دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر اور ان پر حکمت کے دروازے کھول دے اور ہماری اصلاح حال فرمائے اور العلماء ورثۃ العلماء کا صحیح مصداق بنائے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا تھا کہ جو لوگ تحریک منہاج القرآن میں شامل ہوئے وہ آج بھی روز اول کی طرح سو فیصد خلوص نیت کے ساتھ قطعی بے لوث انداز میں اپنے مشن کی کامیابی کے لئے دن رات جدوجہد میں مصروف ہیں۔ چنانچہ تحریک سے وابستہ ایسی شخصیات میں بہت سے نام آتے ہیں لیکن خاص طور پر تحریک کے مرکزی امیر جناب صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب درانی' PAT کے چیف کوآرڈی نیٹر حاجی غلام مصطفےٰ ملک صاحب' پروفیسر صاحب کے

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اور تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب ایک تنظیمی اجلاس کے دوران

پرائیویٹ سکریٹری مرزا خالد اقبال صاحب قمر' اسلام آباد میں متعین ڈائرکٹر فارن افیئرز (تحریک منہاج القرآن) جناب نوید بیگ اور ڈائرکٹر تعلقات عامہ جناب عابد شاہ گیلانی قابل ذکر ہیں۔

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب خود ایک بڑے روحانی سلسلہ سے وابستہ ہیں اور دو جلیل القدر خانوادگان طریقت کے سجادہ نشین اور مجاز خلیفہ اول ہیں' ان کا تفصیلی ذکر آگے پیش کیا جا رہا ہے۔ حاجی غلام مصطفےٰ ملک صاحب پروفیسر صاحب کے قریبی معتمدین میں شامل ہیں - آپ ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن ' پرنسپل و یمنز کالج ' پرنسپل جامعہ تحفیظ القرآن اور پرائیویٹ سکریٹری ٹو قائد تحریک منہاج القرآن کی ذمہ داریاں بحسن و خوبی ادا کرتے رہے ہیں ' آج کل وہ PAT کے چیف کوآرڈی نیٹر کے عہدہ پر فائز ہیں - مرزا خالد اقبال صاحب قمر بھی پروفیسر صاحب کے بہت قریبی معتمد ہیں اور اسی وجہ سے ' آج کل ان کے پرائیویٹ سکریٹری کے طور پر انتہائی اہم ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں - اس کے ساتھ ساتھ وہ تحریک منہاج القرآن کے ڈپٹی ڈائرکٹر فارن افیئرز کے عہدے پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی

تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن خان صاحب درانی کا کہنا ہے کہ آپ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب سے ایک روشن خیال سکالر اور مدبر کے طور پر متاثر تھے - ان سے آپ کی پہلی ملاقات 1982ء میں اس وقت ہوئی جب پروفیسر صاحب اپنے عنفوان شباب میں تھے اور رحمانیہ مسجد شادمان لاہور میں خطبہ جمعہ اور درس قرآن دیتے تھے - میاں محمد شریف اور میاں نواز شریف

Marfat.com

نے پروفیسر صاحب سے درخواست کی بلکہ اصرار کیا کہ وہ رحمانیہ مسجد کے بجائے اتفاق مسجد ماڈل ٹاؤن میں خطبہ دیا کریں - پروفیسر صاحب نے اس شرط پر اتفاق مسجد م یں خطابت کا آغاز کیا کہ وہ اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں لیں گے - تاہم انہوں نے شادمان میں بھی درس قران کا سلسلہ جاری رکھا اور مسکین صاحب ان کے خطبات اور دروس میں شرکت کے لئے پشاور سے اکثر آتے رہے -

صاجزادہ مسکین فیض الر حمٰن صاحب درانی کو روحانی فیوض و برکات ورثہ میں ملے ہیں - آپ کے والدین اور نانا حضور مطلع روحانیت تھے' خاص طور پر آپ کی والدہ محترمہ مرقع صالحیت و للہیت اور روحانیت کے ایک اعلیٰ مقام پر فائز تھیں - صاجزادہ مسکین صاحب کی خاندانی روایات میں خدا ترسی 'حب رسولؐ' علم دوستی' خدمت بنی نوع انسان' اعزہ کی عزت و توقیر' شرع متین پر عمل اور اقدار دین کا فروغ شامل ہیں - جیسا کہ نام سے ظاہر ہے صاجزادہ مسکین صاحب کا تعلق درانی قبیلہ سے ہے جو اپنی عسکری مہارت و شجاعت میں مشہور ہے - آپ کے دادا سردار عبدالرحمٰن خان درانی انگلستان میں انگریزی فوج کے اعلیٰ افسر تھے اور برطانیہ کے پولو چمپئین تھے -وہ قیام پاکستان سے قبل ہی انگلستان سے لاہور منتقل ہو گئے تھے' پھر کچھ عرصہ بعد اپنے آباؤ اجداد کی زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے پشاور آ گئے - صاجزادہ مسکین صاحب کی دادی صاحبہ کا تعلق ایران سے تھا - مسکین صاحب کے والد گرامی سردار فضل الرحمان خان درانی کی ولادت لاہور میں ہوئی تھی اور انہوں نے دیال سنگھ کالج میں تعلیم حاصل کی' وہ ہاکی کے بہترین کھلاڑی تھے - 18 سال کی عمر میں انڈیا کی قومی ہاکی ٹیم میں سلیکٹ ہوئے' وہ ٹیم کے سب سے کم عمر کھلاڑی تھے - قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی قومی ہاکی ٹیم میں شامل ہوئے - وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ پر فائز رہے -

صاجزادہ مسکین درانی صاحب کی والدہ محترمہ ایک معزز سادات گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں اور چشتیہ خاندان کی شمع فروزاں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی اولاد میں سے تھیں - حافظ قرآن اور عالمہ دین تھیں - مسکین صاحب کے نانا حضرت سید فضل الرحمان چشتیؒ جو حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ کے ہم عصر تھے' ہر وقت حالت جذب میں رہتے تھے لیکن جب گفتگو کرتے تو ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی علم و دانش کے دریا بہا رہا ہو - حضرت فضل الرحمان چشتی کے والد گرامی حضرت سید جمیل الرحمٰن چشتی 1918ء سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور انہیں سرکار دو عالمؐ کے در اقدس کی خاکروبی کا شرف حاصل تھا - انہیں وہیں بشارت ہوئی کہ تمہارے خاندان میں ایک بڑے مرتبہ والی بچی پیدا ہوگی' چونکہ ان کے صاجزادے حضرت فضل الرحمان چشتی حالت جذب میں رہتے تھے اس لئے وہ اپنی پوتی کی دیکھ بھال اور تربیت کے لئے خود واپس آ گئے - ان کی یہ پوتی ہی مسکین صاحب کی والدہ محترمہ تھیں -

صاجزادہ مسیکن صاحب کے دادا سردار عبدالرحمٰن خان درانی آپ کے نانا حضرت فضل الرحمٰن چشتی کے مرید تھے - 1940ء کی بات ہے کہ ایک روز حالت جذب میں حضرت صاحب نے مسکین صاحب کے دادا کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو بلاؤ میں اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں - مسکین صاحب کے والد

Marfat.com



رمضان المبارک کی 27 ویں شب کو پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کا خطاب۔ان کے بائیں جانب تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب درانی ہیں

ان دنوں انگلینڈ میں مقیم تھے ' سردار عبدالرحمٰن درانی اپنے مرشد کا حکم سن کر خود انگلینڈ گئے اور اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر آگئے ۔ مسکین صاحب کے نانا محترم نے سردار فضل الرحمان درانی اور اپنی صاحبزادی کو ساتھ بٹھا کر خود نکاح پڑھایا ۔ مسکین صاحب نے بتایا کہ ان کے نانا اور نانی ان کی والدہ یعنی اپنی صاحبزادی کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ ان کا نام نہیں لیتے تھے اور انہیں باجی گل کہہ کر پکارا کرتے تھے ۔ان کے جہیز میں ان کے دادا کی کتابوں سے بھرے ہوئے سات ٹرنک بھی شامل تھے ۔

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب کی پیدائش 25 جون 1942ء کو پشاور میں ہوئی ۔ آپ کی والدہ نے آپ کی پیدائش سے قبل فرمادیا تھا کہ جو بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے اس کی دو نشانیاں ہوں گی ' ایک یہ کہ اس کی پیٹھ پر مہر ہو گی اور دوسرے یہ کہ اس مہر پر بال ہوں گے ۔ یہ مہر حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ کی ہو گی اور بال حضرت داتا گنج بخشؒ کی نشانی ہوں گے ۔ مسکین صاحب کی والدہ محترمہ شادی کے صرف دو سال بعد تک حیات رہیں انہوں نے وصال سے پہلے وصیت کی کہ صاحبزادے کو بارہ سال

Marfat.com

تک ہر سال 10 محرم کو داتا صاحبؒ کے دربار میں حاضری کے لئے لے جایا جائے ورنہ وہ حالت جذب میں چلے جائیں گے - چونکہ مسکین صاحب کے والد محترم واپس انگلینڈ چلے گئے تھے اس لئے مسکین صاحب نے زیادہ تر اپنے ننھیال میں پرورش پائی - ان کے دادا اور دادی نے بھی ان کی بہت اچھی طرح دیکھ بھال کی - وہ ہر سال 10 محرم کو بڑے اہتمام سے انہیں پشاور سے لاہور لاتے اور داتا صاحب کے حضور پیش کرتے -

صاحبزادہ مسکین صاحب کی والدہ محترمہ اپنے والدین کی سب سے بڑی اولاد تھیں - ان کے بعد مسکین صاحب کے نانا کے تین صاحبزادے تھے لیکن انہوں نے اپنے کسی صاحبزادے کو خلافت نہیں دی بلکہ اپنے نواسے یعنی مسکین صاحب کو جبکہ ان کی عمر صرف بارہ سال تھی' دستار خلافت پہنادی - بعد میں مسکین صاحب کا رابطہ بونیر کے ایک بڑے پایہ کے بزرگ حضرت محمود شاہ قریشیؒ سے ہوا جو آپ کے نانا محترم کے ہم عصر اور بہت قریبی دوست تھے - حضرت محمود شاہ حضرت بہاؤالحق ذکریا ملتانی کی اولاد میں سے تھے - صاحبزادہ مسکین صاحب نے شلباندی شریف (بونیر) میں حضرت محمود شاہ صاحب سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی - حضرت محمود شاہ صاحب نے ان کی بہترین روحانی تربیت کی اور ہر مرحلہ پر ان کی رہنمائی کی - حضرت محمود شاہ صاحب 90 سال کی عمر میں 1991ء میں وصال فرما گئے -

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب نے عصری لحاظ سے مکینیکل انجنئرنگ کی تعلیم حاصل کی پھر آٹو موبائل انجنئرنگ میں سپیشلائزیشن کے لئے انگلینڈ چلے گئے - آپ نے 1965ء میں لاہور سے صوبائی سول سروس (پی سی ایس) کا امتحان پاس کیا اور ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے - سرکاری کاموں کے سلسلے میں آپ قریباً" گیارہ سال غیر ممالک میں رہے - واپس آنے کے بعد آپ کی تقرری صوبہ سرحد میں ہو گئی اور آپ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے جنرل منیجر کے عہدہ پر فائز رہے - مسکین صاحب نے اپنی نوجوانی کے دور میں صوبہ سرحد میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا اور اس دوران آپ نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں -

صاحبزادہ صاحب مشہور و معروف ادبی ادارے بزم علم و فن پاکستان کے چیف آرگنائزر رہے ہیں - متعدد ادبی رسائل میں آپ کے مضامین کثرت سے شائع ہوتے رہے - آپ ایتھلیٹکس اور فٹ بال کے مشہور کھلاڑی تھے - صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب نے تحریک منہاج القرآن سے وابستگی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آپ 1982ء میں جن دنوں پشاور میں محکمہ ٹرانسپورٹ سے وابستہ تھے' ہر جمعہ کو صبح گیارہ بجے کی فلائٹ سے پشاور سے لاہور آتے تھے اور رحمانیہ مسجد شادمان ٹاؤن میں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا خطاب سنتے تھے اور ان کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے' پھر سمن آباد میں ان کے گھر جاتے تھے' شام کو شادمان میں ڈاکٹر محمد علی صاحب کی کوٹھی پر پروفیسر صاحب کے درس قرآن میں شرکت کرتے تھے اور رات گیارہ بجے نائٹ کوچ سے پشاور واپس آتے تھے - مسکین صاحب نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن اور دین کو سمجھنے کا سلیقہ میں نے ڈاکٹر طاہر القادری صاحب سے سیکھا -

Marfat.com

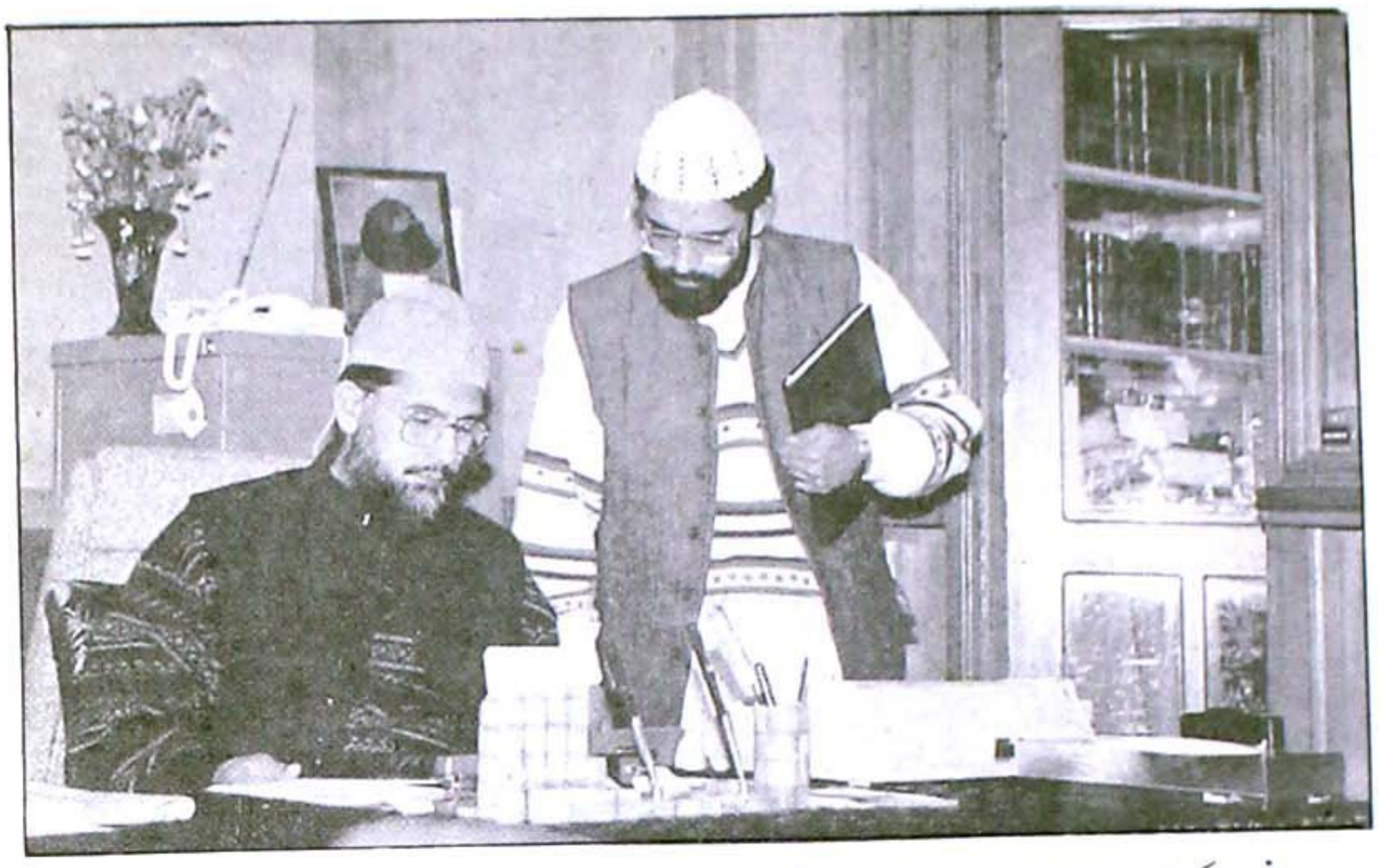

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب لندن میں تحریک منہاج القرآن کے دفتر میں علامہ محمد افضل صاحب سعیدی کو ہدایات دے رہے ہیں

مسکین صاحب نے بتایا کہ 1984ء میں ادارہ منہاج القرآن کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور اس کی مجلس شوریٰ کے پہلے اجلاس میں مرکزی کابینہ قائم کی گئی جس میں آپ کو ادارہ منہاج القرآن کا مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا جبکہ حافظ امین الدین صاحب کو مرکزی صدر منتخب کیا گیا۔ ادارہ کے صوبہ سرحد کے پہلے صدر محمد یوسف خٹک صاحب تھے جو صوبہ سرحد کے اکاؤنٹ جنرل کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ چونکہ مسکین صاحب کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا اس لئے آپ وہاں کے تنظیمی اور دعوتی و تربیتی کاموں میں بھی بھرپور طور پر عملی حصہ لیتے رہے۔ 1994ء میں جب ادارہ منہاج القرآن کو عالمگیر سطح پر متحرک کرنے کے لئے اسے تحریک منہاج القرآن کا نام دیا گیا تو مسکین فیض الرحمٰن صاحب کو صوبہ سرحد کا پہلا امیر تحریک مقرر کیا گیا۔ مسکین صاحب ان دنوں پشاور میں صوبہ سرحد کے ڈائرکٹر ٹیکنیکل، روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے عہدہ پر فائز تھے، بعد میں وہ جنرل مینجر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ کی مدت ملازمت ختم ہونے میں آٹھ سال ابھی باقی تھے لیکن 1995ء میں پروفیسر صاحب کے حکم پر آپ ملازمت سے مستعفی ہو کر تحریک منہاج القرآن کے مرکز میں آگئے جہاں آپ کا تقرر مرکزی امیر تحریک کے طور پر عمل میں آیا اور آپ اب تک یہ اہم ذمہ داری بطرز احسن پوری کر رہے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن کی مجموعی نگرانی کے ساتھ ساتھ، اس کے تمام منصوبوں کی بنیادی پلاننگ، ان پر عملدرآمد، ان کی مانیٹرنگ اور کنٹرولنگ اور دنیا کے 83 ملکوں میں تحریک کی PERFORMANCE EVALUATION آپ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے اور آپ براہ راست سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اور مجلس شوریٰ کو جواب دہ ہیں۔ مسکین صاحب نے بتایا کہ جب تک وہ پشاور میں تھے، اس وقت تک آپ نے سلسلہ چشتیہ میں باقاعدہ بیعت کرنے کے

Marfat.com

سلسلہ جاری رکھا لیکن جب سے آپ نے لاہور آکر تحریک کے مرکزی امیر کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں اس وقت سے یہ سلسلہ ترک کر دیا ہے اور آپ تمام تر توجہ تحریک کی ذمہ داریوں پر دے رہے ہیں' البتہ جو پرانے لوگ ہیں ان سے رابطہ رہتا ہے لیکن روایتی پیری مریدی کا سلسلہ اب نہیں ہے۔

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن صاحب درانی نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن کی عالمی سطح پر شاندار کامیابی اور روز افزوں ترقی درحقیقت پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی شخصیت کا کمال ہے' وہ ایک اعلیٰ پایہ کے ایڈمنسٹریٹر اور CHARISMATIC لیڈر ہیں - مسکین صاحب کا فرمانا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر تصوف اور سلوک کے حوالے سے کوئی شخص ڈاکٹر صاحب سے زیادہ علم نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے مرشد سے خود گزارش کی کہ مجھے خلافت نہ دی جائے۔ مسکین صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب بظاہر شان و شوکت والے دینی سکالر اور سیاسی لیڈر ہیں لیکن اندر سے مرد درویش ہیں' ان کی راتیں رو رو کر گزرتی ہیں - میں سفر میں بھی ان کے ساتھ رہا ہوں' میں نے جہاں راتوں کو ان کی آہ و فغاں اور شب بیداریاں خود سنی اور دیکھی ہیں وہاں دن میں ان کو ایک اعلیٰ درجے کا منتظم' مدبر اور STATESMAN پایا ہے' وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرنے والے شخص ہیں۔



اسلام آباد میں جاپانی سفارت خانہ کے فرسٹ پولیٹیکل سکریٹری مسٹر توشی کازوایسو مورا تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سکریٹریٹ (لاہور) میں چیف کوآرڈی نیٹر حاجی غلام مصطفےٰ ملک صاحب کے ساتھ

Marfat.com

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کا نام نامی اسم گرامی تبلیغ دین کے حوالہ سے نہ صرف پاکستان اور برطانیہ بلکہ پورے یورپ کے روحانی اور مذہبی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں اس لئے کہ آپؒ نے 36 برس تک سرزمین برطانیہ پر بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم دکھایا اور بلیک برن میں آپ کا آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ مرجع خلائق بنا رہا۔ گو کہ آپ 12 اپریل 1999ء کو اس دار فانی سے پردہ فرما گئے لیکن آپؒ کے روحانی فیض کا سلسلہ جاری و ساری ہے' آپ کے صاحبزادے اور سجادہ نشین

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی اسلم صاحب نقشبندیؒ کے مرشد حضرت خواجہ زریں بخت سلطان الاولیاء حضرت صوفی نواب دینؒ

صاحبزادہ محمد ریاض احمد صاحب نقشبندی اپنے عظیم والد گرامی کے نقش قدم پر چل کر دینی و تبلیغی جدوجہد میں مصروف ہیں اور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ بلیک برن میں آپ کے مشن کو بحسن و خوبی آگے بڑھا رہے ہیں - صاحبزادہ ریاض احمد صاحب اپنے والد بزرگوار خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کی تمام روایات کو اپناتے ہوئے دینی روحانی مجالس و محافل ' جلسوں و جلوسوں اور اجتماعات کی صدارت فرماتے ہیں - صاحبزادہ صاحب نے درود پاک کی ایک انتہائی خوبصورت اور رنگین طباعت سے مزین کتاب "خزینہ درود شریف" شائع کرائی ہے جو ہر خاص و عام میں بہت مقبول ہوئی ہے - حضرت صوفی صاحب قبلہؒ کے دوسرے صاحبزادے ' صاحبزادہ رضا احمد صاحب بھی صاحبزادہ ریاض احمد صاحب کے ساتھ

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ اور آپ کے صاحبزادے وجانشین صاحبزادہ خواجہ ریاض احمد صاحب

ان کی دینی و تبلیغی سرگرمیوں میں ان کے شانہ بشانہ شریک ہیں۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ ہمیشہ ایک منفرد مقام اور مقبولیت کے حامل رہے، تبلیغ دین کے لئے ان کا اپنا ایک جداگانہ انداز تھا آپؒ ہر قسم کی تنقید و نکتہ چینی سے بے نیاز ہو کر اپنے مشن کی تکمیل کیلئے شب و روز جدوجہد میں مصروف رہے۔ زیر نظر انٹرویو ان کے وصال سے قبل بلیک برن میں ان کے آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ پر ہوا تھا۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب 4 اپریل 1934ء کو مردم خیز خطہ جہلم کے قصبہ ٹاہلیا نوالہ (موجودہ نام شاد پور شریف) میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد مکرم میاں کرم داد ایک نیک طینت تاجر تھے جو کشمیر سے آکر جہلم میں آباد ہوئے تھے۔ قبلہ صوفی صاحبؒ نے میٹرک تک تعلیم اسلامیہ ہائی سکول جہلم سے حاصل کی تھی، ان کا شمار سکول کے محنتی اور ذہین طلباء میں ہوتا تھا، شروع ہی سے ان کو دنیاوی معاملات اور تفریحات سے دلچسپی نہ تھی اور وہ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی جستجو میں رہتے تھے اور دینی علوم کی کتابوں سے بھی اکتساب کرتے رہتے تھے۔ میٹرک کے بعد وہ فوجی ٹیکسٹائل ملز جہلم میں ملازم ہو گئے اسی دوران کسی نے ان سے تذکرہ کیا کہ موہری شریف، گجرات میں ایک بزرگ رہتے ہیں جو بہت کامل شخصیت ہیں چنانچہ وہ اپنے ایک دوست رضا احمد کے ہمراہ موہری شریف گئے، جہاں حضرت خواجہ صوفی نواب الدین صاحبؒ کی شخصیت نے ان کو اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے اسی دن یعنی یکم اکتوبر 1957ء کو ان کے دست حق پرست پر بیعت کرلی اور سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک ہو گئے۔ قبلہ صوفی صاحبؒ

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ 1982ء میں لوٹن میں اپنے عقیدت مندوں کے

اپنے پیرو مرشد کے حکم پر 15 اکتوبر 1963ء کو برطانیہ پہنچے اور رزق حلال کمانے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ جن معدودے چند افراد نے ابتداء میں مسلمانان برطانیہ کو دوبارہ دین مبین کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کیا' ان میں حضرت صوفی صاحبؒ کا نام بہت نمایاں ہے۔ ظاہری طور پر ان کو حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم موہرویؒ کے توسط سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت دی گئی اور دربار عالیہ موہری شریف سے آپ کو جبہ و دستار سے نوازا گیا جبکہ 1969ء میں ان کے مرشد قبلہ عالم زریں زر بخت حضرت خواجہ صوفی نواب الدین صاحبؒ نے باطنی طور پر آپ کو اجازت خلافت مرحمت فرمائی جس کے بعد خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی نے سلسلہ عالیہ کے کام کا آغاز کیا' آپؒ کے وصال تک ہزاروں لوگ آپ سے رہنمائی حاصل کر چکے تھے۔ سینکڑوں انگریزوں اور دیگر غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' ایسے ہزاروں مسلمان نوجوانوں کو جو مغرب کی رنگینیوں میں کھو چکے تھے صوفی صاحب قبلہ نے دوبارہ راہ حق پر لگایا۔

انٹرویو کے دوران خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابتدا میں جب میں برطانیہ پہنچا تو مجھے خاصی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا' کیونکہ یہاں نہ تو مساجد تھیں نہ ہی دین کے حوالے سے کام ہو رہا تھا اور نہ ہی دینی ادارے تھے۔ میں واتھم سٹو میں تھا' اس وقت صرف بریڈ فورڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی تحریک جمعیت تبلیغ الاسلام دینی حوالے سے کام کر رہی تھی۔ بعد ازاں پیر عبدالوہاب صدیقی صاحب بھی آگئے۔ علماء کرام اور بزرگان دین کی آمد کا سلسلہ بہت بعد میں شروع ہوا' میں اس دوران 6 سال تک واتھم سٹو میں ایک فیکٹری میں کام کرتا رہا اور ساتھ ہی دینی امور کے حوالے سے احباب میں تبلیغ بھی کرتا رہتا تھا لیکن اسی اثناء میں ایک اور عقیدت مند

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی، شیخ محمد ناظم صاحب حقانی، ایک انگریز پادری اور صوفی معروف حسین

میرے پاس آیا کہ مڈلز برو میں ایک مسجد ہے وہاں کام نہیں ہو رہا آپ ہمارے ساتھ چلیں جس پر میں مڈلز برو چلا گیا، وہاں دینی تبلیغ کرتا رہا اور بچوں کو تعلیم بھی دیتا رہا جس کے بعد میں واپس لندن چلا آیا۔ 1971ء میں، میں بریڈ فورڈ آگیا اور یہاں دو مکان لے کر ان میں تبلیغ دین اور ذکر و اذکار کا سلسلہ شروع کیا لیکن وہاں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ بعض کرم فرما مخالفت کرنے لگے۔ چنانچہ بارہ سال بریڈ فورڈ میں رہنے کے بعد میں 85ء میں بلیک برن منتقل ہو گیا اور یہاں تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کر دیا، جو الحمدللہ گزشتہ 14 سال سے جاری ہے۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ نے فرمایا تھا کہ میں نے باطنی طور پر خلافت کی اجازت ملنے کے بعد 69ء میں مڈلز برو سے بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا، اب برطانیہ کے ہر شہر میں میرے مرید موجود ہیں جن کی روحانی تربیت کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا تھا کہ بلیک برن آنے کے بعد ہمیں دینی جدوجہد کے لئے جگہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم نے اٹھارہ ہزار پاؤنڈ میں ایک متروکہ فیکٹری کی عمارت خریدی اور دس ہزار پاؤنڈ اس کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے اور وہاں سے تبلیغ کے کام کا سلسلہ جاری کیا۔ بے شمار ہندوؤں اور انگریزوں نے وہاں آکر اسلام قبول کیا، اس دوران ہم مختلف مکانوں میں ذکر کی محفلیں منعقد کرتے رہے جبکہ موجودہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ اسلامک سینٹر ہم نے 1995ء میں قائم کیا۔ یہ مسجد نہیں ہے کیونکہ مسجد کی اجازت کیلئے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اس میں مسجد کی طرح نماز اور جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے اور اس میں نوجوان نسل کی اخلاقی و روحانی تربیت کی جاتی ہے۔ ہم یہاں اسلامی روایات قائم رکھنے اور ان پر کاربند رہنے کی تعلیمات دیتے ہیں، یہاں میلاد النبیؐ کے

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی 1963ء میں
جب آپ برطانیہ تشریف لائے



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کے والد ماجد میاں کرم دادؒ

پروگرام، نقشبندیہ سلسلہ کا ختم خواجگان اور بزرگوں کے ایام کے حوالے سے خصوصی مجالس منعقد ہوتی ہیں۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ نے مزید فرمایا تھا کہ میرے مریدین پورے برطانیہ میں موجود ہیں۔ ان کی سب سے زیادہ تعداد بریڈ فورڈ میں ہے لیکن اس کے علاوہ بلیک برن، بولٹن، برمنگھم، لندن، ہیلی فیکس، سٹوک آن ٹرینٹ، برسٹل، کیتھلے، لیڈز، پیٹربرو، لوٹن، رادرہم، والسل، بیڈ فورڈ، گیٹس ہیڈ، اولڈہم، نیو کاسل، برنلے، برائر فیلڈ، گلاسگو، مانچسٹر اور نوٹنگھم سمیت تمام مرکزی شہروں میں میرے مرید ہیں، بلیک برن کے علاوہ برنلے میں بھی ہمارا سینٹر ہے جس میں تمام مذہبی تقاریب اور دینی پروگرام ہوتے ہیں، برمنگھم میں بھی ہماری ایک برانچ کام کر رہی ہے

میلاد النبیؐ کا جلوس انتہائی اہتمام اور منفرد انداز سے نکالنے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب

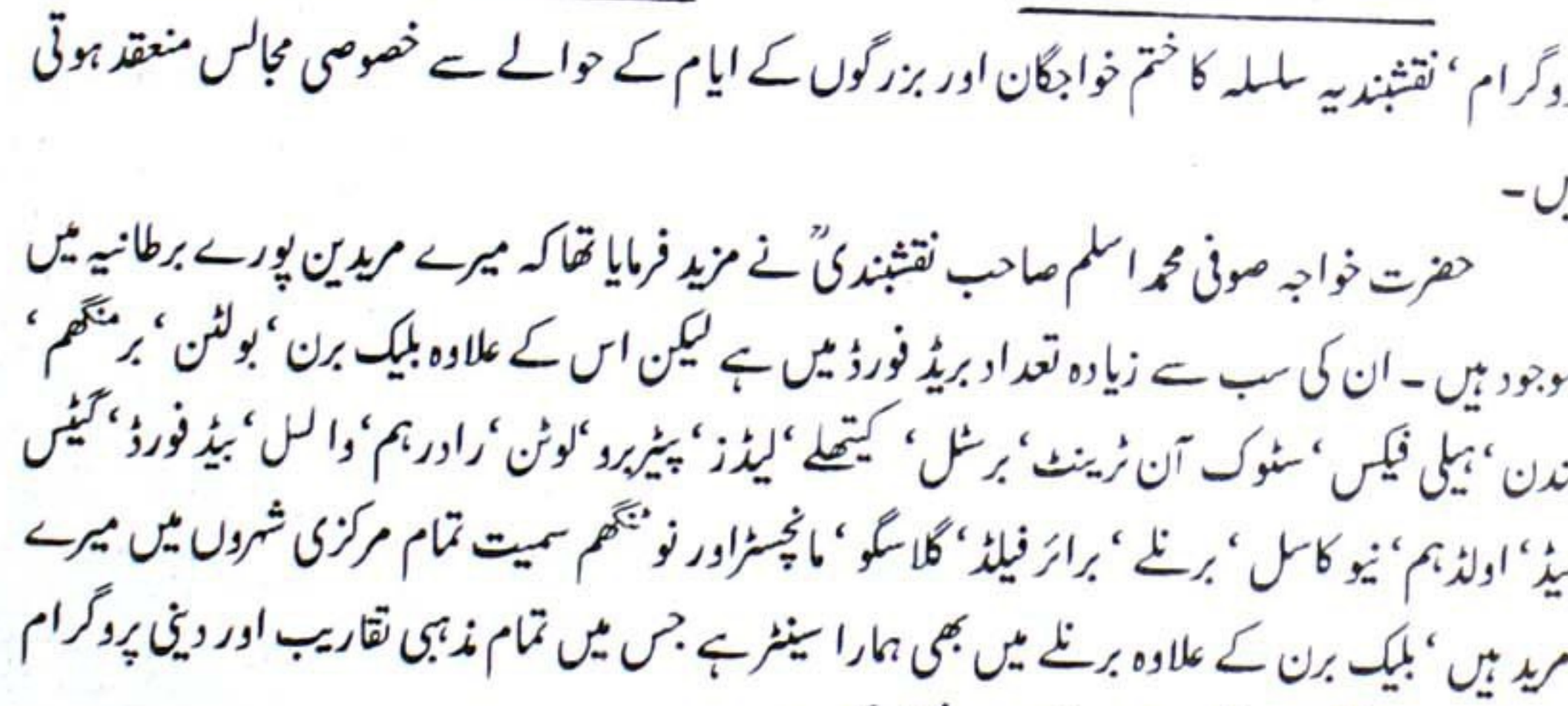

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ 30 جولائی 1977ء کو بلیک برن میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کے لئے
چار گھوڑوں کی بگھی میں تشریف لا رہے ہیں

Marfat.com



شادپور شریف جہلم میں جامع مسجد اسلمیہ کا بلند مینار' روضہ مبارک اور باغیچہ کا ایک دلکش منظر

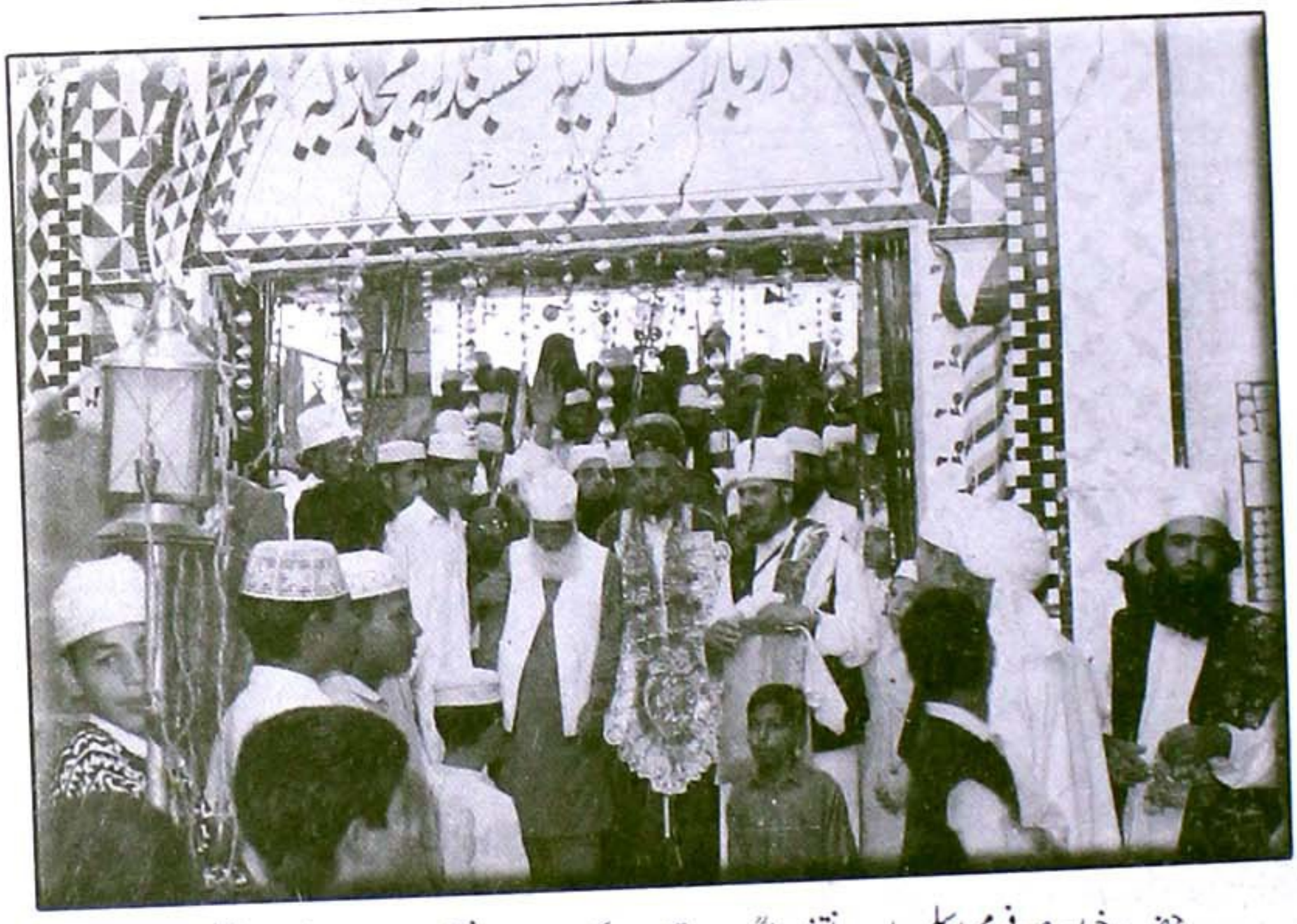

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ اپنے معتقدین کے ہمراہ دربار نقشبندی شادپور شریف جہلم میں

میں خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ نے فرمایا تھا کہ جلوس کے انعقاد کیلئے تمام امور مریدین اور معتقدین ہی انجام دیتے ہیں -پاکستان کی طرح لوگ یہاں بھی عشق رسولؐ پاک کا اظہار کرنے کیلئے خصوصی تیاری کرتے ہیں 'میرے مریدین میرے لئے خصوصی طور پر بگھی لے کر آتے ہیں - 1998ء کے جلوس میں

Marfat.com



بلیک برن میں جلسہ عید میلادالنبیؐ کے موقع پر ایک انگریز نوجوان حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہو رہا ہے

دس ہزار کے لگ بھگ لوگوں نے شرکت کی ' پولیس نے خصوصی حفاظتی اقدامات کئے 'ہیلی کاپٹر کے ذریعے جلوس کی خصوصی فلمبندی بھی کی گئی۔ ہم نے تبلیغ و ترویج دین کے کام کو ذریعہ معاش نہیں بنایا اور یہ توفیق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے کہ میں لوگوں کو ذکر و فکر اور روحانیت کی طرف مائل کروں۔ ہم کسی سے نذر و نیاز یا نذرانے کا مطالبہ نہیں کرتے نہ کسی سے کچھ طلب کرتے ہیں کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیلئے کام کر رہے ہیں اگر کوئی معتقد یا محب خوشی سے کوئی تحفہ یا ہدیہ دے تو وہ علیحدہ بات ہے۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نے فرمایا تھا کہ میں نے پاکستان میں بھی شاد پور شریف ٹاہلیاں والا روڈ پر جہلم میں بہت بڑا ادارہ بنایا ہے جو ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ کے سامنے ہے۔ وہاں بھی الحمدللہ دینی کام ہو رہا ہے۔ وہاں لنگر خانہ اور مہمان خانہ بھی بنایا گیا ہے جبکہ عرس پاک اور ماہانہ مجلس کے پروگرام بھی باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں 'میرا صاجزادہ محمد ریاض احمد سلمہ الرحمان اس آستانہ پر میری جانشینی کے فرائض انجام دیتا ہے۔ (جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے 'صاجزادہ محمد ریاض احمد صاحب اب بلیک برن انگلینڈ میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ پر حضرت صوفی صاحبؒ کی جانشینی کے فرائض انجام دے رہے ہیں)۔ صوفی نے مزید فرمایا تھا کہ میرے آٹھ بیٹے ہیں 'ایک بلیک برن میں مقیم ہے 'ایک برنلے کے سینٹر میں امور انجام دیتا ہے جبکہ ایک بلیک برن سینٹر میں ہی کام کر رہا ہے 'علاوہ ازیں صوفی محمد اصغر صاحب اور دیگر ساتھی بھی اس کار خیر میں بھرپور طریقے سے حصہ لیتے ہیں۔ صوفی محمد اصغر صاحب میرے

Marfat.com



برطانیہ کے ممتاز مذہبی سکالر اور قانون داں علامہ پیرزادہ سردار احمد صاحب قادری حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم نقشبندیؒ کی عمرہ سے واپسی پر مانچسٹر ایرپورٹ پر آپ کا خیر مقدم کررہے ہیں

انتہائی مخلص اور قریبی معتمد اور معتقد ہیں 'نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ اسپرچوئل سنٹر (روحانی مرکز) بلیک برن کے امور کی بھی دیکھ بھال کرتے ہیں اور میرے ہر کام میں میرے معاون ہوتے ہیں۔

درویش صفت صوفی محمد اصغر صاحب 'حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کے ایسے مرید اور متعقد ہیں جنیں فنافی الشیخ کہنا مناسب ہوگا' اپنے شیخ طریقت سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور ان کے آخر وقت تک ان کی خدمت پر ہمہ تن کمربستہ رہے۔ کشمیری النسل صوفی محمد اصغر صاحب میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے اور بارہ سال کی کم عمری میں ہی والدین کے ہمراہ برطانیہ آگئے۔ ابتداء میں لندن میں مقیم رہے پھر مڈلز برو کلیولینڈ آگئے 'سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ ایک ٹیکسٹائل انڈسٹری سے وابستہ ہو گئے۔ وہ جن دنوں والدین کے ہمراہ مڈلز برو کلیولینڈ میں مقیم تھے اور سکول میں تعلیم حاصل کررہے تھے اور دینی تعلیم کیلئے مسجد جاتے تھے ان دنوں وہ اپنی زندگی میں عجیب طرح کی بے سکونی محسوس کرتے تھے۔ جس مسجد میں وہ دینی تعلیم کیلئے جاتے تھے اس مسجد کے امام صاحب انہیں دینی حوالے سے مطمئن کرنے سے قاصر تھے 'اسی دوران مسجد کی انتظامیہ کمیٹی نے ان امام صاحب کو تبدیل کرکے خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کو وہاں بلالیا 'صوفی محمد اصغر صاحب نے ان کی مجلس میں آنا شروع کیا تو وہ ان کا اخلاق 'حسن سلوک 'کردار اور عمل دیکھ کر ان کے گرویدہ ہو گئے اور ان سے بیعت بھی کرلی 'عقیدت و محبت کا یہ سلسلہ حضرت صوفی صاحبؒ قبلہ کے آخر وقت تک رہا اور اب بھی ہے۔ مڈلز برو میں خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کے عقیدت مند نوجوانوں کا ایک وسیع حلقہ بن گیا تھا 'جہاں ذکر و فکر

Marfat.com



1997ء میں برمنگھم میں بین الاقوامی سنی کانفرنس کے موقع پر حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ حضرت صوفی محمد عبداللہ خان صاحب، حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورہ شریف، راجہ سلیم اختر صاحب اور علامہ محمد بوستان صاحب قادری



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ اور خلیفہ صوفی محمد اصغر صاحب نقشبندی ایک روحانی محفل میں

Marfat.com



صاحبزادہ صوفی ریاض احمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ شادپور شریف بلیک برن میں اپنے والد مکرم حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب کے پہلے سالانہ عرس کے موقع پر۔ان کے ساتھ دائیں جانب صوفی محمد اصغر صاحب اور بائیں جانب صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن صاحب ہیں جبکہ الحاج خورشید احمد صاحب صلوٰۃ وسلام پیش کررہے ہیں

کی محفلیں منعقد ہوتی تھیں لیکن اسی اثناء میں صوفی صاحب بریڈ فورڈ چلے گئے اور صوفی محمد اصغر صاحب کیتھلے چلے آئے 'بعد ازاں وہ اپنے پیر طریقت کی دوری برداشت نہ کرسکے اور ان کے پاس بلیک برن پہنچ گئے اور آج تک وہیں ہیں۔

حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کی دینی 'روحانی اور تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صوفی محمد اصغر صاحب نے کہا کہ حضرت صوفی صاحبؒ ایک انتہائی کم گو لیکن بلند کردار اور بزرگ ہستی تھے ۔ایسے نوجوان جو کلبوں اور پبوں (شراب خانوں) میں زندگی گزارتے تھے حضرت صوفی صاحبؒ کی ایک نگاہ سے ان کی زندگیاں بدل گئی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ اب تو جگہ جگہ مساجد اور مدرسے قائم ہو گئے ہیں لیکن 63ء میں جب حضرت صاحبؒ نے لندن سے تبلیغ اور ذکر کی محفلوں کا آغاز کیا اس وقت مساجد نہ ہونے کے برابر تھیں لیکن ان کے حسن اخلاق اور کردار کے باعث لوگ ان کی جانب راغب ہوئے۔ ایک انگریز پادری جو اردو بھی روانی کے ساتھ بولتا تھا 'عیسائیت کی تبلیغ کرتا ہوا حضرت صوفی صاحبؒ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ ہماری بائبل پڑھا کریں 'حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ تمہیں تبلیغ کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے 'وہ پادری کہنے لگا 23 سال 'حضرت صاحبؒ نے پھر اس سے پوچھا کہ بتاؤ ان 23 برسوں میں تم نے کتنے مسلمانوں کو عیسائی بنایا ہے 'پادری کہنے لگا ایک بھی نہیں 'حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ہم نے تھوڑے سے عرصے میں بہت سے عیسائیوں کو مسلمان کیا ہے 'اسی مکالمہ کے دوران نو مسلم پروفیسر حسن جیلانی 'جو پہلے پادری تھے اور ان کا نام PRESTON تھا 'کا فون آیا تو حضرت صاحبؒ نے اس پادری سے فرمایا کہ اس نو مسلم سے پوچھ لو کہ اس نے کس طرح اسلام قبول کیا 'جب پادری پھر بھی عیسائیت پر زور دیتا رہا تو انہوں نے پادری سے فرمایا کہ یہ فقیر تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں

Marfat.com



سکاٹش نو مسلم، جو حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کے حسن اخلاق اور تبلیغ سے متاثر ہو کر آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا اور نقشبندیہ سلسلے میں آپ سے بیعت کی، سالانہ عرس کے موقع پر اسلام کی حقانیت اور آپ کے روحانی فیضان پر اپنے تاثرات بیان کر رہا ہے

لے چلتا ہے تم خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خود پوچھ لینا کہ تم صحیح ہو یا ہم اور تم مجھے بائبل کا کوئی لفظ بتاؤ جس کا ورد کرنے سے سکون ملتا ہو، اور یہ گارنٹی دو کہ اس لفظ کو پڑھنے سے سکون ملے گا۔ پادری کہنے لگا کہ میں گارنٹی تو نہیں دے سکتا، حضرت صاحبؒ نے پادری سے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں تم قرآن مجید پڑھو تمہیں سکون ملے گا۔

صوفی محمد اصغر صاحب نے مزید کہا کہ حضرت صاحبؒ کے ہاتھ پر عیسائیوں، ہندوؤں، یہودیوں، سکھوں اور دہریوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ حضرت صاحبؒ نے جیلوں میں جا کر تبلیغ کی، آپ کے اخلاق اور کردار کو دیکھ کر عمر قید کے قیدیوں نے بھی جیلوں میں اسلام قبول کیا، کئی ایسے نوجوان جو مسجد میں جاتے تو انہیں وہاں سے نکال دیا جاتا تھا اور پولیس بھی ان کے مزاج کو نہیں بدل سکی تھی، وہ حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کی ایک نگاہ سے تبدیل ہو کر راہ راست پر آگئے اور اب وہ نماز روزہ کے پابند بن چکے ہیں اور تبلیغ کا فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں۔ صوفی محمد اصغر صاحب نے کہا کہ یہاں تقریریں بہت ہوتی ہیں لیکن عملی مثال کم ہے جبکہ حضرت صاحبؒ کا فرمان ہے کہ آدمی کا کردار سب سے بڑی چیز ہے جو شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔ حضرت صاحبؒ کی طبیعت میں عجز و انکساری کا بلند پایہ وصف تھا اس لئے جو بھی ایک بار آپؒ کے قریب آتا وہ ہمیشہ کیلئے آپؒ کا ہو کر رہا جاتا، چونکہ یورپ کی نئی نسل دین سے دور ہے

Marfat.com



بلیک برن میں میلاد النبیؐ کے جلوس کی تیاریاں۔ دائیں جانب صاحبزادہ ارشد محمود صاحب ہیں

اور اسی کے ماحول میں ڈھل چکی ہے اس لئے حضرت صاحبؒ زیادہ تر توجہ نوجوانوں پر مرکوز فرماتے تھے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مقامی پولیس بھی آج تک حضرت صاحبؒ کو خراج تحسین پیش کرتی ہے کہ جن نوجوانوں نے ہمارا ناک میں دم کر رکھا تھا اور جنہیں ہم کوشش کے باوجود نہیں بدل سکے تھے آپؒ نے ان کی زندگیوں کا رخ بدل دیا۔

صوفی محمد اصغر صاحب نے کہا کہ حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کی کاوشوں سے جو ہزاروں افراد راہ راست پر آئے ہیں ان میں بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات بھی شامل ہیں - پورے برطانیہ میں آپ کے مریدین موجود ہیں جن کی اکثریت نوجوان ہے - اکثر شہروں میں ذکر کے حلقے قائم ہیں جہاں باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار محافل ذکر منعقد ہوتی ہیں جن میں کثرت سے نوجوانوں اور بزرگوں کے علاوہ علماء کرام اور غیر مسلم انگریز بھی شرکت کرتے ہیں - برطانیہ کے علاوہ آپؒ کے مریدین اور خلفاء دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ' ان ملکوں میں پاکستان ' امریکہ ' سعودی عرب ' کویت ' آسٹریلیا ' کینیڈا ' ترکی ' انڈیا ' بنگلہ دیش اور ہانگ کانگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں - بنگلہ دیش ' انڈیا اور پاکستان میں کئی علماء اور بزرگوں نے آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا ہے - انڈیا میں حضرت خواجہ سید گیسو درازؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین نے ' جن کے خود بھی ہزاروں مریدین ہیں ' مدینہ شریف میں حضرت صوفی صاحب قبلہؒ سے بیعت کر کے آپؒ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اسلمیہ کی خلافت بھی حاصل کی اور حضرت صاحب قبلہؒ نے ان شاہ صاحب کو سند خلافت بھی جاری فرمائی - صوفی محمد اصغر صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں نے بزرگان دین کی کتابیں بھی پڑھی ہیں اور بڑے بڑے آستانوں پر جا کر تبلیغ کا قریب سے جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کی زندگی شریعت کے عین مطابق تھی ' ان کے

Marfat.com



حضرت خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی کے چند خلفاء اور مریدین

قول و فعل میں تضاد نہیں تھا آپؒ جو کہتے تھے اس پر عمل کرتے تھے۔ آپؒ کی خاموشی بھی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیتی تھی۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضور پاکؐ کی امت کو دین کی جانب راغب کیا جائے اس مقصد کیلئے آپ نے یہاں تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے' آپ ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ عملی طور پر اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے کام کیا جائے اور آپؒ کے صاحبزادے اور جانشین صاحبزادہ محمد ریاض احمد صاحب نقشبندی آپ کے مشن کو بہت احسن طریقہ سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

خواجہ صوفی محمد اصغر صاحب نے حضرت خواجہ صاحبؒ کے آخری ایام اور سفر آخرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایک ولی کامل کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ حضرت صوفی صاحبؒ کا وصال پیر 12 اپریل 1999ء کو ہوا' گو کہ آپ کی طبیعت کافی عرصہ سے خراب تھی لیکن آپ اس کا اظہار بہت کم کرتے تھے۔ بیماری کے دوران بھی آپ نے اپنے روحانی و تبلیغی پروگرام جاری رکھے ہوئے تھے۔ آخر ایک روز بیماری کا اس قدر شدید حملہ ہوا کہ آپ کو ہسپتال لے جانا پڑا اور پھر آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وصال کے بعد آپ کا چہرہ اس قدر منور تھا کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے برملا یہ بات کہی کہ حضرت صوفی صاحبؒ ایک کامل شخصیت تھے۔ بلیک برن سینٹر میں جس ہال میں تشریف رکھتے تھے میں تشریف رکھتے تھے وہیں آپؒ کا جنازہ رکھا گیا تھا۔ طویل قطاروں کی شکل میں ہزاروں معتقدین نے آپ کا دیدار کیا۔ آپ کی نماز جناہ میں بھی کم از کم پانچ چھ ہزار افراد نے شرکت کی جن میں متعدد علماء کرام' مشائخ عظام اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات شامل تھیں۔ آپؒ کا جسد خاکی پاکستان روانہ کیا گیا اور دوسرے روز شاد پور شریف (جہلم) میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ اس روز شدید گرمی تھی لیکن آپؒ کا چہرہ گلاب کی طرح کھلا ہوا تھا۔ آپؒ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے تمام کام مکمل کر لئے تھے' شاد پور شریف ٹاہلیاں والا (جہلم) جہاں آپ کی آخری آرام گاہ ہے' کا دینی مرکز بھی آپ کی زندگی ہی میں مکمل ہو گیا تھا۔ آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا تھا اور آپ کی ولادت بھی پیر کو ہی ہوئی تھی۔ اب ہر سال قبلہ خواجہ صوفی محمد اسلم صاحبؒ کا عرس پوری عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید



پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ المشائخ، قدوۃ السالکین، غوث الزمان، قطب دوراں، شیر شاہ غازی، شاہ پور بادشاہ حضرت الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ موہڑہ شریف ایک بزرگ و کامل ہستی اور عہد حاضر میں اسلاف و اجداد کی زندہ تصویر ہیں، نام و نمود اور شہرت سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیلئے سرگرم عمل ہیں اور لاکھوں تشنگان فیض آپ کے آستانہ سے فیضیاب ہو کر سکون قلبی و روحانی حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نقشبندیہ سلسلہ کے شیخ کامل ہیں، اس وقت برطانیہ میں آپ کے مریدین و معتقدین کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ کے سلسلہ نسبت رسولی کے حوالے سے برطانیہ کے 26 شہروں میں روحانی مراکز قائم ہیں جہاں باقاعدہ آپ کے اجازت یافتہ خلفاء موجود ہیں اور ان مراکز میں مختلف روحانی اور دینی اجتماعات کا سلسلہ جاری و ساری ہے جب کہ پیر صاحب بھی مسلسل

Marfat.com

برطانیہ کے تبلیغی دورے کرتے ہیں جن میں ہزاروں افراد ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کا تعلق اس خانوادہ عظیم سے ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ' آپ کے جد مکرم غوث زماں حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ صاحب اپنے عہد کی لاثانی شخصیت اور ولی کامل تھے ' آپ کے والد محترم ولی کامل قطب زماں حضرت خواجہ نظیر احمدؒ صاحب کی ساری زندگی دین مبین کی سربلندی کیلئے وقف رہی۔ موہڑہ شریف میں ان دونوں بزرگوں کے مزارات پر انوار آج بھی مرجع خلائق و رشد و ہدایت ہیں۔ پیر ہارون الرشید صاحب 23 اکتوبر 1935ء کو موہڑہ شریف میں اسی عظیم مذہبی و روحانی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم نے آپ کا نام ہارون الرشید شیر شاہ غازی رکھا جبکہ آپ کے دادا محترم حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ نے آپ کو شاہ پور بادشاہ کے نام سے موسوم کیا۔

حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید کی عظیم شخصیت عام حالات سے قطعی مختلف ہے ' آپ کو دینی و دنیاوی علوم پر یکساں اور کامل عبور حاصل ہے ' آپ نے ایبٹ آباد کالج سے گریجویشن کیا ' آپ پورے کالج میں اول آئے اور آپ کو رول آف آنر دیا گیا ' پھر آپ حصول تعلیم کیلئے مرکز علم و تہذیب لاہور آئے اور لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ 1957ء میں قانون کی اعلیٰ تعلیم کیلئے انگلستان گئے اور مشہور درسگاہ " لنکنز ان " میں داخلہ لیا جہاں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ پیر صاحب نے وطن واپس آکر سول سروس کا سب سے اعلیٰ امتحان " سی ایس پی " امتیاز کے ساتھ پاس کیا لیکن 1960ء میں ان کے والد مکرم حضرت پیر خواجہ نظیر احمدؒ صاحب وصال فرما گئے تو ان کی وصیت کے مطابق آپ نے تمام خواہشات کو قربان کرتے ہوئے موہڑہ شریف کی سجادہ نشینی کا منصب سنبھالا اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے مخلوق خدا کی رہبری و رہنمائی کا فریضہ انجام دینے لگے۔ آپ نے روحانی علوم کی تکمیل اپنے عظیم والد مکرم سے فرمائی۔

حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے اپنے خانوادہ کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ان کا تعلق ایران کے کیانی خاندان سے ہے جس نے دنیا پر چھ ہزار سال تک حکومت کی اور جس کے حکمرانوں میں جمشید ' کیقباد ' دارا اور کیخسرو شامل تھے جو کیومرث کی اولاد میں سے تھے۔ جن کے بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد اور دیگر علماء کرام نے لکھا ہے کہ وہ پیغمبر بھی تھے۔ اس خاندان کی حکومت کا پایہ تخت اصفہان تھا اور اس کا آخری حکمران کیخسرو تھا ' جب وہاں اس خانوادہ کی سلطنت کو زوال آیا تو کیانی خاندان کے لوگ مختلف علاقوں میں چلے گئے ' کچھ نے کشمیر کا رخ کیا ' بعض افغانستان چلے گئے جو اس وقت ایران کا حصہ تھا اور کئی خاندان پاکستان کے شمالی علاقہ گلگت میں آگئے۔ گلگت کے علاقے نگر کا حکمران سر سلطان سکندر کے سی آئی بھی کیانی خاندان سے تھا جبکہ کشمیر پر بھی اس خانوادے نے برسہا برس تک حکومت کی ' کشمیر میں اس خاندان کا آخری حکمران رستم خان تھا جسے وہاں شہید کر دیا گیا تو اس کا خاندان وہاں سے ایران چلا گیا ' کیانی خاندان سے جو لوگ افغانستان گئے ان میں سے ایک نامور شخص کابل شاہ

Marfat.com

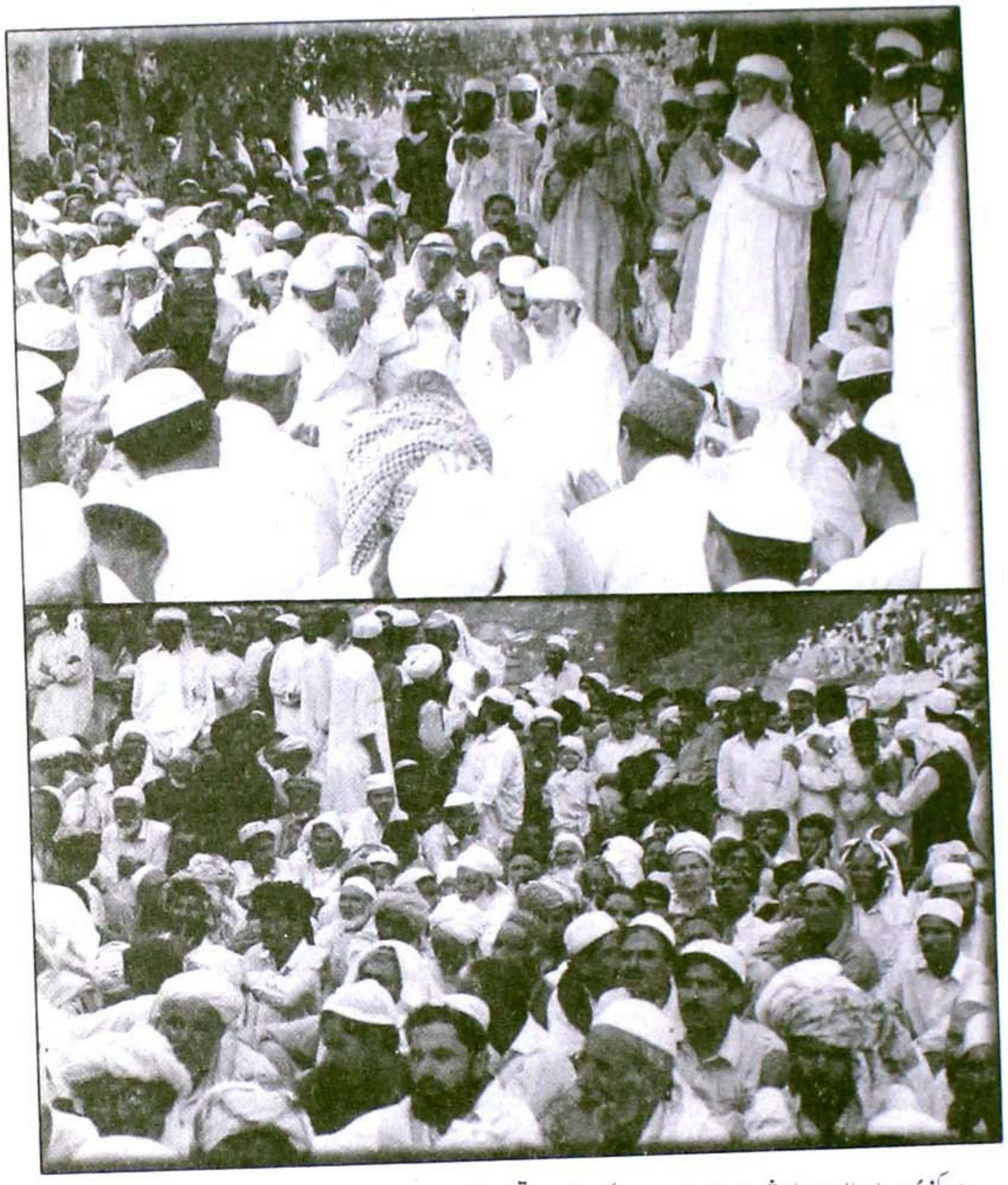

مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف میں عرس مبارک کے موقع پر الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب دعا فرما رہے ہیں

وہاں کے بادشاہ بنے جن کے نام پر کابل شہر آباد ہوا وہ ہمارے آباؤ اجداد میں سے تھے اور میرے دادا مکرم ان کی اولاد سے ہیں ' کابل شاہ کے چار لڑکے تھے جن میں سے ایک گکھڑ تھا جو سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ ہندوستان آیا ' گکھڑ قبیلہ اسی کی اولاد ہے جبکہ اس کا دوسرا بیٹا بودن شاہ تھا جو تخت کا وارث اور فقیر منش انسان تھا ' اسے بودن بادشاہ کی عرفیت بھی اسی لئے حاصل تھی کہ وہ بیک وقت کئی جگہوں پر دیکھا جاتا تھا ' ہمارے دادا مکرم کے والد سلطان جیون خان ' بودن بادشاہ کی اولاد میں سے تھے ' وہ کابل اور سری نگر کے درمیان تجارت کرتے تھے ' ہمارے پردادا سلطان جیون خان نے تجارت کے دوران مری کے علاقے سے شادی بھی کی ' پھر وہ فوت ہو گئے تو ہماری پردادی اور ہمارے دادا مکرم کی والدہ جو بہت عقلمند ' بزرگ اور

Marfat.com

نیک خاتون تھیں تنہا رہ گئیں ۔ ہمارے دادا مکرم حضرت خواجہ محمد قاسم صاحب موہڑویؒ کی عمر اس وقت چھ ماہ تھی ' ہماری پردادی صاحبہ نے ان کی بہت اہتمام اور توجہ سے تربیت فرمائی ' انہی کی توجہ کے بدولت حضرت دادا جیؒ نے دہلی جا کر اپنی تعلیم کی تکمیل فرمائی ۔ حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یتیم ہونے کے باعث حضرت خواجہ محمد قاسم صاحب موہڑویؒ کو تحصیل علم کے لئے بے شمار مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا اس لئے انہوں نے مری واپس آکر فیصلہ کیا کہ وہ ایک ایسا دینی ادارہ قائم کریں جہاں یتیم اور مساکین علوم حاصل کر سکیں اور انہیں دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے ' انہوں نے جگیوٹ میں جو کہ مری کا نواحی علاقہ ہے اپنا مدرسہ قائم کیا ' آپ کی علمی شہرت چہار سو پھیلنے لگی ' اس دوران مری کے قریب ستی قبیلہ میں کسی بات پر فساد اٹھ کھڑا ہوا اور خون خرابہ کا خدشہ پیدا ہو گیا تو چند دانشمندوں نے تجویز دی کہ فساد روکنے کیلئے ضروری ہے کہ کسی منصف مزاج عالم سے فیصلہ کرایا جائے جس پر ستی قبیلہ نے آپ سے رجوع کیا ' آپ وہاں تشریف لے گئے اور انصاف کے مطابق ایک گروپ کے حق میں فیصلہ دے دیا جس پر مخالف گروپ نے آپ کو زہر پلا دیا اور آپ بے ہوش ہو گئے ' عالم بے ہوشی میں آپ کو غوث العصر حضرت خواجہ نظام الدین کیاں شریف کنڈل شاہی مظفر آباد والوں کا دیدار ہوا جب آپ کو ہوش آیا تو آپ اپنے مدرسہ واپس جانے کے بجائے وہیں سے کیاں شریف مظفر آباد کیلئے پاپیادہ روانہ ہو گئے ' جب آپ کیاں شریف حضرت خواجہ نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسمی تعارف کے بعد انہوں نے آپ سے کہا کہ وعظ فرمائیں ' اس پر حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ نے عالم برزخ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے حضرت خواجہ نظام الدینؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آپ تو سب کچھ تیار کر کے لائے ہیں مجھے تو صرف آگ لگانی ہے ' پھر حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ کو اپنے دست مبارک پر بیعت فرمایا اور خلافت عطا فرمائی اور کہا کہ " مسیاڑی " (مری کا قدیم نام) میں بیٹھ جاؤ ' حضرت خواجہ محمد قاسمؒ کیاں شریف سے مری واپس پہنچے تو سب سے مشکل جگہ موجودہ موہڑہ شریف ہی پائی وہ وہاں ایک جنگل میں چھوٹی سی جھونپڑی بنا کر تھوڑے سے ستو پاس رکھ کر چلہ پر بیٹھ گئے ' چالیس دن کے بعد آپ باہر نکلے تو بہت دور دور کے علاقوں سے لوگ آکر بیٹھے ہوئے تھے جو فیض اور رشد و ہدایت کے طلبگار تھے ' آپ نے پھر موہڑہ شریف سے تبلیغ و ترویج اسلام کے کام کا آغاز کیا ' کہا جاتا ہے کہ 14 لاکھ افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت فرمائی ۔

اپنے اسلاف کے واقعات دہراتے ہوئے حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ ایک مرتبہ دینی تعلیم دے رہے تھے کہ ایک شخص نے اندر جھانکا تو آپ نے فرمایا کون ہے ' اندر آجاؤ ۔ اس شخص نے آندر آنے کے بجائے جواب دیا ' حضور میں مہترہوں (یعنی صفائی کرنے والا) ۔ آپ نے فرمایا ' اندر آجاؤ ' اس شخص نے پھر وہی جواب دیا ' حضور میں مہترہوں ۔ اس پر حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ نے اس شخص سے کہا ' تم سب سے بہتر ہو ' اندر آجاؤ پھر اس کو گلے سے لگا کر مسلمان کیا اور اسے خلافت دی بعد میں اس شخص نے کئی لوگوں کو مسلمان کیا ۔ پیر ہارون الرشید

Marfat.com



الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بر منگھم میں چوہدری میراں داد کے صاحبزادے چوہدری محمد اسلم (میڈن ہیڈ) اور ان کے چاروں بیٹوں کو بیعت فرما رہے ہیں

صاحب نے فرمایا کہ خلیفہ پیر ولائت علی شاہؒ دھریالہ جالب، حضرت خلیفہ امام علیؒ شاہ صاحب بھنگالی شریف حضرت پیر سکندر شاہؒ صاحب چکیال شریف، حضرت محمد شاہؒ صاحب توری شریف، پیر محی الدین غزنویؒ صاحب نیریاں شریف اور حضرت شاہ صاحبؒ گھمکول شریف جیسے اکابر نے حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ سے رہنمائی اور فیض حاصل کیا، پھر خلافت سے نوازے گئے اور خدا تعالیٰ نے ان تمام خلفاء کو عزت دی جنہوں نے ہزاروں افراد کو سیدھا راستہ دکھایا۔

حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی نے 1912ء میں اپنے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے ولی عہد ہیں، چنانچہ آپ اسی نام سے مشہور ہوئے اور 1925ء میں تمام والیان ریاست اور مشائخ عظام کی موجودگی میں اپنے سر سے دستار مبارک اتار کر حضرت پیر نظیر احمدؒ کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ اب آپ کی خدمت یہ کریں گے۔ پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ جب دادا مکرم حضرت خواجہ محمد قاسمؒ صاحب پہلی مرتبہ کیاں شریف جا کر واپس آنے لگے تو حضرت خواجہ نظام الدینؒ نے فرمایا کہ دوبارہ آؤ تو اپنے صاحبزادے نظیر احمدؒ کو بھی ہمراہ ضرور لانا۔ حضرت خواجہ محمد قاسمؒ صاحب اپنے کمسن جگر گوشہ کو ہمراہ لے کر حضرت خواجہ نظام الدینؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، ملاقات کے بعد حضرت نے اپنے خادم کو گھوڑا دے کر کہا کہ ان کو پختہ سڑک تک چھوڑ آؤ۔ حضرت خواجہ نظیر احمدؒ نے گھوڑے کے پاؤں کو بوسہ دیا اور خادم سے فرمایا اعلیٰ حضرت کی خدمت میں عرض کرو کہ ہم جس چیز کیلئے آئے ہیں ہمیں وہ عطا فرمائیں، مرشد کے گھوڑے پر

Marfat.com

سواری کو میں بے ادبی سمجھتا ہوں' غوث الوقت حضرت خواجہ نظام الدینؒ نے یہ بات سن کر آپکو دوبارہ بلوایا اور چارپائی پر بیٹھنے کو کہا' آپ نے مرشد کے سامنے چارپائی پر بیٹھنے سے بصد احترام معذرت کی۔ پھر حضرت خواجہ نظام الدینؒ نے آپؒ کے بیٹھنے کیلئے کمبل بچھوایا تو آپ نے کمبل پر بیٹھنے کی بجائے احترام سے اسے لپیٹ کر اپنی گود میں رکھ لیا' غوث الوقت حضرت خواجہ نظام الدینؒ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور گود میں بٹھا کر پیار کر کے فرمایا' آپ کو یہ جگہ پسند ہے' تو حضرت خواجہ نظیر احمدؒ نے عرض کیا' حضور یہ جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس پر حضرت خواجہ نظام الدینؒ نے سات مرتبہ آپ کے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا' جاؤ تمہاری سات پشت بلا مشقت اولیاء ہوں گی' جس کے بعد آپ موہڑہ شریف آئے اور حالت جذب میں چلے گئے اور بارہ سال تک ایک غار میں عبادت و ریاضت کی' بارہ سال کے بعد حالت سکون میں آئے تو حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ کی اجازت سے پورے ہندوستان کا دورہ کیا' آپ کلر سیداں کے قریب سکھوں کی ایک تنظیم کی ساخت سے متاثر ہوئے' اس تنظیم کے کارکنوں کو سکھ مذہب کے گروؤں کی تعلیمات کے علاوہ عسکری تربیت بھی دی جاتی تھی' حضرت خواجہ نظیر احمدؒ نے سوچا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی بھی ایسی ہی تربیت ہونی چاہئے تاکہ مسلمان مجاہد تیار ہو سکیں۔ اس دوران جب آپؒ شملہ پہنچے تو وائسرائے نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

حضرت خواجہ نظیر احمدؒ صاحب جب وائسرائے سے ملنے گئے تو اس نے کہا کہ کوہستان ضلع ہزارہ میں ہمیں بغاوت کا سامنا ہے' وہاں کئی قومیں آباد ہیں جو ایک دوسرے کی بالادستی تسلیم کرنے کو تیار نہیں لیکن آپ کے ہاتھ پر سلطانی بیعت کرنے پر آمادہ ہیں کیونکہ وہ سب موہڑہ شریف کے مرید ہیں' ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس علاقے کی شورش رفع کرائیں اور وہاں حکومت بنالیں' اس پر حضرت نظیر احمدؒ صاحب نے دل میں خیال کیا کہ میں مسلمانوں کے جس علیحدہ خطہ کا تصور کئے ہوئے ہوں شاید اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنا چاہتا ہے' اس پر حضرت پیر نظیر احمدؒ نے وائسرائے سے کہا کہ وہ اس ضمن میں موہڑہ شریف جا کر حضرت خواجہ محمد قاسمؒ سے مشورہ کریں گے اور پھر کوئی جواب دیا جائے گا۔ حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ جب موہڑہ شریف پہنچے تو وہاں عجیب منظر دیکھا کہ کوہستان کے علاقے کے وفود حضرت خواجہ محمد قاسمؒ کی خدمت میں حاضر تھے اور ان سے استدعا کر رہے تھے کہ ہمیں انگریزوں کی جانب سے سخت مشکلات کا سامنا ہے آپ اپنے شہزادہؒ کو وہاں بھیجیں تاکہ ہم ان کے ہاتھ پر سلطانی بیعت کرلیں اور اپنی تنظیم کریں' حضرت پیر خواجہ نظیر احمدؒ نے یہ منظر دیکھا تو انہیں یقین آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مدعا پورا کر دیا ہے' چنانچہ وہ کوہستان تشریف لے گئے جہاں تمام قبائل نے آپکے دست مبارک پر بیعت کرلی اور 160 میل کا علاقہ آپ کے ماتحت ہو گیا' وہاں باقاعدہ قلعے تعمیر ہوئے اور اسلحہ وغیرہ کا اہتمام کیا گیا' جب سب کاروبار سلطنت مکمل ہو گیا اور "انسٹرومنٹ آف ایکسیشن" (Instrument of accession) پر دستخط کرنے کا وقت آیا تو انگریزوں نے کہا کہ نظام تعلیم اور جنگلات کا کنٹرول ہم اپنے پاس رکھیں گے' حضرت خواجہ نظیر احمدؒ نے یہ شرائط قبول کرنے سے انکار کر دیا' کیونکہ ان کا الگ ریاست بنانے کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ

Marfat.com



الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب انگلینڈ کے روحانی و تبلیغی دورہ پر لندن پہنچنے کے بعد۔ان کے ساتھ ان کے صاحبزادہ ڈاکٹر گوہر نظیر جمال الملک اور امیر الخلفاء علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی ہیں

لوگوں کو اسلامی تعلیم دی جائے اور جنگلات واحد ذریعہ آمدن تھے جس سے حکومتی کاروبار چلایا جاسکتا تھا' اس بات پر انگریزوں سے اختلاف ہو گیا' انگریزوں نے آپ کے کوہستان جانے پر پابندی لگا کر آپ کو ایبٹ آباد میں نظربند کردیا اور دو گورکھا پلاٹونیں ان کی رہائش گاہ پر متعین کردیں لیکن اس کے باوجود آپ کوہستان جاتے رہے اور انگریز آپ کو وہاں جانے سے روکنے میں بے بس ہو گئے۔ پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ اسی عرصے میں آپؒ کی کئی کرامات کا بھی ظہور ہوا ایک مرتبہ حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ صاحب موہڑہ شریف سے ایبٹ آباد جارہے تھے جب آپ نتھیا گلی پہنچے تو ان دنوں سرحد کا گورنر پیئرسن جسے لاٹ بھی کہا جاتا تھا سرحد کے گرمائی دارالحکومت نتھیا گلی میں مقیم تھا۔ آپ کی اس سے ملاقات ہوئی اور سخت جملوں کا تبادلہ ہوا۔ پیئرسن نے کہا کہ پیر صاحب آپ اور آپ کی جماعت کی کیا حقیقت ہے اس وقت ہماری حکومت اس پوزیشن میں ہے کہ سارے مسلمانوں کو ختم کرسکتی ہے۔اس پر حضرت خواجہ نظیر احمدؒ صاحب کو بھی غصہ آگیا' انہوں نے بھی پیئرسن کو جواب دیا اور باہر آگئے۔ حضرت پیر نظیر احمدؒ نے دل میں کہا کہ یا اللہ جو شخص کہتا ہے کہ میں اسلام کو ملیا میٹ کرسکتا ہوں وہ خود ملیا میٹ ہو جائے۔ یہ دعا آپ نے شام کے چار بجے کی اور ایبٹ آباد کیلئے روانہ ہو گئے' جب مغرب کا وقت ہوا اور آپ نے ایبٹ آباد کے قریب تھائی کے مقام پر شب بسری کیلئے ڈیرہ لگایا تو آپ کو اطلاع ملی کہ لاٹ پیئرسن شام چار بجے سیر کرنے کیلئے نکلا اور پیر پھسلنے کے باعث ہزاروں فٹ گہری کھائی میں جاگرا اس کا جسم قیمہ بن گیا اور مقامی گوجروں نے اس کی قیمہ ہوئی لاش کو بڑی مشکل سے وہاں سے بوری میں رکھ کر نکالا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ جب کوہستان میں حکومت کے سارے انتظامات مکمل ہو گئے تو حضرت خواجہ نظیر احمدؒ صاحب حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ سے حتمی اجازت لینے کیلئے واپس آئے لیکن انہوں نے آپ کو کوہستان واپس جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب آپؒ پیدا ہوئے تھے تو مجھے بشارت ہوئی تھی کہ آپ کا یہ صاحبزادہ ولی کامل اور مجدد اسلام ہو گا اس لئے آپ کو اسلام کی خدمت کیلئے ایک چھوٹے سے کونے میں نہیں جانا چاہئے آپ یہیں رہیں' موہڑہ شریف ہی اسلام کا مرکز بنے گا اور آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کی خدمت کریں گے۔ آپ کے کوہستان نہ جانے سے وہاں کے لوگ ناراض بھی ہوئے اور بعض نے خیال کیا کہ شاید حکومت برطانیہ نے آپ کو آنے سے روکا ہوا ہے جس پر ایک مرتبہ پھر شورش بپا ہو گئی' اس زمانے میں سکندر مرزا ڈپٹی کمشنر ہزارہ تھے' حکومت نے کئی سیاستدانوں کو حالات کی درستگی کیلئے بھیجا لیکن معاملہ رفع نہ ہو سکا' اس پر گونر سرحد گرفتھ نے کمشنر راولپنڈی سی کنگ سے جو کہ حضرت پیر صاحب کا بڑا معتقد تھا مدد طلب کی' سی کنگ موہڑہ شریف آیا اور حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ سے اس معاملے میں مدد کی درخواست کی۔ حضرت خواجہ پیر نظیر احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے وہاں کے لوگوں سے تعلقات توڑ لئے ہیں اب اگر میں اس معاملے میں مداخلت کروں تو یہ سیاستدان کل کہیں گے کہ یہ جنگ کرائی ہی میں نے تھی اس پر سی کنگ نے کہا کہ آپ پر کوئی الزام نہیں آئے گا' لیکن آپ کی مداخلت سے لوگوں کی جانیں بچ جائیں گی اس پر حضرت پیر صاحب نے حکم بھیجا کہ لڑائی بند کر دو' جس پر لڑائی ختم ہو گئی' حکومت نے ان سیاستدانوں سے کہا کہ تم تو کچھ بھی نہیں کر سکے اور اس مرد درویشؒ کے ایک مرتبہ کہنے پر جنگ بند ہو گئی' اس پر ان سیاستدانوں نے حکومت کو یہ باور کرایا کہ لڑائی کرائی ہی حضرت پیر صاحب نے تھی۔ اس پر گورنر سرحد گرفتھ نے ناردرن کمان کے جنرل وگرم کو حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ کی گرفتاری کا حکم دے دیا' جنرل وگرم نے حضرت کو پیغام بھیجا کہ وہ دوسرے دن صبح آٹھ بجے ان کو گرفتار کرنے کیلئے آئیں گے' لیکن وہ دوسری صبح کبھی نہ آسکی' کیونکہ اسی روز جنرل وگرم اپنی رہائش گاہ سے پراسرار طور پر ایسا لاپتہ ہوا کہ آج تک اس کا سراغ نہیں مل سکا' برطانوی حکومت کے ریکارڈ میں اس کی گمشدگی واضح طور پر درج ہے۔

حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ ان کے دادا مکرم حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ نے حضرت پیر نظیر احمدؒ کے بارے میں کئی بار فرمایا کہ میرے اس بیٹے جیسا ولی اور عالم پوری دنیا میں نہیں ہے۔ چنانچہ 1943ء میں حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق حضرت خواجہ پیر نظیر احمدؒ طریقت نسبت رسولی کے تخت پر بیٹھے اور سالہا سال تک لاکھوں بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھاتے رہے۔ 1960ء میں وہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گئے تو پیر عاصم الدین نے جو چیف ری سیٹلمنٹ کمشنر' چیف لینڈ کمشنر' اور سیکرٹری فوڈ بھی رہے اور آئی سی ایس کے مقابلہ میں پورے ہندوستان میں اول آئے تھے وصیت کھولی جس کے مطابق سجادہ نشینی کا منصب مجھے سنبھالنے کیلئے کہا گیا تھا' اس موقع پر سابق صدر فاروق احمد خان لغاری کے تایا سردار عطا محمد خان لغاری (جو ان دنوں کمشنر راولپنڈی

Marfat.com



الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بریڈ فورڈ میں سالانہ عرس کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں۔ بائیں جانب علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی ہیں جو تمام پروگراموں کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہیں

تھے اور حضرت پیر صاحب کے خلیفہ بھی تھے) اور دیگر خلفاء اور مریدین بھی موجود تھے' پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ چونکہ والد مکرم کی وصیت میں سجادہ نشینی کیلئے میرا نام لکھا ہوا تھا اور تحریر تھا کہ میرے بعد یہ یہاں بیٹھ کر مخلوق خدا کی خدمت کرے گا' اس پر بعض افراد نے میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا اور طعن و تشنیع کے تیر چلانے شروع کر دئے کہ یہ شخص سی ایس پی کر کے اب یہاں بیٹھے گا۔ مخالفت 'تعصب اور بغض کی اس فضا سے رنجیدہ ہو کر میں زیارت حرمین شریفین کیلئے چل پڑا' سب سے پہلے بغداد شریف پہنچا اور آٹھ دن وہاں مقیم رہا میں ہر روز صبح پیران پیر حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ کے روضہ پاک پر چلا جاتا تھا اور شام کو واپس ہوٹل آتا تھا' وہاں مجھے بڑا سکون ملا اور جو پریشانی یہاں سے لے کر نکلا تھا وہ رفع ہو کر دل کو قرار سا آگیا' میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں کہیں نہیں جاؤں گا بلکہ بغداد شریف میں رہوں گا۔ آٹھویں روز میں حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ کے مزار مبارک پر بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک دربار ہے جس میں حضور غوث الاعظمؒ تشریف فرما ہیں اور دیگر اولیاء اللہ اور مشائخ عظام کے ساتھ میرے والد مکرم بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں' اتنے میں مجھے پکارا جاتا ہے' میں اندر جاتا ہوں اور اپنے والد مکرم سے ملتا ہوں اور ان سے جھگڑا شروع کر دیتا ہوں کہ آپ نے مجھے اعلیٰ دنیاوی تعلیم دلائی اور پھر سجادہ نشینی کا منصب میرے حوالے کر گئے' اگر میرا یہی کام تھا تو مجھے دینی تعلیم دلاتے اور یہ بات پہلے بتاتے 'اب لوگ مخالفتیں کر رہے ہیں اور باتیں بنا رہے ہیں تو میرے والد مکرم نے فرمایا کہ لوگوں کی عقل کمزور ہے' میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ تمہاری درویشی اور فقیری محض پیٹ کیلئے ہو اور اس کو تم ذریعہ معاش سمجھو میں چاہتا تھا کہ تم دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ منصب حاصل کرنے کے قابل بن جاؤ اور پھر سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے قربان کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے پر آؤ اور تمہاری درویشی اور فقیری اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو اور

Marfat.com



الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بریڈ فورڈ کے آستانہ عالیہ پر تشریف فرما ہیں

اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے کیونکہ میں نے خود سلطنت چھوڑ کر درویشی اختیار کی' اس لئے میری درویشی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے اس میں کوئی ذاتی غرض یا شہرت کی کوئی خواہش شامل نہیں ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو میں دنیا کی تمام آسائشوں کو چھوڑ کر ویران جنگل میں آکر زندگی نہ گزارتا' یہاں میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کیلئے مخلوق خدا کو تعلیم دینی شروع کی' وہ تعلیم جو اللہ تعالیٰ مجھے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے جو کام لینا چاہتا ہے وہ میں کرتا ہوں وہ جو کچھ مجھ سے کہلواتا ہے وہ میں بولتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سب کچھ کر رہا ہوں۔

حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے برطانیہ کے تبلیغی دوروں کے حوالے سے فرمایا' جتنا عرصہ بھی وہاں گزرتا ہے فجر کی نماز سے لے کر عشاء اور رات گئے تک سوائے اللہ تعالیٰ اور رسول پاکؐ کے ذکر کے کوئی دوسری بات نہیں ہوتی۔ اپنی طرف سے میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ مخلوق خدا کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلایا جائے اور ان کو صحیح تعلیم دی جائے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے سب سے بڑا کام یہی ہے کہ اس کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا جائے اور خالق و مخلوق کا ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ جوڑا جائے اس کو ہم اپنی عبادت سمجھتے ہیں اور میں اسی عبادت کیلئے وہاں جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کام کیلئے وہاں 26 مراکز دئے ہیں جہاں ہر روز بہت سارے طلباء قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں' ہر ہفتے میلاد پاکؐ کی محافل ہوتی ہیں' عرس ہوتے ہیں۔ لندن' ایلنگ میں ہمارے خلیفہ علامہ عبدالخالق مجددی صاحب ہیں' جبکہ الحاج صوفی محمد دلباغ بھی انگلستان میں تبلیغی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر سکاٹ لینڈ میں بہت کام کیا ہے۔ برطانیہ کے دیگر مراکز میں ہمارے اجازت یافتہ خلفاء موجود ہیں جبکہ ان مراکز میں دن رات تبلیغ دین اور تدریس دین کا کام ہو رہا ہے

Marfat.com

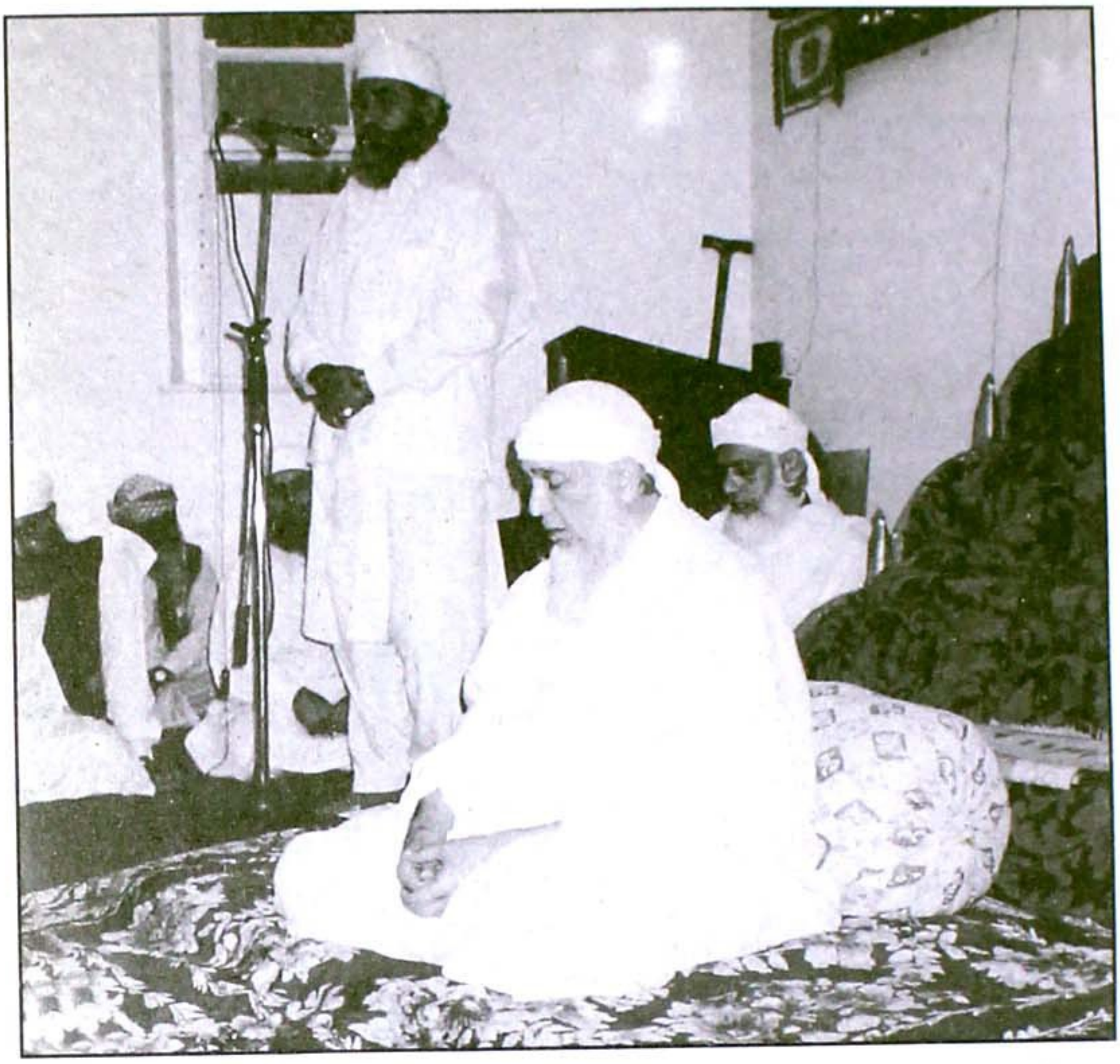

الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب ایک روحانی محفل کی صدارت فرما رہے ہیں جبکہ علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں اور پشت پر علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی ہیں

حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں 1957ء میں پہلی مرتبہ حصول علم کیلئے برطانیہ گیا تھا لیکن وہاں کے ماحول سے میں بیزار ہو گیا اور میں واپس چلا آیا تھا' پھر معتقدین و مریدین کے اصرار اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں 83ء میں برطانیہ گیا' جس کے بعد مسلسل تبلیغی و روحانی دوروں پر برطانیہ جاتا ہوں۔ ایک سوال کے جواب میں پیر ہارون الرشید نے کہا کہ جب میں 57ء میں پہلی مرتبہ برطانیہ گیا تھا تو وہاں پاکستان اور ہندوستان کا کوئی باشندہ دکھائی نہیں دیتا تھا' اب وہاں ہمارے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے' دین کی جانب لوگوں کا شوق بہت زیادہ ہے' وہاں کے لوگ خود چاہتے ہیں کہ علماء کرام آئیں در حقیقت دین کی تبلیغ و ترویج کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کی بہت بڑی جدوجہد ہے کہ وہ علماء کرام کو پاکستان سے بلاتے ہیں' ان کی خدمت کرتے ہیں' وہاں سینٹرز قائم کرتے ہیں' مساجد کے قیام میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں اور علماء کرام کو راضی رکھتے ہیں۔ علماء کرام میں بہت اچھے' قابل قدر اور محترم نام ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دین کے فروغ میں علماء کا اتنا حصہ نہیں جتنا وہاں

Marfat.com

کے عوام کا کردار' جذبہ اور حصہ ہے' وہاں دین کے حوالے سے جو رونقیں ہیں ان میں سب سے بڑا کمال وہاں کے لوگوں کا ہے جن کے اندر دین کا والہانہ جذبہ موجود ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ میں نہ کسی پر تنقید کرتا ہوں' نہ کسی کے حالات پوچھتا ہوں' نہ کسی کے متعلق گفتگو کرتا ہوں' وہاں جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ ان کا اپنا کام ہے البتہ برطانیہ میں ہمارے جتنے بھی مراکز ہیں وہ الحمدللہ کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ ہمارے جتنے بھی خلفاء ہیں وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے پاس سے خرچ کیا ہے' وہ اپنے کاروبار چھوڑ کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کام کر رہے ہیں بہت بڑی قربانی ہے۔ چونکہ ان کے دلوں میں کوئی دنیاوی لالچ نہیں اس لئے ان سے ہمیشہ اچھائی کی توقع کی جا سکتی ہے' خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سلسلہ طریقت کو وہاں بہت فروغ حاصل ہو رہا ہے اور دینی کام کے حوالے سے بہت پیش رفت ہو رہی ہے۔

خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے اکثر شہروں میں ان کے مریدین اور متعقدین موجود ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے اور وہ برمنگھم' ہائی و یکمب' بریڈ فورڈ اور گلاسگو میں منعقد ہونے والی عرس کی تقاریب میں بھاری تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ پیر ہارون الرشید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ میں اور پاکستان میں دین کے حوالے سے مجھ سے جو خدمت لینی تھی وہ لی ہے اور یہ اس کا احسان عظیم اور خصوصی مہربانی ہے کہ اس نے مجھ سے دین کی تبلیغ و ترویج کا کام لیا' میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی ذاتی عمل دخل یا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم کے طفیل میں نے یہ کام انجام دیا جو اب اللہ تعالیٰ ہی کے کرم سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ میں 60ء سے لے کر اب تک مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہوں اور دل و دماغ میں صرف ایک ہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام پر لگایا ہے وہ کام ہو' یہ میری عبادت ہے اور میری نجات کا ذریعہ ہے' میں چاہتا ہوں کہ جب یہاں سے رخصتی ہو تو مجھے اللہ تعالیٰ' حضور نبی کریمؐ اور حضرت پیر صاحبؒ کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔

خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام پر کاربند اور عمل پیرا رکھنے اور وہاں کے ماحول سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ انہیں قران مجید صحیح طریقے سے پڑھنا اور سمجھنا آجائے کیونکہ قرآن پاک میں دو قسم کی برکات ہیں ایک یہ کہ قرآن مجید پڑھ کر انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی سچا دین ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے' کیونکہ اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جو کسی اور دوسرے دین میں نہیں' دوسرے یہ کہ قرآن مجید کی یہ برکت عظیم ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو جتنی بھی تکلیف' اضطراب یا پریشانی ہو وہ دور ہو جاتی ہے اور سکون نصیب ہوتا ہے' یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ یہ جب انسان کو حاصل ہو جائیں تو وہ گمراہ نہیں ہو سکتا' اس لئے برطانیہ میں ضروری ہے کہ وہاں سب سے زیادہ توجہ قرآن مجید کی تعلیم پر دی جائے اور نئی نسل کو حقیقی معنوں میں قرآن مجید کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔

Marfat.com

پیر سید نصیرالدین نصیر گیلانی، قادری، چشتی، نظامی



سجادہ نشین آستانہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف محترم پیر سید نصیرالدین نصیر صاحب گیلانی، قادری، چشتی، نظامی ایک ایسی دلاویز و دلارا شخصیت ہیں جنہیں دنیا کے تمام براعظموں کے لوگ جانتے پہچانتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام صوری و معنوی اوصاف و محاسن سے نوازا ہے۔ آپ بیک وقت، عالم و فاضل، صوفی و عارف، صاحب معارف، شیخ حق نما، شاعر ہفت زبان، مرد شیریں زبان و رنگیں بیان، خطیب دلنواز،

Marfat.com

ادیب اریب، نقادو مصنف، واعظ وناصح عبد رب قدیر، روشن ضمیر، خوش اطوار، خوش رفتار، خوش آثار، خوش گفتار، کشتہ تیغ و حسام محبت ومودت سید الابرارؐ، محب صادق صحابہ کرامؓ، عاشق آل اطہارؓ فدائے علی کرم اللہ وجہہ اور والہ وشیدائے غوث جلیؒ ہیں۔ آپ محبوب اولیاء حبیب الشعرا اور رشک خطباء ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیر صاحب کے عالم وفاضل احباء میں سے حضرت قبلہ پیر صوفی محمد افضل فقیرؒ، حضرت استاد حفیظ تائب، شاعر ہفت زبان بشیر حسین ناظم، پروفیسر عاصی کرنالی، ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب، سید فیض الحسن فیضی مرحوم و مغفور، بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ پاکستان کے مایہ ناز شاعر، ادیب مصنف، مترجم، نقاد بشیر حسین ناظم صاحب کی رائے کے مطابق "پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب بے ریب و گماں بیدل دوراں، غالب زماں، سعدی عصر، قاآنی وقت اور خاقانی زمانہ ہیں۔ ان کے کلام بلاغت نظام میں محمد جلال الدین رومی، جمال الدین عرفی، صائب تبریزی، ناخدائے سخن مرزا عبد القادر بیدل، مولائے شعرا اسد اللہ خان مرزا، غالب، حکیم الامت ترجمان حقیقت شاعر مشرق علامہ اقبال لاہوری کے افکار کے عکوس جاں نواز ہیں۔ جس طرح اساتذہ فن نے الفاظ و علامات کو آذر قلب سے گزار کر کلام کو مؤثر بنایا ہے اور جام فکر شراب معنویت سے لبریز کیا ہے اسی طرح پیر نصیر الدین نصیر مدظلہ، کے کلام میں متقدمین، متوسطین اور متاخرین کے لامع و تاباں اثرات موجود ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پیر نصیر صاحب نے روایت سے شمہ بھر اعراض نہیں کیا۔ مجھے ان کی ذات اور کلام دل و جان سے پیارا ہے"۔

محترم پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی گولڑوی 14 نومبر 1949ء مرکز مہر و وفا گولڑہ شریف میں پیدا ہوئے۔ دادا حضور قبلہ غلام محی الدین صاحب بابو جیؒ خلف الرشید حضرت سیدنا خواجہ خواجگان سید مہر علی شاہ صاحبؒ نے آپ کی تربیت خاص فرمائی جس سے آپ کو حقیقی علوم و معارف ودیعت ہوئے۔ پیر نصیر الدین صاحب کسی سکول یا کالج میں زیر تعلیم نہیں رہے بلکہ آپ نے علوم و معارف دینیہ کا اکتساب وقت کے مسلم اساتذہ سے کیا۔ موقوف علیہ مکمل کرنے کے بعد منشی فاضل جو ایم اے فارسی کے برابر ہوتا ہے کا امتحان 1966ء میں پاس کیا۔ عربی فارسی حضرت مولانا فتح محمد صاحب سے مستحکم بنیادوں پر پڑھی۔ دورہ حدیث و تفسیر درس نظامی حضرت مولانا فتح محمد صاحب اور مولانا مفتی فیض احمد صاحب مفتی درگاہ گولڑہ شریف کے تلمذ میں کیا علم تجوید و قراءت حضرت مولانا قاری محبوب علی لکھنوی مرحوم سے حاصل کیا۔ اس طرح ایک طرف تو پیر نصیر صاحب نے علوم و معارف اسلامیہ وقت کے جید علماء سے پڑھے اور دوسری طرف فیوض و برکات روحانیہ کی تحصیل اپنے دادا جان حضرت قبلہ بابو جیؒ اور اپنے والد سید غلام معین الدین مشتاق صاحبؒ سے کی۔ چنانچہ سلسلہ تحصیل دین و تصوف آج تک جاری و ساری ہے۔

حصول تعلیم اور اپنے اساتذہ کرام کے حوالے سے خود پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب نے فرمایا، میں نے استاد محترم حضرت مولانا فتح محمد صاحبؒ سے درسیات کی تکمیل کی۔ آپؒ غزالی دوراں حضرت علامہ غلام محمد صاحب گھوٹویؒ معروف بہ شیخ الجامعہ کے شاگرد اور حضرت پیر مہر علی شاہ حاشیہ صاحب قدس سرہ کے مرید تھے۔ علامہ گھوٹویؒ کی نسبت طریقت حضرت پیر صاحبؒ سے تھی۔ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ

Marfat.com

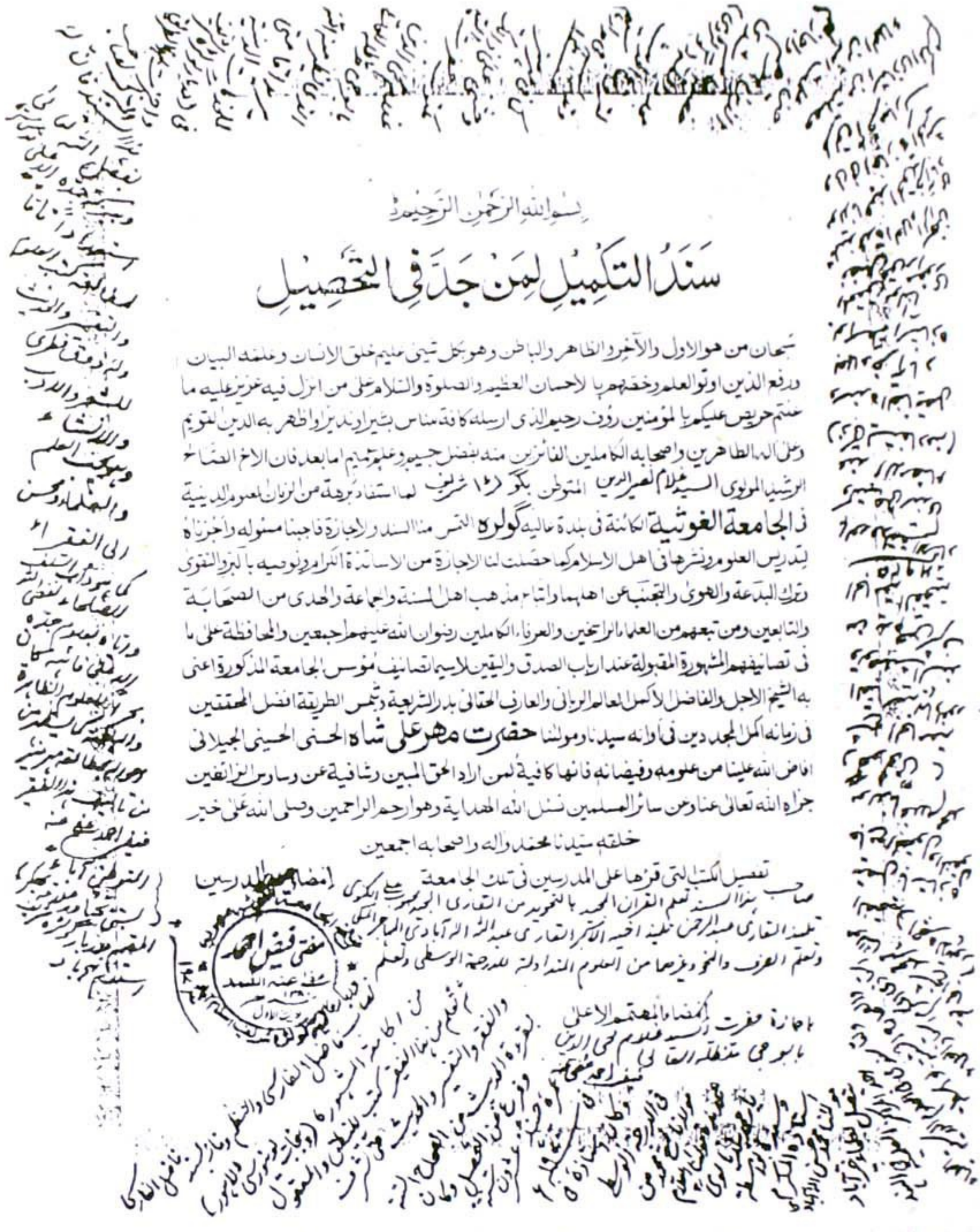

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَنَدُ التکمیلِ لِمَنْ جَدَّ فِی التحصیلِ

سبحان من هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيئ عليم خلق الانسان وعلمه البيان ورفع الذين اوتوا العلم ودرجتهم بالاحسان العظيم والصلوة والسلام على من انزل فيه عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم الذى ارسله كافة للناس بشيرا ونذيرا واظهر به الدين القويم وعلى اله الطاهرين واصحابه الكاملين الفائزين منه بفضل جسيم وعلم عميم اما بعد فان الاخ الصفاء الرشيد المولوى السيد غلام نصير الدين المتوطن بگور (لاہور) شرفها الله لما استفاد برهة من الزمان العلوم الدينية فى الجامعة الغوثية الكائنة فى بلدة عالية گولره التمس منا السند والاجازة فاجبنا مسئوله واجزناه لتدريس العلوم ونشرها فى اهل الاسلام كما حصلت لنا الاجازة من الاساتذة الكرام ونوصيه بالبر والتقوى وترك البدعة والهوى والتجنب عن اهلها واتباع مذهب اهل السنة والجماعة والهدى من الصحابة والتابعين ومن تبعهم من العلماء الراسخين والعرفاء الكاملين رضوان الله عليهم اجمعين والمحافظة على ما فى تصانيفهم المشهورة المقبولة عند ارباب الصدق واليقين لاسيما تصانيف مؤسس الجامعة المذكورة اعنى به الشيخ الاجل والفاضل الاكمل العالم الربانى والعارف الحقانى بدر الشريعة وشمس الطريقة افضل المحققين فى زمانه اكمل المجددين فى اوانه سيدنا ومولنا **حضرت مهر علی شاہ** الحسنى الحسينى الجيلانى افاض الله علينا من علومه وفيضانه فانها كافية لمن اراد الحق المبين وشافية عن وساوس المزائفين جزاه الله تعالى عنا وعن سائر المسلمين نسئل الله الهداية وهو ارحم الراحمين وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد واله واصحابه اجمعين

تفصيل الكتب التى قرءها على المدرسين فى تلك الجامعة صاحب هذا السند تعلم القرآن المجيد بالتجويد من القارى الجيد المشهور بالكبرى تلميذ القارى عبد الرحمن خليفة اخيه الاكبر القارى عبد الله الآبادى المهاجر المكى وتعلم الصرف والنحو وغيرهما من العلوم المتداولة للدرجة الوسطى وتعلم

باجازة حضرت الاستاذ العلامة المحقق المدقق الاعلم الافضل الاكمل مولانا السيد فضل احمد المدعو بمحى الدين الكشميرى ثم اللاهورى متعنا الله تعالى بطول حياته

مفتی فیض احمد صاحب مرحوم کی جانب سے پیر سید نصیر الدین صاحب نصیر کی دینی تعلیم کی تکمیل پر جاری کی گئی سند

استاد العلماء حضرت مولانا فضل حق رامپوریؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا فضل حق رامپوریؒ کے صاحبزادے مولانا افضال الحق صاحب رامپوریؒ بھی حضرت پیر صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل تھے مولانا فضل حق رامپوریؒ براہ راست امام المناطقہ، رازی ثانی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ کے تلمیذ رشید تھے۔ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ جامعہ عباسیہ بہاول پور کے (رئیس الجامعہ) بھی تھے۔ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ نے حضرت بابو جیؒ کے ارشاد پر اپنے پاک سیر، غیور، عابد و زاہد اور ذہین و فطین شاگرد

Marfat.com

مولانا فتح محمد صاحبؒ کوپا کپتن شریف کے (سجادہ نشین) حضرت دیوان غلام قطب الدین صاحب علیہ الرحمہ کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا -اس اعتبار سے مجھے قبلہ دیوان غلام قطب الدین صاحب کے استاد بھائی ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

قبلہ پیر سید نصیرالدین صاحب نے حصول تعلیم کے بارے میں مزید فرمایا کہ میں نے درس نظامی کے علاوہ فن تجوید و قراءت استاد القرا حضرت قاری محبوب علی صاحب لکھنوی دامت برکاتہم سے سیکھا جو حضرت امام القرا حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب الہ آبادیؒ کے شاگرد خاص ہیں - ان دونوں کی نسبت طریقت حضرت پیر صاحبؒ سے تھی - میں نے فنون کی چند کتابوں کے علاوہ صحیح بخاری شریف، مسلم شریف حضرت مولانا مہر محمد صاحب اچھرویؒ کے شاگرد مؤلف مہر منیر اور مفتی درگاہ گولڑہ شریف حضرت مولانا فیض احمد صاحب فیض سے پڑھی ہیں - مولانا فیض صاحب اور ان کے استاد مولانا مہر محمد صاحب حضرت اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ کے مرید ہیں - مولانا ممتاز احمد چشتی جو ملک کی مشہور دینی درس گاہ انوار العلوم میں پندرہ سال سے منصب تدریس میں فائز ہیں، میرے استاد بھائی اور استاذیم علامہ فیض احمد صاحب کے داماد ہیں - موصوف فطری طور پر ذہین ہونے کے علاوہ حافظ قرآن مجید ہیں اور علوم وفنون میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں - حد یہ ہے کہ شعر بھی کہ لیتے ہیں مولانا ممتاز احمد صاحب چشتی اس لئے بھی مجھے یاد رہتے ہیں کہ ہم دونوں مسلسل پانچ برس تک حضرت مولانا فتح محمد صاحبؒ کے زیر تعلیم ہم سبق رہے ہیں - مجھ سے چھوٹے دونوں بھائی غلام جلال الدین اور غلام حسام الدین بھی ابتدائی چند سال حضرت مولانا فتح محمد صاحبؒ ایسے محنتی، دیانت دار اور نابغہ روزگار استاد سے کسب فیض کرتے رہے مگر افسوس کہ استاد محترم کو داعی اجل نے مزید مہلت حیات نہ دی -

پیر سید پیر نصیرالدین صاحب نہایت منفرد اور انیق شخصیت ہیں، ان کے ارادتمندوں اور متوسلین کی تعداد اندرون و بیرن ملک شمار کی حد سے متجاوز ہے - یہ مریدین اور متوسلین کرہ ارض پر جہاں جہاں بھی قوت لایموت کی تلاش میں ہیں، آپ کو دعوت تبلیغ وارشاد دیتے ہیں - چنانچہ اس ضمن میں پیر نصیر صاحب بیشتر ممالک بشمول برطانیہ، سعودی عرب، افغانستان، بھارت، امریکہ، ہالینڈ، فرانس، بلجیئم، ناروے، جرمنی اور کینیڈا کے دورے کر چکے ہیں اور ان ممالک کے علمی ایوانوں اور دینی محافل میں مختلف موضوعات پر وقیع خطابات سے اہل ارادت کے عقائد کی تحصین و تمکین کر چکے ہیں، خصوصاً آپ کے برطانیہ کے دوروں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور وہاں آپ کے مریدین کے ساتھ ساتھ آپ کے معتقدین اور محبین کا ایک بہت بڑا حلقہ موجود ہے - پیر سید نصیر صاحب کے زیر سرپرستی مہریہ نصیریہ یونیورسٹی کا قیام، ماہنامہ "طلوع مہر" کا اجراء اور توحید و رسالت کے حوالے سے درس و تدریس کا عمل جاری و ساری ہے - مہریہ نصیریہ یونیورسٹی تکمیلی مراحل کی طرف رواں دواں ہے - توقع ہے کہ یہ آپ کی مساعی سے ایک عظیم الشان دانش گاہ ہو گی -

Marfat.com

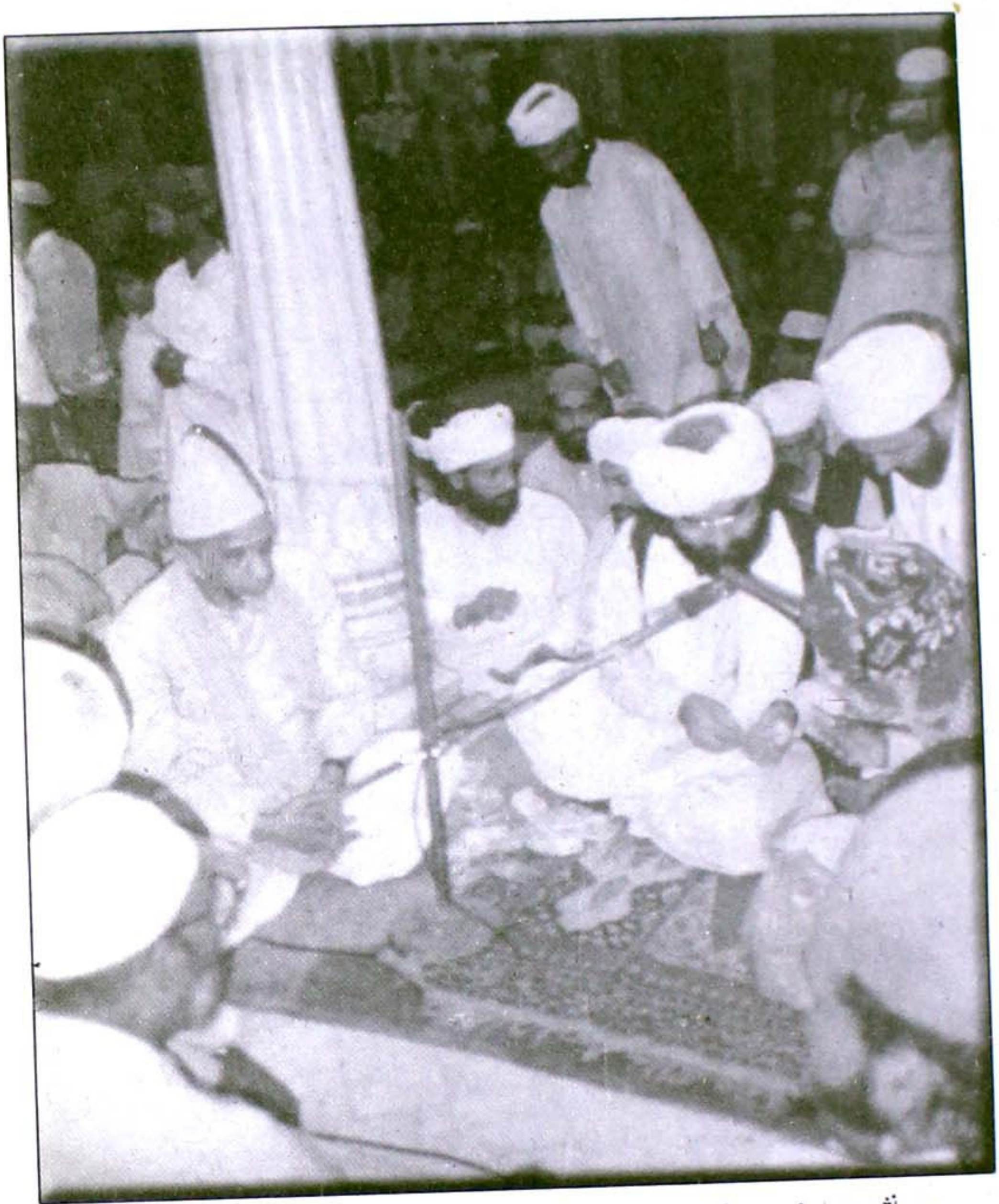

سجادہ نشین آستانہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی درگاہ نظام الدین اولیاء دہلی میں
حضرت بابا فرید شکر گنج کے عرس کے موقع پر

جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب بہت سے دیگر محاسن رکھنے کے علاوہ ایک عظیم شاعر و محقق بھی ہیں اور آپ اپنی شعری و نثری تخلیقات کو اپنے دادا حضرت قبلہ بابو جیؒ کا فیضان نظر سمجھتے ہیں - آپ نے تھوڑے ہی عرصے میں دس مہتم بالشان کتب نظم و نثر تخلیق کی ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے -

(1) آغوش حیرت (فارسی رباعیات)-(2) پیمان شب (اردو غزلیات)-(3) دیں ہمہ اوست (عربی، فارسی، اردو اور پنجابی نعتیں)-(4) امام ابو حنیفہؒ اور ان کی طرز استدلال (اردو مقالہ)-(5) نام و نسب (سیادت

Marfat.com

غوث پاک کے تحقیقی ثبوت' نکاح سیدہ کی شرعی حیثیت اور شیعہ و خوارج کے عقائد کا تفصیلی جائزہ)-(6) فیض نسبت (عربی فارسی اردو اور پنجابی مناقب)-(7) رنگ نظام (قرآن و حدیث کی روشنی میں اردو رباعیات)-(8) عرش ناز (فارسی ' اردو ' یورپی ' پنجابی اور سرائیکی میں متفرق کلام)-(9) دست نظر (اردو غزلیات کا نیا مجموعہ)-(10) راہ و رسم منزلہا (تصوف اور عصری مسائل)

انٹرویو کے دوران جب قبلہ پیر صاحب سے برطانیہ کے دوروں اور وہاں آپ کی تبلیغی خدمات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں برطانیہ کے دورے پر 1985ء کے لگ بھگ گیا - اس دورے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ میرے والد گرامی بڑے لالہ جیؒ صاحب فراش تھے 'انہوں نے لندن آنے کا حکم دیا تو میں ان کی تیمارداری اور عیادت کے لئے چلا گیا' بعد ازاں یہ سلسلہ آمدورفت جاری و ساری ہو گیا - ایک وقت یہ آیا کہ خود مجھے اپنے علاج معالجہ کے لئے لندن جانا پڑا - پھر میرے دورے عام ہو گئے - اس دوران میں وہاں کئی نہایت وقیع و شاندار جلسے ہوئے جہاں میں نے خطاب کیا' ان کے علاوہ ادبی و شعری نشستیں بھی ہوئیں - ان جلسوں اور ادبی نشستوں کا اہتمام برطانیہ کے کئی شہروں میں ہوا-

جب پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ برطانیہ کے علماء و مشائخ کی ان خدمات کو کس نظر سے دیکھتے ہیں جو انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے جاری رکھی ہوئی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کو دین کے قریب لانے کے لئے علماء و مشائخ برطانیہ جو خدمات کر رہے ہیں ان کی حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے - کون کیا کر رہا ہے یہ اللہ ہی کو معلوم ہے - جو چیز ظاہر طور پر نظر آتی ہے' ضروری نہیں کہ اس کی حقیقت بھی وہی ہو - میں سمجھتا ہوں کہ جو علماء اپنے اپنے انداز میں خدمت الناس اور خدمت دین کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں تاہم یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ علمی لحاظ سے پایہ رازی اور علم غزالی کے وارث ہوں یا وہ حضرت ذوالنون مصری یا جنید بغدادی ایسے صاحب تقویٰ اور بے ریاء ہوں' یہ بہت مشکل بات ہے - لیکن اس دور میں جو کچھ ہو رہا ہے' پچاس سال بعد کا دور اس سے بھی بدتر آئے گا - اس لئے آج کا دور آنے والے وقت سے بہتر ہے -

پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی کہ آپ نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں اپنے خطابات کے دوران دبے یا کھلے لفظوں میں خانقاہی نظام پر اچھی خاصی تنقید کی جس سے وہاں کے بعض مخصوص حلقوں خصوصاً" نوجوانوں میں آپ کی مقبولیت میں تیزی سے اضافہ ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی جب ان لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ آپ خود خانقاہی نظام سے' اس کی تمام تر روایتوں کے ساتھ پوری طرح وابستہ ہیں تو ان کو کچھ تضاد نظر آیا؟ اس موضوع پر جواب دیتے ہوئے پیر صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک نظام خانقاہی کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں میں اپنی کتاب "رنگ نظام" میں رباعیات کے ذریعے تفصیل سے لکھ چکا ہوں - میری باتوں کو نظام خانقاہی کی مخالفت پر محمول نہ کیا جائے کیونکہ میں اسی ماحول اور نظام میں پروان بھی چڑھا ہوں اور ان کا نمائندہ بھی ہوں' لیکن اس دور میں اس نظام کو نظام وراثت بنا دیا گیا ہے' مجھے اس پر اعتراض ہے - یہ بات تو درست ہے کہ ایک شخص نالائق

Marfat.com



حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی ایک دینی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

ہونے کے باوجود جدی پشتی طور پر کسی گھر یا جائیداد کی وراثت کا حقدار ہو جائے لیکن نیابت رسولؐ اور نیابت اولیاء کوئی وراثت نہیں ' یہ موروثی عمل نہیں ' ایسی کوئی روایت نہیں اور نہ ہی کوئی موروثی لحاظ سے اس کا مدعی ہو سکتا ہے - تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اولیاء اللہ نے اپنا جانشین ان لوگوں کو مقرر کیا جن کا ان کے ساتھ کوئی خونی رشتہ نہ تھا- حضرت سیدنا خواجہ خواجگان فرید الدینؒ کا حضرت خواجہ محبوب الٰہی محمد نظام الدینؒ سے کوئی خونی رشتہ نہیں - قطب صاحب کا حضرت خواجہ فرید الدینؒ سے کوئی خونی رشتہ نہیں ' اسی طرح آپ اوپر تک چلے جائیں - میری بات کا مطلب یہ ہے کہ نیابت اور چیز ہے اور وراثت یعنی پراپرٹی کا وارث ہونا اور چیز ہے - روحانیت کے حوالے سے آپ ایک شیخ کی نمائندگی صحیح پیغام پہنچانے کے لئے کرتے ہیں - جائیداد کا تو کوئی نہ کوئی وارث ہوتا ہی ہے خواہ وہ جیسا بھی ہو کیونکہ یہ دنیوی مسئلہ ہے ' اگر آپ کی جائیداد ہے تو آپ کو اسے تقسیم کرنا ہو گا لیکن نائب اولیاء کی زندگی کا مقصد پیغام الٰہی یا پیغام رسولؐ کی ترسیل ہے ' اگر وہ کوئی پیغام و پیام نہیں دے رہا تو اس کا درگاہ پر بیٹھنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے - درگاہ میں بیٹھنے کا مقصد محض کھانا پینا نہیں ہے - سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ درگاہوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کیا لینے آتے ہیں ؟ اگر آپ اپنے بزرگوں کی تعلیمات چھاپ کر تقسیم کر دیں بلکہ دوسرے لوگوں کا سہارا لیں تو یہ بات میری نظر میں درست نہیں ہے بہت سے لوگوں کو ان پاک ہستیوں کی تعلیمات کا پتا ہے نہ ان حقائق سے آگاہی ہے جن سے وہ مخلوق کی خدمت کرنا چاہتے تھے - ہاں البتہ کچھ مشائخ ضرور موجود ہیں جو صاحب علم و عرفان بھی ہیں اور صاحب کمالات بھی ہیں -

اپنی مشہور کتاب "نام و نسب" کی تصنیف کے محرکات سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے پیر نصیر الدین نصیر صاحب نے فرمایا اس کا اولین محرک یہ تھا کہ حضرت سیدنا ابو محمد محی الدین پیران پیرؒ ' جو ہمارے بزرگ عظیم ہیں ' کے نسب پر بعض حضرات نے اعتراض اٹھایا ' مثلاً " نجم الحسن کراروی صاحب کی کتابوں

Marfat.com

میں میں نے پڑھا ہے ' انہوں نے لکھا ہے کہ سیدنا غوث الاعظمؒ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی اولاد نہیں ہیں یعنی سید نہیں ہیں - چنانچہ اس بات کے ابطال کے لئے میں نے "نام ونسب" لکھی اور بتایا کہ ان کے نسب پر اکابر امت کی کیا تحقیق ہے- اس ضمن میں میں نے بہت سی کتابوں کے حوالے بھی دئے ' یہ حوالے مطالعہ کی برکت ہے - میں نے اس مسئلے کو پوری کوشش و پژوہش سے پایہ تکمیل کو پہنچایا کہ حضور سیدنا غوث الاعظمؒ نسبا" حسنی و حسینی سید ہیں - اس کے بعد سیدہ کے نکاح کا مسئلہ کھڑا ہوا- اس حوالے سے برطانیہ اور پاکستان کے بہت سے سادات نے میری مخالفت کی حتیٰ کہ اس سلسلے میں میرے والد مرحوم کو بھی میرے خلاف اکسایا گیا- ان کا موقف تھا کہ سیدہ کا عقد غیر سید کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا ' یہ حرام ہے - میں نے کہا کہ قرآن کی روشنی میں اسے حرام ثابت کر کے دکھائیں - ٹھیک ہے آپ کسی غیر سید کو رشتہ نہ دیں لیکن اسے حرام قرار نہ دیں ' ایسی بات کو مسئلہ نہ بنائیں جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ' حلال کو حرام نہ کہیں- لوگوں نے حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ پر الزام لگا دیا کہ انہوں نے سیدہ سے غیر سید کے عقد کو حرام قرار دیا ہے - یہ بات سچی نہیں جھوٹی ہے ' انہوں نے کبھی اسے ناجائز کہا ہے تو ایک مخصوص صورت حال کے پیش نظر ' یہ صورت حال فقہی حیثیت کی حامل تھی - صورت حال یہ تھی کہ کچھ لوگ ایک سیدہ لڑکی کو اغوا کر کے لے گئے تھے ' انہوں نے اس سے زبردستی نکاح کرنا چاہا- ایسی صورت میں کوئی باعزت آدمی ' خواہ کسی کم ترین خاندان ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو ' ایسے فعل کو قبیح اور باعث توہین ہی سمجھے گا - ایسے حالات میں فقہ اجازت دیتی ہے کہ ایسا عقد نہیں ہو سکتا جس کی اساس ظلم و جبر ہو - عقد کے وقت لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے - لوگ جب اسے گھسیٹ کر لے جا رہے ہیں اور اس کی تذلیل و توہین کر رہے ہیں تو عقد کیسے ہو گا - وہ لڑکی اتفاقا" سیدہ تھی - حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا موقف یہ تھا کہ تم نے اس کے ساتھ ظالمانہ رویہ برتا ' رسولؐ کے خاندان کے ساتھ اس کی نسبت کا احترام بھی نہیں کیا ' یہ بے ادبی و گستاخی ہے رسولؐ کے خانوادے کے ساتھ - پیر صاحب کے فتویٰ کی یہ وجہ تھی لیکن لوگوں نے اسے یہ بنا کر پیش کیا کہ پیر صاحب نے کہا ہے کہ سید زادی کا غیر سید سے عقد ہوتا ہی نہیں- پیر صاحبؒ اتنے بڑے علام و صاحب عرفان ہوتے ہوئے ایسا کس طرح کہہ سکتے ہیں ؟ میں نے اس غلط فہمی کو دور کیا - نام ونسب کی تصنیف کا بس یہی محرک تھا - اس کتاب کی تصنیف سے میں نے اس الزام کو بھی اتارا جو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے سر باندھ دیا گیا تھا - میں نے اس بات کی تشریح کی کہ وہ وہی کہتے ہیں جو شریعت مصطفےٰؐ میں ہے - اس ضمن میں ہمارے محترم استاد حافظ عطا محمد بندیالوی استاد العلماء نے جو کتاب لکھی ہے ' اس کے لئے اس موضوع پر مواد مہیا کرنے کے لئے بھی میں نے اپنی خدمات پیش کیں - کتاب کا نام "سیف العطاء علیٰ اعناق من طغی و اعرض عن دین المصطفےٰ" ہے - اب میرا چیلنج ہے کہ اس کو حرام ثابت کرنے کے لئے کائنات میں سے پوری امت مسلمہ میں سے کوئی ایسا عالم لائیں جو اسے فقہ و شریعت سے حرام ثابت کرے تو میں رجوع کر لوں گا اور سب سے معافی بھی مانگوں گا اور مدعیان ولایت و پیری کے ہاتھ پر بیعت بھی کروں گا - اس سے بڑا چیلنج اور کیا ہو سکتا ہے

Marfat.com



پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی مانچسٹر میں صوفی محمد ازرم صاحب چشتی اور دیگر معتقدین کے ساتھ

جب پیر صاحب کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی کہ گوجرانوالہ سے شائع ہونے والے ایک رسالہ کے مطابق آپ تبلیغی جماعت یا وہابیہ کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان کے نظریہ کا قائل ہوں جو قرآن و سنت کے مطابق ہو خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو' بشرطیکہ اجتماعی طور پر وہ نظریہ ہمارے معتقدات سے متصادم نہ ہو اور اہل سنت و جماعت کے مسلک قدیم کے مطابق ہو۔ ہمارے سامنے کچھ ایسی چیزیں ہیں جو ہماری اپنی رواج دادہ ہیں۔ مثال کے طور پر خطباء کے خطبے۔ اگر خدانخواستہ کوئی شخص خود ساختہ چیزوں یا خطبات سے اتفاق نہ کرے تو اسے حلقہ اہل سنت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ایسی باتیں درست نہیں۔ میں نے ایک مقالہ لکھا ہے جس کا موضوع حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سیرت و شخصیت اور تعلیمات ہیں۔ اس میں آپ کے خطبات' تحریرات' قصائد جو آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرزاقؒ نے جمع کئے تھے کا تذکرہ ہے۔ اس مقالے میں فتوح الغیب اور بہجتہ الاسرار مصنفہ الشیخ نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف کے حوالے ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں آپ کے حالات وارشادات کا ذکر ہے' ان خطبات کے حوالے سے میں نے ان کا ترجمہ کرتے ہوئے بحث کی ہے۔ اس مقالے میں میں نے حضرت پیران پیر کے عقائد کا بھرپور تذکرہ کیا ہے۔ اس دور میں میرا دعویٰ ہے کہ حضور پیران پیر جیسے عقائد رکھنے والا کوئی عامی تو کجا' عالم و فاضل و عارف بھی نہیں ہے۔ پیران پیر کا عقیدہ نبیوں کا عقیدہ تھا' وہ ولیوں میں نبیوں ایسے پختہ عقائد رکھنے والی ذات ہیں۔ یہ بات میں محض عقیدت کی اساس پر نہیں کہہ رہا۔ میں پہلے سیدنا پیران پیر کا اتنا معتقد نہیں تھا' ان سے میرا ذاتی لگاؤ نہیں تھا۔ جب میں نے ان کی تعلیمات کا براہ راست مطالعہ کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ ان جیسا کوئی آدمی

Marfat.com

ابھی تک پیدا نہیں ہوا - ان کا عقیدہ تو ایسا ہے جیسا رسولؐ کا عقیدہ - کیا آج کوئی ان پر دیوبندی یا وہابی ہونے کا فتویٰ داغنے کی جسارت کر سکتا ہے ؟ آخر کیوں نہیں' وہ اس لئے کہ پھر بہت سی دکانیں بند ہو جانے کا اندیشہ ہے -

وہ کرتے ہیں سب چھپ کر تقدیر اسے کہتے ہیں
ہم دھر لئے جاتے ہیں تقدیر اسے کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے بارے میں شیخ عبدالقادرؒ کا براہ راست وہ عقیدہ ہے کہ ہم تو ان کی خاک پا بھی نہیں ہیں - ہر پیر اور ہر عالم جہاں بھی ہے ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے - میں اس سلسلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں ' اسے میری خوبی سمجھئے یا خرابی ' میں ہر اس چیز کو جو ہمیں ورثے میں نسل در نسل حاصل ہوئی ہے ' تحقیق و تنقید کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں - میں اس بات کا قائل ہوں کہ ہر چیز کے جواز یا عدم جواز کو قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھنا چاہئے ' دلائل سامنے ہوں تو میرا دل مان لیتا ہے - اب تک من کل الوجوہ ہر حیثیت سے میرا ذہن اگر مطمئن ہوا ہے تو حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہوا ہے - بہت سے مشائخ کسی نہ کسی شرعی اعتراض کے دائرے میں آتے ہیں لیکن حضرت پیران پیرؒ کے بارے میں کوئی شخص انگلی نہیں اٹھا سکتا - میں نے کوشش کی کہ کوئی ایسی بات سامنے آئے جس پر میں اعتراض کروں لیکن بحمد اللہ کوئی چیز سامنے نہیں آ سکی -

اس سوال کے جواب میں کہ برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کی برطانیہ میں نئی نسل کو دینی و ثقافتی لحاظ سے محفوظ کرنے کے لئے کیا اقدامات ہونے چاہئیں ؟ پیر صاحب نے فرمایا ' اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے پاکستان سے برطانیہ گئے ان سے میرا سوال ہے کہ وہ وہاں گئے کیوں ' کیا اللہ ان کو یہاں رزق نہیں دیتا تھا - اگر وہ چلے ہی گئے تو وہاں کے غیر اسلامی ماحول اور مادر پدر آزادی کا مومنانہ فراست سے مقابلہ کریں - آئے دن معاشرتی برائیوں کے سیلاب آتے رہتے ہیں ' اغواء کے واقعات پیش آتے ہیں جن سے سماجی اور معاشرتی لحاظ سے بدنامی ہوتی ہے - میری نظر میں اس کا علاج اور مداوا یہی ہے کہ بچوں بچیوں کو ایمانیات ' اخلاقیات ' اعتقادات اور معاملات میں ذہنی لحاظ سے اتنا پختہ و مستحکم کر دیا جائے کہ وہ ہر بات کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچیں کہ یہ میرے لئے ' میرے والدین کے لئے ' بھائی بہنوں کے لئے اور اسلامی معاشرے کے لئے سخت بدنامی کا باعث ہے اور اس سے گریز ہی بہترین چیز ہے -

جب پیر صاحب سے رویت ہلال خصوصاً" آغاز رمضان و عیدین کے موقع پر برطانیہ کے مسلمانوں میں اختلاف رائے کے بارے میں ان کی رائے پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ رویت ہلال میں مختلف مطالع ہوتے ہیں - اس سلسلے میں کئی سوالات اٹھائے جا چکے ہیں ' بحثیں ہو چکی ہیں ' علماء نے جوابات بھی دئے ہیں - اس مسئلہ کا سب بڑا سبب یہ ہے کہ برطانیہ میں اکثر و بیشتر مطلع ابر آلود ہوتا ہے اور چاند بہ مشکل نظر آتا ہے - پھر علماء میں ہم آہنگی نہیں ہے ' کوئی کسی کے ساتھ ہے اور کوئی کسی کے

Marfat.com



سجادہ نشین آستانہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب ایک دینی تقریب میں تشریف فرما ہیں

ساتھ۔ اس سلسلے میں شرعی اور سائنسی لحاظ سے مربوط و مضبوط جواب دینا ہو گا' اس پر غور و فکر کرنا ہو گا کہ اس کا جواب اجتماعی طور پر کیا ہونا چاہئے تاکہ امت ایک ہی دن میں انعقاد عید اور آغاز رمضان پر متفق ہو جائے۔ یہ ایک فقہی مسئلہ ہے' اس سلسلے میں مجھے ایک سوالنامہ بھی ملا تھا جس کا جواب میں نے کچھ دن پہلے ارسال کر دیا تھا۔

پیر صاحب نے فرمایا کہ آخر میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کا دین سب کے لئے ہے' آپ کسی مسلک کے نمائندے بن کر رہیں' بصد شوق رہیں لیکن بھائی چارے اور اخوت سے رہیں۔ تفرقہ اور خلل اندازی سے گریز کرنا چاہئے۔ فساد پیدا کرنے کے بجائے امن اور صلح آشتی کی فضا پیدا کرنی چاہئے اور برقرار رکھنی چاہئے۔ آپ کو جن لوگوں کے عقائد سے اختلاف ہے ان کے ساتھ سلیقہ کے ساتھ باہمی تبادلہ خیال ہونا چاہئے اگر آپ اپنی بات سمجھا سکتے ہیں تو سمجھائیں۔ پہلے ان کے سوال کی ماہیت سمجھیں' پھر بات کریں اگر آپ انہیں جواب دے سکتے ہیں تو ان کی علمی لحاظ سے تسلی کریں یہ نہ کہیں کہ آپ کا سوال غلط ہے بلکہ انہیں قائل کریں' لڑنے جھگڑنے کی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں وہ عبارات جو تقویت الایمان' اور تحذیر الناس میں موجود ہیں اور ان میں جو جملے براہ راست رسالت مآبؐ کے متعلق کہے گئے ہیں' میں ان سے مطلقاً متفق نہیں ہوں اور ایسے دین کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتا ہوں' آیا اللہ نے ان کا ایمان قبول کیا ہے یا نہیں۔ جو شخص ایسے سخت و ست جملے لکھے یا ایسا عقیدہ رکھے جس سے رسولؐ کی توہین کا پہلو نکلتا ہو میرے نزدیک وہ کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا' خواہ بظاہر وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتا ہو۔

من آنچہ شرطِ بلاغ است باتومی گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر' خواہ ملال

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، نقشبندی، مجددی



پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم باعمل، جانشین شیر ربانی، ولی العصر، عابد و زاہد، متقی و درویش حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، نقشبندی، مجددی موجودہ عہد کے نامور بزرگ ہیں۔ آپ کا

Marfat.com

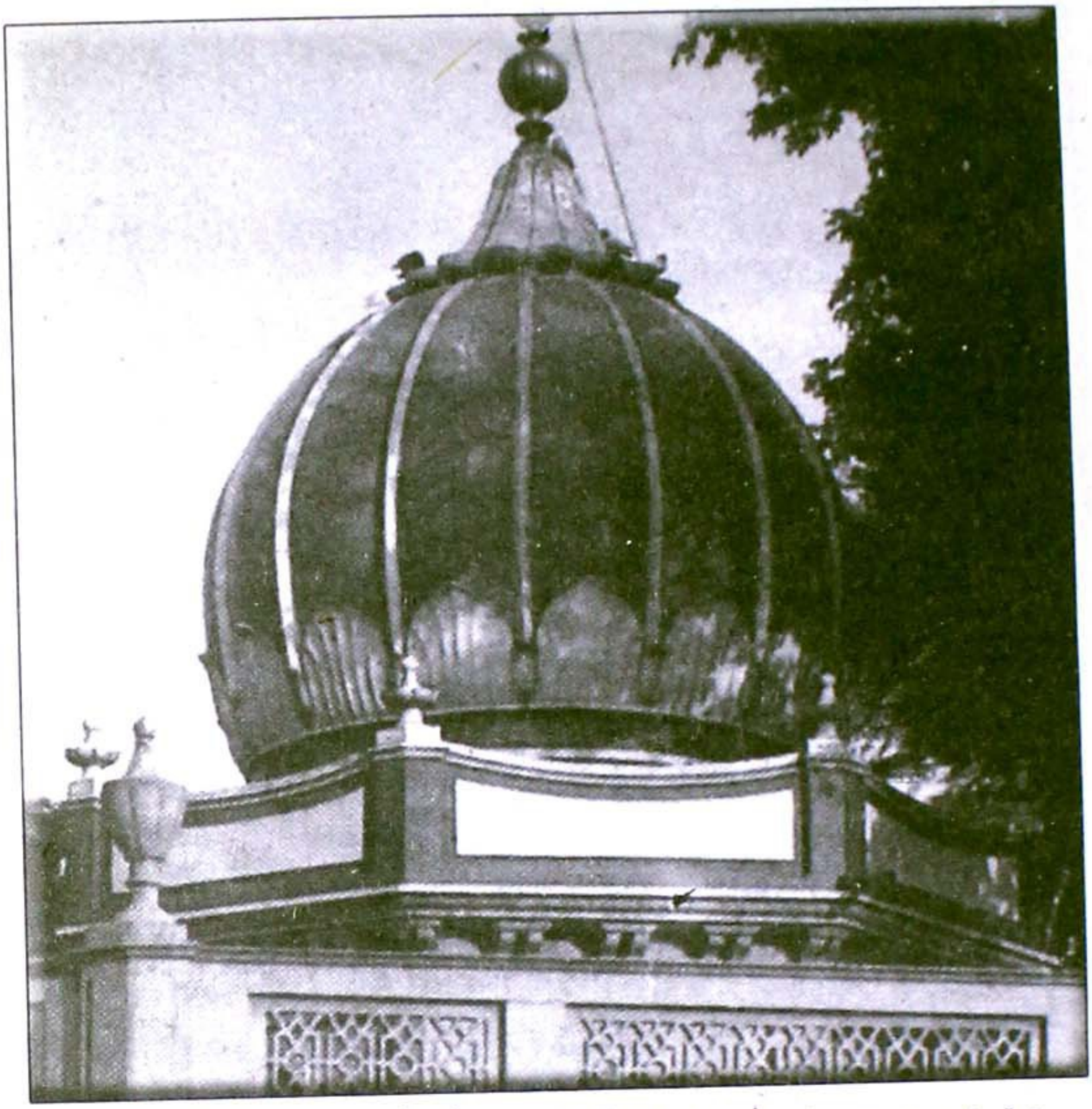

شرقپور شریف میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کا مزار مقدسہ

تعلق پاکستان کے ایک ایسے علمی ' مذہبی و روحانی خانوادے سے ہے جس کا احترام اور مقام اظہر من الشمس ہے - نامور شخصیات آپ کے بزرگوں سے فیض حاصل کرتی رہی ہیں- شاعر مشرق ' مفکر پاکستان حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ بھی آپ کے اجداد کے معتقدین میں شامل تھے - پاکستان کے علاوہ برطانیہ میں بھی ہزاروں افراد صاحبزادہ صاحب سے رہنمائی اور فیضان حاصل کر رہے ہیں اور متعدد شہروں میں آپ کی سرپرستی میں روحانی تقریبات کا سلسلہ جاری رہتا ہے - علاوہ ازیں آپ کی سرپرستی میں مانچسٹر میں شیر ربانی اسلامک سنٹر قائم کیا گیا ہے جہاں انتہائی معیاری طور پر دینی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے ' یہ سنٹر جناب عبداللہ کمانی کی نگرانی میں کام کر رہا ہے جنہوں نے اہم مذہبی ' روحانی ' ملی و سماجی خدمات انجام دی ہیں-

شرقپور شریف لاہور سے تقریباً 22 میل کے فاصلے پر لاہور جڑانوالہ روڈ پر واقع ہے ' اسے اگر مدینتہ الاولیاء کہا جائے تو مستحسن ہوگا کیونکہ اس کے قلب میں نوشاہی قادری بزرگ حضرت ہرنی شاہ آرام فرما ہیں - شہر سے باہر مغرب کی طرف کشتہ محبت مجدد الف ثانیؒ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحبؒ

Marfat.com



شیر ربانی سنٹر مانچسٹر کے سرپرست صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری' مولانا محمد صدیق صاحب نقشبندی (گلاسگو) پیر سلطان فیاض الحسن صاحب اور علامہ سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے موقع پر

اور ان کے برادر خرد خواجہ عالم پناہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ کے مزارات ہیں - لاہور جڑانوالہ شاہراہ کے ایک طرف حضرت سید پیر گلاب شاہؒ کا مزار ہے اور سڑک پار حضرت خواجہ میاں محمد سعیدؒ کی آخری آرام گاہ ہے - شرقپور شریف سے کچھ فاصلے پر قطب دوراں' شاہباز تصوف حضرت ہاشم شاہ سندھی کا مزار ہے' یہ سب مزارات مراجع عوام و خواص ہیں-

شرقپور شریف روحانی لحاظ سے بھی بڑے مقام و مرتبہ کا حامل ہے - یہ قریہ کبھی علوم وفنون کا مرکز تھا - حضرت قبلہ عالم شیر محمد شیر ربانی کی پیدائش سے پہلے یہاں بڑے بڑے اولوالعزم اولیائے کرام آتے جاتے رہے اور یہ مژدہ جاں افزا اور خوشخبری سناتے رہے کہ یہاں ایک ایسا مرد حق آگاہ پیدا ہو گا جس کے فیوض و برکات سے ایک عالم مستفید و مستفیض ہو گا-

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری حضرت شیر ربانی کے برادر اصغر حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب کے صاحبزادے ہیں - حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ ایک بلند پایہ عالم اور ولی کامل تھے اور اپنے برادر بزرگ حضرت شیر ربانی ولی لاثانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ سے بیعت اور ان کے جانشین تھے - انہوں نے اپنے برادر بزرگؒ کے مشن کو 30 سال تک جاری رکھا اور لاکھوں فرزندان اسلام نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا' 1957ء میں آپ کا وصال ہوا- قبلہ ثانی لاثانی میاں غلام اللہ نقشبندی مجددیؒ پیکر تقویٰ' آئینہ تورع' جبل استقامت' شمس رضا' بدر وفا' شان عمل' نشان شریعت' کمال محبت' جمال اخلاق' پاسبان شریعت' پاسدار اقدار اسلامی' حامئ مساکین' مددگار غربا' دستگیر ارامل' مرقع اخلاق' مطلع عرفان' مظہر ایقان' مرشد روشن ضمیر اور رہبر برناو پیر تھے- آپ اپنے مرشد اور برادر بزرگ کی خانقاہ کے مصلے پر اس استقامت کے ساتھ رونق افروز ہوئے کہ

Marfat.com



صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری جامع مسجد گھمکولویہ برمنگھم میں پیر صوفی محمد عبداللہ خان اور دیگر حضرات کے ہمراہ

حضرت کی نیابت کا حق ادا کر دیا' آپ دین دنیا کی کشوروں کے شہنشاہ تھے - آپ کے مزاج میں نرمی 'گفتار میں حلاوت' رفتار میں وقار اور آپ ایثار میں بے مثال تھے -

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی وثانی لاثانی شرقپور شریف 23 فروری 1933ء بمطابق 27 شوال 1351ھ بروز جمعرات بوقت صبح صادق سرزمین شرقپور شریف میں پیدا ہوئے- اس وقت حضرت ثانی صاحبؒ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف فرما تھے - نماز کے بعد جب آپ گھر تشریف لائے تو آپ کو یہ خوش خبری ملی جسے سنتے ہی انکا چہرہ خوشی ومسرت کے باعث کھل اٹھا-

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نے اپنی تعلیم کا آغاز قرآن پاک سے کیا- آپ نے مختصر وقت میں سات سال کی عمر میں مولانا محمد علی صاحب سے قرآن ناظرہ پڑھ لیا- اس کے بعد آپ نے علوم اسلامیہ کا آغاز کر دیا - آپ نے اپنے والد محترم قبلہ ثانی لاثانیؒ سے شیخ سعدی شیرازی کی مشہور زمانہ کتب گلستان اور بوستان وغیرہ باقاعدگی سے پڑھنا شروع کر دیں - علوم اسلامیہ سے فراغت کے بعد آپ نے فارسی' عربی اور اردو کی مذہبی کتب کا مطالعہ جاری رکھا - اسی ذوق نے آپ کو تصانیف کے میدان میں داخل کر دیا- عصری تعلیم کے حصول کے لئے قبلہ میاں صاحب نے 1940ء میں اسلامیہ پرائمری سکول شرقپور شریف میں سات سال کی عمر میں داخلہ لے لیا تھا - سکول کے ہیڈ ماسٹر محمد احمد خان تھے جو باریش ہونے کے ساتھ ساتھ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے - یہ وہ دور تھا کہ سکولوں میں ہندو اور مسلمان اساتذہ مشترکہ طور پر کام کرتے تھے لیکن "اسلامیہ پرائمری سکول" کی یہ امتیازی خصوصیت تھی کہ اس میں صرف مسلمان اساتذہ کی تقرری ہوتی تھی - صاحبزادہ صاحب عام بچوں کی طرح گلی کوچوں اور بازاروں میں گھومنا ہرگز پسند نہیں کرتے تھے - آپ سکول سے فراغت کے بعد فوراً گھر تشریف لے آتے اور اپنی تعلیم میں مصروف ہو جاتے - آپ نے 1944ء میں نمایاں نمبروں سے پرائمری کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی

Marfat.com

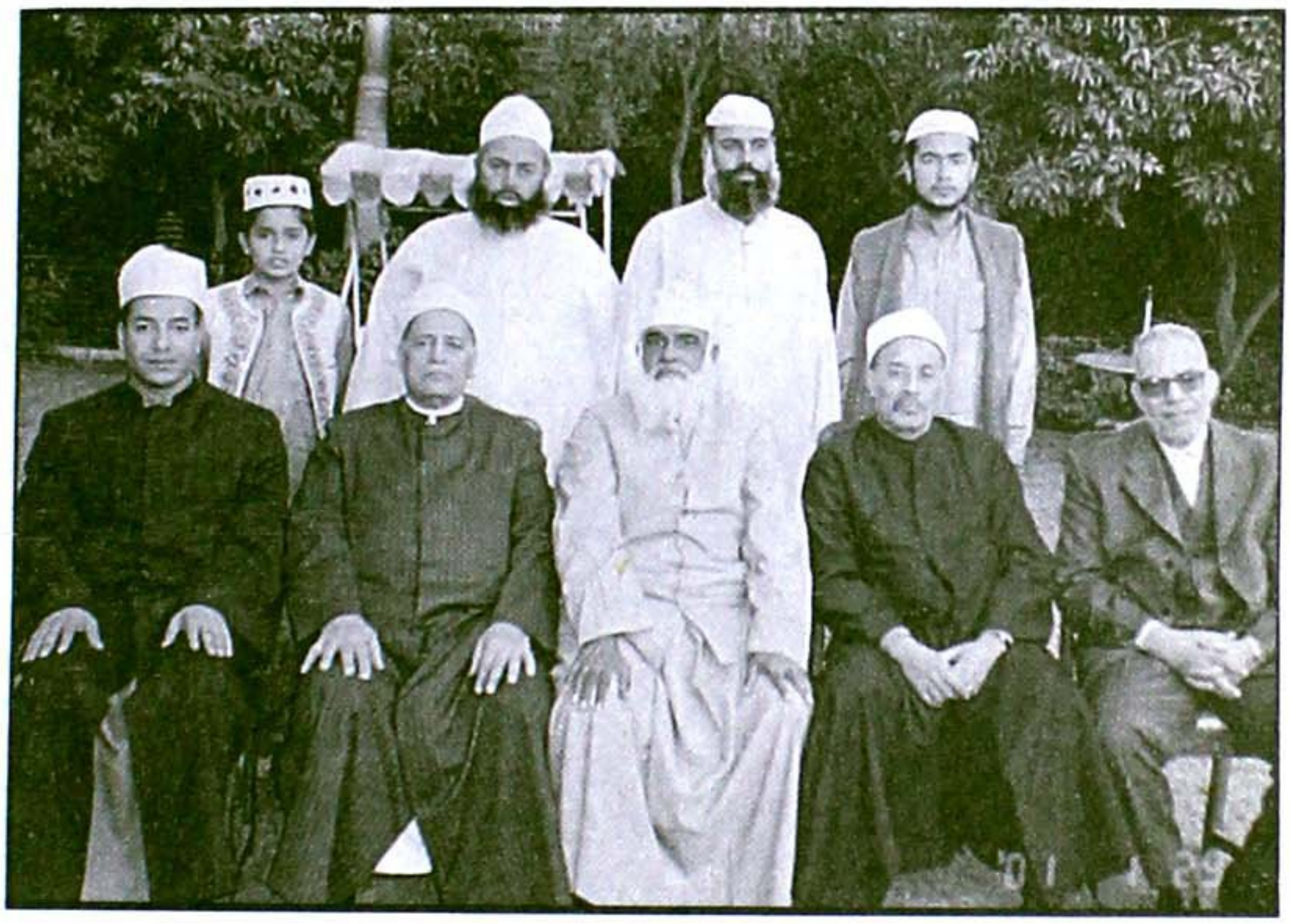

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری مصری وفد کے اراکین' اپنے صاحبزادگان میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری' میاں سعید احمد صاحب شرقپوری اور اپنے پوتے میاں ولید احمد شرقپوری کے ساتھ

سکول شرقپور شریف میں داخلہ لیا - صاحبزادہ صاحب کا بچپن عام لڑکوں سے بالکل مختلف تھا - قیمتی وقت ضائع کرنا شرارتیں اور لڑائی جھگڑا کرنا اور دوسری غلط عادات سے آپ کو سخت نفرت تھی اس لئے آپ ایسے امور سے ہمیشہ دور رہے ہیں - آپ اپنے اساتذہ کا دلی احترام کرتے اور ان کی فرمانبرداری کرتے تھے پورے زمانہ تعلمی کے دوران کسی استاد کو آپ سے کبھی شکایت نہیں ہوئی - میٹرک کے بعد آپ نے آغا دوست محمد تکمیلی سے طب کی کتابیں پڑھیں - آپکے اساتذہ کرام میں آپ کے والد گرامی قبلہ ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ' شیخ محمد عثمان صاحب قصوری' سید اقبال احمد شاہ صاحب' شیخ مولوی حسن محمد صاحب اور ماسٹر محمد احمد خان صاحب شامل ہیں -

صاحبزادہ صاحب نے حضرت شیر ربانیؒ کے برادر اصغر اور اپنے والد گرامی حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا - حضرت قبلہ میاں غلام اللہ صاحبؒ اپنے جملہ متوسلین' عقیدت مندوں اور مریدوں سے ہمیشہ حسن اخلاق کا برتاؤ فرماتے - ہر عقیدت مند یہی کہتا کہ حضرت مجھ سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں - حضرت قبلہ ثانی صاحبؒ کی نظر کرم اپنے صاحبزادگان بالخصوص حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم پر تھی' اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے - حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ کا سلسلہ عالیہ حضرت امیر الدینؒ کوٹلہ شریف ضلع شیخوپورہ' حضرت خواجہ امام علیؒ مکان شریف گورداسپور' حضرت سید حاجی شاہ حسینؒ مکان شریف' حضرت قاضی

Marfat.com



صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری جامعہ الازہر مصر کے وفد سے تمغہ حسن کارکردگی وصول فرمارہے ہیں

محمد احمد صاحبؒ اور قاضی احمد شریف صاحب (نواب شاہ) کے توسط سے سلطان الاولیاء حضرت خواجہ محمد زمان نقشبندیؒ لواری شریف بدین (سندھ) تک پہنچتا ہے' جو سلسلہ نقشبندیہ کا بہت بڑا مرکز ہے۔

محترم صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری قبلہ ثانی لاثانی صاحب کے ارتحال کے بعد نہایت ہی نامساعد حالات میں اپنے بزرگوں کی تعلیمات اور اقدار اسلامی کے احیاء و فروغ کے لئے تب و تاب جاودانہ اور ہمت مردانہ کے ساتھ کمربستہ ہو گئے۔ آپ نے سب سے پہلے پنجاب بھر میں طوفانی دورے کئے پنجاب کے لوگ آپ کی شخصیت و کردار سے متعارف ہوئے اور آپ کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ پھر پاکستان کے دیگر صوبوں اور شمالی علاقہ جات کے دورے کئے وہاں آپ نے اپنے بزرگوں بالخصوص حضرت قیوم زمانی' امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ کے عقائد اور اپنے مسلک سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کی سادگی' شیریں بیانی اور خوش کلامی نے ہر کہ ومہ کو ان کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ جہاں بھی گئے اپنی عظمت و رفعت کا نشان چھوڑ آئے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری روشن ذہن اور روشن قلب رکھتے ہیں۔ آپ پر اپنے بزرگوں حضرت شیر ربانیؒ اور حضرت ثانی لاثانیؒ کے علاوہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی براہ راست نظر کرم ہے۔ آپ سخاوت میں مشہور ہیں۔ آپ کے دسترخوان و مائدہ پر بہترین ماکل و مشارب موجود ہوتے ہیں۔ آپ مہمانوں کی ضیافت میں تکلف سے کام لیتے ہیں اور مہمانوں کی خدمت کرنے میں اپنے بزرگوں کی خوشنودی و رضا جوئی کے حصول کی پوری کوشش کرتے ہیں آپ کے قول و فعل میں تضاد کی کوئی شکل

Marfat.com

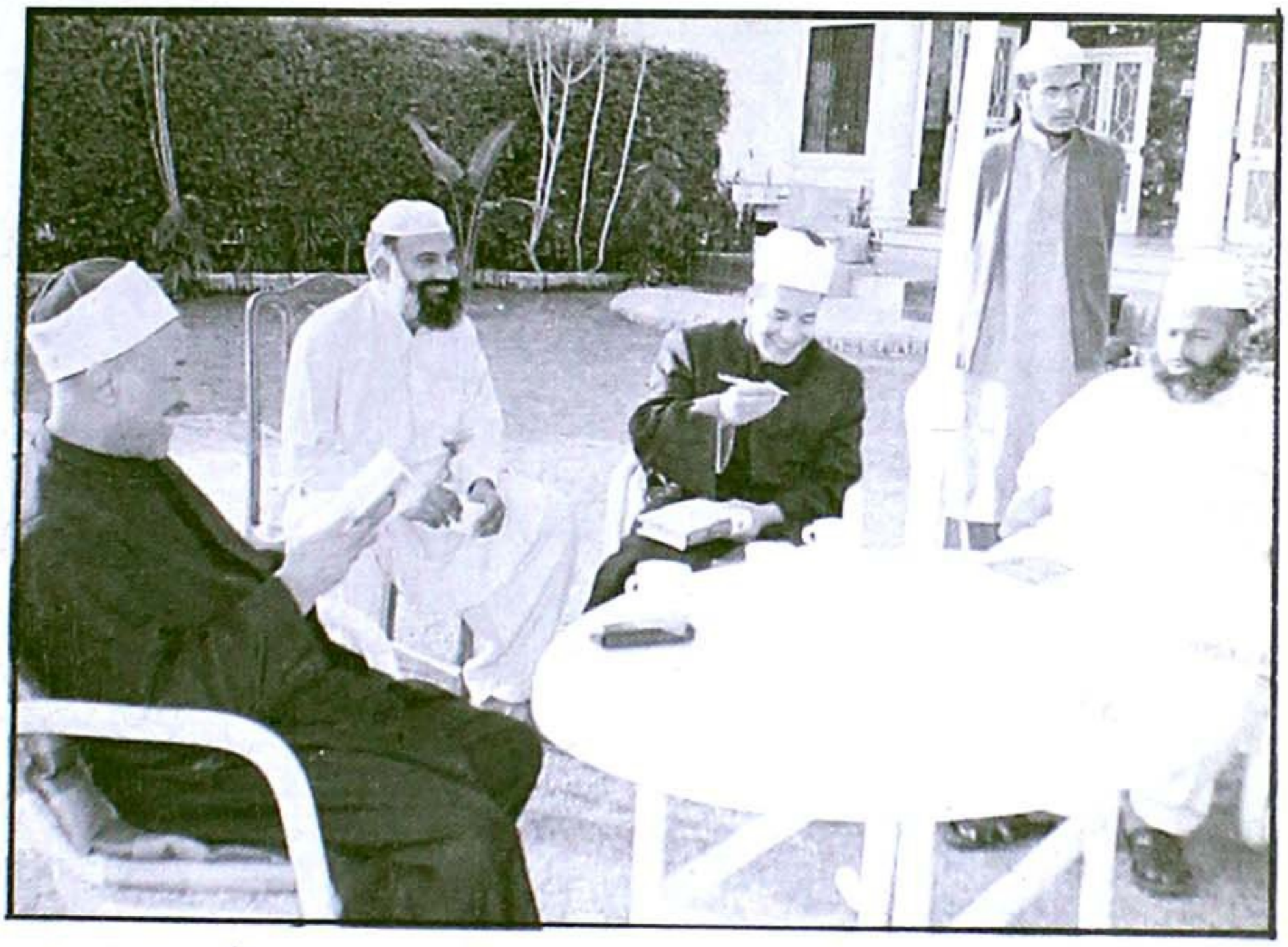

صاحبزادگان میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری اور میاں سعید احمد صاحب شرقپوری مصری علماء سے دینی کتب کے بارے میں تبادلہ خیال فرما رہے ہیں

مرئی نہیں، جو کہتے ہیں، وہ کرتے ہیں جو آج کے دور میں بہت بڑی بات ہے۔

حضرت صاحبزادہ جمیل احمد صاحب شرقپوری کی حضور نبی پاکؐ اور اصحابہ کرام سے والہانہ عقیدت ہے۔ آپ عشق رسولؐ سے سرشار و مخمور ہیں۔ آپ پر سرکارؐ دو جہاں کا یہ خصوصی کرم ہے کہ آپ اب تک 19 مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضری دے چکے ہیں۔ آپ کے عشق رسولؐ کا اندازاہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1971ء میں ایک برطانوی یہودی مصنف ڈاکٹر پنہاس نے نبی محترم تاجدار عرب و عجمؐ کی شان میں گستاخانہ کتاب شائع کی۔ آپ نے اس کتاب کے خلاف لاہور میں احتجاجی جلوس کی قیادت کی اور گرفتار ہوئے اور کیمپ جیل لاہور میں 13 دن قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، آپ نے تحفظ نامور رسالتؐ کی خاطر سب مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تقلید میں جیل کے اندر موجود طلباء اور قیدیوں کی اصلاح کی کوشش فرماتے رہے اور قیدیوں میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔ اس طرح آپ نے اپنے پیران پیر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کی سنت پر عمل کیا۔

حضرت میاں صاحب کو جانشین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰؐ امیر المومنین اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ بھی بے پناہ عقیدت و محبت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بانی ہیں اور صحابہ کرام کے امام و پیشوا ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کارہائے نمایاں اور تعلیمات کو عام کرنے کے لئے یوم مجددؒ اور یوم سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ منانے کے سلسلے میں بھی پہل کی۔

Marfat.com

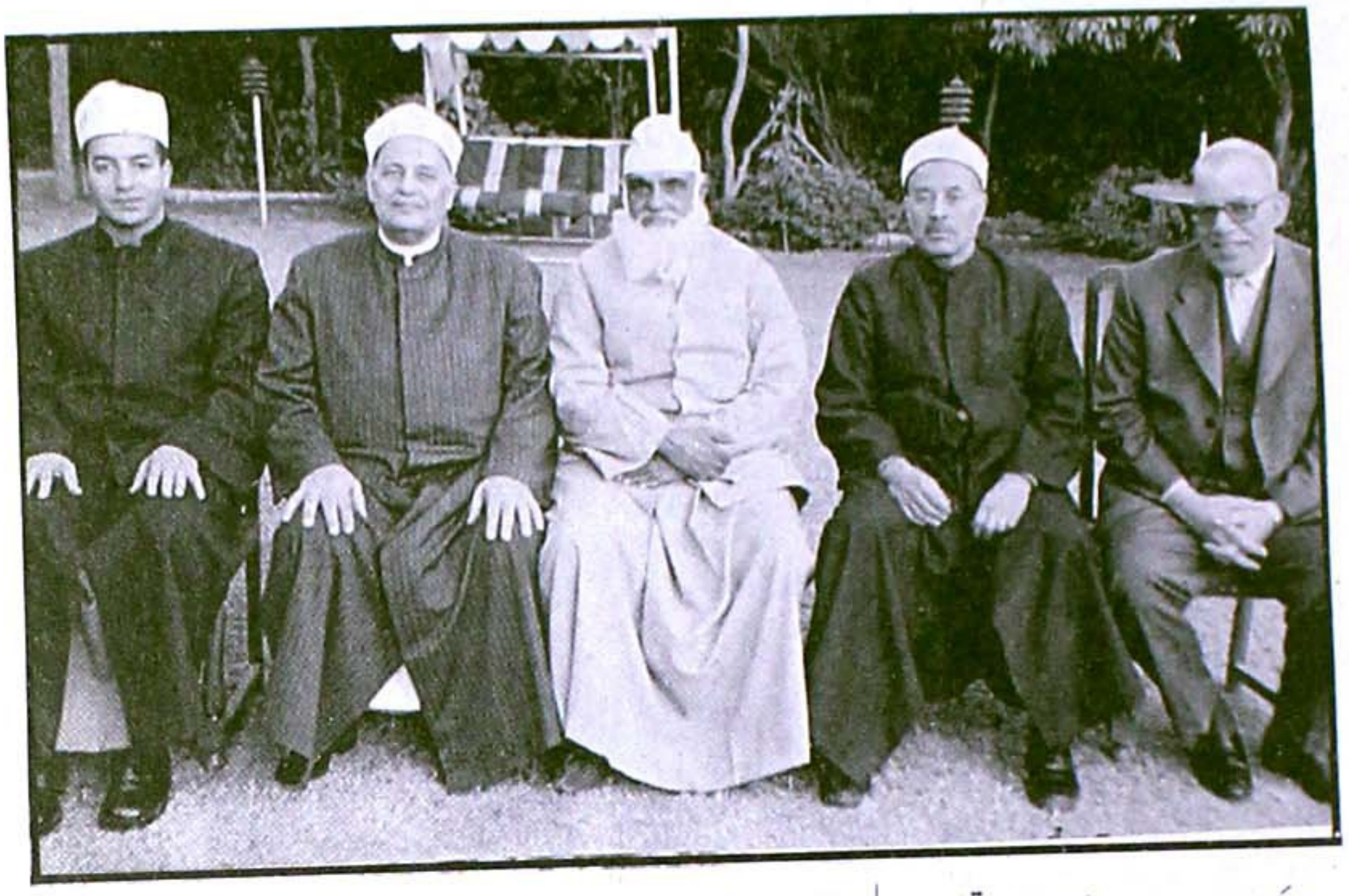

(دائیں جانب سے) الدکتور محمود قطبی زرطا المحترم (نائب رئیس جامعہ الازہر)' الشیخ علی محمد فتح اللہ المحترم (رئیس مظاع المعاید' جامعہ الازہر)' صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری' السید مولانا محمود عاشور المحترم (وکیل جامعہ الازہر) اور السید حاذم محمد احمد محفوظ المحترم (استاد' جامعہ الازہر جنہوں نے قبلہ میاں صاحب پر عربی میں کتاب تحریر فرمائی ہے)

چنانچہ پاکستان کے طول و عرض میں جمادی الثانی کے ماہ مبارک میں یوم حضرت صدیق اکبرؓ شایان شان طریقہ سے منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور آپؓ کے حالات زندگی اور کارہائے نمایاں پر مشتمل ایک کتابچہ "فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ مرتب کر کے طبع کروایا - یہ کتابچہ کئی ایڈیشنوں میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے -

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کا عظیم اور اہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ یورپ اور برطانیہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شخصیت کو مزید اجاگر کیا' ان کے عقائد اور تعلیمات کو عوام تک پہنچایا اور دنیا کے کونے کونے میں یوم حضرت مجدد الف ثانیؒ اور یوم حضرت شیر ربانیؒ منائے جانے کا آغاز کیا۔ اگر آپ کو تحریک یوم مجددؒ کا بانی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ آپ دارا لمبلغین کے ناظم و مہتمم ہیں جو حضرت ثانی لاثانیؒ میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید' حدیث مبارک' فقہ اور دیگر علوم دینیہ کی تدریس کی جاتی ہے جہاں نامور اساتذہ حضرت العلام مفتی محمد عبدالغفور صاحب' استاد العلماء مفتی مزمل حسین شاہ صاحب' حضرت مولانا اکبر علی صاحب شرقپوری' حضرت مولانا عبدالغفور صاحب الوری' حضرت مولانا منصب علی صاحب شرقپوری اور حضرت مولانا محمد شریف صاحب ملتان شریف ہیں۔ اس ادارہ سے ہزاروں حفاظ اور علماء نے فیض حاصل کیا ہے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا شمار سواد اعظم اہلسنّت کے مرکزی قائدین میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

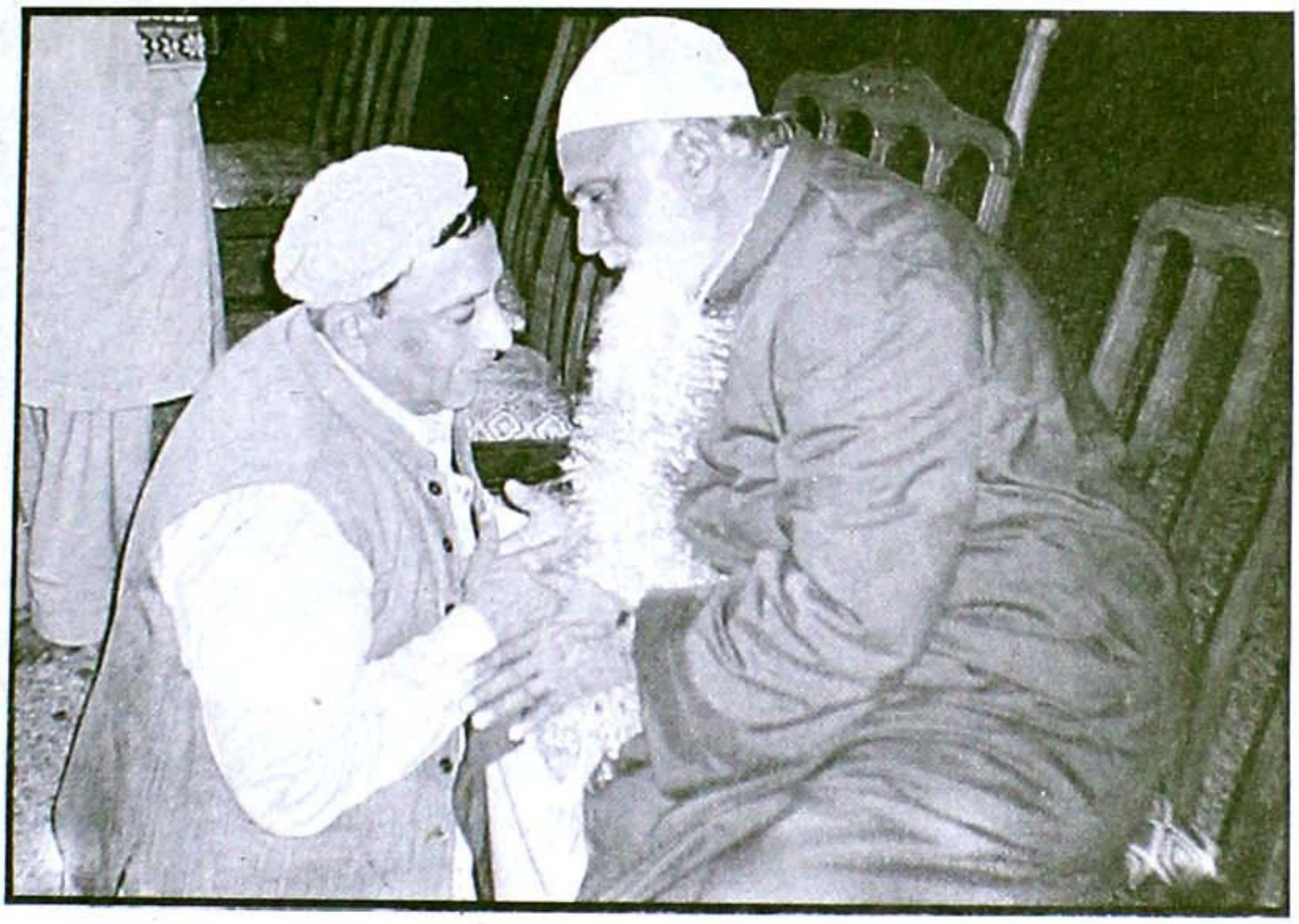

سابق چیرمین بلدیہ شرقپور شیخ ذوالفقار علی مونگا صاحب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں

آپ نے 1971ء میں جمعیت العلمائے پاکستان کے ٹکٹ پر قصور سے احمد رضا قصوری کے مقابلے میں انتخاب لڑا اور 50 ہزار ووٹ حاصل کئے۔ 1978ء میں آپ کو جمعیت العلمائے پاکستان کا مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا' بعد ازاں آپ سیاست سے کنارہ کش ہو گئے البتہ آپ کے نور نظر صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاست میں سرگرم عمل ہیں اور 93ء اور 97ء کے انتخابات میں حلقہ 136 سے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے اپنی زندگی نظام مصطفیٰؐ کیلئے وقف کی ہوئی ہے۔ آپ نے 1974ء کی تحریک ختم نبوتؐ اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰؐ میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ آپ کے لاکھوں مریدین نے بھی آپ کے حکم پر اس تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا اور تکالیف برداشت کیں' اس دوران آپ کئی ماہ تک قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرتے رہے۔

میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کی مذہبی و روحانی سرگرمیاں پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ نے یورپ اور برطانیہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے متعدد مرکز قائم کئے ہیں جہاں سے نور اسلام کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ آپ نے سرزمین حجاز مدینہ منورہ میں "رباط شیر ربانیؒ" کی تعمیر کی ہے جہاں زائرین کیلئے قیام و طعام اور محافل میلاد پاک کا اہتمام ہوتا ہے۔ "رباط شیر ربانی" کی تعمیر حضور انورؐ سے آپ کے عشق و محبت کی واضح اور بین دلیل ہے۔ صاحبزادہ جمیل احمد صاحب شرقپوری 'عظیم مبلغ اسلام ہیں اور اس ضمن میں اکثر دورے فرماتے رہتے ہیں' آپ کے خطبات کے فیوض و برکات سے صرف سرزمین

Marfat.com



شیر ربانی سنٹر مانچسٹر کے روح رواں الحاج عبداللہ کمانی صاحب اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری

پاکستان ہی نہیں بلکہ ترکی، سعودی عرب، عراق اور برطانیہ میں بھی لوگ فیضیاب ہوتے ہیں، آپ کئی سال تک جامع مسجد شیر ربانی وسن پورہ لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے اور ہزاروں افراد نے آپ کے خطبات سے رہنمائی حاصل کی۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ میں والد مکرمؒ کے وصال کے بعد سے تبلیغ و ترویج اسلام کی کوششوں میں مصروف ہوں اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا فیض عام کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔ میں نے پاکستان میں اور بیرون ملک بالخصوص برطانیہ میں مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے ایام منانے کا سلسلہ شروع کیا جس سے لوگوں کو ان کے حالات زندگی اور دین اکبری کے حوالے سے آگاہی ہوئی۔ میں اب بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے عقائد اور نظریات کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہوں۔

حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے 1979ء میں تبلیغی دورے پر برطانیہ گیا جس کے بعد میں اکثر و بیشتر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ برطانیہ میں ہم نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایام منانے کا آغاز کیا اور ہر سال ان دو بزرگوں کے ایام لندن، برمنگھم، نوٹنگھم، مانچسٹر، راچڈیل اور ایڈنبرا میں منائے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے برطانیہ کی ایک اہم اور خداترس شخصیت عبداللہ کمانی صاحب نے جو بہت نیک اور مذہبی انسان ہیں مانچسٹر میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے نام پر شیر ربانی اسلامک سنٹر قائم کیا ہے جہاں تبلیغ و ترویج اسلام کا کام ہوتا ہے۔ اس سنٹر میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ایک عظیم الشان تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب عبداللہ کمانی صاحب نے شیر ربانیؒ اسلامک سنٹر کے سلسلے کو وسعت دی ہے اور پکاڈلی میں اپنے چار منزلہ سنٹر کی دو منزلیں شیر ربانیؒ اسلامک سنٹر کیلئے مختص کر دی ہیں، جس کا میں نے 2000ء میں افتتاح کیا ہے۔

Marfat.com

انہوں نے مجھے اس سینٹر کا سرپرست بنایا ہے اور وہ خود اس کے امور کو چلا رہے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے فرمایا کہ یوں تو برطانیہ میں بہت سی دولت مند مسلمان شخصیات ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کام میاں عبداللہ کمانی جیسی نیک شخصیت سے لینا تھا اس لئے شیر ربانیؒ اسلامک سینٹر کے قیام کا اعزاز قدرت نے انہیں دیا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

شیر ربانی اسلامک سینٹر کے مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے قبلہ میاں صاحب نے فرمایا کہ اس سینٹر کے قیام کا کا مقصد دین اسلام کی تبلیغ اور تدریس ہے -وہاں دینی تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے اور نوجوانوں اور چھوٹے بچوں کو وہاں انگریزی زبان میں اسلام کے بارے میں جامع تعلیم دی جاری ہے جبکہ انہیں دین کے بنیادی ارکان اور فرائض سے آگاہ کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا میں تبلیغ کے حوالے سے اکثر برطانیہ جاتا رہتا ہوں اور مجھے ترکی جانے کا بھی اتفاق ہوا ہے جہاں ایک نامور اسلامی سکالر حسین حلمی اشیق نے ترک حکومت کی جانب سے تبلیغ دین کی اجازت ملنے کے بعد استنبول میں اہلسنّت کا ایک بہت بڑا ادارہ قائم کیا ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کی بہت سی کتابیں کئی زبانوں میں شائع کر کے انہیں دنیا کے اکثر ممالک میں بھیجا جاتا ہے جبکہ افغانستان اور بھارت میں بھی حضرت امام ربانیؒ کی تعلیمات کے مراکز قائم ہیں جہاں کام ہو رہا ہے۔

برطانیہ میں دین اسلام کے فروغ کے حوالے سے میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے فرمایا کہ جب سرزمین برطانیہ پر اسلامی مدارس اور مساجد نہیں تھیں تو لوگوں کو اسلامی شعائر کا پتہ تک نہیں تھا۔ لیکن اسلامی مدارس اور مساجد کے قیام سے وہاں مذہبی شعور بیدار ہوا ہے اور لوگوں کا دین کی طرف رجحان اور لگاؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کو اسلامی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے میں آزادی ہونی چاہئے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ پاکستانی مسلمان برطانیہ میں اپنے بچوں کو اسلامی شعائر سے روشناس کرانے کیلئے بہت کوششیں کر رہے ہیں' اس حوالے سے کئی ایسے مدارس بھی قائم ہو رہے ہیں جن میں بیک وقت دینی اور دنیاوی تعلیم دی جا رہی ہے اور برطانوی ماحول و معاشرہ کے تقاضوں کے مطابق عالم تیار کئے جا رہے ہیں جو مستقبل میں ترویج اسلام کیلئے فعال کردار ادا کریں گے۔

علماء برطانیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے قبلہ میاں صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ و ترویج اسلام کے حوالے سے برطانیہ میں علمائے اہلسنّت کی بہت بڑی اور اہم خدمات ہیں اور وہ بہت اعلیٰ کام کر رہے ہیں جبکہ بریڈ فورڈ میں حضرت صاحبزادہ محبوب الرحمان محبوبی صاحب کی بہت اہم دینی خدمات ہیں۔ برطانیہ کے علماء و مشائخ میں ان کا اہم مقام اور کام کرنے کا منفرد انداز ہے' وہ دینی علمی ادارہ " صفتہ الاسلام" بھی بہت

Marfat.com

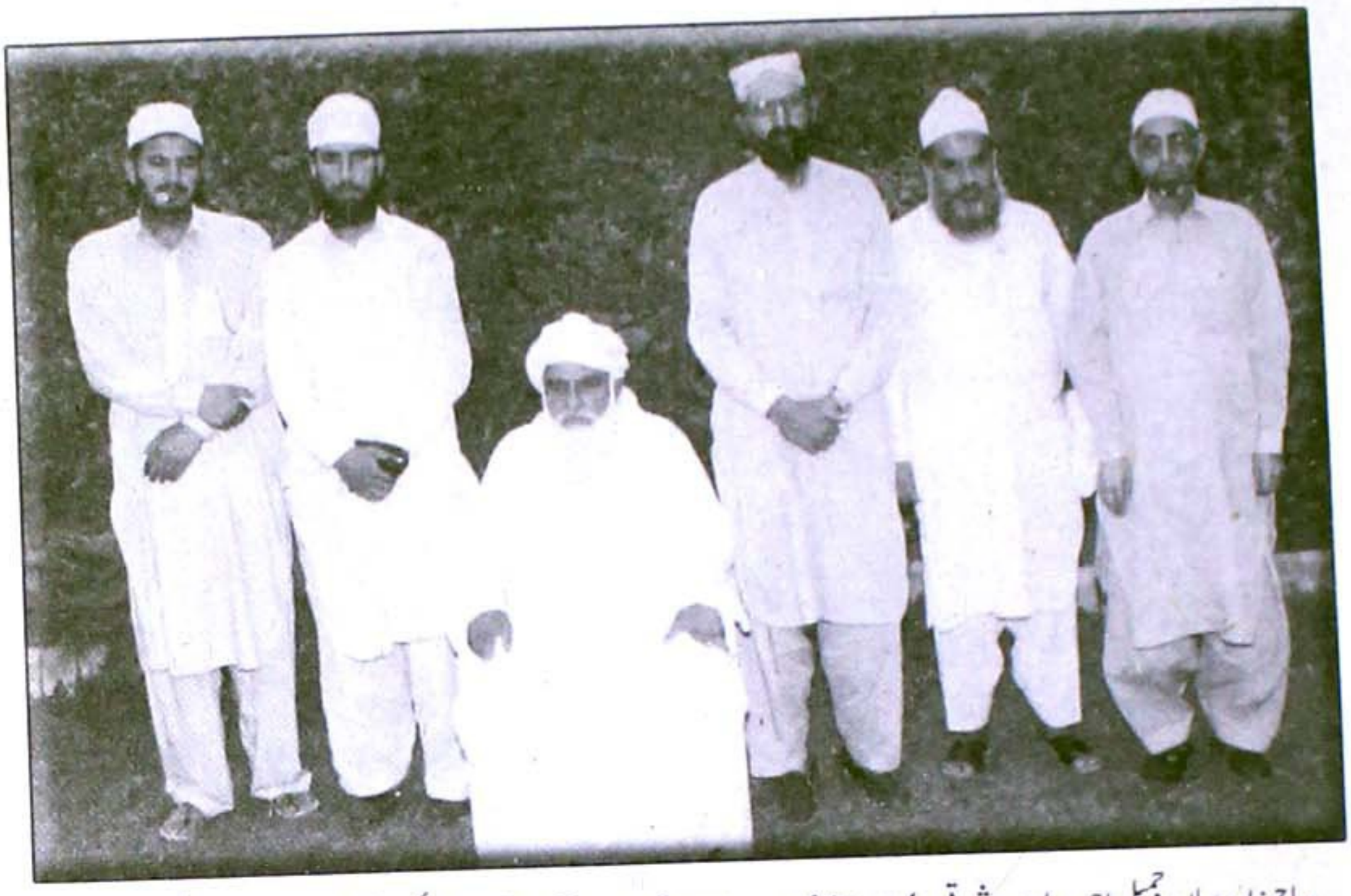

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری اپنے خاص مریدین و معتقدین کے ساتھ۔ (دائیں طرف سے) حاجی شیخ غلام نبی صاحب نقشبندی الحاج شیخ محمد حنیف صاحب نقشبندی، پروفیسر خالد بشیر صاحب، محمد معروف صاحب اور محمد شیراز صاحب ایڈووکیٹ

احسن طریقے سے چلا رہے ہیں، وہ بہت سی خوبیوں کے مالک اور اعلیٰ مرتبہ کے انسان ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کی سواد اعظم عشق رسولؐ پاک سے سرشار اور نظام مصطفیٰؐ کی حامی ہے۔ مغربی ممالک کے لوگ اس وقت سنگین نوعیت کے اخلاقی بحران سے دو چار ہیں اور روحانی سکون کے متلاشی ہیں، مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ ان ممالک کے غیر مسلم بھی اب اسلام کی ابدی سچائی کی جانب مائل ہو رہے ہیں کیونکہ اخلاقی اور روحانی سکون صرف اور صرف اسلام کے دامن میں ہی مل سکتا ہے۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے فرمایا کہ میں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کے اقتباسات کا ترجمہ کر کے "ارشادات مجدد" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے جس میں عقائد اہلسنّت کے متعلق حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نظریات کا تذکرہ ہے، اس کے علاوہ میری تصانیف میں مسائل نماز، عربی گرامر، تذکرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، ارشادات مجدد الف ثانیؒ، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ (دو جلدیں)، تذکرہ شیر ربانیؒ، اور حضرت مجدد الف ثانیؒ (تین جلدیں) شامل ہیں جبکہ 1955ء سے ایک مجلّہ نور اسلام کے نام سے شائع کر رہا ہوں جس کا امام اعظم نمبر ہم نے "تذکرہ امام اعظمؒ" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا، مشائخ نقشبندیہ کے حوالے سے بھی ہم نے ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جو ہزار صفحات پر مشتمل تھا جبکہ بارہ سو صفحات پر حضرت مجدد الف ثانیؒ نمبر شائع کیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حوالے سے اتنا بڑا خصوصی نمبر پہلے کہیں نہیں نکالا گیا۔ استنبول کے حسین حلمی اشیق نے بھی اسے اردو اور فارسی میں شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ تبلیغ دین کا ایک

Marfat.com

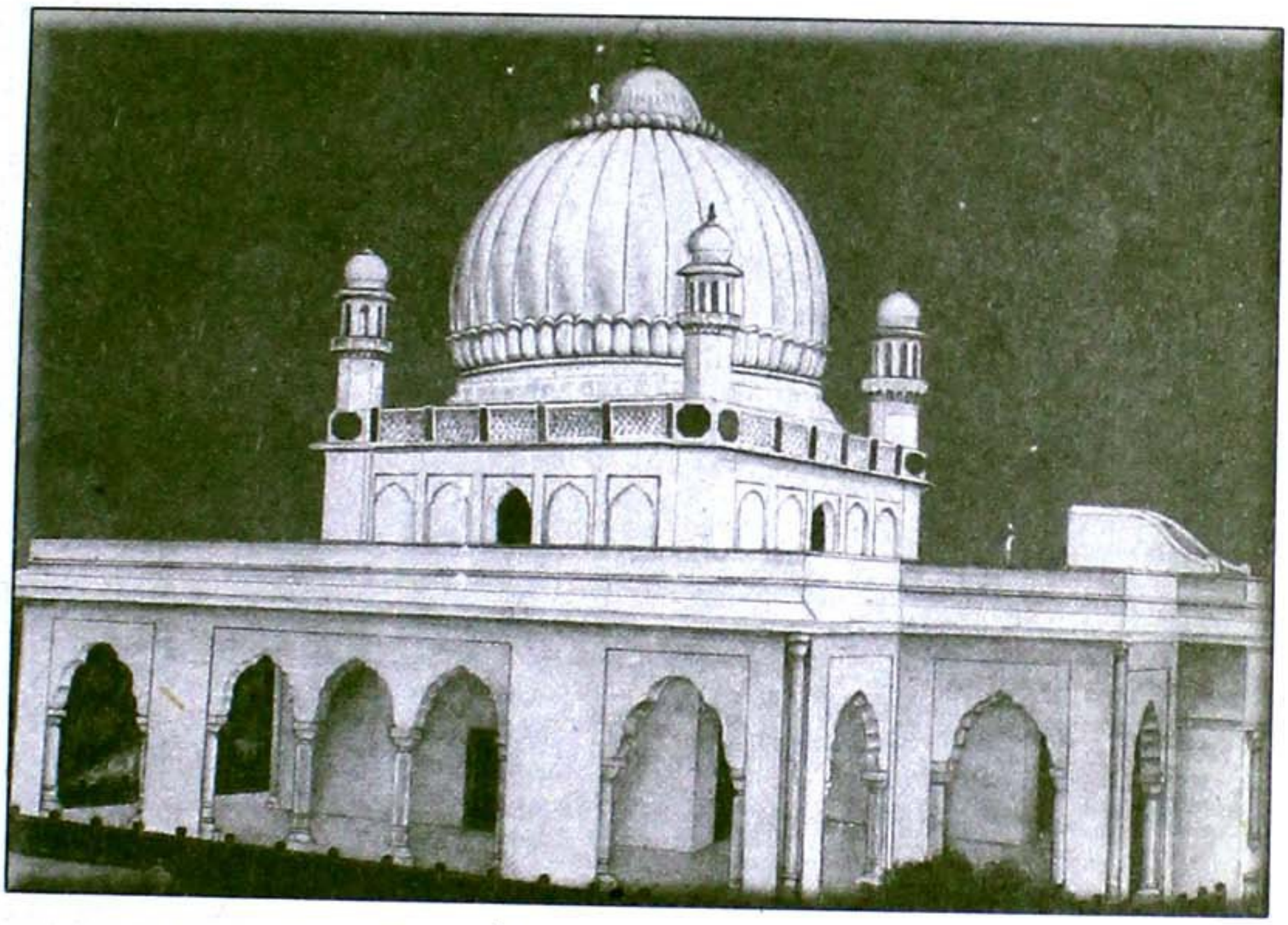

سرھند شریف (انڈیا) میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرھندیؒ کا مزار پرانوار

ذریعہ ہے اس کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ آواز نقشبند اور ہفت روزہ اخبار مجدد الف ثانیؒ بھی میری سرپرستی میں شائع ہوتا ہے۔ علاوہ بریں ہمارے مکتبہ نور اسلام نے تائید اہلسنّت، خزینہ معرفت، مسلک مجدد، نماز، منبع انوار اور تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ کے عنوان سے اہم دینی کتابیں شائع کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عقائد اہلسنّت از مجدد الف ثانیؒ، طریق النجات اور تتمہ معارج النبوت، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے ناقدین، المنتخب من المکتوبات سرھند شریف، دی نقشبندیز (انگریزی)، مرآۃ المحققین، مختصر حالات شیر ربانی وثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ، نعتیہ قصیدہ، فضائل صدیق اکبرؓ، مختصر حالات مجدد الف ثانیؒ، مقالات یوم مجدد، الجزیتہ الشرقیہ الی الحضرت المجددیہ، الجذبتہ الشوقیہ، مناسک حج، صدائے حق اور تذکرہ زبدۃ الاولیاء شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ بھی شائع کی ہیں اور انہیں تقسیم کیا ہے۔ اب ہم قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کرا رہے ہیں جسے طبع کرا کے ہم برطانیہ بھیجیں گے، ہم اکثر کتابیں شائع کر کے عامتہ الناس میں مفت تقسیم کرتے ہیں اور ہمارے آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا شعبہ نشرواشاعت کئی دینی کتابوں کی اشاعت میں تعاون بھی کر چکا ہے جبکہ ہم نے کئی اہم اسلامی کتابیں خود خرید کر نہ صرف لوگوں میں تقسیم کی ہیں بلکہ وہ لائبریریوں کو بھی فراہم کی ہیں۔

حضرت میاں جمیل احمد صاحب کے مقام اور ان کے کارناموں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جامعہ الازہر مصر کے انتہائی سینئر استاد الشیخ حازم محمد احمد عبدالرحیم محفوظ نے عربی میں ایک کتاب "فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری النقشبندی المجددی و منہجہ فی نشر الدعوۃ الاسلامیہ" تحریر کی ہے جس میں آپ کی شخصیت اور آپ کی دینی خدمات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

Marfat.com

پیر سید محمد کبیر علی شاہ

کے دوروں میں گراں قدر تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے ہیں' ان کے برادر عزیز پیر شبیر علی شاہ صاحب نے راچڈیل میں آستانہ قائم کیا ہوا ہے جہاں حضرت باباجی فقیر محمد صاحب کے عرس کی تقریبات اور دیگر روحانی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ راچڈیل ہی میں ایک دینی دارہ جامعہ حیدریہ بھی قائم کیا ہے جہاں بچوں کو دینی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ نماز کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں بڑی تعداد میں پیر صاحب کے معتقدین موجود ہیں۔

پیر سید محمد کبیر علی شاہ صاحب' 7 اگست 1945ء کو چورہ شریف ضلع اٹک کے عظیم مذہبی و روحانی خانوادہ میں تولد ہوئے' آپ کے والد مکرم حضرت پیر سید محمد فضل شاہؒ صاحب اپنے عہد کے ولی کامل اور بزرگ ہستی تھے۔ پیر کبیر علی شاہ صاحب کے دادا جان حضرت سید پیر محمد حیدر شاہ صاحبؒ اپنے عہد کے قطب اور غوث تھے اور انہوں نے ہی آپ کی روحانی تربیت فرمائی۔ پیر صاحب کے جدین حضرت باباجی حضرت فقیر محمدؒ صاحب افغانستان سے ہجرت کر کے چورہ شریف تشریف لائے تھے' جو اس وقت ایک چھوٹا سا گمنام قصبہ تھا' لیکن حضرت باباجی کی ذاتی گرامی کی وجہ سے یہ قصبہ نہ صرف نقشبندیہ مجددیہ سلسلے کا مرکز بن گیا' بلکہ اسے عالمگیر اور لافانی شہرت بھی نصیب ہوگئی۔ اور یہاں سے امیر ملت' حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ' پیر سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوریؒ' حضرت سید حسنین شاہ صاحب آلومہار شریف' حضرت پیر سید ہادی نامدار نتھیال شریف' حضرت پیر حیدر شاہ صاحب کرتو شریف' حضرت حافظ عبدالکریم صاحبؒ عید گاہ شریف اور حضرت خواجہ خان عالم صاحب بہاولی شریف جیسے جید بزرگوں نے اکتساب فیض کیا یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دو قومی نظریہ کی تکمیل میں جس کی بنیاد حضرت مجدد الف ثانیؒ نے رکھی تھی' امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب اور حضرت باباجی فقیر محمدؒ صاحب کا بہت نمایاں اور قابل قدر کردار ہے۔

پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے ابتدائی تعلیم تحصیل چکوال اور پھر فیض الاسلام ہائی سکول راولپنڈی سے حاصل کی جبکہ آپ کے والد مکرم نے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ گھر پر ہی آپ کی دینی تعلیم کا اہتمام کیا تاکہ آپ بیک وقت دونوں علوم حاصل کریں اور آپ کا وقت ضائع نہ ہو۔ انہیں دینی علوم حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کے خادم اور اپنے وقت کے فاضل بزرگ حضرت علامہ محمد شفیع امرتسریؒ نے پڑھائے اور آخری کتابوں تک تکمیل کرائی۔

پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی سعادت اپنے دادا محترم حضرت پیر سید محمد حیدر شاہؒ صاحب کے دست مبارک پر حاصل کی۔ اور 18 سال تک ان کی خدمت بھی کی۔ دین اور طریقت کی خدمات' وراثت یا صاحبزادہ ہونے کے ناطے سے نہیں بلکہ مجاہد اور ریاضت کے طویل عمل کے بعد ملیں' اس ضمن میں پیر صاحب نے ایک واقعہ سنایا جو بڑا سبق آموز ہے۔

پیر سید محمد کبیر علی شاہ صاحب جن دنوں اپنے شیخ طریقت اور دادا جان حضرت پیر سید محمد حیدر شاہ صاحب کی خدمت اقدس میں دن گزار رہے تھے' انہی دنوں حضرت پیر صاحب نے جون کے مہینے میں ایک

Marfat.com

روز صبح 10 بجے انہیں طلب کر کے کہا کہ میری یہ گھوڑی چورہ شریف سے گوجرانوالہ پہنچانی ہے۔ چورہ شریف راولپنڈی سے میانوالی جانے والی ریلوے لائن کے 70 ویں میل پر مغرب میں واقع ہے۔ پیر سید کبیر علی شاہ صاحب اپنے دادا اور شیخ طریقت کے حکم پر فوری طور پر گھوڑی کو لے کر چل پڑے ' اس سفر میں ایک خادم بھی ساتھ تھا۔ 25 دن کی صعوبتیں برداشت کر کے وہ گوجرانوالہ پہنچے ' اس دوران حضرت پیر سید محمد حیدر شاہؒ صاحب ' بذریعہ ٹرین گوجرانوالہ پہنچ چکے تھے ' انہوں نے ہمراہی خادم سے دریافت فرمایا کہ صاحبزادہ نے گھوڑی پر سواری تو نہیں کی اس پر خادم نے عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ راستے میں صاحبزادہ صاحب سے گزارش کی تھی کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں کیونکہ یہ آپ کے دادا جان کی ہے تو صاحبزادہ صاحب نے مجھے جواب دیا کہ نہیں یہ میرے دادا جی کی نہیں بلکہ مرشد کریم کی گھوڑی ہے اور " ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں " لہٰذا میں اس پر سواری نہیں کروں گا۔ اس بات سے حضرت پیر سید محمد حیدر شاہؒ صاحب نے خوش ہو کر فرمایا کہ آج سے تمہاری زندگی کے جتنے پیدل سفر تھے وہ ختم ہو گئے اور ان کی زکوٰۃ ادا ہو گئی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں پیر سید محمد کبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں طریقت کی میراث کا ہمیشہ سے مخالف رہا ہوں۔ آج کل ہم طریقت کو میراث سمجھ کر اپنا رہے ہیں اور باقاعدہ مجاہدے اور ریاضت کے عمل سے نہیں گزر رہے۔ جب تک ہم اس عمل سے نہیں گزریں گے تب تک ہمیں نہ اس کی آبرو اور نہ مقام تقدس خانقاہی سے آگاہی ہو سکے گی۔ اسی وجہ سے خانقاہ اور درسگاہ کے راستے جدا ہو گئے ہیں ' ماضی میں خانقاہ اور درسگاہ کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے ' کیونکہ بقول حضرت مولانا رومؒ

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

پیران پیر حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ ' حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخشؒ ' امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ ' حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اور دیگر اکابرین شریعت و طریقت نے کبھی بھی شریعت اور طریقت کو جدا نہیں سمجھا اس لئے کہ شریعت پھول ہے تو طریقت اس کی خوشبو ہے ' شریعت جسم ہے تو طریقت روح ہے ' شریعت اقوال رسول اللہ ہے تو طریقت احوال رسول اللہ کا نام ہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ نے فرمایا ہے کہ کرامت کی کوئی حیثیت نہیں ' اصل چیز شریعت کی پاسداری ہے۔ شریعت طریقت کی راہ ہے اور شریعت پر چل کر ہی انسان طریقت کے دروازے میں داخل ہوتا ہے اور پھر وصل محبوب ' قرب خدا تعالیٰ اور مقام و محبت حضرت محمد مصطفیٰ کی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔

پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ والد مکرم کے وصال کے بعد ' پاکستان بھر کے نقشبندی سلسلہ کے خلفاء نے میرے سر پر سجادہ نشینی کی دستار رکھی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق عطا کی کہ حضور پاکؐ کی ظاہری زندگی کے مطابق ' میں نے پاکستان میں 63 مساجد کی بنیادوں سے شروع ہو کر میناروں تک کی تکمیل کی سعادت حاصل کی ' ساری زندگی تبلیغ و ترویج اسلام کیلئے وقف رہی ' اور اب بھی دین کی خدمت کا

Marfat.com

سلسلہ صبح و شام جاری ہے۔ تقریباً" ہر سال پاکستان بھر کے علاوہ تبلیغی دوروں پر برطانیہ 'امریکہ 'دبئی' ابو ظہبی 'مسقط اور شارجہ جاتا ہوں۔

برطانیہ میں مسلمانوں خصوصاً" نوجوان نسل کے دینی رجحانات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں پیر کبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں 76ء میں پہلی مرتبہ برطانیہ گیا تو وہاں ایک کمی شدت سے محسوس کی کہ ہمارے علماء کرام وہاں کی زبان سے نا آشنا ہیں 'ہمارے علماء نہایت قابل قدر ہیں 'میں نے ہمیشہ ان سے یہی گزارش کی ہے کہ آپ برطانیہ اور یورپ میں مقامی نوجوانوں کو دینی خدمات کیلئے تیار کریں 'کیونکہ باہر سے آنے والے اصحاب برطانیہ میں نوجوان نسل کیلئے موثر ثابت نہیں ہو سکیں گے' اس کیلئے ضروری ہے کہ مقامی نوجوانوں کو دینی حوالے سے تیار کیا جائے۔ اب الحمدللہ وہاں کچھ اداروں نے کام شروع کر دیا ہے جس کے اثرات بہتر طور پر سامنے آئیں گے 'لیکن جتنے عرصے سے علماء کرام اور مشائخ عظام وہاں تشریف لے گئے ہیں اس کو دیکھا جائے تو کارکردگی نسبتاً" کمزور نظر آتی ہے۔ آپ ایسے 10 مستند علماء کرام کا نام نہیں بتا سکتے جو برطانیہ میں پیدا ہوئے ہوں اور انہوں نے وہیں اکتساب فیض کیا ہو' اس صورتحال کو دیکھ کر خاصی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے لئے ایک ایسے لٹریچر کی ضرورت ہے جو جامع اور مربوط ہو اور جسے نامور سکالر' بیرسٹر' ڈاکٹر اور علماء و مشائخ مل کر تیار کریں اور بچوں کو اسلام اور حضور پاکؐ کی ذات مبارکہ کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی جائیں اور انہیں بتایا جائے کہ جناب رسالت مابؐ کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین نمائندگی کر سکتی ہیں 'جب انہیں حضور نبی کریمؐ کی محبت حاصل ہو جائے گی تو پھر ان کی راہ متعین ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری فرمائیں گے اور دیگر عقائد بھی ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔ پیر صاحب نے فرمایا ۔ کہ برطانیہ میں دینی تعلیم کے حوالے سے کئی ادارے خاصے عرصے سے کام کر رہے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج تک وہاں مقامی علماء کرام کی کوئی کھیپ کیوں تیار نہیں ہو سکی۔ میں نے گزشتہ دورہ برطانیہ کے دوران ہائی و یکمب میں شہادت حضرت امام حسینؓ کے ایک پروگرام میں کہا تھا کہ بالیقین یہاں کی مساجد خوبصورت اور مسجع و مقفع ہیں 'لیکن کیا کوئی شخص اٹھ کر یہ بتا سکتا ہے کہ نئی نسل ان مساجد کی کس طرح نگرانی کرے گی 'بعض والدین ان خدشات کو محسوس کرتے ہوئے وہاں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر واپس آرہے ہیں۔ وہاں مشترکہ نصاب کیوں تیار نہیں ہو سکا یہ بھی ایک تلخ موضوع ہے۔ ہمیں اس ضمن میں ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے تھی۔ ہمارے اکابرین نے انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانے کیلئے میدان نہیں چھوڑا 'اگر جناب حضرت امام حسینؓ درگزر فرمالیتے تو معاذاللہ شاید آج اسلام کا نقشہ اور ہوتا 'امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حالات کا مقابلہ کیا 'اگر وہ خدانخواستہ تصفیہ کر لیتے تو آج مساجد سے اللہ اکبر کی صدائیں نہ آتیں 'دین کا حلیہ کچھ اور ہوتا۔ پنڈت نہرو نے اپنی سوانح عمری "مائی سٹوری" میں لکھا ہے کہ "اگر حضرت شیخ احمدؒ دو قومی نظریہ کی بنیاد نہ رکھتے تو رحیم اور رام کے جھگڑے ختم ہو جاتے اور ہر جگہ رام رام ہوتی۔" اس لئے برطانیہ میں بھی ہمیں حالات سے تصفیہ کرنے

Marfat.com

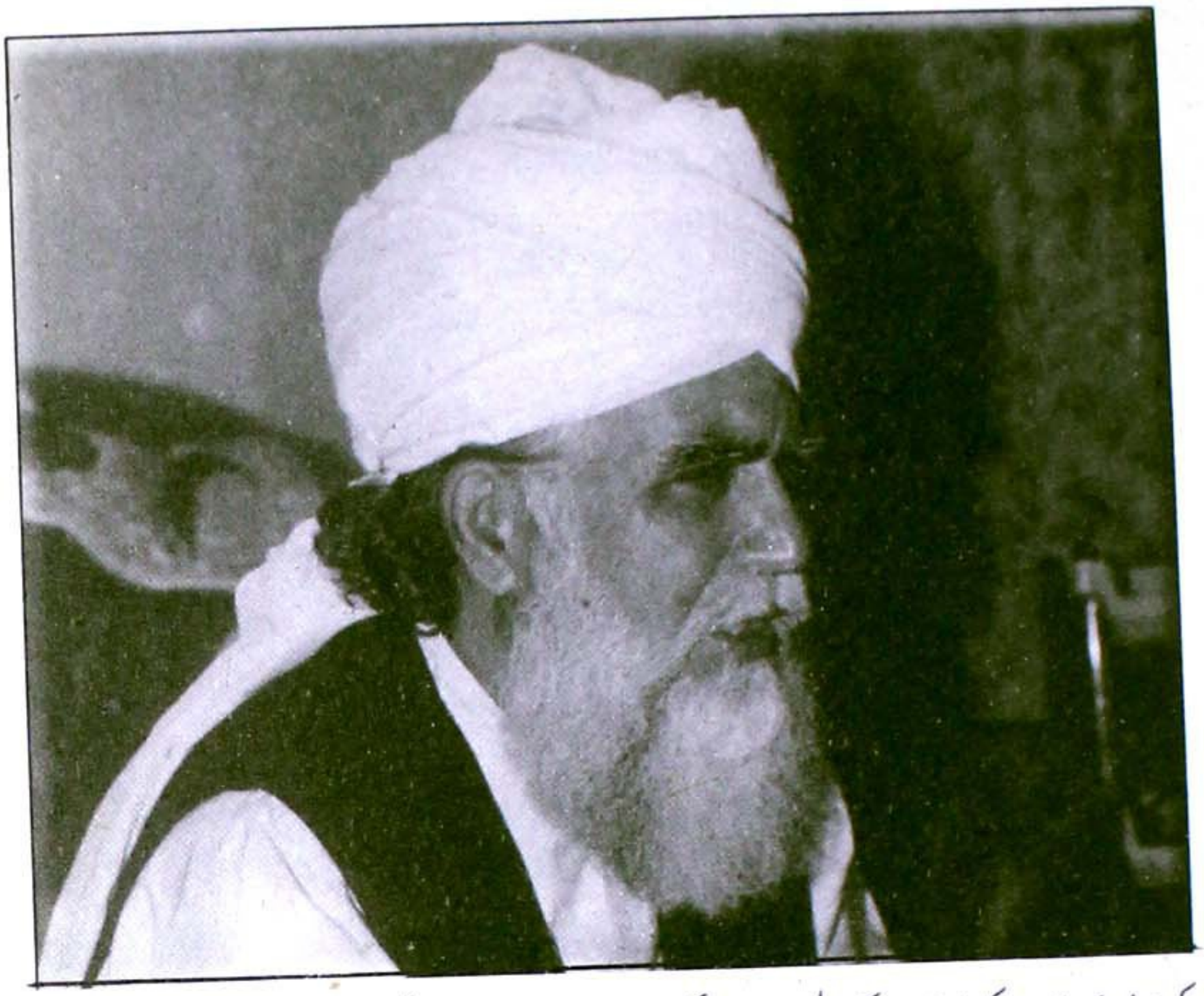

کی بجائے حالات کی اصلاح کے لئے میدان عمل میں اترنا چاہئے۔ مشائخ عظام اور علماء کرام قابل قدر و قابل تعظیم لوگ ہیں اور وہ بے شمار کام بھی کر رہے ہیں لیکن ان خدشات کے حوالے سے مربوط کام ہونا چاہئے' تاکہ نوجوان نسل برگشتہ نہ ہو لیکن یہ کام ہو نہیں رہا۔

پیر صاحب نے کہا کہ جس طرح کا اخلاق باختہ میڈیا کام کر رہا ہے اس تناظر میں وہاں والدین کی ذمہ داریاں سب سے بڑھ کر ہیں' انہیں اپنے بچوں کو مساجد میں چھوڑ آنے کے بعد خود کو بری الذمہ نہیں سمجھنا چاہئے' بلکہ گھروں پر اپنے بچوں کو مناسب و مہذب ماحول فراہم کرنا چاہئے' اگر بچپن سے ہی بچوں کو مناسب دینی ماحول فراہم کر دیا جائے تو بہت سنبھالا مل سکتا ہے' والدین کی وہاں بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے وہ صرف نظر کرتے ہیں اور جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو پھر پچھتاتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں پیر صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مشائخ عظام کے بہت سے آستانے ہیں اور علماء کرام بھی بہت ہیں' اس لئے انہیں باہمی محبت و رواداری سے کام کرنا چاہئے' لیکن افراتفری کی جو فضا ہے اس سے وہاں کی نوجوان نسل برگشتہ ہو رہی ہے۔ رسول اکرمؐ نے قومیت کے جن بتوں کو پاش پاش کیا تھا' برطانیہ میں ہم نے ان کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ علاقائی' لسانی اور گروہی عصبیتیں وہاں کام کر رہی ہیں۔ ہم ان تمام چیزوں کی نفی کر کے پھر ان کو زندہ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہوا کہ ہم اپنے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں' اس لئے برطانیہ میں بھی اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ وہاں کی مساجد میں علاقائی و لسانی عصبیتوں کو فراموش کر کے میرٹ پر باوقار علماء کو رکھا جائے۔ علماء کرام اس ضمن میں کوششیں کر

Marfat.com

رہے ہیں لیکن وہاں کے لوگوں کو بھی احساس کرنا چاہئے کہ وہ منبر کی عظمت و حرمت کیلئے ایسے آدمی منتخب کریں جو دین کے بہتر پیامبر ثابت ہو سکیں۔

ایک سوال کے جواب میں پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرے چھوٹے بھائی پیر سید شبیر علی شاہ نے راچڈیل میں آستانہ بنایا ہوا ہے اس کے علاوہ برطانیہ کے مختلف شہروں میں درگاہ چورہ شریف کے خلفاء بھی دین کی تبلیغ و ترویج کیلئے کام کر رہے ہیں۔ راچڈیل میں ہر سال حضرت باباجی حضرت فقیر محمد صاحبؒ کا عرس ہوتا ہے اور دیگر روحانی اجتماعات ہوتے ہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نے وہاں اس لئے کوئی مستقل سینٹر نہیں بنایا کہ ایک تو درگاہ شریف کی ذمہ داریاں مجھ پر ہیں' دوسرے میں نے والدہ محترمہ کی خدمت کو ترجیح دی ہے' تیسرے میرا یہ خیال تھا کہ وہاں لوگ پہلے ہی مختلف دائروں میں تقسیم ہیں' اگر میں بھی کوئی سینٹر بنالیتا تو شاید کچھ اور لوگ بٹ جاتے۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے فیضان حیدری' گلستان حیدری' اور گلدستہ حیدری کے نام سے مختصر کتابچے تحریر کئے ہیں' اب میرا ارادہ ہے کہ باباجی حضرت فقیر محمدؒ صاحب کی زندگی پر ایک مربوط و شاندار کتاب تحریر کروں اور میں اس حوالے سے کام کر رہا ہوں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں جماعت اہلسنّت میں تقسیم کی وجہ سے سنیت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ نوجوان نسل پریشان ہو رہی ہے اور لوگ بھی اس گروپ بندی سے مطمئن نہیں ہیں بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ گروپ بندی ہمارے لئے بہتر نہیں۔ میں ہر دو طرفین کے علماء و اکابرین کا نیاز مند ہوں' میں نے حضرت پیر منور حسین شاہ صاحب' حضرت مولانا بوستان القادری صاحب اور حضرت مولانا ظفر محمود فراشوی صاحب سے بھی فردا" فردا" یہی گزارش کی ہے کہ وہ مل بیٹھنے کی کوئی صورت نکالیں جو ابھی تک نہیں نکل سکی ہے۔ میری مشائخ عظام سے گزارش ہے کہ وہ اس حوالے سے اکابرین اہلسنّت جیسے کردار کا مظاہرہ کریں اور اتحاد کیلئے کوششیں فرمائیں' کیونکہ گروپ بندی میں سنیت کا نقصان ہے' فائدہ نہیں۔

پیر سید کبیر علی شاہ صاحب نے آخر میں فرمایا کہ برطانیہ میں علماء کرام اور مشائخ عظام احسن طریقے سے کام کر رہے ہیں لیکن میری استدعا ہے کہ وہ زیادہ تندہی سے دینی کام کریں اور نوجوان نسل کی تربیت پر زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کریں۔ علماء کرام جمعہ کے خطبات نہایت تیاری کے ساتھ دیں تاکہ وہ موثر ثابت ہوں' خطبات پر مغز' علمی' ادبی اور تحقیقی ہونا چاہئے۔ میری والدین سے گذارش ہے کہ وہ یورپ کی تہذیب و لباس سے متاثر ہونے کی بجائے اپنے مذہبی قومی تشخص کو نمایاں کریں' کم از کم ہماری بچیاں حجاب کو برقرار رکھیں' والدین خود مثالی مسلمان بننے کا عملی مظاہرہ کریں تاکہ ان کے بچے ان سے متاثر ہوں۔ والدین اپنے بچوں کی کردار سازی پر خصوصی توجہ دیں' گھروں پر دینی و مذہبی گیٹس رکھیں اور کوشش کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے بچوں کے ساتھ گزاریں اور انہیں اپنے اسلاف کی تاریخ سے مکمل آگاہی دیں' مائیں اپنی بچیوں اور بچوں کو مکمل وقت دیں اور انہیں اسلام کی طرف راغب کریں۔

Marfat.com

حضرت پیر طریقت صوفی عبداللہ خان گھمکولوی



سادگی کا پیکر، عزم و ہمت کی زندہ تصویر، درویش صفت حضرت صوفی محمد عبداللہ خان صاحب ایک سچے اور باعمل مسلمان ہیں، دین سے محبت ان کے رگ و پے میں رچی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کیا ہوا ہے۔ صوفی محمد عبداللہ خان صاحب کی شبانہ روز انتھک کاوشوں سے برمنگھم میں دارالعلوم اسلامیہ کا قیام اور جامع مسجد گھمکولویہ کی تعمیر عمل میں آئی اور آج جامع مسجد گھمکولویہ نہ صرف برمنگھم کے مسلمانوں کے لئے بلکہ پورے برطانیہ کے اہل سنت کے لئے ایک قابل فخر مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں عید میلاد النبیؐ، گیارہویں شریف، بین الاقوامی سنی کانفرنس اور دیگر دینی تقاریب مرکزی طور پر منعقد ہوتی ہیں اور قبلہ صوفی صاحب ان کے انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

Marfat.com



مرکزی جامع مسجد گھمکولویہ کی انتظامی کمیٹی کے سرپرست اعلیٰ پیر صوفی محمد عبداللہ خان صاحب، کمیٹی کے چیرمین راجہ محمد سلیم اختر صاحب اور پیر محمود قاسم صاحب پاکستانی قونصل ارشد مسعود کھوسہ کو امدادی رقم کا چیک پیش کر رہے ہیں

صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں 15 مارچ 1923ء کو چکوال کے قریب ایک گاؤں بھیکڑی میں علاقہ کے ایک معزز زمیندار خداداد خان کے گھر میں پیدا ہوا۔ سکول کی تعلیم کے بعد میں نے فوج میں شمولیت اختیار کرلی اور دوسری جنگ عظیم میں خدمات انجام دیں اسی دوران جنگی قیدی بنا، اور تین سال تک جرمنی کی قید میں رہا، 45ء میں قید سے رہائی ملی اور میری ملاقات پیر طریقت حضرت زندہ پیرؒ آف گھمکول شریف سے ہوئی۔ 21 سال کی ملازمت کے بعد جب جولائی 1961ء میں فوج سے ریٹائر ہوا تو 62ء میں میرے پیر طریقت نے مجھ سے فرمایا کہ تم انگلستان چلے جاؤ وہاں محنت مزدوری بھی کرنا اور ہو سکے تو کچھ دین کا کام بھی کرنا تو میں نے عرض کیا کہ جناب میں تو معمولی آدمی ہوں اتنا بڑا کام میں کیسے انجام دوں گا تو حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، وہ مہربانی فرمائے گا، جب تم اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا ہو جائے گا اور تمہاری مدد بھی کرے گا اور جب سب کچھ اپنی ذات کیلئے کرو گے تو اللہ تعالیٰ سے تمہارا رشتہ کٹ جائے گا اور تم کچھ نہیں کر سکو گے۔

برطانیہ آمد کے بارے میں صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے فرمایا کہ میں 15 اپریل 1962ء کو برطانیہ پہنچا، میرے پاس اپنے گاؤں کے ایک آدمی کا پتہ تھا۔ میں سخت سردی میں رات دو بجے برمنگھم میں اس

Marfat.com



مرکزی جامع مسجد گھمکولویہ برمنگھم میں میلادالنبیؐ کانفرنس کے موقع پر پیر صوفی محمد عبداللہ خان اور راجہ محمد سلیم اختر

پتہ پر پہنچا تو وہاں دو پاکستانی رہتے تھے ' صبح جب میں نے نماز ادا کرنے کے لئے ان سے قبلہ کا رخ پوچھا تو وہ میرا منہ دیکھنے لگے اور کہا کہ ہمیں معلوم نہیں ' کبھی کبھار ایک آدمی یہاں آتا ہے اس کو علم ہے وہ اگر آگیا تو آپ کو قبلہ کا بتا دے گا۔ بعد میں وہ شخص مجھے ملا اور اس نے مجھے قبلہ کی سمت کے بارے میں بتایا۔

صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پیر طریقت زندہ پیرؒ دربار شریف گھمکول میں عرس کرتے تھے ' عرس کے ایام آئے تو میں نے سوچا کہ یہاں بھی عرس منایا جائے ' کونٹری میں ہمارے دو پیر بھائی تھے تو میں وہاں چلا گیا اور ہم تین پیر بھائیوں نے عرس کی محفل جمائی جو نصف گھنٹہ جاری رہی ' پھر 62ء میں ہی ہم نے باقاعدہ طور پر عرس اور گیارہویں شریف کا آغاز کیا۔ ' اس وقت برمنگھم میں ایک مکان کے کمرہ میں مسجد بنائی گئی تھی ۔ جب پہلے دن ہم جمعہ کیلئے گئے تو صرف سات یا آٹھ آدمی تھے ' بعد ازاں جس مکان میں ہم رہتے تھے ' اس میں ہم نے ایک جگہ بنائی اور وہاں نماز اور ذکر و فکر کا آغاز کیا 64ء میں باقاعدہ طور پر ذکر شریف کا حلقہ بنایا اور ذکر شروع کیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے مسجد ' کمیونٹی سینٹر اور احاطہ کے علاوہ ہمارے پاس دس مکان ہیں اور یہ سب مسجد کی پراپرٹی ہے ۔ ہمارا اپنا پرنٹنگ پریس ہے

صوفی محمد عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ میں جس فاؤنڈری میں کام کرتا تھا وہاں سے 84ء میں ریٹائر ہوا تو میں نے سوچا کہ پیرو مرشدؒ کے فرمان کے مطابق دین کا کام کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور پیر صاحبؒ کی دعاؤں سے ہم نے مئی 85ء میں دارالعلوم کیلئے جگہ خریدی ' 91ء میں مسجد کی جگہ لی اور تعمیر کا کام 92ء میں شروع کیا۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ دارالعلوم کے اندر جو کمیونٹی سینٹر بنایا ہے اس کیلئے کارپارکنگ کی

Marfat.com

ضرورت تھی جب ہم نے سٹی کونسل سے بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو 25 کاروں کی پارکنگ کیلئے قیمتاً" جگہ لینی پڑے گی۔ پھر اسی علاقے میں 35 مکان بہت خستہ حالت میں پڑے تھے' کونسل والوں سے ہم نے پوچھا کہ بقیہ جگہ کا آپ کیا کریں گے اگر اس سلسلے میں آپ کا کوئی منصوبہ ہے تو ہمیں بتائیں لیکن چونکہ یہ جگہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کیلئے لکھی تھی تو سٹی کونسل والوں نے کہا کہ اگر آپ یہاں مسجد بنائیں تو ہم یہ جگہ آپ کو ایک تہائی قیمت پر دے دیں گے' ہم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر ضمیر نے ملامت کی کہ ایک غیر مسلم مسجد کی دعوت دے رہا ہے اور ہم سوچ رہے ہیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ ہم آپس میں مشورہ کر کے آپ کو بتائیں گے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا اور کہا کہ جگہ بہت اچھی ہے یہاں مسجد بننا چاہئے۔ ہم نے مسجد کا نقشہ بنوایا اور جب ہم سٹی کونسل گئے تو انگریز ہنسنے لگے کہ یہ اتنی بڑی مسجد کیسے بنائیں گے۔ انہوں نے پابندی لگائی کہ اگر آپ نے 18 ماہ کے اندر مسجد نہ بنائی تو ہم یہ جگہ واپس لے لیں گے۔ ہم نے یہ شرط منظور کر لی اور الحمدللہ جس دن سٹی کونسل والوں نے جگہ ہمیں دی اسی دن دو بجے ہم نے کام شروع کر دیا۔ 1992ء میں تعمیراتی کام کا آغاز ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار برسوں میں یہ مسجد مکمل ہو گئی۔ اس مسجد کے 56 ستون ہیں اور ہر ستون کی درمیانی جگہ 45 فٹ ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر کیلئے مسلمان کمیونٹی نے بھرپور تعاون کیا۔ ہمارے بچوں نے اس مسجد کیلئے دن رات ایک کر کے پورے یورپ سے چندہ جمع کیا' وہ پانچ دن فیکٹری میں کام کرتے تھے اور ویک اینڈ پر دو دن کا کھانا ساتھ لے کر اپنی کار میں خود پٹرول ڈلوا کر چندہ جمع کرنے کیلئے نکل جاتے تھے' وہ چار سال تک مسلسل اس مسجد کیلئے چندہ جمع کرتے رہے جبکہ عراق نے مسجد کی تعمیر کیلئے 5 ہزار پاؤنڈ اور سعودی عرب کے اسلامک ریلیف فنڈ نے گیارہ ہزار پاؤنڈ دئے۔ کسی اور حکومت نے مسجد کی تعمیر میں ہماری مدد نہیں کی جبکہ فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں نے بہت تعاون کیا۔ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ مسجد میں نے بنائی ہے تو میں کہتا ہوں کہ نہیں' میں نے نہیں بلکہ یہ مسجد مسلمانوں نے تعمیر کی ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ممکن ہوا ہے۔

صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے فرمایا کہ اس مسجد میں لاکھوں پاؤنڈ کا کام ہو چکا ہے اور یہ سارا کام ہم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کیا ہے' اس میں بجلی کا کام عظیم الشان طریقے سے ہوا ہے جو میرے صاحبزادے جاوید اختر اور ان کے دوستوں نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔ ہم نے مرکزی ہال میں جو فانوس لگایا ہے وہ 75 ہزار پاؤنڈ کا ہے' جو لائٹیں لگائی گئی ہیں وہ بھی بہت قیمتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کاوش کو قبول فرمائے کیونکہ ہم یہ سب کچھ اسلام کی ترویج و ترقی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ پاک کی خوشنودی کیلئے کر رہے ہیں۔ میں تو ایک زمیندار آدمی کا بیٹا ہوں اور یہاں فیکٹری میں کام کرتا رہا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے' وہ جس سے جو کام لینا چاہتا ہے لے لیتا ہے۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے فرمایا کہ میرے پیرؒ طریقت اس ملک میں نہیں آئے لیکن یہاں 14 شہر ایسے ہیں جہاں ہر ہفتے ذکر شریف کی محفل

Marfat.com



گھمکول شریف کے 37ویں عرس مبارک کے موقع پر دارالعلوم اسلامیہ گھمکول شریف برمنگھم سے فارغ التحصیل حفاظ کی دستار بندی کے موقع پر راجہ سلیم اختر حضرت صوفی عبداللہ خان اور حضرت علامہ ہاشمی میاں کے ساتھ

ہوتی ہے' ہر ماہ گیارہویں شریف ہوتی ہے' 14 جگہ عرس بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں میلاد پاکؐ کی محفلیں اور گیارہویں شریف کی محافل ہوتی ہیں۔ 73ء میں ہم نے پہلی مرتبہ یہاں برمنگھم میں میلاد پاکؐ کا جلوس نکالا تھا' الحمدللہ اب تو برطانیہ کے ہر قصبہ اور شہر سے عید میلاد النبیؐ پر جلوس نکالا جاتا ہے۔ ہم ہر سال 26 اور 27 ستمبر کو یہاں گھمکول شریف کا عرس مناتے ہیں اور 25 ستمبر کو گیارہویں شریف مناتے ہیں۔ پاکستان میں دربار شریف میں اکتوبر میں عرس ہوتا ہے' ہم اس لئے پہلے مناتے ہیں کہ جو لوگ پاکستان جاکر عرس میں شریک ہونا چاہیں وہ آسانی سے پاکستان جاسکیں۔

ایک سوال کے جواب میں صوفی محمد عبداللہ خان صاحب نے فرمایا کہ مجھے اپنے پیرؒ طریقت نے برطانیہ آنے سے قبل خلافت عطا کی تھی لیکن میں نے اپنے مریدین کا کبھی نام نہیں پوچھا کیونکہ میرے حضرتؒ صاحب کا قول ہے کہ 'پانی پیدا کرو پیاسا خود کنوئیں پر آئے گا۔ ہمارے پیر طریقت کے مرید' دنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں لیکن حضرت صاحبؒ اپنے مسکن سے کبھی باہر نہیں نکلے' صرف حج کیلئے ہر سال تشریف لے جاتے تھے۔ صوفی عبداللہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ہمارے حضرت صاحبؒ کا ارشاد ہے کہ اگر پیر مرید کے گھر چلا گیا تو دوزخ میں چلا گیا' مرید پیر کے پاس آگیا تو جنت میں پہنچ گیا' پیر طریقت فرماتے تھے کہ جب پیر کسی ایک مرید کے گھر میں جائے گا تو دوسرا مرید بھی یہی چاہے گا کہ پیر اس کے گھر جائے اگر وہ صاحب استطاعت نہ ہوا تو قرضہ لے کر اہتمام کرے گا اور پیر صاحب اس کیلئے رحمت کی بجائے زحمت بن جائیں گے' دربار شریف کھلا ہے جس کا دل چاہتا ہے آئے' کھائے پیئے' ملاقات کرے' فیض حاصل کرے۔

Marfat.com

پیر سلطان فیاض الحسن سروری قادری



حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برطانیہ کے سرپرست اعلیٰ اور عالمی دعوت اسلامیہ کے امیر اور زیب سجادہ دربار حضرت سلطان باہوؒ صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب سروری قادری کا تعلق پاکستان کے اس عظیم مذہبی و روحانی خاندان سے ہے جس کی عظمت مسلمہ اور شہرت چہار دانگ عالم میں ہے' ان کے جد مکرم سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ ایک عظیم صوفی بزرگ اور ولی اللہ تھے جن کی ذات گرامی اور تصانیف سے آج بھی لاکھوں افراد فیضیاب ہو رہے ہیں۔

پیر سلطان فیاض الحسن صاحب سروری قادری یکم اکتوبر 1955ء کو دربار حضرت سلطان باہوؒ' شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مکرم حضرت سلطان محمد حسن صاحب ایک درویش صفت بزرگ کامل تھے۔ صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب نے ابتدائی تعلیم جھنگ اور دینی تعلیم گھر پر حاصل کی پھر آپ لاہور آگئے جہاں سے 1976ء میں گریجویشن کی اور اس کے بعد مکمل دینی تعلیمات کی

Marfat.com



سلطان باہو ٹرسٹ یو کے کے منتظم اعلیٰ صاحبزادہ نیاز الحسن صاحب قادری

تحصیل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ پیر سلطان فیاض الحسن صاحب نے 1976ء میں گریجویشن کے فوراً" بعد بزم فیضان باہوؒ کے نام سے ایک تنظیم قائم کر کے تبلیغی و اشاعتی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور 80ء میں باضابطہ طور پر حضرت سلطان باہوؒ ٹرسٹ قائم کیا۔ پاکستان میں اس ٹرسٹ کے زیر اہتمام سب سے پہلے درگاہ شریف حضرت سلطان باہوؒ پر حراء اکیڈمی کے نام سے ایک درسگاہ قائم کی گئی جس میں ہائی سکول تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس ادارے کو جلد کالج کا درجہ دے دیا جائے گا۔

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب نے 1981ء میں پہلی مرتبہ برطانیہ کا تبلیغی و روحانی دورہ کیا ان کے دوروں کا سلسلہ جاری رہا اور 1983ء میں انہوں نے برطانیہ کے شہر برمنگھم میں باضابطہ طور پر حضرت سلطان باہوؒ ٹرسٹ قائم کیا جس کے تحت تبلیغ دین اور تدریس و تعلیم کا سلسلہ کامیابی سے جاری و ساری ہے اور اس کا دائرہ کار وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

پیر سلطان فیاض الحسن صاحب سروری قادری نے گفتگو کے دوران ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان کے خاندان کے ہر فرد کو اپنے جد مکرم سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی جانب سے بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ پاکستان، برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں اب تک ہزاروں افراد ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ پیر صاحب نے برطانیہ میں اپنی دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے فرمایا کہ 1981ء کے بعد برطانیہ کے تبلیغی و روحانی دوروں کا سلسلہ جاری رہا۔ جن کے دوران وہاں کے احباب سے تفصیلی ملاقاتوں میں میں نے وہاں منظم طریقے سے دینی کام شروع کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا

Marfat.com

کیونکہ وہاں جو علماء کرام دینی کام کر رہے تھے وہ نہ تو جدید علوم سے واقفیت رکھتے تھے اور نہ ہی نوجوانوں کی نفسیات اور جدید طریقہ تعلیم کے اصول و ضوابط سے آشنا تھے۔ اس وجہ سے میں نے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کا عزم کیا جو وہاں کی نوجوان نسل کو جدید و قدیم علوم کی تعلیم سے منور کر سکے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے 1983ء میں برمنگھم میں باضابطہ طور پر حضرت سلطان باہوؒ ٹرسٹ قائم کیا جس کی شاخیں اب لندن، نوٹنگھم، نیلسن، بلیک برن اور بریڈ فورڈ میں قائم ہو چکی ہیں۔ برمنگھم میں ٹرسٹ کے زیر اہتمام حراء سکول نہایت کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ جبکہ ستمبر98ء سے برمنگھم میں خواتین کے کمیونٹی کالج نے بھی باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے، مسلمان بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے لندن میں شعبہ خواتین کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

سلطان باہوؒ ٹرسٹ برطانیہ کے قیام کا پس منظر بتاتے ہوئے پیر سلطان فیاض الحسن صاحب نے فرمایا کہ جب آغاز میں، میں برطانیہ گیا تو میں نے شدت سے محسوس کیا کہ وہاں دینی تعلیم کا کام نہ ہونے کے برابر تھا اور بعض افراد نے اجارہ داری قائم کی ہوئی تھی وہ اس کنٹرول کو ختم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس صورت میں کسی فساد سے بچنے کیلئے میں نے اپنا ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور اس مقصد کیلئے برمنگھم میں ایک عمارت دیکھی جس کی قیمت 55 ہزار پاؤنڈ تھی، میں نے اپنے معتقدین سے مشاورت کی اور ان پر واضح کیا کہ میں چندہ مانگنے پر یقین نہیں رکھتا لیکن مجھے ادارہ قائم کرنے کیلئے رقم بھی فوری چاہئے۔ جس پر فوری طور پر 35 ہزار پاؤنڈ جمع ہو گئے، 20 ہزار پاؤنڈ قرضہ حسنہ لیا گیا اور ٹرسٹ کیلئے عمارت خریدی گئی، جس کے بعد کام کا آغاز ہو گیا، اب یہ لاکھوں پاؤنڈز کا پراجیکٹ بن چکا ہے، اسی طرح لندن کے پراجیکٹ پر اب تک دو لاکھ پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں، ان تمام کاموں میں تعاون کرنے والے حضرت سلطان باہوؒ کے معتقدین ہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ٹرسٹ کا ہیڈ کوارٹر برمنگھم میں ہے جبکہ بقیہ مراکز مقامی سطح کیلئے ہیں نیلسن کا مرکز کلی طور پر خواتین کیلئے ہے، ہماری خواہش ہے کہ اس ادارے کو اس طرح چلایا جائے کہ یہ بین الاقوامی معیار اور شہرت کا حامل ہو سکے۔ لندن کے مرکز میں بھی خاصی وسعت کے ساتھ کام ہو رہا ہے اور ہم اسے مزید توسیع دیں گے جبکہ بقیہ مراکز مقامی سطح کیلئے ہیں اور ان کا تعلیمی نظام برمنگھم مرکز کی طرز پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب سے زیادہ اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ یہاں کے ماحول اور معیار کے مطابق مبلغ، مقرر، علماء اور بہترین اساتذہ تیار کر کے سامنے لائیں۔ پیر سلطان فیاض الحسن صاحب نے فرمایا کہ ہمارے مراکز کو موجودہ معیار تک لانے میں 20 سال کا عرصہ لگا ہے اور اب ہم انہیں ایسی شکل دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ وہ ایک باوقار اور مستحکم ادارہ کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری منصوبہ بندی ہے کہ ہمیں سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے خصوصی طور پر کام کرنا ہے کیونکہ ان کی تعلیمات، شریعت و طریقت کا خوبصورت امتزاج ہیں، ان کی تعلیمات کا فیض سب کیلئے یکساں ہے، ابھی اس حوالے سے محدود پیمانے پر کام ہو رہا ہے جبکہ اس سلسلے میں جلد ہی پوری یکسوئی اور وسیع پیمانے پر کام کا آغاز کیا جائے گا۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت

Marfat.com



سلطان باہو ٹرسٹ کے اسلامک سٹڈیز سکول کے پرنسپل، پیرزادہ ریاض الحسنین صاحب



حضرت سلطان باہو ٹرسٹ یو کے کے وائس چیئرمین ڈاکٹر محمد یوسف قمر

سلطان باہوؒ ٹرسٹ کے ساتھ ہمارا ایک اور ادارہ' عالمی دعوت اسلامیہ کام کر رہا ہے جس کی پاکستان کے علاوہ برطانیہ اور کئی دیگر ممالک میں شاخیں ہیں اس ادارے کے تحت ہم اردو' عربی اور انگلش میں لٹریچر تیار کر رہے ہیں اور عربی لٹریچر اردو اور انگلش میں منتقل کر رہے ہیں' یہ لٹریچر کی فراہمی اور تبلیغ کا پراجیکٹ ہے اور ہمارے مکرم ساتھی مفتی محمد خان قادری اس کی نگرانی کر رہے ہیں' عالمی دعوت اسلامیہ کے تحت چوبرجی لاہور کے علاقے میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کیا ہے' جہاں مڈل پاس طلباء کو داخلہ دیا جائے گا اور انہیں بیک وقت دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا' اس منصوبے پر جلد کام شروع ہو جائے گا' یہاں ایف اے پاس حفاظ نوجوانوں کو ترجیحی بنیادوں پر تعلیم دی جائے گی جس میں سپوکن انگلش' عربی' بمع کمپیوٹر سائنس اور بزنس مینجمنٹ کے کورس شامل ہوں گے' ہم یہاں ایم اے تک تعلیم دیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ اسلامیات و عربی کے سابق سربراہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اس تعلیمی پراجیکٹ ٹرسٹ کے سربراہ ہوں گے اور آئندہ چار سال میں ہم انشاء اللہ یہاں سے بہترین مبلغ اور سکالرز تیار کر کے میدان عمل میں لائیں گے۔

پیر صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں برمنگھم میں جامعہ اسلامیہ' سکول آف اسلامک سٹڈیز' دی مسلم یوتھ اور الحراء پبلک سکول کام کر رہے ہیں' لندن میں الحراء ایجوکیشن سینٹر' بلیک برن میں دارالذکر' بریڈ فورڈ میں جامعہ اسلامیہ اور نوٹنگھم میں جامعہ اسلامیہ تعلیم و تدریس کے حوالے سے خصوصی طور پر سرگرم عمل ہیں۔ ہم نے برطانیہ کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے مسلمان بچوں کیلئے الحراء پبلک سکول برمنگھم قائم کیا ہے جہاں کل وقتی تعلیم دی جاتی ہے اور برطانیہ کے قومی نصاب کے ساتھ ساتھ دینی مضامین اور

Marfat.com

اردو عربی بھی تعلیم میں شامل ہے ' ہم گیارہ سال کے بچے کو اس میں داخل کرتے ہیں اور اسے اولیول کراتے ہیں ' جو بچے بعد میں تعلیم جاری رکھیں گے انہیں جی سی ایس ای کرایا جائے گا ' ہمارے ادارے میں اس وقت 20 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ' سالانہ اخراجات 50 ہزار پاؤنڈ ہیں جن میں 30 ہزار پاؤنڈ کے خسارہ کا سامنا ہے جو ہم نے فنڈز جمع کر کے پورا کیا ہے ' سکول کے ساتھ ہاسٹل بھی ہے اور مسجد بھی ' جس میں بیک وقت 11 سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ برمنگھم کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ اس ادارے میں ہم درس نظامی کی تعلیم دے رہے ہیں اور حفظ و تجوید پڑھانے کا اہتمام بھی ہے ' رواں سال ہی میں ہمارے جامعہ کے کئی طالبعلم درس نظامی کے چھ سالہ کورس کی تکمیل کے بعد عربی کی تعلیم کیلئے دمشق (شام) جا رہے ہیں ' جہاں وہ دو سال تک تعلیم حاصل کریں گے اور پھر واپس آکر ایک سال ہمارے پاس رہیں گے جس کے بعد وہ علوم دینیہ کی تکمیل کر لیں گے ۔ اس طرح کئی اور طالبعلم بھی الحمدللہ جلد دینی علوم کی تحصیل مکمل کر لیں گے ۔

برطانیہ میں ماضی اور حال کے دینی رجحانات کا موازنہ کرتے ہوئے پیر صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام اور مشائخ عظام جب برطانیہ نہیں گئے تھے تو ہمارے لوگ کلبوں اور پبوں میں وقت ضائع کرتے تھے اور ان کی زندگیاں اسلام سے وابستہ نہیں تھیں ' جب مشائخ عظام اور علماء کرام وہاں پہنچے ' گو کہ ان کے پاس جدید تعلیم نہیں تھی ' لیکن انہوں نے اپنی کاوشوں سے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل اور قائل کیا ۔ 81ء سے اب تک سینکڑوں دینی ادارے وجود میں آچکے ہیں ۔ علماء کرام کی نگرانی میں کئی نوجوان عالم تیار ہوئے ہیں ' لوگوں میں دین سے وابستگی کا احساس ایک نسل کے ضیاع کے بعد ہوا اور لوگوں کو واضح طور پر محسوس ہونے لگا کہ دین سے مکمل وابستگی کے علاوہ ان کے پاس بچاؤ کا کوئی اور راستہ نہیں ہے ' چنانچہ اب لوگ بڑی تعداد میں دوبارہ دین کی طرف راغب ہو رہے ہیں بلکہ برطانیہ میں جو لوگ دین دار بن چکے ہیں ان جیسے لوگوں کی مثال ہم پاکستان میں بھی نہیں دے سکتے ۔ لوگوں میں پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ دین کا احساس بڑھا ہے ۔ جلسے ' جلوسوں ' اجتماعات اور کانفرنسوں کے انعقاد کے علاوہ اسلامی لٹریچر نے بھی لوگوں کے ذہن کو دین کی طرف دوبارہ راغب کیا ہے اور اس میں مشائخ عظام اور علماء کرام کا بہت بڑا کردار ہے ۔

پیر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ علماء کرام اور مشائخ عظام میں کوئی بڑے یا قابل ذکر اختلافات نہیں ہیں ' معمولی غلط فہمیاں ہیں جو ورکنگ ریلیشن شپ کی کمزوری کا نتیجہ ہیں جبکہ ورکنگ پاور بھی کمزور ہے اور اس کی بڑی بنیاد ضروریات زندگی سے عدم واقفیت ہے ' لیکن اس کا وہاں کے معاشرے پر کوئی اثر نہیں ۔ جہاں بہت زیادہ تعمیری کام ہو رہا ہو وہاں ایسے اختلافات پر توجہ نہیں دی جاتی ہمارے ٹرسٹ اور کئی دیگر اداروں میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے ' ہم اپنے کام پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں ' کوئی تعاون کرے یا نہ کرے یہ علیحدہ بات ہے لیکن ہمارا کسی گروپ سے کوئی جھگڑا نہیں ۔ نہ ہی اختلاف ہے اور نہ ہم اختلافی معاملات کا حصہ بننا چاہتے ہیں ۔

Marfat.com



سلطان باہو ٹرسٹ میں جلسہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر جاوید القادری صاحب، مفتی محمد اسمٰعیل صاحب (ساؤتھ افریقہ) صاحبزادہ سلطان ریاض الحسن صاحب اور علامہ محمد سعید اسعد صاحب

صوفیاء کرام کے پیغام کی برطانیہ میں ترویج کے حوالے سے پیر سلطان فیاض الحسن صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یقیناً" بہت کام ہو رہا ہے اور اہلسنّت والجماعت کے تمام بڑے مراکز کو صوفیاء کرام کے نمائندے ہی چلا رہے ہیں ۔ ڈھانگری شریف ' گھمکول شریف ' علی پور شریف ' موہڑہ شریف ' گولڑہ شریف ' اور دیگر مشائخ عظام کے نمائندے بھرپور طریقے سے دینی کام کر رہے ہیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بزرگان دین کی تعلیمات شاید من و عن پیش نہ کی جا رہی ہوں لیکن اس حوالے سے کام ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ 90 فیصد کام صوفیاء اور بزرگان دین کے حوالے سے ہی ہو رہا ہے - یہ ان بزرگوں کے نام ہی کی کشش ہے جو لوگوں کو دین کی جانب کھینچ کر لا رہی ہے ۔

مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ اس کی مختلف وجوہات ہیں ' مسلکی اختلافات بھی اہم وجہ ہیں ' لیکن یہ بنیادی طور پر ذاتیات کی جنگ ہے ' برطانیہ میں مختلف برادریوں ' قوموں اور علاقوں کے نمائندے ہیں جو مساجد پر اپنا اپنا کنٹرول چاہتے ہیں ' اس میں علاقائی ' گروہی اور لسانی تعصبات کار فرما ہیں ' یہاں چونکہ سماجی سرگرمیوں کا محور و مرکز مسجد ہی ہے اس لئے ہر علاقے ' برادری اور قوم کے افراد اس کا کنٹرول حاصل کرنے کیلئے سرگرم رہتے ہیں ' جب کوئی شخص کسی مسجد کی انتظامی کمیٹی کا صدر بن جاتا ہے تو وہ خود کو معاشرے کا برتر فرد گردانے لگتا ہے ۔ میں نے مکمل تحقیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ ذاتیات کی جنگ ہے ' کہیں فرقہ پرستی کے نام پر ' کسی جگہ برادری کے نام پر اور کہیں علاقائیت کے نام پر اس کے پس پردہ اور کوئی حقیقت نہیں ہے ' اس نظام کو بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ نئی نسل کو دینی حوالے سے تیار کیا جائے جب نئی نسل سامنے آئے گی تو حالات خود بخود بہتر ہو جائیں گے ۔ برطانیہ میں مسلمان نوجوانوں کے مستقبل کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ میں نئی

Marfat.com

مسلمان نسل کے مستقبل سے ذاتی طور پر بہت پر امید ہوں اور جو نوجوان دین کے حوالے سے تیار ہو کر سامنے آرہے ہیں اس سے بہتری کے آثار نظر آرہے ہیں۔

پیر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ برطانیہ میں ہماری مساجد میں بچوں کو پڑھانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ہمارے پاس برطانیہ میں مساجد رابطے کا سب سے بڑا مرکز ہیں' وہاں سماجی و سیاسی اجتماعات ہوتے ہیں لیکن ہم نے دین کو صرف مذہب بنا کر رکھ دیا ہے اور اسلام کے فلاحی پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے' برطانیہ میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جن کو ایک وقت کی روٹی میسر نہیں آتی' اس حوالے سے کام کا بہت بڑا فقدان ہے جبکہ یہ کام ہمارے دین کا سب سے روشن پہلو ہے۔ کسی کی مجبوری میں 'مظلومیت میں' تنگدستی میں آپ اس کی کتنی حمایت اور مدد کرتے ہیں اس حوالے سے ہماری کہیں بھی تربیت نہیں ہو رہی ہے۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کیلئے مشترکہ نصاب کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں اہلسنّت والجماعت کے صرف تین ایسے ادارے حجاز کالج' جامعہ الکرم اور حراء پبلک سکول ہیں جن میں اعلیٰ تعلیم دی جا رہی ہے 'بقیہ جتنے ادارے ہیں ان میں ناظرہ قرآن مجید یا حفظ پڑھایا جا رہا ہے جس کیلئے کسی نصاب کی ضرورت نہیں ہے 'نصاب بنانا مشکل کام نہیں لیکن اس کا نفاذ مشکل ترین کام ہے۔ مقامی تعلیمی اداروں کی کارکردگی کمزور ہے 'لوگ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ جن حالات سے گزر کر ہم نے اپنا تعلیمی ادارہ قائم کیا ہے ہر ادارے میں وہ نظام نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اس ادارے کو حکومتی لیول پر یا کسی مضبوط مالیاتی ادارہ کی سرپرستی حاصل ہو 'ہم براہ راست ان تجربات سے گزرے ہیں کہ برطانیہ کے مسلمان چندے دے دے کر تھک چکے ہیں۔ بوسنیا 'کشمیر' بنگلہ دیش' افغانستان 'صومالیہ' چیچنیا' قرض اتارو ملک سنوارو' خود انحصاری فنڈ حتیٰ کہ پاکستان میں کنوئیں کی کھدائی یا کسی مسجد کی تعمیر کیلئے بھی یہاں کے لوگوں سے چندہ مانگا جاتا ہے۔ اب برطانیہ میں ہمارے لوگوں کی مالی قوت اتنی زیادہ نہیں ہے کہ وہ کسی تعلیمی ادارے کی بھرپور طریقے سے سرپرستی کر سکیں 'اور کوئی ایسا ملک بھی نہیں ہے جو اہلسنّت والجماعت کی معاونت کرتا ہو۔ عوام اس لئے بھی مایوس ہیں کہ کسی ادارے کی کارکردگی سامنے نہیں آرہی لیکن ان سب عوامل کے باوجود کسی نہ کسی طرح سلسلہ چل رہا ہے۔

تبلیغی خدمات کے حوالے سے پیر سید فیاض الحسن صاحب نے فرمایا کہ میری تبلیغی خدمات ہمہ وقتی ہیں 'اس حوالے سے میرا شیڈول بہت مصروف ہوتا ہے اور تبلیغ کے سلسلے میں 'میں برطانیہ کے علاوہ ڈنمارک 'ناروے 'سویڈن 'فرانس 'امریکہ اور جنوبی افریقہ جاتا رہتا ہوں اور جو کچھ ممکن ہو سکتا ہے دینی حوالے سے خدمت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تبلیغ میرا شوق بھی ہے اس لئے اس میدان میں 'میں جذبہ سے کام کرتا ہوں۔

تصنیفی خدمات کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ حضرت سلطان باہوؒ کے احوال پر میں نے ایک کتاب "فیضان باہوؒ" تحریر کی ہے جبکہ ان کے پنجابی ابیات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو کتابی شکل میں "ابیات باہوؒ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

علامہ پیر محمد عبدالوہاب صدیقیؒ



حضرت علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کا نام اور دین کیلئے آپ کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں ان کی ساری زندگی امت مسلمہ کی خدمت کیلئے وقف رہی۔ آپ نے پاکستان سے ہجرت کر کے برطانیہ میں ایمان و ایقان کے ایسے چراغ جلائے جو ابدالاباد تک روشن رہیں گے۔ حضرت علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کا تعلق برصغیر کے ایک ایسے بڑے علمی و مذہبی خانوادے سے تھا جن کے ہر فرد

Marfat.com

کی زندگی تبلیغ و ترویج اسلام کیلئے وقف رہی ' اور آپ کے بزرگوں میں سے ہر بزرگ اپنی جگہ ایک تابندہ و روشن مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ 1942ء میں پاکستان ہی نہیں بلکہ ایشیا کے سب سے بڑے علمی و تہذیبی مرکز لاہور میں مناظر پاکستان محدث اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ کے عظیم گھرانے میں تولد ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد حجاز یعنی سرزمین عرب سے فاتح اسلام محمد بن قاسمؒ کے ہمراہ سندھ آئے تھے جن میں سے کچھ خاندان حجاز واپس جانے کی بجائے یہیں بس گئے۔ پھر سندھ سے یہ خانوادہ اس وقت کے مرکز علم وہنر قصور چلا آیا اور اپنے علم کی کرنیں چار سو پھیلانے لگا۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ اور حضرت وارث شاہؒ جو ہم مکتب تھے ' کے استاد مکرم حضرت خواجہ غلام محی الدین حضوری قصوریؒ ' حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقی کے جد امجد تھے۔ حضرت پیرؒ عبدالوہاب صاحب صدیقی کے والد مکرم مناظر پاکستان محدث اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ قصور سے ترک سکونت کر کے لاہور چلے آئے جہاں انہوں نے دین کی ترویج و اشاعت کیلئے کام کا آغاز کیا پاکستان ' آزاد کشمیر اور افغانستان میں مسلک اہلسنّت کا ہر فرد آپ کے کارناموں سے واقف ہے۔ حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ نے تحریک پاکستان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا اور جس وقت آپ قصور سے آکر لاہور میں فروکش ہوئے اس وقت لاہور راس کماری سے کابل تک مرکز علم و تمدن کا درجہ رکھتا تھا اور اسی زمانے میں لاہور میں علامہ محمد اقبالؒ ' مولانا ظفر علی خانؒ ' سر عبدالقادر ' مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اور حضرت مولانا محمد بخش مسلمؒ جیسے نا .غہ روزگار افراد موجود تھے۔ حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ نے مسلک اہلسنّت کی جو عظیم الشان خدمت کی وہ تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور آج بھی پاکستان ' آزاد کشمیر اور افغانستان میں آپ کے شاگرد دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضرت پیر محمد عبدالوہاب صدیقیؒ کی تعلیم و تربیت لاہور میں اپنے عظیم بزرگوں کی نگرانی میں مکمل ہوئی۔ دینی و دنیاوی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے لاہور کی اہم ترین اور مرکزی مسجد یعنی دربار حضرت داتا صاحبؒ پر خطبہ دینے کا آغاز کیا ' آپ کی خطابت اور فصاحت و بلاغت سے لاہور میں آپ کا طوطی بولنے لگا اور بیوروکریسی کا طبقہ بھی جو کہ اسلام سے عام طور پر دور سمجھا جاتا ہے ' آپ کی طرف کھنچنے لگا اور آپ نے دنیا کو فتح کرنے والے ان افسران کو اس بات پر قائل کیا کہ وہ دین کو فتح کرنے والوں کی پیروی کریں۔ لیکن اس دوران آپ کے ذہن رسا میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ ایک ایسا طبقہ تیار کیا جائے جو اسلاف کی روایات کے مطابق ایسا ہو جو دنیا کو فتح کر کے دین کو اپنائے ' کیونکہ تارک الدنیا صرف محدود حلقوں میں کام کر سکتا ہے۔ آپ نے اس فلسفے پر گہرا تفکر اور سوچ بچار شروع کر دیا۔ حضرت پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ مسلک اہلسنّت کے سب سے بڑے پلیٹ فارم جمعیت العلمائے پاکستان سے بھی متحرک اور فعال کردار ادا کرتے رہے۔

1972ء میں جب پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی حکومت تھی ' حضرت پیر عبدالوہاب صاحب

Marfat.com



علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقی برمنگھم میں دیگر علماء و مشائخ کے ساتھ میلاد النبیؐ کے جلوس کے موقع پر

صدیقی ترک سکونت کر کے برطانیہ چلے آئے اور بائیس سال تک یہاں دین کی تبلیغ و اشاعت کیلئے سرگرم عمل رہے۔ آپ نے اس عرصے میں کونٹری کی جامع مسجد میں امامت اور خطابت کے فرائض بھی انجام دئے اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کی حالت زار بدلنے اور انہیں دین مبین سے قریب کرنے کیلئے بھی غور و فکر میں مصروف رہے۔ آپ کی دور رس نگاہ یہ دیکھ رہی تھی کہ مسلمان اگر اس طرح لکیر کے فقیر رہے تو وہ برطانیہ کے تیز رفتار ماحول میں بہت پیچھے رہ جائیں گے وہ اس امر کے خواہاں تھے کہ کوئی ایسا ادارہ تشکیل دیا جائے جہاں مسلمان بچوں کو بیک وقت دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جائے تاکہ دین و دنیا کی تعلیم میں تخصیص نہ رہے۔ اسی تفکر و تدبر کے نتیجے میں انہوں نے کونٹری میں جامعہ اسلامیہ قائم کیا۔ ان کی فکر یہ تھی کہ محض علوم دینی سے کام نہ لیا جائے بلکہ دینی اور عصری علوم کو یکجا کر کے طالبعلموں کو تعلیم دی جائے۔ وہ ملت کیلئے دیکھے گئے اپنے اس خواب کی تعبیر کی جانب گامزن تھے کہ مختصر علالت کے بعد 18 مارچ 1994ء کو آپ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ہزاروں افراد نے آپ کے سفر آخرت میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور آپ کو جامعہ اسلامیہ کونٹری کی عمارت کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ چار سال بعد آپ کے جسد خاکی کو کونٹری سے نکال کر حجاز کالج نئی ٹن کے احاطے میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے صاحبزادگان کے مطابق سب سے بڑی بات جسے انگریزوں نے بھی تسلیم کیا وہ یہ تھی کہ چار سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی آپ کا جسد خاکی اس طرح تھا کہ جیسے آپ کے وصال کو ایک روز بھی نہ گزرا ہو۔ آپ کا مزار مبارک حجاز کالج کے احاطے میں زیر تعمیر ہے اور مرجع خلائق ہے۔ حجاز کالج حضرت علامہ پیر محمد عبدالوہاب صدیقیؒ کے خوابوں اور آدرشوں کی خوبصورت تعبیر ہے۔ جو ابدالاباد تک آپ کے کارہائے نمایاں کی عظمت کے نغمے سناتی رہے گی۔

Marfat.com

حضرت پیر عبدالوہاب صدیقیؒ صاحب کو شاعری سے بھی شغف تھا' اپنی وفات سے قبل جب وہ ہسپتال میں زیر علاج تھے انہوں نے خود بھی بعض اشعار کہے 'جو بہت متاثر کن ہیں' مثلاً"

ہم نے فاقوں میں بھی تقسیم کیا آب حیات
ہم وہ شے ہیں کہ ہمیں یاد کرے گی دنیا

حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ نے اپنی اولاد کی تربیت مثالی انداز میں کی اور برطانیہ میں جس طرح آپ کی اولاد دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہوئی اسے ایک ولی کامل کی نگاہ کا اعجاز اور پوری دنیا بالخصوص پاکستان و برطانیہ کے مسلمانوں کیلئے مشعل راہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ حضرت پیر صاحبؒ کے چار صاجزادے اور ایک صاجزادی ہیں۔ چاروں صاجزادے حجاز کالج کے ساتھ وابستگی کا اعزاز رکھتے ہوئے دین اسلام کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔

علامہ پیر فیض الاقطاب صاحب صدیقی الازہری حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے بڑے صاجزادے ہیں' پیشے کے لحاظ سے بیرسٹر ہیں۔ آپ نے برطانیہ کی عالمی شہرت یافتہ یونیورسٹی لنکزان سے بار ایٹ لاء کیا۔ آپ آستانہ عالیہ مناظر اعظمؒ کے سجادہ نشین بھی ہیں' جبکہ حجاز کالج کے پرنسپل اور ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں۔ لندن میں قانونی پریکٹس کے ساتھ ساتھ حجاز کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے ادارہ کی انتظامی ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے نباہ رہے ہیں۔

مولانا پیر نورالاقطاب صاحب صدیقی حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے دوسرے صاجزادے ہیں آپ بھی پیشے کے لحاظ سے قانون داں ہیں۔ حجاز کالج کے ساتھ بحیثیت سینئر وائس پرنسپل وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ سپریم کورٹ میں پریکٹس بھی کرتے ہیں۔ آپ دینی اور دنیاوی علوم پر گہری دسترس حاصل ہے۔ حجاز کالج کے مشن کو پوری دنیا میں متعارف کرانے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ حجاز کالج کے سینئر وائس پرنسپل اور ٹرسٹ کے وائس چیئرمین بھی ہیں۔

صاجزادہ پیر زین الاقطاب صاحب صدیقی حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے تیسرے صاجزادے ہیں۔ آپ بھی پیشے کے لحاظ سے قانون داں ہیں۔ آپ جب اپنے والد کے ہمراہ برطانیہ گئے تو آپ کی عمر ایک سال تھی آپ نے لندن یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور سٹیفرڈ شائر یونیورسٹی سے ایل ایل ایم اور ایل پی سی کیا' کمرشل لاء میں پریکٹس کرنے کے ساتھ ساتھ حجاز کالج کے وائس پرنسپل بھی ہیں اور کالج میں طالبعلموں کو قانون کی تعلیم دیتے ہیں' لنکزان یونیورسٹی کے بھی ممبر ہیں۔

صاجزادہ پیر قمرالاقطاب صاحب صدیقی حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے سب سے چھوٹے صاجزادے ہیں وہ ڈاکٹر ہیں اور عالم دین بھی ہیں۔ نہایت ہونہار اور ذہین نوجوان ہیں جو مستقبل میں ملت اسلامیہ کیلئے اثاثہ ثابت ہوں گے۔

مسز مولانا توقیر اسحاق حضرت پیر عبدالوہاب صدیقیؒ صاحب کی صاجزادی ہیں وہ بھی قانون داں اور

Marfat.com



علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقی کے خوابوں کی تعبیر "حجاز کالج"

عالم دین ہیں۔

مولانا توقیر اسحاق ایم ایس سی جو حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقی کے داماد ہیں، بہت نفیس شخصیت کے مالک اور ذہین انسان ہیں عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں۔

حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے تین بڑے صاحبزادے اور صاحبزادی لاہور میں پیدا ہوئے لیکن اوائل عمری میں ہی والد مکرم کے ہمراہ برطانیہ آگئے البتہ پیر صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے صاحبزادہ پیر قمرالاقطاب صاحب صدیقی برطانیہ میں پیدا ہوئے

حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ نے اپنی اولاد کو اعلیٰ دنیاوی تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی مزین کیا اور تمام بچوں کو گھر پر اردو، عربی اور انگریزی میں دینی تعلیمات سے آراستہ کیا۔ حضرت صاحبؒ کے چاروں صاحبزادے اور صاحبزادی محترمہ نے درس نظامی اپنے والد مکرمؒ سے مکمل کیا۔

حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کا تعلق طریقت کے نقشبندی حجازی سلسلے سے ہے۔ پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ حضرت صاحب کرماں والے سے بیعت تھے۔ پیر عبدالوہابؒ صاحب کے والد مکرم حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحبؒ سے بیعت تھے۔ پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے صاحبزادے ان ہی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے تھے۔

Marfat.com

علامہ پیر فیض الاقطاب صدیقی الازہری



حجاز کالج کے پرنسپل علامہ پیر فیض الاقطاب صاحب صدیقی الازہری اعلیٰ تعلیم یافتہ صاحب فکرو نظر شخصیت ہیں حجاز کالج کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ 9مارچ 1994ء کو سرزمین انگلستان پر قائم ہونے والا حجاز کالج مسلمان بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بیک وقت آراستہ کرے گا۔ یہ کالج لندن سے 137 'برمنگھم سے 32 'کونٹری سے 24 'مانچسٹر سے 137 اور لوٹن سے 72 کلو میٹر کی مسافت پر ایک خوبصورت قصبے نئی ٹن کے نزدیک وسیع رقبے پر قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے میں اے لیول 'جی سی ایس ای 'بی اے اسلامک لاء 'ایم اے علم دین اور ایل ایل بی کی تعلیم دی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے حجاز کالج کا پاکستان میں تنظیم المدارس جو درس نظامی کی سند جاری کرتا ہے اور برمنگھم 'لندن 'کینٹ 'ڈیٹن اور سٹیفرڈ شائر یونیورسٹی سے تعلق کار قائم ہو چکا ہے جو حجاز کالج کے طالبعلموں کو باقاعدہ ڈگریاں جاری کریں گی 'بیچلر آف لاء کی ڈگری بی اے اسلامک لاء سے منضبط ہوگی۔ علوم دینی کے کورسز میں سیرۃ 'فقہ' عربی گرامر 'جدید عربی 'اردو 'صرف و نحو 'قرآنی تعلیمات اور تاریخ کی تعلیم دی جائے گی جبکہ منطق 'تفسیر' حدیث 'تعلیمات صوفیاء 'سیاسیات اور تھیالوجی بھی پڑھائی جائے گی اس کے ساتھ ساتھ طالبعلموں کو سوشیالوجی 'ریاضی 'انگلش لینگویج 'انگلش لٹریچر 'اکنامکس 'سائنس و ٹیکنالوجی 'وڈ کرافٹ 'آرٹ اینڈ ڈیزائن 'جغرافیہ 'انفارمیشن ٹیکنالوجی اور حکومت و سیاسیات کے جدید علوم سے بھی آراستہ کیا جائے گا۔ حجاز کالج میں صرف و نحو 'جدید عربی 'اسلامی قانون 'تاریخ 'سیرۃ 'تفسیر 'حدیث 'ترجمہ القرآن اور صوفی ازم کے آسان ڈپلوموں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ کالج میں طلباء کی تفریحی سہولتوں 'رہائش اور طعام کا بھی

Marfat.com



بیرسٹر علامہ فیض الاقطاب صاحب صدیقی (بائیں) صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی، مولانا فضل سبحان صاحب، علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری، حاجی فضل کریم صاحب اور علامہ ظفر محمود صاحب فراشوی کے ساتھ ایک اہم اجلاس کے بعد

انتہائی مناسب اہتمام کیا گیا ہے۔ پیر فیض الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ حجاز کالج کا قیام مسلمانوں بالخصوص برطانیہ کے مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم سے بیک وقت آراستہ کرنے کی جانب پہلا قدم ہے۔ یہ کالج اس وقت 62 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور ہم اس میں مزید توسیع کر کے اس کے رقبے کو سو ایکڑ تک لے جائیں گے اور کالج کے ساتھ واقع جنگل کو صاف کر کے اسلامک تھیم پارک قائم کیا جائے گا۔ پیر فیض الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ اس وقت کالج میں 125 رہائشی طلبہ ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن ہم یہاں تقریباً" 750 طالبعلموں کیلئے رہائش کا اہتمام کریں گے اور اس مقصد کیلئے پونے تین سو کمرے زیر تعمیر ہیں اور کالج میں مکتب، تھیٹر، مسجد، کمپلیکس اور دیگر تعمیراتی کام جاری ہیں۔

پیر فیض الاقطاب صاحب نے اپنے والد مکرم حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حجاز کالج ان کے خوابوں کی تعمیر ہے۔ حالانکہ لاہور میں حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ کے احاطہ مزار میں ان کیلئے بھی جگہ رکھی گئی تھی لیکن انہوں نے خود برطانیہ میں دفن ہونے کی خواہش ظاہر کی تاکہ وہ ان مسلمان بھائیوں کیلئے مثال قائم کر سکیں جو اپنے بزرگوں کو پاکستان لے جا کر دفن کرتے ہیں 'اس کے ساتھ ہی وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنی وفات کے بعد بھی اپنے مریدین کے قریب موجود رہیں تاکہ ان کی روحانی تربیت جاری رہے۔ پیر فیض الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحبؒ کو ہم نے عارضی طور پر کونٹری میں جامعہ اسلامیہ میں دفن کیا تھا اور پھر 12 جولائی 98ء کو ان کا تابوت نکال کر حجاز کالج کے احاطے میں دفن کیا' اس موقع پر جو انگریز سائٹسٹ موجود تھے وہ بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پیر عبدالوہاب

Marfat.com

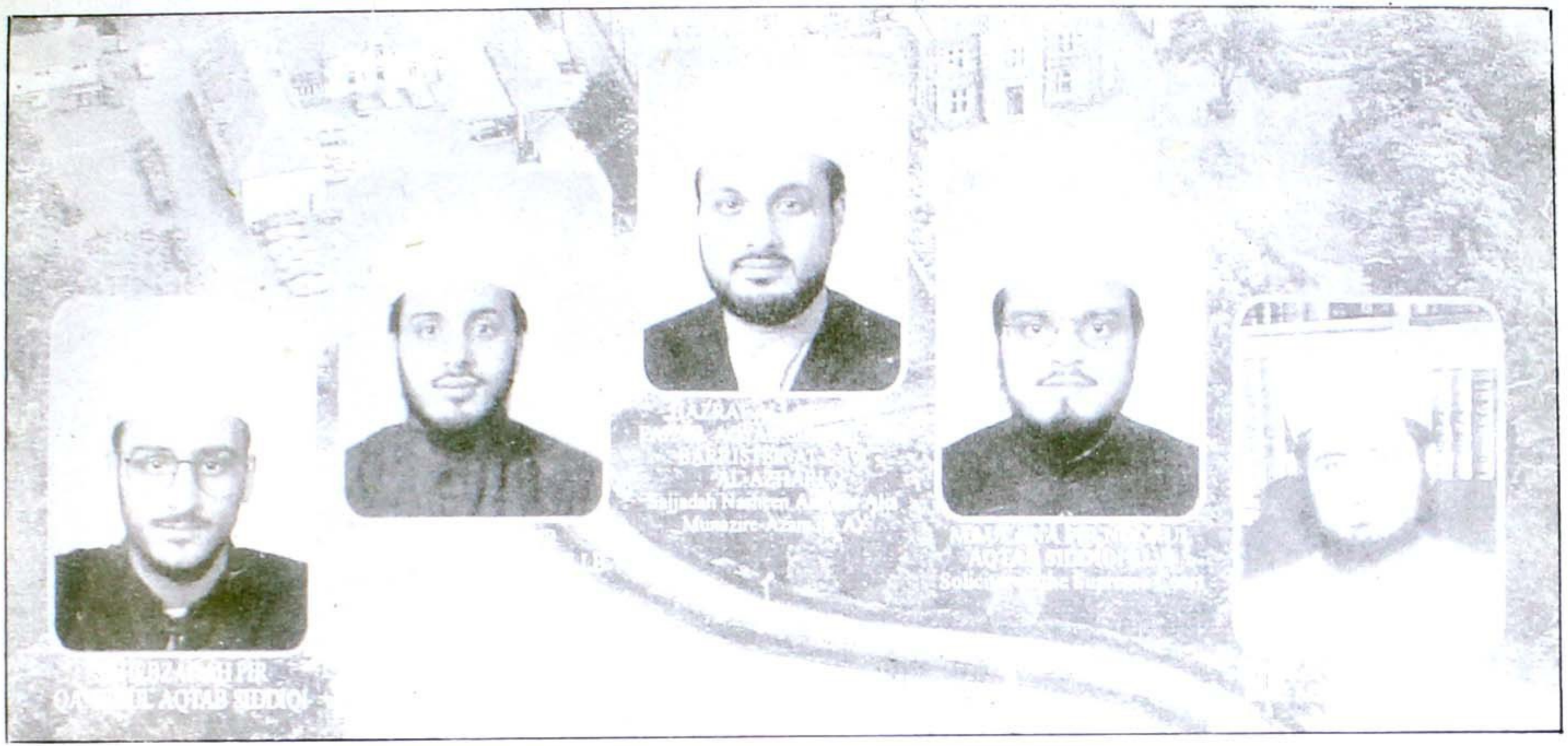

علامہ پیر محمد عبدالوہاب صدیقی کے تصور کو عملی جامہ پہنانے والے ان کے سپوت علامہ پیر فیض الاقطاب صاحب صدیقی آستانہ عالیہ مناظر اعظم (درمیان) ' مولانا پیر نورالاقطاب صاحب صدیقی (دائیں سے دوسرے) ' صاحبزادہ پیر زین الاقطاب صاحب صدیقی (بائیں سے دوسرے) ' صاحبزادہ پیر قمرالاقطاب صاحب صدیقی اور مولانا توقیر اسحٰق صاحب (دائیں)

Marfat.com

صاحبؒ کا جسد خاکی صحیح و سلامت تھا اور قبر سے خوشبو آرہی تھی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو ولی ہیں وہ زندہ ہوتے ہیں۔ حجاز کالج کا قیام بھی حضرت صاحبؒ کی دعاؤں کا اعجاز ہے اور انشاء اللہ یہ مستقبل میں مسلمانوں کی قیات کیلئے اہم کردار ادا کرے گا۔

مولانا پیر نورالاقطاب حنفی صدیقی

مولانا نورالاقطاب صاحب صدیقی ایک صاحب علم نوجوان اور متحرک شخصیت ہیں ' اسلام کی سربلندی کیلئے کچھ کرگزرنے کا جذبہ ان کے دل میں موجزن ہے۔ آپ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں بالخصوص پاکستانی مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ ایسے اذہان کو دین کی تعلیم کی طرف بھیجتے ہیں جو بہت زیادہ ذہین نہیں ہوتے۔ جو بہت زیادہ ذہین بچے ہوتے ہیں انہیں ہمارے معاشرہ میں ڈاکٹر ' انجینئر ' قانون اور صحافت کی تعلیم کی طرف بھیج دیا جاتا ہے یا کاروبار میں لگا دیا جاتا ہے۔ پیر نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ والد مکرم فرمایا کرتے تھے کہ جب تک ہم اعلیٰ ذہن رکھنے والے افراد کو دین کی تعلیم کی طرف نہیں بھیجیں گے تب تک صحیح اسلامی سوجھ بوجھ پیدا نہیں ہوگی اور جب اعلیٰ ذہن کے نوجوان دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کریں گے تب اسلام کا قائدانہ کردار دوبارہ پیدا ہو سکے گا۔ حجاز کالج کا قیام بھی اسی مقصد کے تحت عمل میں لایا گیا ہے کہ ہم بیک وقت دینی اور دنیاوی تعلیم سے ذہین نوجوانوں کو آراستہ کر سکیں۔ پیر نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ ہم نے حجاز کالج کیلئے جگہ 60لاکھ پاؤنڈ میں خریدی ہے اور اس پر لاگت کا تخمینہ بھی قریباً" 60لاکھ پاؤنڈ کا ہے۔ اب تک اس پر 26لاکھ پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے۔ ستمبر1999ء میں جب یہ ادارہ مکمل ہو جائے گا تو دنیا میں کوئی اور ایسا ادارہ نہیں ہوگا جو حجاز کالج جیسے کورسز پیش کر سکے۔ ہم نے اب بھی الحمدللہ ایسے کورسز شروع کرائے ہیں جن کے حوالے سے دیگر اسلامی ادارے ہم سے بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے ہاں ایسے ذہین بچے زیر تعلیم ہیں جنہوں نے جی ایس سی ای میں 14 اے گریڈ حاصل کئے جب ہم ان جیسے ذہین بچوں کو مذہبی تعلیم بھی ساتھ ساتھ دیں گے تو پھر یہ یقیناً" اس دور کے غزالی بنیں گے۔ ہمارا ادارہ مسلمانوں کیلئے وہ کردار ادا کرنا چاہتا ہے جو علی گڑھ نے ادا کیا۔ ہم اس نظریہ کو زندہ کر رہے ہیں کہ دینی اور دنیاوی تعلیم اکٹھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہم علماء کی ایک نئی نسل تیار کر کے جو جدید و قدیم علوم سے مزین ہو ' مسلمانوں کو اکیسویں صدی میں لے جانا چاہتے ہیں۔ قوموں کا مستقبل تعلیم ہوتی ہے اور ہمارا مستقبل بھی تعلیم ہے۔ ہمیں کسی اور انقلاب کی نہیں تعلیمی انقلاب کی ضرورت ہے۔ مولانا نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ حضرت پیر کرم شاہؒ سے ان کے صاحبزدے ' صاحبزادہ امین الحسنات نے پوچھا تھا کہ سپین میں مسلمانوں کا بہت بڑا کردار تھا لیکن آج وہاں مسلمانوں کی تمام مساجد اور مدرسے میوزیم بنے ہوئے ہیں ' تو حضرت پیر کرم شاہ صاحبؒ نے جواباً" فرمایا

Marfat.com

کہ اگر سپین میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ، قطب ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑوی جیسے بزرگ ہوتے اور اپنا کام بھی کرتے اور اداروں کو بھی تیار کرتے تو آج سپین کی تاریخ مختلف ہوتی' میں اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہنا چاہوں گا کہ حجاز کالج دینی اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ روحانی تعلیم بھی فراہم کرتا ہے۔ حجاز کالج کے احاطہ میں حضرت پیر عبدالوہاب صاحبؒ کا مزار شریف ہے اس سے مسلمان' ہندو' سکھ عیسائی سب مستفید ہوتے ہیں اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

مولانا پیر نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ حجاز کالج کے احاطے میں پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے مزار کی کرامات ہیں کہ ہم ان اہداف کے حصول میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں جو خود ہمیں ناممکن نظر آرہے ہوتے ہیں اور ہمارے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں مثلاً" ہمیں یہاں پلاننگ کی اجازت نہیں مل رہی تھی لیکن پھر خود بخود لوکل کونسل والوں کے دل میں نہ جانے کس طرح یہ بات آئی کہ انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ صاحبزادہ نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ یہاں حضرت عبدالوہاب صاحبؒ کا جو مزار تعمیر ہو رہا ہے وہ جب مکمل ہو جائیگا تو پورے یورپ میں اس جیسا مزار شریف کوئی دوسرا نہیں ہو گا۔ مولانا نورالاقطاب صاحب نے مزید فرمایا کہ مزار شریف کی تعمیر کیلئے مصارف وہ اور ان کے بھائی دے رہے ہیں اس میں کسی اور کا کوئی حصہ نہیں ہے مزار کے ساتھ ایک بیس منٹ بھی تعمیر کی جائے گی جہاں صرف حضرت صاحبؒ کے خاندان اور خلفاء جاسکیں گے اور چلہ کشی کر سکیں گے' عام افراد کیلئے دوسری جانب اہتمام ہو گا۔ مولانا نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ 18 مارچ 1994 کو جب حضرت صاحب فوت ہوئے تو ہم ان کے جسد خاکی کو بغیر ڈیتھ سرٹیفکیٹ لئے گھر لے آئے اور ہم نے کسی غیر مسلم کا ہاتھ ان کے جسم کو نہیں لگنے دیا۔ جمعہ اور ہفتہ کی رات لوگوں نے ان کی آخری زیارت کی۔ اتوار کو ان کا جنازہ ہوا جو کہ برطانیہ کی تاریخ میں کسی مسلمان کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ نماز ایک پارک میں پڑھائی گئی۔

پیر نورالاقطاب صاحب نے فرمایا کہ حجاز کالج کے حوالے سے جو کام حضرت صاحبؒ نے کیا ہے اس بنیاد پر ہم انہیں مجدد کہتے ہیں' وہ جو جائیداد ہمارے لئے چھوڑ کر گئے تھے اور جس پر اصولاً" ہمارا حق بنتا تھا وہ ہم تمام بھائیوں نے اتفاق رائے سے حجاز کالج ٹرسٹ کیلئے وقف کر دی کیونکہ ہم تمام بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ والد مکرم ہمارے لئے جو سب سے بڑا اثاثہ چھوڑ کر گئے ہیں وہ تعلیم ہے۔ ہم نے جو جائیداد وقف کی ہے اس سے ہم مستحق طلباء کو وظائف دیتے ہیں۔ حجاز کالج کے حوالے سے دوبارہ گفتگو کرتے ہوئے مولانا نورالاقطاب نے کہا کہ حجاز کالج کیلئے ہم چندہ جمع نہیں کرتے' نہ تشہیر کے ذریعے عطیات مانگتے ہیں بلکہ ہمارے خاص مریدین اس ضمن میں تعاون کرتے ہیں۔ ساتھ ہی حضرت صاحبؒ کی جائیداد بھی کالج ٹرسٹ کیلئے وقف ہے۔ ہم چار بھائی بغیر کسی معاوضے کے جز وقتی طور پر کالج کیلئے ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔ اس ادارے کے جتنے بھی اہم پالیسی ساز ہیں وہ بھی بلا معاوضہ کام کرتے ہیں لیکن تیس 30 افراد پر مشتمل کل وقتی سٹاف کو تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حجاز کالج کے بورڈ آف ٹرسٹیز میں نو ارکان

Marfat.com

شامل ہیں جو کہ ہم خیال ہیں۔بورڈ آف ٹرسٹیز کا چیئرمین میں ہوں جبکہ بورڈ آف گورنرز کی اکیڈمک کونسل 85 افراد پر مشتمل ہے جس کے چیئرمین انجینئر ارشاد احمد صاحب ہیں۔اپنے خصوصی مخلصین کا تذکرہ کرتے ہوئے پیر نورالاقطاب نے کہا کہ چارٹرڈ انجینئر ارشاد احمد صاحب ' میرزمان صاحب 'عبدالرحیم صاحب (ہالینڈ)' مجیب الرحمان صاحب (لیورپول)اور مولانا فیروز احمد صاحب ہمارے ساتھ بہت تعاون کر رہے ہیں۔علاوہ ازیں بعض مخلصین اپنی پیشہ ورانہ مہارت سے ہمارے لئے بہت معاون ثابت ہو رہے ہیں کیونکہ صرف پیسے کا نام ہی تعاون نہیں' ہر شعبے کا ماہر شخص اپنے فن اور مہارت سے فائدہ پہنچا سکتا ہے جو رقم یا پیسے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

صاحبزادہ پیر زین الاقطاب صدیقی

صاحبزادہ پیر زین الاقطاب صاحب صدیقی 'حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ کے تیسرے صاحبزادے ہیں' باعمل وسیع النظر اور حالات وواقعات پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ حجاز کالج کے وائس پرنسپل ہیں' تحریر و تقریر کی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس فحاشی و عریانی کے اس سیلاب میں پرورش پا کر اور انگریزوں کے تعلیمی اداروں سے علم حاصل کر کے دین کو اس لئے فوقیت دی کہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے مثال بن سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ حجاز کالج کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ اقبالؒ کے مرد مومن تیار کئے جائیں جو دور حاضر میں بہترین مسلمان ہونے کا نمونہ پیش کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل تلاش تہذیب کی جس بیماری کا شکار ہے اور مشرقی تہذیب اور دین کو اپنانے کے حوالے سے جس کنفیوژن میں مبتلا ہے اس کنفیوژن کو ختم کریں۔ یہ کام وہی لوگ بہتر طور پر کر سکتے ہیں جنہوں نے مغرب میں پیدا ہو کر یہیں پروان چڑھ کر دین کو اپنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حجاز کالج کا صرف یہ مقصد ہی نہیں کہ علماء کے رول کو بہتر کیا جائے بلکہ ہماری کوشش ہے کہ ہماری تحریک کے ذریعے عام مسلمان کیلئے بھی ایک مثال پیدا کی جائے۔ ہماری قوم کو اس وجہ سے مار پڑی ہے کہ ہم نے اپنے حلقوں میں نظام پادریت پیدا کر دیا ہے حالانکہ اسلام پادریت سے پاک ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت ہم نے اپنی صفوں کی تنظیم نو نہ کی تو ہماری نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت ہم اپنی نئی نسل کے سامنے اسلام کی صحیح اور حقیقی تصویر پیش کریں۔ حضرت پیر عبدالوہاب صاحب صدیقیؒ نے اس ضرورت کو بہت پہلے محسوس کر لیا تھا جس کے تحت انہوں نے کونٹری میں جامعہ اسلامیہ قائم کیا۔ لوگ سمجھے کہ یہ بھی دوسرے مدرسوں کی طرح ایک عام سا مدرسہ ہو گا لیکن حضرت صاحبؒ کی جو فکر و نظر تھی وہ یہ تھی کہ محض علم دین سے کام نہ لیا جائے بلکہ عصری علوم بھی پڑھائے جائیں۔ چونکہ اس مدرسہ کی بلڈنگ اتنی بڑی نہیں تھی اور وہاں دنیاوی علوم کا اہتمام نہیں تھا تو وہ پریشان تھے اور چاہتے تھے کہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں دینی و دنیاوی علوم بیک وقت پڑھائے جائیں۔

Marfat.com

آخر کار اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ کے صدقے میں ان کا خواب حجاز کالج کی شکل میں پورا کیا۔ ہم نے یہاں ان کی فکر کو نافذ کیا ہے کہ جہاں صبح بیالوجی پڑھائی جاتی ہے وہاں دوپہر کو فقہ اور شام کو آرٹس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہم نے دینی اور عصری دنیاوی علوم کو منضبط کر دیا ہے ورنہ ہمارے ایشیائی احباب نے دین کو صرف تھیالوجی تک محدود کئے رکھا' اصل میں تو دین نظام حیات ہے اور نظام حیات میں سائنسز بھی علوم کا درجہ رکھتی ہیں۔ سائنس بھی اسلام کا نام ہے ٹیکنالوجی بھی اسلام کا نام ہے اور یہ سب مضامین اسلام کا حصہ ہیں۔

پیر زین الاقطاب صاحب صدیقی نے فرمایا کہ ابتدا میں جب ہم یہاں جگہ خریدنے کیلئے آئے اور اسلام کا تذکرہ آیا تو لوکل کونسل والے بدک گئے اور انہوں نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا' بعد میں ہم نے حکمت عملی تبدیل کی اور کہا کہ ہمیں سکول آف لینگویجز کیلئے جگہ درکار ہے تو ہمیں آسانی کے ساتھ جگہ مل گئی' جب ہم نے جگہ خرید لی تو موقف اختیار کیا کہ مینجمنٹ تبدیل ہو گئی ہے اور ہم نے حجاز کالج کے منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا لیکن اب محکمہ پلاننگ یا لوکل کونسل والے کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اس منصوبے کے دور رس اثرات کو سمجھتے ہیں لہٰذا وہ اس کے قیام سے خوش نہیں۔ لوکل کونسل والوں کو بھی اس پر اعتراض تھا لیکن چونکہ ہم یہاں پلے بڑھے ہیں' ان کی زبان ان کی اصطلاحات کو سمجھتے ہیں' اس سسٹم کی باریکیوں کو جانتے ہیں اور یہاں کی لغت کو جانتے ہیں اس لئے جب لوکل کونسل کے انسپکٹر یہاں آئے اور ہم نے ان سے ڈیلنگ بھی اس ماحول کے مطابق کی تو وہ اپنا سا منہ لے کر واپس چلے گئے کہ یہ جنہیں ہم محض جبوں اور عماموں والا سمجھ رہے تھے یہ تو قانون داں ہیں۔ پھر جب ہم نے ان کو سمجھایا تو بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ مطمئن ہو گئے۔

حجاز کالج میں مختلف مذہبی ایام کے اجتماعات کے حوالے سے پیر زین الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ اجتماعات اور تقریبات کا اثر اس دور میں بہت محدود ہے اور یہ جس طبقے کیلئے ہیں ان کیلئے یہاں مساجد میں بہت بہتر طریقے سے اہتمام ہو رہا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم حجاز کالج میں سیمینار منعقد کرائیں' چیدہ چیدہ لوگوں کو مدعو کریں اور اسلام کے حوالے سے اہم موضوعات پر مذاکروں کا انعقاد کریں۔ ہم حجاز کالج میں ایسی مجالس کے اہتمام پر زیادہ زور دیں گے جس سے نوجوانوں کی علمی قابلیت میں اضافہ ہو۔

اپنے والد مکرم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر زین الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ آنے کے بعد پیر صاحب نے اپنا ایجنڈا فرسودہ نہیں رکھا بلکہ یہاں کے ماحول کا مشاہدہ اور تجزیہ کیا اور پھر جو لچک پیدا کی وہ ان ہی کا کمال ہے۔ انہوں نے ہم پر کوئی چیز زبردستی نہیں ٹھونسی بلکہ ایسے دوستانہ انداز میں ہمیں قائل کیا کہ ہم خود ہی لہو ولعب سے گریز کرتے رہے' اپنے نظریہ کو ہم پر اس نرم مزاجی سے نافذ کیا کہ ہم نے خود کو آمریت میں کچلا ہوا محسوس نہیں کیا۔ وہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

کربلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز طاؤس فقط رنگ

انہوں نے ہم پر دین بالجبر نافذ نہیں کیا بلکہ اپنی زندگی کو ہمارے لئے مثال بنایا۔ انہوں نے ساری زندگی ہمیں نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ ہمارے اندر ایک شعور بیدار کیا کہ نماز کی کیا اہمیت ہے۔ ہمیں سوشل جسٹس کا بتایا تو ہماری والدہ صاحبہ سے مثالی تعلقات پیدا کئے ' انہوں نے جس انداز میں اس تہذیب کو سمجھا اس کے مطابق اپنی فکر کو اپنایا ' یہی وجہ ہے کہ نوجوان ان سے بہت متاثر تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی محسوس کرتے تھے۔ ان کا حسن اخلاق ایسا تھا کہ ہمارے علاوہ اور نوجوان بھی ان سے متاثر اور قریب تھے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر زین الاقطاب صاحب نے فرمایا کہ میں کونٹری کی جامع مسجد میں گزشتہ چھ سال سے نماز جمعہ پڑھا رہا ہوں ' یہیں والد مکرم بیس سال تک نماز جمعہ پڑھاتے رہے ' جمعہ کا خطبہ اردو میں ہوتا ہے کیونکہ اکثریت اردو سمجھنے والوں کی ہے۔ شستہ اردو سیکھنے اور بولنے کے حوالے سے پیر زین الاقطاب نے کہا کہ ابتدائی اردو ہم نے ایک انگریز سے سیکھی اور بہت شرم محسوس کی کہ ہم اردو انگریز سے سیکھ رہے ہیں ' اسی شرم میں ہم نے زیادہ توجہ دینا شروع کی اور ابتدائی اردو سیکھ لی ' پھر لندن میں یونیورسٹی میں جب پروفیسر سیکل اور میتھیو سے تعلق بنا اور وہ ہمارے اسلاف کے اشعار فخریہ سناتے تو دل میں آیا کہ یہ غیر ہو کر ہمارے اسلاف کا اتنا علم رکھتے ہیں ہمیں خود بھی ان کا مطالعہ کرنا چاہئے پھر میں نے علامہ محمد اقبالؒ ' مرزا اسد اللہ خاں غالب ' میر تقی میر ' حضرت بابا بلھے شاہ ' حضرت سلطان باہوؒ اور وارث شاہؒ کو پڑھا اور یوں زبان و بیان میں روانی آگئی۔

حجاز کالج برطانیہ

حجاز کالج کے قیام کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی عالمگیر کوششوں کا ایک اہم سنگ میل قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ جس طرح مفکرین آئندہ صدی کو اسلام کی عظمت و سربلندی کی صدی قرار دے رہے ہیں اس حوالے سے یہ کہنا بجا ہو گا کہ حجاز کالج مسلمانوں کو اس سمت میں لے جانے کیلئے اہم اور کلیدی کردار ادا کرے گا۔ حجاز کالج ایک وسیع التوصیفی و التعریفی منصوبہ ہے جس کا ہر پہلو شاندار مستقبل کی نوید سناتا ہے۔ یہ مسلمانوں کے عظیم ماضی اور شاندار مستقبل کا غماز ہے جس کا سنگ اول ایسے دور میں رکھا گیا ہے جب مسلمان دینی لحاظ سے زبوں حالی کا شکار ہیں۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ان کا شاندار ماضی اور ان کی عظمت ان سے کیسے اور کیوں چھن گئی اور اب وہ کیوں کر اپنی ماضی کی رفعتوں کو پا سکتے ہیں ۔ لیکن طویل جستجو اور عرق ریزی کے بعد ایک مرد درویش اور اقبال کے مرد مومن نے اس راز کو پالیا۔ حجاز کالج برطانیہ اسی مرد دانا کے خوابوں کی تعبیر ہے جس کے ثمرات اور فیوض و برکات سے مسلمان صدیوں تک فیضاب ہوتے رہیں گے اور کچھ بعید نہیں کہ اس علمی ادارے کے فیض یافتگان چہار دانگ عالم میں اسلام کی سربلندی اور عظمت کے پھریرے لہرائیں۔

Marfat.com

حضرت پیر طریقت استاذ العلماء پیر ابو الفضل محمد سعید احمد

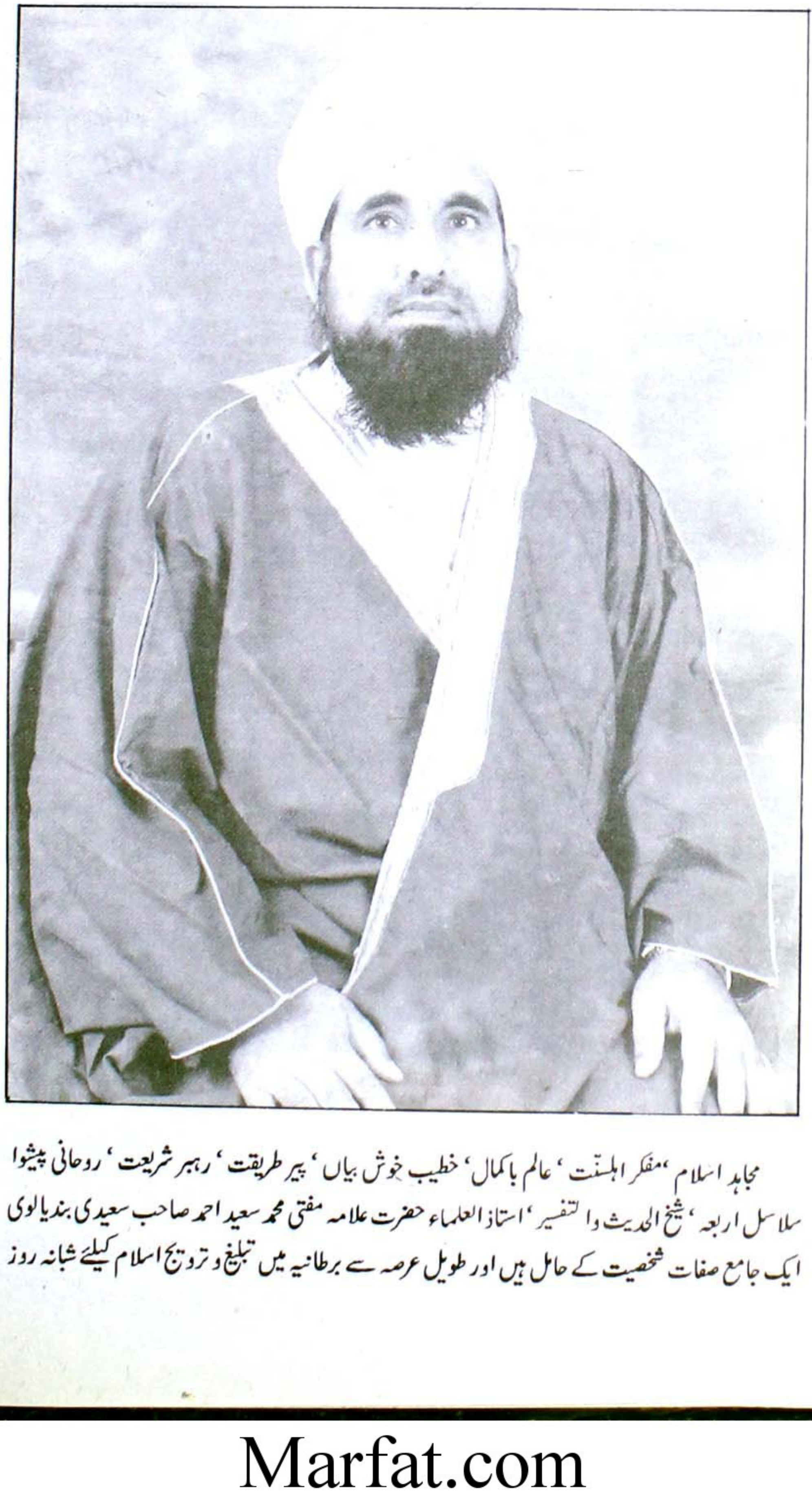

مجاہد اسلام ،مفکر اہلسنت ، عالم باکمال ، خطیب خوش بیاں ، پیر طریقت ، رہبر شریعت ، روحانی پیشوا سلاسل اربعہ ، شیخ الحدیث والتفسیر ، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی ایک جامع صفات شخصیت کے حامل ہیں اور طویل عرصہ سے برطانیہ میں تبلیغ و ترویج اسلام کیلئے شبانہ روز

Marfat.com



برمنگھم میں عید میلادالنبیؐ کا جلوس پیر ابوالفضل محمد سعید احمد صاحب، پیر صوفی عبداللہ خان صاحب، مفتی عبدالرسول صاحب منصورالازہری، مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی، مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی، صوفی محمد بوستان صاحب القادری، چوہدری محمد عظیم صاحب، قاری محمد شعیب صاحب چشتی، صاحبزادہ محمود صاحب قاسمی موہڑوی اور علامہ ورنالوی نمایاں ہیں

مصروف عمل ہیں۔ نہایت بیباک، نڈر اور مجاہد ہستی ہیں، طبیعت میں جلال بھی ہے اور جمال بھی، قلندرانہ و درویشانہ انداز رکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ عربیہ اسلامیہ برمنگھم کے بانی و پرنسپل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے مرکزی امیر، ورلڈ مسلم سکالرز الائنس (عالمی اتحاد العلماء) کے صدر اور اسلامی قضاۃ کونسل برطانیہ کے چیئرمین ہیں۔ آپ خدمت اسلام کے جذبہ سے مالا مال ہیں

حضرت علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی کشمیر کے ایک معزز و ممتاز، روحانی و مذہبی سیاسی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں جس کی تحریک آزادی کشمیر اور دین کی تبلیغ و ترویج کیلئے عظیم الشان خدمات ہیں، آپ کے والد گرامی حضرت فضل حسینؒ، دیوتا، دھارگلوں، مینڈر کشمیر کے ایک با اثر زمیندار گھرانے کے درویش صفت، عبادت گزار اور نیک سیرت بزرگ تھے، علامہ صاحب کے دادا مکرم حضرت میر محمدؒ ایک باعمل مسلمان اور علاقے کے نمبردار تھے جبکہ علامہ صاحب کے حقیقی ماموں حضرت مولانا لعل محمد بانیاں ڈبسی، نکیال، آزاد کشمیر کے سرکردہ سیاستدانوں میں شمار ہوتے ہیں، آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن بھی رہ چکے ہیں اور ان دنوں بھی سیاست میں سرگرم عمل ہیں۔

علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی نے دینی تعلیم استاذالعرب والعجم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی کی نگرانی میں دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال ضلع خوشاب سے حاصل کی، یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جامعہ کے بانی عارف باللہ قطب دوراں حضرت علامہ یار محمد بندیالوی تھے۔ حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی اور حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی جیسے اہم اکابران کے شاگرد رہے جبکہ علامہ عطا محمد بندیالوی سے جید ہستیوں حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری اور حضرت علامہ محمود احمد رضوی

Marfat.com

شارح بخاری نے بھی اکتساب فیض کیا۔ علامہ مفتی سعید احمد صاحب سعیدی نے مزید فرمایا کہ میں نے جو علم حاصل کیے ان کی تفصیل یہ ہے' صرف 'نحو' منطق' فلسفہ 'عربی ادب 'فقہ 'اصول فقہ 'علم معانی' علم بلاغہ' علم کلام' علم مناظرہ' علم فلکیات' علم اقلیدس' علم تصوف' علم میراث' اصول تفسیر' علم تفسیر' اصول حدیث اور علم حدیث جبکہ حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالویؒ کے زیر سایہ رہتے ہوئے حصول تعلیم کے دور کی بعض ناقابل فراموش یادوں کو دہراتے ہوئے علامہ مفتی سعید احمد صاحب سعیدی نے فرمایا 'اصول فقہ کی مشہور وادق کتاب مسلم الثبوت کے اسباق پڑھتے وقت میں صرف ابتدائی دو صفحوں کا گہری فکر سے مطالعہ نہ کر سکا' ان کے علاوہ میں نے باقی تمام کتاب کا من و عن کما حقہ صحیح مطالعہ کر کے اس کے سب اسباق پڑھے اور جب حضور قبلہ استاذ العرب والعجمؒ کتاب کو حل فرماتے تو وہ حل بعینہ میرے مطالعہ اور حل کے مطابق ہوتا۔ بلاشبہ اس مشکل کتاب کے حل کرنے کا ملکہ مجھے محنت کی اس لگن کی وجہ سے حاصل ہوا' جو مجھے حضرت استاذ المکرمؒ کی کمال شفقت اور دعاؤں سے حاصل تھی۔ اس میں ان تمام چیزوں کا دخل ہے۔

اسی طرح میں نے فلسفہ کی مشہور کتاب میبذی تقریباً" نصف تک زبانی یاد کر رکھی تھی چنانچہ اسی سال کے آخر میں جب ہم منطق کی ایک کتاب میرزاہد رسالہ قطبیہ پڑھ رہے تھے تو اس میں فلسفہ کی ایک اصطلاح کا ذکر تھا جس کی وضاحت کے سلسلے میں حضرت استاذ المکرمؒ نے میرے باقی سب ہم سبقوں سے پوچھا تو کوئی وضاحت نہ کر سکا' جب مجھ سے پوچھا تو میں نے فوراً" عرض کیا کہ یہ وضاحت ہے اس پر استاذ المکرم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آپ کی بڑی ہمت ہے کہ میبذی کے ابتدائی مقامات ابھی تک آپ کے ذہن میں ہیں۔ اسی طرح منطق کی اس کتاب میرزاہد رسالہ قطبیہ کو جب ہم نے پڑھا تو میں نے تقریباً" نصف یا نصف سے ذرا کم اسے بھی زبانی یاد کر لیا تھا چنانچہ ایک مرتبہ جب بندیال شریف سے لاہور گیا تو پورے راستہ میں میں نے رسالہ قطبیہ زبانی کہہ لیا۔ اس طرح جب ہم نے منطق کی آخری کتاب قاضی مبارک پڑھی (جو منطق کی اہم ترین کتاب مانی جاتی ہے) تو ایک موقع پر حضرت استاذ المکرمؒ نے فرمایا کہ اس مقام کی یہی ایک تقریر ہے' جب میں نے عرض کیا کہ اس مقام کی ایک دوسری تقریر بھی ہے تو حضرت استاذ المکرم نے فرمایا کہ ہاں دوسری بھی ہو سکتی ہے۔ چونکہ حضرت قبلہ سیدی و سندی استاذ المکرم کو میرے مطالعہ پر قوی اعتماد تھا اس لئے آپ نے میری تائید فرما دی۔ ہم یہی کتاب قاضی مبارک پڑھ رہے تھے کہ دوران سبق منطق کی ایک بحث بیان فرمائی تو ساتھ ہی مجھ سے فرمایا 'ہاں سعید کیا سمجھے؟ تو میں نے فوراً" بتا دیا کہ آگے ایک بحث آ رہی ہے' اس کے ساتھ اس بحث کا یہ تعلق ہے۔ میری اس بات پر حضرت قبلہ استاذ المکرم بہت خوش ہوئے کہ تم بڑی گہری نظر سے پڑھنے سے قبل ہی بعد والے اسباق پر بھی نظر رکھتے ہو۔

اسی طرح فلسفہ کی اہم ترین کتاب صدرا ہے' جب ہم اس کے اسباق پڑھ رہے تھے تو جب استاد مکرمؒ نے مقام کی تقریر فرمائی تو ساتھ ہی فرمایا کہ اس مقام کی یہی ایک تقریر ہے لیکن میں نے عرض کیا

Marfat.com

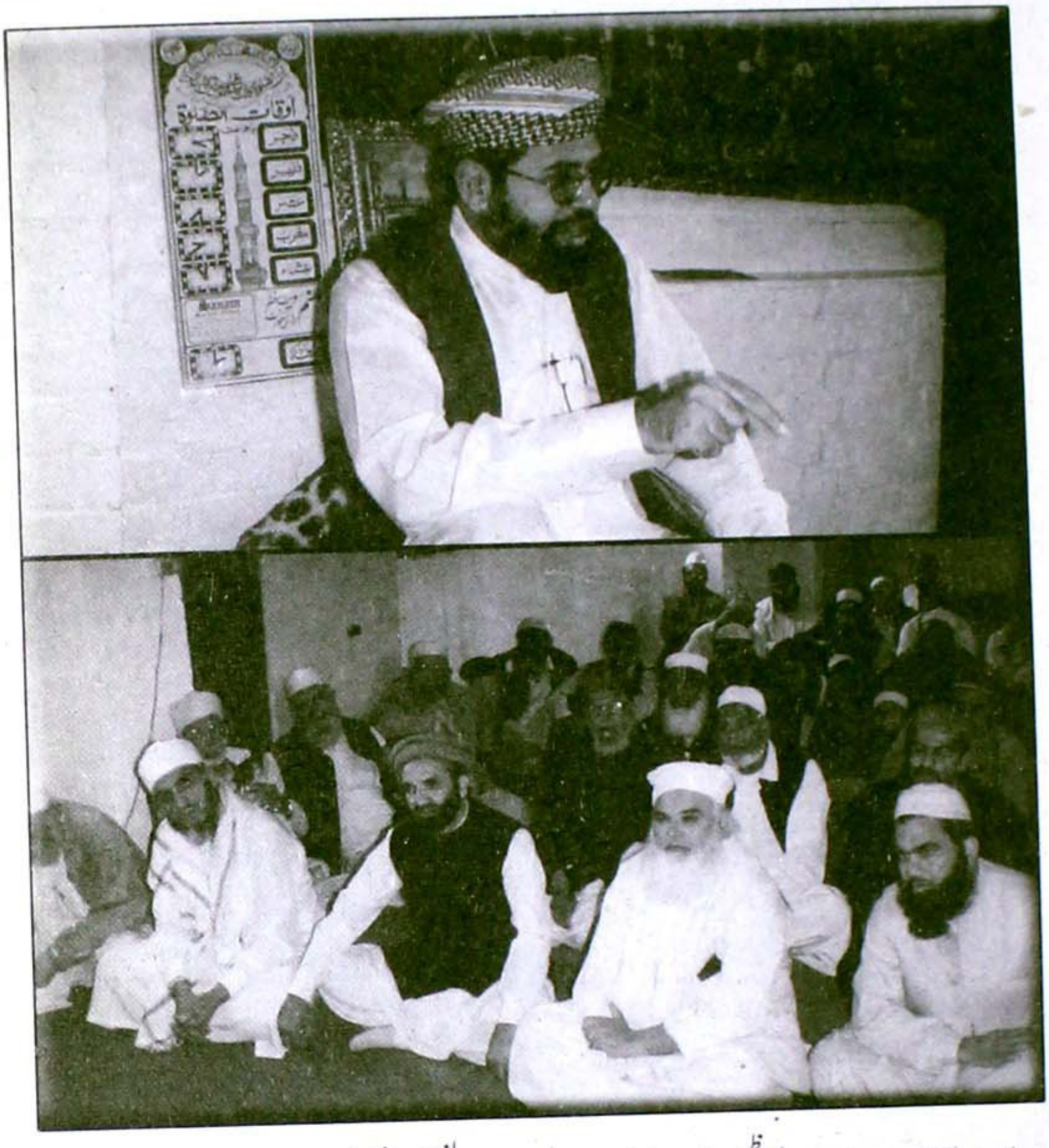

علامہ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب حضرت پیر طریقت ابوالفضل مفتی محمد سعید احمد صاحب بندیالوی کے دارالعلوم جامعہ اسلامیہ برمنگھم میں ایک دینی جلسہ سے خطاب کررہے ہیں' نیچے کی تصویر میں جلسہ کے حاضرین تشریف فرماہیں

کہ اس مقام کی ایک دوسری تقریر بھی ہے تو فوراً" حضرت استاذ المکرمؒ نے میری بات کی تائید فرمادی اور پھر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا کہ سعید کا مطالعہ بہت اچھا ہے - چنانچہ ایک مرتبہ جب ہم یہی کتاب صدرا پڑھ رہے تھے تو حضرت قبلہ استاذ المکرمؒ نے ایک مقام کی تقریر بیان فرمائی تو مقام پر اس کے سبب کا ذکر ہوا لیکن ظاہری الفاظ میں واضح طور پر بہ معنی سبب کوئی لفظ معلوم نہیں ہوا رہا تھا تو میں نے کہا کہ یہاں حرف عن بہ معنی سبب ہے - اس پر استاذ صاحب بڑی حیرت کساتھ بہت خوش ہوئے - اسی طرح جب ہم اصول فقہ کی آخری کتاب توضیح و تلویح پڑھتے تھے تو اسے بھی میں من و عن مطالعہ میں حل کر کے استاذ المکرمؒ سے پڑھتا تھا - اسی طرح جب ہم علم کلام کی کتاب خیالی پڑھتے تھے جو مشکل ترین ہے تو تقریباً" ہر سبق

Marfat.com

میں حضرت استاذ المکرمؒ میرے مطالعہ کی تعریف فرماتے تھے' اسی طرح جب ہم شرح جامی اور مختصر المعانی صرف سنتے تھے کہ چند سال قبل یہ ہم پڑھ چکے تھے تو شرح جامی اور مختصر المعانی کے طلباء سے فرماتے کہ آپ لوگ بعد میں سعید سے سبق سمجھ لیا کریں۔ اسی طرح ایک موقع پر ہم تفسیر جلالین شریف پڑھ رہے تھے کہ آیت پاک میں آیا فبھت' آگے صاحب تفسیر نے کہا ای تحیر حضرت استاذ صاحب نے سب سے پوچھا کہ مفسر نے یہ کیوں نکالا ہے؟ کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو جب مجھ سے پوچھا تو میں نے جواب دیا کہ مفسر فرماتے ہیں کہ بھت فعل مجہول ہے لیکن اس کا معنی فعل معروف والا ہے۔ اس پر استاذ المکرمؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ سعید مطالعہ کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم علم ھندسہ کی ایک کتاب اقلیدس پڑھتے تھے اور اس کتاب میں دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے کہ اس شکل کے اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے' تو اس کتاب کو بھی میں نے پہلے اپنے مطالعہ میں پورے طور پر حل کیا اور پھر اسے پڑھا ہے۔ بس یہ سب حضور استاذ المکرمؒ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اسی طرح میرے ہم کلاس اور ہم سے چھوٹی کلاسوں والے طلباء کرام اپنی اپنی کتاب کی عبارت مجھے سناتے اور پھر اس کے بعد استاذ صاحب سے سبق پڑھتے تھے۔

علامہ مفتی محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں فرمایا کہ آج مجھے اس چیز کا عظیم صدمہ ہے کہ میرے مربی' محسن' شفیق جنہوں نے سینکڑوں ذروں کو علم کا کامل سورج بنایا اور مجھ جیسے حقیر پر تقصیر کو بھی اپنی بے پناہ شفقتوں سے نوازا (اور اگر میں انکا دامن مقدس نہ تھامتا تو اتنی شفقت سے مجھے اور کون پڑھاتا۔ افسوس کہ اس حقیر کی عمر بھی انہی کو مل جاتی تاکہ علم کے سورج سے جہان مزید مستفید ہوتا) میری مراد نائب امام الانبیاء' وارث علوم مصطفےٰ' قطب الشریعت و الطریقت' شیخ المفسرین' سید المحدثین' ملک المدرسین' سراج الفقہاء' شمس العلوم' بدر العلماء' بحر العلوم' استاذ العرب والعجم' امام المناطقہ والفلاسفہ' معلم الاکابر والاصاغر' محقق اعظم' امام اہل سنت' شیخ المسلمین' استاذ الکل حافظ العلوم حضرت علامہ حافظ عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑویؒ کی عظیم ہستی ہیں جن کا وصال فروری 1999ء میں ہوا۔ بلاشک و شبہ حضرت امام المدرسین' استاذ العرب والعجم نے ایسے ایسے عظیم مدرسین پیدا کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیک وقت محدث' مفسر' مفتی' مصنف' منطقی' فلسفی' متکلم' بلیغ' فصیح' صرفی' نحوی غرضیکہ درس نظامی کے ہر علم میں ماہر ہیں آپ نے کامل مدرسین کی سینکڑوں ہزاروں کی تعداد امت مسلمہ اہل سنت والجماعت کو عنایت فرمائی ہے۔ اس وقت آپ کے تیار کردہ علماء و مدرسین کس شان کے ہیں وہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ آپ کے مدرسین اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت قبلہ استاذ المکرمؒ ہر علم کے امام تھے' وہ ہر علم کی کتاب ایسے پڑھاتے تھے گویا وہ کتاب خود انہوں نے لکھی ہے۔ وہ ہر علم کی کتاب کا مشکل سے مشکل مسئلہ آسان اور سادہ الفاظ میں بار بار اور کئی بار تکرار سے طلباء کو سمجھا دیتے تھے' وہ شریعت کی پیچیدگیوں کو اس طرح حل کرتے تھے کہ اہل علم دم بخود رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ دوران اسباق حضرت استاذ المکرمؒ نے فرمایا کہ اخبار نویسوں نے مودودی صاحب سے سوال کیا کہ کوئی بندہ چاند پر چلا جائے تو وہ

Marfat.com

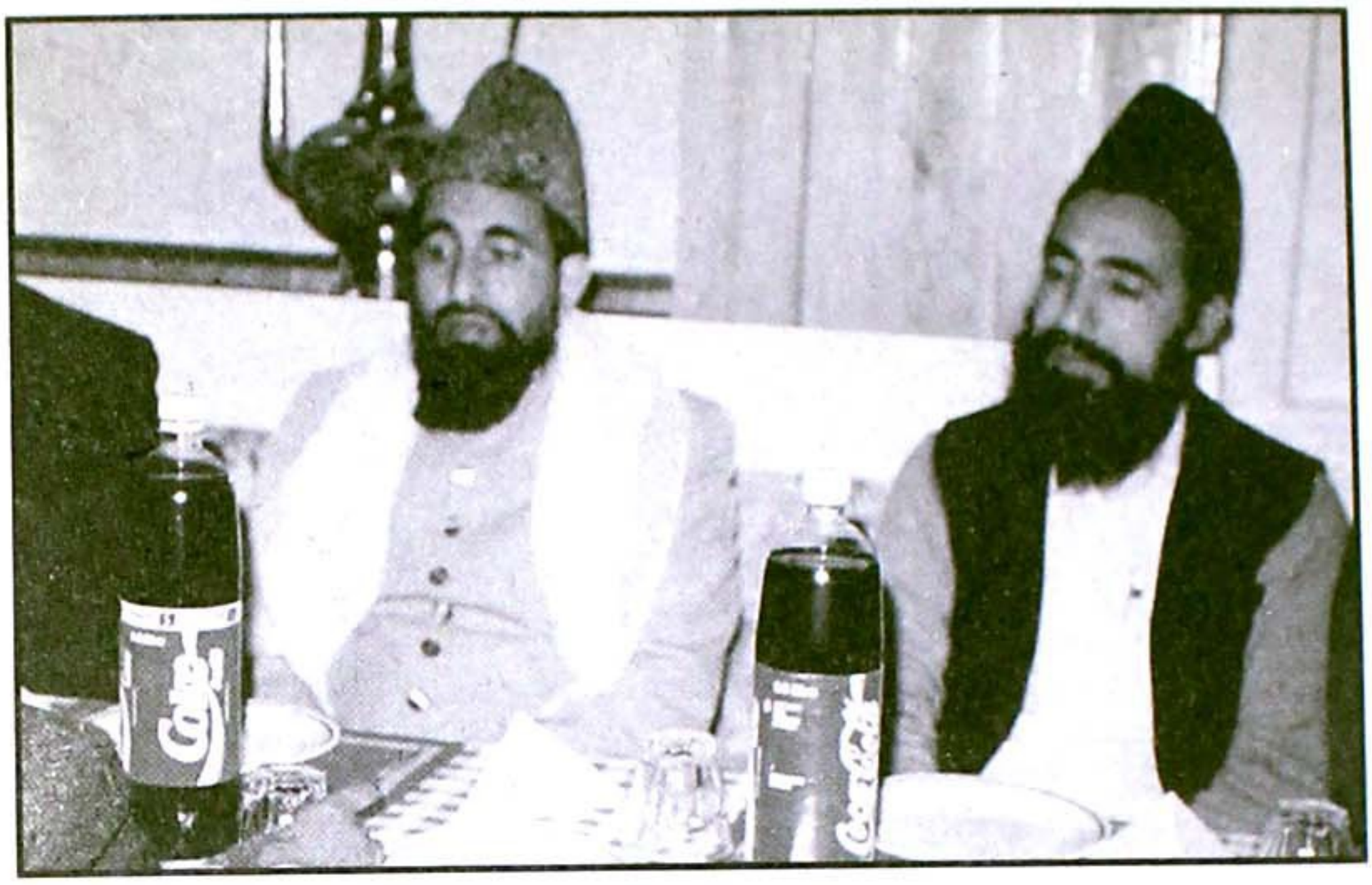

پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی اپنے ماموں الحاج مولانا لعل محمد صاحب بانیاں (سابق ممبر قانون سازا سمبلی آزاد کشمیر) کے ہمراہ بریڈفورڈ کی ایک استقبالیہ تقریب میں جو 1987ء میں بانیاں صاحب کے اعزاز میں منعقد ہوئی تھی

رمضان کے روزے کیسے رکھے گا تو اس کا جواب مودودی صاحب نے یہ دیا کہ یہ بات قابل غور ہے مگر استاذ صاحبؒ نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح ہم زمین پر ہیں اور چاند کے غروب و طلوع کے لحاظ سے ہم روزے رکھتے ہیں اسی طرح چاند سے یہ زمین بھی چاند نظر آتی ہے اور اسی طرح اس زمین کا بھی طلوع و غروب ہے - لہٰذا چاند پر رہنے والا زمین کے لحاظ سے روزے رکھے گا بہرکیف قبلہ استاذ المکرمؒ علم و فضل کا ایسا کوہ ہمالیہ تھے جس کا اعتراف اپنے پرائے سب کرتے ہیں - ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے سرے پر ایک مجدد بھیجتا ہے جو اس کے دین کو نیا کرتا ہے' اس حدیث کی رو سے ایک مجدد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پچھلی صدی کے آخر میں مشہور و معروف ہو تو حضرتؒ اپنی تحقیقی و عملی خدمات کے لحاظ سے چودھویں ہجری کے اخیر میں مشہور تھے مگر جس سال آپ کا وصال ہوا اس موقع پر آپ کی علمی اور تحقیقی عظیم خدمات کے لحاظ سے آپ کے مقابلہ کی اور کوئی شخصیت موجود نہیں تھی - آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں محقق علماء پیدا کر کے اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر ممکنہ فتنہ کے آگے بند باندھ دیا یا یہ کہ اس فتنہ کے خلاف پہلے ہی مضبوط انتظام فرما دیا - لہٰذا بلاشبہ حضرت استاذ العرب و العجمؒ پندرھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم ہیں -

علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی نے ادب عربی کی بیشتر کتب سلطان العلماء امام المدرسین حضرت علامہ سلطان احمد حاصلانوالہ گجرات سے پڑھیں اور دورہ حدیث پاکؐ کی تکمیل کا شرف غزالی زماں قطب الارشاد امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کی شاگردی میں

Marfat.com

جامعہ انوار العلوم ملتان سے حاصل کیا۔ مفتی صاحب نے بیعت کی سعادت بھی غزالی زماں کے دست حق پرست پر حاصل کی اور انہوں نے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے مفتی صاحب کو چاروں روحانی سلاسل میں بیعت فرما کر ان سلاسل اربعہ میں اجازت خلافت و بیعت بھی مرحمت فرمائی اور چاروں سلاسل عالیہ قادریہ ' نقشبندیہ ' چشتیہ ' سہروردیہ کا شجرہ مبارک علامہ سعیدی کو اپنے دست مبارک سے عنایت فرمایا اور اس پر اجازت خلافت بھی تحریر فرمائی جو کہ بہت بڑے اعزاز سے کم نہیں۔

اپنے استاذان کامل کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ سعیدی صاحب نے فرمایا کہ اکابرین امت نے مجھے خصوصی شفقتوں سے تعلیم دی اور میرے احساس ذمہ داری اور ذہانت کے باعث ان عظیم اساتذہ کی طرف سے مجھے ہمیشہ خصوصی توجہ اور داد ملی ' جیسا کے میں پہلے بیان کر چکا ہوں استاذ مکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی تو خصوصی طور پر شاگردوں سے فرماتے کہ سبق یاد کرنے میں سعید سے رہنمائی لیا کرو ' اسباق کی تعلیم کے دوران جب میں کوئی نکتہ آفرینی کرتا تو استاد مکرم مجھ پر بھرپور اعتماد کے باعث اس کی تائید فرمایا کرتے تھے ' اس طرح جب میں دورہ حدیث کیلئے غزالی زماں حضرت قبلہ کاظمی شاہؒ صاحب کے پاس ملتان گیا تو علامہ عطا محمد بندیالوی نے مجھے جو خط ان کے نام دیا تھا اس میں تحریر تھا کہ یہ بندہ کے ہونہار اذکیہ احباب میں سے ہے آپ اس پر شفقت فرمائیں ' علامہ صاحب نے فرمایا کہ دار العلوم بندیال شریف کے پرنسپل حضرت استاد العلماء علامہ محمد عبدالحق بندیالوی ' جو میرے استاد بھی ہیں ' میرے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے تھے۔ میں اسی ادارے میں زیر تعلیم تھا کہ 1980ء میں جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں آل پاکستان مدارس عربیہ کے طلباء کے مابین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ کی شخصیت پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے ' جن میں میں نے دار العلوم بندیال کی نمائندگی کی اور اول پوزیشن حاصل کی ' جس پر تمام استاذان مکرم نے خصوصی خوشی کا اظہار کیا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ استاذان مکرم کی توجہ کے باعث میں نے تکمیل علوم میں بھرپور محنت کی اور مطالعہ پر خصوصی توجہ دی ' مالی گنجائش اور ناشتہ کا انتظام ہونے کے باوجود میں اس وجہ سے ناشتہ نہیں کرتا تھا کہ وقت ضائع ہوگا ' میں رات گئے تک پڑھنے میں مصروف رہتا تھا ' دورہ حدیث کے دوران بھی علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمیؒ نے مجھ پر خصوصی توجہ دی ' وہ اکثر میرے بارے میں فرماتے تھے کہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی نے انہیں تمام علوم پڑھا دئے ہیں اور پھر اپنے ہاتھ بلند فرما کر حضرت قبلہ موصوف کیلئے دعا فرماتے ' ایک مرتبہ جب میں چھٹیاں گزار کر کشمیر سے واپس ملتان آیا تو حضرت کاظمی شاہ صاحبؒ نے فرمایا " آپ تشریف لائے آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا " حضور غزالی زماںؒ کے یہ الفاظ میرے لئے تحفہ عظیم ہیں ' وہ میرے بارے میں علماء کرام سے فرماتے تھے کہ یہ درس نظامی کا بڑا کامل مدرس ہے۔

علامہ مفتی سعید احمد صاحب سعیدی نے فرمایا کہ اسی طرح جب میں حضرت سلطان العلماء علامہ سلطان احمد صاحب کے پاس پہنچا تو وہ بہت مصروف تھے جس سے مجھے خدشہ ہوا کہ شاید میں ان سے مستفید نہ ہو سکوں لیکن انہوں نے مجھے بیک وقت تین کتابیں شروع کرادیں اور ایک موقع پر میری محنت

Marfat.com



مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے اجلاس کے موقع پر پیر ابوالفضل محمد سعید احمد صاحب سعیدی' علامہ محمد رمضان رضا صاحب' حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی اور حافظ عنایت علی صاحب

دیکھ کر فرمانے لگے کہ بندہ کو چاہئے کہ بادشاہ بننے کی کوشش کرے اگر بادشاہ نہ بن سکے تو وزیر ضرور بنے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ بہت بڑا عالم دین بننے کی کوشش کرنا چاہئے اور اگر بہت بڑا عالم نہ بن سکے تو کم از کم اس کے قریب درجہ کا عالم ضرور ہونا چاہئے۔ علامہ سعیدی صاحب بندیالوی نے فرمایا کہ میرے اساتذہ میں استاذ العلماء علامہ عبدالحق بندیالوی' شیخ الحدیث حضرت علامہ مشتاق احمد چشتی' شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی اور حضرت علامہ اللہ بخش آف واں بھچراں بھی شامل ہیں جن سے میں نے اکتساب فیض کیا۔نام کی نسبت سے تذکرہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرا خاندانی نام محمد سعید احمد یٰسین ہے اور ابوالفضل کی کنیت مجھے شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان حضرت علامہ مشتاق احمد چشتی نے عنایت فرمائی جبکہ سعیدی اور بندیالوی کی نسبت میں نے اپنے شیخ طریقت غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ اور مجدد اسلام حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کی وجہ سے رکھی ہے جن کی خصوصی شفقتوں اور محنتوں کے باعث میں آج اس مقام پر ہوں۔

پاکستان میں دینی خدمات کے حوالے سے تذکرہ کرتے ہوئے مفتی سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی نے فرمایا کہ بندیال شریف اور انوار العلوم ملتان سے تکمیل علوم کے بعد میں اور میرے خالہ زاد بھائی حضرت مولانا خادم حسین ایک مرتبہ اکٹھے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور گئے اور حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمیؒ سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو انہوں نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے' جب میں نے بندیال شریف کا نام لیا تو انہوں نے چند لمحات کے توقف کے بعد مجھے جامعہ نعیمیہ میں مدرس کی حیثیت سے کام کرنے کی پیشکش فرمائی جسے میں نے قبول کر لیا۔ وہاں مجھے صرف و نحو اور منطق پڑھانے کا اعزاز حاصل ہوا' میرے طریقہ تدریس سے حضرت مفتی محمد حسین صاحب نعیمیؒ بہت خوش ہوئے۔علامہ صاحب نے فرمایا کہ اسی اثناء میں میرے استاذ مکرم حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی جامعہ حامدیہ رضویہ کراچی میں شیخ الجامعہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بطور مدرس مجھے بھی

Marfat.com

وہاں بلا لیا' وہاں میں نے دو سال تک بڑی کتب مشکوۃ شریف' ہدایہ اور میبذی وغیرہ کی تعلیم دی اور دو سال تک وہاں بطور مدرس تدریسی خدمات انجام دیں' اسی عرصے میں مجھے جمعیت العلمائے جموں و کشمیر کراچی کا صدر بھی منتخب کر لیا گیا اور اس پلیٹ فارم سے میں نے کراچی اور سندھ کے مختلف شہروں میں مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کیلئے بھرپور طریقے سے کام کیا اور جامعہ کراچی اور آزاد کشمیر کے مختلف کالجوں میں بھی خصوصی خطبات دئے۔

مفتی سعیدی صاحب بندیالوی نے برطانیہ آمد کے حوالے سے فرمایا کہ میں 1985ء میں برطانیہ آیا متعدد شہروں میں تبلیغی اجتماعات میں حصہ لیا' میرا ارادہ تھا کہ میں کچھ دن قیام کے بعد عمرہ کرتے ہوئے پاکستان واپس چلا جاؤں گا لیکن بعض علماء و مشائخ اور عوام اہلسنت نے مجھے یہیں رکنے پر مجبور کر دیا اور میں نے دینی خدمات کا آغاز بریڈ فورڈ کی مرکزی جامع مسجد میں خطابت سے کیا اور درس نظامی کی تدریس بھی شروع کی اور ساڑھے تین سال کے عرصے میں' ہر روز بعد نماز ظہر درس قرآن دینے کا شرف حاصل ہوا۔

مفتی سعیدی صاحب بندیالوی نے اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ کی سطح پر ہم نے علمی اور تحقیقی کام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے' یہاں تعین رمضان اور عیدین کیلئے رویت ہلال کا مسئلہ بہت اہم ہے اور برطانیہ میں بعض مقامات پر علماء کرام کی خودمختاری بھی ایک بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے' اس لئے ایسے مقامات سے آبزرویٹری کے مطابق قبل از وقت تعین رمضان و عید کے اعلان کو جائز قرار دلوایا گیا جس کے رد میں سب سے پہلے میں نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا کہ رویت ہلال کیلئے صرف آبزرویٹری پر اعتماد ناجائز ہے اور آبزرویٹری کی معلومات کی بنیاد پر قبل از وقت عیدین و رمضان کا اعلان خلاف شرع ہے۔ میرے موقف کی بعض جید علماء نے حمایت کی اور ہمارے مد مقابل علماء نے بھی اسے سراہا کیونکہ ان کی اپنی گفتگو دلائل سے خالی تھی' رویت ہلال کے معاملے کا علمی جائزہ لیتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ رویت ہلال کے حوالے سے میرا موقف سامنے آنے کے بعد آبزرویٹری کے ضمن میں تین فارمولے معرض وجود میں آگئے۔ اولاً" ایک فارمولا نیو مون والا ہے' جس کے مطابق یہ ضروری نہیں کہ غروب آفتاب کے بعد چاند مطلع پر موجود ہو تو ظاہر ہے کہ پھر وہ کسی صورت دیکھا بھی نہیں جا سکے گا' ثانیاً" وجود قمر فارمولا جس کے مطابق غروب آفتاب کے بعد مطلع پر چاند موجود ہوتا ہے مگر وہ اس حد کو نہیں پہنچتا کہ وہ انسانی آنکھ سے نظر آئے حالانکہ نبی اکرمؐ سے آج تک یہی اصول مروج ہے کہ "چاند اس حد تک پہنچ جائے کہ انسانی آنکھ سے نظر آسکے" قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ہلال کا لفظ موجود ہے اور ہلال تب ہی ہوتا ہے جب انسانی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہو' کیونکہ ہلال کے معنی میں آواز بلند کرنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہلال کا اطلاق چاند کے اس مخصوص حصے پر ہو سکتا ہے جو انسانی آنکھ سے دیکھے جانے کے قابل ہو اور اگر دیکھے جانے کے قابل نہ ہو تو وہ ہلال نہیں کہلا سکتا' لہٰذا نیو مون' اور وجود قمر والے دونوں فارمولے غلط ثابت ہوئے ہیں۔ سوئم امکان رویت فارمولا اس کے مطابق یہ بات مانی جاتی ہے کہ چاند کا انسانی آنکھ سے دیکھا جانا ممکن ہو' یہ فارمولا بھی غلط ہے کیونکہ اس میں دیکھا

Marfat.com



جانا ایک امکان ہے جو یقینی نہیں ہے بہ نسبت اس کے جو عینی شاہد ہیں وہاں ان شاہدین کو یقین ہوتا ہے کہ یہ چاند ہے' اس طرح برطانیہ میں ہمیں اس ضمن میں سخت تشویش ہے اور آبزرویٹری کے غلط فارمولوں کو اپنا کر ملت میں انتشار پیدا کیا جا رہا ہے اور بیک وقت کئی کئی عیدیں کرائی جا رہی ہیں جو کہ افسوس ناک ہے' ہمارا اس ضمن میں موقف ہے کہ قریبی ملک مراکش کے بصری رویت کے نظام کی تقلید کی جائے اور عینی شاہدین کے طریقہ کار کو اختیار کیا جائے۔

Marfat.com

نے اپنی فتح پر متعدد شہروں میں شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر میلاد پاکؐ کے جلوسوں میں نقاب کے بغیر خواتین کی شمولیت کو میں نے ناجائز قرار دیا۔ میں عالمی اتحاد العلماء (ورلڈ مسلم سکالرز الائنس) کا بھی مرکزی صدر ہوں اور اس کے پلیٹ فارم سے ہم نے دین کی تبلیغ و ترویج کیلئے خاصا کام کیا ہے۔ اس وقت جو علماء میرے ساتھ رہے ان میں علامہ مفتی محمد شفیع الہاشمی اور علامہ محمد رمضان رضا قابل ذکر ہیں۔ اسی عالمی اتحاد العلماء کے پلیٹ فارم سے ہم نے گستاخ رسولؐ رشدی کے خلاف موثر آواز اٹھائی' بڑی بڑی کانفرنسیں کیں اور لندن میں مظاہرے کئے۔ اس کے بعد بعض وجوہ کی بناء پر ہم نے مرکزی سنی جماعت برطانیہ تشکیل دی۔ برطانیہ میں علماء اہلسنت کی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے حضرت علامہ سعیدی صاحب بندیالوی نے فرمایا کہ علماء اہلسنت اپنی اپنی جگہ انفرادی اور اجتماعی طور پر احسن طریقے سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور مساجد کی تعمیر اور دینی مدارس کا قیام علمائے اہلسنت کی کاوشوں کا نتیجہ ہے دینی تعلیم کے حوالے سے وہ بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں' مختلف دینی امور اور فروعی مسائل پر کانفرنسوں اور جلسوں کا انعقاد بھی علماء کرام کا ہی کارنامہ ہے جبکہ مسلمانوں کے لئے علیحدہ تعلیمی اداروں اور دیگر حقوق ملت کے تحفظ کیلئے جدوجہد بھی علماء کرام کی بدولت ہی ہے۔

حضرت علامہ مفتی پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ برطانیہ کے مسلمانوں میں دینی جذبہ روز بروز فروغ حاصل کر رہا ہے اور اگر دینی تعلیم کا نظام اسی موثر طریقے سے کام کرتا رہا تو یہاں مسلمان قوم کا مستقبل بہت شاندار ہوگا لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نسل نو کو اسلام کی جانب بھرپور طریقے سے راغب کرنے کیلئے ماہر اساتذہ کی اشد ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ والدین خود بھی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تاکہ نئی نسل ان کی رہنمائی میں اسلام کے راستے پر گامزن ہو کر گمراہی سے بچ سکے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت مساجد کو گروہی' لسانی و علاقائی سیاست اور برادری ازم کے جھگڑوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے' اس کے ساتھ ساتھ مساجد میں باعمل' تجربہ کار اور ایماندار لوگوں کو انتظامی کمیٹیوں میں سامنے لایا جائے جو علماء کرام اور آئمہ کرام کے حقوق کا بھی احسن طریقے سے تحفظ کر سکیں کیونکہ مساجد میں جھگڑوں اور فساد و انتشار کی اصل وجہ انتظامی کمیٹیوں میں نااہل اور ناتجربہ کار لوگ ہیں جن کے ذہنوں پر برادری ازم اور گروہی سیاست کا غلبہ ہے' ہمیں اس صورتحال کو تبدیل کرنا ہوگا تاکہ مساجد کا صحیح اور موثر کردار سامنے آسکے۔ مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ برطانیہ میں تبلیغ اسلام کا کام بہت خوبصورت انداز میں جاری ہے لیکن غیر مسلموں میں تبلیغ کے کام کو زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے' برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کو عملی شکل میں پہنچانے کیلئے روحانی پیشوا مشائخ عظام اور علماء کرام تندہی سے سرگرم عمل ہیں لیکن اس ضمن میں بھی مزید کاوشیں کرنے کی ضرورت ہے۔

Marfat.com



حضرت پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی کے مرید صوفی گلریز خان صاحب



پیر محمد سعید احمد صاحب سعیدی کے صاحبزادے پیرزادہ محمد مقدس یاسین

علماء اہلسنّت میں اختلافات کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہا کہ حقیقتاً علماء اہلسنّت میں اصول و فرع کے لحاظ سے کوئی اختلاف نہیں البتہ بعض تنظیمی معاملات میں اختلاف ضرور ہے اور اس کی وجہ بعض عناصر کا غیر جمہوری طرز عمل ہے اور بعض ایسے افراد بھی غیر تحقیقی مسائل کی وجہ سے اختلاف کی بناء رکھتے ہیں جن کی علماء اہلسنّت میں اپنی مذہبی حیثیت غیر واضح اور مبہم ہوتی ہے۔ اسلامی تہواروں اور عیدین منائے جانے کے حوالے سے ہونے والے اختلافات کا جائزہ لیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ عیدین اور تعین رمضان کے سلسلے میں جو اختلاف پیدا ہوتے ہیں وہ بعض لوگوں کے غیر تحقیقی اور من مانے فیصلوں کی وجہ سے ہوتے ہیں اور بعض عرب ممالک جہاں رویت ہلال کیلئے آبزرویٹری کا نظام ہے کی اندھی تقلید کرنے والوں کی وجہ سے برطانیہ کے مسلمانوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بات قطعاً" غلط ہے کہ برطانیہ میں قربانی نہیں ہو سکتی، قربانی کیلئے جہاں اطمینان ہو وہاں دی جائے کیونکہ جو غیر مسلم برطانیہ میں اسلام لائے ہیں ان کیلئے تو اسی ملک میں قربانی دینا زیادہ آسان ہو گا بہ نسبت کسی دوسرے ملک کے، اسی طرح میں نے ایک فتویٰ میں یہ بھی کہا ہے کہ حلال ذبیحہ کے حصول کے طریقہ کار کو یقینی بنایا جائے۔

استاذ العلماء مفتی محمد سعید صاحب بندیالوی نے فرمایا کہ اسلامی ممالک ایک مشترکہ ٹی وی چینل

Marfat.com

قائم کریں جس کی نشریات پوری دنیا میں دیکھی جا سکیں اس ٹی وی چینل کے ذریعہ ختم نبوتؐ کا بھرپور تحفظ کیا جا سکے کیونکہ مرزائی اپنے ٹی وی چینل کے حوالے سے جو غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں' امت مسلمہ کے حق میں اس کے غلط نتائج نکل سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مرکزی سنی جماعت کے پلیٹ فارم سے ہم نے مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کیلئے خاصا کام کیا ہے اور 27 اکتوبر کو پاکستان اور کشمیر کی طرح برطانیہ میں بھی کشمیریوں اور پاکستانیوں نے یوم سیاہ منایا اور دیگر تنظیموں کے عہدیداروں کے ہمراہ میں اور مولانا علامہ محمد رمضان رضا بھی برطانوی پارلیمنٹ میں گئے اور ارکان پارلیمنٹ کے سامنے اس مسئلے کی تازہ ترین صورتحال اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کی روئیداد بیان کی' جبکہ مسئلہ کشمیر کو میں نے یہاں کے پادریوں میں خصوصی طور پر روشناس کرایا ہے اور انہیں کہا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم اور کشمیریوں کے حق میں آواز بلند کریں۔ میں نے سوئیڈن میں بھی مسئلہ کشمیر کی خصوصی طور پر لابنگ کی ہے۔ برطانیہ اور سوئیڈن کے اہم سیاستدانوں سے جب بھی میں نے مسئلہ کشمیر پر بات کی تو انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم پر افسوس کرنے کے ساتھ ساتھ خود مختار کشمیر کی حمایت کی' جس سے یہ نتیجہ با آسانی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مغربی ممالک مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے جب بھی سنجیدہ ہوئے تو وہ خود مختار کشمیر کی حمایت کریں گے کیونکہ کشمیر کے الحاق پاکستان کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے میرے ذاتی خیال میں کشمیر جہاد کے ذریعے آزاد ہو گا' اہل کشمیر صرف اور صرف پاکستان سے الحاق کیلئے جنگ آزادی لڑ رہے ہیں اس لئے پاکستان جتنا مستحکم ہو گا کشمیری عوام کو اتنا ہی زیادہ فائدہ ہو گا۔

گفتگو کے آخر میں شیخ الحدیث حضرت محمد سعید احمد سعیدی صاحب بندیالوی نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں بیعت کرنے کا سلسلہ 1989ء میں شروع کیا۔ میرے مریدوں میں سے حاجی صوفی گلزار احمد' صوفی مجید فاروق اور صوفی گلریز خان ذوق علم کے ساتھ مسلک اہلسنت کا درد رکھتے ہیں۔ میں اپنے ان مریدوں اور دیگر تمام مریدوں سمیت سب اہل سنت کے لئے ہمیشہ دعا گو رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنی اور اپنے حبیب نبی کریمؐ کی محبت و اطاعت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

Marfat.com

الحاج علامہ حکیم پیر محمد عبدالخالق مجددی



استادالعلماء ' مفکر اہلسنّت 'مجاہد اسلام ' عالم باکمال 'زبدۃ الحکماء علامہ حکیم پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی کا نام علمائے اہلسنّت پاکستان ' آزاد کشمیر اور یورپ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کی زندگی دین اور مسلک کے فروغ کیلئے وقف ہے ' آپ برطانیہ میں پیر صاحب موہڑہ شریف حضرت پیر ہارون الرشید کے خلیفہ مجاز اور برطانیہ میں ان کے عقیدت مندوں کے قائم کردہ روحانی مراکز کے منتظم اعلیٰ ہیں ' آپ ایلنگ مسلم ویلفئر ایسوسی ایشن مسجد (لندن) میں تدریسی اور تبلیغی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی حالات اور تعلیم

الحاج علامہ پیر عبدالخالق صاحب مجددی 1941ء میں مظفر آباد آزاد کشمیر کے قصبہ کوہالہ کے نواحی

Marfat.com

گاؤں "بیوں" میں پیدا ہوئے' آپ کے والد مکرم مولانا صوفی عمردین' حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ کے خلیفہ مجاز تھے ۔ علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے ابتدائی دینی علوم اپنے والد مکرم' برادر بزرگ مولانا سید غلام اور مفتی یوسف دین سے حاصل کئے جس کے بعد آپ نے حویلیاں ایبٹ آباد میں مولانا قاضی عبدالواحد سے علوم صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی' پھر آپ بھوئی گاڑ ضلع راولپنڈی (یہ قصبہ ٹیکسلا کے نواح میں ہے اور پہلے ضلع اٹک جو کیمبل پور کہلاتا تھا' میں شامل تھا) آئے اور مولانا محب النبی صاحب اور ان کے برادر محترم مولانا فرید الدین صاحب سے علم حاصل کیا' حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ آف گولڑہ شریف نے بھی بھوئی گاڑ سے اکتساب فیض کیا تھا' مولانا محب النبی صاحب دارالعلوم گولڑہ شریف میں شیخ الحدیث کے فرائض بھی انجام دیتے رہے' ان کا شمار جید مدرسین اہلسنت میں ہوتا تھا جبکہ مولانا فرید الدین صاحب کے صاحبزادے مولانا حسن الدین ہاشمی صاحب ان دنوں لاس اینجلس امریکہ میں ایک اسلامک سینٹر کے مہتمم و منتظم ہیں' بھوئی گاڑ سے علامہ عبدالخالق صاحب مجددی لاہور آئے اور اہلسنت کی مشہور درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف دہلی دروازہ میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمدؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا' آپ چار سال تک وہاں تعلیم حاصل کرتے رہے اور دورہ حدیث میں اول پوزیشن حاصل کی ۔ 1961ء میں سند فراغت ملنے کے بعد آپ نے اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا کورس پاس کیا اور پاکستان کے سب سے مستند طبیہ کالج' انجمن حمایت الاسلام کالج لاہور میں داخلہ لے لیا' چار سال بعد حکیم حاذق اور زبدۃ الحکماء کی ڈگری حاصل کی' پاکستان میں اب اس کو ایم بی بی ایس کے مساوی درجہ جاتا ہے۔

بیعت

الحاج علامہ عبدالخالق صاحب مجددی سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں اور آپ کو ولی کامل پیر طریقت اعلیٰ حضرت الحاج خواجہ پیر نظیر احمدؒ صاحب موہڑہ شریف کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہوا اور ان کے صاحبزادے اور جانشین حضرت پیر ہارون الرشید صاحب سجادہ نشین موہڑہ شریف نے آپ کو خلافت عطا فرمائی اور روحانی تربیت بھی کی۔

اس حوالے سے علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ غوث المعظم رہبر اعظم سلسلہ نسبت رسول اعلیٰ حضرت سرکار موہڑوی الحاج خواجہ پیر نظیر احمد قدس سرہ کا وصال 22 جولائی 1960ء مطابق 27 محروم الحرام 1380ء کو ہوا ۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے نور نظر غوث زمان قطب اعلیٰ حضرت الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب مدظلہ العالی مسند آرا ہوئے۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ غوث المعظم سرکار موہڑویؒ نے مجھے سلسلہ میں داخل فرمایا تھا آپ کے پردہ فرمانے پر آپ مجھے دوبارہ سلسلہ میں داخل فرمائیں ۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرکار موہڑوی کی بیعت اور فیضان جاری ہے لہٰذا تجدید بیعت کی ضرورت نہیں ۔ چنانچہ سرکاری موہڑویؒ نے جن تین وظائف کی مجھے ایک سو بار پڑھنے کی اجازت فرمائی

Marfat.com



الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بریڈفورڈ میں سالانہ عرس کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں۔ بائیں جانب امیر الخلفاء علامہ عبدالخالق صاحب مجددی ہیں جو تمام پروگراموں کی نظامت فرماتے ہیں

تھی' میرے عرض کرنے کے بغیر حضور پیر صاحب نے اپنی بصیرت نوری اور کرامت سے معلوم کر کے انہی تین وظائف کا چلہ عطا فرمایا- گویا جہاں سے سبق چھوڑا تھا اسی جگہ سے آگے طریقت کا سبق شروع کرا دیا گیا-اس سے بڑی کرامت کیا ہو سکتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور نے فلاں اسم آپ کو اتنی مرتبہ بتایا تھا اب اس کا چلہ اتنے ہزار بار پڑھنا ہے' چنانچہ ارشاد پر عمل کیا گیا- چلہ کے درمیان میں نے خواب میں دیکھا کہ دربار عالیہ موہڑہ شریف میں دربار پر انوار پر میری حاضری ہوئی اور دربار شریف کے ایک کونے میں میز پر بہت خوبصورت کتابیں رکھی ہیں اور ہر کتاب پر لکھا ہے "مقامات غوث زماں پیر ہارون الرشید" - یہ عبارت نائیٹل پر سنہری حروف سے چمک رہی تھی میں انتہائی جذباتی انداز میں زیارت کرتے ہوئے جاگ گیا -دوسرے چلہ میں یہ خواب دیکھا کہ کئی منزلہ بلند عمارت ہے' اس کی آخری اوپر والی منزل پر غوث زماں اعلیٰ حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب جلوہ افروز ہیں اور میں نیچے فرش زمین پر ہوں- حضور پیر صاحب نے اوپر سے' تقریباً" دسویں منزل سے مجھے پکارا اور فرمایا کہ کلمہ شریف کا ورد کرو' اوپر آ جاؤ گے- میں نے بلند آواز سے ورد شروع کیا اور پرواز کرتا ہوا آپ کے قدموں میں پہنچ گیا- آپ نے فرمایا کہ جس کو بھی آسمان پر پرواز کی منزل ملی وہ کلمہ شریف کی برکت سے ملی- پھر میں جگ گیا- ان دو خوابوں کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے پیر صاحب نے متعلقین کی روحانی تربیت کس انداز سے فرمائی اور فرما رہے ہیں- آپ نے 1983ء مطابق 1403ھ میں حج کے بعد منیٰ کے میدان میں مجھے مقدس ٹوپی عطا فرمائے اور اس کے بعد بھی متعدد تبرکات عطا فرمائے جو انشاء اللہ میری نجات کا ذریعہ بنیں گے-

Marfat.com

پاکستان میں دینی تحریکی خدمات

دینی علوم کی تکمیل کے بعد علامہ عبدالخالق صاحب مجددی پنجاب کے مشہور انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے دفتر میں واقع مسجد کے خطیب رہے ' اس کے بعد موچی دروازہ لاہور میں محکمہ اوقاف کی ایک مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے پھر شکر گڑھ سیالکوٹ چلے آئے اور وہاں مرکزی جامع مسجد مدینہ کے خطیب رہے ' اس دوران آپ نے شکر گڑھ میں جامعہ اسلامیہ مد۔نتہ العلوم کے نام سے ایک دینی درسگاہ اور اپنا مطب بھی قائم کیا ' آپ 1971ء تک وہاں رہے ' بعد ازاں آ اسلام آباد آگئے ۔ 1972ء میں محکمہ اوقاف کی جانب سے علماء کرام کی تقرریوں کے ضمن میں لئے گئے امتحان میں اول آئے اور 1972ء سے 1981ء تک جامع مسجد النور ' جی سیون ون اسلام آباد کے خطیب رہے ' اس دوران وہاں آپ نے دارالعلوم جامعہ اسلامیہ نظیریہ قائم کیا ' جو اب بھی کام کر رہا ہے اور طلبہ وہاں سے دینی علوم حاصل کر رہے ہیں ۔ آپ کے داماد علامہ مولانا محمد اسحاق نظیری صاحب اب اس کے ناظم اعلیٰ ہیں ' قیام اسلام آباد کے دوران علامہ صاحب نے اتحاد بین المسلمین کیلئے مئوثر کاوشیں کیں اور مختلف مکاتب فکر کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا شمار جمعیت العلمائے جموں و کشمیر کے بانیوں میں ہوتا ہے جو آپ کے قیام لاہور کے دوران 1965ء کی جنگ کے بعد کشمیری علماء کی نمائندہ تنظیم کے طور پر قائم کی گئی تھی۔ خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخشؒ مولانا محمد سعید مجددی صاحب جو 1986ء میں انتقال فرما گئے ' اس تنظیم کے پہلے صدر اور علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نائب صدر منتخب ہوئے تھے ' ان کے علاوہ ڈائریکٹر محکمہ امور د۔نیہ مظفر آباد حکومت آزاد کشمیر ' مولانا محمد اسحٰق نظیری صاحب منتظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ نظیریہ اسلام آباد ' مولانا عبدالحق اشرفی صاحب دھیر کوٹ اور مولانا سید غلام یٰسین صاحب اس جماعت کے بانیوں میں سے ہیں ' اس تنظیم کے قیام کے بعد ایک کشمیر لائبریری قائم کی گئی اور کشمیری علماء کو سرکاری طور پر عسکری تربیت دی گئی ' پیر عتیق الرحمٰن صاحب فیض پوری ان دنوں اس جماعت کے قائد ہیں۔

تحریک ختم نبوت میں کردار

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ عبدالخاق صاحب مجددی نے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت مئی 1974ء میں شروع ہوئی۔ اس کا آغاز ربوہ ریلوے سٹیشن پر قادیانیوں کی طرف سے مسلم طلبہ پر حملہ اور انہیں زخمی کرنے سے ہوا ' پھر یہ تحریک شعلہ جوالہ بن کر پورے ملک میں پھیل گئی۔ اس سلسلے میں ایک مجلس عمل تشکیل دی گئی جس کے صدر کراچی کے مولانا یوسف بنوری۔ (دیوبندی مکتبہ کی طرف سے) اور سکریٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی (بریلوی اہل سنت کی طرف سے) مقرر کئے گئے ۔ مجلس عمل کی تجویز پر اہل تشیع اہل سنت اور اہل حدیث نے متفقہ تحریک چلائی اور ایک نکاتی ایجنڈا حکومت کے سامنے

Marfat.com



علامہ پیر عبدالخالق صاحب مجددی ایلنگ مسجد میں نماز عید الفطر کے بعد دعا فرما رہے ہیں

پیش کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پاکستان کے آئین میں انہیں مسیحیوں' یہودیوں' ہندوؤں اور سکھوں کی طرح اقلیت کے خانہ میں درج کیا جائے - میں اس وقت جامع مسجد النور' جی سیون ون اسلام آباد کا خطیب اور جامعہ اسلامیہ نظریہ کا صدر تھا- چنانچہ میں نے مثبت طور پر جمعہ کے خطبات میں قادیانیوں کی سیہ کاریوں کا پردہ چاک کیا- 6 جون 1974ء کو مجھے گرفتار کیا گیا اور پھر 11 جون 1974ء کو چھوڑ دیا گیا - دوبارہ 6 جولائی 1974ء کو گرفتار کیا اور 11 اگست 1974ء کو رہائی ہوئی - اس مرتبہ میری گرفتاری کے لئے ڈی ایس پی اسلام آباد دس پولیس والے اور دو گاڑیاں لیکر آئے اور کہا کہ آپ کو شاید زیادہ دن حکومت کا مہمان رہنا پڑے اس لئے ضروری "سامان ساتھ لے لیں - رات تقریباً" بارہ بجے مجھے جامع مسجد النور کے قریب کوارٹر سے گرفتار کیا گیا - میں نے قرآن شریف' تسبح' مثنوی مولانا روم' تین جوڑے کپڑے اور کچھ ضروری سامان ساتھ رکھ لیا - ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت پہلے ہمیں تقریباً" 35 دن تک راولپنڈی جیل میں رکھا گیا' ہمارے ساتھیوں میں مولانا بشیر احمد چشتی (پنڈی گھیپ)' مولانا عبداللہ (خطیب الال مسجد' اسلام آباد) اور اسلام آباد' راولپنڈی اور ٹیکسلا کے 22 مشہور علماء تھے -

علامہ مجددی صاحب نے مزید فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور مرشد کامل کی دعا کا اثر تھا کہ راولپنڈی جیل کے سپرنٹنڈنٹ حافظ محمد قاسم صاحب نے میرے ساتھ عزت اور احترام کا خصوصی برتاؤ کیا اس کی بظاہر وجہ یہ تھی کہ کسی ساتھی کے بتانے پر حافظ صاحب نے مجھے نبض دکھائی اور میں نے دوا اپنے پاس سے پیش کردی لیکن حقیقی وجہ فضل الٰہی اور مرشد کامل کی توجہ تھی چنانچہ مجھے فرسٹ کلاس کا کمرہ اور سہولتیں دی گئیں' میرے لئے خاص طور پر تین مشقتی اور خصوصی سیاسی اور معزز قیدیوں کا راشن مقرر کیا گیا - جو کمرہ میں مجھے دیا گیا' غالباً" 1956ء میں مشہور کشمیری راہنما سردار عبدالقیوم خان بھی اسی کمر

Marfat.com

میں نظر بند رہ چکے تھے - ان سہولتوں کی وجہ سے نماز باجماعت ' اوراد و ظائف ' مطالعہ اور تلاوت کلام پاک کا سلسلہ پر سکون طور پر جاری ہو گیا - علامہ صاحب نے فرمایا ' مجھے یاد پڑتا ہے کہ جیل کا ایک قاتل قیدی نمبردار بھی میرا دوست بن گیا تھا - میں نے اس سے کہا دوست اب توبہ کرلو کہ جیل سے نکلنے کے بعد کوئی حرکت نہیں کرو گے - اس نے جواب دیا ' استاد آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں - میں نے 25 قتل کئے ' عمر جیل میں کٹ گئی ہے ' اب صرف باہر نکل کر فلاں ------ کو موت کا مزہ چکھانا ہے اس کے بعد بس توبہ (جیل کا نمبردار اس کو کہتے ہیں جو پرانا قیدی ہو اور اسے سرخ ٹوپی مل جائے - ہمارا یہ دوست سندھی تھا اور ہمیں کبھی کبھی شعر بھی سناتا تھا ' مثلاً "

جیل وچ ملدیاں کچیاں نی روٹیاں
پیر جمعرات نوں سنڈھے دیاں بوٹیاں
صبح کچے چھولے باراں بجے دال
جیہڑا جیل وچہ جاندا اہدا ہوندا برا حال

علامہ مجددی صاحب نے جیل کے واقعات کے بارے میں مزید فرمایا کہ 11 جولائی 1974ء کے بعد جیل میں الحمدللہ ہمیں تبلیغی کام کا بھی موقعہ ملا - سیدنا یوسف نے جیل بھی کاٹی اور تبلیغ بھی فرمائی - سیدنا نے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے جیل بھی کاٹی اور جیل میں تبلیغ بھی فرمائی - سیدنا امام ابو حنیفہؒ نے جیل بھی کاٹی اور جیل میں تبلیغ بھی فرمائی - الحمدللہ مجھے مالک نے ان مقدس ہستیوں کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی - حفاظ محمد قاسم صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل نے مختلف علماء کو وارڈ تقسیم کردئے کہ نماز ظہر کے بعد مختلف وارڈز میں لیکچر دئے جائیں - مجھے جس وارڈ میں بھیجا گیا وہاں میں تقریباً" چار سو قیدیوں کو لیکچر دیتا تھا - چونکہ اکثر قیدیوں کو میرے متعلق یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مجددی صاحب دربار عالیہ موہڑہ شریف کے خلیفہ ہیں اس لئے لیکچر کے بعد مختلف قیدی مجھ سے ملکر اپنی اپنی پریشانیوں کی داستان سناتے چنانچہ دعا اور تعویذات کا سلسلہ شروع ہو گیا - بعض قیدی بڑے معزز لوگ تھے مثلاً" ایک صاحب انگلینڈ سے بڑی قیمتی گاڑی لیکر آئے ' کسٹم ڈیوٹی کے معاملہ میں ان کی گاڑی پشاور میں ضبط ہو گئی اور وہ جیل پہنچ گئے - ان کو وظیفہ اور تعویذ دیا الحمدللہ ہماری موجودگی میں ہی ان کو اپنی رہائی اور گاڑی کی آزادی کا پروانہ مل گیا - انہوں نے بعد میں ملاقات کر کے شکریہ ادا کیا - اسی طرح کے کئی واقعات ہوئے اللہ تعالیٰ نے سرکار موہڑوی کے وسیلہ سے لوگوں کی مشکلیں حل کیں -

علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے جس کمرہ میں فرسٹ کلاس سہولتیں دے کر رکھا گیا تھا سا کے برابر والے کمرے میں کرنل محمد غوث قید تھے - وہ ان چند افسروں میں سے ایک تھے جن کے خلاف اٹک کیس چلا تھا - اس کیس میں پاکستان کے چند اعلیٰ افسروں کے خلاف یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ان لوگوں نے ربوہ والوں کے خلاف کوئی سازش کی ہے - اتفاق سے کرنل محمد غوث بھی سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک تھے اور خوش

Marfat.com

قسمتی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے' اس لئے وہ ہر روز بعد نماز عصر ختم خواجگان پڑھتے تھے - میری ملاقات کے بعد ان کی فرمائش پر میں نے ختم خواجگان اور اوراد نظریہ شریف دونوں کے پڑھانے کی ڈیوٹی سنبھال لی اور تقریباً" ایک ماہ یہ سلسلہ جاری رہا اس میں فرسٹ کلاس کے دیگر معزز قیدی اور چند علماء بھی شریک ہوتے اور روحانی کیف و سرور حاصل کرتے - الحمدللہ کہ اوراد پاک کی برکت سے کرنل صاحب کی 14 سالہ قید تین ماہ میں تبدیل ہو گئی اور وہ بھی ہمارے ساتھ رہا ہو گئے -

علامہ صاحب نے فرمایا کہ جیل میں چونکہ راولپنڈی کے مشہور عالم مولانا غلام اللہ خان صاحب اور ان کے رفقاء بھی تھے لہٰذا مسائل کے بارے میں نوک جھونک بھی لگی رہتی تھی - ایک دن مولانا غلام اللہ خان صاحب کے پاس ایک اہل تشیع کرنل قیدی نے متعہ کے متعلق چند سوال لکھ کر بھیجے - خان صاحب نے اپنے ایک شاگرد کو میرے پاس بھیجا جنہوں نے مجھ سے گفتگو کی - خان صاحب کا موقف یہ تھا کہ متعہ اسلام میں کبھی جائز نہیں ہوا - میں نے مسلم شریف کے حوالہ سے گزارش کی کہ متعہ ابتدا" اسلام میں جائز تھا' خیبر کی جنگ کے موقعہ پر ممنوع قرار پایا لیکن پھر کسی جنگی ضرورت کے لئے جائز ہوا' آخر حجتہ الوداع کے موقعہ پر ہمیشہ کے لئے نکاح متعہ کو ممنوع قرار دیا گیا' چنانچہ میری دلیل کو سب نے تسلیم کیا اور اسی کے مطابق تحریر کی صورت میں کرنل صاحب کو جواب دیا گیا - راولپنڈی جیل میں ہمارے علماء نے یہ شگوفہ چھوڑ دیا کہ جیل میں چونکہ اذن عام عالم نہیں لہٰذا یہاں جمعہ نہیں ہوتا' حالانکہ راولپنڈی جیل میں سالہا سال سے ایک ہزار قیدی جمعہ پڑھتے تھے' بڑے بڑے اچھے قیدی قراء تلاوت کرتے تھے' بڑے اچھے نعت خوان قیدی جمعہ کے دن نعت رسولؐ سے دلوں میں عشق و سوز پیدا کرتے تھے -

جمعہ کے بعد صلوٰۃ و سلام کھڑے ہو کر پڑھا جاتا تھا - جب مجھ سے سپرنٹنڈنٹ جیل نے سوال کیا کہ تو میں نے کہا کہ چونکہ میں حنفی ہوں لہٰذا میں احناف کے ان بزرگوں کے قول پر فتویٰ دیتا ہوں کہ جن کے نزدیک دیہات میں اور جیل میں بھی جمعہ جائز ہے - میں نے حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری کا فتویٰ پیش کیا' یہ وہ ہستی تھے جو علامہ شبلی نعمانی کے استاد تھے' اور یہ بھی عرض کیا علماء دیوبند اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے نزدیک بھی جہاں پہلے سے جمعہ جاری ہو' منع نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ اگرچہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بعض شرائط مفقود ہیں لیکن ائمہ ثلاثہ اور صاحبین خصوصاً" امام ابو یوسفؒ کے نزدیک شرائط موجود ہیں - چنانچہ میرے اس مکالمہ پر علماء خاموش ہو گئے - ایک جمعہ سنی عالم اور ایک جمعہ دیوبندی عالم پڑھاتا تھا - اہل سنت میں مولانا بشیر احمد چشتی (پنڈی گھیپ) اور میں' ہم دو تھے - اہل حدیث کے ایک عالم تھے اور دیوبندی حضرات پندرہ تھے - لیکن اہل سنت کو اپنی باری پر ہر دوسرا جمعہ پڑھانا ہوتا تھا - الحمدللہ یہ مسئلہ بھی خوش اسلوبی سے طے ہوا -

علامہ صاحب نے ایک اور واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن جیل میں کھانے کے موقعہ مولانا غلام خان صاحب کی پارٹی کے ایک مولوی صاحب نے مجھ پر بطور طنزیہ فقرہ چست کیا کہ آپ خود کو مجددی لکھتے ہیں' حضرت مجدد الف ثانی قابل احترام ہیں لیکن انہوں نے ایک بہت بڑی سنت رفع سبابہ کے

Marfat.com

خلاف لکھا ہے (رفع سبابہ نماز کے دوران التحیات میں شہادت کی انگلی اٹھانے کو کہتے ہیں) میں نے گزارش کی کہ آپ بتائیں کہ مجددی صاحب نے کس مکتوب میں اور کون سی جلد میں یہ لکھا ہے۔ ان کو مکتوب کا نمبر اور جلد یاد نہیں تھی' انہوں نے صرف شہرت کی بنا پر بات کر دی تھی۔ میں نے گزارش کی کہ مکتوبات کی پہلی جلد میں 313 مکتوبات ہیں اور یہ مکتوب نمبر 312 ہے اور اس میں مجدد صاحب نے رفع سبابہ کے سنت موکدہ نہ ہونے پر 12 دلائل دئے ہیں آپ ان میں سے ایک بھی توڑ دیں تو میں آپ کا قائل ہو جاؤں گا۔ مثلاً" مجدد الف ثانیؒ نے ایک مشہور دلیل یہ دی ہے کہ جس طرح رفع یدین کی حدیث میں اضطراب ہے اور اضطراب کی وجہ سے احناف صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے ہیں' باقی نماز میں نہیں' اس طرح رفع سبابہ کی احادیث میں اضطراب ہے جبکہ نماز کی بنیاد سکون پر ہے۔ اگر رفع یدین اضطراب کی وجہ سے سنت موکدہ نہیں رہا تو رفع سبابہ بھی سنت موکدہ نہیں رہا میری اس بات پر سب علماء خاموش ہو گئے۔

علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے مزید فرمایا کہ جب راولپنڈی جیل میں ہمیں 35 روز گزر گئے تو دوستوں نے کہا کہ گرمی بہت ہے' مچھ بھی ہیں۔ اگست کا مہینہ تھا' ہم نے سوچا کہ کیا کیا جائے کہ رہائی ملے۔ میں نے مولانا روم کی مثوی کی ساتویں جلد سے فائل نکالی جس میں یہ تھا کہ خدا تعالیٰ جس طرح گہنگار کو دیر سے پکڑتا ہے مگر سختی کے ساتھ پکڑتا ہے' اسی طرح اس کی مہربانی بھی دیر سے ہوتی ہے مگر خوشی کا پیغام لیکر آتی ہے۔ گھبراؤ مت' ہر مصیبت کے بعد دو آسانیاں ملتی ہیں۔ اس فال سے میں نے یہ اخذ کیا کہ نہ صرف ہماری رہائی قریب ہے بلکہ مرزائیوں کو کافر قرار دے دیا جائے گا اور ہمیں دوہری خوش نصیب ہو گی۔ چنانچہ اس فال کے دوسرے روز ہمارے ایک ساتھی مولوی صاحب کی غلطی کی وجہ سے ہمیں جہلم منتقل کیا گیا وہاں جیل کے اندر والے چند گھنٹے ساری عمر یاد رہیں گے' پھر ہمیں اسی شب فیصل آباد سنٹرل جیل بھیج دیا گیا فیصل آباد جیل میں مجھے سخت بخار ہو گیا اور بخار کی شدت سے میں بے ہوش ہو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت غوث زماں الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ موہڑہ شریف تشریف لائے اور فرماتے ہیں' میں نے تمہارے لئے شربت نیلوفر اور روح افزا بھیجا ہے' اٹھ کر پیو' آج ہی رہائی ہو جائے گی۔ تھوڑی دیر بعد قاری محمد شریف صاحب نے مجھے جگایا اور کہا کہ کوئی آدمی باہر سے ہمارے لئے شربت نیلوفر اور روح افزا دے گیا ہے' اٹھو اور پیو۔ میں نے اٹھ کر شربت پیا اور اسی وقت بخار ختم ہو گیا۔ میاں محمد صاحب نے سچ فرمایا ہے

مرد ملے تاں دردنہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل لوک محمد بخشا لعل بنان پتھردا
قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
ولی نوں رب قدرت بخشی لکھے سیکھ مٹادے

Marfat.com



استاد العلماء علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی علامہ محمد فرید صاحب ہارونی ' علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی
اوران کے صاحبزادے محمد زاہد عزیز کے ساتھ

علامہ عبدالخالق مجددی صاحب نے جیل سے رہائی کے حوالے سے فرمایا کہ فیصل آباد جیل میں اکثر احباب بیمار ہو گئے - مولانا عبداللہ (جو کہ لال مسجد کے قریب کچھ سال قبل قتل ہو چکے ہیں) نے مجھ سے کہا کہ مجددی صاحب آپ کے پاس ہزار دانہ والی تسبیح ہے ' آپ کو میں وظیفہ بتاتا ہوں ' آپ اس پر پڑھائیں اور سب مل کر دعا کریں - میں نے کہا کہ جس ہستی نے تسبع رکھنے کی اجازت دی ہے ' وظیفہ بھی انہوں نے ہی مجھے بتایا ہے - لہٰذا آپ سب کو میرے ساتھ وہی وظیفہ پڑھنا ہو گیا جو میرے مرشد نے مجھے بتایا ہے ' چنانچہ سب نے مل کر ایک خاص اسم الٰہی سوا لاکھ دفعہ مکمل کر کے رات بارہ بجے میری دعا کے ساتھ امی کہی - اسی وقت باہر سے قاصد آیا کہ سب علماء کی رہائی کا آرڈر آگیا ہے - اس طرح یہ چلہ پایہ تکمیل کو پہنچا اور 17 اگست 1974ء کو رہا ہو کر ہم لوگ اسلام آباد واپس پہنچ گئے - 7 ستمبر 1974ء کو تاریخ اسلام میں اور خصوصاً" تاریخ پاکستان میں یہ عظیم واقعہ رونما ہوا کہ بھٹو حکومت نے سو سالہ قادیانی فتنہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا - میرے خیال میں ذوالفقار علی بھٹو کی نجات کے لئے جس طرح شورش کاشمیری نے لکھا تھا ' ان کا یہی ایک عمل یقیناً" ذریعہ نجات بنے گا انشاء اللہ ' اور ہمیں بھی مالک کے حضور امید ہے کہ وہ اپنے حبیب کے طفیل اپنے کرم سے نوازے گا - ذوالفقار علی بھٹو کے اس فیصلہ سے دنیا کے 70 ممالک میں قادیانی مشن بند ہو گئے اور نبی رحمت خاتم الانبیاءؐ کا ختم نبوت کا تاج اور تخت ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زنی!
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

Marfat.com

برطانیہ آمد اور خدمات

علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی نے برطانیہ آمد کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں ہمارے پیر طریقت حضرت ہارون الرشید صاحب جو علوم دینی و دنیاوی و روحانی کے ماہر ہیں 'کے خاصے مریدین ہیں جن کا اصرار تھا کہ پیر صاحب برطانیہ کا دورہ فرمائیں اور انہیں فیضیاب فرمائیں 'حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ پہلے ہمارے خلیفہ علامہ عبدالخالق مجددی جائیں گے اس کے بعد میں دورہ کروں گا' چنانچہ ان کے حکم پر ہی میں 13 ستمبر 1981ء کو پاکستان سے برطانیہ پہنچا۔ ابتدا میں ہنسلو میں خطابت کے فرائض انجام دئے اور وہاں پانچ سال تک دینی حوالے سے خدمات سرانجام دیں 'اس عرصے میں ایلنگ سے کچھ حضرات قرآن مجید اور دینی علوم کی تعلیم کیلئے میرے پاس آئے 'جن میں حاجی محمد عمران رشیدی صاحب بھی شامل تھے 'ان ہی کے اصرار پر میں یہاں ایلنگ آگیا' حاجی محمد عمران رشیدی صاحب میرے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ اس مسجد کے (جس کا انتظام و انصرام ایلنگ مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن چلاتی ہے) ٹرسٹی بھی ہیں اور اس وقت اسلام کے بہترین مبلغ ہیں 'مسجد کی بالائی منزل ان کے حوالے ہے جہاں وہ تبلیغی کام کرتے ہیں۔ اس مسجد میں اسلام سے متعلق لیکچر دینا اور تبلیغ کرنا میری ذمہ داری ہے 'میرے داماد مولانا محمد فرید ہارونی صاحب جو بارہ سال قبل برطانیہ آئے تھے اور جنہوں نے ایلنگ مسلم کالج سے ایم اے کیا ہے 'گزشتہ کئی سال سے اس مسجد کے خطیب ہیں ' وہ بہترین مبلغ ہیں اور انگریزی میں خطبہ دیتے ہیں ' اسی طرح میرے ایک دوسرے شاگرد مولانا شاہد عزیز صاحب بھی جو میڈن ہیڈ اسلامک سینٹر کے چودہ سال تک خطیب رہنے والے علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب کے فرزند ہیں 'ایک بہترین انگلش مقرر اور مبلغ کی حیثیت سے تیار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے یہاں کی ایک یونیورسٹی سے ڈگری بھی حاصل کرلی ہے۔ میری کوشش ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ مبلغ تیار کروں جو یہاں کے ماحول اور معاشرے کے مطابق دین کا کام پھیلا سکیں۔ چونکہ مجھے انگریزی پر اتنا عبور نہیں ہے اس لئے میں اپنے شاگردوں کی اس حوالے سے بھی رہنمائی کرتا ہوں کہ وہ فلاں فلاں انگلش کتابوں سے استفادہ کریں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنے طالبعلموں کو قرآن مجید کی تفسیر اور دیگر علوم دینیہ جدید انداز میں پڑھاؤں اور اس میں مجھے کامیابی ہوئی ہے۔ مجھے بنیادی طور پر روحانیت اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے بھیجا گیا ہے اور 1981ء سے لے کر اب تک میں نے اس حوالے سے بہت کام کیا ہے۔

علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ پیر طریقت حضرت ہارون الرشید صاحب نے 1983ء میں پہلی مرتبہ یہاں کا روحانی و تبلیغی دورہ فرمایا 'اس سے قبل وہ 1957ء میں یہاں زیر تعلیم بھی رہے تھے لیکن تبلیغ کے حوالے سے وہ پہلی مرتبہ جب برطانیہ آئے تو ان کے دورے کا تمام انتظام کرنے کا شرف مجھے حاصل ہوا جس کے بعد اب وہ مسلسل دورہ فرماتے رہتے ہیں اور ہمیں روحانی طور پر فیضیاب کرتے ہیں۔

Marfat.com

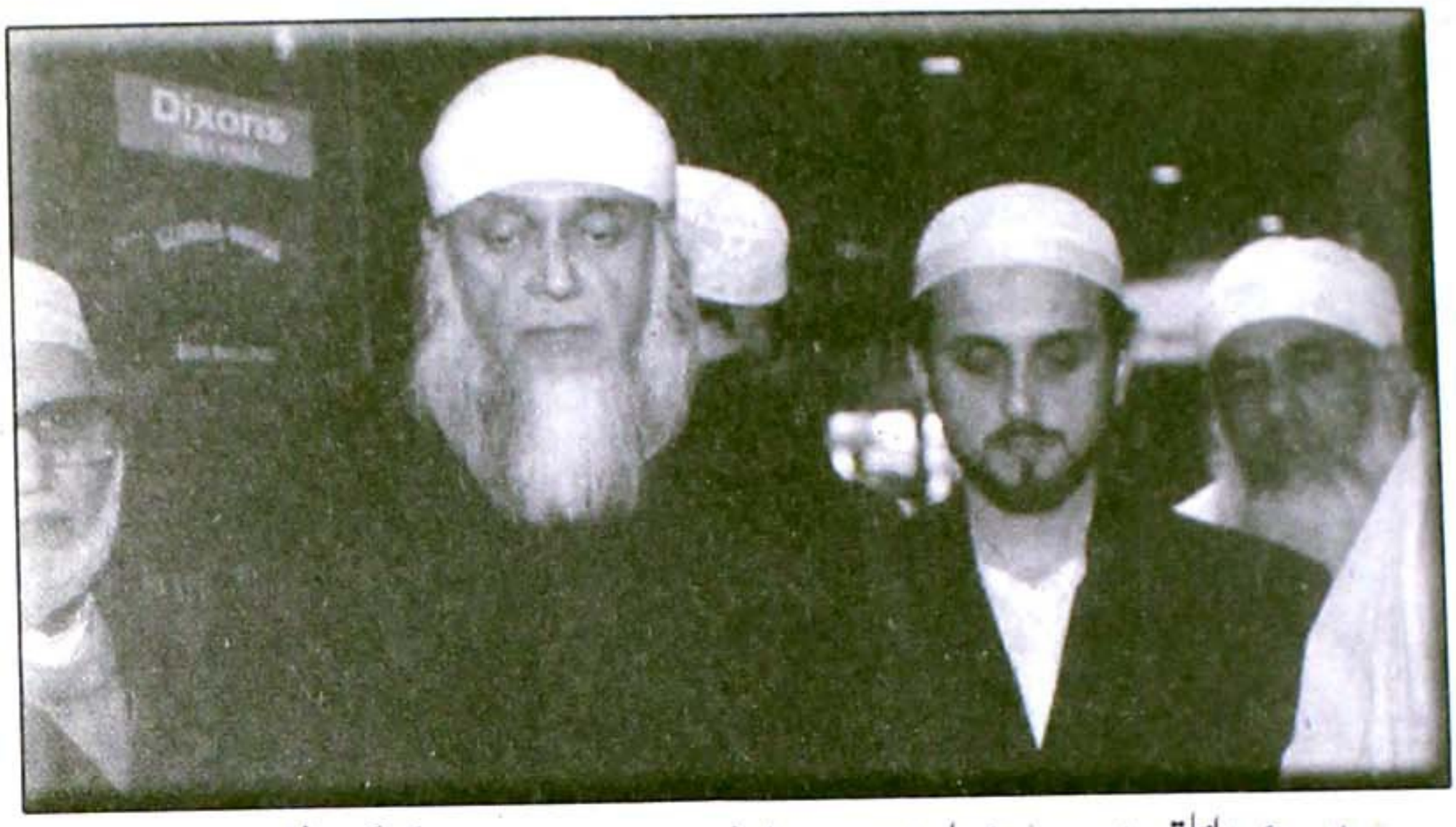

علامہ عبدالخالق صاحب مجددی الحاج پیر ہارون الرشید صاحب اور صاحبزادہ ڈاکٹر گوہر نظیر کے ساتھ

علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کا نام سلسلہ نسبت رسولی ہے ' جس کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ سے روحانی تعلق جوڑا جائے ' کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور اکرمؐ روحانی طور پر آج بھی فیض پہنچا سکتے ہیں اور پہنچاتے ہیں ' جس طرح انسانی جسم میں ایک روح ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ساری کائنات کی روح حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں اور صوفیاء کرام کے تمام مسالک کا یہی مشن ہے کہ حضور پاکؐ سے روحانی رابطہ جوڑا جائے اور اگر کسی انسان کا روحانی طور پر حضور پاکؐ سے رشتہ جڑ جائے تو وہ مرد مومن اور نور کا مرکز بن جاتا ہے ۔ علامہ عبدالخالق مجددی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے متعدد شہروں میں سلسلہ نسبت رسولی کے سنٹر ہیں جہاں ہمارے خطیب ' امام اور خلفاء صاحبان ہیں ۔ وہاں باقاعدہ درس و تدریس ہوتی ہے ' ہر ہفتے ذکر کی محافل اور لیکچر ہوتے ہیں ' لوگوں کو روحانی طور پر فیض پہنچایا جاتا ہے اور قرآن مجید و سنت مطہرہ کے مطابق روحانی علاج کیا جاتا ہے ' ہم قرآن و سنت کے مطابق تعویذ دیتے ہیں اور دم کرتے ہیں ' ان مراکز میں ایسی کوئی خلاف شرع بات نہیں ہوتی جس سے اسلام کے وقار کو ٹھیس پہنچے ۔

علامہ عبدالخالق مجددی صاحب نے فرمایا کہ گلاسگو میں خلیفہ محمد شریف ' بریڈفورڈ میں مولانا پیر محمود حسین ' میڈن ہیڈ مرکز میں ملک محمد ذوالقرنین اور علامہ عبدالعزیز رشیدی ' راچڈیل میں خلیفہ صوفی محمد افسر ' بلیک برن میں خلیفہ صوفی محمد یعقوب ' مانچسٹر میں خلیفہ محمد رزاق ' ڈربی میں خلیفہ محمد مصطفیٰ ' کرکل روڈ میں خلیفہ محمد بشیر ' ہائی و یکمب میں خلیفہ محمد یعقوب ' آکسفورڈ میں خلیفہ صوفی محمد خادم ' نوٹنگھم میں خلیفہ محمود بیگ ' بیڈفورڈ میں خلیفہ قاری محمد صادق ' اور ایلنگ میں مولانا فرید ہارونی ہمارے مراکز کے منتظمین و خلفاء ہیں ۔ پیر طریقت جب برطانیہ تشریف لاتے ہیں تو یہاں ایلنگ میں ہر روز روحانی اجتماع ہوتا ہے جبکہ برمنگھم ' بریڈفورڈ ' لندن ' مانچسٹر ' کرکل ووڈ اور ہائی و یکمب میں بڑے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جہاں

Marfat.com

ہزاروں لوگ ان سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

ایلنگ کے اسلامی مرکز کے حوالے سے علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ ایلنگ مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن 1986ء میں قائم ہوئی تھی' 10 سال سے اس کا مقدمہ زیر سماعت تھا' تین سال بعد سٹی کونسل نے اس کو مسجد کی حیثیت سے تسلیم کرلیا اور کہا کہ یہاں مسلمان نماز ادا کرسکتے ہیں' الحمدللہ یہاں ہماری سرگرمیاں احسن طریقے سے جاری ہیں۔ گزشتہ 15 سال سے اس ادارے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا' انتظامی کمیٹی اور علماء دین باہمی عزت و احترام اور افہام و تفہیم سے معاملات کو چلا رہے ہیں۔

علامہ مجددی صاحب نے فرمایا کہ ایلنگ کی اس مسجد میں دوسو سے زائد افراد نماز ادا کرتے ہیں اور کافی دور دور سے یہاں آتے ہیں اس لئے کہ اس مسجد میں سکون ہے' میں بھی جو لیکچر دیتا ہوں اس میں میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اتحاد مسلک کی بات کروں' علماء کو فروعی اختلافات میں نہیں الجھنا چاہئے اور اسلام کے بنیادی عقائد کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ میں نے جدید اور سائنسی علوم کے علاوہ اسلام کے حوالے سے بھی تازہ ترین کتابوں جن میں مسٹر آرنلڈ کی "پریچنگ آف اسلام" اور "سٹڈی آف اسلام" شامل ہیں' سے استفادہ کیا ہے اور ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگر علماء بنیادی چیزوں کو بیان کردیں تو فرقہ بندی ختم ہوسکتی ہے' اب سنی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ میں دوسروں پر سنگ باری شروع کردوں' مثلاً" میں سنی بریلوی ہوں تو مجھے ایسا رویہ اختیار کرنا چاہئے کہ اگر میری اقتداء میں کوئی شیعہ دوست یا مسلک اہلحدیث' یا دیوبندی یا جماعت اسلامی کا کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اچھی بات سن کر اور دیکھ کر جائے۔ حضرت پیر ہارون الرشید صاحب برمنگھم بیلگریو روڈ کی جس مسجد میں اجتماع منعقد کرتے ہیں اس میں تمام مسالک کے مسلمان شریک ہوتے ہیں حالانکہ اس مسجد کا انتظام بھی جماعت اسلامی کے دوستوں کے ہاتھ میں ہے' وہاں ہمارا عرس بھی منعقد ہوتا ہے' پانچ سال پہلے جب وہاں اجتماع منعقد ہو رہا تھا تو جماعت اسلامی کے ایک دوست نے مجھے رقعہ بھیجا کہ مجددی صاحب دیگر علماء کو کم وقت دیں کیونکہ ہم صرف پیر صاحب کو سننے آئے ہیں جو صرف اسلام اور روحانیت پر بات کرتے ہیں اور کسی پر سنگ باری نہیں کرتے' اس لئے ہم بھی یہ خیال رکھتے ہیں کہ اگر کسی دوسرے مسلک کا فرد ہمارے پاس آیا ہے تو وہ ہم سے کچھ سیکھ کر جائے اور الحمدللہ اس کے اثرات یہ ہیں کہ اہل تشیع حضرات بھی میرے پاس دم کرانے کیلئے آتے ہیں کیونکہ ان کو علم ہے کہ میں وسیع النظر ہوں' یہی بات میں عامتہ الناس اور اپنے شاگردوں کو بھی سمجھاتا ہوں کہ اس وقت اتحاد بین المسلمین کی ضرورت ہے۔

اتحاد اہل سنت

جماعت اہلسنّت کے حوالے سے علامہ عبدالخالق مجددی صاحب نے فرمایا کہ علمائے کرام کے تمام گروپ میرے لئے قابل احترام ہیں اور وہ سب بھی میری عزت کرتے ہیں' حضرت مولانا قاضی عبدالعزیز

Marfat.com

چشتی صاحب میرے مہربان اور دوست ہیں ' مرکزی جماعت اہلسنّت میں انہوں نے مجھے کسی عہدہ پر نامزد کیا ہوا ہے اور میں ان کے اجتماعات میں بھی شریک ہوتا ہوں۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالرسول صاحب منصور اور حضرت مولانا مفتی گل رحمان صاحب قادری بھی میرے دوستوں میں سے ہیں اور ان سے بھی اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے مگر میں ان کے کسی اجتماع میں شامل نہیں ہوا۔ میری یہ دلی خواہش تھی کہ مسلک اہلسنّت کی نمائندہ جماعت متحد ہو جائے اور مسلک اہلسنّت کے افراد بھی یہاں متفق و متحد ہو کر اسلام کی تبلیغ و ترویج اور مسلک اہلسنّت کے فروغ کیلئے کام کریں۔

مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے علامہ نے فرمایا کہ بعض اوقات انتظامی کمیٹی اور علماء کرام ' ہر دو جانب سے غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں ' علماء بھی مکمل طور پر یہ تصور نہ کرلیں کہ کمیٹیوں والے حضرات ہی غلط ہیں ' انتظامی کمیٹیوں میں کئی بہت اچھے افراد بھی ہیں ' اگر وہ محنت نہ کریں ' چندہ جمع نہ کریں تو نہ مساجد بن سکتی ہیں نہ مدرسے ' کمیٹیوں کے منتظمین نے ہی کاوشیں اور محنت کر کے علماء کرام کو یہاں بلایا اور مساجد قائم کیں ' علماء کرام اور کمیٹیوں کے دم سے ہی یہاں اسلام غالب ہو رہا ہے۔ میری دونوں فریقین سے گزارش ہے کہ وہ افہام و تفہیم سے کام لیں اور متحد ہو کر کام کریں۔

علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ میں نے یہاں کے قیام سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ہمارے لئے برطانیہ میں اہم ترین مشن یہاں کی نئی نسل کو اسلام کی طرف راغب کرنا ہے۔ اس حوالے سے ہم نے مبلغ و مقرر بھی تیار کئے ہیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ انگلش پر عبور رکھنے والے مبلغ و مقرر تیار کئے جائیں۔ اس بارے میں ہم اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں کیونکہ جب تک یہاں کے لب و لہجہ میں انگلش بولنے والے مدرس و علماء تیار نہیں ہوں گے تب تک نئی نسل صحیح طریقے سے دین کو نہیں سمجھ سکے گی ' اس کیلئے ہمیں اجتماعی اور متحدہ کوششیں کرنا ہوں گی۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ عبدالخالق صاحب مجددی نے فرمایا کہ یہاں تبلیغ اسلام کے موثر نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور خاصی تعداد میں انگریزوں ' سکھوں اور ہندوؤں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ پچاس افراد تو ایسے ہیں جن کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو بہت اچھے مبلغ ہیں۔ ایک انگریز عورت نے یہاں اسلام قبول کرنے کے بعد دین کی تعلیم حاصل کی ' اب وہ باقاعدہ پردہ کرتی ہے ' اس کا خاوند بھی باقاعدہ نمازی ہے ' اس نے اپنی بیوی سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں اسلام ایک تحریک کی حیثیت سے پھیل رہا ہے۔ ہمارے اجتماعات اور تقریروں کا اتنا اثر نہیں بلکہ یہ رسول کریمؐ کا معجزہ ہے ' یہ اسلام کی سچائی ہے۔ اگر تھوڑی سی بھی کوشش کی جائے تو اسلام کی خوشبو اور روشنی پھیلتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب "نسبت رسولؐ" تحریر کی ہے جس میں موہڑہ شریف کا نورانی تذکرہ ہے ' اس

Marfat.com

کتاب سے عوام کو یہ رہنمائی ملتی ہے کہ بزرگان دین کی تعلیمات آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں' اس کے علاوہ میں نے قرآن مجید کی تفسیر کشف الاسرار کا ترجمہ بھی مکمل کرلیا ہے جبکہ " قرآن مجید اور معاشی نظام " کے نام سے میری ایک کتاب شائع ہوئی ہے جو مسلمانوں کے اقتصای مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے لکھی گئی ہے میری مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

- ترجمہ تفسیر کشف الاسراز سورہ فاتحہ - مطبوعہ ماہنامہ سلسبیل 77-1976ء
- ترجمہ تفسیر کشف الاسرار' غیر مطبوعہ
- قرآنی اور معاشی نظام مطبوعہ 1970ء - ناشر' جمعت علمائے جموں و کشمیر - لاہور
- ذکر معراج صاحب تاجؒ - مطبوعہ لاہور' 1922ء - دین محمدی پرس
- طب رسولی - غیر مطبوعہ - 200 صفحات
- حیات خواجہ عبداللہ انصاری' شیخ الاسلام پیر ہرات - 150 صفحات - غیر مطبوعہ
- خطبات نسبت رسولی - تین حصے - غیر مطبوعہ
- مقالات مجددی - غیر مطبوعہ
- فیضان نسبت رسولی - غیر مطبوعہ

اولاد

الحاج علامہ حکیم پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چار صاجزادے اور چار صاجزادیاں عطا فرمائی ہیں - علامہ صاحب کے تین صاجزادے حافظ قرآن ہیں -

مولانا حافظ محمد فوزا لمحبوب

علامہ صاحب کے سب سے بڑے صاجزادے مولانا حافظ محمد فوزا لمحبوب صاحب 2 جون 1974ء مطابق 10 جمادی الاول 1394ء کو پیدا ہوئے - انہوں نے جامعہ اسلامیہ نظیریہ اسلام آباد سے قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد اہل سنت کی مشہور درسگاہ جامعہ رضویہ انوارالعلوم واہ کینٹ میں داخلہ لیا اور ادیب عربی ' میٹرک ' عالم عربی ' درس نظامی اور دورہ حدیث کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے اور سندات حاصل کیں - 1993ء مطابق 1413ھ میں اپنے مرشد پاک حضرت الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب اور اپنے والدین کے ہمراہ حج و زیارت کی سعادت حاصل کی - اکتوبر 1999ء میں وہ انگلینڈ آئے - حافظ محمد فوزا لمحبوب صاحب آج کل انجمن اسلامیہ ایسٹ لندن میں تدریس قرآن اور تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ایم اے (انگلش) کی تیاری کر رہے ہیں - راقم الطروف (خالد اطہر) اور مولانا حافظ محمد فوزا لمحبوب صاحب نے دسمبر 2000ء (رمضان المبارک 1412ھ) میں لندن سے ارض' مقدس تک کا سفر اور عمرہ کی سعادت اکٹھے حاصل کی - یہ سفر سعادت دونوں کے لئے انتہائی خوشگوار اور یادگار تھا -

Marfat.com



دائیں جانب۔ علامہ عبدالخالق صاحب مجددی کے صاحبزادے مولانا حافظ محمد فوزالمحبوب صاحب اور بائیں جانب
علامہ عبدالخالق مجددی صاحب مولانا شاہ عبدالوحید طاہر علوی صاحب کے ساتھ

علامہ صاحب کے دوسرے صاحبزادے محمد انوار المحبوب 14 دسمبر 1979ء کو پیدا ہوئے' وہ آج کل مظفر آباد میں بی اے کے طالب علم ہیں - کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ دربار عالیہ موہڑہ شریف میں مجالس ذکر میں شمولیت' والدہ کی خدمت اور سماجی خدمات صاحبزادہ محمد انوار المحبوب کے خاص مشاغل ہیں-

حافظ قاری محمد اسرار المحبوب

علامہ صاحب کے تیسرے صاحبزادے کا نام حافظ قاری محمد اسرار المحبوب ہے - وہ 14 مارچ 1982ء میں پیدا ہوئے - انہوں نے مدرسہ قطب شہید' جی سکس فور' اسلام آباد سے حفظ قرآن اور قراءت تجوید کی سند حاصل کی اور مڈل کیا - گزشتہ سال اعلیٰ حضرت پیر صاحب کے حکم سے انہوں نے آستانہ عالیہ اوراد نظریہ شریف ایمبسی روڈ اسلام آباد میں قرآن پاک سنانے کی سعادت حاصل کی - صاحبزادہ محمد اسرار المحبوب آج کل جامعہ محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ میں ادیب عربی اور میٹرک کے طالب علم ہیں -

حافظ محمد ازھار المحبوب

علامہ صاحب چوتھے صاحبزادے کا نام حافظ محمد ازھار المحبوب ہے - ان کی تاریخ پیدائش 2 نومبر 1985ء ہے - حافظ ازھار المحبوب نے اپنے والد ماجد علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی کے قائم کردہ "جامعہ ہارونیہ نسبت رسولی" چمن آباد ڈھوک سیداں راولپنڈی میں مولانا بشیر احمد ہارونی کی سرپرستی میں قرآن مجید حفظ کیا' تجوید کی تعلیم حاصل کی اور مڈل بھی پاس کیا وہ آئندہ رمضان شریف میں تراویح میں قرآن پاک سنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آج کل میٹرک کی تیاری کر رہے ہیں -

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل نقشبندی

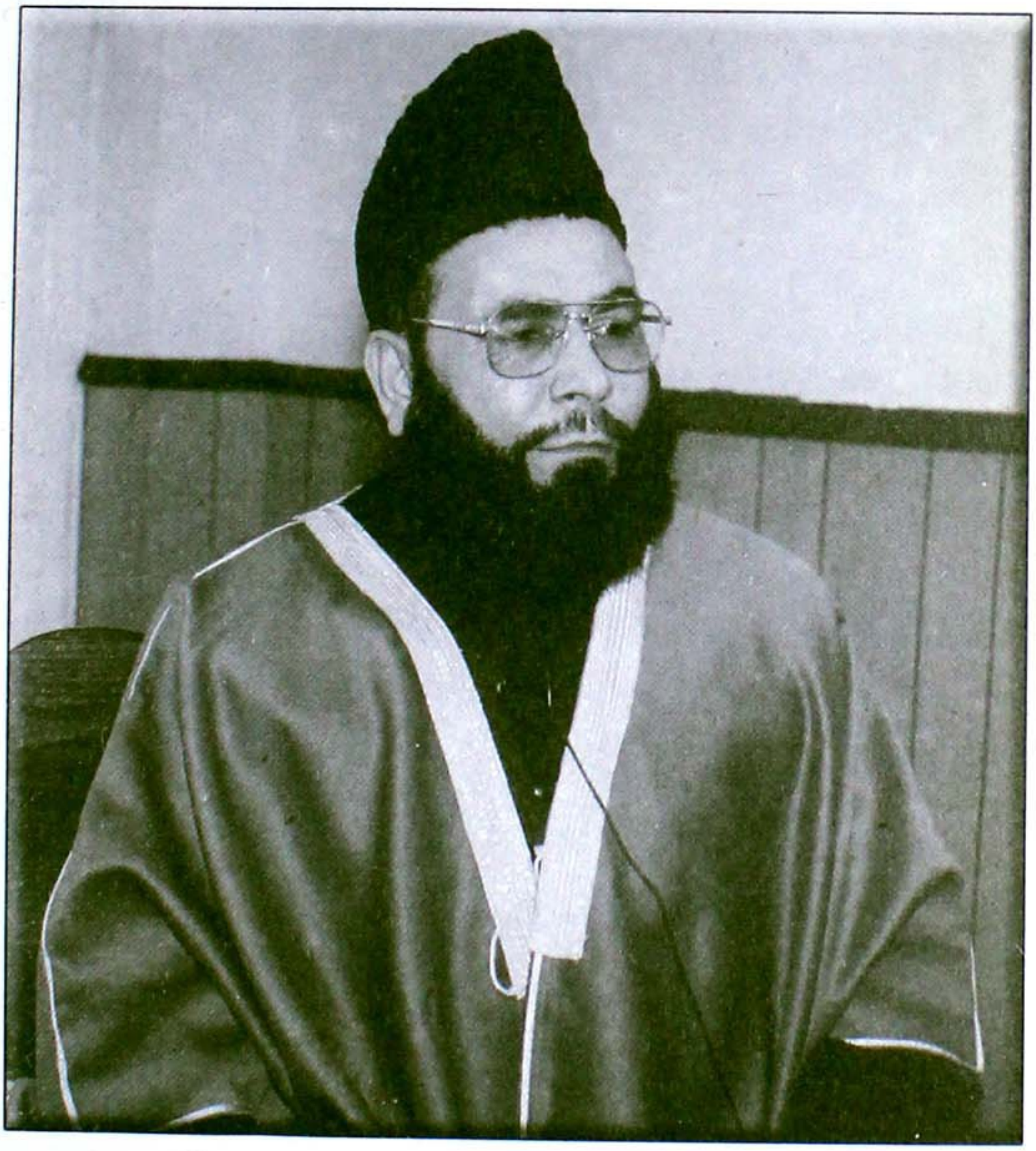

جمعیت علماء اہلسنّت برطانیہ کے مرکزی صدر اور دارالعلوم تاجدار مدینہ برمنگھم کے بانی و روح رواں صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نہ صرف ایک بلند پایہ عالم دین اور بے مثل خطیب ہیں بلکہ پاکستان مسلم لیگ برطانیہ کے انتہائی سرگرم رہنما ہیں اور آج کل اس کے سکریٹری جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں - آپ اپنی متحرک ' فعال ' پرخلوص اور متاثر کن شخصیت کے باعث پاکستانی کمیونٹی میں بال امتیاز انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

گفتگو کے دوران اپنے ابتدائی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ میں 3 دسمبر 1948ء کو مردم خیز خطہ سیالکوٹ میں ایک معروف عالم دین حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کے گھرانے میں پیدا ہوا۔ میں نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ ہی سے مکمل کی اور میٹرک کرنے کے بعد

Marfat.com

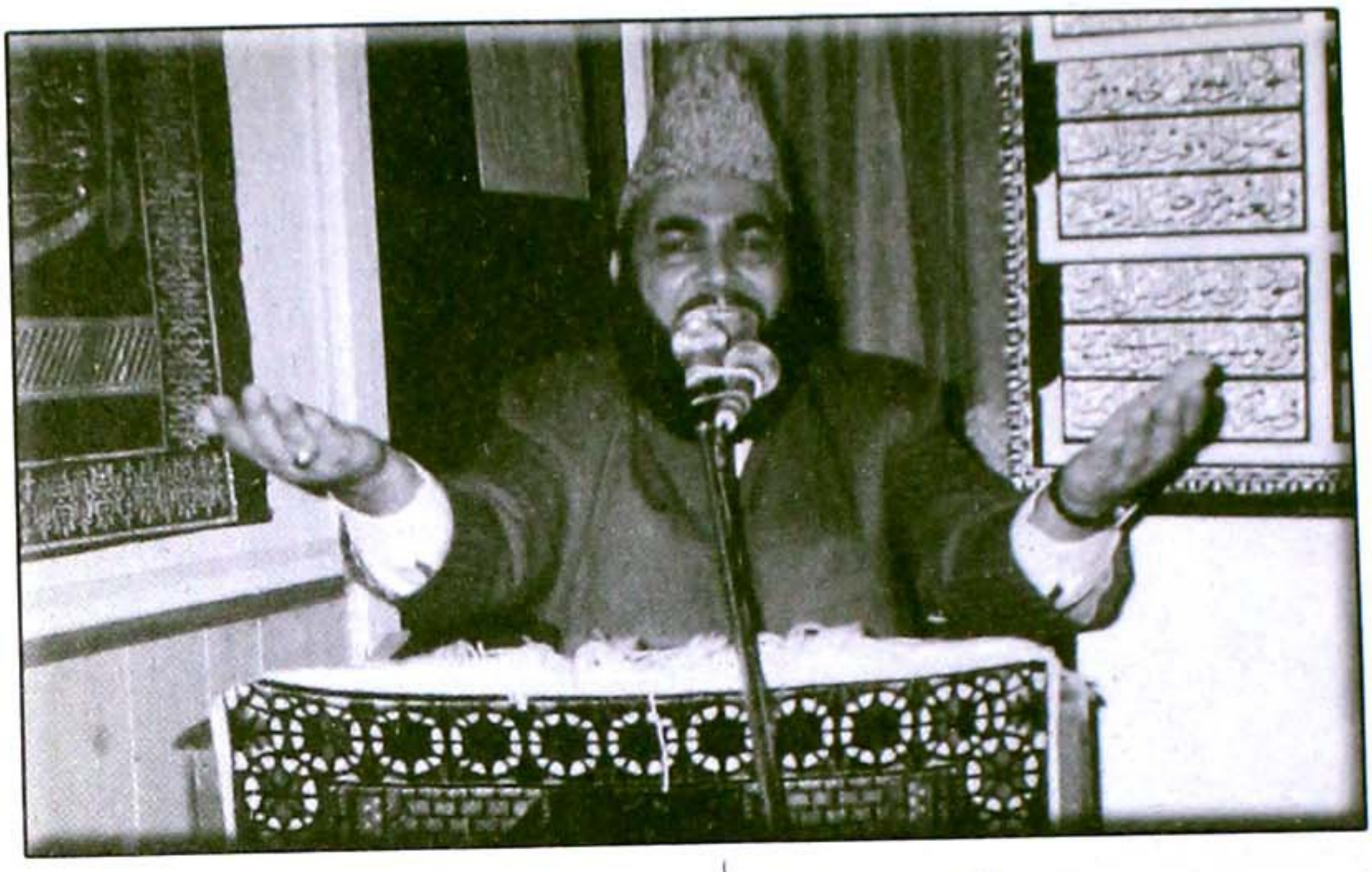

صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی بلجیئم میں ایک دینی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

درس نظامی کیلئے دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث علامہ حضرت حافظ محمد عالم صاحبؒ سے درس نظامی کی تعلیم مکمل کی اور 75ء میں دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں جب تنظیم المدارس پاکستان تشکیل دی گئی تو استاد مکرم کے حکم پر میں نے امتحان دیا جو حکومت پاکستان کے مطابق ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے۔ میں نے اس امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بعد ازاں میں سیالکوٹ کی مختلف مشہور مساجد میں دینی خدمات انجام دیتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں جمعیت العلمائے پاکستان سے بھی منسلک رہا اور جب 77ء میں تحریک نظام مصطفیٰؐ شروع ہوئی تو میں نے حضرت مفتی احمد یار خان صاحب (گجرات) کے صاحبزادے علامہ مفتی محمد مختار احمد اور دیگر علماء کرام کے ساتھ مل کر اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا' اس لئے کہ وہ تحریک قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے چلائی جا رہی تھی اور میں جمعیت العلمائے پاکستان ضلع سیالکوٹ کا جنرل سیکرٹری اور قومی اتحاد کی شہری تنظیم کا عہدیدار تھا' اس سے قبل جب 1974ء میں تحریک ختم نبوتؐ شروع ہوئی تو اس میں بھی میں نے بھر پور حصہ لیا اور اس میں اہلسنّت والجماعت کے علماء کرام کی نمائندگی کی' ہم نے بے شمار جلسے کئے' جلوس نکالے اور الحمدللہ تحریک ختم نبوتؐ کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

اپنے سلسلہ طریقت کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ میں نے 1971ء میں پیر طریقت حضرت قبلہ علی حسین شاہ صاحب جن کا تعلق علی پور سے ہے' کے دست مبارک پر بیعت کی جو پیر طریقت حضرت جماعت علی شاہ صاحبؒ کے پوتے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ علی پور میں دو بزرگ ہستیاں ہیں' ایک حضرت امیر ملتؒ اور دوسرے پیر طریقت حضرت ثانیؒ صاحب۔ میرا سلسلہ طریقت نقشبندی ہے۔

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی بلجیئم میں تاجدار مدینہ لائبریری کا افتتاح کرنے کے بعد

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ میں 29 جون 1985ء کو برطانیہ پہنچا اور یہاں مختلف شہروں میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا' اسی سلسلے میں جب میں سکاٹ لینڈ کے شہر ڈنڈی پہنچا اور وہاں خطاب کیا تو وہاں اہلسنّت والجماعت کے مسلمانوں نے اصرار کیا کہ آپ واپس نہ جائیں کیونکہ ڈنڈی میں اہلسنّت والجماعت کا کوئی ادارہ نہیں ہے' میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے علماء ساتھیوں سے مشورہ کر کے کچھ بتاؤں گا' میں برمنگھم چلا آیا اور احباب سے مشورہ کیا' اسی اثناء میں ان لوگوں نے اصرار کیا اور جمعہ کیلئے ایک ہال بک کرالیا' چنانچہ میں ڈنڈی چلا گیا' نماز جمعہ ہال میں ادا کی' اب نماز عصر کا مرحلہ تھا' تو ایک دوست نے کہا کہ میرا مکان خالی ہے اس میں نماز عصر ادا کرلیں وہاں نمازوں کا سلسلہ جاری رہا' کچھ عرصے کے بعد وہاں ایک چرچ کو فروخت کیلئے پیش کیا گیا تو اس کو 20 ہزار پاؤنڈ میں خرید لیا گیا' ایک مسجد کمیٹی تشکیل دی گئی' چندہ جمع کیا گیا اور کچھ پیسے ادا کر کے ہم چرچ میں منتقل ہو گئے۔ چرچ کو مسجد کی شکل دے دی اور وہاں سے دینی فرائض کی ادائیگی اور سلسلہ تبلیغ کا آغاز کیا' اس دوران ہم نے بقیہ رقم بھی ادا کی اور مسجد کا تعمیراتی کام بھی مکمل کیا۔ میں چھ سال تک وہاں رہا اور جنوری 1992ء میں برمنگھم آیا۔ یہاں ووڈ لینڈ روڈ پر ایک جامع مسجد تھی ان دوستوں نے میرے ساتھ رابطہ کیا تو میں نے یہاں آکر امامت اور خطابت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اسی دوران میں نے اپنے ادارہ کی تشکیل کیلئے کاوشیں شروع کر دیں اور 1995ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے سٹکلفووڈ روڈ پر ایک عمارت سٹی کونسل سے خرید لی جس میں ہم نے دارالعلوم تاجدار مدینہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے' جہاں پنجگانہ نماز اور جمعہ کا اہتمام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں بچوں کو قرآن کریم اور اسلامیات کی تعلیم

Marfat.com



حضرت مولانا عبدالستار خاں نیازی (مرحوم) کے دورہ برمنگھم کے موقع پر صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی' علامہ مفتی محمد اکبر صاحب زیرک' علامہ محمد بوستان صاحب قادری اور دیگر حضرات

بھی دی جاتی ہے۔

اپنی تبلیغی خدمات کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں فرانس' ڈنمارک' ہالینڈ اور دیگر ممالک میں تبلیغی دوروں پر جاتا رہا ہوں۔ میں نے یہاں علمائے کرام کے عزت و وقار اور ناموس کیلئے جمعیت علمائے اہلسنّت برطانیہ کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ میں اس کا بانی صدر ہوں' اس جماعت کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کی نئی نسل کی صحیح معنوں میں تربیت کی جائے اور عشق رسول پاکؐ کی شمع کو مسلمانوں کے دلوں میں روشن کیا جائے۔ مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو بیدار کیا جائے اور اگر کسی اسلامی ملک کے ساتھ کہیں زیادتی ہو تو ہم اس کے خلاف فوراً" آواز بلند کر سکیں' ہالینڈ اور سکاٹ لینڈ میں بھی اس جماعت کی برانچیں قائم ہیں جبکہ ہمارا مرکز برمنگھم ہے۔ جامعہ مسجد گھمکولویہ کے خطیب حضرت علامہ مفتی محمد اکبر زیرک صاحب ہماری جماعت کے نائب صدر' علامہ حیدر علی مجاہد صاحب جنرل سیکرٹری' مولانا محمد رمضان فریدی صاحب خزانچی جبکہ مولانا ضیاء السلام ہزاروی صاحب ہمارے اطلاعات ونشریات کے سیکرٹری ہیں - علامہ مولانا محمد صدیق صاحب نقشبندی ہمارے جماعت کی سکاٹ لینڈ برانچ کے صدر ہیں - مفتی صاحب نے فرمایا کہ پوری دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو اس کے خلاف آواز بلند کرنا ہمارے اہم مقاصد میں شامل ہے' اس لئے ہم نے کشمیری مسلمانوں کے ساتھ اپنی

Marfat.com







دارالعلوم تاجدار مدینہ برمنگھم میں ایک انگریز جوڑا اور دو انگریز نوجوان صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی' جمعیت علماء اہلسنت ہالینڈ برانچ کے صدر مولانا قاری محمد حنیف صاحب' مولانا مہر علی قادری اور دیگر اراکین جمعیت

یکجہتی کے اظہار کیلئے جامع مسجد گھمکولویہ میں چند سال قبل کل برطانیہ جہاد کانفرنس کا انعقاد کیا تھا جس سے مقبوضہ کشمیر کے مجاہد رہنما سید شبیر شاہ نے ٹیلیفون پر خطاب کیا تھا' ہم کشمیریوں کی امداد کے حوالے سے بھی بھرپور کام کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے دینی رجحانات کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل دین مبین کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ ہمارے بچے دین کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کے خواہشمند ہیں لیکن جو اہم بات ہے وہ یہ کہ ہمارے اکثر علماء کرام انگریزی زبان سے نابلد ہیں جس وجہ سے بچوں کیلئے مشکلات پیدا ہوتی ہیں' ہم اس ضمن میں لٹریچر تیار کر رہے ہیں اور تقسیم بھی کر رہے ہیں جو ابتدائی مذہبی تعلیمات اور میلاد شریف کے حوالے سے ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کا مستقبل تابناک ہے۔ چونکہ یہ اسلامی ملک نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو مشکلات تو یقینی طور پر درپیش ہیں' لیکن اس کے باوجود جب ہم مسجد یا دینی مدرسے کے قیام کیلئے درخواست دیتے ہیں تو برطانوی حکومت ہمیں آسانی سے اجازت دے دیتی ہے۔ یہاں مساجد میں بچے کثیر تعداد میں مذہبی علوم کی تحصیل کیلئے آ رہے ہیں' ہمارا چھوٹا سا مدرسہ ہے لیکن وہاں ایک سو کے قریب طالبعلم زیر تعلیم ہیں۔ یہاں برطانیہ میں درس نظامی کی کل وقتی تدریس کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے اور علماء کی کوشش ہے کہ ہمارے بچے لادین لوگوں کی صحبت سے بچ کر زیادہ سے زیادہ وقت علماء کرام کے پاس گزاریں تاکہ وہ دین کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں کر سکیں۔

مساجد میں ناخوشگوار حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست ڈاکٹر محمد اشرف نے جو سیالکوٹ کے میئر رہے ہیں' برطانیہ کا دورہ کیا اور

Marfat.com



صاحبزادہ محمد ظاہر افضل دار العلوم تاجدار مدینہ برمنگھم میں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں

جب میں پاکستان گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگے کہ وہاں برطانیہ میں مساجد میں حالات خوش کن نہیں ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے صرف چند جگہوں کا دورہ کیا ہے ' آپ سارے برطانیہ میں نہیں گئے ' ہم برطانیہ اور سارے یورپ کے شہروں میں جاتے ہیں یہاں آج تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ علماء کے آپس میں جھگڑے ہوئے ہوں ۔ مساجد میں جھگڑوں کی وجہ برادری ازم یا علاقائی طرف داری ہے ' علماء کرام انہیں بھی صبر کی تلقین کرتے ہیں اور آپس میں متحد رہنے کا کہتے ہیں۔ علماء کرام خواہ وہ کسی مکتبہ فکر سے ہوں ' یہ نہیں چاہتے کہ لڑائی جھگڑے ہوں ۔ جھگڑے لوگوں کی ذاتی انانیت پسندی کی وجہ سے ہوتے ہیں ' اس کو فرقہ واریت کا رنگ دینا یا یہ کہنا کہ یہ علماء کرام کی وجہ سے ہیں ' قطعی غلط ہے ۔ ہر آدمی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ذاتی دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے عقیدے کا پرچار کرے اور لوگوں کو قائل کرے

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ ہمارے سب سے بڑے صوفی مجدد الف ثانی حضرت شاہ احمد سرہندیؒ ہیں ' ان کی تعلیمات مبارکہ کو عام کرنے کیلئے ہم ہر سال ان کا یوم مناتے ہیں ' ان کا لٹریچر تیار کرا کے تقسیم کرتے ہیں اور تمام سلسلوں جن میں نقشبندیہ ' قادریہ ' سہروردیہ اور چشتیہ شامل ہیں ' کے پیر خانے یہاں موجود ہیں ۔ حضرت سلطان باہو صاحبؒ ٹرسٹ یہاں موجود ہے ۔ پیر علاؤ الدین صدیقی نیریاں شریف والوں کا ادارہ یہاں موجود ہے ۔ پیر حبیب الرحمان صاحب ڈھانگری بالا آزاد کشمیر والوں کا ادارہ بریڈ فورڈ میں موجود ہے اسی طرح گولڑہ شریف والے پیر صاحب کا نمائندہ یہاں موجود ہے اور یہ سب مشائخ عظام اور ادارے صوفیاء کا پیغام برطانیہ میں عام کر رہے ہیں ۔ میرے خیال میں صوفیاء کے پیغام کی ترویج جتنی یہاں ہو رہی ہے اتنی

Marfat.com



جمعیت علماء اہل سنت برطانیہ کے صدر صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی جمعیت کے ایک اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

پاکستان میں بھی نہیں ہو رہی ہے ۔ یہاں جلسے ہوتے ہیں تمام بزرگوں کے ایام منائے جاتے ہیں ' عرس منعقد ہوتے ہیں ' روحانی محفلیں ہوتی ہیں اور ان میں لوگ بہت بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں ۔

برطانیہ میں علماء کرام کی خدمات کے حوالے سے علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ علمائے اہلسنت برطانیہ میں اپنی بساط سے بڑھ کر کام کر رہے ہیں ' اگر ان کو مزید وسائل دستیاب ہوں تو وہ بہت بہتر نتائج دکھا سکتے ہیں ۔ ہماری جماعت اہلسنت کو کوئی ملک فنڈز فراہم نہیں کرتا صرف لوگوں کے چندوں پر گزارا چل رہا ہے ' اس صورت حال میں علمائے اہلسنت کا کردار قابل تقلید ہے بلکہ مثالی ہے کہ وہ بے سرو سامانی کے عالم میں یہاں دین کی خدمت کر رہے ہیں ' اس ضمن میں اسلامی حکومتیں علمائے کرام کی سرپرستی کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہتر نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں ' میں نے اس سے قبل بھی حکومت پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی کہ اگر حکومت پاکستان زکوٰۃ فنڈ سے یہاں کے مدارس اور مساجد میں لائبریاں قائم کرے اور انگلش لٹریچر تقسیم کرنے کیلئے مہیا کرے تو اس سے اسلام کی بہت بہتر انداز میں خدمت ہو سکتی ہے ۔ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نے مزید فرمایا کہ اس ضمن میں میں ایک واقع بیان کرنا چاہتا ہوں کہ رمضان شریف میں نماز تراویح کے دوران ایک انگریز جوڑا جو یہاں سے گزر رہا تھا قرآن مجید کی آواز سن کر مسجد کے اندر آگیا ' میں نے سلام پھیرا تو اپنے صاحبزادے محمد طاہر افضل سے کہا کہ ان سے معلوم کرو کہ یہ کس مقصد کے تحت آئے ہیں ' اس نے استفسار کیا تو انگریز جوڑا کہنے لگا کہ ہم یہاں تھوڑی دیر بیٹھنے کی اجازت کے خواہاں ہیں ' وہ جوتے اتار کر پیچھے بیٹھ گئے اور پھر ہماری دعا سے بہت متاثر ہوئے ' میرے صاحبزادے نے جو قانون کا طالبعلم ہے انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا تو وہ انگریز جوڑا وہیں مسلمان ہو گیا ' انہوں نے کلمہ پڑھا اور ہم نے ان کا اسلامی طریقے سے نکاح کیا ' اس طرح کئی گورے ' سکھ اور ہندو میرے ہاتھ پر مسلمان ہو چکے ہیں ' ہم اپنی کوششوں میں خلوص نیت کے ساتھ مصروف ہیں ' اللہ تعالیٰ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے ۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کی کوششوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں مختلف حضرات کی مختلف آرا ہو سکتی ہیں لیکن میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ مغربی دنیا کے موجودہ ماحول کی روشنی میں برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کی نئی نسل

Marfat.com



مسلم پارلیمنٹ کے بانی سربراہ ڈاکٹر کلیم صدیقی، صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی، علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری، علامہ سردار احمد صاحب پیرزادہ اور علامہ محمد بوستان صاحب قادری برمنگھم میں ایک اجلاس کے دوران

دین سے جس حد تک لگاؤ اور اپنے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے میں جس قدر دلچسپی رکھتی ہے وہ انتہائی حوصلہ افزابات ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ کہ برصغیر سے جو مسلمان یہاں حصول روزگار کے لئے آئے تھے انہوں نے اپنی انتہائی محنت بلکہ خون پسینے کی کمائی میں سے اپنے مصارف کو کم کر کے مساجد اور مدارس کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی دی اور یہاں ایسی شاندار مساجد قائم کیں جو اپنی تعمیر اور سہولتوں کے لحاظ سے اب ایک مثال بن چکی ہیں۔ اس سلسلے کی سب سے بڑی مثال برمنگھم کی جامع مسجد گھمکولویہ ہے۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ اس وقت برطانیہ میں عام دنوں میں عموماً" اور رمضان المبارک، ربیع الاول و عیدین کے موقع پر خصوصاً"، مساجد میں یہاں کی مسلمان نوجوان نسل جتنی بڑی تعداد میں اور جس خشوع و خضوع کے ساتھ نظر آتی ہے وہ انتہائی حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ تاہم اس سلسلے میں میں اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو دین سے قریب رکھنے اور انہیں اسلامی اصولوں پر عمل پیرا رکھنے کے لئے والدین کو خصوصی توجہ دینا ہو گی اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اکثر و بیشتر والدین اپنی مصروفیات کے باعث یا خود دین سے اپنی عدم دلچسپی کے باعث اپنے بچوں کو گھروں میں وہ ماحول اور وہ توجہ نہیں دے پا رہے ہیں جس کی ضرروت ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت اہل سنت کے زیادہ سے زیادہ لٹریچر اور خصوصاً" اس کے انگلش تراجم کی اشاعت کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے نوجوان کو اپنے دین اور مسلک پر قائم اور پختہ رکھنے میں کامیاب ہو سکیں۔

Marfat.com

علامہ مفتی محمد منیر الزماں چشتی



مفکر اہلسنّت، عالم باعمل، خطیب خوش نوا، ابوالحقائق علامہ مفتی محمد منیر الزماں صاحب چشتی کا نام برطانیہ کے ساتھ ساتھ پاکستان اور آزاد کشمیر میں بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کا دل عشق رسول پاکؐ کے جذبوں سے منور و تاباں ہے۔ اسلام سے محبت آپ کے لہو میں شامل ہے۔ حق گو، بیباک، نڈر

Marfat.com

اور مجاہد صفت شخصیت کے مالک ہیں اور آپ کا علمی مقام بہت بلند ہے۔

مفتی صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ 11 نومبر 1938ء کو پونچھ آزاد کشمیر کے مشہور قصبہ بانڈی عباس پور کے نواحی دیہہ کلراں کے ایک معزز و محترم خاندان میں پیدا ہوئے۔ اپنے قصبہ بانڈی عباس پور کے نام کی تاریخی حقیقت واضح کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ 47ء کی صبح آزادی طلوع ہونے سے قبل ڈوگرہ راج میں ہمارے قصبہ کا نام ہندوؤں نے "گاؤ پال پور" رکھا ہوا تھا۔ قائد ملت چوہدری غلام عباس مرحوم جب پہلی بار "گاؤ پال پور" میں جلسہ کرنے کیلئے آئے تو علاقے کے لوگوں نے ان کی شخصیت اور قوم کیلئے بے مثال جدوجہد کے اعتراف کے طور پر "گاؤ پال پور" کا نام تبدیل کر کے عباس پور رکھ دیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرے والد گرامی کا نام میاں عالم دین تھا۔ میں ابھی کمسن ہی تھا کہ میرے والد مکرم جو کہ مجاہد آزادی تھے، 47ء کو جنگ آزادی میں ڈوگرہ فوج کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ انکا شمار جنگ آزادی کشمیر کے اولین شہداء میں ہوتا ہے جو وطن کیلئے لہو کا نذرانہ دے کر سرخرو ہوئے۔

دینی تعلیم کے حصول کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مفتی منیر الزماں چشتی صاحب نے فرمایا کہ والد مکرم کی شہادت کے بعد میں نے دور یتیمی دیکھا، میری والدہ محترمہ کی دلی خواہش تھی کہ میں دین کا علم حاصل کروں۔ میں نے ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے دینی تعلیم کے سفر کا آغاز اپنے گاؤں سے پرائمری تعلیم کی تکمیل کے بعد کیا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کے خلیفہ مجاز استاد الاساتذہ مولانا محمد علیؒ سے اپنے گاؤں میں ہی ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور پھر انہی کے حکم پر میں 1952ء میں پندرہ سال کی عمر میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد آگیا جہاں مجھے محدث اعظم حضرت مولانا ابوالفضل حضرت محمد سردار احمد جیسے استاد کامل سے اکتساب فیض کا موقع ملا، اس دوران مجھے ایک سال تک جامعہ کریمیہ حنفیہ دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حضرت مولانا مفتی محمد مختار الحقؒ سے بھی تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ پھر میں نے درس نظامی اور دیگر تمام دینی علوم کی تکمیل محدث اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمدؒ کی نگرانی اور شفقت میں مکمل کی اور 1961ء میں سند فراغت حاصل کی، محدث اعظمؒ نے میری دستار بندی فرمائی اور ابوالحقائق کی کنیت عطا فرمائی۔

اپنے استاد محترم محدث اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمدؒ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ مفتی منیر الزماں صاحب نے فرمایا کہ محدث اعظمؒ مولانا محمد سردار احمدؒ کی شخصیت بے مثال تھی، میرے دل میں ان کے لئے اتنی محبت بلکہ عشق تھا کہ ان سے دور جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ آپ کے ملفوظات و ارشادات سن کر دل کو سکون ملتا تھا آپ بہت شفیق ہستی تھے، میرے تمام ساتھی وہاں سے چلے گئے لیکن میں حضرت محدث اعظمؒ کی محبت کی وجہ سے وہیں رہا اور 1961ء میں وہاں سے تکمیل علوم کی۔ اپنے سلسلے طریقت کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ کے خاندان سے وابستگی کی وجہ سے میں اپنے آپ کو چشتی بھی کہتا ہوں اور سلسلہ قادریہ میں بھی میں نے بیعت حاصل کی ہے۔

Marfat.com



قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی اور مفتی محمد منیر الزماں صاحب چشتی ٹاؤن ہال راچڈیل میں یوم پاکستان کے موقع پر پہلی بار پاکستانی پرچم لہرا رہے ہیں' مولانا محمد اعظم صاحب چشتی' علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اور دیگر عمائدین موجود ہیں

برطانیہ آنے سے قبل پاکستان میں دینی خدمات کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ تکمیل علم کے بعد میں نے سکھر میں مولانا مفتی محمد حسین صاحب جو سندھ اسمبلی کے رکن بھی رہے ہیں' کے مدرسہ میں دینی تعلیم دی اور 1967ء میں حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی" کے ایما پر سکھر سے اوکاڑہ چلا گیا اور وہاں جامع مسجد غوثیہ کی خطابت سنبھالی' اس دوران اللہ تعالیٰ نے مجھے سعادت بخشی کہ میں نے مسجد کے ساتھ دو کنال اراضی خرید کر وہاں جامعہ غوثیہ رضویہ کے نام پر دارالعلوم قائم کیا اور عوام کی فلاح اور علاج کیلئے فری ڈسپنسری تعمیر کرائی۔ الحمدللہ آج بھی یہ دونوں ادارے وہاں احسن طریقے سے کام کر رہے ہیں۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب جو میرے ننھیالی رشتہ دار ہیں' 1970ء میں ہی برطانیہ آگئے تھے۔ وہ خاصے عرصے سے مجھ پر برطانیہ آنے کیلئے دباؤ ڈال رہے تھے لیکن میں مسلسل انکار کرتا آرہا تھا۔ اس دوران حضرت علامہ شاہ احمد نورانی برطانیہ آئے تو علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب نے ان سے کہا کہ وہ دو تین سال سے مجھے یہاں بلوانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن میں مسلسل انکار کر رہا ہوں' مولانا نورانی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ مطمئن رہیں میں خود جا کر انہیں یہاں بھیج دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پاکستان واپس آکر کراچی سے فون کیا کہ میں فلاں دن لاہور پہنچ رہا ہوں آپ ایئرپورٹ پر مجھے ملیں۔ ان دنوں میں جمعیت العلمائے پاکستان اوکاڑہ کا جنرل سیکرٹری تھا' میں سمجھا کہ وہ شاید کوئی تنظیمی ہدایت کریں گے۔ میں اوکاڑہ سے لاہور آکر ان سے ملا تو حضرت مولانا نورانی نے مجھے کہا کہ آپ کی برطانیہ میں ضرورت ہے میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ وہاں جائیں۔ تو ان

Marfat.com

کے حکم پر میں 1974ء میں برطانیہ آگیا۔ میں جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ جس کے سرپرست پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی ہیں' کی دعوت پر برطانیہ آیا تھا' اس وقت حضرت مولانا نورانی اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب متحد تھے' بعد میں اختلافات کے باعث وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا' برطانیہ آنے کے بعد میں نے شیفیلڈ سے دینی و تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ شیفیلڈ کے مسلمانوں نے ایک بہت بڑا چرچ خرید کر اسے مسجد کی شکل دی تھی لیکن وہ باہمی اختلافات کی وجہ سے چھ سال سے بند تھی' میری کاوشوں سے شیفیلڈ کی اس مسجد کو کھولا گیا اور وہاں طویل عرصے کے بعد دینی امور کا سلسلہ شروع ہو سکا۔ جمعیت تبلیغ الاسلام اب بھی اسی بڑے مرکز میں کام کر رہی ہے۔ 1974ء سے 1979ء تک میں وہاں خدمات انجام دیتا رہا لیکن پھر کچھ تنظیمی امور پر اختلافات ہوئے اور میں نے جمعیت تبلیغ الاسلام سے علیحدگی اختیار کرلی اور شیفیلڈ ہی کے علاقے 7 اور 8 میں ہم نے ایک تنظیم قائم کی اور مدینہ مسجد بنائی جو مرکزی جامع مسجد وولز لے روڈ بھی کہلاتی ہے' جبکہ اسلامی تعلیمات کا ادارہ جامعہ اسلامیہ بھی قائم کیا۔

مولانا مفتی منیر الزماں صاحب نے فرمایا کہ مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے جو میرے داماد بھی ہیں' راچڈیل میں اپنے دارالعلوم اور مسجد میں دین مبین کی تبلیغ و ترویج شروع کی تو انہوں نے مجھ سے رجوع کیا کہ آپ یہاں آکر نماز جمعہ پڑھایا کریں میں چھ سال تک ہر جمعہ کو شیفیلڈ سے راچڈیل آتا رہا' اس اثنا میں راچڈیل کے احباب نے فرمایا کہ صرف جمعہ سے ہماری سیرابی نہیں ہوتی آپ مستقلاً" یہاں آجائیں تو میں ان کے اصرار پر 92ء میں شیفیلڈ سے راچڈیل آگیا۔ راچڈیل کے ادارے سے متعلق تفصیلات بتاتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس ادارے کا نام جامعہ چشتیہ منیر الاسلام راچڈیل ہے' جب اس ادارہ کا آغاز ہوا تو مولانا محمد اعظم صاحب چشتی صاحب نے واضح طور پر اعلان کیا کہ ہم برادری ازم' علاقائیت اور لسانی اختلافات سے بالاتر ہو کر صرف دین کی سربلندی کیلئے کام کریں گے' جن افراد کو ہماری رائے اور سوچ سے اتفاق ہے وہ ہمارا ساتھ دیں' جو لوگ برادری ازم' علاقائیت اور لسانی اختلافات پر یقین رکھتے ہیں وہ ہمارے ساتھ شامل نہ ہوں کیونکہ ان چیزوں کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اور ہر برادری کے ایسے سنی العقیدہ لوگوں کے لئے جو خالصتاً" دین کیلئے کام کرنا چاہتے ہیں' ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ مولانا اعظم چشتی صاحب نے جو اس ادارے کے بانی ہیں' یہ فیصلہ بھی کیا کہ اس ادارے کے ٹرسٹی صرف علماء کرام ہوں گے' چنانچہ اس کے چار ٹرسٹی ہیں جن میں مولانا محمد اعظم چشتی صاحب' حضرت مولانا محمد یونس صاحب کاشمیری' حضرت مفتی محمد لقمان فاروقی بنگلہ دیشی شامل ہیں' جبکہ چوتھا ٹرسٹی میں ہوں۔ انہوں نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ منتظمین کو ٹرسٹیز نامزد کریں گے ان کا انتخاب نہیں کیا جائے گا کیونکہ انتخاب سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس ادارے کے تحت ایک "مسلم فیونرل سروس" بھی ہے جس کے تحت مسلمان مردوں اور عورتوں کو وفات سے تدفین تک کی رسومات میں مدد فراہم کی جاتی ہے جس میں غسل اور تجہیز و تکفین بھی شامل ہے۔ اس ادارے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان مردوں اور

Marfat.com



علامہ مفتی محمد منیر الزماں صاحب چشتی، پیر سید نصیر الدین صاحب نصیر گیلانی، حافظ قاری جاوید اختر صاحب
صوفی محمد ازرم چشتی اور دیگر لوگ مانچسٹر میں انٹر نیشنل نعت کانفرنس کے موقع پر

عورتوں کے جسموں کو ان کے مرنے کے بعد غیر مسلم نہ چھو سکیں، اس خدمت کا صرف اتنا ہی معاوضہ لیا جاتا ہے جتنے اخراجات ہوتے ہیں۔ ادارے کی دیگر دینی خدمات کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہر اتوار کو ہمارا درس ہوتا ہے جس میں چھوٹے بڑے سب ہی شریک ہوتے ہیں، بچیوں کیلئے ہم نے علیحدہ سیکشن ترتیب دیا ہے جہاں خواتین ہی انہیں دینی تعلیم فراہم کرتی ہیں۔ چشتیہ ویمن ایسوسی ایشن بھی قائم کی گئی ہے، میری اہلیہ اس کی رہنمائی کرتی ہیں اور میری بیٹی اس ایسوسی ایشن کے کاموں میں سرگرم رہتی ہیں، بالغ لڑکیوں کیلئے ہم علیحدہ تعلیمی مرکز قائم کرنے والے ہیں جس کیلئے ایک بلند پایہ معلمہ کو پاکستان سے بلایا جا رہا ہے۔ سولہ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کیلئے ہم اقامتی ادارہ بنا رہے ہیں جس کیلئے جگہ خریدلی گئی ہے۔ باضابطہ اجازت ملنے کے بعد ہم وہاں کام کا آغاز کریں گے وہاں جدید تقاضوں کے مطابق کل وقتی دینی تعلیم دی جائے گی، اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو مختلف ہنروں کی تربیت بھی دلائی جائے گی۔

علماء کے انگریزی زبان سے نابلد ہونے کے حوالے سے سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا منیر الزماں صاحب نے فرمایا کہ عربی مقولہ ہے کہ جس شخص نے کسی قوم کی زبان حاصل کرلی وہ اس قوم کے مکرو فریب سے بچ گیا اور میں برملا کہتا ہوں کہ جس ملک یا جس معاشرے میں رہیں اس کی زبان کو سیکھنا ضروری ہے۔ پاکستان سے جو زیادہ تر علماء کرام یہاں آئے ہیں انہوں نے عربی اور اردو کی تعلیم حاصل کی ہے وہ دین کیلئے کام کر رہے ہیں لیکن انگلش زبان سے عدم شناسائی کی کمی بہت زیادہ محسوس کی جا رہی ہے، اس کمی کو دور کرنے کیلئے ہم اپنے ادارے میں ایسے اساتذہ کی خدمات حاصل کریں گے جو انگلش پر عبور

Marfat.com

رکھتے ہوں اور دین کے کام کو انگریزی زبان کے ذریعے اچھی طرح سے عام کر سکیں۔ اس طرح بچے والدین سے بھی دور نہیں ہوں گے اور اپنی دینی روایات کو بھی برقرار رکھ سکیں گے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جامعہ چشتیہ منیر الاسلام اتنا مضبوط ہو جائے کہ یہ مثالی ادارہ کہلائے۔

اپنے صاحبزادگان کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ان کے بڑے صاحبزادے حافظ محمد عبدالحق سعید اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان سے حفظ بھی مکمل کر آئے ہیں' وہ راچڈیل میں اپنا کاروبار کرتے ہیں جبکہ مذہبی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ محمد ضیاء الحق اپنا کاروبار کر رہے ہیں وہ مانچسٹر میں نیوز ایجنٹ ہیں' محمد رضاء الحق جمیل چشتی' ایل ایل بی مذہبی لٹریچر کی اشاعت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ محمد اعجاز الحق فہیم چشتی نے بی اے کرنے کے بعد بریڈ فورڈ ایجوکیشن کالج سے ٹیچنگ کا کورس کیا ہے وہ ایک سکول میں ٹیچر ہیں' جبکہ مستقبل میں وہ مانچسٹر یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے محمد عرفان فیضی چشتی نے 1992ء میں مانچسٹر یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا تھا۔ مولانا مفتی منیر الزماں صاحب نے فرمایا کہ میری دلی خواہش تھی کہ میرا کوئی صاحبزادہ دینی تعلیم حاصل کرتا جب میرے سب سے چھوٹے بیٹے محمد عرفان فیضی چشتی نے ایل ایل بی کیا تو اس کے سب بہن بھائیوں نے ایک تقریب کا اہتمام کیا' وہاں میں نے کہا کہ میرے بچوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کر لی یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے لیکن میرے بچے اگر دینی تعلیم حاصل کرتے تو مجھے دوہری خوشی حاصل ہوتی' اس پر محمد عرفان فیضی نے مجھ سے کہا کہ اباجان میں خود کو دین کیلئے وقف کرتا ہوں' چاہے تعلیم کیلئے آپ مجھے پاکستان بھیجیں یا خود مجھے دینی تعلیم سے آراستہ کریں' اب یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس پر میں نے اس کو جامعہ الکرم ایٹن ہال میں داخل کرایا' الحمدللہ وہ وہاں سے تین سالہ کورس مکمل کر کے الازہر چلا گیا ہے۔ میرے اس بیٹے نے میری خواہش کی تکمیل کیلئے بہت بڑے ایثار سے کام لیا ہے کیونکہ ایل ایل بی کے بعد اسے سی آئی آر سی کمپنی بارہ ہزار پاؤنڈ سالانہ تنخواہ کی پیشکش کر چکی تھی لیکن اس نے میری خواہش کا اس قدر پاس کیا کہ اس پیشکش کو ٹھکرا کر دینی تعلیم کا آغاز کیا اور الحمدللہ 31 مئی 1998 کو اس کی دستار بندی ہوئی۔ مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے صاحبزادے محمد رضاء الحق جمیل چشتی نے ایل ایل بی کرنے کے بعد مذہبی لٹریچر کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے' اسلامی فقہ کی مستند کتاب بہار شریعت کا انہوں نے انگریزی میں ترجمہ کیا اور تین ہزار کی تعداد میں شائع کرائی جو کہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی' اب امریکہ میں ایک ایسے ادارے سے ان کا رابطہ ہے جو اسلامی کتابیں انگریزی میں ترجمہ کر کے مختلف ممالک میں پہنچاتے ہیں اور تقسیم کراتے ہیں۔ یہ امریکی ادارہ پیران پیر حضرت غوث الاعظم دستگیرؒ کی کتابوں کا انگریزی ترجمہ چھاپ کر یہاں پہنچاتا ہے اور میرا صاحبزادہ ان کو تقسیم کرتا ہے۔ حال ہی میں مفتی احمد یار خان صاحب کی تفسیر قرآن "نور العرفان" کا جنوبی افریقہ میں انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے' اس میں تحت اللفظ شاہ فرید الحق صاحب کا ہے اور حاشیہ پر مترجم تفسیر مفتی احمد یار خاں کی ہے۔ اس کے بہت سے نسخے منگوا کر انہوں نے یہاں تقسیم کئے ہیں۔

Marfat.com

مسلک اہلسنّت کے فروغ کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جس انداز سے یہ کام ہونا چاہئے تھا اس طرح سے نہیں ہو رہا' انفرادی طور پر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی خدمات بے مثال اور بہت زیادہ ہیں اگر اس طرح کے درد دل رکھنے والے دو چار اکابرین اکٹھے ہو جائیں تو انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ انفرادی طور پر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن محبوبی صاحب نوشاہی ' پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور مفتی گل رحمٰن صاحب نے اپنے اپنے حلقوں میں بہت اہم خدمات انجام دی ہیں لیکن جس طرح ایک مرکز اور ایک جھنڈے تلے کام ہونا چاہئے وہ نہ تو پاکستان میں ہے اور نہ یہاں پر ۔ اجتماعی کام کے حوالے سے سب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سب مل کر کام کریں گے لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہو رہا ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ پورے برطانیہ میں مسلک اہلسنّت کے حوالے سے راچڈیل ایک مثالی شہر ہے' یہاں نو مساجد ہیں جن میں سے چھ کا تعلق اہلسنّت سے ہے' ربیع الاول میں یکم سے بارہ تاریخ تک ہر مسجد میں روزانہ ایک محفل میلاد منعقد ہوتی ہے ۔ مفتی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مولانا محمد اعظم چشتی صاحب انتہائی پرعزم' سرگرم اور متحرک شخصیت ہیں 'یہاں کے مذہبی ' سیاسی اور سماجی مسائل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں 'لوگ ان کا بہت احترام کرتے ہیں اور ان سے ہر معاملے میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

مفتی محمد عبدالمالک لقمانوی



جید عالم دین ' خطیب باکمال ' سرفروش اہلسنّت ' استاذ الاساتذہ مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی جامع الصفات شخصیت ہیں - آپ طویل عرصہ سے برطانیہ میں ترویج و تبلیغ اسلام کی کاوشوں میں مصروف عمل رہے ہیں ' آپ کا تعلق علمائے حق کے ایسے خانوادہ سے ہے جسے پاکستان میں بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے - مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی دسمبر 1927ء میں تربیلا ضلع ہری پور ہزارہ کے نزدیک واقع گاؤں لقمانیہ میں پیدا ہوئے - یہ گاؤں تربیلا ڈیم بننے کے بعد ڈیم کی جھیل کے زمرہ میں آگیا ' آپ کے والد مکرم حضرت قاضی محمد فرید لقمانویؒ اپنے عہد کے نامور عالم دین تھے جبکہ آپ کے دادا مولانا رحمت اللہ لقمانویؒ بھی ایک مشہور عالم تھے ' آپ کے پردادا مولانا انور شاہ لقمانویؒ بھی عالم فاضل شخصیت تھے جبکہ آپ کے پردادا کے والد مکرم مولانا زید اللہ خان لقمانویؒ ' المعروف بابا لقمانویؒ مرحوم دو صدیاں قبل کچھ پٹھان قبائل کے ہمراہ مردان کے قصبہ کوٹھا سے ترک سکونت کر کے تربیلا کے علاقے لقمانیہ میں آئے تھے جہاں

Marfat.com



علامہ مفتی عبدالمالک صاحب لقمانوی ایک دینی محفل میں علامہ حافظ فاروق احمد صاحب چشتی 'ان کے والد گرامی الحاج سید احمد صاحب نقشبندی اور مفتی اکبر صاحب ہزاروی کے ساتھ

ان کو پٹھانوں کے ہمراہ "شاہ معراج" میں جائیداد ملی تھی 'مفتی صاحب کا خاندان آٹھ پشتوں سے دین حق کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ آپ کے اجداد کے پاس صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں سے طلباء دین مبین کی تعلیم کیلئے آتے تھے 'مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی کا تعلق پٹھانوں کے مشہور قبیلہ "اتمان زئی" کی ذیلی شاخ بارہ خیل سے ہے۔ مفتی صاحب بہت کم عمر تھے کہ آپ کے والدین اللہ کو پیارے ہو گئے جبکہ آپ آٹھ برس کی عمر میں اپنے دادا اور دادی کی سرپرستی سے بھی محروم ہو گئے تاہم آپ کا عزم تھا کہ آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ مفتی صاحب نے چھٹی جماعت تک دنیاوی تعلیم قبیلہ کے سکول سے حاصل کی' ساتھ ساتھ آپ کو اپنے بزرگوں سے ابتدائی دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے جس کے بعد آپ مشہور عالم دین مولانا قاضی عبدالسبحان کھلابٹیؒ کے پاس پہنچے اور باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز کیا بعد ازاں آپ مولانا عبدالغنیؒ کی سرپرستی میں آگئے جو ایبٹ آباد کے رہنے والے تھے اور انہوں نے پرانی پیلی بھیت میں شادی کی تھی۔ پھر انہوں نے سیالکوٹ میں اہلسنت کا سب سے پہلا مدرسہ غنیہ حنفیہ قائم کیا جو آج بھی فیض دین پھیلا رہا ہے' ان کا مزار سیالکوٹ کالج روڈ پر ہے۔ مولانا عبدالغنیؒ کی اہلیہ محترمہ مفتی صاحب کو اپنے ہمراہ پیلی بھیت لے گئیں جہاں انہوں نے مائی صاحبہ سے کہا کہ وہ دین کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ انہیں بریلی شریف کے ایک مدرسہ میں داخل کرا دیا گیا' ان دنوں محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمدؒ صاحب بریلی شریف کی مسجد بی بی جی میں شیخ الحدیث تھے اور کانپور کے مشہور عالم دین مولانا غلام قادر صاحب بھی وہیں پڑھاتے تھے۔

تقسیم ہند سے قبل مفتی صاحب واپس پنجاب آگئے ' پھر کراچی چلے گئے اور 1951ء میں ہری پور واپس آگئے۔ آپ نے بقیہ دینی تعلیم اور دورہ حدیث مولانا قاضی عبدالسبحان کھلابٹیؒ کی شاگردی میں

Marfat.com

مکمل کیا۔ تکمیل علوم کے بعد وہ دینی خدمات سرانجام دینے کیلئے جامعہ شریف مانسہرہ سے منسلک ہو گئے اور آٹھ سال تک وہاں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی کے بزرگوں کا سلسلہ قادریہ رہا اور وہ خواجہ عبدالغفور صاحب المعروف سوات والے باباجیؒ سے بیعت تھے جبکہ مفتی محمد عبدالمالک صاحب نے نقشبندیہ سلسلہ میں پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے والد مکرم حضرت پیر غلام محی الدینؒ صاحب نیریاں شریف کے دست حق پرست پر بیعت کی جو حضرت خواجہ محمد قاسمؒ صاحب موہڑوی کے خلیفہ مجاز تھے۔

مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی نے گفتگو کے دوران برطانیہ آنے کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپ 2 اگست 1983ء کو برطانیہ پہنچے تھے' سب سے پہلے آپ ہائی و یکمب آئے جہاں سے صوفی محمد افضل صاحب نے آپ کو سلو بلالیا' بعد ازاں محمد الیاس خان مانسہرہ والے آپ کو اپنی مسجد میں ہیرو لے گئے جہاں آپ کچھ عرصہ تک خدمات انجام دیتے رہے' اسی دوران پیر علاؤالدین صدیقی صاحب نے آپ کو برمنگھم بلالیا تاکہ آپ مفتی عبدالرسول صاحب جو پاکستان جا رہے تھے' کی جگہ ان کی مسجد میں دینی فرائض انجام دیں' اس پر آپ برمنگھم آگئے لیکن بعد میں آپ پھر ہیرو چلے آئے اور 1994ء تک وہاں دینی فرائض انجام دیتے رہے اسی دوران آپ پاکستان آئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ واپس برطانیہ آگئے جہاں آپ نے مختلف مساجد میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی نے فرمایا کہ جب میں پاکستان سے آرہا تھا تو جہاز میں ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ آپ برطانیہ جا تو رہے ہیں لیکن وہاں تو لوگوں کو قبلہ کا بھی پتہ نہیں ہے اور میں جب یہاں آیا تو یہ بات درست نکلی' واقعی لوگوں کو قبلہ کی سمت کا پتہ نہیں تھا' مساجد عام نہیں تھیں۔ لوگ کسی ایک مکان میں نماز ادا کرتے تھے' بعد میں مساجد بنانے کا سلسلہ شروع ہوا اور اب تو الحمدللہ یہاں بہت بڑی بڑی مساجد بن گئی ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے مفتی محمد عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ نئی نسل کو یہاں کے ماحول سے محفوظ رکھنے کی خواہش ہر مسلمان کے دل میں ہے اور دینی تعلیم کا جذبہ اور ذوق یہاں پاکستان کی نسبت زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں اولیائے کرام اور علمائے حق کی خدمات سے بھی بہت اثرات مرتب ہوئے ہیں جس کے نتیجہ میں انگریز بھی حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں برطانیہ میں تو اسلام خوشی سے داخل ہوا ہے یہاں کے لوگوں نے خود مسلمانوں کو بلایا ہے' پہلے اسلام یہاں مغلوب تھا اب اسلام یہاں سب پر غالب ہے۔

برطانیہ میں مسلک اہلسنّت کی روایات کو زندہ رکھنے میں علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ حضرت پیر علاؤالدین صدیقی نے برطانیہ میں سنیت کی بہت خدمت کی ہے اور جو لوگ غفلت میں مبتلا ہو چکے تھے انہیں خواب غفلت سے بیدار کر کے سنیت سے وابستہ کیا اور عقائد اہلسنّت کا بھرپور طریقے سے پرچار کیا جبکہ ان کے ساتھ ساتھ مفتی

Marfat.com

عبدالرسول صاحب منصور ' مفتی گل رحمان صاحب قادری اور مولانا غلام رسول صاحب جماعتی (لندن) نے بھی فروغ مسلک اہلسنّت کے حوالے سے بہت اہم کام کیا۔ حضرت ضیاء الامت ' پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے بھی برطانیہ میں اسلام کی ترویج کیلئے بے مثال کام کیا۔ ان کے علاوہ حافظ فاروق شاہ ' پیرزادہ محمد امداد حسین اور پیرزادہ ریاض الحسنین نے فروغ سنیت کیلئے خاصی محنت اور لگن کے ساتھ کام کیا ہے

مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانویؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اکثر علماء کرام نے برطانوی شہریت لے رکھی ہے لیکن میں نے پاکستانی شہریت کو برقرار رکھا ہوا ہے اور برطانوی پاسپورٹ نہیں لیا کیونکہ مجھے اس سے دلچسپی نہیں ہے اور اس میں بچپن کی اس بات کا بھی اثر ہے کہ ہم نے کم عمری سے ہی یہ سنا تھا کہ انگریزی سیکھنا کفر ہے جس بناء پر آج تک انگریزی بھی نہیں سیکھی اور اتنا عرصہ برطانیہ میں رہنے کے باوجود کوئی ایلوپیتھک میڈیسن بھی استعمال نہیں کی بلکہ ہمیشہ ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال کیا۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مفتی محمد عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ میں نے پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے ہمراہ پورے برطانیہ کے تبلیغی دورے کئے ہیں وہ جہاں بھی جاتے تھے مجھے ہمراہ لے کر جاتے اور میرا خطاب لازماً ہوتا تھا ' بریڈفورڈ سے لے کر لندن اور گلاسگو تک جہاں جہاں وہ تشریف لے جاتے میں ان کے ہمراہ ہوتا تھا۔ تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے مفتی محمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے دینی حوالے سے بعض مختصر رسائل تحریر کئے ہیں جن میں سے ایک قرآن مجید کے تعارف پر مبنی ہے۔ نماز کے بعد کلمہ شریف کے بلند آواز میں ورد کے فضائل پر ایک رسالہ تحریر کیا جبکہ کچھ دیگر دینی امور پر رسائل تحریر کئے۔ میں نے نماز حنفی کے حوالے سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں نماز حنفی کو حدیث پاک کے ذریعے سے ثابت کیا گیا ہے۔

مفتی محمد عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میرے بچے اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ رکھیں۔ الحمدللہ میرا بڑا بیٹا صاحبزادہ مصباح المالک لقمانوی بہت بڑا عالم ہے ' اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبولیت عطا فرمائی ہے ' شروع میں مصباح المالک کا تعارف میری وجہ سے ہوتا تھا اب مصباح المالک کی وجہ سے لوگ مجھے پہچانتے ہیں۔ میرے دوسرے بچے بھی بہت کامیابی سے حصول علم کے بعد دینی خدمات میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق ہاشمی

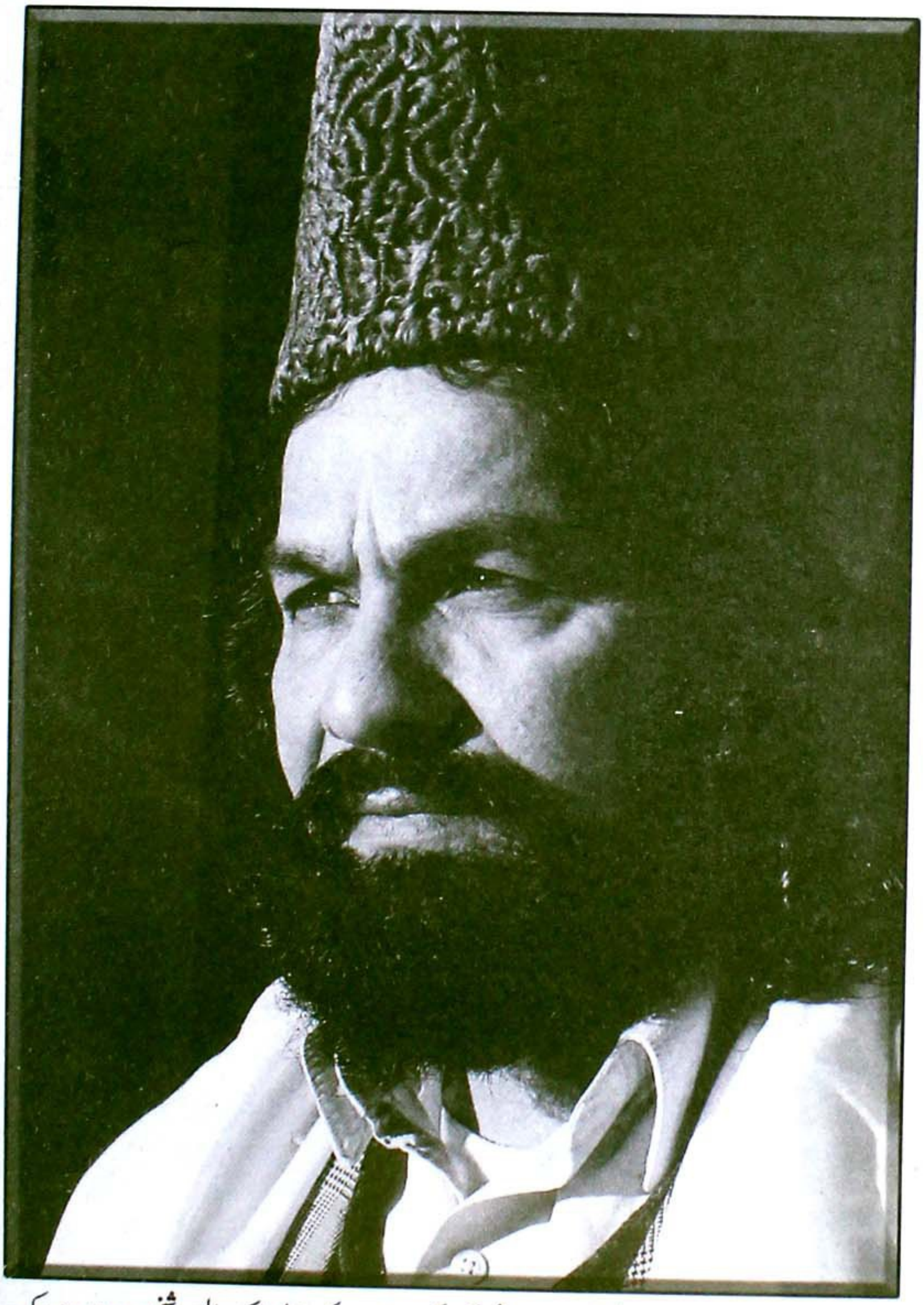

صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی گوناگوں صفات کی حامل ایک ایسی شخصیت ہیں جو بیک وقت دینی و عصری علوم سے اعلیٰ سطح تک بہرہ ور ہیں۔ حق گو، بے باک اور شعلہ بیان مقرر ہیں۔ ثنا خوانی مصطفےٰ میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ خوش بیان ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے خوش نویس بھی ہیں۔

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی مصر کے نامور قاری الشیخ محمد العصفور کے ساتھ

اچھے شعر کہتے ہیں' پہلے محشر تخلص تھا اب ہاشمی لکھتے ہیں - 1979ء سے انگلینڈ میں آباد ہیں' پہلے و ٹفورڈ میں اور اب ہونسلو میں دینی' تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں-

خاندانی پس منظر اور ابتدائی حالات

انٹرویو کے آغاز پر علامہ صاحب نے اپنے ابتدائی حالات کے بارے میں فرمایا' میں 11 نومبر1949ء کو آزاد کشمیر ضلع کوٹلی کے ایک گاؤں کوٹلہ شریف میں جو سرساوہ ویلی میں واقع ہے' میرے والد گرامی کا نام حضرت مولانا حسن محمد صاحب ہاشمیؒ ہے- آپ نے طویل عرصہ تک آرمی میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے- آپ کی شخصیت ان گنت اوصاف کی حامل تھی' باطنی علوم میں آپ کا ایک خاص مقام تھا' آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ قومی کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا- آپ کا عارفانہ کلام دو زبانوں میں موجود ہے - آپ کا وصال 1980ء میں ہوا اور آپکا مزار مبارک کوٹلہ شریف ہی میں ہے (حضرتؒ کا تفصیلی ذکر آگے آئے گا)-علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد کا ٹھکانہ پوٹھوار کا علاقہ ضلع گوجر خان تھا لیکن میرے پردادا جی پیر جمال الدینؒ دعوت ارشاد کے سلسلے میں آزاد کشمیر تشریف لے گئے تھے-

حصول تعلیم اور اساتذہ

صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ میری زندگی پر والد گرامی کی شخصیت کا بڑا گہرا اثر ہے- میں نے یونیورسٹی' کالج اور مدارس میں وہ چیز نہیں پائی جو مجھے اپنے والد گرامی کی شخصیت اور آپ کی ذات سے ملی تھی- تاہم میں نے پنجیڑہ ضلع کوٹلی میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور 1960ء میں

Marfat.com

11 سال کی عمر میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ غوثیہ دربار عالیہ گولڑہ شریف میں داخل ہوگیا- وہاں میں نے درس نظامی کی ابتدائی تعلیم (صرف و نحو، منطق، تفسیر اور دیگر بنیادی کتب) حاصل کی بعدازاں 1963ء میں اسلامک یونیورسٹی بھاولپور چلا گیا جو پہلے جامعہ عباسیہ تھی اس کی بنیاد ریاست بھاولپور کے نواب پنجم سر صادق عباسی نے رکھی تھی اور اس کے پہلے شیخ الجامعہ غلام محمد صاحب گھوٹوی تھے جو اس وقت فنون کے امام تھے - ان کے صاحبزادے مولانا عبدالحئ چشتی صاحب مجھے گولڑہ شریف سے وہاں لے گئے تھے - وہاں بیک وقت عصری (انگلش) اور دینی تعلیم کا بندوبست تھا- جامعہ میں جدید نصاب رائج تھا- میں نے وہاں درس نظامی میں تفسیر، حدیث، علم کلام، منطق، فلسفہ اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور قراءت و تجوید کا کورس مکمل کیا ساتھ ہی ساتھ میں نے عصری تعلیم بھی حاصل کی اور 1970ء میں اسلامک یونیورسٹی بھاولپور سے الشہادۃ العالمیہ کے ساتھ ساتھ بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی - بعدازاں میں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا اور 1973ء میں ایم اے عربی کی ڈگری امتیازی پوزیشن میں حاصل کی-

علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایم اے عربی کے لئے میں نے جو مقالہ لکھا وہ زمانہ جاہلیت کے ایک عرب شاعر قیس ابن خطیم اور اس کی شاعری کے موضوع پر تھا- مدینہ میں دو قبیلے تھے 'اوس اور خزرج' حضرت حسان بن ثابتؓ کا تعلق قبیلہ خزرج سے اور قیس کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا - یہ دونوں اپنے اپنے قبیلہ کی شان میں اور ایک دوسرے کے خلاف شعر کہتے تھے - قیس ابن خطیم کی ملاقات نبی کریمؐ سے ہوئی تو آپ نے اس کو قبول اسلام کی دعوت دی 'اس نے غور و فکر کے لئے ایک سال کی مہلت مانگی لیکن وہ سال پورا ہونے سے پہلے ہی قتل ہوگیا - اس نے بہت اچھے شعر کہے ہیں 'میں نے اسی پر تحقیق کی اور مقالہ لکھا - میرے گائیڈ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب تھے جو اس وقت پنجاب یونیورسٹی سے ریٹائر ہو چکے ہیں - وہ پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ اور پروفیسر حضرات میں واحد ایسی شخصیت تھے جو فصیح و بلیغ عربی میں گفتگو کرتے تھے - میں نے ان سے کافی علمی استفادہ کیا - ان کے علاوہ عبدالصمد صارم صاحب بھی میرے استاد تھے جو کئی عربی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہیں - پنجاب یونیورسٹی میں میں نے پروفیسر حافظ نور الحسن صاحب مرحوم سے تفسیر پڑھی - پروفیسر صاحب نے انار کلی کی ایک چھوٹی سی مسجد میں قرآن حکیم کا درس بارہ سال کی مدت میں مکمل کیا-

اپنے اساتذہ کرام کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ گولڑہ شرف میں حضرت مولانا اللہ بخش صاحبؒ میرے بہت ہی محترم استاد بلکہ محسن ہیں- آپ وہاں پچیس تیس سال امامت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے ہیں - ان کے علاوہ میرے ایک اور استاد محترم مولانا مشتاق احمد چشتی صاحب تھے جو مولانا مفتی فیض احمد صاحب گولڑوی کے چھوٹے بھائی ہیں اور اب مدرسہ انوار العلوم ملتان میں شیخ الحدیث ہیں - ان کے علاوہ اسلامک یونیورسٹی بھاولپور میں جن استاد مکرم کا شاگرد ہونے پر مجھے فخر ہے وہ رازی دوراں 'غزائی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت ہے- میں ان سے بے حد متاثر ہوا' محض درس کی حد تک نہیں بلکہ میں آپ کے مواعظ اور جلسوں میں بھی

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی اپنے گولڑہ شریف کے استاد حضرت مولانا اللہ بخش صاحب کے ساتھ
1986ء میں مدینہ شریف میں

انتہائی ذوق و شوق سے شرکت کرتا۔ میں ذاتی طور پر بھی آپ سے سوالات کرتا اور آپ انتہائی تسلی بخش جوابات سے مجھے نوازتے۔ حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحبؒ سے میں نے حدیث پڑھی۔ حضرت مولانا حسن الدین ہاشمی صاحب جنہوں نے اب امریکہ میں اکیڈمی قائم کی ہے اور وہ اس کے پرنسپل ہیں، میرے فقہ کے استاد تھے۔ حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹویؒ کے فرزند مولانا عبدالحئ چشتی صاحب سے میں نے منطق، نحو، معقول اور منقول کی تعلیم حاصل کی۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے تفسیر مولانا شمس الحق افغانی صاحب سے پڑھی جو دیوبندی مکتبہ فکر کے بہت بڑے عالم تھے اور دار العلوم دیوبند میں شیخ التفسیر بھی رہے ہیں۔ اگرچہ ان سے مسلک کا اختلاف تھا لیکن ان کی علمیت اپنی جگہ۔ وہ پرانے دیوبند علماء میں سے ایک ایسے عالم تھے جو فصیح و بلیغ عربی میں تقریر کرتے تھے۔ وہ بھی اسلامک یونیورسٹی میں استاد تھے۔ ان کے علاوہ میں نے ڈاکٹر قمر الدین خان صاحب سے تاریخ اور شیخ عبدالرشید نعمانی صاحب (کراچی) سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ یہ دونوں اساتذہ انتقال فرما چکے ہیں۔

غیر نصابی سرگرمیاں اور اے ٹی آئی

دوران تعلیم اپنی غیر نصابی سرگرمیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ مجھے بچپن سے تعلیم کا بہت شوق تھا اور سکول، کالج، یونیورسٹی میں ہر کلاس میں ہمیشہ اول ہی آتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں غیر نصابی سرگرمیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا۔ میں بچپن ہی سے خوش نویس تھا، تختی شوق سے لکھتا تھا، تبدریج اس میں ترقی ہوتی گئی اور اب اللہ کے فضل سے کتابت کی

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی پیر سید نصیر الدین صاحب نصیر اور حافظ عبدالغفار صاحب چشتی کے ساتھ

محتاجی نہیں ہے - میں نے فٹ بال ' ہاکی ' کبڈی ' پیراکی میں بھی حصہ لیا اور ان سب کے سرٹیفکٹ میرے پاس ہیں - سول ڈیفنس کا کورس پاس کیا اور اس کی سند صاصل کی - پنجاب یونیورٹی میں جب میں ایم اے فائنل میں تھا تو ساتھیوں نے عریبک سوسائٹی کے صدر کے عہدہ کے لئے کھڑا کیا اور ایک زبردست مقابلہ کے بعد میں ووٹوں کی برتری سے صدر منتخب ہو گیا ' میرے پینل سے جنرل سکریٹری کے لئے میرے دوست اور مشہور سکالر علامہ مولانا احمد علی قصوری لاہوری منتخب ہوئے - اس وقت یونیورسٹی طلبہ یونین کے صدر مخدوم جاوید ہاشمی اور جنرل سکریٹری الطاف پرویز تھے جبکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر علامہ علاؤ الدین صدیقی مرحوم تھے - پنجاب یونیورسٹی میں انجمن طلباء اسلام (اے ٹی آئی) کو متعارف کرانے والوں کی کوششوں میں میرا حصہ بھی تھا - میرے کلاس فیلو نذیر احمد غازی (جو پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل ہیں) اور اقبال اظہری اس میں پیش پیش تھے اور ان سے اکثر رابطہ رہتا تھا - اس وقت ہمیں اس انجمن کے قیام میں میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کا تعاون بھی حاصل تھا اور میاں صاحب کے زیر صدارت اردو بازار میں ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں دیگر احباب کے علاوہ میں اور نذیر احمد غازی بھی شریک تھے - یونیورسٹی میں ان دنوں دو طبقے تھے ' ایک سرخے اور دوسرے اسلام پسند - اے ٹی آئی کے قیام سے قبل الیکشن میں ہمارے احباب کا جھکاؤ اسلامی جمعیت طلبہ کی طرف ہوتا تھا مگر اے ٹی آئی کے قیام اور ترقی نے طلبہ کو ایک متبادل پلیٹ فارم مہیا کر دیا تھا -

بیعت اور دربار عالیہ گولڑہ شریف

صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے فرمایا ' دربار گولڑہ شریف ہمارا خاندانی پیر خانہ ہے - میرے دادا جی حضرت دیوان پیر غلام محمد صاحب ہاشمیؒ ' میرے والد گرمی حضرت مولانا پیر حسن محمد صاحب ہاشمیؒ اور میرے چچا جان حضرت مولانا قاری سخی محمدؒ صاحب پیامی ہاشمیؒ

Marfat.com

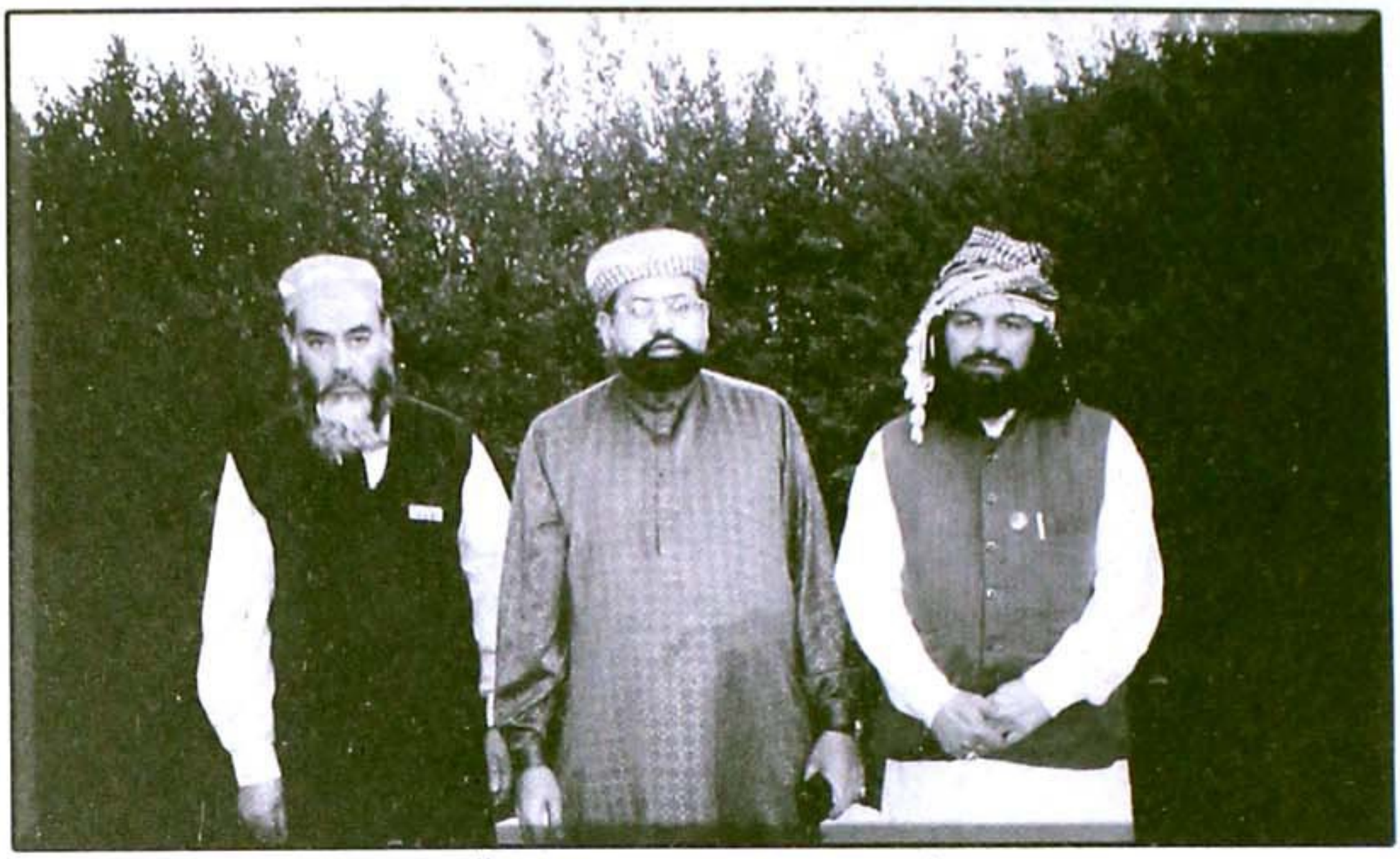

صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی، حضرت علامہ سید حامد سعید شاہ کاظمی صاحب اور سید احمد شاہ صاحب

بڑی سرکار گولڑوی حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ سے بیعت تھے - میری بیعت حضرت پیر غلام محی الدین صاحب المعروف قبلہ بابوجیؒ سے ہے - قبلہ بابوجی بچوں کو بیعت نہیں فرمایا کرتے تھے - ایک مرتبہ گولڑہ شریف میں حضرت مولانا جلال الدین رومی کا عرس تھا - میرے فارسی کے ایک اور استاد مولانا محمد فاضل صاحب نے، جو قبلہ بابوجیؒ کے خطوط لکھا کرتے تھے اور اب اس دنیا میں نہیں ہیں، مجھ سے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں بابوجیؒ سے بیعت کراتا ہوں - عصر کا وقت تھا، قبلہ بابوجیؒ نیچے گیراج میں تشریف فرما تھے - آپ کا معمول تھا کہ آپ عصر کی نماز وہیں ادا فرماتے تھے اور اس کے بعد پنڈی پرانے قلعہ تشریف لے جاتے تھے - جب مجھے پیش کیا گیا تو قبلہ بابوجیؒ نے کوئی تعرض نہیں فرمایا بلکہ مجھے بیعت فرما لیا - اس وقت میری عمر بارہ تیرہ برس تھی - آپ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ پانچ وقتہ نمازوں کی مکمل پابندی کرنا ہے، ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ درود شریف اور کلمہ شریف پڑھنا ہے -

علامہ صاحب نے اپنے پیر خانہ کی شان میں مزید فرمایا کہ قبلہ بابوجی صاحبؒ نے صاحبزادگان کی دینی اور روحانی تربیت کے لئے خصوصی اتالیق مقرر کر رکھے تھے - مولانا فتح محمد صاحب بچوں کے استاد تھے وہ بھی مولانا غلام محمد صاحب گھوٹویؒ کے شاگردوں میں سے تھے - وہ بڑے سخت گیر تھے اور تربیت میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے - پیر سید نصیرالدین شاہ صاحب تقریباً میرے ہم عمر ہیں اور ان کے ساتھ دوستانہ ماحول تھا - قبلہ بابوجی صاحبؒ کی پوری شخصیت آج بھی ذہن اور قلب پر نقش ہے - جب آپ کا نام آتا ہے اور آپ کی صورت مبارک سامنے آتی ہے تو پھر اس دور میں گولڑہ شریف میں روحانیت اور احترام کی جو فضا تھی وہ پوری کی پوری سامنے آجاتی ہے - تمام طلبہ و اساتذہ اور تمام مریدین کی عزیز ترین خواہش یہ ہوتی تھی کہ قبلہ بابوجیؒ بس ایک نظر ان کی طرف دیکھ لیں - میری خوش قسمتی کہ آپ کی مجھ پر

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی علامہ پیر علاؤالدین صاحب صدیقی اور علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی

انتہائی شفقت کی نظر تھی - میں اس زمانے میں نعت بھی پڑھتا تھا اور میری آواز بہت اچھی تھی - ایک بار جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف کے ہفتہ وار جلسہ میں نماز عشاء کے بعد لاؤڈ سپیکر پر میں نے نعت پڑھی جسے صاحبزادگان یعنی بڑے لاجی اور چھوٹے لالہ جی نے اپنی قیام گاہ پر سماعت فرمایا تو دوسرے دن دریافت فرمایا کہ رات کو فلاں نعت کس نے پڑھی تھی' اساتذہ نے بتایا کہ یہ ہمارا شاگرد عبدالحق ہاشمی ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بلبل چمن غوثیہ ہے - اس کے بعد وفات سے قبل جب بھی ملتے تو ازراہ مہربانی فرماتے' یہ بلبل چمن غوثیہ ہے - آپ نے میرے بارے میں اساتذہ کو ہدایت کی ہوئی تھی کہ اسے نعت کے سلسل میں گولڑہ شریف تک محدود رکھا جائے' اگر کہیں باہر سے بہت اصرار ہوتا تو پہلے قبلہ بابو جی کی منظوری حاصل کی جاتی تھی -

علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ صحیح عقیدہ قائم رکھنے اور سنیت کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہنے میں میرے پیر خانہ کا بہت بڑا رول ہے اور میرے دل میں پیرو مرشد کے لئے جو بے پناہ عقیدت و محبت ہے اس نے روحانی طور پر ایک ریموٹ کنٹرول کی طرح میرے عقیدہ کو محفوظ رکھا - حالانکہ میرے اساتذہ میں دوسرے مکاتب فکر سے وابستہ شخصیات بھی شامل تھیں لیکن میں ان سے علم تو حاصل کرلیتا تھا مگر میں نے آج تک کبھی اپنے عقیدہ میں (جو مجھے وراثتاً" ملا ہے اور جس کے بارے میں میرا ایمان ہے کہ وہی حق اور سچ ہے جس کی بنیاد عشق الٰہی ہے اور جس کی اساس حب رسولؐ اور احترام رسولؐ ہے) فرق نہیں آنے دیا اور اللہ کی ذات سے امید ہے کہ آخر دم تک اسی پر قائم رہوں گا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ میں نے آج تک خطابت و امامت کے دوران کبھی بھی کسی دوسرے مکتبہ فکر پر یا کسی کی ذات پر ATTACK نہیں کیا بلکہ میں ہمیشہ مثبت انداز میں اپنے مسلک کی ترجمانی کرتا رہا ہوں - اسی اصول پر عمل

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی مئی 1997ء میں گولڑہ شریف میں مولانا فتح دین صاحب آف میلسی کے ہمراہ

پیرا رہتے ہوئے میں نے یہاں عید میلادالنبیؐ کے جلوس نکالے اور اللہ کے فضل و کرم سے ان جلوسوں میں دوسرے مکاتب فکر کے لوگ بھی شامل کئے - میرے پاس ویڈیو موجود ہے جس میں وہ لوگ باقاعدہ جلوس میں شرکت کر رہے ہیں - میں اس سلسلے میں علماء اہل سنت والجماعت سے اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ دوسرے مکاتب فکر سے گھبرا کر ان سے دوری اختیار کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ ان کے سامنے بیٹھ کر مثبت طریقہ سے دلائل کی روشنی میں ان کو قائل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پاکستان میں دینی و تدریسی خدمات

صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ تکمیل تعلیم کے بعد میں نے محکمہ تعلیم میں ملازمت کرلی اور کلاس ون گزیٹڈ پوسٹ پر بطور لیکچرر میرا تقرر آزاد کشمیر کے میرپور کالج میں ہوا وہاں سے کھڑی شریف اسلامک یونیورسٹی والوں نے ڈیپوٹیشن پر میری خدمات حاصل کرلیں اور میں چار سال تک بحیثیت لیکچرر وہاں خدمات انجام دیتا رہا - ساتھ ہی اعزازی طور پر میں ایک اور رجسٹرڈ ادارہ اسلامک سنٹر میں بھی جمعہ کو جاتا تھا تو وہاں کے خطیب صاحب مجھے بھی موقع دیتے تھے - کھڑی شریف کی مساجد میں بھی میں خطابت کے فرائض انجام دیتا رہا - میرپور میں جلسوں اور اعراس کے موقع پر میرے خطابات ہوتے تھے - پنجیڑہ کے جنوب میں ایک بہت بڑی گدی سیاہ شریف میں میری تقاریر ہوتی تھیں - یونیورسٹی میں خدمات کے ساتھ ساتھ جلسوں اور جلوسوں میں بھی مصروفیات جاری رہتی تھیں - میں نے ہر مثبت تحریک کی تائید کی لیکن باضابطہ طور پر کسی جماعت میں شمولیت اختیار نہیں کی۔

برطانیہ آمد

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں کھڑی شریف

Marfat.com

یونیورسٹی میں بطور لیکچرر خدمات انجام دے رہا تھا کہ 1979ء میں اسلامک سنٹر وٹفورڈ سے گولڑہ شریف میں حضرت لالہ جی صاحبؒ کو درخواست کی گئی ہمیں ایک ایسا عالم دین چاہئے جسے اردو کے علاوہ عربی، انگلش اور علوم اسلامیہ پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔ حضرت لالہ جی صاحبؒ نے ازراہ مہربانی ان لوگوں کو میرا نام بھیج دیا جس پر انہوں نے مجھے سپانسر لیٹر روانہ کر دیا۔ پہلے تو میں نے ان سے معذرت کی کہ میں یہاں اچھے عہدہ پر کام کر رہا ہوں اور والدین کے قریب ہوں، پھر مجھے لالہ جیؒ صاحب کی طرف سے ہدایت ملی چنانچہ میں نے ان سے عرض کی کہ اگر آپ نے میرا نام بھیج دیا ہے اور آپ کا حکم ہے تو میں اس کی تعمیل کروں گا چنانچہ میں 1979ء میں یہاں آگیا اور دو سال اور چند ماہ وٹفورڈ میں امامت، خطابت اور بچوں کو تدریس کے فرائض انجام دیتا رہا لیکن بعض اختلافات کی وجہ سے میں وہاں سے علیحدہ ہو گیا اور اس کے بعد 1982ء میں ہونسلو آگیا۔

ہونسلو جامع مسجد

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں 1982ء میں اسلامک سنٹر ہونسلو (مرکزی مسجد) سے وابستہ ہو گیا۔ ابتدا میں یہ مسجد ایک مکان میں قائم تھی۔ میں 1994ء تک یعنی 12 سال یہاں خدمات انجام دیتا رہا اس دوران نئی مسجد کا کام شروع ہو چکا تھا۔ قریباً تین سال میں پرائیوٹ طور پر تدریس کا کام کرتا رہا اور 1997ء میں پاکستان چلا گیا قریباً ڈھائی سال وہاں قیام کے بعد 1999ء میں میں ہونسلو واپس آگیا۔ ماضی میں ہونسلو میں چار سال تک میری تقریر کرکٹ گراؤنڈ انڈین جمخانہ میں سن رائز ریڈیو سے پورے یورپ میں براڈ کاسٹ ہوتی رہی اسی طرح عید کی نماز براڈ کاسٹ ہوتی تھی۔ 1994ء میں مسجد انتظامیہ کے بعض افراد نے مبینہ زیادتی کرتے ہوئے مجھ میں اور مسجد میں فاصلے ڈال دئے۔ عوام کی اکثریت میرے حق میں تھی، پانچ رکنی کمیٹی قائم کی گئی اس نے بھی میرے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ 2000ء کے آخر میں میں نے دوبارہ ہونسلو جامع مسجد میں جزوی 'میں خدمات انجام دینا شروع کر دیں' میں وہاں کلاسز لے رہا ہوں۔ میرے علاوہ علامہ جعفر بلال صاحب برکاتی اور علامہ نثار سلیمانی صاحب بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے ہمیشہ اس بات کو سخت ناپسند کیا ہے اور اس سے گریز کیا ہے کہ کسی مسجد یا مدرسہ میں جگہ حاصل کرنے کے لئے کوئی محاذ آرائی کی جائے یا دیگر علماء کے خلاف کوئی سازش کی جائے یا امام اور مسجد کمیٹی کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھا کر امامت پر قبضہ کر لیا جائے مجھے کئی جگہ سے پیشکش ہوئی لیکن میں نے صاف کہہ دیا کہ اگر پہلے ہی کوئی خطیب یا امام موجود ہے تو میں وہاں نہیں آؤں گا۔ حالانکہ میری اس روش سے میرے بعض دوست ناراض بھی ہوئے لیکن میں نے اپنا اصول ترک نہیں کیا دوسرا یہ کہ یہاں بعض کمیٹیوں کی RECEPTION تو بہت اچھی ہوتی ہے لیکن وہ SEE OFF بڑے برے طریقہ سے کرتی ہیں۔

تحریری خدمات

صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ میں ہونسلو میں تقریر کے ساتھ ساتھ

Marfat.com



(دائیں طرف سے) جامع مسجد ہونسلو کے ٹرسٹی الحاج راجہ محمد یعقوب مرحوم' صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی' حضرت مولانا الحاج مظہر الدین صاحب (مدینہ طیبہ) اور فضل الرحمٰن صاحب

تحریری طور پر بھی کچھ نہ کچھ خدمات انجام دیتا رہا - اس دوران میں نے دینیات اور اخلاقیات کے مختلف موضوعات مثلاً "غیبت کے منفی پہلو' رمضان شریف' شب برات' شب قدر اور دیگر فقہی معاملات کے بارے میں مضامین تحریر کئے - میں ہر دو ماہ بعد نمازوں کا ٹائم ٹیبل بھی شائع کرتا تھا - اس کے علاوہ میں نے "میزان الحق" کے نام سے ایک اخبار بھی نکالا اور اسے پورے برطانیہ میں بھیجا لیکن اسکے مزید شمارے نہ نکل سکے - اس کی تمام تر کتابت میں نے خود ہی کی تھی - کتابت کا فن سب سے پہلے میرے چچا مولانا شیخ محمد پیامی ہاشمی صاحب نے اپنایا - انہوں نے ایک قلمی قرآن پاک بھی لکھا' جو اس وقت گولڑہ شرف میں پیر سید نصیرالدین شاہ صاحب کے پاس ہے - آپ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا اور میرے چچا جان سے وہ خود لے گئے تھے - میرے بڑے بھائی صاحبزادہ مولانا محمد عبدالرزاق صاحب بھی فن کتابت میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں - آپ 27 سال آرمی میں خطیب رہے اور بڑے شعلہ بیان مقرر ہیں - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے پیر سید نصیرالدین شاہ صاحب کی کتاب نام و نسب کی تمہید اور تبصرہ لکھا تھا لیکن وہ کچھ اختلافی مسئلہ تھا اس لئے وہ سلسلہ وہیں ختم ہو گیا - ایک اور ادارے کے ذریعہ کچھ کتابیں شائع ہوئیں ان میں بھی میرا حصہ تھا - میرے پاس کئی کتابوں کے مسودے تیار ہیں' ان کو آخری شکل دینا باقی ہے - ایک اور اہم کتاب پر کام کر رہا ہوں لیکن قبل از وقت اس کے بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتا - میں نے اس کام کے لئے بخاری شریف سمیت کئی کتابیں سعودی عرب سے منگوائی ہیں - اب بہت سے مفسرین کی تفسیریں EXPIRE ہو رہی ہیں - انہوں نے جذبات میں آکر بعض ایسی باتیں لکھی ہیں کہ اب سائنس ان کی تردید کر رہی ہے - علماء کرام کو چاہئے کہ وہ لوگوں کی سمجھ اور فہم کے مطابق بات کریں - لوگ پنجابی شعر سن سن کر تھک گئے ہیں - میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ بعض اوقات ہمارے بعض حضرات دلائل کے بجائے

Marfat.com



ہونسلو میں دو انگریز نوجوان صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں

اوچھے ہتھیاروں پر آجاتے ہیں' فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس قرآن موجود ہے' آپ کے پاس حدیث موجود ہے' دلائل سے بات کریں' صرف ریسرچ کی ضرورت ہے۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں کسی کو پابند نہیں کرتا۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو خوش ضرور کریں لیکن اس طرح کہ وہ لوگ اپنے سینوں میں اور اپنے دماغ میں کوئی پیغام لے کر گھر جائیں۔

Marfat.com

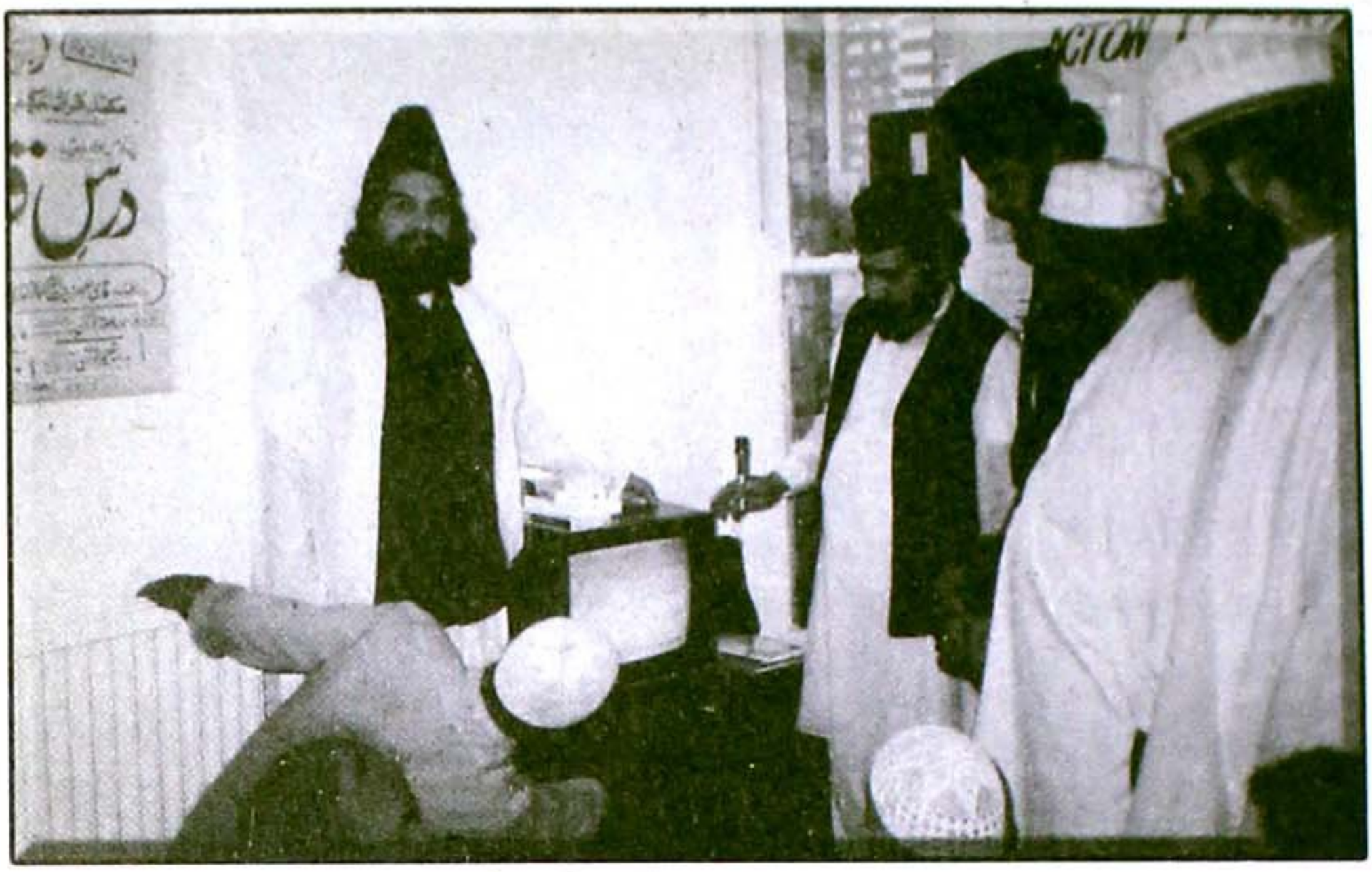

ادارہ صوت القرآن لندن کے دفتر میں صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی، علامہ قاری غلام رسول صاحب اور قاری طالب حسین مدنی صاحب و دیگر حضرات

رویت ہلال کا مسئلہ

برطانیہ میں رویت ہلال کے مسئلہ پر اختلافات اور ان کے حل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ بعض اوقات اختلاف صحیح بنیاد پر بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات ہم لوگ ضد کا بھی شکار ہو جاتے ہیں - ایک بار ایک اجلاس ہوا اس میں علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب اور دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام اکٹھے ہوئے ' ایک فارمولا وضع کیا گیا ' اس پر دو چار سال عمل ہوا ' رمضان اور عیدین ایک ہی دن ہوئیں لیکن جوں ہی لوگ اس فارمولے سے ہٹے تو پھر اختلافات کا شکار ہو گئے - فارمولا یہ تھا کہ برطانیہ کی آبزرویٹری تائید کرے کہ چاند دیکھا جا سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ برطانیہ کے قریب ترین کسی اسلامی ملک سے چاند دیکھنے کی شہادت حاصل کی جائے ' اس کے بعد اعلان کر دیا جائے - رویت ہلال کے سلسلے میں شرعی نقطہ نظر سے کوئی ملک کسی دوسرے ملک کی پیروی کرنے کا پابند نہیں ہے - ہمیں یہاں کے چاند کے مطابق آغاز رمضان اور عید کا تعین کرنا چاہئے - ویسے تو پانچ ماہ ' شعبان ' رمضان ' شوال ' ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے چاند دیکھنے واجب ہیں - شعبان کا علم ہو گا تو رمضان کی ابتدا ہو گی - اگر مطلع ابر آلود ہو تو 29 کے بجائے 30 دن پورے کرنے کا حکم ہے لیکن یہاں 29 ہی کا علم نہ ہو کہ 29 کب ہوئی تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے - میں نے یہ تجویز دی تھی کہ اگر چند علماء گواہ ساتھ لے کر سال میں دوبار ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ابر کے اوپر جا کر شہادت حاصل کر لیں تو برطانیہ کے تمام مسلمانوں کے لئے سہولت ہو جائے گی ' کیونکہ ایسے آلات موجود ہیں جن کی مدد سے اوپر جا کر چاند دیکھا جا سکتا ہے -

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب' صاحبزادہ ولی محمد صاحب اویسی سجادہ نشین دربار سلطان بالادین شاہ پور شریف بہاولپور اور صاحبزادہ محمد جمیل ہاشمی

علامہ صاحب نے فرمایا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس خالص دینی مسئلہ کو بعض اوقات انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے - مثال کے طور پر یہاں ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ عید کب کرنی ہے تو انہوں نے دریافت کیا کہ فلاں لوگ کب کر رہے ہیں -انہیں بتایا گیا کہ ان لوگوں نے ہفتہ کا اعلان کیا ہے تو ان بزرگ نے فرمایا کہ تم اتوار کا اعلان کر دو - یہ طرز عمل بہت غلط ہے - اسی وجہ سے فیکٹریوں میں کام کرنے والے لوگ اور سکولوں کالجوں میں پڑھنے والے بچے عید کا صحیح طور پر اہتمام نہیں کر سکتے اور پھر انہیں چھٹی کا بھی مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ انتظامیہ اور ان کے ساتھی ان کا مذاق اڑاتے ہیں کہ مسلمان اپنا تہوار بھی ایک روز نہیں منا سکتے - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ جہاں تک آبزرویٹری کا تعلق ہے ان کی انفارمیشن 99 فیصد درست ہوتی ہے - ہم نے ایک بار ان کی ہسٹری منگوائی تو معلوم ہوا کہ ان کی پیش گوئی سو فیصد درست تھی کہ چاند کب دیکھا گیا ہے -ان کے بیان میں کہا گیا تھا کہ ہم اپنی انفارمیشن کے بارے میں 99 فیصد یقین رکھتے ہیں - ایک فیصد یقین نہ ہونے کی وجہ سے شک کی بنیاد پر علماء نے کہا کہ ہم ان کی شہادت کے محتاج نہیں ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں بڑی اصلاحات کی ضرورت ہے کیونکہ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے اور یہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے -

نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے اقدامات

برطانیہ میں مسلمانوں خصوصاً" نوجوانوں کو دینی تعلیم دینے اور انہیں دین کے قریب رکھنے کے لئے ضروری اقدامات کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت میں دو چیزیں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں ' ایک نصاب اور دوسرا معلم - اگر یہ دونوں چیزیں وقت کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہوں گی تو کوئی تبدیلی نہیں آ سکے گی - یہاں ہمارے علماء کی اکثریت کو زبان کا مسئلہ درپیش ہے - ہمارے بعض علماء جس طرح کی انگلش جانتے اور بولتے ہیں یہاں کے بچے اسے نہیں سمجھتے اور وہ علماء

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی اور صاحبزادہ علامہ ساجدالرحمٰن صاحب

جنہوں نے یہاں تعلیم حاصل کی ہے اور جو یہاں کے مطابق انگلش جانتے اور بولتے ہیں وہ دین کا پورا علم نہیں رکھتے' صرف انگلش بولنے سے تو مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ انگلش پر عبور کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کی نالج بھی لازمی ہے۔ میں خود بھی کوشش کرتا ہوں کہ بچوں کو انگلش میں سمجھاؤں لیکن بہت سے علماء انگلش سے دور ہیں۔ بہرحال وہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں' کم از کم وہ بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھا رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں کے بچوں اور نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے صرف اتنا کافی نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے جہاں تک نصاب کا تعلق ہے تو میں نے بہت سی ایسی انگلش کتابیں دیکھی ہیں جو اسلام کے بارے میں لکھی گئی ہیں لیکن ان کتابوں میں SPIRIT نہیں ہے جو بچے کے اندر ایمان کی حرارت اور خدا و رسولؐ کی محبت و احترام پیدا کر سکے۔ اس وقت یہاں کے بچے کسی پیغمبر کا بھی نام لیتے ہیں تو اس طرح جیسے کسی بالکل عام انسان کا نام لے رہے ہیں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ نصاب ایسا ہونا چاہئے کہ ایک تو وہ بچے کے ذہن کے مطابق ہو' دوسرے چھوٹی سے چھوٹی عبارت میں بچے کو اس طرح سمجھایا جائے کہ اسلام کی محبت اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ کتابیں مرتب کرنے والے علماء کرام اگر دوسروں سے مشورہ کر لیا کریں تو بہتری کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں علماء کرام کی ایک نصابی کمیٹی ہونی چاہئے جو مختلف طبقوں سے مل کر یہاں کے حالات اور ماحول کے مطابق بچوں کی دینی تعلیم کا نصاب مرتب کرے۔

اپنی تبلیغی خدمات کے بارے میں ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ علامہ عبدالحق صاحب ہاشمی نے فرمایا "اب تک قریباً 300 غیر مسلموں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے اور وہ سب محض شادی کے لئے مسلمان نہیں ہوئے بلکہ بہت سے طالب علم' نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگوں نے میری ترغیب پر اسلام قبول کیا۔ ایک نوجوان جو بائبل کے OLD TESTAMENT اور NEW TESTAMENT کا

Marfat.com

بہت بڑا عالم تھا' ایک روز اتفاقاً" مسجد میں آگیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسلام کیا ہے' میں نے اسے اسلام کے بارے میں بتایا تو اس نے اسلام قبول کرلیا اور وہ ایسا پکا اور سچا مسلمان بنا کہ ایک ہفتہ کے اندر اس نے اپنے پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات پر اپنا نام تبدیل کرالیا۔

گفتگو کے آخر میں علامہ صاحب نے اس بات پر خصوصی زور دیا کہ آپ کی زندگی پر آپ کے والد گرامی کی ذات بابرکات کا بڑا گہرا اثر ہے اور آپ والد گرامی سے اپنی نسبت کے بغیر خود کو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور ان کے عظیم روحانی و علمی شخصیت کے ذکر خیر کے بغیر اپنے تذکرہ کا تصور بھی نہیں کرسکتے اس لئے حضرت مولانا حسن محمد صاحب ہاشمیؒ کے بارے میں ان کے صاحبزادے علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی کی ایک تحریر قارئین کے ذوق مطالعہ کی نذر کی جارہی ہے۔

حضرت عارف ربانی جنید العصر مولانا حسن محمد حسن الہاشمیؒ

میرے مربی اول اور میرے پورے کنبہ اور خاندان کی پہچان والد گرامی حضرت عارف ربانی مولانا حسن محمد ہاشمیؒ کی گوناں گوں اوصاف کی مالک بابرکت روحانی شخصیت ہے۔ آپ کی باکردار باعمل نافع زندگی اور آپ کی سیرت ایک ضخیم کتاب کی متقاضی ہے اور حق یہ ہے کہ جب تک آپ کی مکمل سوانح حیات اور آپ کا عارفانہ کلام زیور طباعت سے آراستہ ہو کر سامنے نہیں آجاتا آپ کی زندگی اور شخصیت کی واضح تصویر بھی سامنے نہیں آسکتی یہ کام ان شاءاللہ مستقبل قریب میں متوقع ہے۔ مندرجہ ذیل محدود تبصرہ میں آپ کی صرف ایک جھلک مقصود ہے۔

آپ کا نام گرامی حسن محمد' تخلص حسن ہے۔ حضرت مولانا دیوان غلام محمد بن مولانا دیوان جمال الدین آپ کے والد گرامی تھے شجرہ نسب کی رو سے آپ حضرت دیوان بادشاہ شاہ جلال الدینؒ دربار ڈھیری دیوان بادشاہ گوجر خان کے چشم و چراغ ہیں۔ حضرت دیوان بادشاہ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا علیؓ سے جاملتا ہے۔ حضرت دیوان بادشاہ مغلیہ دور میں بغداد سے ہجرت کر کے علاقہ پوٹھوہار میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ کے آباء میں ایک جدامجد غوث پاکؒ کے دیوان حضوری رہے۔ شاید دیوان کا لقب نام کے ساتھ اسی وجہ سے باقی رہا۔ آپ کی خودنوشت سوانح حیات (غیر مطبوعہ) کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش 1910ء بمقام گاؤں ڈھیری حضرت دیوان بادشاہ گوجر خان ضلع راولپنڈی پاکستان ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اور تمام تر فیضان اپنے والد گرامی حضرت خواجہ دیوان غلام محمد ہاشمیؒ کی روحانی شخصیت سے حاصل کیا۔ سکول کی تعلیم صرف دوسری جماعت تھی۔ بچپن آبائی گاؤں ڈھیری دیوان بادشاہ میں گزارا۔ جب ہوش سنبھالا تو ایک تڑپ نے جنم لیا اور اولیائے کاملین کے آستانوں اور مزارات کی زیارت اور حاضری کے لئے پیدل چل نکلے۔ آغاز سفر گوجر خان سے کیا۔ ریل کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ پیدل چل کر لائل پور پہنچے وہاں کچھ قیام کے بعد پیدل ہی مدینہ الاولیاء ملتان شریف پہنچے۔ ان گنت مزارات پر حاضری کے بعد چل کر پاکپتن بابا فرید گنج شکر اور ضلع جھنگ شور کوٹ حضرت سلطان باہوؒ پر حاضری دی۔ پھر پیدل

Marfat.com

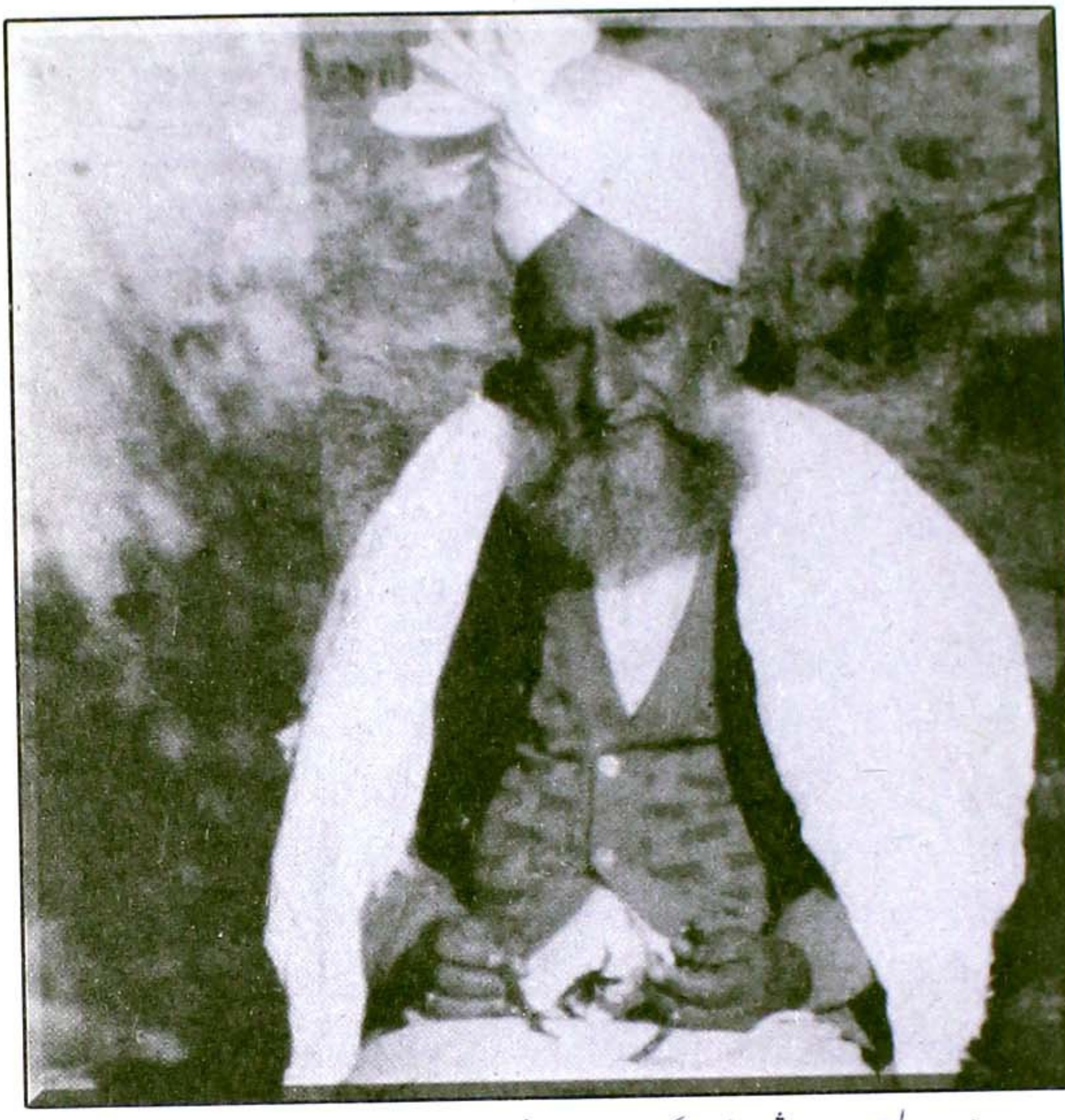

علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی کے والد گرامی عارف ربانی حضرت مولانا خواجہ حسن محمدؒ کوٹلہ شریف کوٹلی

چناں شریف کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں ہیر کی قبر سے بھی گزر ہوا' اس روحانی سفر کی بہت دلچسپ تفصیلات آپ کی خودنوشت سوانح حیات میں مذکور ہیں۔

تقسیم پاک و ہند سے بھی پہلے آپؒ بگھار شریف حضرت مولانا پیر عبدالرحمانؒ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ آپ بگھار شریف کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا' حضرت پیر صاحب مجھے حسن شاہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اور بہت شفقت اور احترام سے پیش آتے۔

حضرت عارف ربانی خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب نے ایک بار مجھ سے فرمایا' حسن شاہ جی! کھوٹہ لونی کے مقام پر ایک کنواں کھدوانا ہے' کاریگروں کا انتظام اور نگرانی آپ کی ہوگی۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور قبیلہ کے کچھ کاریگر ساتھ لایا' کام میں بہت لوگ شریک تھے اسی دوران علاقہ کا ایک مشہور' مغرور بازو گیر ایک جتھہ کے ساتھ آدھمکا۔ اس کا کام ہی مجمعوں میں جا کر بھڑک مارنا تھا کہ بازو گیری' بنی پکڑنے میں کوئی میرا مقابل ہے تو سامنے آجائے۔ پیر عبدالرحمانؒ موجود تھے' اس سے فرمایا ٹھہر

Marfat.com

جاؤ اور میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مزید فرمایا کہ یہ شخص تجھے رسوا کرنے کے لئے موجود ہے - وہ بہت قد آور مضبوط بنی اور سی کا ماہر تھا جبکہ مجھے اس میں کچھ تجربہ نہ تھا- میں نے تامل کیا تو پیر صاحب نے فرمایا' حسن شاہ آپ کو عبدالرحمان مقابلہ میں بھیج رہا ہے - میں میدان میں اترا' اس نے میرا بازو پکڑا اور سی لگا کر زمین پر گر گیا' مگر کچھ ایسا جھٹکا لگا کہ آنا" فانا" میرا بازو آزاد اور میں لوگوں کے کندھوں پر سوار تھا - لوگوں نے فورا" پیر صاحب کے اشارے پر مجھے کاندھوں پر اٹھالیا' بازو گیر بدحواس ہو کر کہنے لگا دھوکہ ہوا ہے پھر اکھاڑا ہو گا - مگر پیر صاحب نے یہ فرما کر مجمع منتشر کر دیا کہ حسن شاہ آدمی کو ایک ہی بار ذلیل کرتا ہے - پیر صاحب نے مجھے تھپکی دی اور وہ اس تھپکی کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے - پیر صاحب کے پوتے جناب ڈاکٹر ساجد الرحمان فرزند ارجمند حضرت پیر محمد یعقوب" بگھار شریف میرے لڑکپن اور تعلیمی دور کے بہت اچھے مخلص دوست ہیں - لندن میں بھی مجھ سے ملے ہیں اور رابطہ رہتا ہے' وہ اس خاندان کی ایک قابل فخر علمی شخصیت ہیں - حضرت مولانا قاری سخی محمد پیامی" جو والد گرامی کے حقیقی بھائی اور میرے حقیقی چچا ہیں وہ کثرت سے بگھار شریف جایا کرتے تھے اور حضرت پیر محمد یعقوب" سے ان کے گہرے مراسم تھے -

عارف ربانی اپنے والد ماجد حضرت مولانا دیوان غلام محمد ہاشمی" کے ساتھ کشمیر آئے - آپ کے والد کا یہ سفر بسلسلہ تبلیغ و دعوت و ارشاد تھا- حضرت عارف ربانی نے آخر دم تک سفر حضر میں ان کے حضور حاضر خدمت رہ کر بے پناہ دعائیں حاصل کیں - ایام مرض الموت میں آپ کے والد گرامی کوٹلہ گاؤں میں تھے - علاقہ کے محسین اور آپ کے گوجر خان سے آئے ہوئے عزیزوں کے درمیان آخری آرام گاہ کے بارے میں نزاع ہوا- کشمیر کے باشندے قبر کشمیر میں اور عزیز آبائی گاؤں میں چاہتے تھے - چنانچہ عارف ربانی نے آبائی گاؤں کو پسند فرمایا جس پر تنازع ختم اور لوگ انہیں چارپائی پر اٹھا کر پیدل براستہ چھوچھ اور ہل بگام گوجر خان پہنچے - مگر حضرت ہل بگام سے پہلے ہی راستے میں وفات پا گئے - نماز جنازہ گاؤں میں ہوئی اور مرقد بھی آبائی قبرستان میں بنا-

علاقہ کے لوگوں کو فکر ہوئی کہ عارف ربانی حضرت مولانا حسن محمد ہاشمی" اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد کشمیر میں نہیں ٹھہریں گے - اس طرح ایک روحانی فیض و علم کا سلسلہ ختم ہو جائے گا - چنانچہ سب نے اکٹھے ہو کر آپ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے چلے جانے سے ہمیں بہت دکھ اور صدمہ ہو گا ہم آپکی تمام ضروریات اور تمام ضروری امور میں آپ کے معاون ہونگے - اور آپ کی شادی اور مکان کے سلسلہ میں ہر چیز مہیا کریں گے - ان کی شدید محبت اور اصرار دیکھ کر آپ نے قیام کا فیصلہ فرمالیا - راجہ سجاول خان مرحوم کی نکی پر پہلا مکان ایک چھوٹا سا کمرہ کی صورت میں بنا - پھر ایک مدت بعد کچھ فاصلہ پر موجود رہائش گاہ کی بنیاد پڑی-

اپنے والد گرامی کے چچازاد بھائی حضرت پیر دیوان اللہ دتہ ہاشمی" خلیفہ مجاز حضرت بابا قاسم موہڑوی" کے ہاں شادی کی جو رشتہ میں حضرت کے چچا تھے اور آپ کی ساس یعنی چچی وقت کے مرد درویش فقیر کامل حضرت سائیں فرمان علی" خلیفہ روحانی حضرت پیر داؤد حقانی" دان گلی شریف کی حقیقی بہن تھیں-

Marfat.com



صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی کے برادران مکرم صاحبزادہ مولانا عبدالرزاق صاحب ہاشمی اور صاحبزادہ عبدالرشید صاحب ہاشمی اور عقیدت مند

حضرت سائیں فرمانؒ کا مرقد ہاڑی گالہ ضلع کوٹلی کے شمال میں بلند پہاڑی پر ہے جہاں بہت لوگ پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کے لئے حاضری دیتے ہیں- یہاں سے رات کے وقت اسلام آباد کے قمقمے نظر آتے ہیں-

1933ء میں جب آپ کے والد ماجدؒ کا انتقال ہو گیا اور والدہ ماجدہ بہت پہلے 26 سال کی عمر میں انتقال کر گئی تھیں اور ابھی شادی بھی نہ ہوئی تھی تو تلاش مرشد میں اپنے والد کے پیر خانہ گولڑہ شریف کا رخ کیا- شیخ العرب والعجم پیر سید نامہر علی شاہؒ کی خدمت میں پہنچے اور اسی سال ان کی دست حق پرست پر بیعت کرلی- عشق الٰہی اور حب رسولؐ کا چراغ تو آپ کے دل میں بچپن ہی سے روشن تھا مگر نسبت مرشد کامل نے اسے مزید چار چاند لگا دئے- بیعت سے پہلے 'بیعت کے وقت اور بیعت کے بعد کی کیفیت کا اپنی خود نوشت سوانح حیات (غیر مطبوعہ) میں اتنا خوبصورت نقشہ کھینچا کہ قاری ایک ایک لفظ میں عقیدت کا طوفان محسوس کر سکتا ہے' پورا منظر تو ایک طرف 'انکی تحریر کے صرف ایک حصے کے خلاصہ پر اکتفا کرتا ہوں- جب انہوں نے بیعت کے لئے ہاتھ ہاتھ میں دیا تو فرماتے ہیں "وہ ہاتھ جب میرے ہاتھ سے مس ہوا اور میں نے تعمیل حکم میں اپنا ہاتھ اپنے چہرے اور سینے پر پھیرا تو کوئی چیز اپنی نہ تھی وہ ہاتھ بھی میرا نہ لگتا تھا- ایک غیبی تاثیر نے قلب و باطن میں سرایت کر کے اندر کی دنیا ایسے بدل دی کہ صرف رونا ہی پسند آتا تھا' پیر و مرشد کے مناقب بھی اشعار میں لکھے- قلیل الکلام شاعر تھے مگر جامعیت اور بلند تخیل خدا کی دین تھی-

Marfat.com

نوری سانچے ڈھل کے آیا ماہ نورانی گولڑہ
دیکھ لو خورشید تاباں آسمانی گولڑہ
غوث اعظم کے مریدو کیوں پڑے حیران تم
ہو گیا نزدیک اب بغداد ثانی گولڑہ

1936ء کی ایک نظم میں پیرو مرشد کا ضمناً" ذکر کرتے ہیں۔

بولا میں فرقت نبی میں ایک دن فریاد کر
بولے ملنا ہے تو گوشے میں خدا کو یاد کر
عرض کی دل مانگے ہے والیل زلفوں کا تھا
آیا فرماں آیا آیا دل کو غین سے صاد کر
بولا ڈر سے یامحمدؐ میں بھی تو امت میں ہوں
بولے خواجہ مہر علی کے نام ورد اوراد کر

ہندو ڈوگرہ راج کا زمانہ تھا' حکومت نے سکولوں میں ہندی زبان کو لازمی مضمون قرار دیا تو آپ نے اس اقدام کو مسلمانوں کی حق تلفی تصور کیا اور مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے ایک نظم لکھ کر کوٹلی شہر کے ایک جلسہ عام میں پڑھی جس سے مسلمانوں میں ان کی اپنی دینی مذہبی عربی زبان کی اہمت کا احساس بیدار کرنا مقصود تھا چنانچہ آپ کی نظم اور خطاب سن کر مسلمانوں کے جذبات ابھرے 'نعرے بلند ہوئے اور حکومت نے نقص امن دفعہ 144 کے تحت آپ کے وارنٹ گرفتاری جاری کردئے مگر ہندوں کے ناپاک ہاتھ آپ تک نہ پہنچ سکے اور جلد ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نعمت آزادی سرفراز فرمادیا۔

جنگ آزادی میں زبان و قلم کے ساتھ خطاب اور رزمیہ نظموں کے علاوہ آپ نے تلوار بھی اٹھائی۔ کچھ ہندو نواز لیڈروں سے مل کر ہندو کارندوں نے مسلمانوں کی سربرآوردہ شخصیات کے قتل کی سازش تیار کی۔ اس فہرست میں مسلمانوں کے دیگر چیدہ چیدہ افراد کے علاوہ حضرت کا نام بھی تھا۔ حضرت کو ایک ہندو نے مخبری کی جو حضرت سے پرستش کی حد تک محبت کرتا تھا۔ حضرت کو چھپ جانے کا مشورہ دیا مگر یہاں تو گھبراہٹ کی بات ہی نہ تھی۔ حضرت نے فرمایا اب چھپنا کیا ہے۔ اس نازک موقع پر بھی بحضور رب جلیل اور بحضور سرکارؐ دو جہاں مناجات و استغاثہ شعروں میں لکھا۔ ہندوؤں نے اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوٹلی شہر سے ایک مسلح فوج رات کی تاریکی میں لانے کا اقدام کیا ہندوؤں کی عام آبادی سازش سے باخبر تھی مگر وہ خیال کرتے تھے کہ مسلمان بے خبر ہیں جبکہ مسلمان نہ صرف باخبر ہو گئے تھے بلکہ خفیہ خفیہ رازداری سے مقابلہ کی تیاری بھی کر چکے تھے۔ کلہاڑیاں 'لاٹھیاں' ٹوپی دار بندوقیں جو کچھ بھی پاس تھا دفاع کے لئے لے کر نکلے حضرت بھی سب کے ساتھ ہاتھ میں ایک تلوار لئے سرساوہ کی ندی کے ساحل پر بمقام ناون سوہیاں پہنچے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ اگر نوبت دست بدست لڑائی کی آئی تو مولائے کائنات کی سنت کو زندہ کریں گے۔ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے شباب میں بے پناہ قوت عطا فرمائی تھی

Marfat.com

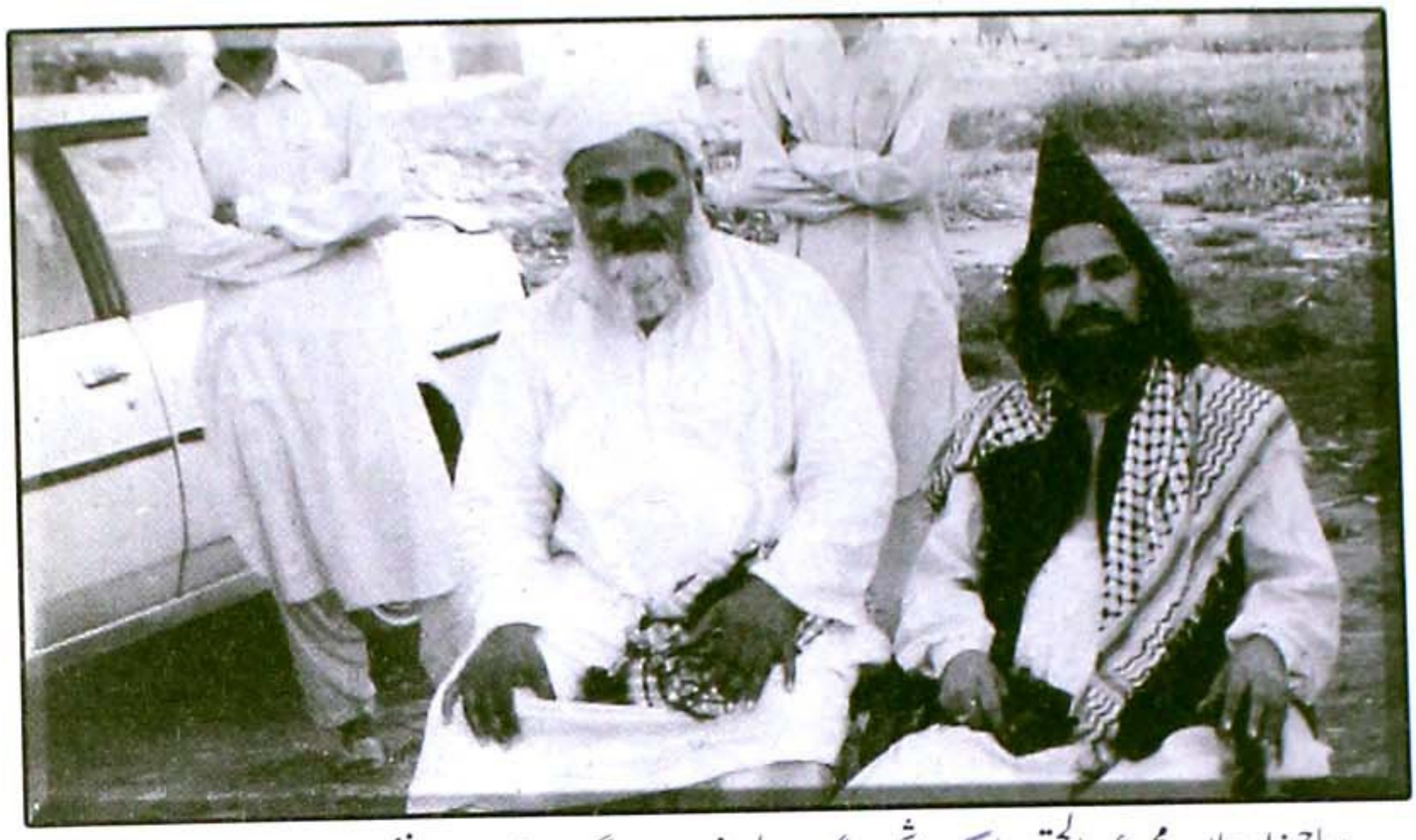

صاحبزادہ علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی درگاہ پیر بل شریف سرگودھا کے سجادہ نشین پیر محبوب حسین صاحب کے ساتھ

اڑھائی من بگدور جسم کو مس کئے بغیر اوپر لے جاتے۔ ساحل ندی پر رک کر سب دشمن کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ دشمن بے خوف و خطر جب ندی کی گہرائی میں آگئے تو مسلمانوں نے اتنا کامیاب حملہ کیا کہ ندی کو کوئی بھی عبور نہ کرسکا اور سب مقتول ہو کر فی النار ہو گئے۔ راجہ سخی دلیر خان اس معرکہ کے ہیرو گردانے جاتے ہیں۔ یہ معرکہ ناون سوہیاں اہمیت کے اعتبار سے آزادی کشمیر کا پیش خیمہ اور غزوہ بدر کا عکس تھا جس سے کفار کی ہمت ٹوٹ گئی اور ساتھ کوٹلی شہر بھی فتح ہو گیا۔ سازش کے مخبر ہندو نے حضرت سے درخواست کی کہ مجھے آپ کی جدائی گوارہ نہیں مجھے مسلمان بنا دیں اور اپنی پناہ میں رکھیں۔ آپ نے اسے مسلمان کر دیا اور ہر طرف بلوہ اور غدر کے باعث اسے مشورہ دیا کہ فی الحال ہندوستان میں فی الحال چلے جاؤ' کوئی تمہیں لاعلمی میں ہندو سمجھ کر قتل نہ کر دے جب حالات درست ہونگے واپس آجانا۔ چنانچہ وہ سرینگر چلا گیا اور عرصہ تک حضرت کو خطوط بھی لکھتا رہا۔ آپ کے شاگرد مولوی مولاداد کہتے ہیں کہ میں علاقہ میں بعض خاندانوں کو جانتا ہوں جن کے باپ حضرت کے ہاتھ پر ایمان لائے۔

علاقہ سرساوہ کے مشہور ادیب دانشور اور شاعر راجہ محمد صادق سوز اور آپ کے شاگرد مولوی مولاداد خان جو کافی عرصہ حضرت کی معیت میں رہے اور سفر حضر اور مریدوں کے ہاں اکثر تبلیغی دوروں پر آپ کے ساتھ رہے' اپنے اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں جو ایک ہی جیسے ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں۔ فتح کے ساتھ ساتھ مال غنیمت میں مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کے خدشہ سے علاقہ کے دانشمندوں نے بیت المال کے نام سے ایک کمیٹی کا قیام کیا جس کا صدر بالاتفاق آپ کو منتخب کیا گیا۔ یہ ذمہ داری آپ کو سونپنے کا فیصلہ آپ کی دیانت داری' امانت داری اور آپ کی خوددار پر استغنا بے داغ غیر متنازعہ شخصیت کی بناء پر کیا گیا۔ بقول مولوی مولاداد خان آپ نے اپنی ذمے داری کو خوب نبھایا اور آپ نے ہر حقدار تک اس

Marfat.com

کا حق پہنچایا اور اپنے لئے اس میں سے کبھی کچھ نہ رکھا- پھر جب اس میں لالچی لوگ شامل ہو گئے تو آپ نے اس ذمے داری سے دستکشی فرمائی اور اس دوران کسی کی دعوت بھی رشوت کے خدشہ سے قبول نہ فرمائی-

پاکستان بنتے ہی آپ نے آرمی میں دینی خدمات سرانجام دینے کا فیصلہ فرمالیا - سب سے پہلے اپنے محب خاص اور عقید تمند کرنل محمد حسین آف کہالہ بلوچ کے ایما پر ون اے کے رجمنٹ میں بحیثیت خطیب و امام دینی خدمات شروع کر دیں - کچھ عرصہ بعد 15 اے کے رجمنٹ میں تبادلہ ہوا اور اس رجمنٹ کے کمانڈنگ آفیسر بھی کرنل محمد حسین متعین ہوئے اس یونٹ میں کافی عرصہ رہے اور بہت مقبولیت و قار اور شہرت ملی حتیٰ کہ آپ کا تذکرہ 15 اے کے حوالہ سے پہچان بن گیا - اسکے بعد 8 اے کے رجمنٹ میں آپ نے کچھ عرصہ دینی خدمات سرانجام دیں پھر آخر میں 9 اے کے رجمنٹ میں ریٹائرمنٹ تک باقی رہے - اس طرح آپ نے مجموعی طور پر ستائیس سال تک ملک و ملت کے محافظوں میں اپنے دینی فرائض کی بہت کامیابی سے تکمیل کی - تمام افسران اور جملہ نوجوانوں کے دلوں میں محبت اور عقیدت کے ایسے بیج بوئے کہ وہ حضرت کو ایک خطیب یا امام ہی نہ سمجھتے بلکہ ایک روحانی مشفق باپ تصور کرتے اور آپ کے وجود کو بے پناہ برکتوں کا ذریعہ جانتے - یہی وجہ تھی کہ وہ افسران ریٹائرمنٹ کے بعد بھی حضرت کی خدمت میں عقیدت سے حاضری دیتے-

افواج میں دینی خدمات سرانجام دینے والے ملازم علماء نے اپنی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے اس وقت کے وزیراعظم لیاقت علی خان مرحوم کے نام ایک مشترکہ درخواست لکھی جس پر علماء نے دستخط کر دئے مگر آپ نے معذرت فرمائی - علماء نے انکار کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواباً فرمایا کہ وزیراعظم بذات خود کسی ذات کا منگتا ہے اور منگتا انکار بھی کر سکتا ہے اور یہ انکار علماء کے شایان شان نہ ہو گا - علماء نے درخواست بھیج دی اور کچھ عرصہ بعد جواب ملا کہ علماء فی الحال اسی تنخواہ پر گزارا کریں ورنہ وہ ملازمت چھوڑ کر گھروں کو جا سکتے ہیں ' نمازیں خود جوان پڑھا لیا کریں گے - اس ناپسندیدہ جواب کے بعد ایک مجلس میں بقول حضرتؒ ایک مولوی صاحب نے غصے سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان جیسوں نے تو سب کا بیڑا غرق کیا - آپنے فرمایا توکل اور عزت نفس دونوں مجروح ہوئے ہیں اور سوال سے محرومی الگ نقصان ہے- کہنے لگے آپ کی نظر میں اس حق تلفی کا سدباب اور حل کیا ہے ؟ فرمایا عام فوجی کی تنخواہ سے اب بھی عالم کی تنخواہ دس روپے زیادہ ہے جو ملک و ملت کی حفاظت میں رات دن بیدار رہ کر شدید صعوبات سے دو چار ہو کر ہمہ وقت چاق و چوبند رہتا ہے حق تو یہ تھا کہ آپ ان کے حق میں درخواست بھیجتے اور یہ احسان فراموش نہ تھے کہ آپ کو بھلا دیتے -یہ آپ کے حق کی بات کرتے - فرمایا اللہ نے دونوں نقصانات سے محفوظ رکھا-

1971ء کی جنگ میں حضرت اپنی یونٹ 9 اے کے ساتھ وادی لیپا میں تھے -یہ یونٹ حسن کارکردگی میں علم یافتہ تھی - سیز فائر کے بعد کرنل حق نواز کیانی نے دشمن کی بعض فوجی اہمیت کی پہاڑیوں پر

Marfat.com



علامہ محمد عبدالحق صاحب ہاشمی صوبہ کرناٹک (انڈیا) کے ایک سابق وزیر عبدالصمد اور ان کیصاحبزادے کے ساتھ

قبضہ کر لیا جنکی زد میں دشمن کا بہت بڑا علاقہ تھا - جب مہم سر کر چکے اور دشمن بھاگ چکا تو دشمن کا ایک مارٹر بم گرنے سے کرنل حق نواز کیانی اور راولاکوٹ کے میجر صابر شہید ہو گئے - کرنل حق نواز کیانی حضرت کے انتہائی عقید تمند اور شیدائی تھے حضرت کو بھی ان سے بہت محبت تھی چنانچہ حضرتؒ کرنل حق نواز شہید کی میت کے ساتھ بنفس نفیس پنڈ مونہ ضلع جہلم تشریف لے گئے اور جنازہ سے کچھ پہلے ان کے گھر پہنچ کر قدر و قضا اور خدا کی مشیت سے متعلق کلام فرما کر بہت حکیمانہ طریقہ سے ان کی بے خبر والدہ کو بیٹے کی شہادت کی خبر دی اور جنازہ اور آخری فرائض میں شرکت فرما کر واپس یونٹ میں تشریف لائے - وادی لیپا کی فتح کی ہوئی یہ وہی پہاڑیاں اور مورچے ہیں جنہیں سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے انڈیا کو واپس کر کے بنگال سے 90 ہزار قیدی چھڑائے اور جھمب چوڑیاں کا کچھ علاقہ دشمن سے واپس لیا جو 1971ء کی جنگ میں دشمن کے قبضے میں چلا گیا تھا - حضرت عارف ربانیؒ کو ان پہاڑیوں کی واپسی پر بہت دکھ ہوا کیوں کہ بہت عظیم فوجی افسران کی قیمتی جانیں ان کے حصول کے لئے کام آئی تھیں' بلکہ 9 اے کے رجمنٹ کے تمام فوجی اشکبار تھے - راقم محمد عبدالحق ہاشمی نے وہ مورچہ اور جگہ دیکھی ہے جہاں کرنل حق نواز کیانی اور ان کے ساتھی میجر صابر شہید ہوئے تھے - میں اس وقت پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے کا سٹوڈنٹ تھا -

یہاں تمام معاصرین کا تذکرہ ممکن نہیں صرف ان چند بزرگ روحانی شخصیات کا ذکر خیر مقصود ہے جن کے ساتھ آپ کے قلبی مخلصانہ روابط تھے اور حضرت سے ان کی محبت ضرب المثل تھی - حاجی مفتی سید سکندر شاہ کاظمی کشمیر کی جلیل القدر علمی روحانی شخصیات میں سے ہیں - تاحیات منصب افتاء پر فائز رہے - آپ کی سکونت ہٹیاں شریف قصبہ میں تھی جو مظفر آباد سے شمال مشرق میں واقع ہے یہ گاؤں برلب سڑک اور دریائے جہلم کے دہانے پر ہے - حضرت عارف ربانیؒ کا بہت احترام کرتے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے - آپ کے احترام میں یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے سے سبقت لینے

Marfat.com

میں کوشاں رہتے۔ چکوٹھی میں جب حضرت آرمی میں فرائض خطابت سرانجام دیتے تھے تو حضرت قبلہ کاظمیؒ آپ سے ملنے جاتے اور آپ بھی ہٹیاں تشریف لاتے۔

جناب پیر سید حیدر شاہ پناگویؒ بجملہ منیڈر سے ہجرت کر کے علاقہ کوٹلی میں رہائش پذیر ہوئے اور مستقل سکونت کوٹلی شہر کے شمال مشرق میں گاؤں پناگ شریف میں اختیار فرمائی۔ حضرت عارف ربانی اور حضرت پیر صاحب کے باہم گہرے تعلقات تھے۔ ان کی باہمی محبت اور احترام ضرب المثل رہا۔ یہ دونوں بزرگ شعروں میں ایک دوسرے کو خطوط لکھتے تھے۔ آپ اپنے خاص مریدوں کو فرمایا کرتے کہ کوٹلہ شریف میں بھی ایک حیدر شاہ ہے۔ یہاں نہ آسکو تو ان کی مجلس میں بیٹھ لیا کرو' مراد عارف ربانی تھے۔ پیر سید محمد اکرم شاہؒ کا مزار کوٹلی شہر کے شمال مغرب میں گاؤں بنڈھور شریف میں ہے جو تتہ پانی کے ساتھ ہے۔ مرض الموت میں وصیت کی کہ میری نماز جنازہ عارف ربانی مولانا حسن محمد ہاشمیؒ پڑھائیں چنانچہ آپ کے ورثاء نے اس کا خیال رکھا اور بیسوں علما کی موجودگی میں آپ ہی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت پیر غلام محی الدین غزنویؒ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم روحانی راہنما تھے جنہوں نے پہلی ملاقات میں ایک عجیب پر حکمت مکالمہ کے بعد گلے ملتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد آپ میرے روحانی دوست ہیں اور زندگی میں اس عہد کو نبھایا۔ یہ بزرگ لمبے سفر کر کے ایک دوسرے سے ملتے۔ حضرت مولانا محمد الہیؒ سلھٹہ والے تحصیل کہوٹہ میں سلھٹہ گاؤں میں سکونت پذیر تھے۔ حضرت سے کافی ملاقاتیں ہوئیں۔ ہم نے حضرت عارف ربانی علیہ الرحمتہ کی زبان سے اکثر مجالس میں ان کا تذکرہ سنا۔ ان کے فرزندوں میں جید عالم مفتی عبدالرحیم ملک میں دینی خدمات کے علاوہ اب انگلینڈ میں اپنے عظیم والد گرامی کا صدقہ جاریہ بن کر دین پھیلا رہے ہیں۔

جن حضرات سے حضرت عارف ربانیؒ کے قلبی روابط تھے ان میں حضرت قبلہ قاضی محمد صادق صاحب کی شخصیت بھی ہے۔ حضرت عارف ربانی اور ان کی بہت بابرکت مجالس ہوتیں۔ راقم نے ایک بار بچپن میں چار بزرگوں کو اکٹھے ایک جگہ دیکھا۔ اصحاب رڈہ کی خالی کچی قبروں کے پاس چوڑے پتھروں پر حضرت قبلہ پیر قاضی محمد صادق صاحب' حضرت قبلہ پیر غلام محی الدین غزنوی' حضرت مولانا قاری سخی محمد پیامی اور حضرت عارف ربانیؒ اکٹھے بیٹھے تھے۔ یہ شہدا کی قبروں کی دریافت کا زمانہ تھا۔ حضرت پیر ولایت حسین شاہؒ اعلیٰ حضرت گولڑویؒ سے بیعت تھے' اس اعتبار سے آپ کے پیر بھائی تھے۔ ان کا روحانی سلسلہ بھی قابل ذکر ہے۔ دونوں کی ایک دوسرے کے پاس آمدورفت رہی۔ حضرت پیر آفتاب حسین شاہ منڈی شریف کوٹلی اور حضرت عارف ربائیؒ کے درمیان پر محبت روابط اور پر احترام دلی تعلق تھا۔ کوٹلی سے مشرق میں دس بارہ میل کے فاصلے پر حضرت پیر سید ضامن حسین شاہ کا مزار نور پور سیداں میں ہے' حضرت عارف ربانی سے بہت محبت فرماتے اور آپ بھی ان کے ازحد احترام کرتے۔ چونکی مونگ بھی ان کا آستانہ رہا۔ حضرت سائیں خادم حسین گوڈری بادشاہ دربار عالیہ سیاح شریف کی اولاد میں سے ہیں اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عارف ربانی سے قرآن شریف پڑھنے کی بھی سعادت حاصل کی۔

Marfat.com

حضرت کے بہت مداح ہیں اور ایک بار بیمار ہوئے تو آپ تک دعا کی درخواست پہنچائی۔ جواباً" آپ نے دعائیہ اشعار لکھ کر روانہ فرمائے۔ دو شعر پیش ہیں۔

خادم حسین نوں بخش دے صحت کلی رکھیں فضل دی وجہ نگاہ مولا
بخشنہار غفور تو عفو کر دے جھڑی بھل تقصیر گناہ مولا
رکھیں سدا بہار دربار اتے آنون لوک بھر پور رکھ چاہ مولا
حسن رونقاں خادماں نال ہوون ساڈی کھیڑنوں توڑ نبھاہ مولا

سیاح شریف ضلع کوٹلی میں پنجیڑہ قصبہ سے تقریباً" پانچ میل جنوب مغرب میں ہے۔

آپ کے دیگر چند محبین میں کرنل محمد حسین خان ' سردار اکو خان اور سردار حاجی محمد قاسم بہت قابل ذکر ہیں۔ کرنل محمد حسین خان آپ کے سچے محب اور انتہائی عقید تمند تھے۔ کہالہ بلوچ میں سکونت تھی' بہت وجیہ بارعب نڈر جنگجو اور بہادر کمانڈنگ آفیسر تھے۔ حضرت عارف ربانی سے ان کی محبت کی مثال ان کی آخری وصیت ہے جو مرض الموت میں بیٹوں سے کی کہ ان کی نماز جنازہ صرف حضرت عارف ربانی مولانا حسن محمد ہاشمیؒ پڑھائیں گے اور فرمایا سات دن تک میرے جنازہ کو کچھ نہ ہو گا ان کا انتظار کرنا۔ چنانچہ موت سے چند لمحے پہلے دو آدمی پیدل روانہ فرما دئے اور حضرت سخت علالت کے باوجود گھنٹوں کا سفر پیدل طے کر کے اسی دن جنازہ پر پہنچ گئے اور ایک رقت انگیز پر سوز خطاب کے بعد تمام لوگوں کو نمناک آنکھوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ اجتماع سے آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ مولانا محمد عبدالرزاق ہاشمی نے بھی خطاب فرمایا۔ سردار اکو خان چوکیاں قلعاں تراڑ کھل بھی آپ کے بہت عقید تمند تھے۔ چوکیاں قلعاں تراڑ کھل آزاد کشمیر کے مضافات میں ایک گاؤں کا نام ہے ان کی اولاد اب حکومت آزاد کشمیر میں شامل ہے۔ علامہ قاری سخی محمد پیامیؒ کا سردار صاحب بہت خیال رکھتے' شادی تک میں مدد کی۔ سردار حاجی قاسم مرحوم اپنے گھر میں مجلس کا اہتمام کر کے حضرت کا بیان وعظ کراتے' یہ سردار محمد ابراہیم کے سسر تھے۔ حضرت جب راولاکوٹ دورہ پر تشریف لے جاتے یہ گھر میں آپ کے قیام کا ضرور اہتمام کرتے۔

حضرت عارف ربانیؒ کے آباء سے متوسلین و مریدین کی بڑی تعداد بریوٹ ' ناڑ کنٹی تراڑ کھل ' کہالہ بلوچ کیمر ' منجھاڑ اور علاقہ سرساوہ میں ہے ان علاقوں سے بڑی تعداد حضرت کے سالانہ عرس پر حاضری دیتی ہے۔ یہ علاقے ضلع پونچھ اور کوٹلی سے متعلق ہیں۔

حضرتؒ کا بیان و خطاب انتہائی موثر ' شیریں دل پذیر انتہائی پر حکمت اور ضرب الامثال سے بھر پور ہوتا انداز بیان اتنا خوبصورت کہ سامعین کبھی نہ اکتاتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ عزت ' کردار کی مضبوطی ' دلوں کی محبت ' شخصیت میں کشش اور جاذبیت کا وافر حصہ عطا فرمایا۔ وقار اتنا کہ علما کے دلوں میں بھی یہی خواہش ہوتی کہ نماز کے وقت مصلیٰ امامت پر آپ ہی کھڑے ہوں۔ قدرت نے کبھی بھی انہیں

Marfat.com

علم میں کسی غربت کا احساس نہیں ہونے دیا - آپ کی حاضر جوابی آپ کو قدرت کی خاص دین تھی - بعض دفعہ دقیق مسائل کا ایسا حل نکالا کہ بڑے تعلیم یافتہ بھی حیران رہ گئے - ہزاروں بے نمازیوں کو نمازی اور سینکڑوں کو سنت نبیؐ سے باریش بنایا - لوگوں سے سگریٹ و نسوار چھڑائی اور لوگوں کو پاک صاف ستھری زندگی اختیار کرنے پر آمادہ فرماتے رہے - مگر تبلیغ و نصیحت میں تحکمانہ لہجہ سے ہمیشہ اجتناب فرمایا - آپ کے اشارات و کنایات میں اتنی تاثیر تھی کہ صاحب دل اپنی اصلاح فوری کر لیتے - علاقہ کے بے شمار نوجوانوں اور بزرگوں نے اپنے باریش ہونے کو حضرت کی تبلیغ کا اثر بتایا - سدھن قبیلہ کی مشہور شخصیت سردار کالو خان آف کلہ علاقہ بھر میں جانے پہچانے تھے - ساڑھے چھ فٹ سے زائد مضبوط قد اسی نوے سال کے درمیان عمر' کانوں میں بہرہ پن آ چکا تھا - بہت بہادر دلیر اور کئی مقابلوں کی وجہ سے معروف تھے گلستان سعدی تقریباً" یاد تھی - حضرت عارف ربانیؒ کا بہت ہی احترام کرتے تھے - موضع ٹاہلیاں کے ایک جلسہ عام کے اختتام پر حضرت نے دست دعا بلند کرتے ہوئے لوگوں سے کہا دعا کرو کالو خان داڑھی رکھ لیں - کالو خان نے بھی ہاتھ اٹھا لئے - پاس بیٹھے ایک آدمی نے ذرا اونچی آواز سے کان میں کہہ دیا کہ دعا آپ کو داڑھی رکھوانے کے لئے ہے - کہنے لگے حضرت نے دعا کی ہے تو اس دعا کی لاج ضرور رکھوں گا اور پھر مکمل داڑھی رکھ لی -

بلاشک و بلا مبالغہ حضرت عارف ربانی کی باعمل ممتاز شخصیت آپ کے اطوار و معمولات' آپ کی طرز حیات' آپ کا خداداد تدبر' آپ کی فراست مومنانہ آپ کا تحمل و آپ کی بردباری - آپ کا توکل آپ کی وصف تسلیم و رضا آپ کا عجز و انکساری عشق الٰہی اور حب رسولؐ سے منور سینہ اور نمناک آنکھیں اور ساتھ وجایت و دبدبہ - ایک صاف ستھرے اجلے لباس اور سفید شملہ دار عمامہ میں پرکشش شخصیت اور باطن میں جہان فقر کا بادشاہ یہ تمام اوصاف اور ان کی ایک ایک ادا میرے لئے اسباق اور واجب العمل درس ہے -

آپ 24 نومبر 1980ء بمطابق 15 محرم 1400ھ بروز سوموار نماز فجر کے بعد دعا کے دوران خالق حقیقی سے جا ملے اور آخری نماز بھی قضا نہ ہوئی - گاؤں کو ٹلہ شریف میں مزار بنا -

حضرت مولانا قاری سخی محمد ہاشمی پیامیؒ حضرت عارف ربانی ہاشمی کے حقیقی اکلوتے بھائی تھے جو عمر میں آپ سے چھوٹے تھے - دینی مدارس میں عمر کا بہت حصہ گزارا' تقسیم و ہند و پاک سے پہلے جامع مسجد دلی کے مدرسہ سے سند تجوید حاصل کی پاکستان اور آزاد کشمیر کی بے شمار مساجد میں امامت خطابت کا فریضہ سرانجام دیا 7 اے کے رجمنٹ میں بھی کچھ عرصہ خطیب رہے - آپ کمال کے قاری اور خطیب تھے - پنجابی اشعار میں تحفہ پیامی کے نام سے غلط رسوم کے خلاف کتاب چھاپی - آپ بہت اچھے کاتب تھے جلی حروف میں قرآن پاک کا ایک قلمی نسخہ تیار کیا جو بہترین یادگار ہے اور اس وقت پیر سید نصیرالدین نصیر گولڑہ شریف کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے' ان پر حضرت پیر نصیرالدین صاحب کی خصوصی نوازش اور عنایت تھی - آپ کا سات سال پہلے انتقال ہوا - ڈھیری دیوان بادشاہ میں ان کی قبر بنی -

Marfat.com

حضرت عارف ربانی کے ہاں چار بیٹے اور تین بیٹیاں تولد ہوئیں جن میں سب سے چھوٹی بیٹی اور سب سے چھوٹا بیٹا دونوں شباب میں انتقال کر گے۔ حضرت مولانا صاجزادہ محمد عبدالرزاق ہاشمی حضرت کے سب سے بڑے فرزند ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی پھر کچھ عرصہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں زیر تعلیم ہے۔ محدث پاکستان کی زیارت نصیب ہوئی اس کے بعد اشرف المدارس اوکاڑہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علیؒ کے مدرسہ میں رہے زیادہ علمی فیض اپنے والد گرامی سے حاصل کیا یہ بھی بہت اچھے کاتب ہیں۔ دوسرے نمبر پر میں عبدالحق ہاشمی ہوں اور میرے بعد آپ کے فرزند صاجزادہ محمد عبدالقیوم ہاشمی ہیں جو زیادہ تر گاؤں میں حضرت کے آستانہ پر ہی رہے۔ صاجزادہ محمد عبدالغفور ہاشمی مدینہ منورہ میں پندرہ سال تک رہے۔ عاشق رسولؐ تھے ان کا بھی چند سال پہلے انتقال ہو گیا۔ قبر کوٹلہ شریف میں ہے۔

حضرت کا عارفانہ کلام بلا مبالغہ کئی اعتبار سے کشمیر میں اپنی نوعیت کا پہلا عارفانہ کلام ہے جس میں مختلف اصناف سخن، بحور کا تنوع، عمدہ بندش، منفرد ردیف و قافیے، حسن تخیل بلند تصور شوکت الفاظ نمایاں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے کلام میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ اس میں مجاز والوں کو کچھ نہ ملے۔ کئی عارفانہ کلام سطح بینوں نے مجازاً" استعمال کئے۔ دیگر اپنے کلام کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے اس نظم کو چھوڑ دیا جسے لکھتے ہوئے مجھے آنسو نہ آئے۔ کلام کے بارے میں اپنے فرزندوں سے کہتے میرے بیٹو! یہ "میرا رونا دھونا" ہے اس کا خیال رکھنا تمہیں اس کی سمجھ میرے مرنے کے بعد آئیگی۔ آپ کا کلام اردو اور پنجابی، دونوں زبانوں میں ہے اور تخیل کی پرواز دونوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی ذات یا پاکان امت کی مدح سرائی ہے۔ کائنات اور تخلیق ربی کے رازوں کی نشاندہی بہت خوبصورتی سے فرمائی۔ کلمات کا برمحل اور برجستہ استعمال اور تخیل میں تسلسل آپ کے کلام کی بڑی خوبی ہے۔ حضرت پیر سید نصیرالدین نصیر گولڑہ شریف نے جو عصر جدید میں جہاں شعرو سخن کے ایک آفتاب نصف النہار ہیں اور میدان شعرو سخن میں وہ قدرت اور دسترس حاصل کی ہے کہ اب پاکستان کے علاوہ ہندوستان بھر میں بھی اپنی شعر گوئی کی صلاحیت کا سکہ منوا چکے ہیں، حضرت عارف ربانی مولانا حسن محمد ہاشمیؒ کے کلام کے بارے میں بہت فراخدلی اور خوبصورتی سے تاثرات پیش کئے، فرمایا کلام میں بلند تخیل کے علاوہ جو خوبی ہے وہ ہر کلام میں نہیں ملتی۔ کچھ شعراء نے شوکت الفاظ کا خیال رکھا مگر پیچھے دل شامل نہیں تھا۔ بعض کو دل ملا مگر شاعری میں آگے نہیں بڑھے مگر یہ کلام ایسا ہے کہ ہر لفظ کے پیچھے دل شامل ہے۔

گولڑہ شریف میں حاجی محبوب قوال حضرت کا کچھ کلام سن کر ان سے ملنا چاہتے تھے چنانچہ آپ ہی کے برادر اصغر مولانا قاری سخی محمد پیامی ہاشمیؒ جو عموماً" آپ کی محفل میں رہتے تھے کو کرایہ عنایت فرما کر انہیں لانے کو بھیجا۔ مگر بوجہ علالت کئی بار تیاری رک گئی تو عارف ربانیؒ نے ایک رقعہ میں معذرت کے ساتھ صحت ہونے پر حاضر ہونے کا وعدہ فرمایا مگر تین ماہ کچھ دن بعد آپ کا وصال ہو گیا اور ملاقات نہ ہو

Marfat.com

سکی- حضرت پیر صاحب نے آپ کی غیر مطبوعہ بیاض منگوائی اور کچھ عرصہ پاس رکھ کر ارشاد فرمایا کہ اسے طبع کراؤ - یہ کلام سی حرفیوں 'بارہ ماہ 'ہفت ایام 'کافیوں اور ماہیوں پر مشتمل ہے جبکہ اردو کلام الگ ہے- اللہ اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین بطور مشتے از خروارے چند اشعار پیش کئے جارہے ہیں - مظاہر کائنات میں غور سے متعلق پنجابی اشعار ملاحظہ فرمائیں

خفی کجھ جلی اشیا ہر تھاں خفی سمجھ تے جلی پر ڈال نظراں
واحد نظر تھی نظرنہ چیز آوے نظر دو مل بنن کمال نظراں
شباں روز اوہ لطف اندوز دسن جنہاں عشق پر لیساں ابال نظراں
حسن پل دی گل نہ 'چل اگے نظراں ملن وجہ لان کئی سال نظراں
شکر الحمد ہزار باری گٹیاں چھوڑ جہان بلند اکھیاں
وجہ رستیاں روڑ کروڑ آئے توڑ پہنچیاں توڑ کمند اکھیاں
بار بار نہ ویکھنا لیکھ لکھیا و یکھن ہور نہ رہندیاں بند اکھاں
لوکاں بھاندیاں نہیں نہ بھان بھانویں سانوں آندیاں حسن پسند اکھیاں

پنجابی میں سی حرفیوں کے علاوہ بارہ ماہ 'ہفت ایام 'کافیاں 'ماہیے مکتوبات بھی شامل ہیں لیکن اصل کلام حمد باری 'مدح رسولؐ اور اللہ تعالیٰ کی کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیوں کی نشاندہی پر مشتمل ہے- مظاہر کائنات میں ایسے کامیاب غوطے لگائے کہ موتیوں سے بھرپور ہو گئے - چھوٹی بحر پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو عنوان بنا کر مثمنات 'مسدسات 'اور رباعیات کی صورت میں کلام لکھا - اور ہر چیز سے اپنے خالق کا پوچھا- پانی 'جنگل 'پہاڑ 'پرندے 'چاند سورج 'سانس 'خود (خودی) ان سب کو عنوان بنایا 'درد سے خطاب کیا- کلام میں وحدت الوجود 'وحدت الشہود اور فنایت کی جھلک بھی موجود ہے فرماتے ہیں:

الف اللہ دی حمد تعریف پہلے پلٹیں پھیر اک ورق تخلیق داتوں
فکر غور تھیں شاید کجھ بھید بھانویں مسئلے ایس دقیق عمیق داتوں
غوطہ زن بن دخل انداز ہو جا ہو متلاش اس لعل غریق داتوں
حسن ملے نہ ملے دل عشق رکھیں اس رقیق عتیق رفیق داتوں

حضرت عارف ربانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ کسی مدرسہ 'یونیورسٹی کالج کو دیکھے بغیر آپ نے اتنا عمدہ اردو کلام کیسے تخلیق کیا جبکہ آپ کی زبان پوٹھوہاری ہے تو آپ نے ایک قلم لیکر اشعار میں جواب دیا جن میں سے تین شعر یہ ہیں-

عنایت ہم کو ہوتی ہے خدا کی بادشاہی سے
جو پل میں تخم کو کوہ قاف کر سکتا ہے رائی سے

Marfat.com

خبر رکھتا ہے روز و شب مسافر اور مقیموں کی
نہاں اس سے کوئی ذرہ نہیں ساری خدائی سے
پرستش غیر کی کرنی یہی علت ہے دوزخ کی
حسن دونوں جہاں حرمت اسی کی آشنائی سے

تحدیث نعمت کے طور پر پنجابی میں یہ دو مصرعے ملاحظہ ہوں

کیتا گکھ نوں لکھ ہو جان صدقے میرے بدل اوقات عجیب ہو گئے
اگے امیاں رکھ کتاب روشن دسیا حرف اک حسن خطیب ہو گئے

انسان سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے ترابی بن ترابی خاک پر رکھ کر جبیں
تومہین ہے بن گیا جب مل گئے نطفہ وطین
یاہو تسبیحوں کا دفتر یا ہو تیری بندزباں
ورق سادہ پیش کر دیں جا کراما" کا تیین

محبوب حقیقی سے مخاطب ہیں:

ہوگا نہ طرف میری کب تک خیال تیرا
لبیک کہہ رہا ہے درپر کنگال تیرا
دنیا کی نعمتوں میں عقبیٰ کی بخششوں میں
برزخ کی خامشی میں ہر جاجمال تیرا
ارض و فلک ہراساں ماہ خورہیں مسخر
ہر جاں مکاں میں ٹپکے رعب و جلال تیرا

جلال و جمال کو انتہائی خوبصورتی سے دو مصرعوں میں بیان فرما دیا:

بن تن کے وہ جب نکلے خلقت کو گراتے گئے
قدموں میں جو خود آئے شفقت سے اٹھاتے گئے

ایک شعر مفرد ملاحظہ ہو:

دل سیاہ عصیاں سے ہے اور بال پیری سے سفید
گھر کے اندر ہے اندھیرا اور باہر چاندنی

Marfat.com

علامہ غلام ربانی افغانی

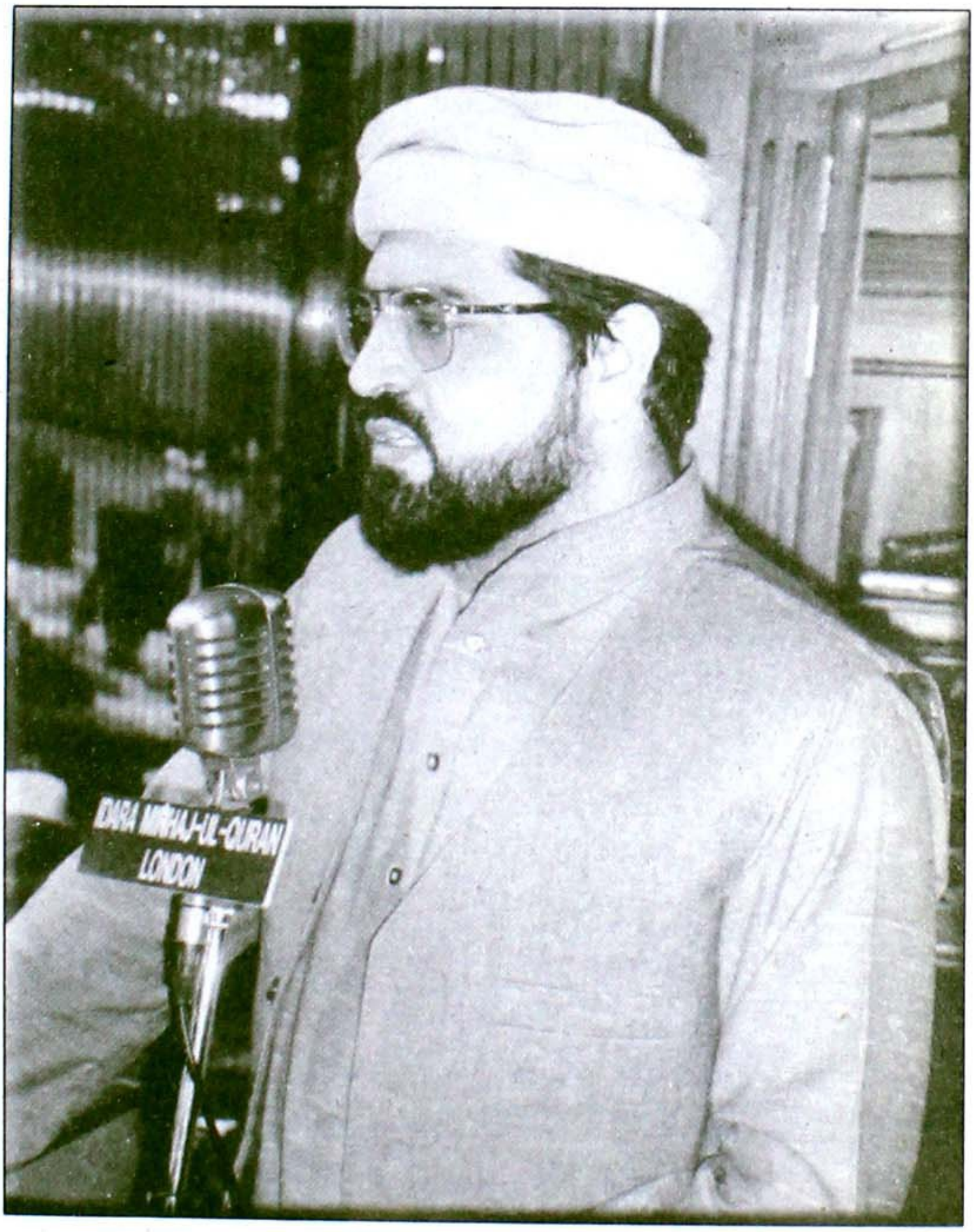

منہاج انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سائنسز (M.I.I.S) مانچسٹر کے پرنسپل، تحریک منہاج القرآن مانچسٹر کے امیر، منہاج شریعہ کونسل برطانیہ کے صدر، منہاج سکالرز فورم یو کے کے رکن اور تحریک منہاج القرآن لندن کے سابق امیر علامہ غلام ربانی افغانی صاحب 1988ء سے برطانیہ میں دینی، تدریسی، تعلیمی، تبلیغی اور تحریکی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ 13 ستمبر 1968ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی علامہ غلام دستگیر افغانی صاحب ہے۔

Marfat.com

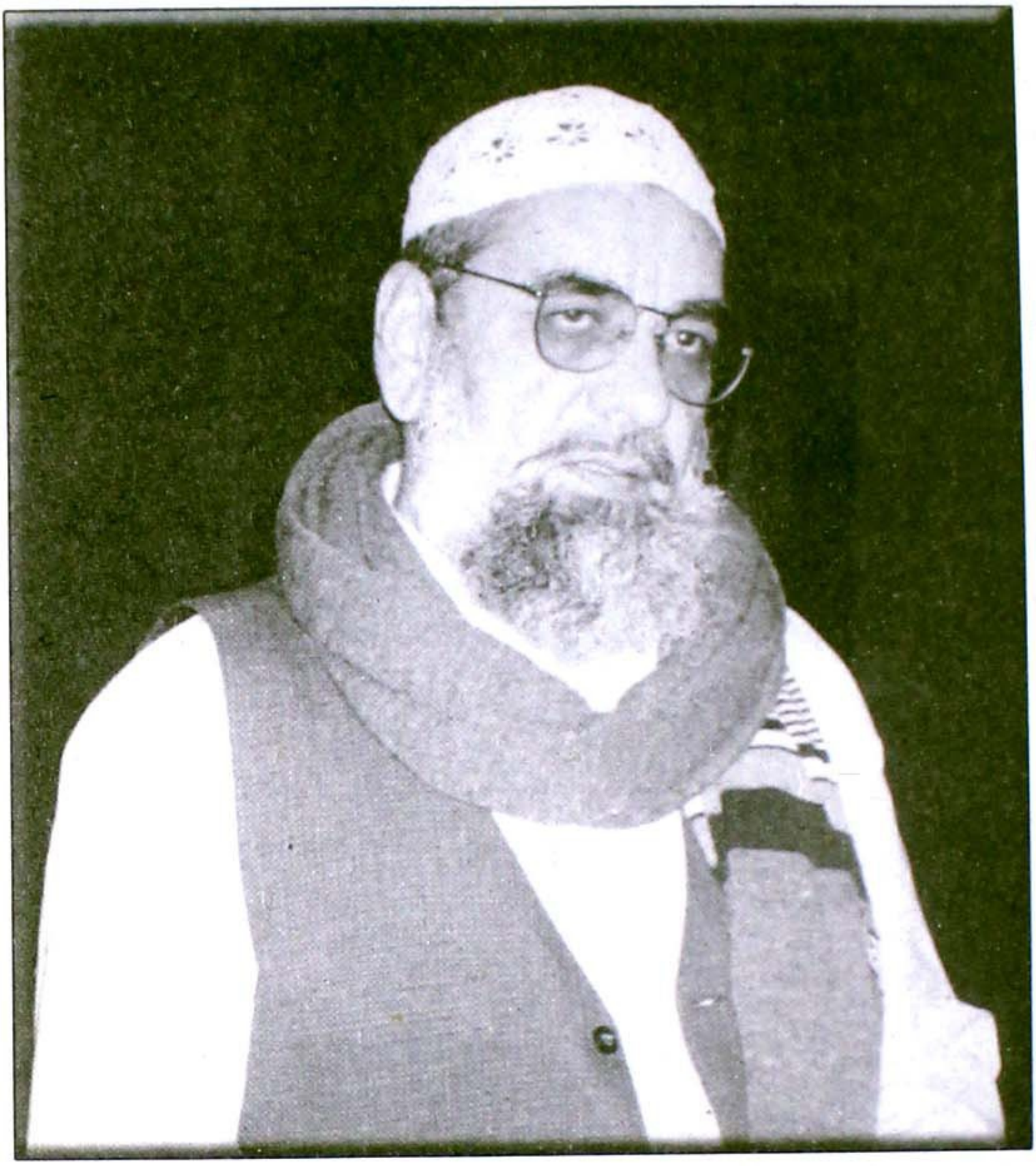

علامہ غلام ربانی صاحب افغانی کے والد مکرم حضرت علامہ غلام دستگیر صاحب افغانی دورہ برطانیہ کے دوران

خاندانی پس منظر کے حوالے سے علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ ان کے دادا جان حضرت حاجی نصر اللہ جان صاحب سلسلہ عالیہ قادریہ میں افغانستان کے مشہور روحانی گیلانی خاندان کے صاحب سجادہ المعروف سید شیر آغا الگیلانی سے بیعت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں دربار عالیہ نیریاں شریف میں حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ جوانی سے وصال تک تہجد میں صاحب ترتیب تھے۔ علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ والد گرامی حضرت علامہ غلام دستگیر صاحب افغانی نے جو ایک مستند بلکہ جید عالم دین اور دانشور ہیں ' ابتدائی تعلیم افغانستان میں حاصل کی۔ بعد ازاں واں بھچراں (میانوالی) میں علامہ عطا محمد بندیالویؒ صاحب کے شاگرد خاص مولانا اللہ بخشؒ صاحب سے صرف ' نحو ' ادب ' بلاغتہ ' فقہ اور حدیث و تفسیر کی کتابیں موقوف علیہ تک پڑھیں۔ پھر کراچی میں دارالعلوم امجدیہ

Marfat.com



علامہ غلام ربانی صاحب افغانی صاحبزادہ سید محمود محی الدین صاحب القادری الگیلانی، سید محمود شاہ اور حاجی الیاس صاحب کے ساتھ

میں علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ تکمیل تعلیم کے بعد علامہ غلام دستگیر صاحب 9 سال تک دارالعلوم امجدیہ میں مدرس اور پھر صدر مدرس رہے۔ آپ پانچ سال تک "ترجمان اہلسنت" کے ایڈیٹر اور جماعت اہلسنت کراچی کے صدر رہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کی مجلس شوریٰ کے ممبر اور لوکل زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیرمین بھی رہے۔ آپ آج کل تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کی مجلس شوریٰ اور شعبہ امتحانات کے رکن، جامعہ ضیاء العلوم (ٹرسٹ) کے مہتمم اور اہلسنت کے مایہ ناز مدرس اور مناظر ہیں اور جامعہ مسجد حنفیہ میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ 86-1985ء میں تحریک منہاج القرآن سے وابستہ ہوئے اور اب تحریک کے صوبہ سندھ کے امیر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

علامہ غلام ربانی صاحب نے اپنے حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے والد گرامی کے زیر سایہ جامعہ ضیاء العلوم سے قرآن کریم حفظ کیا اور کراچی ہی سے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات پاس کئے۔ اسی دوران والد گرامی سے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھیں اور شارح صحیح مسلم سمیت کئی کتب حضرت علامہ غلام رسول سعیدی، جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری، مفتی محمد اطہر نعیمی، مفتی منیب الرحمٰن اور علامہ عبدالواحد نیازی سے پڑھیں۔ 1990ء میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور میں داخل ہوا اور وہیں دورہ حدیث تک درس نظامی کی تعلیم مکمل کی اور ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ 95-1994ء کے سیشن میں اول آنے پر گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے ترتیب دیا گیا "دورہ تدریبہ" پاکستان میں منعقد ہوا جس میں مجھے نمایاں پوزیشن کے ساتھ کامیابی حاصل ہوئی۔

Marfat.com



(دائیں جانب سے) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب' علامہ مقصود احمد صاحب خطیب داتا صاحب مسجد لاہور 'صاحبزادہ سید محمود محی الدین صاحب القادری الگیلانی' محدث اعظم سید محمد بن احمد العلوی المالکی المکی اور علامہ غلام ربانی صاحب افغانی

علامہ غلام ربانی صاحب نے دوران تعلیم اپنی تدریسی خدمات اور ہم نصابی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا' میں سال ششم میں زیر تعلیم تھا کہ اسی دوران جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں اسسٹنٹ لیکچرر کی حیثیت سے میرا تقرر ہوا اور میں وہاں تدریسی فرائض انجام دیتا رہا جبکہ سند فراغت حاصل کرنے کے بعد میری تقرری بطور لیکچرر ہوگئی- دوران تعلیم میں ایک سال جامعہ کی سٹوڈنٹس یونین (بزم منہاج) کا جنرل سکریٹری' ایک سال منہاج سپیکرز فورم کا صدر' جامع مسجد المنہاج (بغداد ٹاؤن) میں ایک سال اور پھر ماڈل ٹاؤن جامع مسجد میں قبلہ قائد محترم کی عدم موجودگی میں نائب خطیب کے فرائض انجام دیتا رہا-

علامہ غلام ربانی صاحب نے جو بیک وقت اردو' عربی' فارسی' انگلش' پنجابی اور پشتو زبانوں پر عبور رکھتے ہیں' بیرونی ممالک میں اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ آنے سے قبل مئی 1986ء میں مجھے ادارہ منہاج القرآن ڈنمارک کے ڈائرکٹر کی ذمہ داری تفویض کی گئی جسے میں نے 1988ء تک پورا کیا اور ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں خدمات سرانجام دیں- جون 1988ء میں برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سکریٹریٹ میں بطور امیر تحریک لندن تقرر ہوا- خدمات کی مزید تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے لندن میں تحریک کے مرکز پر خطبہ جمعہ دروس قرآن' دروس حدیث و تصوف اور روحانی محافل ذکر کے علاوہ نوجوانوں کے لئے اسلامک سٹڈیز اور عربک لینگویج کے خصوصی کلاسیں شروع کیں- مختلف علاقوں میں دعوتی پروگرام' کانفرنسیں اور نمائشوں کا اہتمام کیا مختلف یونیورسٹیوں میں لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا جو اب بھی جاری ہے- علاوہ ازیں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد جس میں لیکچرز کے ساتھ کوئز سوال و

Marfat.com



لندن میں جلسہ میلاد النبیؐ کے موقع پر علامہ غلام ربانی صاحب افغانی' حاجی صوفی محمد اسلم صاحب، (دائیں سے دوسرے) 'حاجی محمد یونس صاحب (دائیں سے پہلے) اور دیگر حضرات

جواب اور ورکشاپ منعقد ہوتے ہیں تاکہ انہیں جدید دور میں اسلام کے حوالے سے مکمل آگاہی حاصل ہو اور وہ اسلام کی صحیح نمائندگی کر سکیں- علامہ صاحب نے فرمایا کہ وہ منہاج شریعہ کونسل کے صدر بھی ہیں جو کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے عائلی' قانونی اور دیگر مسائل کے حل کا ادارہ ہے- اس کے علاوہ وہ منہاج سکالرز فورم یو کے رکن بھی ہیں-

علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ تین سال تک لندن میں بطور امیر تحریک خدمات سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں ان کی تقرری بطور امیر تحریک مانچسٹراور پرنسپل منہاج انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سائنسز مانچسٹر(M.I.I.S) عمل میں آئی ہے- علامہ صاحب نے بتایا کہ کچھ ہی عرصہ پہلے مانچسٹرمیں ایک بہت بڑا ادارہ خریدا گیا ہے جس میں ایک کل وقتی تعلیمی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے- مستقبل قریب میں طلبہ یہاں سے ابتدائی اور متوسط تعلیم کے ساتھ ساتھ ایڈوانس لیول بھی کریں گے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ الازہر مصر' شام اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور بھیجے جائیں گے جبکہ وہ مقامی یونیورسٹیوں سے بھی اعلیٰ ڈگری لے سکیں گے-

ایک سوال کے جواب میں علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ میں شروع ہی سے تحریک منہاج القرآن سے وابستہ ہوں اور بیرون ملک تمام خدمات اسی پلیٹ فارم سے سرانجام دی ہیں بلکہ تعلیم کی تکمیل سے لے کر فکری راہنمائی تک تحریک اور بانی تحریک قبلہ قائد انقلاب پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری سے خاص قلبی اور روحانی تعلق ہے- علامہ صاحب نے بتایا کہ وہ ڈنمارک اور برطانیہ میں دینی و تحریکی خدمات انجام دینے کے علاوہ ناروے' سوئیڈن' بلجیئم' ہالینڈ' فرانس' ایران' عراق' سعودی عرب' جرمنی اور جاپان کے دینی اور تبلیغی دورے بھی کر چکے ہیں-

برطانیہ میں علماء و مشائخ کی دینی خدمات کے حوالے سے ایک موال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ میری دانست میں علماء و مشائخ نے دینی کے پیغام کو عام کرنے کے لئے بڑی کاوشیں کی ہیں-

Marfat.com



علامہ غلام ربانی صاحب افغانی سابق وفاقی وزیر اطلاعات اور معروف کالم نگار ارشاد احمد صاحب حقانی کے ساتھ تحریک منہاج القرآن لندن سنٹر میں

ابتدا میں انتہائی مشکل حالات میں بھی کئی علماء یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے مگر بدقسمتی سے مساجد کمیٹیوں کے پیچیدہ نظام' رویہ اور بعض دیگر مجبوریوں کی وجہ سے وہ بھرپور انداز میں تبدیلیاں نہ لا سکے جس کی وجہ سے آج نوجوان نسل سماجی و معاشرتی طور پر اپنے دین اور کلچر سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل اور اسے دین سے قریب رکھنے کے اقدامات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا' کیونکہ ابتدا میں یہاں آنے

Marfat.com



علامہ غلام ربانی صاحب افغانی کے والد مکرم استاد العلماء حضرت علامہ غلام دستگیر صاحب افغانی دورہ برطانیہ کے موقع پر تحریک منہاج القرآن لندن کے صدر حاجی صوفی محمد اسلم صاحب (دائیں) اور امیر تحریک برطانیہ علامہ محمد صادق صاحب قریشی (بائیں) کے ساتھ

والے پاکستانی صرف اور صرف معاشی نقطہ نظر سے آئے تھے اس لئے یہاں کی عملی زندگی اور زبان وغیرہ کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل نہ کر سکے، پھر رفتہ رفتہ جب ان کی فیملیاں یہاں آکر آباد ہوئیں اور ان کی دوسری نسل نے اس معاشرے میں آنکھ کھولی تو اس کے لئے ان کی پوری تیاری نہ تھی۔ نتیجہ یہ کہ ان کے بچے ان کے ہاتھ سے نکلنے لگے۔ جدید تعلیم اور جدید دور کے تقاضوں سے نا آشنائی والدین کے لئے زنجیرپا بن گئی، مگر دیر آید درست آید کے مصداق ان کا رجحان مساجد اور دینی اداروں کی طرف ہوا۔ پھر رفتہ رفتہ علماء اور اسکالرز آنے لگے اور یورپ کی فضا میں اذان کی صدائیں گونجنے لگیں، مگر میری دانست میں اب بھی اس درجہ کا کام نہیں ہو رہا جس کی ضرورت ہے۔ مغربی افکار، مادیت، فحاشی اور عریانی کا سیلاب جتنا شدید ہے ہم اب تک اتنے مضبوط بند نہیں بنا سکے جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً اس کی تباہ کاریوں سے یہاں کے خاندان دوچار ہو رہے ہیں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ بنیادی طور پر اس یورپی معاشرے کے بنیادی خدوخال سے آگاہی، جدید تعلیم کے زیور سے آراستہ سکالرز اور مخلص، ہمدرد و درد مند دل کے بغیر حصول مقاصد یقیناً مشکل ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس معاشرے میں تین طرز کے ذہن ہیں اور ہر ایک کی اس کی سمجھ کے مطابق راہنمائی کرنا ہی کامیابی کی کنجی ہے:

(1) بعض لوگ سائنسی ترقی سے مرعوب ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس سائنس ہی سب کچھ ہے اور اسلام کا اس سے کوئی علاقہ نہیں۔

(2) کچھ حضرات ذہنی طور پر تو تشکیک کا شکار نہیں مگر انتہائی درجے کے بد عمل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کوئی

Marfat.com

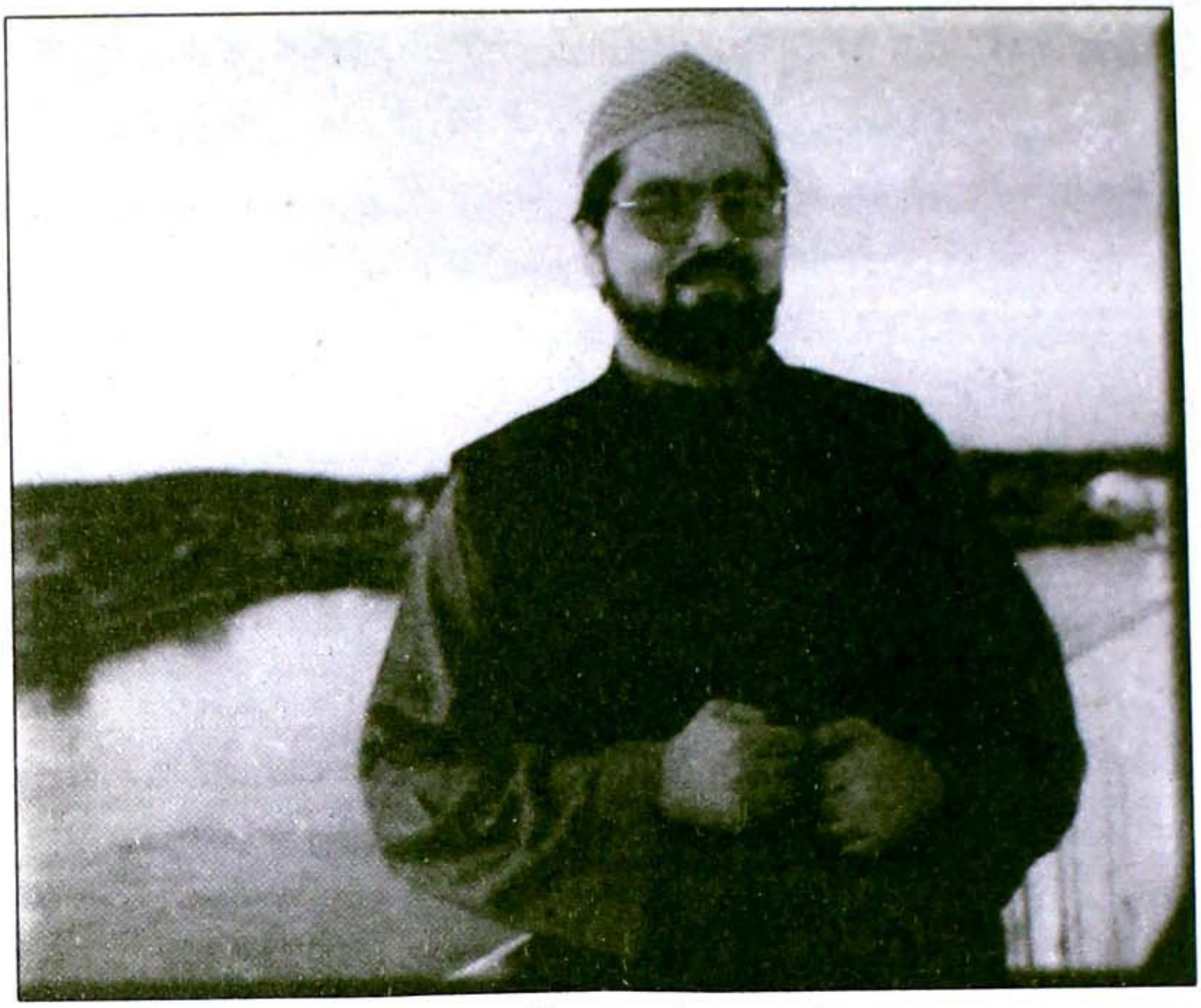

علامہ غلام ربانی صاحب افغانی ناروے کے تبلیغی دورے کے دوران

آئے گا اور بس' سب کچھ کر جائے گا' ہماری حرکت ضروری نہیں ہے۔

(3) بعض لوگ روحانی طور پر انتہائی محرومی کا شکار ہیں اور انہیں سب کچھ (مال' دولت' گھر بار) میسر ہونے کے باوجود اپنا آپ اندر سے کھوکھلا لگتا ہے۔اس صورت حال کو ٹھیک کرنے کے لئے یہاں کے لوگوں کو سائنسی طور پر اسلام کی برکتوں سے آگاہ کرنا' اسلام کی عملی برکتوں کا احساس دلانا اور روحانی برکتوں کا شعور دلا کر لوگوں کو روحانیت کی طرف راغب کرنا از حد ضروری ہے۔

برطانیہ میں مساجد کی انتظامی صورت حال کے بارے میں سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ میری دانست میں مساجد جو در حقیقت ذکر الٰہی اور عبادت کے لئے ہیں' برطانیہ اور یورپ میں بہت سی جگہ چودھراہٹ کا مرکز بنتی جا رہی ہیں۔ کمیٹی' ایکشن کمیٹی' پرو امام' اینٹی امام' انتظامی کمیٹی کے الیکشن میں ذات برادری وغیرہ وغیرہ ایسے عوامل ہیں جنہوں نے حالات مزید بگاڑ دیئے ہیں۔ علماء کو الا ماشاء اللہ ذاتی ملازم سمجھا جاتا ہے۔ چار سال کی اذیت ناک زندگی کے لمحات امام صاحب کو بھلائے نہیں بھولتے لاکھوں پاؤنڈ صرف ہونے کے باوجود سوائے پنج وقتہ نماز اور نماز جمعہ یا پھر شام کو دو گھنٹے ناظرہ کلاس کے کوئی اور کام نہیں ہوتا۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ دوسری طرف یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بیشتر علماء

Marfat.com

انگریزی سے نابلد ہیں جس کی وجہ سے انہیں یہاں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - یہاں کے بچے ان سے کوئی خاص استفادہ نہیں کرپاتے ' نہ ہی اپنا مافی الضمیر ان کے زبان میں پوری طوح بیان کر پاتے ہیں ' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ معلم اور طالب علم کے درمیان شروع ہی سے ایک پردہ اور فاصلہ رہتا ہے جدید نسل کو اس دور کے تقاضوں کے مطابق جدید انداز میں اپروچ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے -

برطانیہ میں تبلیغ اسلام سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ غلام ربانی صاحب نے فرمایا کہ یقیناً مختلف افراد اپنے اپنے انداز سے تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور ان بعض افراد یا اداروں کی کاوشوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج یورپ میں اسلام کا چراغ جل رہا ہے ' مثلاً " تحریک منہاج القرآن برطانیہ بلکہ یورپ بھر میں اس سلسلہ میں مصروف عمل ہے -25 سے زائد تنظیمات اور 16 کے قریب سکالرز برطانیہ بھر میں اس سلسلہ میں مصروف عمل ہیں - برطانیہ کے طول و عرض میں نوجوانوں ' بچوں ' بچیوں ' مردوں ' عورتوں ' غرض تمام طبقوں کے لئے مختلف فورمز بنا کر ان تک دین کا پیغام پہنچانا ' نہ صرف مساجد بلکہ کالجوں ' سکولوں اور یونیورسٹیوں میں طلبہ کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنا ' عملی ' فکری ' اخلاقی اور روحانی حوالے سے ان کی راہنمائی کرنا ' یہ تحریک کا طرہ امتیاز ہے - یہی وجہ ہے کہ الحمد للہ چند ہی برسوں میں تحریک منہاج القرآن جس طرح 80 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اسی طرح برطانیہ کے طول و عرض میں مختلف طبقوں کے افراد اس سے وابستہ ہو رہے ہیں - حال میں ایک دفعہ اجتماعی طور پر قبلہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی راہنمائی میں کیمپ کا انعقاد بھی اس کا طرہ امتیاز ہے - مگر دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ چند لوگ تبلیغ کے نام پر اپنے مفادات حاصل کر رہے ہیں ' وہ سالہا سال سے دورے بھی کر رہے ہیں اور چندے بھی ' مگر تاحال کوئی قابل ذکر کام نہ کر سکے - جہاں ایک طرف ہر طرح کی قربانیاں دے کر اس کام کو آگے بڑھانے والوں کی خدمات کو سراہنے کی ضرورت ہے وہیں ایسے حضرات سے قوم کو خبردار کرنا بھی ہم سب کی ذمہ داری ہے -

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں صوفیاء کے پیغام کو عملی شکل میں عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے بعض حضرات یقیناً مصروف عمل ہیں اور ان کی کاوشیں قابل قدر ہیں مگر مجموعی طور پر معاشرہ ان سے مستفید نہیں ہو رہا - ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کام کے دائرے کو بڑھایا جائے اور ان کے پیغام محبت کی عملی شکل بن کر گھر گھر اجالا کیا جائے - تصوف حقیقت میں کہنے سے زیادہ کرنے کی چیز ہے - اگر خود بندے کی ذات میں ' کردار میں تصوف کا رنگ نہ ہو تو لفظوں سے کبھی بھی دل کی دنیا کو نہیں بدلا جا سکتا - تحریکی حوالے سے ' روحانی نظام کی برکتوں کا شعور ہمارے مشن کا حصہ ہے اور ہم پر امید ہیں کہ اپنے کردار و ذات میں اس رنگ کو بھر کر جتنا اس پیغام کو پھیلایا جائے گا اتنے ہی معاشرتی اور اخلاقی مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے -

گفتگو کے آخر میں علامہ غلام ربانی افغانی صاحب نے فرمایا کہ بدقسمتی سے برطانیہ میں اہلسنت مختلف گروپوں کی شکل میں بٹے ہوئے ہیں ' آپس میں رابطے کا فقدان ہے اور یہ تقسیم در تقسیم

Marfat.com

اجتماعی کمزوری اور زوال کا سبب بن رہی ہے - علاوہ ازیں قوم اور قوم کے بچوں کے لئے اب تک کوئی واضح لائحہ عمل اور عملی طور پر (اجتماعی حوالے سے) کوئی قدم بھی نہیں اٹھایا گیا جس کی وجہ سے افراد مایوس ہوتے جارہے ہیں - قوم کے بچوں کا مستقبل کیا ہو گا' موجودہ مخلوط معاشرے میں اسلامی تصور پاکی کا شعور کیسے دلایا جائے' سیکولر نظام تعلیم میں صبح سے شام تک رہنے والے بچوں کو دین کی فکر کیسے پہنچائی جائے' ایک متفقہ و مشترکہ نصاب کیسے ترتیب دیا جائے؟ نوجوان بچوں اور بچیوں کے لئے یہ اور ایسے بے شمار سماجی اور معاشرتی مسائل ہیں جن پر کام کی ضرورت ہے مگر بدقسمتی سے ہمارا سارا زور چاند کے مسئلے پر صرف ہوتا ہے - ضرورت اس امر کی ہے کہ اس معاشرے میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے اور مغربی میڈیا کے پروپیگنڈے کا سدباب کرنے کے لئے "مشترکہ فورم" بنایا جائے' نصابی کمیٹی تشکیل دی جائے اور ایک مشترکہ کونسل بنائی جائے جس کے دفاتر تمام بڑے شہروں میں ہوں جو مختلف سماجی اور معاشرتی مسائل میں لوگوں کی صحیح راہنمائی کر سکیں - ایسے مدارس' سکول اور کالج بنائے جائیں جہاں قومی نصاب کے ساتھ ساتھ اسلامی نصاب بھی پڑھایا جائے - بچوں اور بچیوں کو اسلامی ماحول میں تعلیم کا موقع مہیا کیا جائے - یہ وہ بنیادی کام ہیں کہ جب تک ان کی طرف عملی قدم نہیں اٹھے گا' ہم سرخرو نہیں ہو سکیں گے

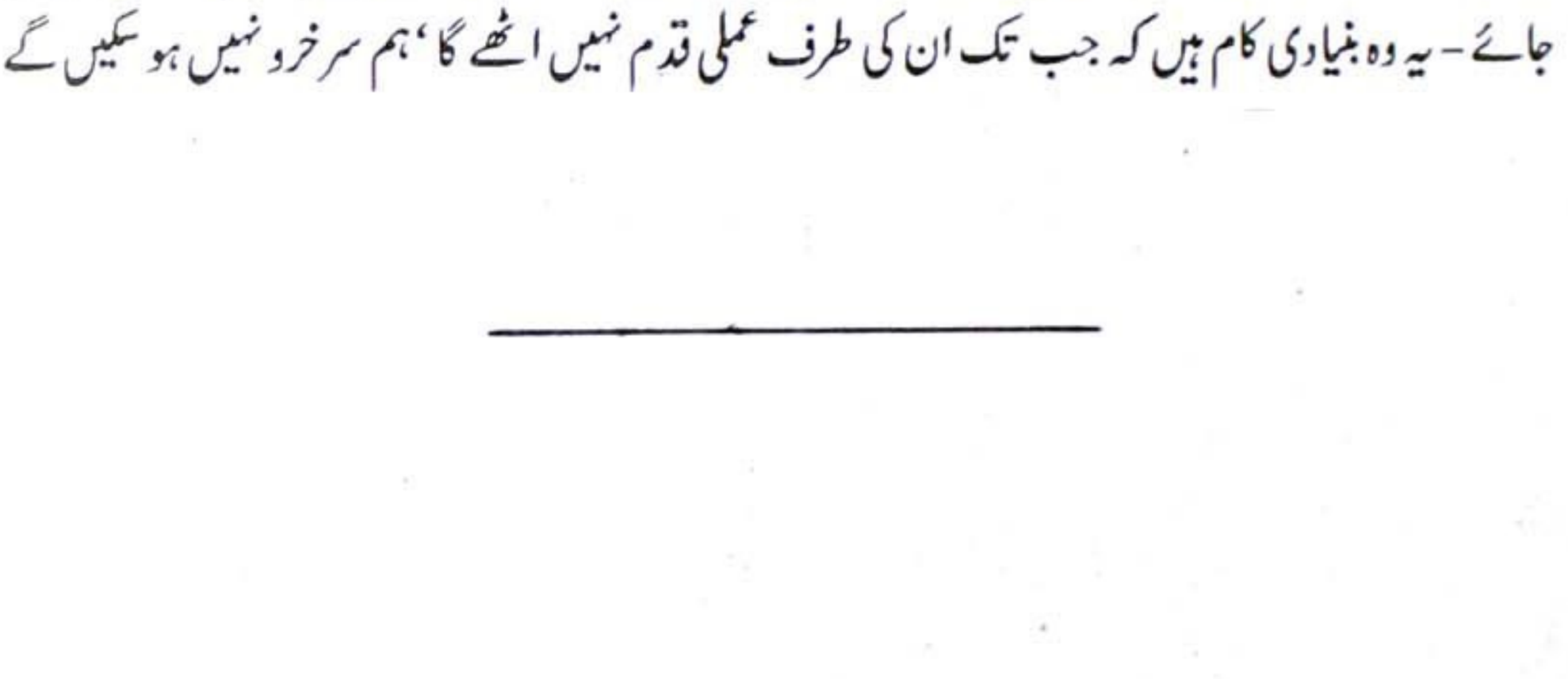

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے اعزاز میں برمنگھم میں دیے گئے استقبالیہ کے موقع پر ان کے ساتھ مولانا محمد بوستان صاحب قادری قاری نذیر احمد صاحب فاروقی' حافظ عنایت علی صاحب' صاحبزادہ غلام جیلانی صاحب اور قاری محمد سلیم اختر صاحب

Marfat.com

صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری

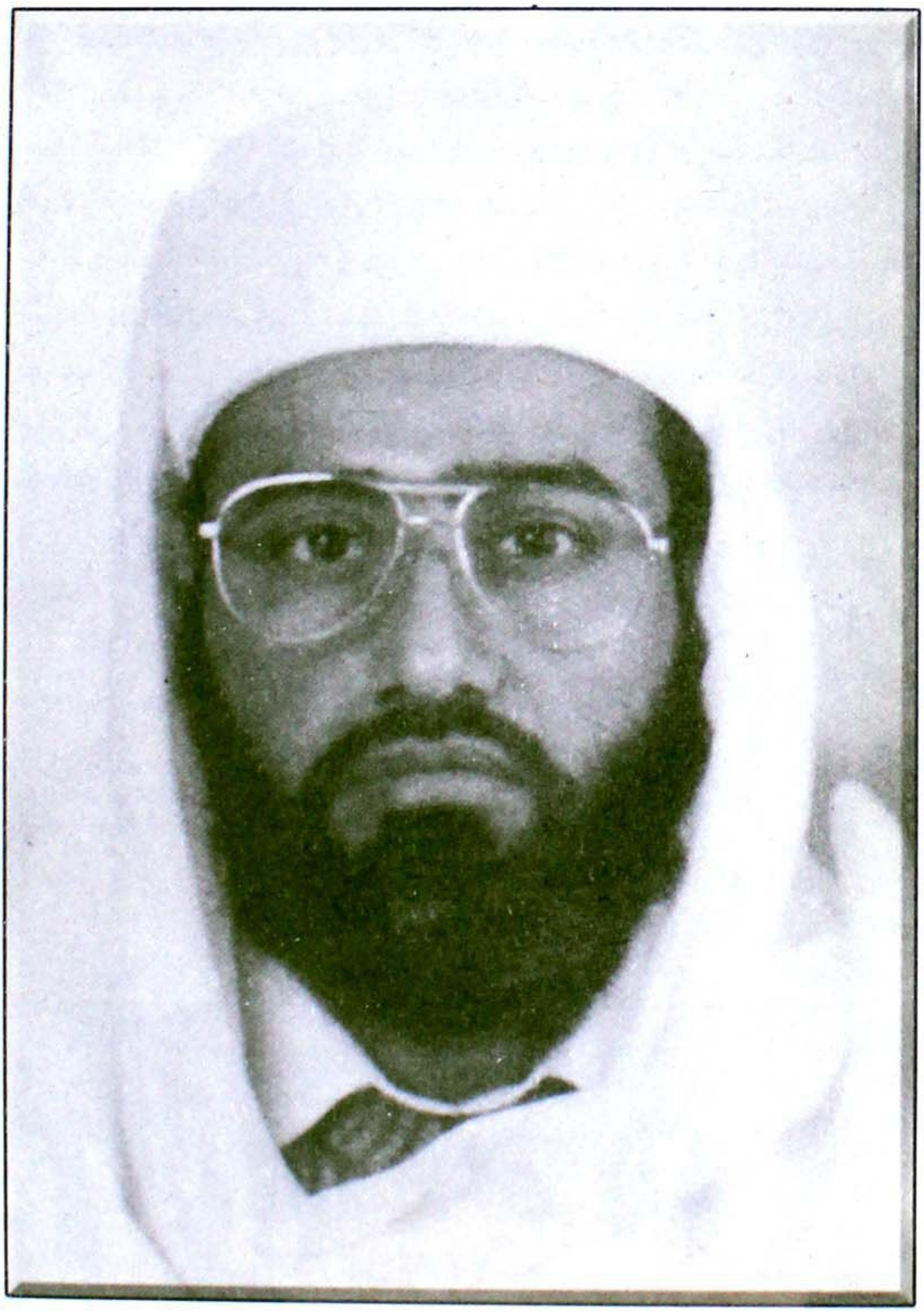

صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی صاحب قادری ایک نوجوان اور بلند پایہ عالم دین ہیں- آپ بیک وقت دینی اور عصری تعلیم سے پوری طرح آراستہ ہیں- آپ 1983ء سے برطانیہ میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں- مفتی صاحب ان دنوں اسلامک سینٹر وولزلے روڈ شیفلیڈ میں خطابت اور تدریس کے

Marfat.com



حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری اشرفیؒ

فرائض انجام دے رہیں - آپ ایک ایسی شخصیت کے گھرانے کے چشم چراغ ہیں جس کی دینی، روحانی اور تحریکی خدمات برصغیر کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے - صاحبزادہ صاحب کا فرمانا ہے کہ ان کے والد گرامی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت قبلہ پیر مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری اشرفی رضویؒ کی شخصیت ان کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہی اور آج بھی ہے - صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ قبلہ والد گرامی کی شخصیت کے طفیل ہی آج وہ خود کو موجودہ خدمات انجام دینے کا اہل سمجھتے ہیں - آپ نے حضرت مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفیؒ کے حالات زندگی اور خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ قادریؒ کی ولادت باسعادت 26 رمضان المبارک 1338ھ مطابق 14 جون 1920ء بروز پیر قصبہ سرسنگھ نزد پٹی ضلع لاہور (موجودہ ضلع امرتسر، انڈیا) میں ہوئی - گھر کا

Marfat.com

ماحول علمی تھا - والد گرامی حاجی میاں گلاب دین ریٹائرڈ صوبیدار میجر (متوفی 1947ء) اپنی مذہبی ' ملی اور سماجی خدمات کی بدولت علاقے میں 'عزت احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے - حضرت شیخ الحدیثؒ نے ورنا کیولر سکول گھڑیالہ سے مڈل کرنے کے بعد ایم بی ہائی سکول پٹی میں داخلہ لیا - ابھی دسویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ آپ کے والد گرامی نے اشارہ غیبی پاکر آپ کی اسکول کی تعلیم ترک کروادی اور 1937ء میں برصغیر کی نامور دینی درسگاہ دارلعلوم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور میں داخل کروادیا جہاں آپ نے استاد و العلماء حضرت مولانا مہرالدین نقشبندی جماعتیؒ سے درس نظامی اور حضرت مولانا سید ابو البرکاتؒ سے دورہ حدیث پڑھا- حضرت سید ابو البرکات کی آپ پر خصوصی شفقت تھی اور اکثر و بیشتر فتویٰ نویسی کا کام بھی آپ ہی سے لیتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھانے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپ رکھی تھی-

1942-43ء میں دارالعلوم حزب الاحناف کے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے امیر ملت حضرت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری لاہور تشریف لائے تو آپ کی نقاہت ' بہت بڑھ چکی تھی- حضرت سید ابوالبرکات نے طلبہ کو آرام کرسی دے کر استقبال کے لئے اسٹیشن بھیجا- چار چار طلبہ باری باری حضرت امیر ملت کی کرسی اپنے کندھوں پر اٹھاتے اور اس طرح حضرت کی سواری حزب الاحناف پہنچی - آرام کرسی اٹھانے والے طلبہ میں حضرت مفتی محمد عبداللہ قادریؒ بھی شامل تھے - آپ نے حضرت سید ابوالبرکاتؒ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور 1943ء میں جب سند فراغت حاصل کی تو اسی موقع پر حضرت نے آپ کو خلافت عطا فرما کر سلاسل اربعہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی- حضرت سید جہانگیر اشرف سمنانی سے بھی آپ کو خلافت عطا ہوئی جبکہ 1961ء میں حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین قادری البغدادی الگیلانیؒ نے بھی آپ کو خلافت سے نوازا تھا- آپ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت سید ابوالبرکاتؒ کے حکم پر اپنے قصبے سرسنگھ میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ کے نام سے ایک عظیم الشان درس گاہ قائم کی جو قیام پاکستان تک دینی اور علمی خدمات انجام دیتی رہی - جب 1946ء میں بنارس میں حضرت امیر ملت کے زیر صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے قافلے کی قیادت کرتے ہوئے اس میں شرکت کی اور پھر تحریک پاکستان میں گراں قدر خدمات انجام دیں-

قیام پاکستان کے بعد حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور ' لائل پور اور دیگر کئی شہروں سے ہوتے ہوئے قصور میں جلوہ افروز ہوئے 1949ء میں آپ نے دارالعلوم جامعہ حنفیہ (قصور) قائم کیا - 1960ء میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی کی تحریک اور حضرت سید ابوبرکاتؒ کی منظوری سے دورہ حدیث کا آغاز کیا جو تازیست جاری رہا- آپ نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں مقدور بھر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں - آپ 15 دن ڈسٹرکٹ جیل قصور میں ' ڈیڑھ ماہ سینٹرل جیل لاہور میں ' ایک ماہ بورسٹل جیل لاہور میں اور تین ماہ میانوالی جیل میں رہے جون 1970ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آل پاکستان سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ نے قصور سے

Marfat.com



شیخ الحدیث حضرت پیر مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری 1994ء میں جب شیفلڈ تشریف لائے تو یہاں پہلی بار اجتماعی طور پر عید میلادالنبیؐ کا جلوس نکالا گیا جس کی قیادت آپ نے فرمائی

قافلہ لے کر شرکت فرمائی -اسی کانفرنس میں فیصلہ ہوا کہ جمعیت علماء پاکستان ملک کی سیاست میں بھی خدمات انجام دے گی چنانچہ آپ نے قصور میں جمعیت کی تشکیل کی اور اپنے دارالعلوم میں دفتر قائم کر کے سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا- حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قصور سے قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا تو آپ نے ان کی پرزور مہم چلائی - 1976ء میں آپ جمعیت علماء پاکستان کے ضلع قصور کے صدر چنے گئے -1977ء کے الیکشن میں ایک بار پھر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری قصور سے قومی اسمبلی کی نشست پر پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے اور جب اس الیکشن کے بعد تحریک نظام مصطفےٰ چلی تو آپ کو ڈی پی آر کے تحت گرفتار کر لیا گیا اور آپ ایک ماہ تک ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قید رہے - اکتوبر 1978ء میں جماعت اہلسنّت کے زیر اہتمام ملتان میں آل پاکستان سنی کانفرنس اور مارچ 1979ء میں رائے ونڈ ضلع لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام آل پاکستان میلاد مصطفیٰؐ کانفرنس میں آپ نے بھرپور طور پر حصہ لیا- 1988ء میں آپ جمعیت علماء پاکستان سے مستعفی ہو گئے لیکن 1990ء میں جب جمعیت علماء پاکستان دو گروپوں میں تقسیم ہوئی تو آپ نے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کا بھرپور ساتھ دیا اور دوبارہ سیاسی سرگرمیوں میں دلچسپی لینا شروع کر دی- 25 فروری 1999ء بروز جمعرات صبح چار بجے آپ کی طبیعت اچانک خراب ہوئی اور آپ کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور لے جایا گیا - ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے چنانچہ آپ کو میو ہسپتال لاہور لے جایا گیا جہاں گیارہ بج کر چالیس منٹ پر آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے - آپ کا جسد مبارک قصور واپس لایا گیا جہاں اگلے روز دارالعلوم کے صحن میں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی - آپ

Marfat.com

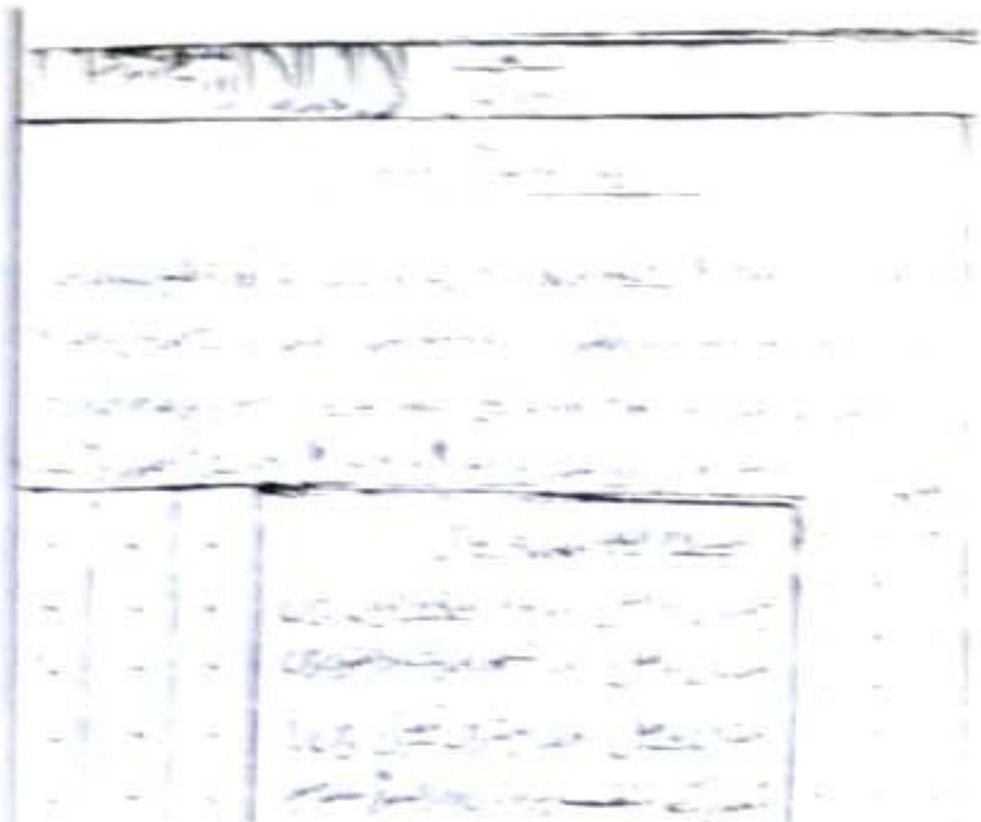

علوم اسلامیہ کی تکمیل پر صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی صاحب قادری کو جاری کی جانے والی سند

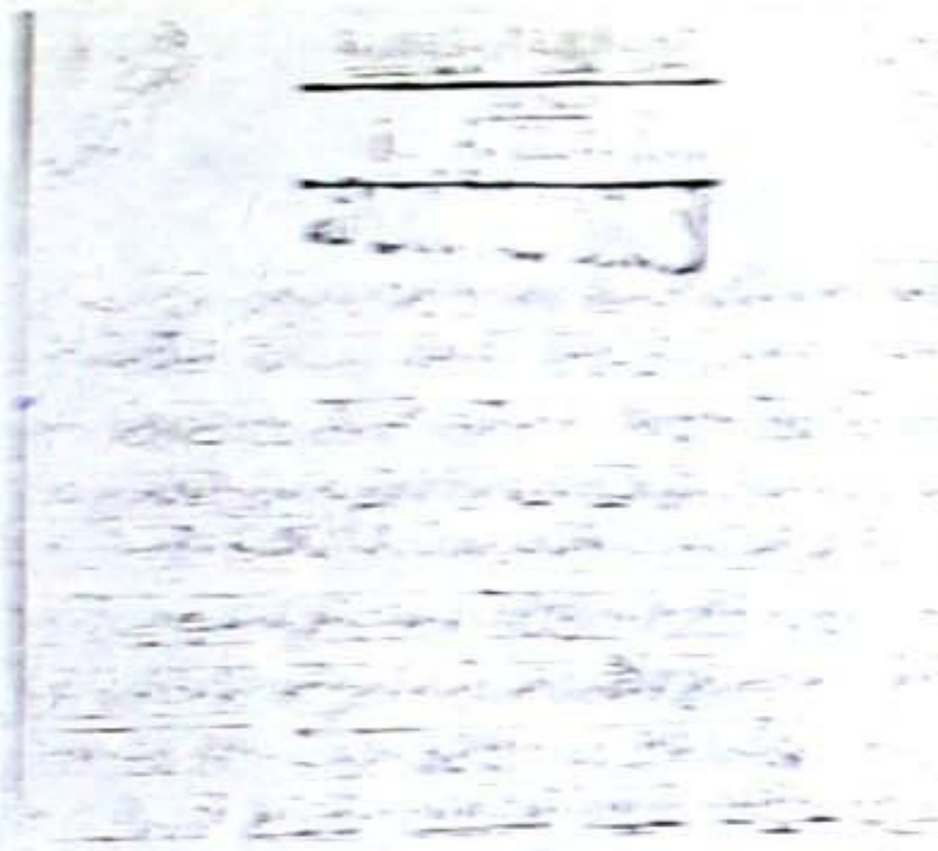

صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی صاحب قادری کو جاری کی جانے والی سند خلافت

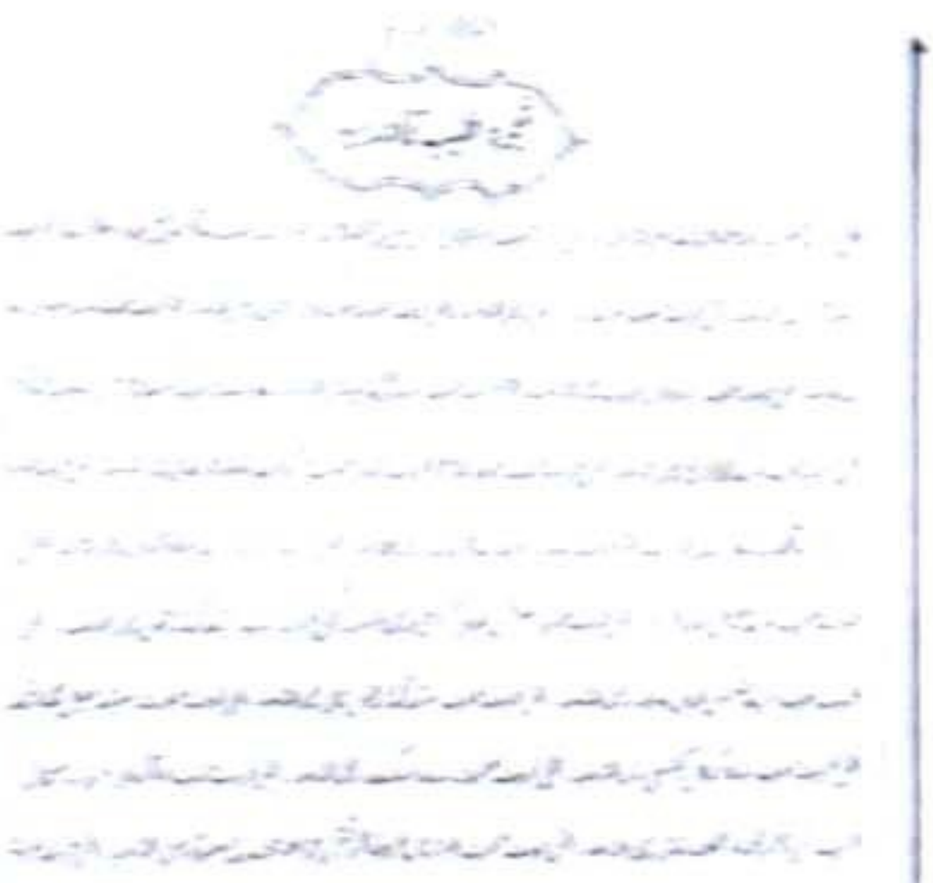

شجرہ طیبہ قادریہ اور شجرہ معمریہ منوریہ کا عکس

Marfat.com



8 اور 9 فروری 2001ء کو قصور میں حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری اشرفیؒ کے عرس کے آغاز سے علامہ سید حامد سعید شاہ صاحب کاظمی، سجادہ نشین علامہ مفتی پیر اختر علی صاحب قادری اور ان کے بھائی ڈاکٹر محمد نثار علی صاحب قادری

کے استاد اور پیرو مرشد کے لخت جگر علامہ سید مسعود احمد صاحب رضوی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قصور کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ لیکن آپ نے پسماندگان میں سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں چھوڑیں۔ آپ کے بے شمار مریدین اور خلفاء اکناف و اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں، جبکہ آپ کے تلامذہ دنیا کے مختلف ملکوں میں دینی خدمات انجام دے رہیں ہیں جن میں علامہ خورشید احمد صاحب قصوری (مانچسٹر، انگلینڈ) اور حضرت علامہ غلام صابر صاحب (نیوجرسی، امریکہ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ نے ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ جو تصانیف چھوڑیں ان میں التعریفات "عربی" (جملہ علوم و فنون کی تعریفات، موضوع، غرض و غایت اور اصطلاحات)، نکاح راعیل بہ ابن راحیل (یعنی نکاح زلیخانہ یوسف کنعانی)، نذر اولیاء، اصلاح الملحدین، مشینی زبیحہ کا حکم، اوراد قادریہ، ذکر جہر کا جواز، عورت کی دیت اور آمین بالاخفاء قابل ذکر ہیں۔

صاحبزادہ مفتی محمد اختر قادری صاحب نے اپنی تعلیم و تربیت کے حوالے سے فرمایا کہ قبلہ والد گرامی کی یہ خواہش تھی کہ ان کا کوئی بیٹا حافظ قرآن ہو اور جب 3 مارچ 1958ء کو قصور شہر میں میری ولادت ہوئی تو قبلہ والد گرامی نے یہ فرمایا کہ یہ حافظ قرآن ہو گا۔ مجھے مدرسہ میں داخل کیا گیا، جب قاعدہ مکمل کرنے کے بعد میں نے پہلا پارہ شروع کیا اور ایک ڈیڑھ صفحہ ہی پڑھا ہو گا تو والد صاحب نے فرمایا کہ ان کو ابھی سے ہی حفظ شروع کرا دیا جائے۔ میں اسکول کی تعلیم بھی حاصل کرتا رہا اور ساتھ ساتھ قرآن بھی حفظ کرتا رہا۔ 1971ء میں میں نے حفظ قرآن کی تکمیل کی اور پرائمری کا امتحان بھی پاس کیا بعد ازاں میں نے ہائی اسکول میں داخلہ لے لیا۔ مڈل کے بعد ہی والد گرامی نے مجھے درس نظامی کی کتب پڑھانا شروع

Marfat.com

کر دی تھیں اور میں نے آپ ہی سے درس نظامی کی مکمل تعلیم حاصل کی - 1973ء میں میں نے دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور سے قراءت و تجوید کی تعلیم بھی مکمل کی اور سرٹیفکٹ حاصل کیا - 1974ء میں میٹرک ' 1976ء میں ایف اے اور 1978ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا - مفتی صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے آف تنظیم المدارس پاکستان (اہلسنّت) لاہور سے 1976ء میں اسلامک اسٹڈیز میں عربی ادب اور گرامر میں میٹرک ' 1979ء میں علم نحو ' علم فقہ اور علم ادب میں ایف اے ' 1981ء میں علم تفسیر ' علم منطق ' علم فلسفہ ' علم میراث اور علم کلام میں بی اے آنرز اور 1982ء میں ایم اے عربیک اور ایم اے اسلامیات کی ڈگریاں حاصل کیں - آپ نے 1977ء میں جامعہ صدیقیہ سراج علوم لاہور سے تجوید و قراءت کی سند اور 1979ء میں دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور سے تکمیل دورہ قرآن کی سند حاصل کی - مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ابھی والد گرامی سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کر ہی رہا تھا کہ آپ نے مجھ پر تدریس کے فرائض بھی عائد فرما دئے - چنانچہ میں دارالعلوم میں ان کے زیر اثر اور زیر سایہ رہ کر تدریسی فرائض بھی انجام دیتا رہا - میں نے بخاری شریف ' ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف مکمل طور پر ان کی موجودگی میں پڑھائیں -

برطانیہ آنے سے قبل پاکستان میں اپنی باقاعدہ تدریسی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں جون 1982ء سے مارچ 1988ء تک جامعہ حنفیہ قصور پاکستان میں وائس پرنسپل ' ہیڈ ٹیچر اور کنٹرولر امتحانات کے طور پر فرائض سرانجام دیتا رہا ہوں جبکہ اس عرصہ میں جامع مسجد رضویہ قصور میں درس قرآن اور خطابت کے فرائض بھی انجام دیتا رہا - مفتی صاحب نے فرمایا کہ 1982ء کے بعد جامعہ حنفیہ قصور سے مکمل طور پر وابستگی کے بعد میں تمام طلبہ کو منطق ' ادب ' عربی گرامر موقوف علیہ تک میں پڑھاتا رہا ہوں - اس کے ساتھ ساتھ خاص طور پر دورہ تفسیر ' دورہ قرآن اور دورہ حدیث بھی پڑھاتا رہا - والد گرامی اکثر مجھ سے فتویٰ بھی لکھواتے تھے جس سے میری کافی تربیت ہوئی - بعض اوقات وہ فتویٰ پر اصول فقہ کے تحت نظر ثانی کرواتے تھے ' بخاری شریف اور علم میراث میں والد محترم کا ایک خاص مقام تھا ' جو بھی فتویٰ آتا وہ زبانی طور پر بتا دیتے کہ اس کا جواب یہ ہے -

پاکستان میں مختلف تحریکوں میں شمولیت کے حوالے سے صاحبزادہ مفتی محمد اختر علی صاحب قادری نے فرمایا کہ آپ نے اس دوران آل پاکستان سنی کانفرنس ملتان ' آل پاکستان میلاد مصطفےٰ کانفرنس رائے ونڈ اور نظام مصطفےٰ کانفرنس میں اپنے والد گرامی کے ساتھ بھرپور طور پر حصہ لیا -

صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی صاحب قادری نے فرمایا کہ آپ مستقل طور پر تو 1988ء میں انگلینڈ آئے لیکن آپ 1983ء سے ہر سال رمضان المبارک میں یہاں تشریف لاتے رہے کیونکہ شعبان اور رمضان شریف میں پاکستان کے دینی مدارس میں چھٹیاں ہوتی ہیں - اس دوران صاحبزادہ صاحب رمضان المبارک کے دوران تراویح پڑھانے کے لئے انگلینڈ تشریف لاتے رہے - مفتی صاحب نے فرمایا کہ دسمبر 1982ء میں جب میں تعلیم سے فارغ ہوا تو اپنے بڑے بھائی محمد صفدر علی صاحب قادری کی

Marfat.com

دعوت پر کنیا کے شہر نیروبی گیا بعدازاں 1983ء میں برطانیہ آیا اور سب پہلے گلاسگو میں رمضان المبارک میں قرآن پاک سنایا - اس وقت ایک گھر میں تراویح کا اہتمام تھا کیونکہ یہ جگہ مسجد سے ذرا دور تھی - 1983ء سے 1987ء تک ہر سال گلاسگو میں قرآن کریم سنانے کا سلسلہ جاری رہا تاہم جب 1988ء میں یہاں آیا تو جامعہ الکرم کے بانی حضرت علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب نے مجھے ملٹن کینز میں قرآن پاک سنانے کے لئے کہا چنانچہ وہ رمضان المبارک میں نے ملٹن کینز میں گزارا- دریں اثنا اسلامک سینٹر وولٹرلے روڈ شیفیلڈ میں ایک عالم دین کی ضرورت تھی' اس سلسلے میں حاجی نذیر احمد صاحب نے جو کونسلر بھی ہیں' علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب سے اس بات کا ذکر کیا- اس اثناء میں قرآن پاک مکمل کرنے کے بعد میں گلاسگو جا چکا تھا کیونکہ وہاں کے لوگوں کے ساتھ میرے زیادہ تعلقات تھے - پیرزادہ صاحب نے حاجی نذیر صاحب کو میرا نام تجویز کیا اور گلاسگو کا فون نمبر دیا -حاجی نذیر صاحب کے کہنے پر مسجد کمیٹی کے اس وقت کے چیئرمین حاجی عبدالرؤف صاحب اور سکریٹری حاجی اورنگزیب صاحب نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور مجھے یہاں کام کرنے کی پیشکش کی - میں نے ان سے معذرت کی اور کہا کہ میں یہاں صرف رمضان شریف کے لئے آتا ہوں اور اس کے بعد واپس چلا جاتا ہوں اس لئے کہ پاکستان میں اپنے مدرسے میں میری بہت ذمہ داریاں ہیں - ان حضرات نے کہا کہ آپ ہماری مجبوری کو دیکھیں' میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مجبوری اپنی جگہ لیکن میری مجبوری اس سے بھی زیادہ ہے - میری معذرت کے باوجود ان حضرات کا اصرار جاری رہا- تقریباً" دو ہفتے تک وہ مجھے روزانہ فون کرتے رہے اور بعض اوقات دو دو گھنٹے مجھ سے ان کی بات چیت ہوتی رہی - مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ ان کی یہ بات مجھے ابھی تک یاد ہے کہ "حضرت صاحب ابھی تک ہم نے آپ کو دیکھا نہیں ہے لیکن آپ کی گفتگو اور آپ کے بات کرنے کا انداز اتنا پسند ہے کہ ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ ہمیں آپ جیسے ہی عالم دین کی ضرورت ہے -" دو ہفتے بعد میں نے ان کو حتمی جواب دیا کہ میں آپ کی زیارت کے لئے ضرور آؤں گا اور آپ بھی مجھے ضرور فون کیجئے لیکن مہربانی فرما کر اس کام کے لئے نہ کہیں - رات کو یہ بات ہوئی لیکن صبح دس گیارہ بجے حاجی عبدالرؤف صاحب کا فون آگیا' کہنے لگے کہ ہم لوگ مانچسٹر میں ایک عالم دین سے بات کرنے کے لئے جا رہے تھے اور ہم نے گھر کے دروازے سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ میرے دل نے کہا کہ میں آپ کو ایک دفعہ پھر فون کر لوں' میں نے اسی لئے آپ کو فون کیا ہے اور پھر آپ سے کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے آپ ہمارے پاس آجائیں اور ہمیں وقت دیں - آخر کار میں ان کے اس پر خلوص اصرار پر مجبور ہو گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے والدین سے بات کروں گا اور اگر انہوں نے مجھے اجازت دی تو پھر آجاؤں گا- بعدازاں میں نے قبلہ والد محترم سے فون پر بات کی اور عرض کی کہ انگلینڈ میں میرا رکنے کا اپنا کوئی ارادہ یا خواہش نہیں ہے پھر بھی والد گرامی نے مجھ سے پوچھا کہ ایسی کوئی وجہ تو نہیں کہ تم وہاں رہنے پر مجبور ہو- میں نے انہیں یقین دلایا کہ نہ تو اس کی کوئی دنیاوی وجہ ہے اور نہ ہی میرا کوئی ذاتی مقصد ہے اور اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو میں یہاں نہیں رہ سکتا - اس پر والد گرامی نے فرمایا کہ ہم نے آپ کو دینی تعلیم

Marfat.com



کے لئے وقف کیا ہے آپ کچھ سال وہاں گزار لیں لیکن دین کی خدمت ہی آپ کے مد نظر رہنی چاہئے۔ والدین کی طرف سے اجازت کے بعد میں نے جون 1988ء میں اسلامک سینٹر شیفیلڈ میں دینی خدمات کا سلسلہ شروع کیا۔

اسلامک سینٹر شیفیلڈ میں دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم یہاں پر بچوں کو عمومی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اسباق بھی پڑھاتے ہیں کچھ بچوں کو مشکوۃ شریف بھی پڑھائی جا رہی ہے۔علاوہ ازیں ہم نے کچھ ایسے حضرات کی علمی استطاعت کو بھی بہتر بنایا ہے جو پاکستان سے دینی تعلیم حاصل کر کے آئے تھے اور یہاں امامت و تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے لیکن ان کی تعلیم ادھوری تھی تو ہم نے ان کو یہاں بخاری شریف اور مسلم شریف کا درس دیا اور دیگر اسباق پڑھائے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ایسے نوجوانوں کے لئے جو دن میں کام پر ہوتے ہیں ہر پیر کی شام کو

Marfat.com



9 فروری 2001ء کو حضرت پیر مفتی محمد عبداللہ قادریؒ کے دور سے سالانہ عرس کے موقع پر حضرت علامہ سید حامد سعید کاظمی اور سجادہ نشین صاحبزادہ پیر مفتی محمد اختر علی صاحب قادری اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں جبکہ دائیں جانب کے صفحہ پر مریدین و معتقدین و حاضرین عرس کی تصاویر ہیں

سٹڈی سرکل کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں مختلف موضوعات پر انگلش میں گفتگو کی جاتی ہے اور شرکاء کے سوالوں کے جواب دئے جاتے ہیں اس سٹڈی سرکل کو میں خود کنڈکٹ کرتا ہوں - منگل اور بدھ کے دن بچوں کی قرآن کلاس میں صالحین اور حدیث کے کچھ اسباق بھی پڑھائے جاتے ہیں - ایمان ' علم اور اسی طرح کے مختلف موضوعات پر معلوماتی گفتگو کی جاتی ہے- ہر جمعرات کو ذکر کی محفل ہوتی ہے جس میں مریدین ' معتقدین اور بچے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے ہیں - تمام پروگراموں کے اوقات موسم کے لحاظ سے متعین کیے جاتے ہیں - اسلامک سینٹر میں بچوں کے لئے حفظ کی کلاس بھی ہے جس میں ایک بچے نے چند ماہ قبل قرآن پاک حفظ کیا گو کہ چودہ پندرہ سال سے اوپر کے بچے کے لئے حفظ کرنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن ہم پھر بھی ان کے لئے حفظ کا انتظام کرتے ہیں اب تک چار پانچ بچے مکمل قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں جن میں ایک بچہ ساجد علی ہے جس کے والد کا نام لیاقت علی ہے 'اس سے قبل دو بچے حافظ تنویر احمد اور حافظ انصر علی قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں - ہمارے سینٹر میں جو بھی بچے قرآن کی تعلیم کے لئے آتے ہیں ہم ان کی بنیادی قاعدہ بھی قراءت اور تجوید کے ساتھ مکمل کرواتے ہیں اس لئے جب بچہ آگے چل کر قرآن پاک پڑھتا ہے تو اسے علیحدہ سے تجوید سیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو

Marfat.com

سارے قوانین قاعدے کے ساتھ ہی یاد کرا دئے گئے ہوتے ہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہاں خطابت کے فرائض بھی میں خود ہی انجام دے رہا ہوں جبکہ ہر اتوار کو یہاں ہمارا درس قرآن ہوتا ہے جس میں لوگ ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے ہیں اور مسجد بھری ہوئی ہوتی ہے جبکہ یہاں نماز کے لئے بھی بچے اور بڑے کافی تعداد میں آتے ہیں۔ اہم دینی ایام مثلاً" عید میلاالنبی اور معراج شریف وغیرہ پر ادارے میں خصوصی تقریبات اور پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن میں ہر عمر کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اہم راتوں میں نوافل کی ادائیگی اور شب بیداری کا انتظام ہوتا ہے۔ ان مواقع پر نعت خوانی کی محافل بھی ہوتی ہیں جن میں بچوں کے لئے انعامات رکھے جاتے ہیں۔

اکثرو بیشتر علماء کے انگلش سے ناواقف ہونے سے متعلق مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مفتی محمد اختر علی صاحب قادری نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے پاکستان میں ہی انگلش میں گریجویشن کی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ یہاں آنے والے علماء کرام کے لئے انگلش سے واقفیت بہت ضروری ہے جو علماء کرام اس حد تک انگریزی بول سکتے ہیں کہ وہ بچوں کو انگلش میں اپنی بات سمجھا سکیں تو ان کی تعلیم کے اثرات اور نتائج بہت بہتر ہوتے ہیں یہ بات خود میرے اپنے تجربے میں آئی ہے۔ میں نے یہاں کاسل کالج شیفیلڈ میں داخلہ لیا اور انگلش میں اے لیول کے دو تین مضامین پڑھے تاکہ مجھے یہاں کے بچوں کے مزاج اور ان کے ساتھ اساتذہ کے طرز عمل کا علم ہو سکے اور پھر خود ہمیں بچوں کو پڑھانے میں آسانی ہو سکے۔ مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے یہاں دو سال تک ہائی سٹور اسکول میں پڑھایا اور الحمد للہ اب ہنیڈزورتھ گرینج اسکول شیفیلڈ میں تدریسی فرائض انجام دے رہا ہوں۔ میری کوشش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ جن بچوں کو دین کا پتہ نہیں ہے ان تک پہنچ کر انہیں دین کا پیغام پہنچاؤں۔ ہمارے اسلامک سینٹر میں بچوں کو تمام تعلیم انگلش میں دی جاتی ہے۔

مفتی محمد اختر علی صاحب قادری نے ایک سوال کے جواب فرمایا میں کہ شیفیلڈ اسلامک سینٹر کے ساتھ مدینہ مسجد بھی منسلک ہے جس کے قیام کو 26 سال گزر چکے ہیں اس دوران یہاں مختلف انتظامی کمیٹیاں آتی رہیں اور تبدیل ہوتی رہیں۔ اس وقت ہماری مدینہ مسجد کے چار ٹرسٹی ہیں جن میں کونسلر حاجی نذیر احمد صاحب، حاجی محمد یعقوب صاحب، حاجی صابر حسین صاحب اور سابق لارڈ میئر راجہ قربان حسین صاحب شامل ہیں۔ مسجد کمیٹی کے چیئرمین حاجی محمد اسلم صاحب حاجی محمد امین صاحب نائب صدر، حاجی نذیر احمد صاحب سکریٹری، حاجی کرامت صاحب خزانچی اور گل محمد صاحب ان کے معاون ہیں۔ جولائی میں علاقے کے تمام لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور مسجد کمیٹی اس اجلاس میں سال بھر کی رپورٹ پیش کرتی ہے کمیٹی نے جو کام کئے ہوتے ہیں ان پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور جو کام نہیں ہوئے ہیں ان کے بارے میں حاضرین سے مشورہ کیا جاتا ہے بعد میں کمیٹی اپنے آپ کو پیش کرتی ہے کہ ہمارا سال مکمل ہو چکا ہے اگر آپ نئے لوگوں کو منتخب کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اس کے بعد اگر لوگ ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کمیٹی میں مکمل طور پر یا جزوی طور پر تبدیلی کی جاتی ہے لیکن اگر کمیٹی کا کام اطمینان بخش ہوتا ہے تو

Marfat.com



حضرت پیر مفتی محمد عبداللہ قادریؒ کے دورے سالانہ عرس کے موقع پر سجادہ نشین پیر مفتی محمد اختر علی قادری اور حضرت ابوالبرکات سید احمد صاحب بانی مدرسہ حزب الاحناف کے صاحبزادے علامہ سید مسعود احمد شاہ صاحب اختتامی دعا فرمارہے ہیں' حضرت علامہ سید جلال سعید شاہ صاحب کاظمی بھی دعا میں شریک ہیں

اسے اگلے سال بھی کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے تاہم یہ پروسس ہر سال جولائی میں ضرور دہرایا جاتا ہے -اس موقع پر پورے سال کا باضابطہ اکاؤنٹ بھی پیش کیا جاتا ہے- موجودہ کمیٹی گزشتہ تین سال سے کام کر رہی ہے- مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ مسجد کمیٹی کوئی بھی آئے ہماری ان کے ساتھ یہ بات طے ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دینی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے اور ہم ان کے انتظامی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے- ہم ایسا نہیں کرتے کہ کوئی نیا شخص آجائے تو اس کے ساتھ دوستی قائم کرلو اور جب دوسرا آجائے تو پہلے کی مخالفت شروع کردو- ہماری کوشش ہوتی ہے کہ سارا انتظام خوش اسلوبی سے چلتا رہے- ہماری مسجد میں جو کمیٹی بھی آئی اس نے ہمارے معاملات میں دخل نہیں دیا اور اسی وجہ سے تمام معاملات خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہے ہیں-

بعض مساجد میں پیش آنیوالے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ مفتی محمد اختر علی قادری صاحب نے فرمایا کہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں علماء کو چاہئے کہ وہ خود کو ان معاملات میں ملوث کرنے کے بجائے دونوں فریقین کو بٹھا کر صلح صفائی کروا دیں ہماری مسجد میں اسی طرح ہوتا ہے ہمسجد کمیٹی کے اجلاس کے دوران چیئرمین کے بجائے مجھ سے اس کی صدارت کرائی جاتی ہے اور جب بھی کوئی متنازع مسئلہ پیش آتا ہے تو وہ میرے سامنے رکھا جاتا ہے اور میں کمیٹی کے لوگوں اور دوسرے فریق کو بٹھا کر اس کا فیصلہ کرتا ہوں- علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ بعض اوقات کمیٹیوں اور

Marfat.com

علماء کے درمیان بھی واقعات رونما ہو جاتے ہے جو کبھی علماء کی وجہ اور کبھی کمیٹی کی وجہ ہوتے ہیں سے' میں یہی کہوں گا کہ علماء کرام کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ علماء سمجھ دار ہیں جبکہ بہت سی کمیٹیوں کے ارکان سمجھ دار نہیں ہیں اس لئے علماء کو اس سلسلے میں زیادہ ذمہ دارنہ کردار ادا کرنا چاہئے -برطانیہ میں نوجوانوں اور بچوں کو خاص طور پر کو دین سے قریب رکھنے کے لئے مختلف تجاویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب تک علماء اور مشائخ نوجوانوں اور بچوں کو اپنی محافل اور مجالس میں اپنے ساتھ نہیں بٹھائیں گے تب تک وہ دین سے دور رہیں گے اور انہیں اپنے اور علماء کرام کے درمیان ایک فاصلہ محسوس ہوتا رہے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں کے نوجوان اور بچے دین کو سیکھنے اور دینی معلومات حاصل کرنے میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں لیکن اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلامی معلومات پر مبنی زیادہ سے زیادہ لٹریچر تیار کیا جائے-

مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے نوجوان اسلام سے کافی دور ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے یہاں کا ماحول غیر اسلامی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہماری مائیں بہنیں دین سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتیں جبکہ ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے- ہمارے اکثر گھروں کا ماحول خالص اسلامی نہیں ہے اور وہاں پروان چڑھنے والا بچہ جب نرسری جانا شروع کرتا ہے تو وہاں کے مختلف ماحول میں کھو جاتا ہے پانچ چھ سال کی عمر ہو جانے کے بعد جب اس بچے کو مدرسے بھیجا جاتا ہے تو وہ مسجد کے ماحول اور اسکول کے ماحول میں بہت فرق محسوس کرتا ہے جب تک یہ دوہرا معیار ختم نہیں ہو گا ہمارے بچے آگے چل کر صحیح اسلامی سانچے میں نہیں ڈھل سکیں گے 'اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مساجد میں نرسری یا پرائمری کی سطح تک اسلامی اسکولوں کی طرز پر تعلیم کا بندوبست کیا جائے تاکہ بچے اس وقت تک اپنے آپ کو اسلامی ماحول میں ڈھال سکیں اور جب بعد میں وہ اسکولوں اور کالجوں میں جائیں تو وہاں کا ماحول ان پر زیادہ اثر انداز نہ ہو سکے-

بچوں کے لئے مشترکہ دینی نصاب سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں مرکزی جماعت اہلسنّت سے گفت و شنید ہوتی رہی ہے کہ بچوں کے لئے ایک مشترکہ دینی نصاب مرتب کیا جائے لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کوئی ٹھوس اور موثر قدم نہیں اٹھایا جا سکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اس مسئلے کو اسی طرح چھوڑ دیں چنانچہ ہم نے اپنے علاقے کے لئے انفرادی طور پر ایک نصاب مرتب کیا ہوا ہے جس کے مطابق ہم بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں -اس سلسلے میں میں نے انگلش کی ایک کتاب Back to Basic مرتب کی ہے- اس کتاب میں سوال جواب کی شکل میں دینی معلومات بالخصوص عقائد اور ایمان کے بارے میں معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں-

ایک اور سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں رویت ہلال کے حوالے سے بھی ایک کتاب مرتب کی ہے آپ نے فرمایا کہ علماء کرام کے اختلاف رائے کی وجہ سے

Marfat.com



مفتی پیر محمد اختر علی صاحب قادری کے شاگرد حافظ ساجد علی (شیفیلڈ) حفظ قرآن مکمل کرنے پر قبلہ مفتی صاحب اور اپنے والد گرامی حاجی لیاقت علی صاحب کے ساتھ

یہاں برطانیہ میں اکثر دو عیدیں ہوتی ہیں 'ہمارے علماء نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے چنانچہ ایک کتاب میری نظر سے گزری جس میں مصنف نے حضرت امام ابو حنیفہ کے ایک قول کو کہ "دنیا کے کسی کونے میں بھی چاند نظر آجائے اور اگر آپ کو اس کی شہادت مل جائے تو آپ رمضان المبارک کا آغاز کر سکتے ہیں" بنیاد بنا کر کہا ہے کہ اگر سعودی عرب میں چاند نظر آگیا ہے تو ہم یہاں سے فون پر تصدیق کرنے کے بعد رمضان کا آغاز کر سکتے ہیں -میں نے اس سلسلے میں اپنی کتاب میں بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا فرمان بالکل بجا ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس وقت آپ نے یہ فرمایا تھا اس وقت اسلامی دنیا کتنی بڑی تھی' آپ کی پیدائش 80ھ میں ہوئی اور اب 1422ھ چل رہا ہے اس وقت بلاد سلامیہ صرف لیبیا 'سعودی عرب' قاز قستان 'ترکستان اور ترکی پر مشتمل تھا -اس وقت نہ امریکہ تھا نہ پاکستان -اس وقت ان کا مقام بحث کچھ اور تھا لیکن اب کچھ اور ہے -اس کتاب میں میں نے اسی مسئلے پر تفصیلی بحث کی ہے -

بیعت اور سلسلہ طریقت کے بارے میں بات کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1988ء میں انگلینڈ آنے سے قبل قادری سلسلے میں والد محترم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور قبلہ نے اسی وقت مجھے خلافت بھی عطا فرمادی قبلہ والد صاحب نے اپنی موجودگی میں ہی مجھے سلسلہ بیعت شروع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آپ کی موجودگی میں ہی میں نے سلسلہ بیعت کو شروع کر دیا اور اب وہ سلسلہ بیعت یہاں پر

Marfat.com

بھی اور پاکستان میں بھی جاری ہے- 1999ء میں پاکستان میں پیر طریقت پیر سید انور شاہ صاحب سدرہ شریف (صوبہ سرحد) کی جانب سے بھی مجھے قادری سلسلے میں خلافت عطا ہوئی تاہم میری اولین بیعت پیر سید مختار اشرف صاحب" (کچھوچھہ شریف' انڈیا) سے تھی- آپ ہر سال ہمارے گھر تشریف لاتے تھے تو میرے والد گرامی نے اشرفیہ سلسلہ میں میری بیعت ان سے کروا دی- تاہم بعد میں میں نے والد گرامی سے کہا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ نے مجھے بیعت اور خلافت سے نوازا-

گفتگو کے آخر میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ والد محترم اور والدہ کے حکم کے مطابق اگست 1980ء میں لاہور میں میری شادی ہوئی' میرے سسر میاں محمد شریف صاحب پہلے دھرم پورہ لاہور میں رہتے تھے لیکن اب وہاں سے شفٹ ہو کر ٹاؤن شپ میں چلے گئے ہیں - میری تین صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے ہیں - بڑا بیٹا جو تقریباً" تیرہ سال کا ہے پاکستان (قصور) میں قریباً" دو سال سے قرآن پاک حفظ کر رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہونے والا ہے - مفتی صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے تمام بچوں کو دینی تعلیم دلانے کا عزم رکھتے ہیں-

Marfat.com

علامہ مفتی محمد اکبر زیرک



مرکزی جامع مسجد گھمکولویہ ' سمال ہیتھ برمنگھم کے خطیب ' عالم فاضل ' متین و بردبار ' معاملہ فہم ' اسم با مسمیٰ ' اور صاحب بصیرت علامہ مفتی محمد اکبر زیرک صاحب انتہائی مشفق اور پر خلوص شخصیت کے حامل ہیں اور طویل عرصہ سے برطانیہ میں تدریس و تبلیغ و ترویج اسلام کی کوششوں میں شبانہ روز مصروف ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب یکم جنوری 1940ء کو ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل پھالیہ کے ایک گاؤں تھیتل میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی محمد متین ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرا نام تو محمد اکبر ہے لیکن میرے ایک استاد محترم نے محبت سے مجھے ایک بار زیرک کہا تو یہ لفظ میرے نام کا حصہ بن گیا۔ میں نے قرآن مجید اپنے بزرگوں کی نگرانی میں حفظ کیا پھر بصیر پور میں حضرت مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب نعیمیؒ کے مدرسہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد لاہور میں حزب الاحناف میں داخلہ لیا اور دورہ حدیث حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان سید ابوالبرکات صاحبؒ کے پاس پڑھا۔

سلسلہ طریقت اور پاکستان میں اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی محمد اکبر زیرک صاحب نے فرمایا کہ دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد میں نے لاہور میں اچھرہ کے علاقہ سردار پورہ کی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دئے اور ساتھ ساتھ منشی فاضل کی تیاری شروع کر دی لیکن کچھ

Marfat.com

عرصہ بعد حالات نے ایسا رخ اختیار کیا کہ منڈی بہاؤالدین کی ایک قدیم مسجد جامع مسجد توکلی میں بطور خطیب میرا تقرر ہو گیا' وہاں میں نے جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے بہت زور و شور سے کام کیا۔ قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی اور مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی بھی کئی مرتبہ وہاں آئے۔ 1974ء میں' میں نے تحریک ختم نبوتؐ میں اہم کردار ادا کیا اور پھر تحریک نظام مصطفیٰؐ میں بھی فعال کردار ادا کیا۔ منڈی بہاؤالدین میں جو کمیٹی تحریک کی قیادت کرتی تھی مجھے اس کا نائب صدر بنایا گیا جبکہ میں قومی اتحاد کا بھی نائب صدر تھا' اسی اثناء میں میری گرفتاری عمل میں آئی اور مجھے کچھ عرصہ بورسٹل جیل لاہور میں بھی رہنا پڑا' وہاں قومی اتحاد کی مجلس عاملہ کے اکثر لوگ مقید تھے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ پوری قوم کیلئے یہ فکر طلب مسئلہ ہے کہ نئی نسل ضرورت سے زیادہ آزادی اور بے راہ روی کا شکار ہے۔ اس مادر پدر آزاد معاشرے میں رہ کر اس طرح ہو جانا ایک فطری بات ہے لیکن مساجد کے قیام اور علماء کرام و مشائخ عظام کی کوششوں سے نوجوان نسل اسلام کی طرف راغب ہو رہی ہے۔ جمعۃ المبارک اور دوسرے دینی تہواروں کے حوالے سے ہونے والے پروگراموں میں مسلمانوں کی بڑی تعداد شرکت کرتی ہے لیکن یہ کوششیں ابھی بہت تھوڑی ہیں' اس سے کہیں زیادہ کوششیں ہونی چاہئیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اب تک پاکستان اور بھارت سے جو علماء کرام برطانیہ آئے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کو انگریزی زبان پر مکمل عبور حاصل نہیں ہے اور یہ بات بڑی اہم ہے کہ ہماری تبلیغ بچوں تک نہیں پہنچ پاتی' کچھ نہ کچھ تو وہ سمجھتے ہیں لیکن اردو یا پنجابی زبان کو وہ مکمل طور پر نہیں سمجھ پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں انگریزی زبان سمجھنے اور بولنے والے خطیب ہیں وہاں ان کا اثر زیادہ ہے۔ اب یہاں کے نوجوان علماء تیار ہونا شروع ہو چکے ہیں جو یہاں کی زبان بولتے ہیں۔ جب یہ اپنی زبان میں بات کریں گے تو کہیں بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ صوفیاء کرام کی کوششوں سے اسلام پھیلا اور برطانیہ میں بھی بہت سے مشائخ اور علماء ایسے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو نمازی بنایا اور بہت سے لوگوں کو محض دنیاوی کاموں سے نکال کر مسجد کی طرف لائے' اب بھی بعض مشائخ عظام اور علماء کرام بہت کاوشیں کر رہے ہیں وہ خود بھی شریعت کے پابند ہیں' لوگ ان سے متاثر ہیں اور ان کی خاموش تبلیغ کی وجہ سے مساجد کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

بعض مساجد میں ناخوشگوار حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں جمہوریت ہے' ذرا ذرا سی بات پر کمیٹیاں بنتی ہیں' انتخابات ہوتے ہیں' مساجد تعمیر ہوتی ہیں تو پہلے کمیٹی بنتی ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس کا انتخاب ہوتا ہے' کچھ امیدوار کامیاب ہوتے ہیں کچھ ناکام ہوتے ہیں۔ جس طرح پاکستان میں لوگ الیکشنوں کے بعد مخالفت کو بھول جانے کی بجائے عداوت کو ذہن اور دل میں جاگزیں کر لیتے ہیں اسی طرح کمیٹیوں کے اختلافات بھی مستقل نوعیت اختیار کر لیتے ہیں اور کچھ ایسے

Marfat.com

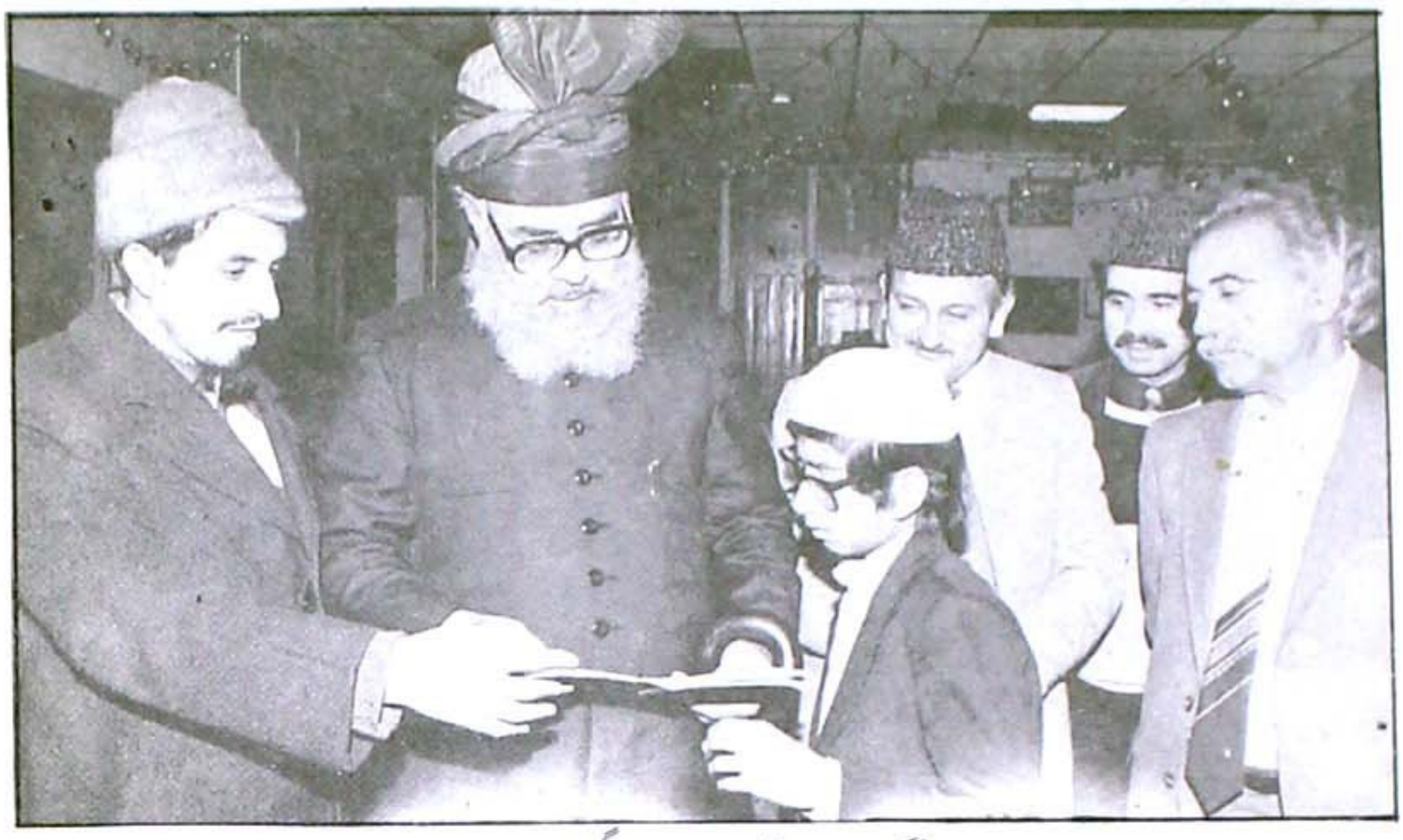

مولانا عبدالستار خان نیازی اپنے دورہ برمنگھم کے موقع پر دارالعلوم گھمگولویہ میں ایک طالب علم سے قرآن مجید سن رہے ہیں اس موقع پر علامہ مفتی محمد اکبر صاحب زیرک، راجہ سلیم اختر صاحب اور محمد عظیم صاحب بھی موجود ہیں

ناخوشگوار واقعات پیش آجاتے ہیں کہ پولیس تک کو بلانا پڑ جاتا ہے جو افسوس ناک ہے۔ مسلمانوں کو اتحاد واتفاق سے اللہ تعالیٰ اور رسول پاکؐ کی خوشنودی اور رضا کیلئے کام کرنا چاہئے۔

بیعت کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب میں لاہور بورسٹل جیل میں بند تھا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کسی ایسی شخصیت سے رابطہ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو - رہائی کے بعد جب میں واپس آیا تو میرا تعارف ایک ایسے صاحب سے ہوا جو میری اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور انگریزی کے پروفیسر تھے - نماز بڑی خشوع و خضوع سے ادا کرتے اور ہر وقت مستی کے عالم میں رہتے - میں نے ان سے پوچھا کہ ان میں یہ چیز کس طرح پیدا ہوئی تو پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ کوہاٹ سے پانچ میل دور پشاور روڈ سے ایک سڑک گھمکول شریف جاتی ہے، وہاں میرے پیر طریقت رہتے ہیں، یہ سب ان کی نگاہ کا اعجاز ہے - میں پہلے آزاد ماحول کا آدمی تھا، سوٹ بوٹ میں رہتا تھا لیکن جب سے میں نے وہاں جانا شروع کیا تو میرے دل کے دنیا بدل گئی اور جو وقت میں ٹیوشن پڑھانے میں صرف کرتا تھا وہ میں نے دین کے لئے وقف کر دیا - ان کی یہ بات سن کر میرے دل میں بھی تڑپ پیدا ہوئی اور میں حضرت زندہ پیرؒ کے پاس گھمکول شریف کوہاٹ پہنچ گیا - وہاں میں نے عجیب منظر دیکھا، وہی ماحول جو ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے کہ ہمارے بزرگان دین مجاہدے کیا کرتے تھے اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ پرانی باتیں ہیں آج کل اس قسم کا مجاہدہ نہیں ہوتا، لیکن گھمکول شریف جا کر جب خود اس کا نظارہ کیا تو مجھے یقین آیا کہ واقعی بزرگان دین ایسے ہوتے ہیں اور یہ واقعات سچے ہیں - پھر میں نے ان سے بیعت کا رشتہ جوڑا، کچھ عرصہ کے بعد حضرت زندہ پیرؒ نے مجھ سے فرمایا کہ برطانیہ میں ہمارے ایک خلیفہ نے مسجد تعمیر کرائی ہے جہاں ایک عالم کی

Marfat.com



علامہ مفتی محمد اکبر صاحب زیرک اور صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی برمنگھم میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں

ضرورت ہے ' تم وہاں چلے جاؤ- میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب میں بیمار ہوں فالج کا مریض ہوں ' وہاں برف پڑتی ہے میں وہاں کیسے چلا جاؤں - تو حضرت نے فرمایا کہ وہاں بھی تو لوگوں کو بیماری ہوتی ہے جس طرح وہ لوگ گزارا کرتے ہیں تم بھی اسی طرح گزارا کرنا- ان کے فرمانے سے مجھے حوصلہ ہوا اور میں یہاں چلا آیا - اب یہاں مجھے سترہ برس ہو گئے ہیں-

مفتی محمد اکبر زیرک صاحب نے فرمایا کہ میں مئی 1984ء میں برطانیہ آیا ' برمنگھم میں ہمارے پیر طریقت کے خلیفہ اعظم حضرت صوفی محمد عبداللہ خان صاحب طویل عرصہ سے برمنگھم میں مقیم ہیں ' لوگ ان کی شخصیت سے بہت متاثر تھے - انہوں نے مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا تو لوگوں نے ان سے بہت تعاون کیا اور انہوں نے عظیم الشان مسجد گھمکو لویہ تعمیر کرائی - آج یہ برطانیہ کا بہت بڑا اسلامی ادارہ ہے - میں بھی یہاں فرائض انجام دیتا رہا ہوں - ہم نے یہاں چالیس کے قریب بچوں کو قرآن مجید حفظ کرایا ہے اور بہت سے بچے ایسے ہیں جو قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں - بعض ایسے نوجوان جن کی مادری زبان انگریزی ہے یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغ دین کے کام میں مصروف ہیں - اس ادارے سے جو چالیس بچے قرآن پاک حفظ کر چکے ہیں وہ اب مختلف مساجد میں قرآن مجید کی سماعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور رمضان المبارک میں تراویح میں وہ مصلیٰ بھی سناتے ہیں - ان بچوں کے مذہبی جوش و جذبہ کو دیکھ کر ادارے میں درس نظامی کی کلاس بھی شروع کی گئی جس میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے-

Marfat.com

مفتی محمد گل رحمٰن قادری



معلم دین مبین، مجاہد سنیت، محقق اسلام مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری، صاحب علم و فضل شخصیت ہیں، بے مثال خوبیوں کے مالک ہیں، جماعت اہلسنّت برطانیہ کے سرپرست اور اسلامک ایجوکیشن سنٹر کے بانی و مہتمم اور مسجد رحمانیہ برمنگھم کے خطیب ہیں۔ مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری 12 فروری 1938ء کو ضلع مانسہرہ کے گاؤں ٹانڈہ میں معزز و محترم شخصیت سید عالم خان کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق پٹھانوں کے مشہور سواتی قبیلے سے ہے جس میں کئی نامور علماء پیدا ہوئے۔ آپ نے علوم دینی کی

Marfat.com

تحصیل کا آغاز لاہور کے نزدیک واقع شرقپور شریف سے کیا' دو سال وہاں رہنے کے بعد آپ نے راولپنڈی اور ہری پور کے نامور اساتذہ سے استفادہ کیا' بعد ازاں جامعہ نظامیہ رضویہ اور جامعہ نعیمیہ لاہور جیسے اعلیٰ مدارس سے تکمیل علوم کی اور انجمن نعمانیہ سے 5 سال تک اعلیٰ دینی علوم کی تعلیم کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری نے فراغت علوم کے بعد پانچ سال تک انجمن نعمانیہ میں بطور مدرس فرائض سرانجام دئے پھر آپ راولپنڈی آگئے اور 14 سال تک جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی اور سیٹلائٹ ٹاؤن میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری سلسلہ طریقت کے حوالے سے امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کے صاحبزادے حضرت مصطفیٰ رضا خانؒ صاحب مفتی اعظم ہند سے وابستگی و عقیدت رکھتے ہیں' پاکستان کے بعض مشائخ اور کچھوچھہ شریف کے مشائخ نے انہیں اسناد سے نوازا اور کچھوچھہ شریف سے انہیں طریقت کی اجازت بھی ملی ہے۔

مفتی صاحب برطانیہ میں مقیم بعض احباب اور علماء کرام کے پرزور اصرار پر جولائی 1978ء میں انگلستان تشریف لائے اور تب سے یہیں مقیم ہیں۔ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ برطانیہ آنے کے بعد میں لنکا شائر میں بولٹن کی مشہور جامع مسجد مکہ جسے مکی جامع مسجد بھی کہا جاتا ہے' سے وابستہ ہوا اور دو سال تین ماہ تک وہاں دینی و تدریسی فرائض انجام دیتا رہا' پھر وہاں سے RESTON آگیا اور تین سال تک وہاں دینی فرائض میں مشغول رہا۔ بعد ازاں برمنگھم کے احباب نے یہاں آنے پر اصرار کیا اور چونکہ میں بھی ایک ایسا دارالعلوم قائم کرنا چاہتا تھا جہاں نئی نسل دینی علوم سے استفادہ کر سکے اس لئے میں برمنگھم آگیا۔ یہاں گولڈن ہلاک روڈ پر جہاں مرکزی جامع مسجد گھمکولویہ تعمیر ہوئی ہے اس کے بالکل سامنے ہم نے دارالعلوم اسلامیہ رضویہ کی بنیاد رکھی' اس کا اصل بانی میں ہوں' اس میں تمام احباب اور صوفی محمد عبداللہ خان صاحب کا تعاون بھی شامل تھا۔ اس کے بعد ان دوستوں نے جامع مسجد گھمکولویہ کی تعمیر شروع کی جو الحمدللہ کئی سال قبل مکمل ہو چکی ہے۔ سامنے دارالعلوم کی عمارت ہے' وہی لوگ منتظمین ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ اس کے بعد ہم نے ایک دوسرا ادارہ جامعہ اسلامیہ حضرت سلطان باہوؒ قائم کیا' اس ادارے کی عمارت چار افراد کے نام پر خریدی گئی جن میں سے ایک نام میرا تھا۔ ہم نے یہ ادارہ صاحبزادگان کے ساتھ مل کر قائم کیا۔ بعض علماء کی خواہش تھی اور عالم دین ہونے کی حیثیت سے خود میری بھی خواہش تھی کہ میں کسی دوسری جگہ دینی فرائض انجام دوں اس لئے وہاں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد میں نے برمنگھم ہی میں اپنا نیا ادارہ قائم کیا' جس کا نام اسلامک ایجوکیشن سنٹر ہے اور اس کے ساتھ مسجد رحمانیہ ہے۔ مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری نے فرمایا کہ میں گزشتہ آٹھ دس سال سے اس ادارے میں قیام پذیر ہوں' اس کے علاوہ جماعت اہلسنّت کے متعلق ہم نے ایک مکتبہ بھی قائم کیا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ پوری دنیا میں اہلسنّت کے حوالے سے اردو' عربی اور انگریزی میں جو بھی لٹریچر موجود ہے اسے جمع کیا جائے اور یہاں نوجوان نسل تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ جو سکالر

Marfat.com



علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری بر منگھم میں رویت ہلال سے متعلق ایک اہم اجلاس کی صدارت فرمارہے ہیں۔
مولانا محمد بوستان صاحب قادری ان کے ساتھ تشریف فرماہیں

مختلف کتب کے تراجم کر رہے ہیں ہم وہ بھی جمع کر رہے ہیں ' ان کو شائع کرنے کیلئے یہ مکتبہ بڑی تیزی سے کام کر رہا ہے۔

تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے بھی یہاں کچھ کتب لکھی ہیں۔ ایک کتاب عقائد کے بارے میں سوالا "جوابا" ہے اور پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے اس کا نام "دین اسلام" ہے ' لاہور کے علماء نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ اب اس کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ تحفظ ناموس رسالتؐ کے حوالے سے میں نے ایک کتاب " گستاخ رسولؐ ' شرعی حیثیت " کے نام سے لکھی ہے۔ جس میں اس بحث کا جواب دیا گیا ہے کہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے ضمن میں جو قانون بنایا گیا ہے وہ غیر مسلموں پر بھی لاگو ہو سکتا ہے۔ اس میں پادریوں کے اٹھائے گئے سوالات کا مفصل جواب ہے ' اس حوالے سے میں کچھ تقاریر بھی لکھ رہا ہوں ' اس کے ساتھ میں نے عید میلاد النبیؐ کے بارے میں اعتراضات کرنے والوں کے جواب میں بھی ایک کتاب لکھی ہے "معاملات اہلسنّت" جو 4 سو صفات پر مشتمل ہے۔ رمضان شریف اور دیگر مسائل پر بھی میں نے کتابیں لکھی ہیں جو عنقریب شائع ہو رہی ہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ یہاں ایک کالج قائم کروں جہاں سولہ سال سے زائد عمر

Marfat.com

کے لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دی جائے اور اس میں ایسا جامع اور مختصر نصاب تیار کیا جائے کہ نئی نسل کم سے کم وقت میں اسلام سے روشناس ہو سکے ' ہم نے نصاب تیار کر لیا ہے اور اسے چھپوانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ پانچ کلاسیں شروع کی جا سکیں ' بعد میں بڑی کلاسوں کیلئے بھی نصاب تیار کیا جائے گا۔ مفتی گل رحمٰن صاحب نے فرمایا کہ ہم مسجد رحمانیہ میں توسیع کے لئے کوشاں ہیں ہم نے مکتبہ اس کے اندر قائم کیا ہے جبکہ یہاں برمنگھم یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے جو نو مسلم ہیں اور اسلام کے حوالے سے ان کی بہت ریسرچ ہے۔ ہمارے ادارے اسلامک ایجوکیشن سنٹر کیلئے مفت خدمات فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے ' ہم چاہتے ہیں کہ ہم اسلام کو اس انداز سے پیش کریں کہ اس کے اندر فرقہ واریت نہ ہو اور ایسا لٹریچر تیار کیا جائے جسے پوری دنیا میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے ' اس کام کا آغاز ہمارے ادارے سے ہو گا ہم غیر مسلموں کے سامنے اسلام کو اس انداز میں پیش کرنا چاہتے ہیں جو حضورؐ پاک کے حوالے سے آیا تھا۔ اس سلسلے میں ہمارے برخوردار مولانا محمد طارق کمال خان ' صاحبزادہ محبوب الرحمٰن اور حافظ سعید احمد صاحب ایک کتاب چھپوا رہے ہیں جو تعارف اسلام پر مبنی ہو گی ' ہمارے پاس یہاں ایک ٹیم ہے اور کام شروع ہو چکا ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے رفتار کچھ کم ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری نے فرمایا کہ ہدایت دینے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن قرآن اور احادیث کی روشنی میں ہم پر امید ہیں کہ ہماری نئی نسل بے راہ روی کا شکار نہیں ہو گی بلکہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں اسلام کی طرف زیادہ راغب ہو گی۔ اس وقت بھی ہماری نئی نسل کے کم ہی لوگ بے راہ روی کا شکار ہیں۔ زیادہ نوجوان اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں ' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس سلسلے میں کام شروع ہو چکا ہے۔ امریکہ اور پاکستان سے خاصا لٹریچر آرہا ہے۔ چند مکاتب میں انگریزی اور اردو میں لٹریچر موجود ہے ' کیسٹیں بھی ہیں ' میں دیکھ رہا ہوں کہ نوجوان نسل اس لٹریچر کو بڑی دلچسپی سے خرید رہی ہے اور اسکو آگے بھی پھیلا رہی ہے۔ امید ہے کہ مستقبل میں یہاں پر مسلمانوں کی اکثریت ہو جائے گی اور اسلامی ادارے جو اس وقت کام کر رہے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ مستحکم ہو کر نئی نسل کو اسلامی تہذیب و تمدن کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب کر سکیں گے۔

علماء کرام کی خدمات ' صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج اور مساجد کی صورتحال کو بہتر بنانے کے حوالے سے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مفتی محمد گل رحمٰن قادری نے کہا کہ علماء کرام سمیت تمام اکابرین ' مفتیان اور مفکرین یہ بات محسوس کر رہے ہیں کہ نئی نسل کو دین کی طرف راغب کرنے اور اسلامی تہذیب و تمدن کے تحفظ کیلئے کیا اقدامات کئے جائیں یہ بہت بڑا جذبہ ہے اور اصل کام ہی جذبہ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جہاں تک مساجد کے نظام کی بہتری کا سوال ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ مساجد کمیٹیوں میں جمہوری طور پر تبدیلی رونما ہونی چاہئے ان کا انتخاب اور عہدیداروں کا تقرر علاقائی نسبتوں سے نہیں بلکہ دینی وابستگی کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور ایسے افراد کو سامنے لایا جانا چاہئے جو دین کا کام احسن

Marfat.com

طریقے سے کر سکیں تاکہ ان کی مثبت اسلامی سوچ کی وجہ سے نئی نسل اسلام کے زیادہ قریب آسکے لیکن بدقسمتی سے مساجد کمیٹیوں میں علاقائی و قومی تعصب اور برادری ازم ہے یہی وجہ ہے کہ کام کم ہوتا ہے اور جھگڑے زیادہ ہوتے ہیں اور اخبارات ان کی تشہیر کرتے ہیں۔ مساجد کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ یہاں اچھے علماء لائے جائیں جن کو انگریزی اور تمام اسلامی علوم پر بھی عبور حاصل ہو تاکہ وہ نئی نسل کو ان کی زبان میں اسلام کی صحیح تعلیمات سمجھا سکیں۔ مساجد کے قیام کا مقصد ہی تبلیغ ہے' دارالعلوم اور مدارس کا بھی یہی مقصد ہے لیکن میں افسوس سے کہوں گا کہ غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں لانے کے حوالے سے کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ 20 سال سے اس سلسلے میں کسی خاص سطح پر کام نہیں ہوا' جن لوگوں کے پاس فنڈز ہیں اور جو بہت دعوے بھی کرتے ہیں وہ بھی اس لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ مولانا محمد الیاس قادری (دعوت اسلامی) کے نوجوان یہاں بہت کام کر رہے ہیں' میں نے اپنے ادارے میں ان کے تین نوجوانوں کو کام کرنے کی اجازت دی ہے' ہر اتوار کو یہاں ان کا پروگرام ہوتا ہے جس میں مجھ سمیت ہر عمر کے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کوئی اور تنظیم اتنا کام نہیں کر رہی ہے۔ وہ جماعت اہلسنّت کے ممبر بھی ہیں اور ان کی دلچسپی جماعت اہلسنّت کے ساتھ ہے لیکن وہ اپنا کام دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے کرتے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرتی مسائل کے حوالے سے مفتی محمد گل رحمٰن صاحب قادری نے فرمایا کہ ہم نوجوان اہلسنّت کے لئے دینی معلوماتی لٹریچر تیار کر رہے ہیں اور جہاں مسائل پیدا ہوتے ہیں' ان کا جدید و قدیم فقہ اور قرآن مجید اور حدیث پاکؐ کی روشنی میں جواب بھی دیا جاتا ہے' چونکہ یہاں طلاق و نکاح کے مسائل زیادہ ہیں اس لئے اس حوالے سے بھی ہم مسائل کو حل کرانے کیلئے کوشاں ہیں' ہم مختلف خاندانوں میں صلح کرانے کی کوششیں کرتے ہیں ہم ان جدید مسائل کے حوالے سے کام کر رہے ہیں لیکن ان مسائل میں چند کے سوا زیادہ مشائخ عظام دلچسپی نہیں لیتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مشائخ عظام تبلیغی مشن کی طرف آئیں اور جماعت اہلسنّت کے رکن بنیں اور اپنے مریدین کو بھی اس سے وابستہ کریں' ہم نوجوان علماء کو بھی یہاں کے تقاضوں کے مطابق تیار کر رہے ہیں تاکہ یہاں کی مساجد کی ضروریات کو یہیں پورا کیا جا سکے' انشاء اللہ ہمارا کام آہستہ آہستہ بہتر نتائج سامنے لائے گا' اور یہاں اسلام ایک بڑی قوت بن کر ابھرے گا۔

Marfat.com

علامہ (مفتی) محمد ایوب اشرفی شمسی

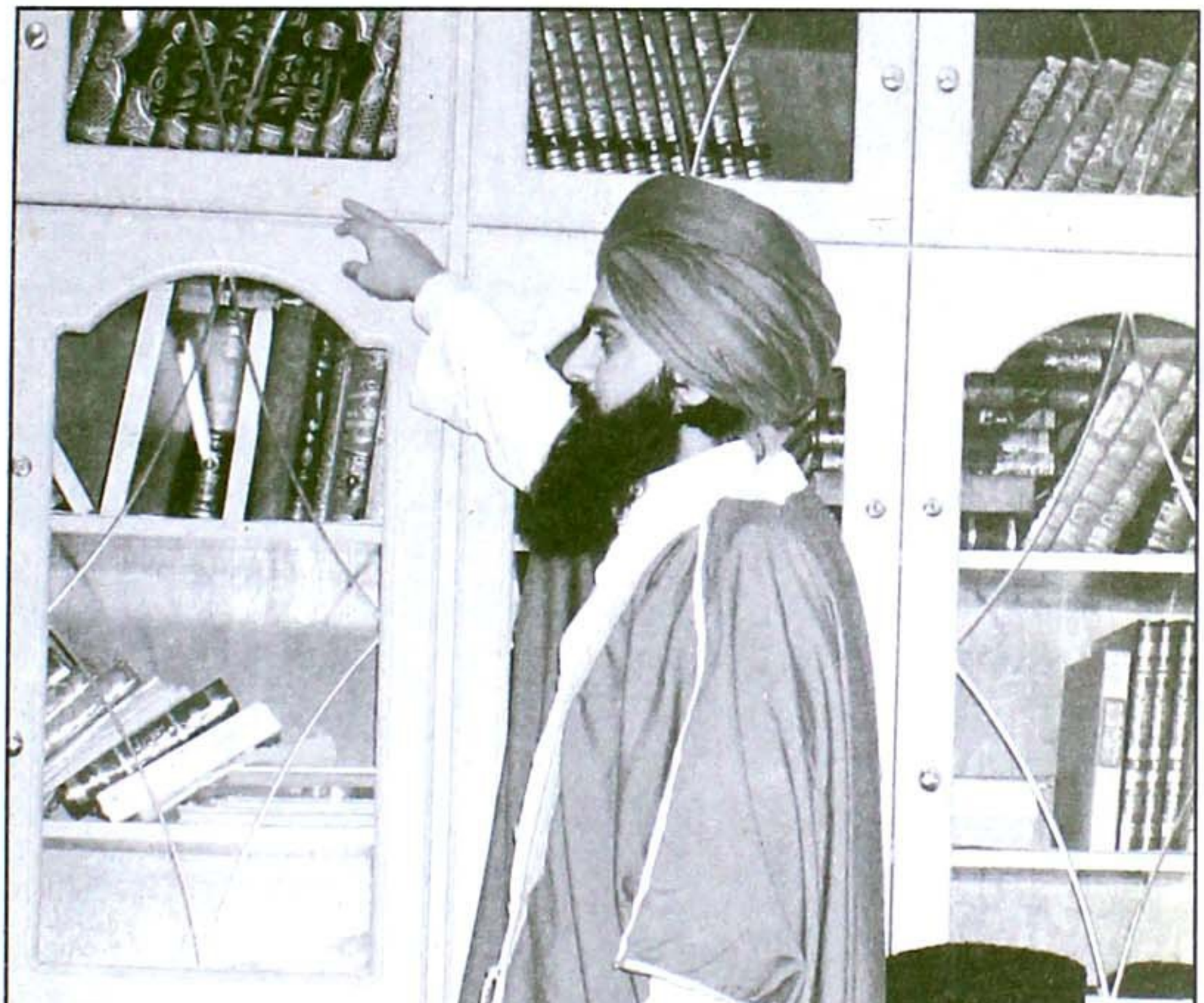

علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی کا شمار ان مقتدر و مستند علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی علم دین کے حصول اور اسلام کی تبلیغ و تدریس کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ طویل عرصے تک انڈیا کے مختلف شہروں میں دینی اداروں سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور مسلک اہلسنّت کے فروغ و ترویج کے لئے کوششیں کرنے کے بعد آپ چند سال قبل برطانیہ تشریف لائے اور ان دنوں مسجد نور الاسلام بولٹن سے وابستہ ہیں۔ آپ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب اشرفی کے شاگرد اور حضرت سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی" سجادہ نشین سرکار کلاں آستانہ اشرفیہ کے مرید نیز حضرت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے خلیفہ و مجاز ہیں۔

علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی یکم اگست 1966ء کو بھارت کے صوبے اتر پردیش (یو پی) کے شہر سنبھل (ضلع مراد آباد) کے علاقے کوٹ غربی میں پیدا ہوئے۔ یہ علاقہ مختلف دینی و دنیاوی علوم و فنون کے مستند افراد کے حوالے سے شہرت رکھتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام جناب عبدالحفیظ خان صاحب اشرفی ہے اور وہ ایک خوشحال زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے دادا الحاج

Marfat.com

عبدالرشید خان صاحب اشرفی علاقے کے ایک بڑے زمیندار تھے۔ علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی نے ناظرہ قرآن پاک بچپن میں ہی گھر پر مکمل کرلیا تھا جس کے بعد آپ نے عصری تعلیم کے لئے سکول میں داخلہ لیا آپ ابھی نویں کلاس میں تھے کہ والد گرامی کے دینی و اسلامی رجحانات نے یہ سلسلہ روک کر آپ کو دینی تعلیم کی طرف منتقل کردیا اور ناظرہ کے استاد گرامی مولانا غلام محمد صاحب راجستھانی کی کوشش سے سنبھل مراد آباد میں ہی مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم میں داخل کرا دیا جہاں حضرت علامہ مفتی حافظ و قاری محمد معین الدین صاحب قبلہ اشرفی شمسی مدرسے کے بانی و مہتمم اور اس کے روح رواں تھے جو قانون شریعت کے مصنف علامہ قاضی شمس الدین جونپوری کے شاگرد اور شیخ الاسلام حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے مرید و خلیفہ ہیں۔

حضرت مولانا مفتی معین الدین صاحب کی شخصیت ' صلاحیت اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ ان کی شخصیت یگانہ روزگار ہے ' علم و فنون پر مکمل مہارت اور منطق و فلسفے سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں ' ان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ انہوں نے کبھی معاوضہ یا تنخواہ لے کردین کی تعلیم نہیں دی۔ ان کے مدرسے میں دیگر مدارس سے فارغ ہو کر آنے والے لوگ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے اور صورتحال یہ ہوتی کہ جب درس جاری ہوتا تو یہ مدرسہ درسگاہ بن جاتا ' جب لوگ مسائل دینی سے متعلق سوال وجواب شروع کرتے تو یہ دارالافتاء قرار پاتا اور جب روحانیت کی بات ہوتی تو یہ ایک خانقاہ معلوم ہوتی۔ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب کو اپنے استاذ گرامی سے منطق و فلسفے میں دلچسپی پوری طرح منتقل ہوئی تھی اور یہ کیفیت ان کی تدریس میں بھی نمایاں تھی۔ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب اشرفی اس وقت بھی آستانہ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف میں دارالافتاء والقضاء کی مسند صدارت پر فائز ہیں۔ ایسے کامل و اکمل استاد گرامی کی رہنمائی میں علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فلسفہ و منطق نیز دیگر علوم مروجہ کی کتب ملاحسن ' میرزاہد ' قاضی بیضاوی ' امور عامہ ' توضیح تلویح شرح عقائد مع خیالی وغیرہ پڑھیں۔ استاد محترم کی یہ نصیحت ہوا کرتی تھی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تم یہی سوچتے رہو کہ آج تم نے کیا پڑھا ہے۔ اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکلا کہ علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب کے بقول ان کی کتابوں اور کاپیوں میں وہ سب کچھ لفظ بلفظ لکھا ہوتا تھا جو الفاظ صبح سے شام تک استاد گرامی نے اپنی زبان سے ادا کئے ہوتے تھے۔ مفتی محمد ایوب صاحب نے علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب کی زیر نگرانی دینی تعلیم کا یہ سلسلہ کئی سال جاری رکھا یہاں تک کہ استاد محترم کے پیرو مرشد حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب کی سرپرستی میں مدھیہ پردیش جبل پور میں دارالعلوم اہلسنّت کے نام سے ایک عظیم ادارہ قائم تھا جہاں بھارت کے مختلف صوبوں اور علاقوں کے علاوہ افریقہ اور ماریشس سے آئے ہوئے طلباء بھی داخل ہوئے اور جب علامہ مفتی معین الدین صاحب کو بھی ان کے پیرومرشد نے اس ادارے میں بھیجا تو مفتی محمد ایوب بھی ان کے ساتھ گئے ' دو سال وہاں بھی دینی علوم حاصل کرتے رہے اور 5 مئی 1985ء کو دارالعلوم اہلسنّت جبل پور سے انہیں پہلی سند فراغت عطا فرمائی گئی

Marfat.com

اور دستار بندی ہوئی۔

مفتی محمد ایوب صاحب جبل پور میں دو سال کے تعلیمی پروگرام کے بعد دوبارہ سنبھل (مراد آباد) میں مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم چلے گئے اور وہاں سے فاضل درسیات کا کورس کیا' اسی طرح مشق افتاء کا عمل بھی جاری رہا' چار سال کے عرصے میں یہ دونوں کورسز مکمل ہوئے اور 23 سال کی عمر میں 1990ء میں 60'70 ہزار کے مجمع اور علماء و مشائخ کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں آپ کی فاضل درسیات و افتاء کی دستار بندی عمل میں آئی۔ اس موقع پر موجود سو سے زیادہ علماء کرام و حاضرین کے سامنے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے نہایت فصیح و بلیغ عربی میں آدھے گھنٹے تک ہدیہ تشکر پیش کیا جس سے اجتماع میں موجود اکابر علماء و مشائخ بے حد متاثر ہوئے۔ عربی زبان میں خطاب کرنے کی وجہ اور پس منظر دراصل وہ ہفتہ وار انجمن تھی جو مفتی معین الدین صاحب قبلہ کی زیر نگرانی ہر جمعرات کو منعقد ہوتی تھی اور جس میں کمپیئرنگ (معتمد جلسہ) کے فرائض مفتی محمد ایوب صاحب انجام دیتے تھے۔

اس تقریب کے بعد حضرت سید تنویر میاں صاحب مہتمم دارالعلوم اہلسنت جبل پور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ عربی زبان میں خطاب کرنے والے علامہ محمد ایوب اشرفی کو دارالعلوم میں تدریس کی خدمات تفویض کی جائیں چنانچہ شیخ الاسلام حضرت سید محمد مدنی میاں صاحب کے زیر اثر اور اپنے استاد گرامی کی وساطت سے آپ جبل پور چلے گئے اور چھ جولائی 1991ء کو جب آپ کو دارالعلوم اہلسنت جبل پور میں نائب شیخ الحدیث مقرر کیا گیا تو آپ کی عمر صرف 25 برس تھی۔ آپ کی کلاس میں آپ سے بڑی عمر کے طلباء موجود تھے لیکن آپ اپنی علمی استعداد اور اساتذہ و بزرگوں کے روحانی فیض و رہنمائی میں چھ سال تک وہاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ادارے میں آنے والے ہر عمر اور علاقے کے طلباء نے آپ کی قابلیت اور تدریسی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ اسی دوران استاد محترم مولانا مفتی معین الدین صاحب قبلہ اور حضرت علامہ محی الدین احمد ہشام میاں صاحب جونپوری' نیز حضرت سید محمد یزدانی میاں صاحب قبلہ مقیم حال امریکہ کی وساطت سے آپ کی شادی صدر العلماء' امام النحو' شارح بخاری و کافیہ وغیرھما حضرت علامہ مفتی سید شاہ غلام جیلانی صاحب میرٹھی علیہ الرحمتہ والرضوان کی صاحبزادی سے طے پائی اور 26 اپریل 1995ء کو تقریب عقد و نکاح میں حضرت غازی ملت علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی اور حضرت علامہ سید محبوب میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی خصوصی مہمانان گرامی تھے جبکہ حضرت شمس العلماء قاضی شمس الدین احمد صاحب جونپوری کے صاحبزادے حضرت علامہ محی الدین احمد ہشام میاں صاحب قبلہ بھی اس موقع پر موجود تھے۔

حضرت سید محمد یزدانی میاں صاحب کی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت علامہ نے فرمایا کہ صاحبزادہ موصوف نے سرزمین سنبھل پر صدر العلماء اکیڈمی کے زیر اہتمام جامعہ قادریہ جیلانی عربک کالج کا عظیم پروگرام بنایا ہے۔ تقریباً" دس بیگھہ زمین کے احاطہ پر مشتمل اس عظیم جامعہ کی دو منزلہ عمارت اپنا تعارف آپ ہے جس میں لگ بھگ 5 کروڑ کی لاگت آجائیگی۔ جامعہ کے ساتھ ہی ساتھ جیلانی

Marfat.com



علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی اپنے صاحبزادہ محمد نظام اشرف کو درس دیتے ہوئے جو صدر العلماء حضرت سید محمد غلام جیلانی صاحب کے نواسہ ہیں (دوسری تصویر میں) علامہ صاحب مسجد نور السلام میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں

ہیلتھ سنیٹر، جیلانی جامعۃ البنات، جیلانی دارالاشاعت، جیلانی انگلش میڈیم سکول اور جیلانی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے منصوبوں پر بھی عمل ہو گا۔

جبل پور میں قیام کے دوران علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہوا کہ شیخ المشائخ حضرت علامہ مفتی سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی نے آپ کو یکم اپریل 1993ء کو اپنے گھرانے کی خاص سند حدیث عطا فرمائی۔ اس سند کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ سند صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے سید محمد مختار اشرف صاحب جیلانی کو عطا کی تھی چنانچہ یہ سند لینے کے لئے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی خاص طور پر ان کے پاس گئے اور ان کے دولت کدہ پر یہ اعزاز وصول کیا۔ دارالعلوم اہلسنت جبل پور میں چھ سال خدمات انجام دینے کے بعد دیا درہ گجرات میں حضرت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کی سرپرستی میں ہی چلنے والے ایک ادارے دارالعلوم نور محمدی میں صدر مدرس کے طور پر علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب کا تقرر ہوا اور وہاں تقریباً" دو سال انہوں نے علوم دینی کی تدریسی خدمات انجام دیں۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "سکول کے زمانے میں ہی شیخ المشائخ علامہ مفتی سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی سنبھل تشریف لائے اور کچھ دن قیام کیا تو والد گرامی نے مجھے ان کی خدمت میں پیش کر کے ان سے بیعت کرا دیا۔ اس طرح میرے پیر و مرشد وہی ہیں جو شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کے پیر و مرشد ہیں۔ 11 جون 1999ء کو حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب نے برطانیہ میں مسجد نور الاسلام میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں علماء اور خادمین کی موجودگی میں مجھے اجازت بیعت و خلافت عطا فرماتے ہوئے

Marfat.com

دستار بندی فرمائی- میرا سلسلہ اشرفیہ سے تعلق ہے اور اشرفی سلسلہ قادری بھی ہے اور چشتی بھی ہے چنانچہ میں اس طرح بفضل خدا مسلکاً" و مذہباً" حنفی ہوں' نیز مشرباً" اشرفی' جو نسبت ہے حضور محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی طرف جو کہ میرے لئے سرمایہ دنیا و آخرت ہے - درساً" و تلمذاً" معینی شمسی امجدی' رضوی ہوں اس لئے کہ میرے استاد گرامی حضرت مفتی معین الدین صاحب قبلہ' شمس العلماء حضرت قاضی شمس الدین" کے شاگرد رشید ہیں جنہوں نے حضور صدر الشریعہ حضرت امجد علی" سے اکتساب فیض کیا اور آپ نے مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ سے اکتساب فیض کیا- الحمد اللہ مجھے ہر تین نسبتوں پر فخر ہے"-

اپنی برطانیہ آمد کے پس منظر اور یہاں دینی و تبلیغی اور تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "میرے برادر نسبتی حضرت مولانا حافظ و قاری سید محمد عرفانی میاں صاحب جو پہلے دیادرہ گجرات میں تھے' مبلغ اشرفیت محترم جناب الحاج داؤد پریمی صاحب اشرفی کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے اور یہاں کچھ دن قیام کیا' اس دوران انہوں نے یہ مناسب خیال کیا کہ مجھے برطانیہ بلوایا جائے چنانچہ میں ان کی کوشش سے 17 ستمبر 1997ء کو برطانیہ آگیا- میرا خیال تھا کہ میں یہاں چند ہفتوں سے زیادہ قیام نہیں کرسکوں گا کیونکہ یہاں میرے علمی و تدریسی عزائم و مقاصد کی تکمیل نہیں ہو سکے گی- برطانیہ آنے کے فوراً" بعد بھی مجھے یہی محسوس ہوا کہ یہاں میرے پڑھنے پڑھانے کے معاملات آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور طویل قیام ممکن نہیں ہو گا تاہم رمضان المبارک کے دوران مسجد نورالاسلام بولٹن کے انتظامی اراکین نے مجھ سے کہا کہ نماز تراویح کے بعد تفسیر قرآن کے سلسلے میں ایک گھنٹے کا درس میں اپنے ذمہ لے لوں- میں نے اس پیش کش کو اگرچہ خوشی سے منظور کیا لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگ اسے دلچسپی سے سنیں گے اور مجھے پسند کریں گے لیکن جب ایک ماہ مکمل ہوا تو ان لوگوں نے کہا کہ اب ہم آپ کو واپس نہیں جانے دیں گے"-

علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "اب بھی گجرات سے لوگ مجھے بلانے کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ کو منہ مانگی تنخواہ دی جائے گی لیکن یہاں کے لوگ جانے ہی نہیں دیتے- چنانچہ اب میں 1997ء سے اس ادارے سے وابستہ ہوں- انہوں نے ادارے میں اپنی خدمات اور سرگرمیوں کے حوالے سے کہا کہ یہاں میری آمد سے پہلے دو امام صاحبان موجود تھے - مولانا محمد اقبال صاحب مصباحی جو گجرات سے تعلق رکھتے ہیں اور بیس بائیس سال سے اس ادارے سے وابستہ ہیں اور دوسرے صدر امام مولانا حافظ و قاری سید محمد عرفانی میاں صاحب جو میرے برادر نسبتی اور علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی کے صاحبزادے ہیں- میں نے درس و تدریس کے علاوہ کبھی بھی تنخواہ لے کر مستقلاً" امامت نہیں کی تھی اور دو اماموں کی موجودگی میں تیسرے امام کے تقرر کی امید بھی نہیں تھی لیکن منتظمین کا یہ کہنا تھا کہ اگر تین حضرت بھی پہلے سے ہوتے تو بھی ہم آپ کو ضرور یہاں رکھتے' چنانچہ میں نے بنیادی

Marfat.com

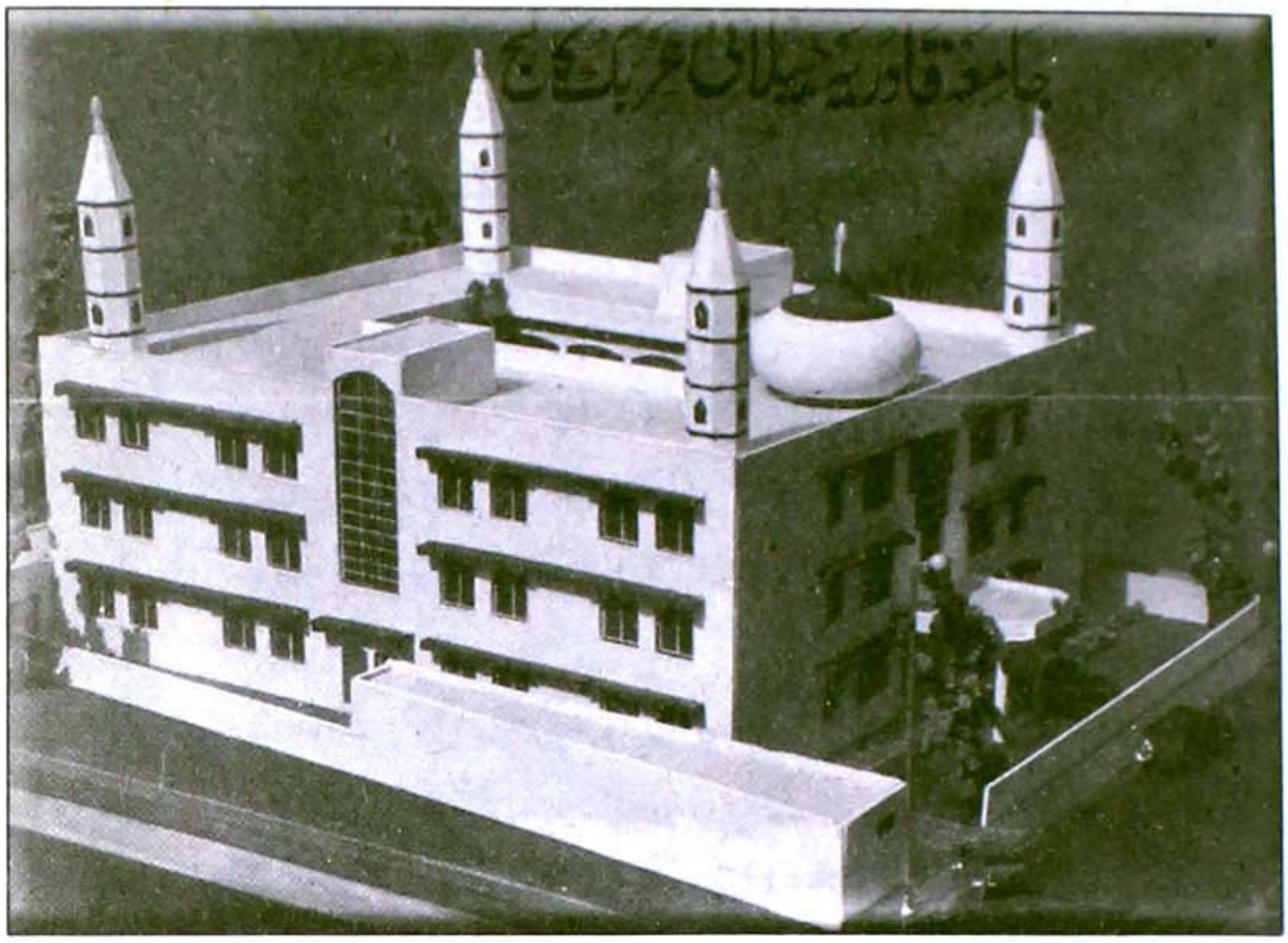

جامعہ قادریہ جیلانی عربک کالج کا وہ تعمیری منصوبہ جس کا سنگ بنیاد 15 نومبر 1999ء کو رکھا گیا اور جس کی دو منازل تکمیل پا چکی ہیں

طور پر عربی اور اردو کی تدریس کے حوالے سے اپنے فرائض سنبھالے۔ اس وقت مسجد نور الاسلام اور مدرسے میں پانچ سو سے زائد بچے بچیاں قرآنی تعلیمات اور عربی و اردو پڑھ رہی ہیں جن کی نگہداشت اور عروج و ارتقاء کے لئے قریباً 14 مدرسین و اساتذہ رہتے ہیں۔ جن میں حضرت علامہ سید محمد عرفانی میاں صاحب، حضرت مولانا محمد اقبال صاحب مصباحی، جناب حافظ عبداللہ صاحب، جناب حافظ و قاری محمد ابراہیم صاحب کاوی، جناب حافظ محمد سلیمان صاحب، جناب حافظ و قاری محمد اسمٰعیل صاحب مانگرولی، جناب مولانا حافظ محمد یونس صاحب جھنگروی، جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب روضہ ٹنکاروی، جناب حافظ و قاری محمود صاحب، جناب الحاج اقبال مروٹھی صاحب، جناب الحاج ولی ماسٹر صاحب، جناب الحاج آزاد اسمٰعیل صاحب اور جناب الحاج ولی جیوا صاحب شامل ہیں۔ علامہ سید محمد عرفانی میاں صاحب کچھ عرصہ قبل بولٹن سے واسل منتقل ہو گئے ہیں۔ جن بچوں کے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ وہ مشکل دینی علوم اور عربی کی کتابیں نہیں پڑھ سکیں گے وہ نہایت احسن طریقے سے فیض الادب، منہاج العربیہ، معلم الانشاء، فیض الادب ثانی، القراۃ راشدہ ثانی اور شرح ماۃ عامل عامل جیسی کتب پڑھ چکے ہیں اور اب بحمد اللہ شرح الوقایہ، ہدایتہ النحو اور قلیوبی وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ ان بچوں میں دلچسپی اور شوق کا یہ عالم ہے کہ اگر میں انہیں یہ کہتا ہوں کہ یہ اردو کا مسئلہ یا مضمون ہے اسے انگلش میں ترجمہ کر کے دکھاؤ تو وہ نہایت اچھی طرح اسے انگلش میں لکھ لیتے ہیں"۔

Marfat.com

علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب نے فرمایا "برطانیہ میں نوجوانوں کو درپیش مسائل اور ان کے حالات کے پیش نظر میں نے تدریس کے عمومی انداز کے ساتھ ساتھ ایک طریقہ کار یہ بھی اختیار کیا کہ نوجوانوں سے دینی امور اور عام زندگی کے مسائل پر گفتگو اور رہنمائی کا سلسلہ شروع کیا۔ شروع میں ایک دو نوجوان آئے لیکن پھر یہ گروپ بڑھتے بڑھتے چالیس پچاس تک پہنچ گیا' مختلف کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے یہ نوجوان ہفتہ کے دن 'جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لئے آتے ہیں اور میں ان کو دینی مسائل و معاملات عملی طور پر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں مثلاً "وضو کیسے کیا جاتا ہے' نماز کس طرح ادا کرنی ہے ' ایک مقتدی ہو تو کیا صورت ہو گی ' دو ہوں تو کس طرح کھڑے ہونا ہے' تیسرا آ جائے تو کیا تبدیلی آئے گی۔ نوجوانوں کو تعلیم و رہنمائی کا یہ انداز پسند بھی آیا اور انہیں آسانی سے سمجھ میں بھی آیا"۔

مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے مزید فرمایا کہ مسجد کے اراکین اور متعلقین کی مجموعی تعداد پانچ سو کے قریب ہے اور ہر ایک کی یہی کوشش ہے کہ مسجد اور دین کے کام کو جس طرح بھی ممکن ہو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھایا جائے اس مقصد کے لئے مسجد میں تعمیر و توسیع کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ اس وقت ایک اہم مسئلہ نوجوان بچیوں کی تعلیم و تدریس کا ہے جنہیں عام طور پر مدرسے سے ہٹا لیا جاتا ہے' ہماری کوشش ہے کہ مسجد کے ساتھ ایک سنٹر بھی ہو جس میں قابل خواتین ٹیچرز صرف نوجوان بچیوں کو تعلیم و تدریس کی سہولتیں فراہم کریں 'اس سلسلے میں کوششیں جاری ہیں۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے ضمن میں درپیش مشکلات و مسائل کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ "علماء و مشائخ کی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم نوجوان نسل کو اس طرح تعلیم و تربیت فراہم نہیں کر سکے ہیں جیسے کہ کی جانی چاہئے تھی۔ ہم دینی تعلیمات انہیں بتا ضرور دیتے ہیں لیکن ان کے ذہنوں میں بٹھانے اور عمل میں لانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اس سلسلے میں ایک اہم رکاوٹ انگلش ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے علماء انگلش سمجھنے 'بولنے اور لکھنے پر عبور حاصل کریں تاکہ یہاں برطانیہ کے مخصوص ماحول اور معاشرتی پس منظر میں ان کی بات نئی نسل تک بہتر اور واضح انداز میں پہنچ سکے"۔ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے مزید فرمایا کہ "مسجد نور الاسلام میں اس حوالے سے بہترین انتظام کیا گیا ہے' خصوصاً" یہ کہ مسجد میں ایسا ریڈیو نیٹ ورک قائم ہے جو دس میل کے اندر ہر گھر میں سنا جا سکتا ہے اگر ہم مسجد میں ایک جملہ بھی بولیں گے تو پورے بولٹن کے گھروں میں لوگ ریڈیو پر ہماری بات سن سکیں گے اس طرح بچوں بچیوں اور خواتین کو ان کے گھر ہی میں دینی تعلیمات اور رہنمائی فراہم ہو سکتی ہے۔ یہ میرا یقین ہے کہ ہمارے نوجوان بچے اور بچیاں اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ دین کی باتوں کو سنیں اور پھر وہ انہیں مسترد کر دیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان تک یہ باتیں اس طرح پہنچیں کہ وہ سمجھ سکیں 'پھر ان کے اندر جذبہ اور احساس بیدار کیا جائے اگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو رہے ہیں تو یہ کمی ہماری جانب سے ہے۔ مفتی صاحب نے نوجوانوں سے

Marfat.com

گفتگو کے اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں نے مجھ سے یہ اعتراف کیا کہ ہم بہت برے حال میں تھے اور ہم نے اپنے معاملات درست کئے ہیں' پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں انگلش میں بات کر سکتا یا میرا خطاب و بیان انگلش میں ہوتا تو بچوں تک زیادہ بہتر انداز میں میرا پیغام پہنچتا اور اس کا اثر زیادہ ہوتا۔"

مفتی محمد ایوب اشرفی صاحب نے برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل کے حوالے سے فرمایا کہ مسلمان نوجوانوں کے لئے جن میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل ہیں برطانیہ کا ماحول بے حد خطرناک ہے' برطانیہ میں سوائے روحانیت کے ہر شے دستیاب ہے اور ہم ابھی تک آنے والے خطرات کے مقابلے میں کوئی مؤثر انتظام کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہاں انگلش میں تقریریں کرنے والے بیشتر اصحاب بھی وہ ہیں جنہوں نے دین کے بارے میں اپنی محدود سمجھ اور علم کو انگلش میں ترجمہ کر کے بیان کرنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف جو علماء دین کا خاطر خواہ علم رکھنے والے ہیں' جو مسائل و معاملات کو سمجھنے اور سمجھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں' وہ انگلش میں بیان نہیں کر سکتے۔ اس طرح نوجوانوں تک انگلش میں جو کچھ پہنچایا جا رہا ہے وہ نامکمل اور بعض اوقات صحیح بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح بجائے فائدے کے نقصان ہو رہا ہے کیونکہ کسی خالی ذہن میں غلط معلومات اور خیالات کا پہنچنا زیادہ خطرناک ہے' بہ نسبت اس کے کہ اسے کچھ معلوم نہ ہو۔ مفتی محمد ایوب صاحب نے انگلش میں اظہار خیال کرنے والے اصحاب سے اپیل کی کہ وہ اپنے محدود علم اور سمجھ بوجھ کو دوسروں تک منتقل کرنے کے بجائے کسی قابل' مستند اور دین و مسلک کے مقتدر عالم سے تعلق قائم کریں' پہلے مسائل و معاملات کو خود اچھی طرح سمجھیں اور پھر نئی نسل تک پہنچائیں تاکہ ان کی کوششوں سے فائدے کی بجائے نقصان کا احتمال ختم ہو سکے۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات اور سرگرمیوں کے حوالے سے علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ میرے بولٹن آنے سے قبل یہاں عربی کتب موجود نہیں تھیں تاہم یہاں مسجد کے اراکین اور متعلقین نے میرا پورا ساتھ دیا اور سعودی عرب' پاکستان اور بھارت سے کتابیں یہاں منگوانے سے ایک باقاعدہ کتب خانہ بن گیا ہے۔ چنانچہ میں نے وقت اور موقع کے لحاظ سے کام شروع کیا ہے' اس ضمن میں علامہ جلال الدین سیوطی کی ایک کتاب "اولیات" کے نام سے ہے جس میں دین و مذہب سے لے کر سماجی و معاشی موضوعات تک معلومات جمع کی گئی ہیں مثلاً "سب سے پہلا عقیدہ کیا تھا' سب سے پہلے بدن کے اوپر کپڑے کس نے پہنے' سب سے پہلے کونسی بدعت شروع ہوئی' سب سے پہلا شہید کون تھا' سب سے پہلے کس مسلمان نے کس کافر کو کس چیز سے مارا۔ میں نے اس سلسلے میں مستند اور معتبر ماخذوں کی روشنی میں کام شروع کیا ہے اور ساٹھ سے زائد کتب جن میں کلام پاک کے علاوہ بخاری شریف' مسلم شریف' بیضاوی اور دوسری کتابیں شامل ہیں' زیر مطالعہ ہیں' چنانچہ جنرل نالج اور دینی امور پر یہ ایک جامع کتاب ہو گی اور میری کوشش ہے کہ اسے اردو اور انگریزی میں شائع کیا جائے۔

برطانیہ میں علماء کی خدمات' مختلف تنظیموں کی کارکردگی اور ان سے وابستگی کے حوالے سے مفتی

Marfat.com

محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "میں کسی خاص تنظیم سے وابستگی کا قائل نہیں ہوں' اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتا ہوں اور خود کو محدود کرنے کی بجائے کسی بھی سلسلے اور کسی بھی تنظیم کے اس کام میں شریک ہونے اور مدد دینے کے لئے تیار ہوں جس کا مقصد دین اور مسلک کا فروغ ہو۔ انہوں نے پاکستان' انڈیا اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء ومشائخ کی کوششوں کے ضمن میں کہا کہ وہ اپنی کوششوں میں مصروف ہیں کہ عوام تک دین و مسلک کا پیغام پہنچایا جائے اور مسلمانوں 'خاص طور پر نئی نسل کو دینی تعلیم و تربیت کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں۔ بہرحال دین کی بات جس طرح اور جس انداز میں بھی لوگوں تک پہنچے یہ اپنا اپنا نقطہ نظر ہے۔ تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برطانیہ کے مختلف شہروں میں علماء کرام کی وہ مساعی جمیلہ لائق ستائش ہیں جو وہ نوجوانوں کو دین سے قریب کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں"۔

آخر میں علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ "میں اپنے جملہ مشفقین' محسین' متعلقین اور مسجد نور الاسلام بولٹن کے جملہ مصلین کے تعاون اور خلوص و محبت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی نصرت و حمایت اور معاونت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ان کے لئے تہہ دل سے دعا گو ہوں لیکن خاص طور پر حضرت سید عرفانی میاں صاحب' محترم مولانا اقبال صاحب' جناب الحاج محمد یونس صاحب ساپنا والے مع اہل خانہ' جناب الحاج باجی بھائی مع اہل خانہ' جناب الحاج اقبال دہگامی مع اہل خانہ' جناب الحاج سراج آدم ولی مع اہل خانہ' جناب مولانا اسمٰعیل صاحب روضہ ٹنکاریہ والے مع اہل خانہ' جناب الحاج عمر جی ناٹھا صاحب اور ان کے تمام صاحبزادے اور داماد' مسجد کے جملہ سابق و موجودہ عہدیداران و اراکین' صدر' نائب صدر اور سکریٹری وغیرہ میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین"۔

Marfat.com

علامہ مولانا حافظ قاری محمد طیب

مسلم ایجوکیشنل و یلفئر ٹرسٹ مانچسٹر کے چیف ٹرسٹی اور جامعہ رسولیہ چارلٹن مانچسٹر کے بانی و مہتمم اور خطیب علامہ مولانا حافظ قاری محمد طیب صاحب انتہائی سادہ طبیعت اور درویش صفت شخصیت کے مالک ہیں' آپ کے دل میں اہل اسلام کیلئے ایک تڑپ موجود ہے۔ 1988ء سے برطانیہ میں اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ علامہ قاری محمد طیب صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پاکستان کے مردم خیز خطہ گجرات کے ایک گاؤں حاجی محمد میں 1960ء میں ایک معزز علمی اور مذہبی گھرانے میں' مجاہد اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد علیؒ نقشبندی کے گھر تولد ہوا - میری ولادت کے بعد والد مکرم گجرات سے لاہور منتقل ہو گئے۔ انہوں نے بلال گنج کے علاقہ میں جو داتا دربار کے عقب میں واقع ہے' ایک علمی مذہبی ادارہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ کی بنیاد ڈالی - میں نے شعور کی آنکھ لاہور میں ہی کھولی' میری تربیت دینی ادارے کے علمی اور مذہبی ماحول میں ہوئی اور میں نے مذہبی علوم کی تکمیل والد مکرم کی نگرانی میں کی' انہی کے زیر سایہ میں نے پہلے قران مجید حفظ کیا پھر چھ سال درس نظامی کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد میٹرک کا امتحان پاس کیا' ساتھ ہی ساتھ میں نے الحمد للہ قرآن مجید سے متعلق ایک بہت اہم علم قراء ات سبعہ حاصل کیا۔ اس فن کی اہم ترین نصابی کتاب الشاطبیہ جس کے عربی میں گیارہ سو اشعار ہیں' میں نے دوران تعلیم پڑھی۔ یہ کتاب مصر کے بہت بڑے عالم حضرت امام الشاطبیؒ المتوفی 590ھ نے جو نابینا تھے' لکھی ہے اور اسے انہی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے' شاعری میں انہوں نے ایسا کمال حاصل کیا کہ اس کتاب میں شامل گیارہ سو عربی اشعار میں سے ہر شعر کا خاتمہ حرف "ل" پر کیا ہے' اسی لئے اسے " قصیدہ لامیہ " بھی کہا جاتا ہے۔ دوران طالبعلمی ہی میں' میں اس کتاب کا اردو ترجمہ اور تشریح ساتھ ساتھ لکھتا رہا تھا' لیکن میرے بچپن کی یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہے۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ 'فاضل عربی کا امتحان میں نے لاہور بورڈ سے پاس کیا' درس نظامی اور اسلامک سٹڈیز کے امتحانات تنظیم المدارس لاہور سے پاس کئے اور دورہ حدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد سے مکمل کیا۔

سلسلہ طریقت کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے والد مکرم سے بیعت ہوں جو نقشبندی سلسلے سے وابستہ تھے۔ وہ گوجرانوالہ کی مشہور گدی کیلیاں والا شریف کے مرید تھے اور ان کے مرشد آگے شرقپور شریف سے بیعت تھے۔ والد مکرم نے جو وظائف بتائے تھے وہ میں اب بھی پڑھتا ہوں اور انہوں نے جن دیگر اسلامی تعلیمات کا درس دیا تھا وہ سلسلہ بھی الحمد للہ جاری ہے۔

برطانیہ آمد سے قبل تدریسی خدمات کے حوالے سے علامہ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ چونکہ میں نے دارالعلوم کے اندر ہی آنکھ کھولی اور تعلیم بھی وہیں سے حاصل کی اس لئے ابھی مجھے سند تکمیل نہیں ملی تھی کہ والد صاحب نے مجھے تدریسی فرائض سونپ دئے۔ گویا درس نظامی کی ابتدا ہی سے میں نے تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا' سات سال تک میں نے ہدایہ شریف مشکواۃ شریف تک مکمل درس

Marfat.com

نظامی پڑھایا' بعد میں جب میں نے علم قراءت پڑھا تو اس کی بھی تعلیم دی۔ تین سال تک قراءات سبعہ اور تجوید قرآن کی تعلیم دی' اسی دوران مجھے تصنیف و تالیف کا شوق ہوا تو میں نے ایک کتاب الریاض النظرہ' جو عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ کی سیرت پاک ہے' کا ترجمہ کیا۔ اس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے اور دوسری زیر طبع ہے۔

علامہ قاری محمد طیب صاحب نے بتایا کہ ان کی دیگر مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کی تفصیل یہ ہے۔

○ "دلائل النبوۃ" جو امام ابو نعیمؒ کی معجزات رسول کریمؐ پر مشہور عالم کتاب ہے' کا اردو ترجمہ و تشریح۔ یہ کتاب جو قریباً" سات سو صفحات پر مشتمل ہے ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کی طرف سے بہت اعلیٰ معیار پر چھپ چکی ہے اور پوری دنیائے سیت سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہے۔

○ "الدعاء عبد صلوٰۃ الجنازہ"۔ نماز جنازہ کے بعد دعا کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں اظہر من الشمس ہے' اس موضوع پر تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ کتاب گراں قدر تحقیقی کاوش ہے جسے علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ملی۔

○ "ختم نبوت اور مرزائیت"۔ یہ کتاب حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر ایک تحقیقی شاہکار اور جادہ حق سے بھٹک کر کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں کھو جانے والوں کے لئے چراغ منزل ہے۔

○ "نبیؐ رحمت اور عقائد اہل سنت"۔ نبیؐ رحمت کے متعلق اہل سنت کے عقائد' کہ آپ مجسم نور' غیب داں' مختار کل' حاضر و ناظر' اور وسیلہ بیکساں ہیں' اس کتاب میں کتاب و سنت' اقوال صحابہ و اہل بیت رسولؐ اور ائمہ دین کے ارشادات کی روشنی میں یوں پیش کئے گئے ہیں کہ کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ جشن میلاد النبیؐ کے جواز پر بھی طویل اور مدلل گفتگو شامل ہے۔ یہ کتاب بھی عنقریب منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔

○ "مناقب صحابہ از کتب شیعہ"۔ یہ اپنے موضوع پر اپنے انداز کی پہلی کتاب ہے۔ صحابہ کرام کے عمومی فضائل کے علاوہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ' عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کی قبول اسلام سے وصال تک لمحہ بہ لمحہ پوری سیرت مبارکہ اور مناقب و فضائل شیعہ کتب کی روشنی میں یوں لکھے گئے ہیں کہ کوئی تشنگی باقی نہیں رہی۔

ان کتب کے علاوہ متعدد رسائل بھی قبلہ قاری صاحب کے قلم سے نکل کر خلعت وجود پہن چکے ہیں اور عقیدہ و عمل کی اصلاح کا موجب بنے ہیں' جیسے نماز پڑھنے کا ثواب اور نہ پڑھنے کا عذاب' قرآن صحیح پڑھو (یہ رسالہ اپنے موضوع پر منفرد ہے)' حجاب و دیگر رسائل۔ اس وقت قبلہ قاری صاحب کے بقول آپ قرآن کریم کی تفسیر لکھنے میں مشغول ہیں' خدا کرے کہ وہ جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اہل اسلام کے لئے باعث انبساط بن سکے۔ آپ عربی گرامر کی روشنی میں ترجمہ قرآن سمجھانے والی ایک سائنٹیفک کتاب بھی لکھ رہے ہیں۔ آپ جامعہ رسولیہ مانچسٹر میں عوام الناس کے لئے ہر بدھ کو عربی گرامر

Marfat.com

اور ترجمہ قرآن کا جو درس دیتے ہیں وہی دروس کتاب کی شکل میں ڈھل رہے ہیں۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ مولانا حافظ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد عبدالوہاب صدیقیؒ میرے والد مکرم کے ہم جماعت تھے۔ اس حوالے سے قربت کی بنا پر انہوں نے مجھے برطانیہ آنے کی دعوت دی تاکہ میں کچھ تبلیغی اجتماعات میں شرکت کروں اور کچھ دوستوں سے بھی ملاقات ہو جائے۔ میں 1988ء میں جب یہاں آیا تو مستقل قیام کا ارادہ نہیں تھا لیکن رفتہ رفتہ حالات نے ٹھہرنے پر مجبور کر دیا' اب یہاں تقریباً" تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں حضرت مولانا محمد عبدالوہاب صاحبؒ نے مجھے کونٹری بلایا اور فرمانے لگے کہ ہمیں مدرس کی ضرورت ہے آپ یہاں ہمارے پاس رہیں' تو میں نے چند اسباق پڑھانے شروع کئے لیکن بعض وجوہ سے میں زیادہ دیر تک وہاں نہ رہ سکا اور بولٹن کی مکہ مسجد میں خطابت شروع کر دی۔ تقریباً" اڑھائی تین سال تک وہاں رہا اس کے بعد راچڈیل میں سنہری مسجد میں تقریباً" ساڑھے پانچ سال تک فرائض انجام دئے' اسی دوران اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک بنیادی کام یہ لیا کہ راچڈیل میں ہم نے مسلم گرلز سکول قائم کیا جو الحمدللہ اب تک کامیابی سے چل رہا ہے۔ وہ حکومت سے منظور شدہ ہے لیکن اسے حکومت سے فنڈز نہیں ملتے اور وہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہا ہے۔ میں جتنا عرصہ راچڈیل میں رہا' اس کی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین اور ٹرسٹی کی حیثیت سے کام کرتا رہا' جب مجھے وہاں سے آنا پڑا تو میں نے کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔ اب اس کا انتظام وہاں کی کمیٹی نے ہی سنبھالا ہوا ہے۔ اس سکول میں مسلمان بچیوں کی بہت اعلیٰ پیمانے پر دینی و دنیاوی تعلیم کا اہتمام ہے۔

سنہری مسجد سے سبکدوشی اور مانچسٹر آمد کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ مانچسٹر میں چارلٹن کے علاقہ میں مسلمانوں کی بہت وسیع آبادی ہے مگر ان کیلئے وہاں ایسا کوئی مذہبی مرکز نہیں جہاں وہ دینی فرائض ادا کریں۔ خوش قسمتی سے وہاں ایک اچھی جگہ مل گئی جہاں پہلے بنک تھا' جب بنک نے اپنی برانچ بند کر دی تو وہ جگہ ہم نے سستے داموں خرید لی اور اب ستمبر98ء سے وہاں باقاعدہ نماز اور نماز جمعہ کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ہم درس نظامی کی کلاسیں بھی شروع کئے ہوئے ہیں 'اہلسنّت والجماعت کی اس مسجد کا قیام یہاں کے لوگوں کے تعاون سے ممکن ہوا ہے۔

اس وقت علامہ قاری محمد طیب صاحب کے قائم کردہ مدرسہ و مسجد جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر مانچسٹر میں درج ذیل تعلیمی و تربیتی کلاسیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔

○ چھوٹے بچوں کے لئے تعلیم الاسلام کلاس: یہ شام ساڑھے چار سے ساڑھے چھ بجے تک روزانہ دو گھنٹہ کی کلاس ہے جس میں قرآن کریم ناظرہ و حفظ ' اردو لکھنا پڑھنا اور انگلش میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے مضامین شامل ہیں' قریباً" ایک سو لڑکے اور لڑکیاں اس کلاس میں روزانہ پڑھ رہی ہیں۔

○ درس نظامی کلاس: یہ کلاس علامہ صاحب روزانہ شام ساڑھے چار سے ساڑھے چھ بجے تک خود لیتے ہیں جس میں عربی گرامر' عربی لکھنا پڑھنا اور بولنا' ترجمہ قرآن' فقہ اسلامی' تجوید القرآن اور اردو زبان سکھائی جاتی ہے۔ یہ کلاس 14 سال یا اس سے بڑی عمر کے نوجوانوں کے لئے ہے۔ قریباً" دس نوجوان اس

Marfat.com

وقت زیر تعلیم ہیں جنہیں انشاء اللہ بعد میں اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ ازہر مصر بھیجا جائیگا۔

○ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے تجوید القرآن اور عربی گرامر کلاس: یہ کلاس ہفتے میں صرف ایک دن ہر بدھ کو نماز عشاء کے بعد ہوتی ہے۔ اس میں قرآن کی صحت لفظی' عربی گرامر اور ترجمہ قرآن سکھایا جاتا ہے اور اس میں چالیس سے زائد تعلیم یافتہ حضرات شامل ہوتے ہیں۔

○ Islamic Study Circle: ہر جمعرات کو نماز عشاء کے بعد مسلم نوجوان جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور چند مسلم نوجوان مبلغین سے انگلش میں مسلم عقائد' ارکان اسلام اور اسلامی زندگی کے بنیادی احکام و مسائل سیکھتے ہیں۔

○ درس قرآن اور ذکر الٰہی: ہر جمعہ کو نماز عشاء کے بعد یہ روحانی محفل منعقد ہوتی ہے۔ چند آیات قرآنیہ کے درس کے بعد ذکر الٰہی کیا جاتا ہے اور خشوع و خضوع سے مغفرت سیئات اور امت مسلمہ کے لئے اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔

○ Islamic Study circle for Ladies and Girls: یہ سٹڈی سرکل ہر ہفتے کو دس سے بارہ صبح بجے تک ہوتا ہے جو مسلمان لڑکیوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

نئے ادارہ کے تنظیمی ڈھانچہ کے حوالے سے قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ یہ ادارہ "جامعہ رسولیہ" مسلم ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت کام کر رہا ہے' ہم نے بنک کی عمارت میں کافی ترمیم کی ہے' ہم طلباء کی اقامت کیلئے بھی بندوبست کریں گے تاکہ برطانیہ بھر کے دیگر شہروں کے مسلم نوجوان بھی اس ادارہ سے علوم اسلامیہ پڑھ سکیں اور مبلغ اسلام بن کر دین کی شمع فروزاں کر سکیں۔ میں اس ٹرسٹ کا چیف ٹرسٹی ہوں' پاکستان میں بھی ہمارے ادارے کا نام جامعہ رسولیہ شیرازیہ تھا' جسے میرے والد صاحب نے قائم کیا تھا' اب ان کا وصال ہو گیا ہے۔ وہ بہت بڑے عالم دین تھے' مختلف موضوعات پر انہوں نے تقریباً" دو درجن کتابیں تحریر کی تھیں۔ ان کا "دفاع ناموس صحابہؓ" کے حوالے سے بہت کام ہے۔ بعض فرقے صحابہ کرامؓ کے ناموں کے سلسلے میں اعتراضات کرتے ہیں اس حوالے سے بھی انہوں نے بہت اہم کتابیں تحریر کیں جن میں: بعض کے نام یہ ہیں۔ تحفہ جعفریہ (5 جلدیں)' عقائد جعفریہ (4 جلدیں)' فقہ جعفریہ (4 جلدیں)' دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ (2 جلدیں)' علاوہ ازیں نور العینین فی ایمان آباء سید الکونینؐ" قانونچہ رسولیہ اور وجوب اللحیہ بھی ان کی بہت اہم تصانیف میں شامل ہیں حدیث کی پہلی کتاب موطا امام مالک اور دوسری موطا امام محمد ہے۔ والد مکرم نے موطا امام محمد کی شرح اردو میں تین جلدوں میں تحریر کی جو اسلامی علوم اور تحقیق کا ایک شاہکار ہے۔ والد مکرم نے پاکستان کے مختلف اداروں سے تعلیم حاصل کی اور سند فراغت جامعہ رضویہ فیصل آباد سے حاصل کی' حضرت مولانا محمد عبدالوہابؒ نے بھی وہیں سے تعلیم حاصل کی تھی۔ علامہ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ میں نے دینی تعلیمات کو اجاگر کرنے کیلئے اسلامی تعلیمات پر پوسٹر بھی شائع کرا کر مختلف گھروں میں تقسیم کئے جن میں Importance of Slat in Islam اور Place of Parents in Islam شامل ہیں۔

Marfat.com

علماء کرام کی خدمات اور اسلام کی طرف برطانوی مسلمانوں کے رجحان کا جائزہ لیتے ہوئے علامہ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ اصل میں ضرورت ایجاد کی ماں ہے' برطانیہ میں مسلمانوں نے اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی کیلئے مساجد قائم کیں مگر بعض امور میں غفلت برتی' ضرورت اس امر کی تھی کہ وہ مساجد کے ساتھ ساتھ سکولز قائم کرتے تاکہ ہمارے بچے برطانوی کلچر اور ماحول سے دور رہتے۔ اب مسجد میں جو بچے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اس کے اثرات ان پر مرتب نہیں ہوتے کیونکہ برطانوی سکولوں کی آٹھ گھنٹے کی تعلیم مسجد کی دو گھنٹے کی تعلیم پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اسلامی سکولوں کے قیام کا جو کام بہت پہلے شروع ہونا چاہئے تھا وہ اب شروع ہوا ہے۔ دیگر مسالک کے لوگ اس حوالے سے تیزی سے کام کر رہے ہیں' جبکہ اہلسنّت کے صرف دو ادارے بن سکے ہیں۔ میرے مانچسٹر آنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ ہم نے جو ادارہ قائم کیا ہے اس کا قرضہ ادا ہونے کے بعد آئندہ سال ہم انشاء اللہ اس میں ایک پرائیویٹ مسلم سکول قائم کریں گے جس میں بچوں کو دینی و دنیاوی' سائنسی و دیگر علوم ایک ساتھ پڑھائے جائیں گے۔

علما کے انگریزی سے نابلد ہونے کی وجہ سے علما اور نئی نسل کے درمیان خلا کے حوالے سے کرتے ہوئے علامہ قاری محمد طیب صاحبؒ نے فرمایا کہ پاکستان میں مدارس میں سارا زور درس نظامی پر دیا جاتا ہے اور سکول کی تعلیم پر توجہ نہیں دی جاتی اس لئے اکثر علماء کرام انگریزی سے بہرہ ور نہ ہو سکے اور یہاں آکر انہیں مشکلات پیش آئیں لیکن جو لوگ پاکستان سے انگریزی زبان پڑھ کر آرہے ہیں وہ دین کا کام بہتر طریقے سے کر رہے ہیں' ادارہ منہاج القرآن اپنے جو مبلغ یہاں بھیج رہا ہے وہ جدید و قدیم علوم سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور اس کے اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے مدارس جہاں درس نظامی کا اہتمام کرتے ہیں' وہاں اس کے ساتھ ساتھ میٹرک سے ایم اے تک کی انگریزی تعلیم کا بھی اہتمام کریں

علماء اور مساجد کمیٹیوں کے درمیان اختلافات کے حوالے سے آپ نے فرمایا کہ علماء اور مساجد کمیٹیوں کے درمیان تعلقات میں بہتری ضروری ہے' لیکن یہاں مسئلہ یہ ہے کہ اکثر مساجد برادری کی بنیاد پر بنی ہیں اور بہت سی جگہ ان پڑھ لوگ مساجد کے منتظم ہیں۔ اکثر اختلافات کی وجہ یہ بھی بنتی ہے کہ کمیٹیوں کے لوگ شرعی تقاضوں سے ناواقف ہوتے ہیں اور علماء ویزے کی وجہ سے ان کے پابند ہوتے ہیں' اس پابندی کی وجہ سے وہ علماء کی عزت نفس کا خیال نہیں کرتے جس سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

کمیٹیوں کے نقطہ نظر کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں علماء کو بہت سی تکالیف کا سامنا ہے' منتظمین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے مساجد تعمیر کرائی ہیں۔ جو علماء ویزا کی پابندیوں سے آزاد ہو گئے ہیں وہ اب کسی کمیٹی کے تحت کام کرنے کیلئے تیار نہیں' جو تجربات انہیں ہو چکے ہیں اس کے بعد وہ اپنی نگرانی میں اداروں کے قیام کو ترجیح دے رہے ہیں تاکہ وہ کسی پابندی کے بغیر آزادانہ طور پر کام کر سکیں اور حقیقی معنوں میں کام ہو ہی تب سکتا ہے جب انسان خود مختاری سے کرے' کسی کی ڈکٹیشن نہ ہو۔ ہمارے ائمہ کرام حضرت امام

Marfat.com

اعظمؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کسی کمیٹی کے ملازم نہیں تھے، اسی لئے انہوں نے اپنے افکار کی کھل کر اشاعت کی اور دنیا کے ایک بڑے حصہ کو فیض پہنچایا، تاریخ ثابت کرتی ہے کہ نظریہ کی اشاعت کیلئے خود مختاری ضروری ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں کے لوگوں نے مساجد کی تعمیر میں اپنا سرمایہ لگایا لیکن ان کو دوبارہ دین کی طرف راغب کرنے کیلئے علماء نے مرکزی کردار ادا کیا۔ علماء کی سرپرستی کے بغیر مسلم قوم بحیثیت قوم زندہ نہیں رہ سکتی، اسے رہنمائی کی قدم قدم پر ضرورت ہوتی ہے، اور مساجد صرف عوام کے چندہ ہی سے نہیں بنیں بلکہ اس میں علماء کی سرپرستی اور جدوجہد کی طویل تاریخ بھی شامل ہے، مساجد کے قیام اور جگہوں کے حصول میں علماء نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، یہاں تبلیغ و اشاعت دین کیلئے انہوں نے جو محنت کی اس کی صحیح طریقے سے قدر نہیں کی گئی۔ ہمارے پاس درجنوں مثالیں ہیں کہ کسی خطیب نے دس یا پندرہ سال ایک ادارے میں گزارے، بڑی جدوجہد سے لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا، لوگوں کو اس کار خیر کی طرف متوجہ کیا اور جب مسجد تعمیر ہو گئی تو کمیٹی والوں نے مولانا صاحب کو اس طرح سے فارغ کر دیا جس طرح مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے علماء اپنے ادارے قائم کرنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔

برطانیہ میں نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم نوجوان نسل کو اسلام سے وابستہ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے سکول قائم کرنے ہوں گے اور جب تک یہ سکول قائم نہیں ہوں گے تب تک ہمارے بچے ہماری تہذیب کو اپنانے کیلئے تیار نہیں ہوں گے، یہودیوں نے اس چیز کو یہاں بہت پہلے محسوس کرتے ہوئے اپنے سکول قائم کئے تھے، ان کی کمیونٹی بہت مختصر ہے مگر گورنمنٹ ان کو فنڈز دے رہی ہے جبکہ مسلمان کمیونٹی تو بہت بڑی ہے، تقریباً" دو ملین (20 لاکھ) مسلمان یہاں موجود ہیں، اتنے لوگوں کیلئے سکولوں کا بوجھ اٹھانا حکومت کیلئے مشکل ہو گا، چنانچہ مسلمانوں کے تعلیمی ادارے اپنی مدد آپ کے تحت قائم ہو رہے ہیں، ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ معیاری اساتذہ دستیاب نہیں اور ہم ان کو اتنی تنخواہ بھی نہیں دے سکتے جتنی گورنمنٹ سکولوں میں ان کو ملتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ موجودہ صورتحال میں مسلمانوں کا مستقبل کچھ زیادہ تابناک نظر نہیں آرہا۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ ہم سکول قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں کا ماحول بھی اسلامی بنائیں، تب ہی دیرپا اچھے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیشہ بچوں پر دو ماحول اثر انداز ہوتے ہیں گھر کا اور سکول کا، اگر یہ دونوں اچھے ہو جائیں تو بچہ صحیح خطوط پر چل پڑتا ہے۔

Marfat.com

علامہ محمد صدیق نقشبندی

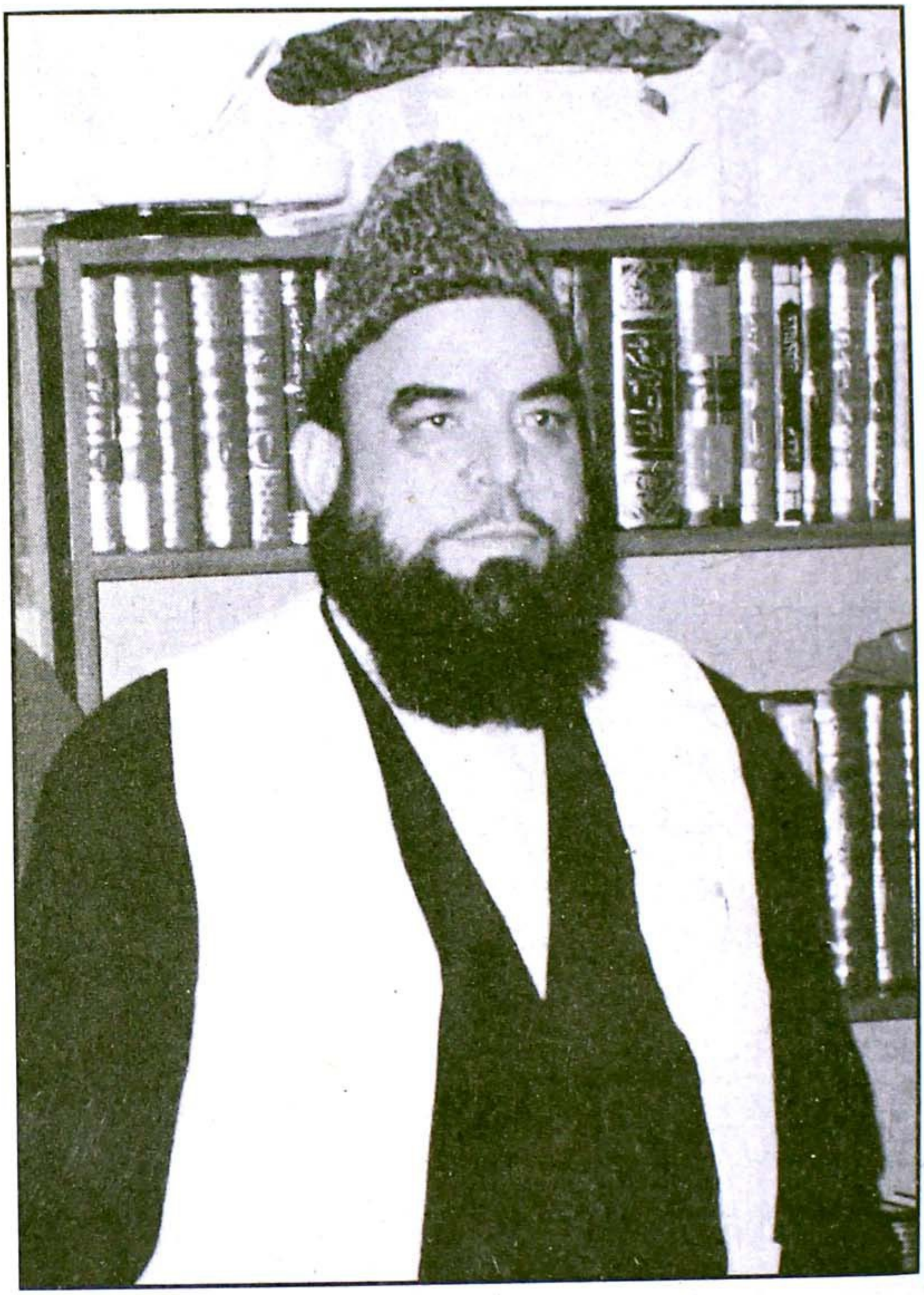

مجاہد دین و ملت ' پیکر جرائت و ہمت ' آہنی عزم کے مالک اور حق گو و بے باک خطیب علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی جامعہ اسلامیہ مسجد گلاسگو کے بانی و مہتمم ٹرسٹی اور خطیب اور انجمن احیائے اسلام مسلم مشن گلاسگو کے چیئرمین ہیں۔ آپ 2 فروری 1944ء کو ہندوستان کے ضلع فیروز پور میں جلال آباد لکسر

Marfat.com

کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں قاسم علی صاحب بھٹی راجپوت تھے۔ گو کہ ان کے آباؤ اجداد تجارت کے ساتھ منسلک تھے لیکن اسلام اور مسجد کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا۔ علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی انتہائی اوائل عمری میں اپنے خاندان کے ساتھ 1947ء میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے اور منڈی احمد آباد (سابقہ منڈی ہیرا سنگھ) تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ پنجاب میں رہائش پذیر ہو گئے۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی مقامی سکول سے پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1952ء میں لاہور کی قدیم دینی درسگاہ حزب الاحناف میں داخل ہوئے۔ وقت کے مشہور عالم دین شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول صاحب رضوی صدر مدرس سے اسباق کی ابتدا کی اور صرف و نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق، ادب، فارسی، معانی اور اصول معانی پڑھے۔ آپ کے استادوں میں دیگر اساتذہ کے علاوہ مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد مردین اور مولانا سید حسن الدین ہاشمی بھی شامل تھے لیکن آپ کے زیادہ اسباق علامہ رضوی کے پاس تھے۔ علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے 1958ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں داخلہ لیا اور 1961ء میں تکمیل فنون کی سند حاصل کی۔ 1961ء کے آخر میں محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل سردار احمد رضویؒ سے اکتساب حدیث کیا اور فراغت حدیث کی سند حاصل کی۔ 1965ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے تخصص فی الفقہ والقانون کی ڈگری حاصل کی۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا کہ علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی کے والد گرامی اور دیگر بزرگوں کو اسلام اور مسجد کے ساتھ گہرا لگاؤ تھا۔ آپ کے والد گرامی اور تایا جان جو کہ آپ کے سسر بھی ہیں، اپنے بچوں کو عالم دین دیکھنا چاہتے تھے، یہ ان کی بہت بڑی خواہش تھی۔ اتفاقاً 1951ء کے آخر میں مرکزی انجمن حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور کے ناظم اعلیٰ مفتی اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث سید ابوالبرکات احمد شاہ صاحب مقامی خطیب کی دعوت پر تشریف لائے۔ ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے بھی علم دین کی فضیلت پر روشنی ڈالی اور اجتماع سے درخواست کی کہ وہ اپنے بچوں کو عالم دین بنائیں چنانچہ مولانا محمد صدیق صاحب کے والد محترم اور تایا جان کے مشورہ سے آپ کو اور آپ کے تایا زاد بھائی (حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد اندرون کوٹ قصور) کو اس مقصد کے لئے منتخب کیا گیا اور وہ دونوں بھائی لاہور کی قدیم دینی درسگاہ مرکزی انجمن حزب الاحناف میں داخل ہوئے۔ اس وقت مشہور عالم دین حضرت شیخ الحدیث علامہ غلام رسول صاحب رضوی حزب الاحناف کے صدر مدرس تھے۔ انہوں نے 1956ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ کی اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں بنیاد رکھی تھی جو کہ اب ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے۔ حضرت علامہ کو اس کی بنیاد رکھنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی جامعہ نظامیہ کے ابتدائی طلباء میں شامل تھے اس لئے آپ کو بھی بہت سے دکھ جھیلنے پڑے، تاہم آپ نے دیگر علوم بھی یہاں مکمل کئے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ جامعہ نظامیہ اور حزب الاحناف میں بڑے بڑے عظیم طلباء تھے، کچھ دار فانی چھوڑ چکے ہیں اور کچھ دنیا کے دیگر گوشوں میں دینی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ علامہ محمد صدیق صاحب

Marfat.com

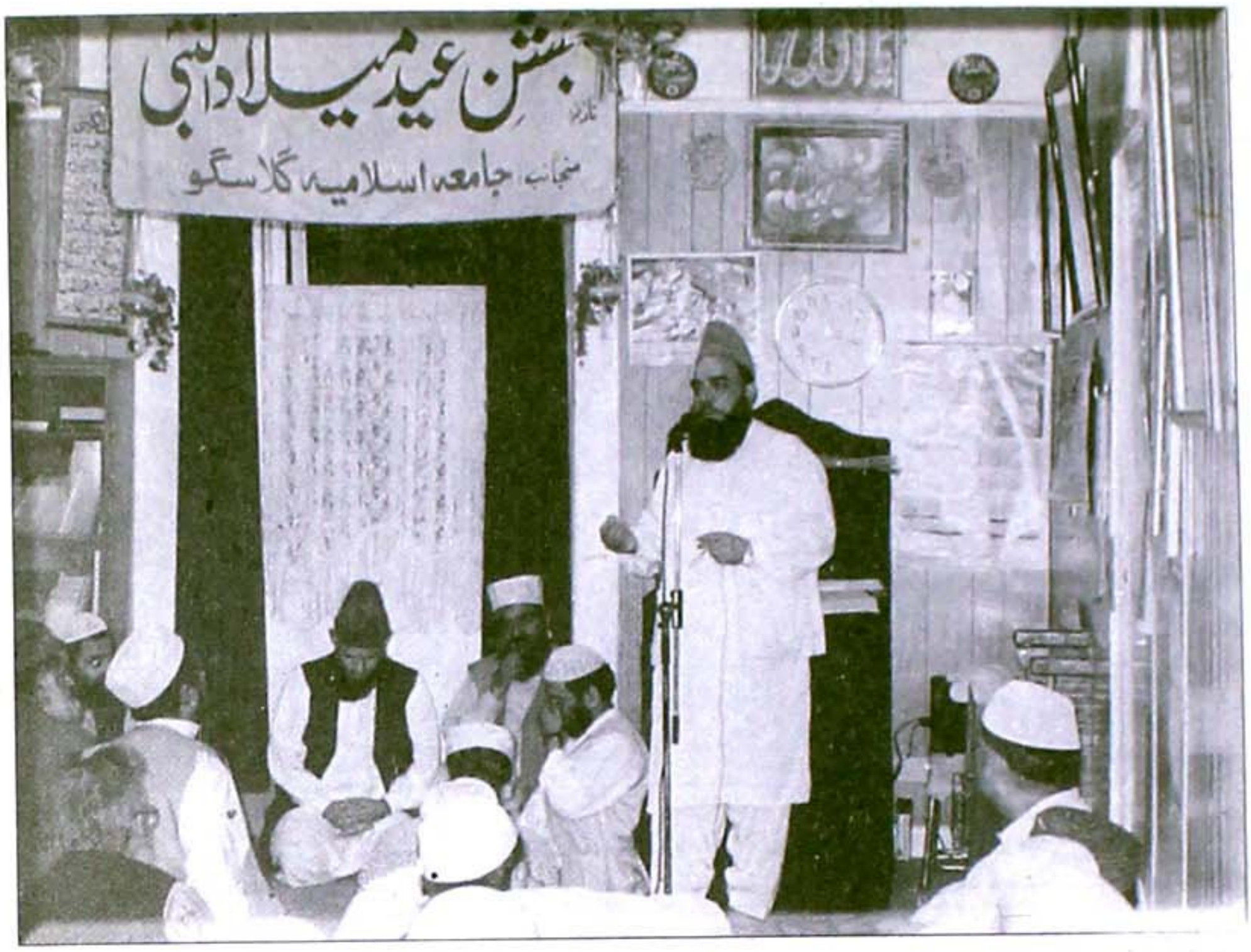

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی جامعہ اسلامیہ گلاسگو میں جلسہ عید میلاد النبیؐ سے خطاب فرمارہے ہیں جبکہ علامہ محمد طارق مجاہد جہلمی، علامہ شبیر احمد ربانی اور دیگر علماء کرام تشریف فرما ہیں

1961ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ سے تکمیل فنون کی سند حاصل کرنے کے بعد 1961ء کے آخر میں دورہ حدیث کیلئے فیصل آباد جامعہ رضویہ میں داخل ہوئے اور محدث اعظم حضرت مولانا ابوالفضل سردار احمد رضویؒ صاحب سے اکتساب حدیث کیا اور فراغت حدیث کی سند حاصل کی۔ آپ محدث اعظم کے آخری دورہ حدیث کے طلباء میں شامل تھے۔ آپ نے فرمایا کہ محدث اعظم جب کسی حدیث پر روشنی ڈالتے یا تشریح فرماتے تو عجیب طرح کی لذت عشق رسولؐ دلوں کو گرما دیتی، آج بھی کبھی وہ منظر آنکھوں میں گھومتا ہے تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

1962ء کے آخر میں فراغت کے بعد جامعہ نقشبندیہ رضویہ محلہ پیر کریاں پاکپتن شریف میں علامہ محمد صدیق صاحب کی بطور مدرس پہلی تقرری ہوئی۔ وہاں تقریباً" ڈیڑھ سال تک جامعہ نقشبندیہ میں صرف و نحو، فقہ، اصول فقہ کی ابتدائی کتابوں کے ساتھ ساتھ مسلم العلوم جلالین شریف اور مشکواۃ بھی پڑھائی۔ جامعہ کے بانی حضرت صاحبزادہ غلام نقشبند صاحب تھے۔ ان کے والد محترم سلسلہ نقشبندیہ کے ایک عظیم درویش تھے جن کا اسم گرامی خواجہ محمد اکبر علی تھا۔ علامہ صاحب ان کی عادات و اطوار اور روحانی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے اس لئے ان کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ ان کا سلسلہ بیعت وقت کے مشہور صوفی درویش حضرت قاضی محمد صادق صاحب کے آباؤ اجداد سے ملتا ہے۔ اس درسگاہ میں

Marfat.com

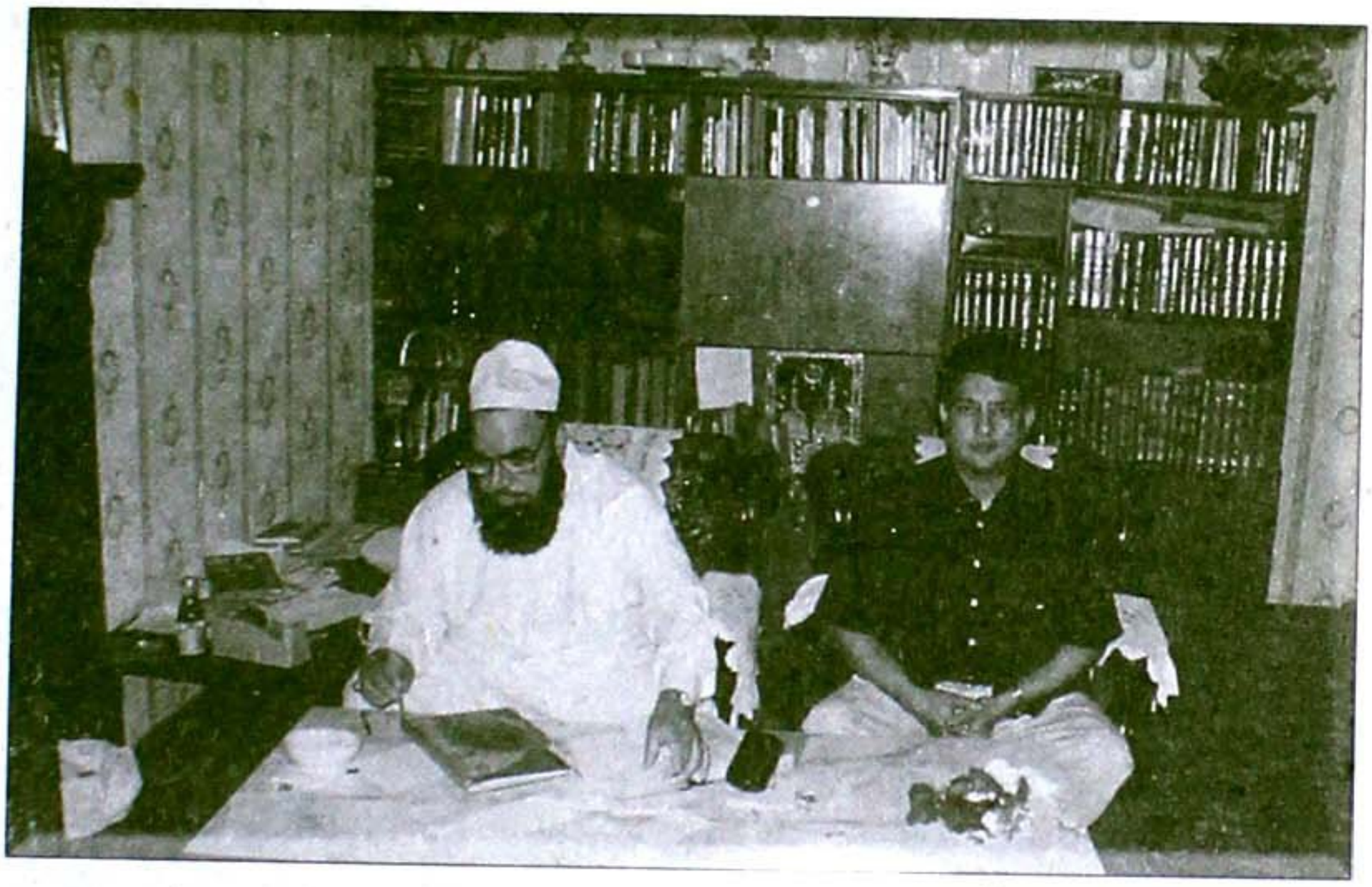

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی لائبریری میں مطالعہ فرمارہے ہیں' ساتھ میں ان کے داماد فیاض احمد ہیں

علامہ صاحب کے بہترین دوستوں میں سے ایک دوست مولانا شیر محمد صاحب تھے جو اب بھی وہاں علم کے موتی بکھیر رہے ہیں۔ قریباً" ڈیڑھ سال پڑھانے کے بعد قبلہ پیر صاحب کی اجازت سے علامہ محمد صدیق صاحب نے اسلامیہ ہائی سکول قصور میں بطور عربی ٹیچر خدمات انجام دیں اور قصور میں خطابت کا آغاز کیا۔ علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ والد محترم کی خواہش تھی کہ میرا تعلق سکول یا کالج کے بجائے کسی دینی درسگاہ سے رہے۔ اس لئے اسلامیہ ہائی سکول قصور چھوڑ کر میں نے لاہور کی ایک دینی درسگاہ میں تدریسی فرائض انجام دینا شروع کئے۔ اس درسگاہ کے بانی حضرت علامہ مولانا مفتی اعجاز ولی خاں تھے اور یہ درسگاہ حضرت داتا گنج بخش" کے دربار کے قریب تھی۔ 1964ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے کچھ کورسز متعارف کرائے جس کیلئے بنیادی تعلیم کی تکمیل ضروری تھی۔ بڑے بڑے علماء نے درخواست دی' میں تقریباً" سب سے کم عمر تھا۔ انٹرویو ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے داخلہ ہو گیا' انٹرویو لینے والی جلیل القدر ہستیوں میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی" شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ' علامہ شمس الحق افغانی شیخ التفسیر' حضرت علامہ عبید اللہ شیخ الفقہ اور وائس چانسلر علامہ حامد حسن بلگرامی بھی شامل تھے۔ علامہ محمد صدیق صاحب نے فرمایا کہ میں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں جلیل القدر اساتذہ سے علمی پیاس بجھائی۔ مجھے دو سال کیلئے طلباء یونین کا جنرل سیکرٹری چنا گیا اور یوں تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی میدان میں بھی تجربہ حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میں جامعہ نظامیہ لاہور میں بھی بزم رضا کا جنرل سیکرٹری تھا۔ ہر جمعرات کو طلباء کا تقریری مقابلہ کرانا میری ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات کو مختلف مساجد میں تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں 1965ء تک بہاولپور یونیورسٹی میں رہا۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے وقت میں بہاولپور ہاسٹل میں تھا۔ وطن عزیز کی سلامتی کیلئے اللہ

Marfat.com



علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی پیر نصیر الدین نصیر گیلانی اور علامہ حافظ فاروق چشتی صاحب کے ساتھ

تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگیں اور اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو فتح دی۔ علامہ صاحب نے یونیورسٹی کا امتحان کامیابی سے پاس کیا۔ وہاں آپ کو انگلش پڑھنے کا بھی موقع ملا۔ آپ نے تخصص فی الفقہ والقانون کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے عظیم ساتھیوں میں علامہ غلام مصطفیٰ رضوی ملتان، علامہ مفتی غلام سرور قادری لاہوری، علامہ حافظ اللہ وسایا (لیکچرر زکریا یونیورسٹی)، علامہ حافظ اللہ بخش اویسی اور مولانا حشمت علی شامل ہیں۔

1965ء کے آخری ماہ میں محکمہ اوقاف ملتان زون نے خواجہ محمد پناہؒ کیلئے خطیب کی اسامی کیلئے اشتہار دیا۔ علامہ صاحب نے بھی درخواست دی۔ علماء کی کثیر تعداد امیدوار تھی، کم عمری کے باوجود علامہ محمد صدیق صاحب کو اس عہدہ کے لئے منتخب کر لیا گیا اور آپ محکمہ اوقاف سے وابستہ ہو گئے۔ 1967ء میں آپ کے والد گرامی وفات پا گئے اور اسی سال کے آخری ماہ میں آپ کا تبادلہ مرکزی جامع مسجد رینالہ خورد میں ہو گیا۔ یہاں ایک دینی مدرسہ فیض العلوم غوثیہ بھی تھا۔ اس کی ذمہ داری بھی خطیب پر تھی۔ یہاں کئی سال خطابت کے ساتھ آپ صرف و نحو، اصول شاشتی اور دیگر علوم کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید بھی پڑھاتے رہے۔ آپ کے شاگردوں میں ایک شاگرد جمشید بھی تھا جو کہ حافظ جمشید بنا اور کافی کتابیں پڑھنے کے بعد آج ایک قاری اور عالم دین ہے اور اوکاڑہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ علامہ محمد صدیق صاحب نے رینالہ خورد میں قیام کے دوران محکمہ اوقاف کے کئی امتحانات علماء اکیڈمی لاہور سے پاس کئے۔ آپ ضلع ساہیوال کے نائب ڈسٹرکٹ خطیب تھے۔ 1976ء میں ڈسٹرکٹ خطیب وہاڑی کے آرڈر ہوئے، چارج لینے جانا تھا کہ قضاء الٰہی سے ایک بیٹا اور بیٹی انتقال کر گئے جس کی وجہ سے آپ بہت اداس رہنے لگے، آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو بہت تسلیاں دیتی تھیں۔ اس دوران آپ کے مہربان ساتھی

Marfat.com

حضرت علامہ عبدالقادر سعیدی جو پہلے محکمہ اوقاف میں زونل خطیب تھے ' تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ تم نوجوان ہو تمہارے پاس کافی وقت ہے' وہاڑی کی ڈسٹرکٹ خطابت سے اگر تم دستبردار ہو جاؤ تو مجھے یہ موقع مل سکتا ہے ۔ چنانچہ علامہ صاحب ان کے حق میں دستبردار ہو گئے اور علامہ عبدالقادر صاحب وفات تک اسی عہدہ پر کام کرتے رہے۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ انہیں صوفیاء کرام سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ خواجہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ المعروف بابا کرماں والا کی زیارت ہوتی رہتی تھی ۔ بابا کرماں والا کے دونوں صاحبزادے بابا عثمان علی شاہ اور بابا محمد علی شاہ بھی آپ سے پیار فرماتے تھے ۔بابا محمد علی شاہ جب برطانیہ آئے تو جامعہ گلاسگو بھی تشریف لائے اور علامہ صاحب کو خدمت کا موقع دیا۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ آپ ایک دن بڑے حضرت صاحب کی خدمت میں کرماں والا حاضر ہوئے تو بابا صاحب نے حسب عادت کہا " مولوی جی نبی پاکؐ کی کوئی حدیث سناؤ" آپ نے حدیث مبارک پڑھی پھر حضرت نے خود کئی احادیث حاضرین کو سنائیں ' خوشی کے آثار چہرے پر ظاہر ہو رہے تھے ۔ علامہ صاحب نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا حضور ایک غریب مولوی ہوں ' دعا فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا مولوی جی سرکار مدینہؐ کا غلام کبھی غریب نہیں ہوتا' پھر فرمایا مولوی جی جاؤ اللہ رحم فرمائے گا۔ اللہ کریم نے پھر بیٹا دیا لیکن ایک سال بعد وہ بھی فوت ہو گیا۔ علامہ صاحب نے 1973ء میں حرمین شریفین کی حاضری کا ارادہ کیا' رینالہ خورد سے 40 آدمیوں کی جماعت لے کر فریضہ حج ادا کیا۔ جی بھر کے طواف کئے' حرم کعبہ میں 3ماہ کے عرصے میں 33 قرآن مجید ختم کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علامہ صاحب کو اب تک 15 مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہو چکی ہے۔ انہوں نے آخری حج 1999ء میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کیا۔

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ وہ بیٹوں کی پے در پے جدائی سے بے حد غم زدہ رہنے لگے تھے کہ نامور عالم دین مناظر اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھرویؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقیؒ نے جو کہ ان کے انتہائی مخلص دوست اور کلاس فیلو تھے اور بطور خطیب برطانیہ میں مقیم تھے ' انہیں برطانیہ آنے کی دعوت دی۔ وہ گلاسگو سکاٹ لینڈ تشریف لائے' چونکہ یہاں اہلسنّت کی کوئی مسجد نہیں تھی اس لئے 1976ء میں علامہ صاحب کو ان کا مکتوب ملا کہ " جہاں ہم وہاں تم " کے وعدہ کے مطابق آپ کو گلاسگو آنا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے مولانا عبدالوہاب صدیقیؒ کی کوششوں سے 1976ء کے اواخر میں مسجد خضریٰ کے نام سے ایک جگہ خریدی اور علامہ محمد صدیق صاحب کو سپانسر کیا۔ آپ نے ویزہ ملتے ہی محکمہ اوقاف سے ایک سال کی چھٹی لی اور مولانا عبدالوہاب صدیقیؒ کے ہمراہ جو ان دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے ' نومبر 1977ء میں کونٹری (انگلینڈ) پہنچے ۔ ایک ہفتہ مولانا عبدالوہاب صاحب کے پاس رہنے کے بعد گلاسگو پہنچے تو مسجد خضریٰ کے بانی چوہدری غلام رسول مرحوم اور چند دوستوں نے خیر مقدم کیا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ چوہدری غلام رسول مرحوم کو دین سے بہت لگاؤ تھا اور اس سلسلے میں انہوں نے اور ان کے خاندان نے گراں قدر خدمات انجام دیں

Marfat.com



حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی، حاجی محمد عاشق صاحب، حاجی محمد اکرم صاحب اور خیر مقدم کرنے والے دیگر حضرات کے ہمراہ

علامہ محمد صدیق صاحب نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مسجد پہنچنے پر تمام نمازیوں سے تعارف ہوا سب کو میرے آنے کی بہت خوشی تھی۔ میں نے اپنے فرائض ادا کرنے شروع کر دئے۔ مئی 1978ء میں اللہ تعالیٰ نے پھر بیٹا دیا جس کا نام محمد سعید رکھا۔ پاکستان سے مجھے فون پر اطلاع ملی بڑی خوشی ہوئی لیکن پھر اطلاع ملی کہ محمد سعید کو بھی وہی بیماری شروع ہو گئی ہے جو کہ پہلے بچوں کو ہوا کرتی تھی۔ میں نے مولانا عبدالوہاب صاحب کو فون کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ فوری طور پر سپانسر شپ بھیجو اور بچوں کو یہاں بلالو۔ چنانچہ 1979ء کے اوائل میں اہل خانہ گلاسگو پہنچ گئے۔ محمد سعید کو فوری طور پر چلڈرن ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ تقریباً 4 ماہ میں ڈاکٹروں نے پوری تحقیق کی۔ اللہ کے فضل و کرم اور نبی پاکؐ کی رحمت سے محمد سعید کو زندگی اور صحت ملی۔ اب وہ 23 سال کا ہے، سٹرتھ کلائیڈ یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس کی ڈگری حاصل کر چکا ہے۔ جامعہ اسلامیہ کے وائس چیرمین اور ٹرسٹی کی حیثیت سے میرے ساتھ دینی فرائض بھی خوب ادا کرتا ہے اور دینی جلسوں میں انگلش میں خطاب کرتا ہے۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ 1976ء تک گلاسگو میں اہل سنت کی صرف ایک مسجد تھی اور وہ دور دور تک کمیونٹی کی خدمت کیلئے جایا کرتے تھے اور لوگوں کو اس بات کا احساس دلاتے تھے کہ ہر علاقے میں مساجد قائم کرو اور مساجد سے اپنی اولاد کا اور اپنا تعلق گہرا رکھو۔ یہاں کے لوگ بہت مصروف ہیں لیکن پھر بھی علماء کی کوششوں سے جہاں بھی تیس چالیس خاندان موجود ہیں انہوں نے مسجد اور مدرسہ ضرور بنایا ہے ورنہ یہاں کی عریانی اور فحاشی پانی کی طرح بہا لے جائے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ 1984ء تک میں مسجد خضریٰ کے ساتھ منسلک رہا۔

جامعہ اسلامیہ گلاسگو کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ محمد صدیق صاحب نے فرمایا

Marfat.com

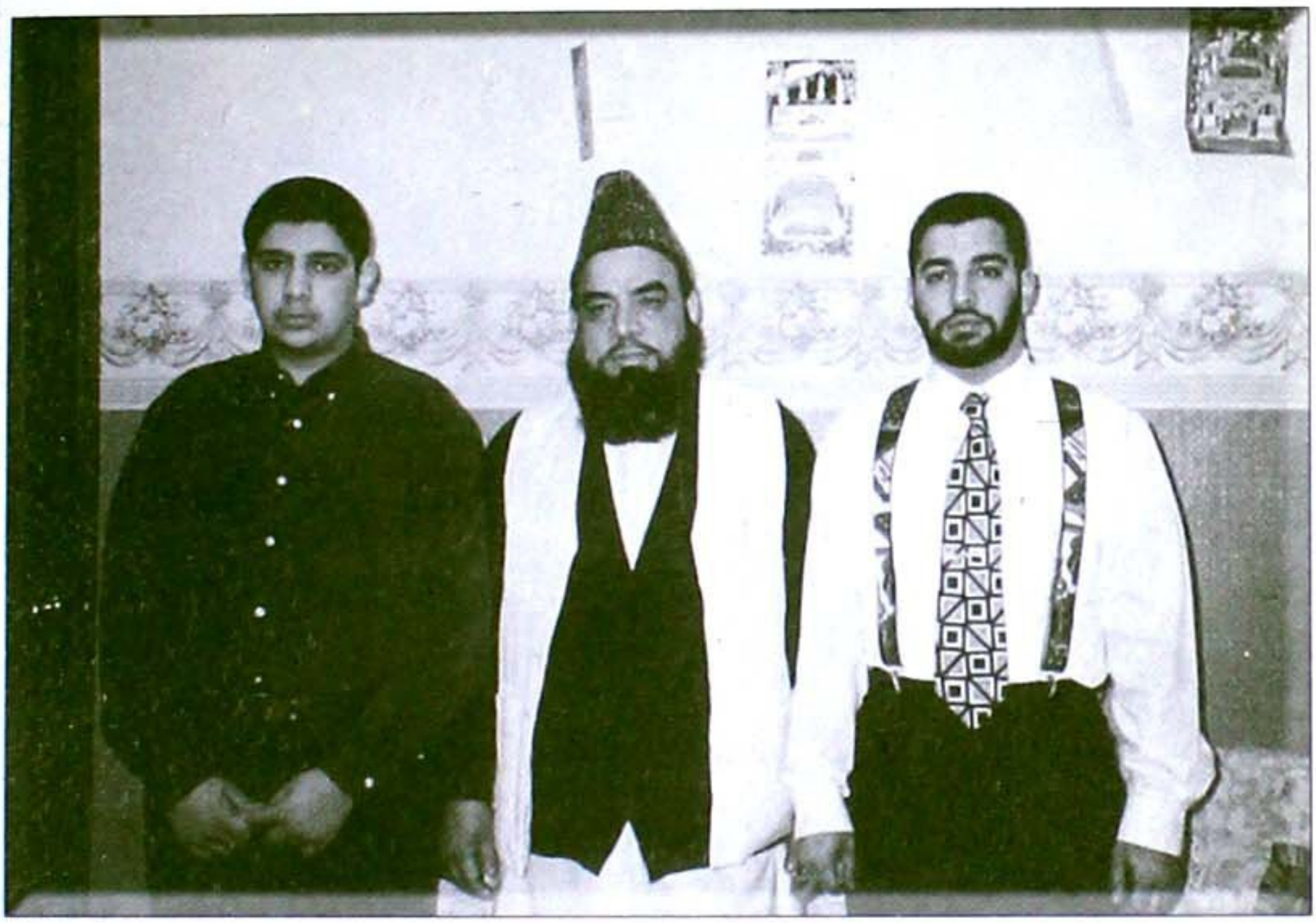

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی اپنے صاحبزادوں محمد سعید صدیق اور محمد ابو بکر صدیق کے ساتھ

کہ گلاسگو میں کافی مسلمان آباد ہیں اور یہ تقریباً" منی پاکستان لگتا ہے چنانچہ 1987ء میں مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحبؒ نے مشورہ دیا کہ آپ خود ایک جامعہ بنائیں جس کی باگ ڈور مکمل طور پر آپ کے ہاتھ میں ہو تاکہ وہ ادارہ ہر قسم کی سیاست سے پاک رہے۔ چنانچہ ایک ترقی یافتہ علاقہ میں چند نمازیوں کے مشورہ سے اور اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے بنگلہ کا سودا کیا جس کی مالیت 70 ہزار پاؤنڈ تھی۔ دوستوں سے مل کر 10 ہزار پاؤنڈ ایڈوانس جمع کرایا ان ابتدائی دوستوں میں حاجی محمد عالم صاحب، شیخ عبدالعزیز صاحب اور چوہدری محمد اختر صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ جامعہ کا نام "جامعہ اسلامیہ" رکھا اور یوں نومبر 1987ء میں نماز پنجگانہ، جمعہ اور بچوں کی تعلیم کا آغاز کیا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہم بڑے سخت مراحل سے گزر رہے ہیں اور 60 ہزاروں پاؤنڈ کا قرضہ ابھی باقی ہے۔ یہاں پر ماہانہ اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں اس جامعہ کا کل رقبہ ساڑھے تین کنال ہے اور اسے وسیع کرنے کا پختہ ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جامعہ اسلامیہ میں حفظ و ناظرہ قرآن اور اردو کی باقاعدہ تعلیم جاری ہے۔ اساتذہ کرام میں قاری عبدالرشید صاحب اور بڑی بچیاں پوری محنت اور لگن سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ میری دلی خواہش ہے کہ بچوں کو صرف و نحو، فقہ اور تفسیر کی طرف توجہ دلاؤں۔ بار بار اعلان کرتا ہوں کہ بچوں کو بچانا چاہتے ہو تو انہیں دینی تعلیم سے بھی آراستہ کرو۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے جامعہ اسلامیہ گلاسگو کے توسیعی منصوبے کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ اس توسیعی منصوبے کی مکمل پلاننگ پرمیشن گلاسگو سٹی کونسل سے حاصل کرلی

Marfat.com



علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نماز جمعہ کے بعد تحسین خان معصوم چشتی صاحب' ملک فدا صاحب' محمد اکرم ساجد صاحب اور دیگر حضرات کے ساتھ

گئی ہے جس میں بمعہ محراب ایک بڑے ہال اور مکمل وضو خانہ کی تعمیر بھی شامل ہے - اس منصوبہ کی تکمیل کے ساتھ ہی انشا اللہ مردوں' عورتوں اور بچوں کے لئے نماز اور دیگر دینی ضروریات و لوازمات کے لئے کشادہ جگہ مہیا ہو جائے گی- علامہ صاحب نے فرمایا کہ گلاسگو کے مسلمان حتی الوسع امداد فرماتے رہتے ہیں - علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی جامعہ اسلامیہ گلاسگو کے بانی و مہتمم ٹرسٹی اور خطیب و چیرمین ہیں جبکہ حافظ قاری عبدالرشید صاحب عرصہ دراز سے امام و مدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں - دیگر عہدیداروں میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد سعید صاحب بی ایس سی (وائس چیرمین و ٹرسٹی اول)' جناب محمد اکرم صاحب ساجد بی ایس سی آنرز (خزانچی ٹرسٹی)' جناب محمد عالم صاحب (جنرل سکریٹری)' جناب صاحبزادہ حافظ محمد ابوبکر صاحب (وائس چیرمین و ٹرسٹی دوم)' جناب فیاض احمد صاب (ٹرسٹی) اور جناب چوہدری محمد اختر صاحب (ٹرسٹی) شامل ہیں - علامہ محمد صدیق صاحب ہر مثبت رائے کا احترام کرتے ہیں اور ہر معاملہ ساتھیوں کے مشورہ سے حل کرتے ہیں -

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ عریانیت اور فحاشی کے اس دور میں میں نے یہ ادنیٰ سی کوشش کی ہے اور اپنے دونوں صاحبزادوں اور اہل خانہ کو تاکید کی ہے کہ یہ مرکز ہمیشہ ایک دینی مرکز کے طور پر کام کرتا رہے اور تاقیامت اس سے اسلام اور مذہب حقہ اہلسنّت اور الجماعت حنفی کی حقانیت کی کرنیں پھوٹتی رہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کی صاحبزادیاں بھی یہاں جامعہ میں بچیوں کو اردو' عربی اور انگلش میں دینی و قرانی تعلیم دیتی ہیں جبکہ دونوں صاحبزادے بھی اس مشن میں آپ کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں - وہ جامعہ میں بھی اور باہر بھی نوجوان طلبہ میں دینی کام اور تبلیغ کو جاری رکھے ہوئے ہیں' جب کوئی اہم دینی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اس سلسلے میں علامہ صاحب سے رہنمائی حاصل

Marfat.com

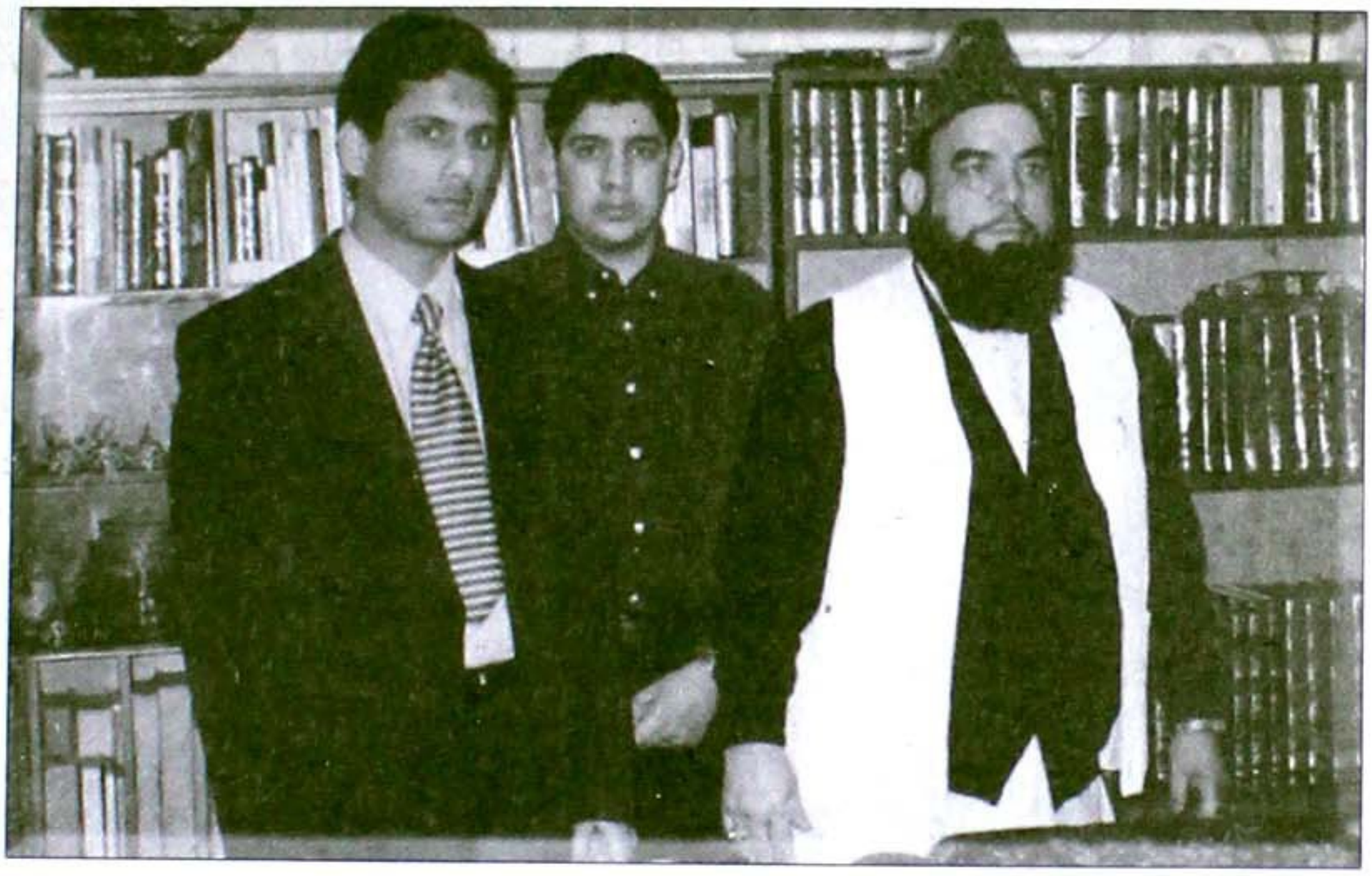

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی اپنے دار المطالعہ میں

کرتے ہیں - علامہ صاحب نے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ فرمایا کہ یہ سب رب کریم کا کرم اور کملی والے آقاؐ کا صدقہ ہے ورنہ میں کیا اور میری مجال کیا۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ وہ اور یورپ کے دوسرے علماء دن رات سخت مراحل سے گزر کر بھی اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ جابجا مساجد اور مدرسے بنا کر مسلمانوں کو اسلام کے قریب کرنے کی حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں۔ ہر عالم کی کوشش ہے کہ یہاں اسلامی معاشرے کو اجاگر کیا جائے تاکہ مقامی لوگ اسلامی معاشرہ کے سنہری اصولوں کو دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہوں۔ یہاں پر ایک طرف تو علماء کی کوششیں ہیں اور دوسری طرف غیر مسلم معاشرہ ہے۔ تمام ذرائع ابلاغ ان کے ہیں جو بہت طاقتور ہیں۔ قوم کو بے حیائی اور فحاشی کی طرف لے جانے میں میڈیا ہی کا اصل رول ہے۔ چونکہ مسلمانوں کا زیادہ وقت غیر مسلم معاشرہ میں گزرتا ہے اس لئے وہ ان پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ مسلمان اداروں کو مکمل طور پر فنانسنگ کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں چندہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ کوئی غیبی طاقت ہی مساجد کو چلائے۔ یورپین معیار کے مطابق مدارس اور مساجد کو برقرار رکھنا بہت دشوار ہے۔ مسلمان ممالک کا تعاون نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر یہ کہ تمام علماء پاکستان' انڈیا یا بنگلہ دیش کے تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں اس وجہ سے ان کے لئے یہاں کی نئی نسل کو اسلام پر مطمئن کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مغربی میڈیا ہمیشہ مسلمانوں کو حقیر بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پوری دنیا میں کوئی ایسا معاشرہ نہیں ہے جس کو حوالہ بنا کر مثال پیش کی جا سکے۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ یہاں مساجد اور

Marfat.com



علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نماز عید الفطر کے بعد حاجی محمد عالم صاحب' ملک فدا صاحب' نثار خان صاحب' حافظ محمد شاہد صاحب اور فیاض احمد صاحب کے ساتھ

مدارس وغیرہ تو بہت ہیں' جلسے اور اجلاس بھی بہت ہوتے ہیں لیکن مکمل مشرقی انداز میں' اس لئے نئی نسل کو مطمئن کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہم نئی نسل کے بارے میں زیادہ پریشان ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ اس معاشرہ میں غیر مسلموں کو اسلام کی طرف راغب کرنا تو درکنار خود اپنی نسل کو اسلام پر قائم رکھنا مشکل نظر آرہا ہے۔ یہاں پر قادیانیت بڑا فتنہ ہے ان کو مکمل پشت پناہی حاصل ہے۔ البتہ برطانیہ اور یورپ میں مشائخ عظام اور صوفیاء کرام موجود ہیں جو تصوف کے پیغام کو حتی الوسع پھیلانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں علماء کرام کا تعاون بھی حاصل ہے' لیکن ان مقدس حضرات کا جو مقام تھا یعنی گمراہوں کو راہ دکھانا' اب اس میں کافی حد تک کمی نظر آتی ہے۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ 21ویں صدی کا آغاز ہو چکا ہے' برطانیہ میں مسلمانوں' خصوصاً" اہل سنت کو بہت سے چیلنجوں کا سامنا ہے - علماء و مشائخ میں اتحاد کا فقدان' دین سے عوام کے دلی لگاؤ میں کمی' نوجوان نسل کی اسلامی تعلیمات سے دوری' بہت سے نوجوانوں کا لغویات اور فواحشات میں ملوث ہو جانا' تاجروں کا صرف دولت کے انبار لگانے کی کوشش کرنا اور ٹی وی و اخبارات میں اسلام کے بارے میں بے بنیاد بیانات دینا' خواتین اور بچیوں کی طرف سے اسلام کے دوری کے اشارات ملنا اور قول و فعل سے ایسے واقعات کا رونما ہونا - یہ ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے دین و مذہب کا درد رکھنے والے علماء و مشائخ شدید پریشانی میں مبتلا ہیں' اور بظاہر فوری طور پر ایسے حالات کی کوئی روک تھام بھی نظر نہیں آتی - پھر بھی کوشش کرنا ہمارا کام ہے اور وہ ہم کر رہے ہیں اس لئے کہ مایوسی گناہ ہے - اللہ کریم ہر شے پر قادر ہیں' بس توبہ کی توفیق سلب نہ ہو - البتہ ایک بات یقینی ہے کہ جس روز بفضل خدا پاکستان میں حقیقی معنوں میں نظام مصطفےٰؐ قائم ہو گیا وہ دن پوری دنیا میں اسلام کی عظمت کا دن ہو گا اور وہ حضورؐ کے غلاموں پر اللہ کریم کا احسان عظیم ہو گا۔

Marfat.com



علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی اور جامعہ کے جنرل سکریٹری حاجی محمد عالم صاحب

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر غلام نقشبند صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ اکبریہ محلّہ پیر کریاں پاکپتن شریف نے انہیں 1992ء میں خلافت کی ذمہ داری سونپی تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور میں کسی کو یہ نہیں کہوں گا کہ آؤ اور میری بیعت کرو اسلئے کہ دل میں بہت خوف خدا رہتا ہے کہ کہیں یہ جھوٹی فقیری نہ ہو۔ حضور صاحبزادہ نے فرمایا کہ معاملہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر چھوڑدو اور تبلیغ دین میں مصروف رہو خدا بہتر فرمائے گا۔

علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی نے ایک انتہائی اہم اور سنگین مسئلہ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ میں سیاست چمکانے کیلئے ڈیرے نہیں ہوتے' صرف مسجد ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں تمام مسلمان جمع ہوتے ہیں اسی لئے بعض لوگ اپنی سیاست چمکانے کیلئے مساجد کو استعمال کرتے ہیں' ذات برادری کا سہارا لے کر کمیونٹی کو تقسیم کرنے کیلئے پوری کوشش کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مساجد میں لڑائی جھگڑا کرنے اور کروانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں استعمال کرتے ہیں جس سے پورے معاشرے میں مسلمان کمیونٹی کی خوب بدنامی ہوتی ہے۔ اس لئے مساجد کی انتظامی کمیٹیوں میں تعلیم یافتہ اور سلجھے ہوئے افراد خصوصاً" نوجوانوں کو شامل کیا جانا چاہئے۔

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک لقمانوی



فاضل اہلسنّت، مجاہد سنیت، عالم بے بدل، خطیب خوش بیاں، متقی و زاہد صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی جماعتیہ اسلامک سنٹر برمنگھم کے خطیب اور جماعت اہلسنّت برطانیہ کے سرگرم مرکزی رہنما ہیں۔ صاحبزادہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی 30 مارچ 1965ء کو ضلع ہری پور کے قصبہ سرائے صالح میں جو کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے گاؤں ریحانہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے حضرت علامہ مفتی محمد عبدالمالک صاحب لقمانوی جیسی عالم و فاضل شخصیت کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے

Marfat.com

خاندان میں سات پشتوں سے دین سے وابستگی اور اس کی خدمت کا سلسلہ چلا آرہا ہے اس طرح آپ اس قبیلہ کی آٹھویں پشت ہیں جو مسلسل ترویج دین کے اعلیٰ وارفع کام سے منسلک ہوئی۔

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب نے ہری پور سے میٹرک اور ایف اے کا امتحان اعزاز سے پاس کیا' ابتدا میں آپ کو حفظ کیلئے اپنے دارالعلوم میں داخل کرایا گیا' آپ 14 پارے حفظ کر چکے تھے تو آپ کو حفظ کرانے والے استاد نے اس قدر پیٹا کہ آپ کی آنکھ متاثر ہو گئی جس پر آپ نے حفظ کرنا چھوڑ دیا' صاحبزادہ صاحب کے بقول آپ کو حفظ نہ کر سکنے کا آج بھی سخت افسوس ہے۔ دینی تعلیم کے حصول کیلئے صاحبزادہ صاحب کو گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد فرید ہزاروی کے پاس بھیجا گیا جو آپ کے والد مکرم کے شاگرد ہیں' آپ وہاں کچھ عرصہ تک دینی علوم حاصل کرتے رہے جس کے بعد آپ نے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی میں حضرت سید حسین الدین شاہ صاحب کے پاس داخلہ لیا اور تین سال تک ان سے اکتساب فیض کیا' 83ء میں جب ان کے والد مکرم دینی تبلیغ کیلئے برطانیہ چلے گئے تو آپ نے دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں داخلہ لے لیا اور بقیہ دینی علوم کی تکمیل وہیں کی۔ آپ نے تیرہ سال کا نصاب صرف 7 سال میں مکمل کیا اور 1984ء میں درس نظامی و دورہ حدیث کی تکمیل اور دیگر علوم دینیہ کی تحصیل پر تنظیم المدارس کی سند حاصل کی جو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے' تنظیم المدارس کے امتحان کے بعد آپ نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ایل ایل بی شریعہ میں داخلہ لے لیا لیکن والد مکرم کے حکم پر انہیں یہ سلسلہ موقوف کرنا پڑا کیونکہ ان کی خواہش تھی کہ صاحبزادہ مصباح المالک صاحب سرکاری ملازمت کی بجائے اجداد و اسلاف کے طریقہ کے مطابق دین مبین کی تبلیغ و ترویج کے ساتھ منسلک ہوں۔

اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے بتایا کہ وہ طریقت کے دو سلاسل نقشبندی اور قادری سے منسلک ہیں' چونکہ آپ کے والد مکرم حضرت خواجہ پیر محی الدین غزنویؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں اور نقشبندی سلسلہ سے منسلک ہیں اسلئے وہ 1980ء میں صاحبزادہ مصباح المالک صاحب کو جب وہ طالبعلم تھے اپنے ہمراہ ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی لے گئے اور انہیں حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی سے بیعت کرایا جبکہ 88ء میں صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے مدینہ منورہ میں قادری سلسلہ کے بزرگ حضرت شیخ محمد سلیمان کے دست حق پرست پر بیعت کی جنہوں نے صاحبزادہ عبدالمالک صاحب کو خلافت بھی عطا فرمائی۔

صاحبزادہ علامہ مصباح المالک صاحب نے تکمیل علوم دینیہ کے بعد اپنے دارالعلوم میں اپنے والد مکرم کے جانشین کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرنی شروع کیں اور طلباء کو پڑھانا شروع کیا جبکہ کھلابٹ ٹاؤن شپ میں خطابت اور امامت کے سلسلے کا آغاز کیا' ساتھ ساتھ وہ حویلیاں کالج اور ہری پور ڈگری کالج میں ایک ماہ میں ایک ایک بار لیکچر دینے کیلئے جایا کرتے تھے' اس دوران آپ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

Marfat.com



صاحبزادہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی اپنے والد گرامی علامہ مفتی عبد المالک صاحب لقمانوی کے ساتھ

صاحب کی تحریک منہاج القرآن کے ساتھ بھی سرگرمی سے وابستہ رہے اور جب 88ء میں پروفیسر صاحب وعیلے ہال لندن میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں شرکت کیلئے برطانیہ آنے لگے تو انہوں نے صاحبزادہ مصباح المالک کو ہمراہ چلنے کیلئے کہا چنانچہ 10 جون 88ء بروز جمعۃ المبارک آپ پہلی مرتبہ لندن پہنچے۔ صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے اپنے برطانیہ آنے کی خبر والد مکرم حضرت مولانا محمد عبد المالک صاحب لقمانوی کو نہیں دی تھی جو ان دنوں جامعہ صدیقیہ محی الاسلام برمنگھم میں خطیب تھے۔ وہ اچانک صاحبزادہ صاحب کو برطانیہ میں دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہا کہ میں حالت خواب میں تو نہیں ہوں ۔ صاحبزادہ عبد المالک کے برطانیہ پہنچنے پر ان کو بہت مسرت ہوئی۔ کانفرنس کے اختتام پر صاحبزادہ کو پروفیسر طاہر القادری صاحب کے ہمراہ عراق جانا تھا لیکن والد مکرم کی خواہش پر آپ نے پروفیسر صاحب سے اجازت لے لی اور برطانیہ میں ٹھہر گئے کیونکہ ان کے پاس چھ ماہ تک اقامت کا اجازت نامہ تھا۔ برمنگھم میں آسٹن کے قریب (جہاں مفتی عبد المالک صاحب لقمانوی مقیم تھے) لوزل کے ایریا میں ایک مسجد کیلئے خطیب کی ضرورت تھی وہاں سے کچھ لوگوں نے مفتی صاحب سے استدعا کی کہ وہ صاحبزادہ کو وہاں جمعہ پڑھانے کیلئے بھیجیں ' والد مکرم کی اجازت سے آپ نے وہاں خطابت اور جمعہ کی امامت کی ' وہاں کے لوگوں کو آپ کا انداز خطابت اور تبحر علمی اتنا پسند آیا کہ انہوں نے علامہ مصباح المالک صاحب کو اپنا مستقل خطیب مقرر کر دیا ' بعد میں وہاں کی انتظامیہ نے کہا کہ ہم آپ کے مستقل قیام کیلئے ہوم آفس میں کاغذات داخل کرائیں گے لیکن صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ' اور کہا کہ آپ پوری طرح سوچ و بچار کر لیں ' میرے والد مکرم مفتی صاحب یہاں موجود ہیں اگر آپکا ارادہ مجھے خطیب مقرر کرنے کے سلسلہ میں برقرار رہے تو میرے ساتھ رابطہ کر لیجئے گا اور کاغذات بھیج دیجئے

Marfat.com

گا۔ اس کے بعد آپ والد مکرم کی اجازت سے 16 ستمبر 88ء کو برطانیہ سے زیارت حرمین شریفین کیلئے سعودی عرب چلے گئے ۔ سعودی عرب پہنچنے پر مدینہ شریف میں روضہ اطہر پر آپ کی ملاقات حضرت شیخ سلیمان سے ہوئی جن کی عمر اس وقت نوے سال تھی۔ حضرت شیخ محمد سلیمان نے صاحبزادہ صاحب کو بتایا کہ میں دس سال کی عمر میں یہاں آیا تھا اور میں نے 80 سال حضور پاکؐ کے قدموں میں گزار دئے ہیں' ساتھ ہی فرمایا کہ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا ۔ حضرت شیخ محمد سلیمان سے اپنی ملاقات کا احوال بتاتے ہوئے صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ میں روضہ اطہر پر درود و سلام پڑھ رہا تھا کہ کسی بزرگ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی جانب کھینچا' میں سمجھا شاید شرطہ مجھے پکڑ کر لے جا رہا ہے تو میں ڈر گیا کہ میں تو صلوٰۃ وسلام دل میں پڑھ رہا تھا پھر یہ مجھے کیوں کھینچ کر لے جا رہا ہے۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو وہ ایک بزرگ تھے ۔ وہ مجھے باب البقیع سے باہر لے کر باب جبرائیل کے پاس لے آئے اور فرمانے لگے کہ بیٹا کہ کسی سے کچھ لینا ہو تو سر پر کھڑے ہو کر نہیں بلکہ قدموں میں بیٹھ کر لیتے ہیں' میں نے تجھے حضورؐ کے قدموں میں جگہ دی' جب تک تو یہاں ہے وہ جگہ تیری ہے' وہ بزرگ حضرت شیخ محمد سلیمان تھے اور بقول صاحبزادہ صاحب "میں بعد میں جب بھی روضہ اطہر پر جاتا' خواہ کتنا ہی رش کیوں نہ ہوتا میرے لئے وہ جگہ موجود ہوتی" صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ حضرت شیخ محمد سلیمان کا تعلق قادری سلسلے سے تھا' انہوں نے مجھے کچھ وظائف بھی بتائے اور ایک عمامہ شریف جسے آپ خلافت بھی کہہ سکتے ہیں' میرے سر پر باندھا' کچھ اوراد وظائف بتائے اور فرمایا کہ میں یہ سب کچھ خود نہیں کر رہا بلکہ حضور اکرمؐ کے حکم سے کر رہا ہوں۔

صاحبزادہ مصباح المالک صاحب لقمانوی نے برطانیہ سے پاکستان پہنچنے کے بعد اپنے دارالعلوم کی نگرانی سنبھالی لیکن برطانیہ کے احباب نے ان کو دوبارہ بلوانے کا اہتمام کرلیا اور وہ 90ء میں دوبارہ مستقلاً" برطانیہ آگئے اور جامعہ فیض القرآن برمنگھم سے وابستہ ہو گئے ۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے خود حافظ نہ ہونے کے باوجود اس ادارے میں تین حافظ تیار کئے اور ان بچوں نے پاکستان جا کر اپنی منزل کو پختہ کیا' ایک ادارے میں دینی تعلیم حاصل کی اور واپس آکر برطانیہ میں قرآن مجید بھی سنایا ۔ صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ وہ اب تک 80 کے قریب افراد کو دائرہ اسلام میں لا چکے ہیں اور دس افراد نے میڈن ہیڈ میں ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے ۔ برمنگھم کے جامعہ فیض القرآن سے علیحدگی کے حوالے سے صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ وہاں کمیٹی کے کچھ لوگوں سے اختلاف ہوا اور میں نے پہلے کے واقعات سے عبرت پکڑتے ہوئے 15 نومبر 97ء کو خود ہی علیحدگی کا فیصلہ کرلیا' مسجد فیض القرآن سے علیحدگی کے بعد میرا ارادہ تھا کہ حرمین الشریفین جاؤں گا اور وہاں سے واپسی پر اپنا ادارہ قائم کروں گا لیکن میڈن ہیڈ کے دوستوں چوہدری غلام قادر صاحب اور ملک شعبان صاحب نے مجھ سے رابطہ کیا' میں نے ان سے کہا کہ میں تو حرمین الشریفین جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ قیامت کے دن ہماری نمازوں کا جو وبال ہو گا وہ آپ کے ذمہ ہو گا' چنانچہ میں نے عمرہ کا پروگرام ملتوی کر دیا اور یہاں امامت و خطابت کا سلسلہ

Marfat.com

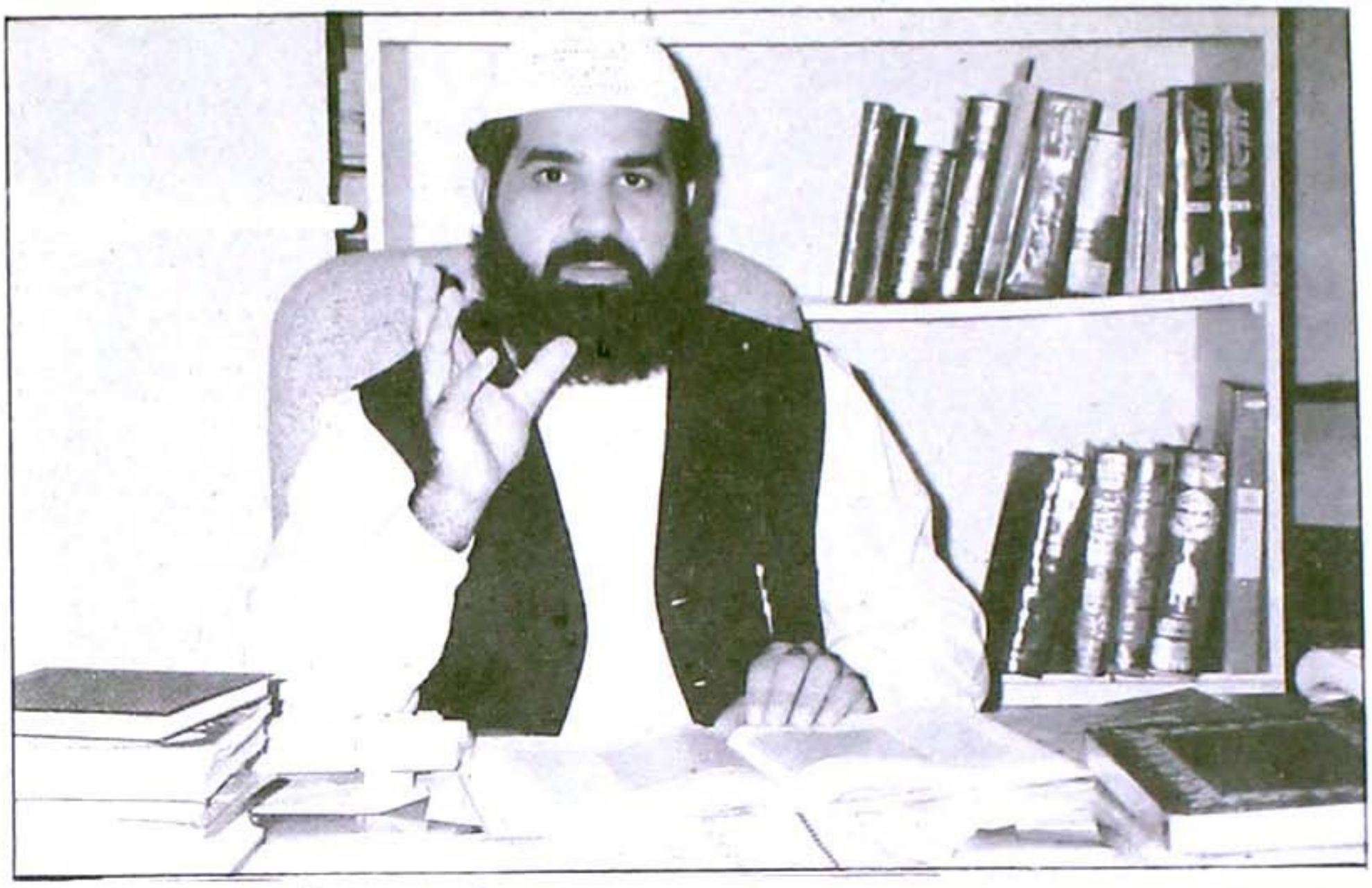

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی اپنے دفتر میں ایک فقہی نکتہ پر روشنی ڈال رہے ہیں

شروع کر دیا۔ تراویح کے دنوں میں جو قرآن مجید سنایا جاتا میں اس کا انگریزی میں خلاصہ بھی پیش کرتا۔ علامہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ جامع مسجد میڈن ہیڈ میں کارپٹ نہیں تھا' 27 رمضان المبارک کو میں نے اس ضمن میں اعلان کیا تو 10 منٹ میں دس ہزار پاؤنڈ جمع ہو گئے' کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ہم مصباح المالک صاحب کو نہیں جانے دیں گے۔

صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ میڈن ہیڈ میں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے وہاں کی جامع مسجد کی جگہ کراچی کے ایک نیک سیرت بزنس مین جناب ہارون جعفر مرحوم نے مقامی مسلمانوں کے ساتھ مل کر حاصل کی تھی اور مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی بھرپور مدد کی تھی۔ ہارون جعفر صاحب وفات سے قبل تک مسجد کی مدد کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے ایسا بندوبست کیا ہے کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے اکاؤنٹ سے ہر ماہ چھ سو پاؤنڈ مسجد کو ملتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے قریباً" ڈھائی سال تک جامع مسجد میڈن ہیڈ میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام اعلیٰ دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ جماعتیہ اسلامک سنٹر برمنگھم سے وابستہ ہو گئے۔

اپنے والد مکرم مفتی محمد عبدالمالک صاحب کے حوالے سے صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ ان کی زندگی دوسرے لوگوں سے مختلف ہے' انہوں نے تحریک ختم نبوت" اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ 1973ء میں تحریک ختم نبوت کے زمانے میں ہم مانسہرہ میں تھے' والد مکرم نے اس تحریک میں وہاں کلیدی کردار ادا کیا جب لاٹھی چارج ہوتا تھا تو بعض علماء جان بچا کر نکل جاتے تھے لیکن والد مکرم ڈٹے رہتے۔ اس طرح وہاں کچھ مرزائیوں نے تائب ہو کر ان کے ہاتھ پر اسلام بھی قبول

Marfat.com

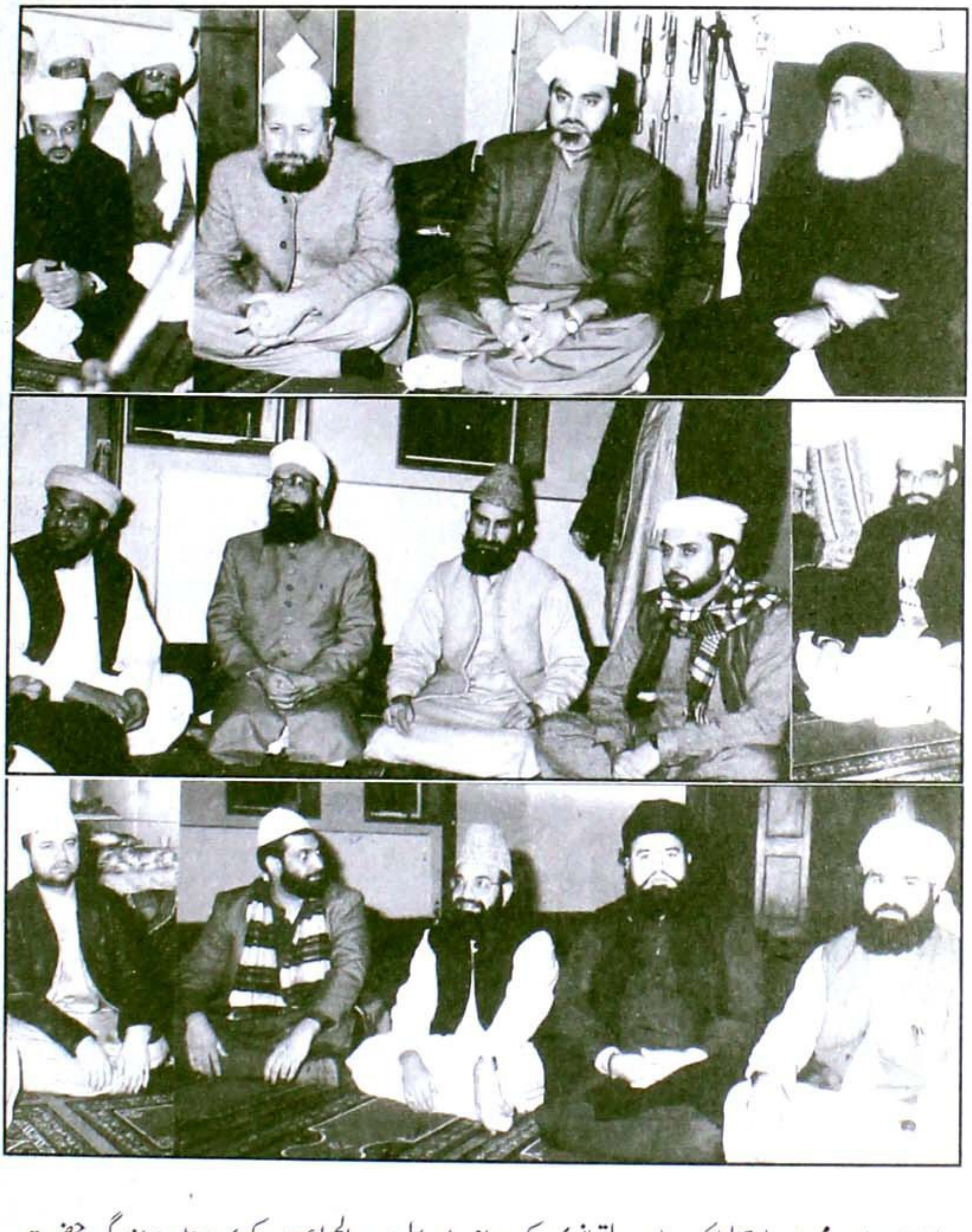

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی کے جدامجد اور اہلسنت والجماعت کے بہت بڑے بزرگ حضرت زید اللہ خان صاحب المعروف حضرت باباجی لقمانویؒ قادری کے سالانہ عرس کے موقع پر اسلامک سنٹر میڈن ہیڈ میں پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورہ شریف، پیرزادہ سردار احمد صاحب قادری، صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن صاحب، علامہ حافظ فاروق احمد صاحب چشتی، بیرسٹر علامہ پیر فیض الاقطاب صاحب صدیقی، مولانا سید تنویر حسین شاہ صاحب، صاحبزادہ طیب الرحمٰن صاحب قادری، علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری، علامہ غلام رسول صاحب سعیدی، صاحبزادہ محمد مصباح المالک صاحب، مولانا غلام رسول صاحب چکسواری، علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی، صاحبزادہ مطلوب الرحمٰن صاحب قادری اور صاحبزادہ حافظ سعید احمد صاحب تشریف فرما ہیں

Marfat.com

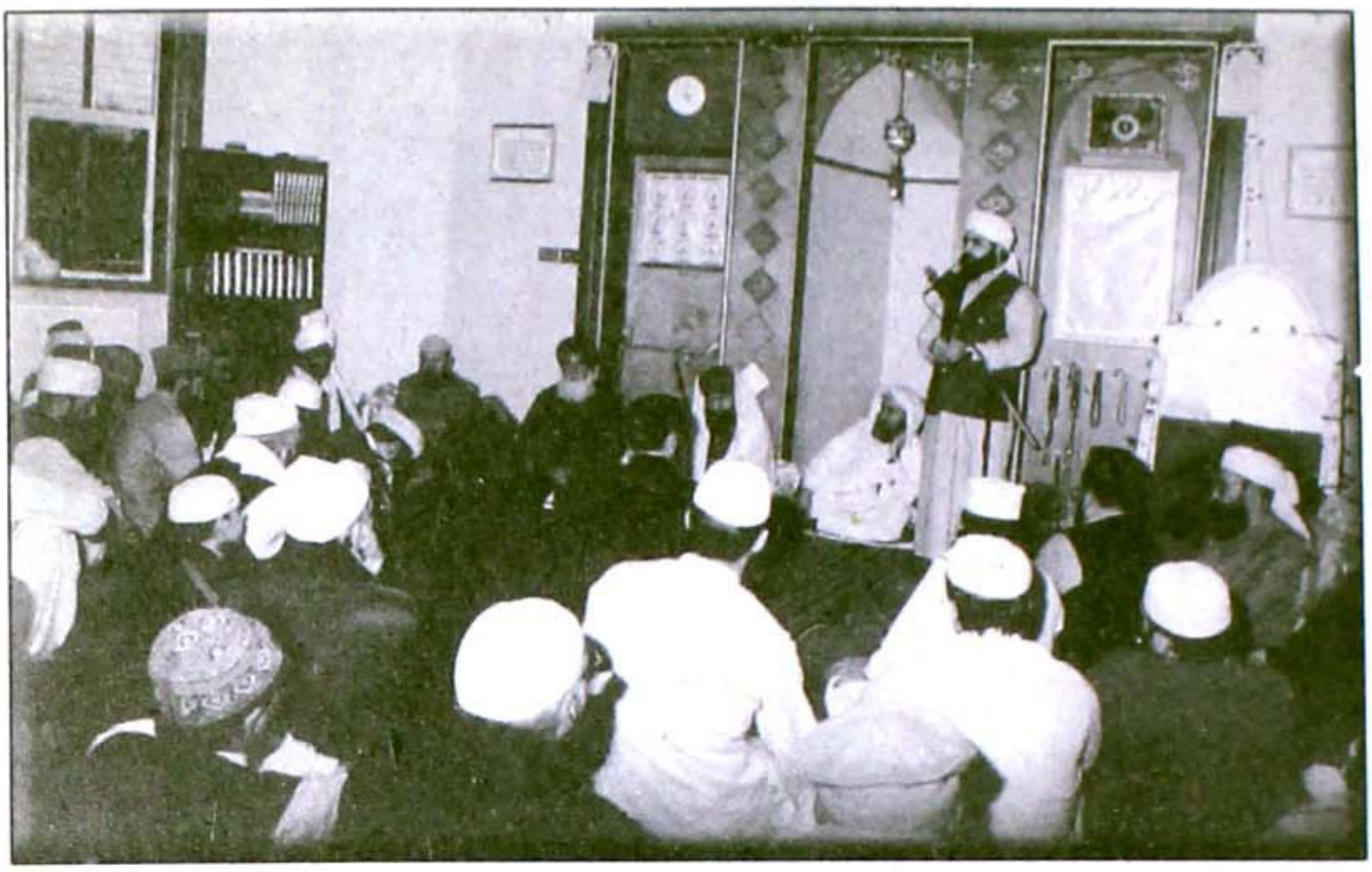

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی اسلامک سنٹر میڈن ہیڈ میں حضرت باباجی لقمانویؒ کے عرس کے موقعہ پر خطاب فرمارہے ہیں

کیا پھر والد مکرم نے تحریک قومی اتحاد میں بھی حصہ لیا لیکن وہ نظریاتی طور پر مسلم لیگی ہیں ' انہوں نے مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان کا دیدار بھی کیا اور ان کے شاگرد بھی رہے۔ صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ مفتی گل رحمان صاحب قادری میرے والد مکرم کے ہم جماعت تھے۔

صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ میرے والد مکرم اپنے والدین کے اکلوتے ہیں ۔ میری دادی محترمہ کا انتقال صرف پندرہ سولہ سال کی عمر میں ہو گیا تھا ان کا مزار جہلم میں ہے ۔ جب دادی محترمہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے میرے والد کو جو اس وقت صرف چند ماہ کے تھے ' گندم رکھنے والی "کلوٹی" میں رکھ دیا وہ تین دن تک اس میں پڑے رہے ' جب کچھ لوگوں کو خیال آیا اور انہوں نے دادا جی سے پوچھا کہ وہ بچہ کہاں ہے ' انہوں نے خیال کیا کہ شاید وہ بچہ بھی مر گیا ہو گا لیکن جب جا کر دیکھا تو وہ انگوٹھا چوس رہے تھے ۔ بعد میں دادا جان کا بھی اکیس بائیس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا تو میرے پر دادا اور پر دادی نے والد مکرم کی تربیت کی ' اور جب والد کی عمر آٹھ سال تھی تو پر دادا اور پر دادی بھی انتقال کر گئے ۔ پر دادا نے والد مکرم کیلئے بہت دعائیں کی تھیں اور ان کی دعائیں بہت کامل تھیں ۔ والد صاحب کو حصہ میں اتنی جائیداد ورثے میں ملی تھی کہ پانچ کنوئیں زمینوں کو سیراب کرتے تھے بعد میں رشتہ داروں نے وہ زمین ہتھیالی ' والد مکرم سے پیلی بھیت میں کہا گیا کہ وہ ریلوے میں ملازم ہو جائیں لیکن انہوں نے کہا کہ میں دین کی تعلیم حاصل کروں گا ' اور یہ پر دادا جی کی دعائیں تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت پر فرشتے مقرر کر دیئے تاکہ وہ اسلاف کے سلسلہ پر ہی رہیں ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت خواجہ محمد قاسم

Marfat.com

موہڑویؒ نے پردادا محترم کو اپنے ہاں بلایا تھا تاکہ وہ کچھ وقت صاحبزادگان کو تعلیم دیں چنانچہ حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑویؒ کے صاحبزادگان پردادا جی کے شاگرد رہے۔ اس وقت دو سو دیہات ہمارے بزرگوں کے ماتحت تھے۔ اور وہ مساجد کے انتظامات اور لوگوں کے فیصلے وغیرہ کرتے تھے۔

صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ میرے والد مکرم جب برطانیہ آئے تو علماء کرام کے ساتھ مختلف شرعی امور پر گفتگو ہونے لگی اور ان کی علمیت کی شہرت پھیلنے لگی۔ پھر جب شرعی کونسل قائم کی گئی تو اس میں ان کو بھی شامل کیا گیا اور اس کا چیئرمین بنا لیا گیا' اب وہ جب پاکستان جاتے ہیں تو دینی مسائل حتمی فیصلے کیلئے ان کو پاکستان بھیجے جاتے ہیں' اب یہ شرعی کونسل مڈلینڈ کی سطح سے برطانیہ کی سطح پر آگئی ہے اور اس میں مسلمانوں کے اہم امور کا شرعی حوالے سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔

صاحبزادہ علامہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ ہم چھ بھائی ہیں جن میں سے تین دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ میرے تیسرے نمبر کے بھائی شہزادہ خان راشد المالک لقمانوی لندن کے قریب ہیرو میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مجھ سے چھوٹے بھائی خانزادہ خان زاہد المالک لقمانوی جنوبی افریقہ میں پریٹوریا میں ایک دینی ادارے کی سربراہی بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہاں حلال گوشت کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ یہاں برطانیہ آنے کے ڈیڑھ سال بعد تک میری سرگرمیاں زیادہ نہیں تھیں پھر لوگوں سے رابطے ہوئے' مجھے شرعی کونسل میں شامل کیا گیا' پھ کافی' عرصہ تک میں جماعت اہلسنّت برطانیہ کے جنرل سیکرٹری اور کا ناظم اطلاعات و نشریات کے عہدوں پر فائز رہا۔

صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں پڑھنا چاہتا تھا اور قاضی کورس کر کے قاضی بننے کا ارادہ تھا' میں نے والد مکرم کو اس ضمن میں آگاہ کیا تو انہوں نے مجھے خط لکھا کہ میں تمہیں کبھی بھی قاضی نہیں بننے دوں گا' اللہ تعالیٰ تمہیں جج سے زیادہ عزت دے گا۔ اگر جج بننے کے بعد کسی شخص نے تمہیں خرید لیا تو تمہارا ایمان بھی جائے گا اور جان بھی جبکہ تم میرے بڑے بیٹے اور میری امیدوں کا مرکز ہو' میں چونکہ بیرون ملک ہوں تو میرے دیگر بیٹوں کی بھی تم ہی کو نگرانی کرنی ہے' تعلیم حاصل کرنی ہے تو کرلو لیکن میں تمہیں قاضی یا جج بننے کی اجازت نہیں دوں گا۔

اپنی موجودہ دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے مزید فرمایا کہ میں جمعہ کے دن اردو اور انگریزی میں خطاب کرتا ہوں اور پھر عربی میں اس کا ترجمہ بھی سناتا ہوں اس کے علاوہ درس قرآن اور سوال جواب کا سلسلہ ہوتا ہے' پیر اور منگل کی رات کو درس حدیث اور جمعرات کو درس تصوف ہوتا ہے' گیارہویں شریف کے پروگرام ہوتے ہیں۔ سالانہ میلاد شریف' معراج شریف اور رمضان کی 27 تاریخ کو خصوصی پروگرام ہوتا ہے' ختم نبوتؐ کے حوالے سے بھی خصوصی پروگرام ہوتے ہیں اور خلفاء راشدین کے ایام بھی منائے جاتے ہیں۔ روزانہ ظہر کی نماز کے بعد بھی درس قرآن ہوتا ہے

ایک سوال کے جواب میں صاحبزادہ مصباح المالک صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کی نوجوان نسل میں تعلیم کا رجحان پاکستان سے بھی زیادہ ہے' یہاں دین کی طرف بچوں کا رجحان بڑھ گیا ہے تاہم صحیح رہنمائی نہ

Marfat.com

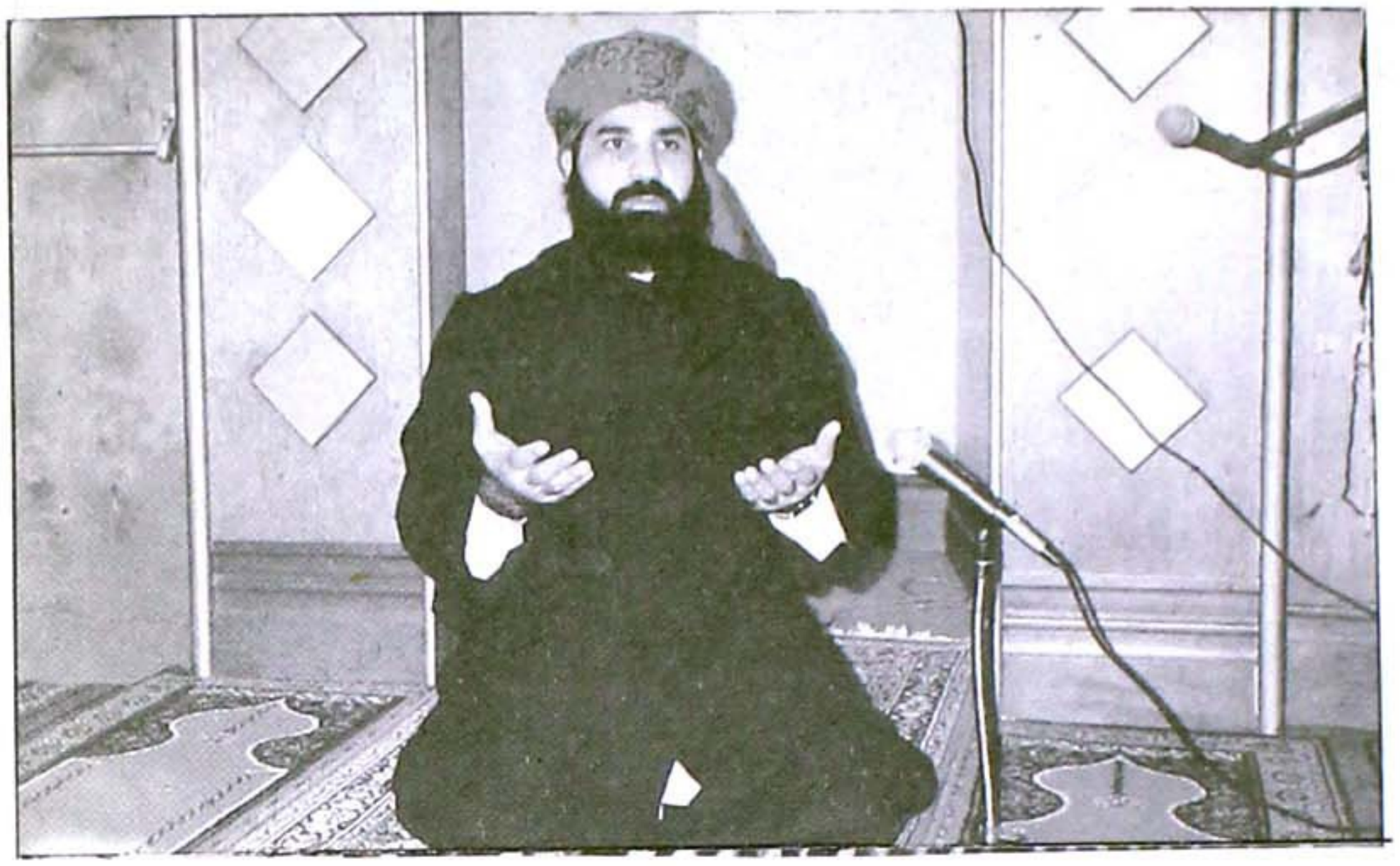

صاحبزادہ علامہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی اسلامک سنٹر میڈن ہیڈ میں نماز جمعہ کے بعد دعا فرما رہے ہیں

ہونے کی وجہ سے بہت سے نوجوان مرزائیوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں اور بعض دیگر مسالک کے ساتھ چلے گئے ہیں جس کی وجہ سے پریشانی ہو رہی ہے۔ پھر یہاں پاکستان کی نسبت گروپ بندی اور پارٹی بازی زیادہ ہو گئی ہے' بچوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ان کا ذہن کورا کاغذ ہوتا ہے ان کو جو لٹریچر انگلش میں دیا جاتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہی حقیقی اسلام ہے' اس وجہ سے بعض بچے قادیانیت کی طرف چلے گئے ہیں۔ کچھ غیر مقلدیت کی طرف چلے گئے ہیں لیکن اب جماعت اہلسنّت کے حوالے سے بہت کام ہو رہا ہے۔ انگلش میں کتابیں اور لٹریچر شائع ہو رہا ہے اور بہت سے عرب بھی اہلسنّت والجماعت کی طرف آرہے ہیں۔

برطانیہ میں آئے دن گرجا گھروں کی نیلامی کے اسباب کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ عیسائیوں کی موجودہ نسل اپنے مسائل کا حل چاہتی ہے لیکن ان کے مسائل کا حل نہ حکومت دے رہی ہے اور نہ ہی چرچ دے پا رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی پارکوں اور کلبوں میں گزار دیتے ہیں' جب ان کو چرچ سے روحانیت نہیں ملتی تو وہ وہاں جاتے ہی نہیں' اس وجہ سے ان کے پادری پریشان ہیں اور چرچ یا تو شادی ہالز میں تبدیل ہو رہے ہیں یا نیلام ہو رہے ہیں اور اکثر چرچ نیلام ہو کر مساجد میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کی دینی مشکلات کے حوالے سے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں اسلام کے حوالے سے علماء کرام نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ پہلے جو لوگ پاکستان سے آئے تھے وہ ان علماء کرام کی بات کو اچھے طریقے سے سمجھ سکتے تھے لیکن نئی نسل اپنی زبان سے نابلد ہے جس کی وجہ سے علماء کرام کو مشکل کا سامنا ہے لیکن الحمدللہ اب پیرزادہ امداد حسین نے جامعہ الکرم قائم کیا ہے جس میں انگریزی میں تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہم نے بعض کتابوں کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ چند برسوں بعد ہمارے ادارے اچھے طریقے سے کام شروع کر دیں گے۔ اس وقت بھی ہم بچوں کو اسلامک سٹڈیز کی تعلیم انگریزی میں دے رہے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز بہتر ہو رہا ہے

Marfat.com

علامہ پیر سید زاہد حسین رضوی



مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ کے مرکزی صدر علامہ پیر سید زاہد حسین رضوی صاحب ایک بلند پایہ ' وسیع المطالعہ اور صاحب نظر عالم ہیں ۔ بقول آپ کے ' آپ کا تعلق پاکستان اور آزاد کشمیر کے سب سے بڑے سید خانوادے سے ہے جس کی تاریخ علم و عمل اور تبلیغ اسلام کے حوالے سے ایک روشن و سنہری باب ہے ۔ حضرت علامہ سید زاہد حسین رضوی 14 رمضان المبارک 1357ھ بمطابق 7 نومبر 1938ء میرپور ڈڈیال کے نجیب الطرفین بخاری سید خانوادے کے ایک بڑے عالم پیر سید نگاہ علی شاہ کے گھر پیدا ہوئے ۔

اپنے اسلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے بزرگ دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے ہمیشہ سے ترک سکونت کرتے آئے ہیں ' ہمارے عظیم جد امجد مدینہ پاک سے بخارا آئے اور وہاں سے حضرت علامہ پیر سید جلال الدین سرخ بخاریؒ ترک مکانی کر کے ریاست بہاولپور کے نزدیک

Marfat.com

واقع شہر اچ شریف میں تشریف لا کر مقیم ہوئے۔ اسی اچ شریف کے بارے میں حضرت بابا بلھے شاہؒ نے فرمایا تھا

تسی آپ اچے تسادی ذات اچی
تسی وچ اچاں دے دہندے

سلسلہ طریقت کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ "ہمارے آباؤ اجداد کا سلسلہ سہروردیہ ہے کیونکہ حضرت سید جلال الدین بخاریؒ شروع سے ہی حضرت بہاؤالدین زکریاؒ سہروردی ملتانیؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ ان کے صاجزادے سید کبیر احمدؒ بھی حضرت صدرا لشیاعارفؒ کے مرید اور خلیفہ تھے جو حضرت بہاؤالدین زکریاؒ سہروردی ملتانیؒ کے خلیفہ تھے۔ لیکن میری بیعت سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور سلسلہ چشتیہ قادریہ میں ہے کیونکہ میرے پیرو مرشد حضرت شیخ الحدیث محمد سردار احمد صاحبؒ کا سلسلہ بیعت حضرت شاہ سراج الحق چشتی پانی پتی سے ہے' وہ سلسلہ عالیہ چشتیہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے آپ کی بیعت بھی ہے اور خلافت بھی' جبکہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کے بڑے صاجزادے نے بھی قبلہ پیرو مرشد کو خلافت عطا فرمائی تھی۔ چونکہ میری بیعت بھی حضرت سے ہے اور حضرت نے مجھے خلافت عطا فرمائی ہے اس لئے میرا سلسلہ طریقت قادری بھی ہے اور چشتی صابری بھی اور مجھے قبلہ والد صاحب نے بھی اپنا جانشین بنایا اور خلافت بھی عطا فرمائی۔ والد صاحب بھی دو سلسلوں کے حامل تھے ایک سلسلہ سہروردیہ اور دوسرا سلسلہ چشتیہ نظامیہ' ان کی معرفت سے مجھے چشتیہ نظامیہ کی بھی اجازت ہے اور سلسلہ سہروردیہ کی بھی لیکن میرے نزدیک پیری مریدی کا مقصد نذرانے وصول کرنے یا حصول روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ مریدوں کی تربیت کرنا اور ان کو راہ حق پر لانا ہے۔ میرے والد بزرگوار نے زندگی بھر کسی مرید سے نذرانہ نہیں لیا۔ کوئی نذرانہ پیش کرتا تو وہ فرماتے کہ اگر مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو نماز کی پابندی کرو۔ حالانکہ مجھے ان سب بزرگوں کی خلافت حاصل ہے لیکن میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا اس لئے میں نے اس سلسلے کو آگے نہیں بڑھایا' چند جاننے والوں کے اصرار پر ان سے بیعت لی ہے۔ میں خود کو اس کام کے قابل نہیں سمجھتا اور اتنا بڑا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ البتہ یہ دین کا کام ہے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو ضرور کروں گا۔

علامہ سید زاہد حسین رضوی صاحب نے اپنے بزرگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا "علامہ پیر سید جلال الدین بخاریؒ کے صاجزادگان سید احمد کبیرؒ اور سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہان گشت بھی اچ شریف میں تشریف فرما رہے۔ انہیں ان کی سیاحت کی نسبت سے جہاں گشت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے' آپ علمی طور پر بہت فاضل شخصیت تھے۔ آپ کی اولاد میں سے ایک صاجزادے اچ شریف سے بھکر تشریف لے گئے اور ہمارے اسلاف اچ شریف سے ترک سکونت فرما کر جہلم میں سادات کی مشہور بستی میانی سیداں (جو سوہاوہ کے قریب ہے) میں جا کر آباد ہوئے۔ پھر وہاں سے ہمارے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سید نظام الدین شاہؒ کیمبل پور (اب اٹک) کی تحصیل فتح جنگ کے مشہور قصبہ ڈھرنال میں آباد

Marfat.com

ہوئے ۔ آپ کی اولاد میں سے ایک بزرگ سید امام علی شاہ وہاں سے ترک سکونت فرما کر اسلام آباد کے نزدیک ایک بستی کوہالہ سیداں میں آباد ہوئے ۔ میرے جد اعلیٰ اور اپنے وقت کے ولی اللہ سید جمال علی شاہؒ ڈھرنال سے ترک سکونت کر کے آزاد کشمیر کے علاقے اندر ہل کی مشہور بستی ڈڈیال میں جا کر آباد ہوئے ۔ وہاں جانے کی وجہ یہ تھی کہ وہاں طاعون کی بیماری پھیلی تھی ۔ تو لوگوں نے آپ سے وہاں چلنے کی استدعا کی تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں طاعون کی وباء سے نجات دے ۔ آپ کچھ عرصہ وہاں اپنا فیض عام کرتے رہے ' پھر آپ کا وصال ہو گیا ۔ آپ کا مزار مبارک آج بھی ڈڈیال کے نزدیک موہڑہ کنیال میں مرجع خلائق ہے ۔ میرے دادا مکرم کے بعد میرے والد محترم پیر سید نگاہ علی شاہؒ نے جو علمی طور پر جامعہ مدنیہ دہلی سے فارغ التحصیل تھے اور طبیہ کالج دہلی کے بھی سند یافتہ تھے ' اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تبلیغ کی لیکن اپنا ذریعہ معاش نہ تو دین کو بنایا اور نہ پیری مریدی کو بلکہ آپ کا ذریعہ معاش طبابت تھی ۔ پھر شادی بھی ڈڈیال کے نزدیک سادات کے ایک گاؤں بھیاری سیداں میں ہوئی ۔ بھیاری سیداں کے سادات کے بزرگ بھی میانی سیداں سے آئے تھے ' چند پشتوں کے بعد ان سے ہمارا شجرہ نصب مل جاتا ہے ۔"

حصول علم کے حوالہ سے علامہ صاحب نے فرمایا "ایک روایت کے مطابق حضور اکرمؐ سے لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور پھر میرے والد گرامی تک ہمارے خاندان میں کوئی غیر عالم نہیں رہا ۔ قبلہ والد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے عالم فاضل تھے ۔ ہم تین بھائی ہیں والد گرامی نے مجھ سے کہا کہ ہمارے اسلاف کا ایک سلسلہ چلا آرہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں کوتاہی نہ ہو اس لئے میں نے دین کی تعلیم کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے ۔ چنانچہ میں نے دین کی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے ہی حاصل کی ۔ پھر فارسی کی کچھ دینی کتابیں مولانا محمد ابراہیم سے پڑھیں ۔ دار العلوم اہلسنت وجماعت والجماعت مشین محلہ نمبر 1 جہلم سے تعلیم لی پھر فیصل آباد میں حضرت علامہ محمد سردار احمدؒ محدث اعظم پاکستان کے مدرسہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں داخلہ لیا اور آپ کے زیر سایہ پڑھتا رہا اور حضرت علامہ صاحب سے بیعت بھی کی ۔ پھر حضرت صاحبؒ کے حکم پر ہی حیدر آباد سندھ منتقل ہوا وہاں میں نے اپنے استاد حضرت علامہ مفتی خلیل احمد خاں برکاتی صاحب اور حضرت امجد علی اعظمی صاحب کے پاس طویل عرصہ قیام کیا ' میں نے علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی جو شمس العطا یونیورسٹی بہار سے فارغ التحصیل تھے اور ملک علماء علامہ ظفر الدین بہاری سے بھی جو حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے خلیفہ اور شاگرد تھے ' اکتساب فیض کیا ۔ پھر مزید تعلیم کیلئے میں اسلامی یونیورسٹی بہاولپور چلا گیا اور وہاں سے تصوف اور اخلاق کے شعبہ میں تخصص کیا ۔ میں نے دورہ حدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحبؒ سے مکمل کیا ۔ تکمیل علم کے بعد میں 1963ء میں ڈڈیال واپس آگیا اور پھر تیرہ سال تک وہاں دین کی خدمت کی ۔ کتابیں پڑھاتا رہا ' خطابت کا سلسلہ بھی جاری رہا ' ایک سال تک صدر مدرس کی حیثیت سے دار العلوم رحمانیہ رضویہ گوجر خان میں رہا ' جبکہ جمعہ کی خطابت کیلئے میں ڈڈیال آتا تھا ' جامع مسجد راجگان محلہ گوجر خان میں بھی ایک سال تک خطابت کے فرائض سرانجام دئے پھر والد مکرم کی علالت کے باعث میں گوجر

Marfat.com



علامہ پیر سید زاہد حسین صاحب قادری رضوی' حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور علامہ ہاشمی میاں صاحب

خان سے مکمل طور پر ڈڈیال منتقل ہو گیا۔ میری شادی بھی والد صاحب کی وفات سے چند ماہ پہلے ہوئی۔ والد گرامی 6 فروری 1966ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے 'میں 1975ء کے آخر تک ڈڈیال میں رہا۔"

علامہ صاحب نے مزید فرمایا" 76ء میں میں تین ماہ کے دورے پر برطانیہ پہنچا۔ پیش نظر مقصد تبلیغ تھا ' اس وقت برطانیہ بھر میں چند سنی علماء کرام موجود تھے ' جن میں حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب مرحوم ' سید حامد علی شاہ صاحب جو حضرت قبلہ عالم پیر ولایت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں اور مولانا ابو المحمود نشتر صاحب جو بریڈ فورڈ میں شاید 1972ء سے بطور خطیب کام کر رہے تھے ' پھر میں آیا اس وقت سنیوں کی مساجد کی تعداد بہت کم تھی۔ یہاں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے یہاں دین کیلئے بہت کام کیا ہے وہ بطور خطیب یہاں نہیں آئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ رات بھر کام کرتے اور دن بھر بچوں کو دینی تعلیم دیتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیر معروف حسین صاحب نوشاہی کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ سنی علماء کی زیادہ تر تعداد ان کی وجہ سے یہاں آئی۔ انہوں نے علماء کیلئے بہت کام کیا ان کی اپنی ایک تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام ہے جو الحمدللہ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ انہی دنوں بارکنگ سے ایک وفد پیر معروف صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے اس وفد سے میرا تذکرہ کیا اور مجھ سے رابطہ کرنے کو کہا۔ ان دنوں میں برمنگھم میں ایک عزیز کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ وفد میرے پاس پہنچ گیا اور مجھ سے کہا کہ پورے لندن میں سنیوں کی کوئی مسجد نہیں ہے اگر آپ وہاں چلیں تو یہ سنیت کی خدمت ہوگی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں یہاں خطابت یا امامت کرنے نہیں آیا بلکہ مختصر تبلیغی دورے پر آیا ہوں اور تین ماہ بعد واپس چلا جاؤں گا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر آپ مستقل نہ بھی رہنا چاہیں تو چھ ماہ کیلئے رہنا قبول کرلیں اس دوران اگر کوئی دوسرا عالم مل گیا تو ٹھیک ہے ' لیکن اس طرح لندن میں آپ کی وجہ سے ہمیں سنیوں کی ایک مسجد مل جائے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے ایک ماہ کی

Marfat.com

مہلت دیں تاکہ میں ساتھیوں سے مشورہ کرلوں ۔ بہر حال ایک ماہ کے بعد وہ ساتھی مجھے لے گئے اور اڑھائی سال تک میں وہاں بارکنگ میں رہا' اس اڑھائی سال کے عرصے میں دوست مجھے ایسٹ ہیم' کیننگ ٹاؤن' والتھم سٹو' نارتھ لندن' ساؤتھ لندن' ساؤتھ آل' کیتھ ہائم اور دیگر علاقوں میں مختلف مذہبی اور روحانی پروگراموں میں لے جاتے رہے ۔ ان پروگراموں کی وجہ سے ہم سات آٹھ مساجد میں سنی العقیدہ امام مقرر کرانے میں کامیاب ہو گئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے ۔ اسی دوران مجھے نوٹنگھم میں ایک جلسے میں بلوایا گیا میں تقریر کر کے چلا گیا تو ان لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا کہ آپ یہاں آجائیں ۔ میری بھی خواہش تھی کہ مجھے مڈلینڈ میں کوئی جگہ مل جائے کیونکہ اکثر اختتام ہفتہ پر بریڈفورڈ' مانچسٹر' بلیک برن' نیلسن اور PRESTON میں جلسے ہوتے تھے اور مجھے لندن سے طویل سفر کر کے آنا پڑتا تھا۔ 1978ء کی بات ہے کچھ دوست وفد کی صورت میں آئے جن میں ہمارے دوست آصف حسین (اے ایچ بھٹی) بھی تھے جنہوں نے نوٹنگھم میں نئی تنظیم بنائی تھی' جگہ خریدی تھی اور مسجد بنانے کے خواہشمند تھے ۔ انہوں نے مجھے نوٹنگھم آنے کو کہا تو میں نے اپنی جگہ ایک اور عالم دین مولانا محمد یونس کاشمیری صاحب کو ایڈجسٹ کیا اور خود نوٹنگھم آگیا ۔ اس وقت یہاں کیمبل سٹریٹ میں ایک ہی مسجد تھی ۔ یہاں کے لوگوں نے ایک چرچ کرایہ پر لیا ہوا تھا' پانچ وقت نماز بھی نہیں ہوتی تھی صرف جمعہ ہوتا تھا اور جمعہ میں بھی 25 یا 30 سے زیادہ نمازی نہیں آتے تھے ۔ ہمارے دوستوں نے مسجد کیلئے جو جگہ خریدی ہوئی تھی اس پر کام شروع نہیں ہوا تھا ہم اس وقت ایک ہال میں جمعہ پڑھا کرتے تھے' کچھ اختلافات کی بناء پر ایک ہی جگہ دو الگ الگ جماعتیں ہوتی تھیں' دیوبندی حضرات ہال کے نچلے حصے میں نماز پڑھتے تھے اور ہم اوپر کے حصے میں ۔ بعد میں کونسل نے وہ ہال گرادیا اور ہمارے پاس جو پلاٹ تھا وہاں مسجد تعمیر ہونا تھی اس لئے ہم نے عارضی طور پر ایک ہال تعمیر کیا' اس ہال میں نماز اور دوسرے دینی معاملات ہوتے تھے ۔"

مسجد کی تعمیر کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "ہماری کوشش تھی کہ جلد از جلد مسجد بن جائے' یہاں برطانیہ میں علماء کرام کی طرف سے چندہ جمع کرنے کی روایت نہیں تھی لیکن میں نے خود اپنے ساتھیوں کو لے کر کئی بار مختلف شہروں کا دورہ کیا اور ہزاروں پاؤنڈ جمع کر کے لایا ۔ پندرہ سال تک میں نوٹنگھم کے اس اسلامک سینٹر میں خطیب اور امام رہا ۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی اور صرف اس کا اندرونی کام باقی رہ گیا تھا تو انتظامیہ میں اختلافات ہو گئے ۔ میں نے کہا کہ میں یہاں جھگڑا نہیں کرانا چاہتا ۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں برادری ازم اور علاقائیت کے نام پر عصبیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ مختصر یہ کہ میں نے وہ مسجد چھوڑ دی اور اپنے گھر کے قریب ایک بہت بڑا ادارہ خریدا جس کا نام جامعہ فاطمیہ رکھا اور اس میں دین کا بہت کام کیا ۔ میں نے تب ہی سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا اب تک میں پندرہ پاروں تک پہنچا ہوں ۔ ہر جمعہ کی شام کو درس قرآن کی ڈیڑھ دو گھنٹے کی نشست ہوتی ہے اور اس کو ہم گیارہویں شریف کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۔ شرکاء کے لئے باقاعدہ لنگر بھی ہوتا ہے جبکہ ہمارے دوست اے ایچ بھٹی جن کا تعلق جاتلی اور دولتالہ کے درمیان واقع ایک گاؤں حسال سے ہے'

Marfat.com

اس کو باقاعدہ ریکارڈ کرتے ہیں۔ اے ایچ بھٹی صاحب پاکستان میں اکاؤ نٹنٹ تھے ان کی فیملی خاصی تعلیم یافتہ ہے اور وہ ہمارے مخلص ساتھیوں میں سے ہیں۔"

علامہ سید زاہد حسین صاحب نے فرمایا "1987ء میں 'میں پاکستان گیا تو وہاں میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے باعث میں اب بیٹھ کر نماز نہیں پڑھا سکتا لہٰذا میں نے امامت اور خطابات کا سلسلہ موقوف کر رکھا ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کروں اور عربی کی بعض چیزوں کو اردو میں تراجم کی صورت میں پیش کر کے لوگوں تک پہنچاؤں۔ میرا بیٹا سید حسنین رضا اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اپنی چھوٹی صاجزادی سے میں نے کہا ہے کہ انگلش لٹریچر کی تعلیم حاصل کرو اس نے گریجویشن کی ہے اور وہ گھر پر مجھ سے عربی پڑھتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ ہمارے دین کا کام نہ صرف عربی سے اردو میں منتقل ہو بلکہ اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے عقائد اپنی روایات 'جماعت اہلسنت کیلئے اسلاف کی خدمات اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان" کی تصانیف سے یہاں کی نئی نسل کو روشناس کراؤں۔"

برطانیہ میں علماء کی دینی خدمات کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "گو ہمارے لوگ یہاں 1940ء سے مقیم ہیں لیکن 76ء تک نو ٹنگھم میں صرف ایک مسجد تھی اور وہ بھی کرائے کی عمارت میں تھی۔ اس وقت یہاں دس بارہ ادارے کام کر رہے ہیں وہاں پنج و قتہ نمازیں ہوتی ہیں 'جمعہ ہوتا ہے برمنگھم میں اس وقت 100 سے زائد مساجد ہیں۔ بریڈ فورڈ میں ابتدا میں صرف ایک مسجد پیر معروف صاحب کی تھی جہاں وہ خود بھی پڑھاتے تھے اور علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب امامت کرتے تھے۔ پھر وہاں ایک ادارہ اسلامک مشنری کالج کے نام سے قائم کیا گیا اب بریڈ فورڈ میں ستر' اسی کے لگ بھگ مساجد ہیں 'سنی علما میں سے ایک ہزار کے قریب وہ ہیں جو دین کا کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں دین کا یہ سارا احیاء اور دور دورہ پیران عظام اور علماء کرام کے آنے کے بعد ہوا ہے۔ علماء کرام نے یہاں لوگوں کو دین کے قریب لانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو لوگ یہاں حصول روزگار کیلئے آئے تھے انہوں نے بھی دین کیلئے بہت کچھ کیا 'فنڈز دئے' کئی سو ایسی مساجد ہیں جو بنیادوں سے بنائی گئی ہیں 'ایک ایک مسجد پر کئی کئی ملین پاؤنڈز خرچ ہوئے ہیں اور اس میں ہمارے ان سنی افراد کا حصہ جو یہاں فیکٹریوں میں مزدوری کرتے ہیں 'فیکٹریوں کے مالکان اور کاروباری حضرات کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ جب تک یہاں مساجد اور دین کا سلسلہ چلتا رہے گا 'مزدوروں کی کوششوں اور قربانیوں کو کبھی نہیں بھلایا جا سکے گا۔"

مرکزی جماعت اہلسنت کے قیام اور اس کی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ سید زاہد حسین صاحب نے فرمایا "مفکر اسلام حضرت علامہ سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی جن کے پائے کا عالم برصغیر میں موجود نہیں 'ان کی تجویز اور کوششوں سے برطانیہ میں مرکزی جماعت اہلسنت تشکیل دی گئی اور جماعت کے مرکزی عہدیدار پیرزادہ امداد حسین صاحب اور مولانا نثار احمد بیگ چنے گئے۔ اس طرح دوبارہ الیکشن ہوئے تو عہدیداروں میں ردوبدل کر دیا گیا جو پہلے صدر تھے وہ سیکرٹری بن گئے۔ اس کے بعد

Marfat.com

راولپنڈی کے رہنے والے ایک بہت بڑے عالم دین ' مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب جو اس وقت جامعہ قادریہ واتھم سٹو میں مدرس تھے ' وہ صدر بنے اور ڈربی میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے والے حافظ فضل احمد صاحب قادری جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے' اس وقت تک میں جماعت میں شامل نہیں تھا۔ قبلہ مفتی سلیمان صاحب اور دوسرے دوستوں کے اصرار پر میں جماعت اہلسنّت میں شامل ہونے کا سوچ رہا تھا کہ انہی دنوں برمنگھم میں مرکزی جماعت اہلسنّت کے زیر اہتمام کنز الایمان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی کے طور پر میرے استاد محترم قبلہ شیخ الحدیث علامہ محمد سردار احمدؒ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حاجی محمد فضل کریم کو جو بعد میں حکومت پنجاب کے وزیر اوقاف رہے اور ان دنوں جماعت اہلسنّت پاکستان کے جنرل سیکرٹری تھے ' شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی وہ یہاں آئے تو ان کے کہنے پر میں نے جماعت اہلسنّت کی رکنیت حاصل کی۔ بعد میں جب الیکشن ہوئے تو مجھے صدارت کی ذمہ داریاں دے دی گئیں ' یہ 86-85 کی بات ہے۔ ہر دو سال بعد جب الیکشن ہوتے ہیں تو ساتھی قیادت کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ میں جب سے صدر بنا ہوں' ہم نے اس کی روایات کو قائم رکھا ہے۔"

علامہ صاحب نے مزید فرمایا "رویت ہلال کے حوالے سے مرکزی جماعت اہلسنّت کا خصوصی کام ہے ' ہماری جماعت کے نائب صدر علامہ ظفر محمود فراشوی صاحب علم آدمی ہیں' اس سلسلے میں ان کی خدمات انتہائی قابل تحسین ہیں ۔ بہر حال اس مقصد کے لئے ہم سب نے مل کر رویت ہلال کے حوالے سے اجلاس کئے جس کے بعد ہم نے ایک فارمولا بنایا جو شریعت کے مطابق ہے' جس کے تحت ہم اہل اسلام کو قبل از وقت اطلاع دیتے ہیں کہ چاند کب طلوع ہو گا اور چاند کی پہلی تاریخ کب ہو گی۔ گزشتہ کئی سالوں سے ہم اسلامی کیلنڈر بھی شائع کرتے ہیں۔ ہم نے نمازوں کے اوقات کا ٹائم ٹیبل بھی مرتب کیا ہے ' جبکہ لٹریچر بھی شائع کر کے مسلمانوں کو فراہم کرتے ہیں۔"

علامہ سید زاہد حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہاں اکثر اوقات نئے نئے فتنے اٹھتے رہتے ہیں۔ ان دنوں یہاں ایک فتنہ اٹھا ہوا ہے جس کا سربراہ اردن ' مصر' شام اور سعودی عرب سے نکالا گیا ہے۔ اس نے ایک نئی تنظیم بنالی ہے جو آج کل بہت متحرک ہے وہ مسلمانوں کی نئی نسل کو بہکانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ اس کے سدباب کیلئے ہم نے عالمی ریاست اسلامی کانفرنس منعقد کی تھی جس میں ہم نے کہا کہ اسلامی ریاست کا جو تصور اللہ تعالیٰ کے نبی پاکؐ اور صحابہ کرامؓ نے پیش کیا ہے اس پر مبنی ریاست ہی اسلامی ریاست کہلائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد یہاں قادیانیوں کا بہت بڑا فتنہ ہے ' انہوں نے پچھلے کئی سال سے یہاں سٹلائٹ چینل خریدا ہوا ہے۔ ہم نے جماعت اہلسنّت کے پلیٹ فارم سے مرزا طاہر کو مباحثے کی دعوت دی لیکن وہ نہیں آیا ' اس نے جواباً" کہا تم اپنے گھر میں دعا کرو میں اپنے گھر میں دعا کرتا ہوں ' ہم نے کہا کہ یہ مباحثے کا طریقہ نہیں جگہ تم پسند کرو تم بھی آجاؤ ' ہم بھی وہاں آتے ہیں اور وہاں دعا کریں گے کہ اے اللہ تعالیٰ جو سچا ہے اس کو تو قائم رکھ اور جو جھوٹا ہے اس کو تباہ و برباد کر دے ' تو مرزا طاہر مقابلے پر نہیں آسکا ' یہ مرکزی جماعت اہلسنّت کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ گزشتہ کئی سالوں سے ہم

Marfat.com



علامہ سید زاہد حسین صاحب رضوی نوٹنگھم میں میلاد النبیؐ کے جلوس سے قبل۔ بائیں جانب ان کے صاحبزادے مولانا سید حسنین رضا صاحب ہیں

عالمی تاجدار ختم نبوتؐ کانفرنس بھی منعقد کرا رہے ہیں پہلے ہم یہ کانفرنس برمنگھم میں شیکسپیئر سٹریٹ پر امیر ملت سنٹر میں کرتے رہے ہیں جس کی سرپرستی پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی فرماتے تھے۔ پھر پیر صاحب کی عدم موجودگی اور ساتھیوں کے اصرار کے باعث چند سال یہ کانفرنس لندن میں ہوئی۔"

برطانیہ میں آباد مسلمانوں کی نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے اقدامات کے حوالے سے علامہ سید زاہد حسین رضوی صاحب نے فرمایا کہ "میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں جمعہ کے خطبات انگریزی میں ہونے چاہئیں' انگریزی میں لٹریچر ہونا چاہئے' یہاں کی ضرورت انگریزی زبان ہے۔ ہمارے یہاں جتنے علماء ہیں انہوں نے جہاں اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم دی ہے وہاں دینی تعلیم بھی دی ہے۔ میرا اپنا بیٹا سید حسنین رضا علوم اسلامیہ کے لحاظ سے بہترین سکالر ہے۔ اسی طرح میرے احباب حافظ فضل احمد قادری صاحب' قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب' صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب اور مولانا نثار احمد بیگ صاحب کے صاحبزادگان' علوم دینی حاصل کر رہے ہیں۔ صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب کے تینوں صاحبزادے حافظ قرآن ہیں۔ یہاں کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے پیر زادہ امداد حسین صاحب نے جامعہ الکرم قائم کیا ہے جبکہ مولانا عبدالوہاب صدیقی کے صاحبزادوں نے حجاز کالج کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے تاکہ یہاں کے بچوں کو اس ماحول کے لحاظ سے دینی تعلیم دی جائے۔

علماء اہل سنت کی برطانیہ میں خدمات کے حوالے سے علامہ سید زاہد حسین رضوی صاحب نے فرمایا کہ "یہاں ہمارے جتنے بھی علماء ہیں وہ اعلیٰ پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ میں کسی کو قطب یا ولی تو نہیں کہہ سکتا لیکن ہمارے علماء میں سے اکثر دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم سے بھی آراستہ ہیں اور ان لوگوں نے بہت قلیل تنخواہوں پر خود کو دین کیلئے وقف کر رکھا ہے جو ان کی بہت بڑی قربانی ہے' وہ دین کی راہ چھوڑ کر منافع بخش تجارت کر سکتے ہیں' مزدوری کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دینی فریضہ خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں اس لئے ان کا درجہ ولایت سے کم نہیں۔"

Marfat.com

علامہ قاری خلیل احمد حقانی



مرکزی علماء کونسل برطانیہ کے چیئرمین ' جماعت اہل سنت یو کے کی سپریم کونسل کے رکن ' انجمن غوثیہ کے بانی و سرپرست ' ختم نبوت کونسل یو کے کے روح رواں علامہ قاری خلیل احمد حقانی صاحب مجاہدانہ صفات کے حامل اور ایک حق گو ' بے باک ' دبنگ ' زندہ دل ' وسیع النظر ' وسیع القلب اور انتہائی متحرک شخصیت کے مالک ہیں - آپ دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم پر بھی گہری دسترس رکھتے ہیں - آپ نے اپنی زندگی اسلامی اقدار اور مسلک اہل سنت کی سربلندی کے لئے وقف کی ہوئی ہے چنانچہ آپ 1981ء سے برطانیہ میں دین کی ترویج و تبلیغ میں مصروف ہیں اور خطابت و امامت ' درس و تدریس کے ساتھ ساتھ انتہائی پر خلوص طور پر تحریکی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں-

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے علامہ قاری خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا "میں مجاہدوں اور غمازیوں کی سرزمین کوٹلی آزاد کشمیر کے ایک گاؤں لنجوٹ میں پیدا ہوا - میرے والد گرامی کا اسم گرامی چوہدری عبدالکریم ہے - ہمارا تعلق گوجر قبیلہ کی ذیلی شاخ "بانیاں" سے ہے-"

حصول علم کے مراحل کا ذکر کرتے ہوئے علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ مذہبی علوم کیلئے میری جستجو بہت کم سنی سے شروع ہو گئی تھی - دس سال کی عمر میں ' میں کوٹلی سے لاہور گیا اور وہاں جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ سے میں نے حفظ قرآن پاک کا آغاز کیا ' پھر میں راولپنڈی آگیا اور استاد مکرم قاری خادم حسین صاحب جو کہ ایک درویش صفت انسان تھے ' کی توجہ ' محنت اور شفقت سے ایک سال تین ماہ سترہ دن میں قرآن کریم حفظ کر لیا ' اس کے بعد میں نے ابتدائی تعلیم کیمبل پور (اٹک) کے جامعہ

Marfat.com

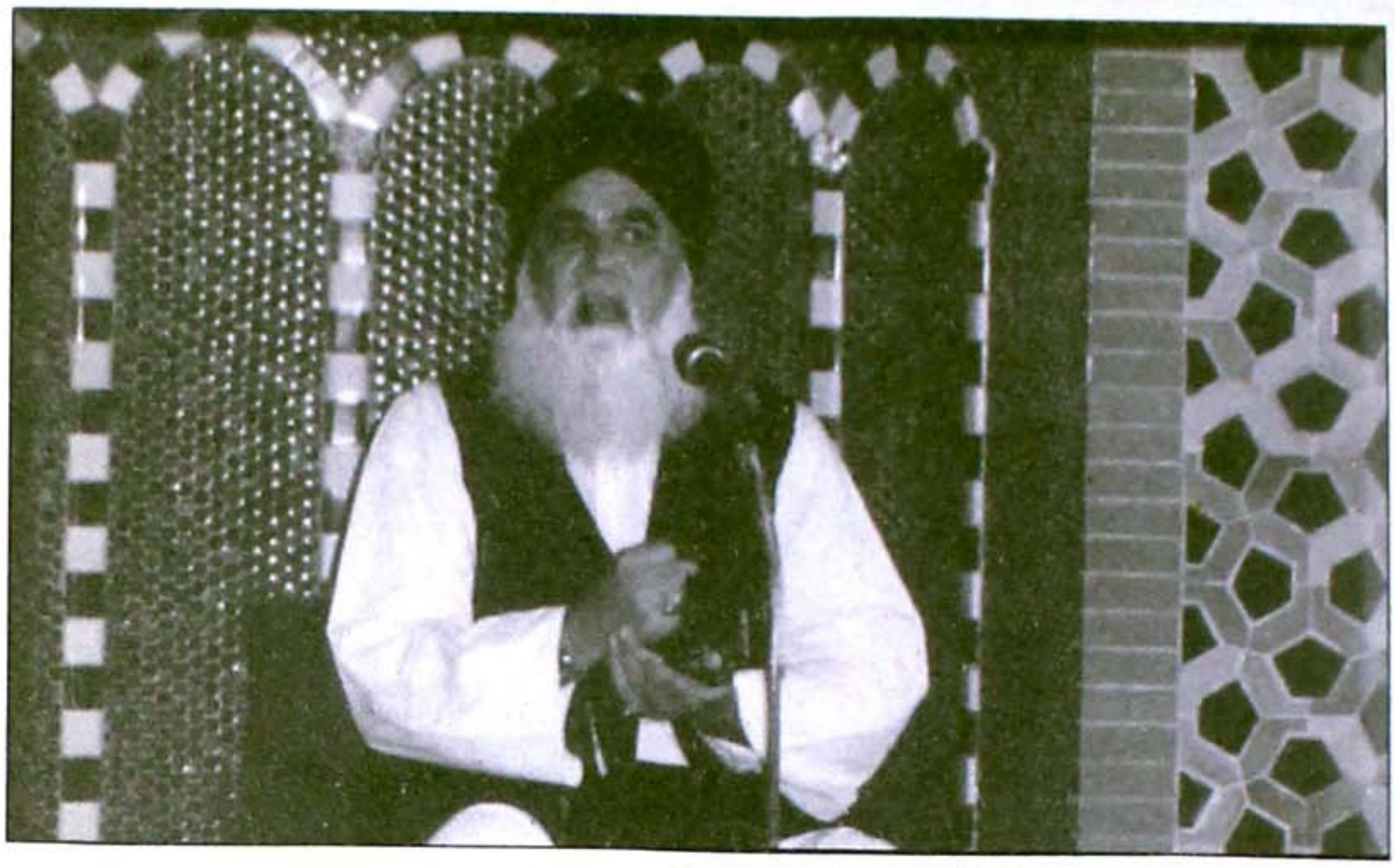

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں



علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں

قادریہ حقانیہ سے حاصل کی اور پھر لاہور چلا گیا جہاں جامعہ نظامیہ میں ایک سال تعلیم حاصل کرتا رہا' مزید علمی پیاس بجھانے کیلئے میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی پہنچا جہاں مجھے استاد العلماء حضرت سید حسین الدین شاہ صاحب جیسی عظیم علمی شخصیت سے اکتساب فیض کا موقع ملا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قبلہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے پاکستان کے علاوہ بالخصوص آزاد کشمیر اور ہزارہ میں دین حق کی ترویج کیلئے عظیم الشان کام کیا ہے۔ 78ء میں' میں نے میٹرک کیا اور 79ء میں سرگودہا بورڈ سے

Marfat.com

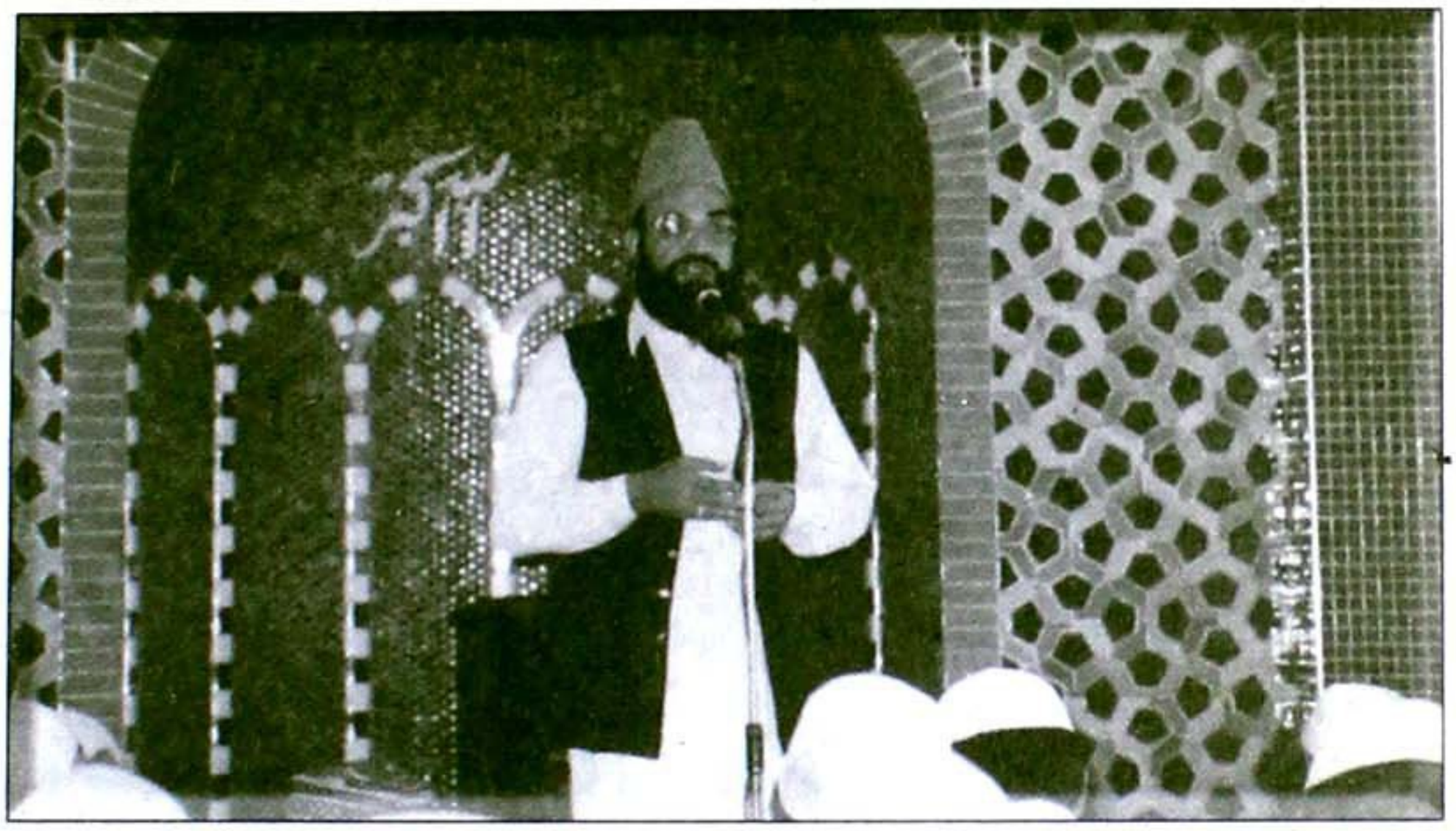

علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی ختم نبوت کانفرنس میں صدارتی خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں

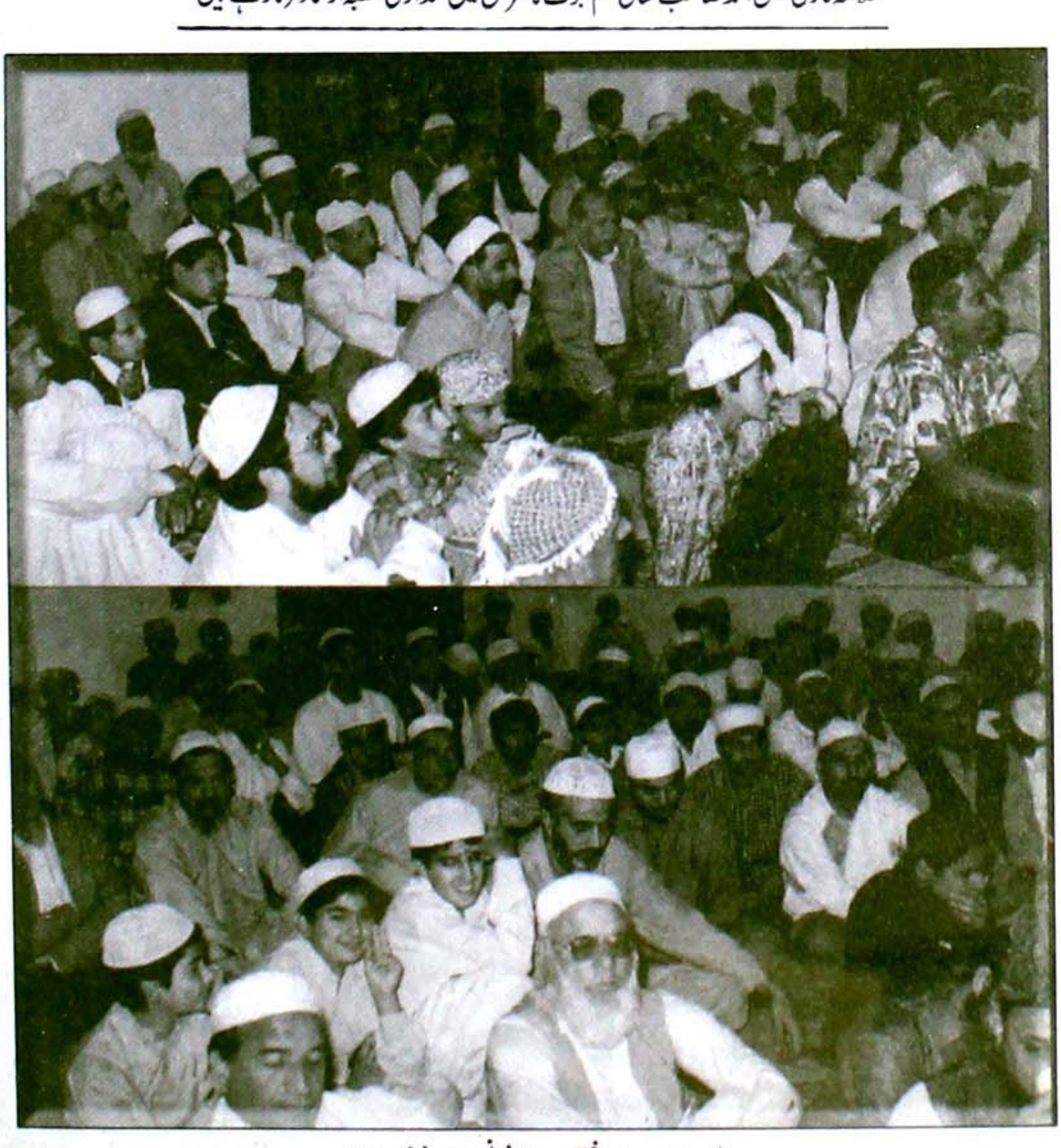

ڈنفورڈ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شریک عوام

Marfat.com



علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی، صاحبزادہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی، مفتی محمد اکبر صاحب زیرک، صاحبزادہ حافظ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی اور علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری برمنگھم میں میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں

فاضل عربی کی سند حاصل کی اور جب میرے استاد مکرم مفتی گل رحمان صاحب برمنگھم تشریف لے گئے تو ان کی عدم موجودگی میں، میں دارالعلوم غوثیہ ضیاء القرآن رحمان پورہ راولپنڈی میں نظامت کے فرائض بحیثیت خادم اسلام سرانجام دیتا رہا۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ قاری خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ میں 81ء میں برطانیہ آیا اور جامعہ مسجد نور ریڈچ، ووسٹر شائر سے خطابت اور امامت کا آغاز کیا، جس وقت میں یہاں پہنچا تو اس دور میں یہاں کے حالات خاصے پیچیدہ تھے جن کا مجھے پاکستان میں علم نہیں تھا۔ مسجد میں دو گروپ بنے ہوئے تھے ایک وہ لوگ تھے جو مجھ سے پہلے امام کے حق میں تھے، ایک گروپ ان لوگوں کا تھا جو ان کی مخالفت کر رہے تھے۔ پھر مجھے بھی چند احباب کی رفاقت میسر آگئی جن کی وجہ سے 6ماہ اچھے گزر گئے۔ اس دوران چونکہ میرے ویزے کی مدت ختم ہو رہی تھی تو مسجد میں اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجھے وہاں مستقل طور پر رکھا جائے گا، چنانچہ میں نے مستقل قیام کی اجازت کیلئے درخواست دے دی لیکن اس دوران میں نے ساتھیوں پر واضح کیا کہ مجھے یہاں رکھنے کا فیصلہ آپ لوگوں نے کیا ہے یہ میرا فیصلہ نہیں کیونکہ میں جس مقصد کیلئے پاکستان سے برطانیہ آیا تھا وہ مجھے یہاں نظر نہیں آرہا۔ جب ایک ہی مسجد میں ایک ہی مسلک کے لوگ دو گروپوں میں تقسیم ہوں تو یہ چیز میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ یا تو آپ گروپ بندی اور اختلافات ختم کریں وگرنہ میری طرف سے معذرت قبول کریں۔ میری بات سننے کے بعد الحمدللہ دونوں گروپ اسی میٹنگ میں متحد ہو گئے جس کے بعد میں نے ساڑھے چھ سال کا عرصہ جامع مسجد نور میں گزارا اور اس عرصے میں تقریباً" دو سو سے زائد بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی جبکہ دو بچوں نے مکمل طور پر قرآن حفظ کیا۔ علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ مسجد نور میں

Marfat.com



پیر سید شبیر علی شاہ صاحب کانفرنس کے موقع پر ایک سفید فام غیر مسلم کو دائرہ اسلام میں داخل کر رہے ہیں

ساڑھے چھ سال کا عرصہ بہت اچھا گزرا وہاں ساتھی بھی بہت اچھے تھے لیکن حالات ایسے بن گئے کہ مجھے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہم مستقبل میں اچھے طریقے سے نباہ نہیں کر سکیں گے جس سے مسجد کے اندر انتشار پیدا ہو سکتا ہے اس لئے میں نے وہاں سے استعفیٰ دے دیا۔ پھر بعض دوستوں کے اصرار پر مجبوراً "ہیرو آنا پڑا۔ یہاں بھی صورتحال مسجد نور کی ابتدا جیسی تھی، مجھ سے پہلے یہاں مفتی عبدالمالک صاحب لقمانوی خدمات انجام دے رہے تھے وہ اچانک یہاں سے برمنگھم چلے گئے تھے، یہاں کے لوگوں کو ایسے عالم کی ضرورت تھی جو برطانوی پاسپورٹ رکھتا ہو، انگریزی جانتا ہو اور گروپ بندی بھی ختم کرا سکے، میری قسمت میں ہیرو جانا لکھا تھا لہٰذا میں دوستوں کے اصرار پر مجبوراً "ہیرو چلا گیا، وہاں دو گروپ بنے ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور نبی کریمؐ کے صدقے میں تین سال کے اندر ہیرو مسجد کے حالات بہتر ہو گئے اور میں نے وہاں سات سال کا عرصہ گزارا، چونکہ میرے اکثر دوست احباب وٹفورڈ میں مقیم تھے اور مجھے ہر روز آنے جانے میں مشکلات تھیں اس لئے میں نے ہیرو کے ساتھیوں سے معذرت کر لی۔ ارادہ تھا کہ گوشہ نشینی اختیار کر لوں لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ اس دوران وٹفورڈ میں ہماری مقامی مسجد کے خطیب مولانا قاری بشیر صاحب اچانک پاکستان تشریف لے گئے تو کچھ ساتھی میرے پاس آئے کہ رمضان کا مہینہ ہے

Marfat.com



ختم نبوت کانفرنس کے دوران محمد یوسف میمن صاحب ہدیہ نعت پیش کررہے ہیں

مسجد میں کوئی حافظ قرآن نہیں ہے ' ہمیں آپ کی ضرورت ہے ' میں نے ان سے کہا کہ میں ذہنی طور پر تیار نہیں ہوں۔ میں نے ان کیلئے کوئی اور حافظ قرآن ڈھونڈنے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا ' تو میں نے سوچا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت دی ہوئی ہے تو خلق خدا کو اس کا فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ میں نے وہاں قرآن کریم سنایا پھر دوستوں کے اصرار پر وہاں جمعہ کے خطبہ کا آغاز کیا ' چونکہ کچھ کمیٹیوں کے حالات بھی سامنے تھے کچھ تجربہ بھی تھا تو مناسب یہی سمجھا کہ خود کو جمعہ تک محدود رکھا جائے اور الحمدللہ اب میں گزشتہ آٹھ سال سے وٹفورڈ کی اس مسجد میں جمعہ کا خطبہ دے رہا ہوں۔

مسلک اہلسنت کے حوالے سے اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ شروع میں ' میں نے ریڈچ میں ایک چھوٹی سی تنظیم انجمن غوثیہ کے نام سے قائم کی تھی جو الحمدللہ آج بھی قائم ہے ' پھر طویل عرصہ تک ورلڈ اسلامک مشن کے ساتھ بطور خادم کام کرتا رہا ' اس دوران ہمارے اکابرین دو گروپوں میں تقسیم ہو گئے ' ایک طرف حضرت علامہ شاہ احمد نورانی تھے اور دوسری طرف پیر سید معروف حسین شاہ صاحب تھے ' میں نے اپنی ذہنی کیفیت کے مطابق سوچا کہ ہم اسلام کیلئے کام کررہے ہیں کسی شخصیت کیلئے نہیں چنانچہ میں نے پھر معذرت کرلی۔

علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں محسوس کیا کہ یہاں علماء کے مختلف گروپ بنے ہوئے ہیں اور جن اکابر کو نئے علماء بڑا بناتے ہیں وہی ' نوجوان علماء کی تذلیل بھی کرتے ہیں تو میں نے سوچا کہ نوجوان علماء کا اپنا تشخص ہونا چاہئے جس کے بعد 85ء میں ہم نے مرکزی علماء کونسل کی بنیاد رکھی۔ سید مزمل حسین شاہ صاحب جو ایک بلند پایہ خطیب ہیں مرکزی علماء کونسل برطانیہ کے صدر ہیں اور الحمدللہ کونسل میں کثیر تعداد میں علماء شامل ہیں ' میں اس جماعت کا چیئرمین ہوں ' قاری حفیظ

Marfat.com



ختم نبوت کونسل یوکے کی سرگرم اور متحرک شخصیات۔ (دائیں سے بائیں) حاجی محمد نواز صاحب' محمد رفیق بٹ صاحب' مرزا صاحب' حاجی محمد بشیر صاحب (کونسل کے جنرل سیکریٹری) ظہیر احمد صاحب' عباس احمد بٹ صاحب (کونسل کے بانی)' ارشد خان صاحب' مطلوب حسین چغتائی صاحب' محمد علی بٹ صاحب اور حاجی فقیر محمد صاحب

Marfat.com



1985ء میں برمنگھم میں وفاقی وزیر کی حیثیت سے حاجی محمد حنیف طیب صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ سے علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی خطاب فرما رہے ہیں۔ دائیں جانب قاری محمد اشرف صاحب سیالوی ہیں

الرحمٰن چشتی صاحب (لیسٹر) اس کے ناظم اعلیٰ اور قاری نور ہاشم صاحب اس کے خازن ہیں جو بریڈ فورڈ کے نزدیک ایک قصبہ میں رہتے ہیں۔ حافظ عبدالغفور صاحب ' حافظ محمد اکرم صاحب اور مفتی محبوب الرحمٰن صاحب برمنگھم میں ہوتے ہیں۔ بے شمار علماء ہمارے ساتھ ہیں سب کا نام لینا مشکل ہوگا اور تقریباً" تمام علمائے اہلسنت ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کونسل کے نام پر کبھی پبلک فنڈ اکٹھا نہیں کیا بلکہ احباب اپنی جیب سے جو کچھ بھی جمع کرتے ہیں اسی سے ہم پروگرام کرتے ہیں۔

تحریک ختم نبوتؐ کے حوالے سے علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ اگر تاریخ تحریک ختم نبوتؐ کا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اہلسنت کے اکابرین نے ختم نبوتؐ کے سلسلے میں بے مثال قربانیاں دیں یہ اہلسنت والجماعت کا طرہ امتیاز ہے جب ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے بزرگوں اور اکابرین ملت بالخصوص سیدنا حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی ختم نبوت کے حوالے سے جو کاوشیں ہیں انہیں پس پشت ڈالا جا رہا ہے تو 1990ء سے ہم چند ساتھیوں نے اس ضمن میں متحرک ہو کر کام کرنے کا آغاز کیا' اور ختم نبوت کونسل یو کے قائم کی۔ جناب عباس احمد بٹ اس کونسل کے بانی اور حاجی محمد بشیر صاحب اس کے جنرل سیکریٹری ہیں جبکہ دیگر سرگرم ساتھیوں میں ظفر اقبال بھٹی صاحب ' طارق صاحب ' عاصم مرزا صاحب ' حاجی محمد نواز صاحب ' محمد رفیق بٹ صاحب ' ظہیر احمد صاحب' راشد خان صاحب ' مطلوب حسین چغتائی صاحب ' محمد علی بٹ صاحب ' اور حاجی فقیر محمد صاحب شامل ہیں۔ اب ہم کونسل کے زیر اہتمام ساتھ سال سے باقاعدگی سے ختم نبوتؐ کانفرنس کرا رہے ہیں جن میں مولانا عبدالستار خان نیازی

Marfat.com

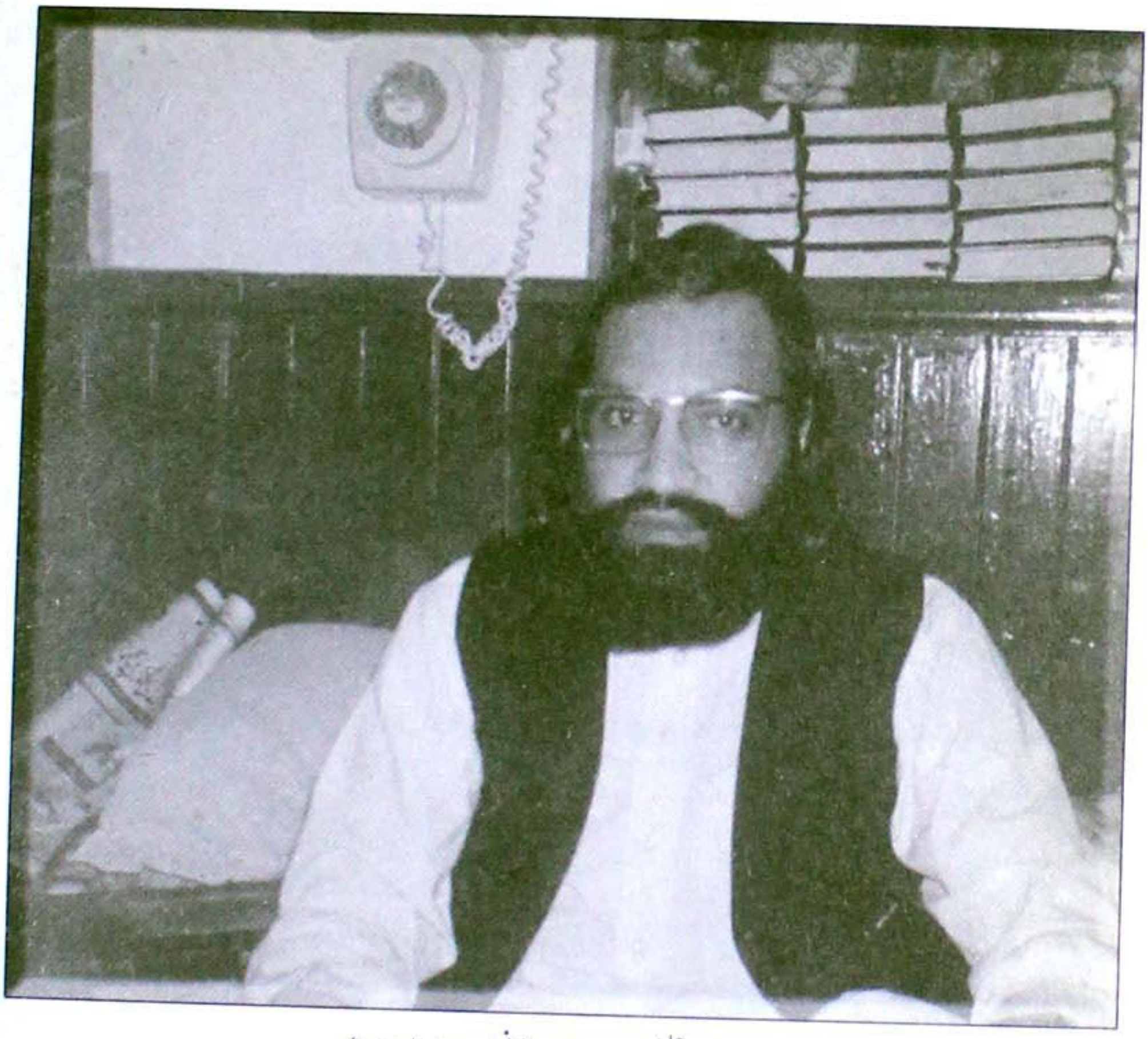

علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی اپنے دارالمطالعہ میں

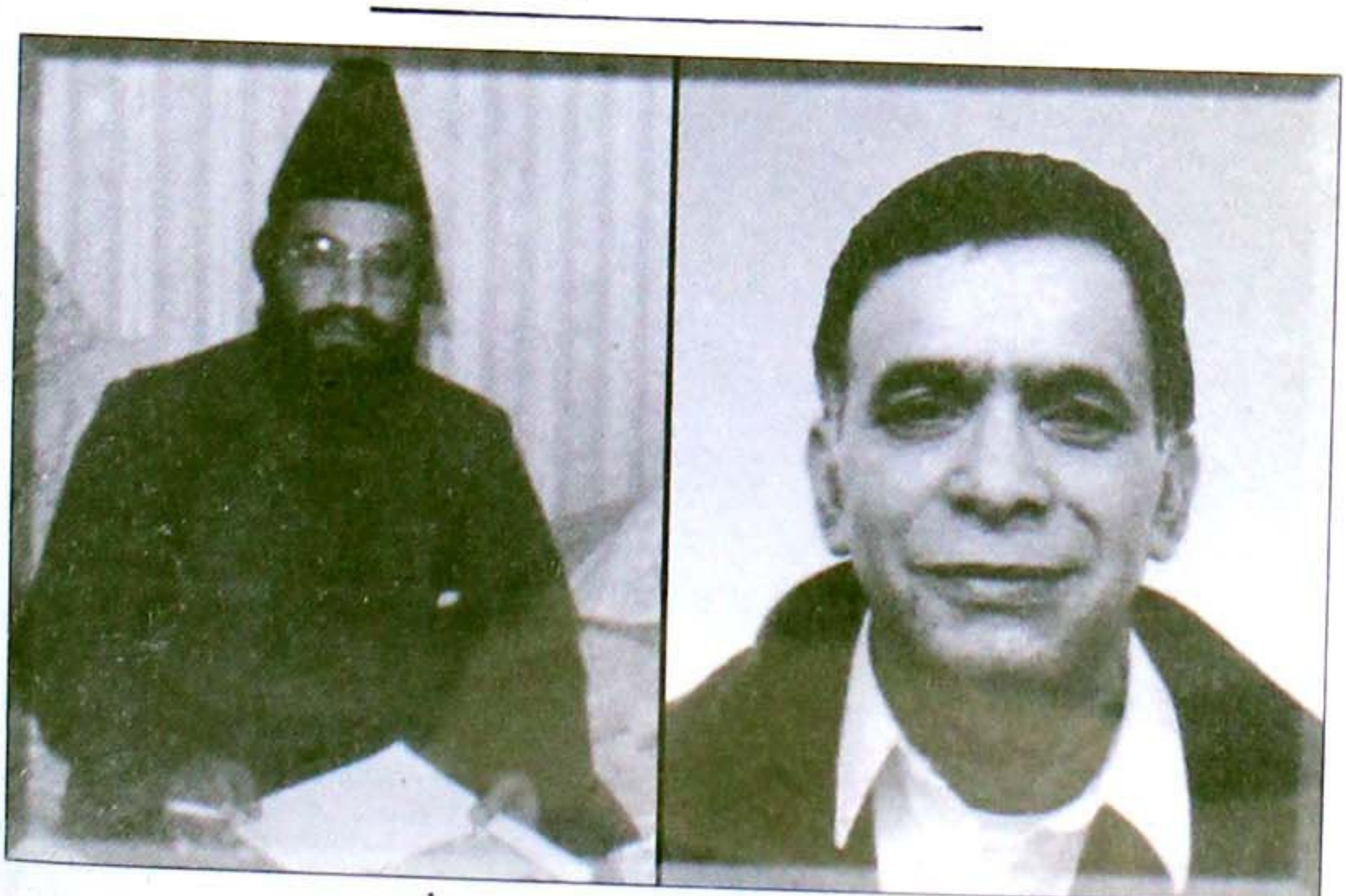

ختم نبوت کونسل یوکے کے سرگرم کارکن محمد ظفر اقبال بھٹی صاحب اور کونسل کے روح رواں
علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی

Marfat.com



ختم نبوت کانفرنس کے دوران پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورہ شریف' صوفی محمد معصوم صاحب اور
صوفی معروف حسین صاحب تشریف فرما ہیں

علامہ پیر سید حسین الدین شاہ صاحب' پیر سید شبیر علی شاہ اور دیگر جید علماء کرام شریک ہوتے رہے ہیں۔

برطانوی معاشرے میں مسلمان نوجوانوں کو اسلام کی طرف دوبارہ راغب کرنے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ خلیل احمد حقانی صاحب نے فرمایا کہ الحمدللہ نوجوان نسل میں بزرگوں کی نسبت زیادہ جذبہ موجود ہے' بنیادی طور پر نوجوان نسل ہم سے دور نہیں ہے۔ ہم اپنی لاعلمی اور تجربہ نہ ہونے کے باعث خود نوجوانوں کو دور کر رہے ہیں۔ علماء کرام اور نوجوان نسل میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایک نوجوان کی رہنمائی کریں گے تو وہ آپ کے قریب آجائے گا۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اسے مولوی بن کر نہ سمجھائیں' دوستانہ لہجے میں اس کی رہنمائی کریں اس سلسلے میں میرا تجربہ کافی حد تک کامیاب رہا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مساجد تو بے شمار ہیں لیکن ان کو تعمیر کرتے وقت مستقبل کے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا گیا' ہمارا نوجوان مسجد سے نہیں بھاگتا صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ مساجد کے ساتھ کمیونٹی سنٹر تعمیر کئے جائیں تاکہ نوجوان خود دلچسپی سے مساجد کا رخ کریں اور جو جھجک یا مشکل انہیں مسجد آنے سے روکتی ہے وہ دور ہو۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ برطانیہ میں ہماری کمیونٹی کے والدین اور علماء دونوں کی اپنی اپنی شکایات ہیں۔ آپ غور کریں کہ ایک عالم دین جسے اردو کے ساتھ ساتھ عربی اور انگریزی پر بھی عبور ہو اور وہ ایم اے اسلامیات ہو' آپ اسے 100 پونڈ ہفتہ پر مسجد میں رکھنے کی کوشش کریں جبکہ اس قابلیت کا آدمی یونیورسٹی میں ہفتے میں دو تین لیکچر دے کر چار سو پاؤنڈ لے لیتا ہے' تو وہ کیا محسوس کرے گا۔ دوسری بات معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ مسجد کمیٹیوں میں شامل بااثر افراد اپنے کسی ایف اے' بی اے رشتہ دار

Marfat.com

کو برطانیہ میں مستقل قیام دلانے کی خاطر بطور انگلش ٹیچر تقرر کرادیتے ہیں اگر انگلش بولنا ہی معیار ہے تو پھر انگریز خود بہت اچھی انگریزی بولتے ہیں ،لیکن مسجد میں ضرورت اس چیز کی ہے کہ انگلش کے ساتھ ساتھ اس شخص کو دین کا علم بھی آنا چاہئے ' یہاں والدین کہتے ہیں کہ مولوی ہمارے بچوں کو انگلش میں نہیں پڑھاتے ' اگر اس بچے کے گھر والوں کو انگریزی نہیں آتی' وہ خود گھر میں انگریزی نہیں بولتے تو صرف مساجد سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا' مولوی بھی تو اسی معاشرے سے آیا ہے جس معاشرے سے یہاں کی نوجوان نسل کے والدین آئے ہیں ۔ اس صورت حال کو ٹھیک کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مساجد کمیٹیوں کے ارکان نے اپنے اثر ورسوخ سے جس طرح غیر عالم لوگوں اور اپنے رشتہ داروں کا مساجد میں تقرر کرایا ہے وہ سلسلہ ختم ہونا چاہئے ۔ مساجد کمیٹیوں کے اس رویہ کی وجہ سے برطانیہ میں موجود کئی جید علمائے کرام نے گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے ' علامہ صاحب نے فرمایا کہ پاکستان ' بھارت اور بنگلہ دیش سے جو لوگ مساجد میں بلائے جاتے ہیں اور انہیں کل وقتی ملازمتیں دی جاتی ہیں اس کے بجائے بہتر ہو گا کہ یہاں موجود کمیونٹی کے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور انہیں جزوقتی ملازمتیں دی جائیں ۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ مقامی نوجوانوں کے اپنے احباب بھی ہوں گے جو اس کے ساتھ یونیورسٹی یا کالج جاتے ہوں گے جب وہ نوجوان مسجد کی طرف آئیں گے تو ان کے احباب بھی مسجد کا رخ کریں گے۔

Marfat.com

علامہ محمد امداد حسین پیرزادہ



مفکر العصر، مبلغ و مجاہد اسلام، محقق دین، صاحب فکرو نظر شخصیت کے مالک، علامہ محمد امداد حسین صاحب پیرزادہ گوناگوں صفات کی بدولت اپنی ذات میں بلاشبہ ایک انجمن ہیں۔ آپ علم، حلم، روحانیت، درویشی اور دیگر خصوصیات کا حسین امتزاج ہیں، بیک وقت ایک عالم دین، اعلیٰ منتظم، مدرس، مفکر، مدبر، دانشور، امام اور خطیب ہیں۔ آپ کی شخصیت کو مستقبل میں برطانوی مسلمانوں کی فکری و روحانی قیادت کا منبع قرار دیا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ مستعد، مضطرب اور متحرک طبیعت کے مالک ہیں، یورپ کی تاریکیوں میں بے باکی اور مجاہدانہ ولولے سے شمع اسلام کو فروزاں کئے ہوئے ہیں۔ اپنی زندگی کو عشق رسول اکرمؐ اور تبلیغ اسلام کیلئے وقف کیا ہوا ہے۔ اعلیٰ مرتبہ کے باوجود عجزو انکساری ان کا وصف ہے، بقول اقبال اس شعر کی تفسیر ہیں۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندہ صحرائی یا مرد کوہستانی

اور یہ بندہ صحرائی، برطانیہ کے کوہستانوں میں ایک ایسی تاریخ رقم کر رہا ہے جس کے ذریعے مسلمان مستقبل میں، ماضی کی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کریں گے اور جب احیاء اسلام کی کاوشوں، کوششوں اور جدوجہد کی تاریخ رقم کی جائے گی تو ان کی شخصیت اس کا سرعنوان ہوگی۔

علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ کی شخصیت، ہمہ گیر خوبیوں سے مرصع ہے۔ آپ اس عہد میں قرون اولیٰ کے اسلاف کی یاد دلاتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کے خوبصورت پہلو نکلتے ہیں تو آپ اقبال کے

Marfat.com

مرد مومن اور مرد دانا نظر آتے ہیں - فصاحت و بلاغت اور خطابت میں قدرت نے وہ ملکہ عطا کیا ہے کہ بقول شاعر

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے جانا گویا یہ بھی میرے دل میں تھا

ہمالیہ جیسے بلند عزائم رکھنے والی اس شخصیت کیلئے توصیفی و تعریفی کلمات کی اہمیت کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ آپ نے اس مادی دور میں اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیلئے وقف کر دیا ہے اور آپ مسلمانوں کے اقبال کو نصف النہار پر رکھنے کے متمنی ہیں۔

علامہ محمد امداد حسین پیرزادہ نے اپنے حوالے سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا "جب مسلمانان برصغیر کیلئے علیحدہ وطن پاکستان معرض وجود میں آرہا تھا' میں اسی تاریخی دور یعنی 1947ء میں' سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی سرزمین جھنگ کے قصبے بلو آنہ میں ممتاز روحانی شخصیت حضرت پیر حافظ گل محمدؒ کے گھر پیدا ہوا ابھی میں نو عمر ہی تھا کہ میرے والد مکرم وصال پا گئے۔ انہوں نے اسلام کیلئے بہت خدمات انجام دیں' وہ تحریک پاکستان کے مجاہد تھے اور قادریہ سلسلہ طریقت کے روحانی پیشوا بھی تھے' گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ سے میٹرک کرنے کے بعد میں نے عالم اسلام کی عظیم علمی درسگاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں داخلہ لیا جہاں چھ سال تک دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کی اور وہاں سے ادیب عربی' فاضل عربی' عالم عربی' ایف اے اور بی اے کے امتحانات امتیاز سے پاس کئے' عالم عربی کے امتحان میں میں نے پورے بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی' 1970ء میں ضیاء الامت شیخ القرآن سے سند فراغت لینے کا شرف حاصل ہوا۔ جو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے بانی بھی تھے' ان کی عظیم شخصیت سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے ان کی بیعت بھی کر لی' قدرت نے ان کی شاگردی کا اعزاز مجھے پہلے ہی عطا کر دیا تھا۔ 1971ء میں ایم اے عربی' ایم او ایل اور 1972ء میں ایم اے اسلامیات کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کئے۔ 70ء سے لے کر 73ء تک لاہور ریلوے سٹیشن کے مغربی سمت 'مسجد نبویؐ کے طرز پر تعمیر شدہ جامع مسجد نوری میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتا رہا' اسی دوران میں ہر جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد حضرت داتا گنج بخشؒ کے دربار پر حاضری دیا کرتا تھا اور وہاں میرا مختصر خطاب بھی ہوتا تھا' جب میں ڈبل ایم اے سے فارغ ہوا تو میرا پروگرام یہی تھا کہ میں واپس جا کر اپنے والد مکرم کے مزار پر اسلام کی خدمت کروں مگر ضیاء الامت جسٹس پیر کرم شاہؒ کے حکم پر مجھے یہاں آنا پڑا۔ میرے والد مکرم کا سلسلہ قادری تھا 'میں ان کا بھی مرید تھا' جب والد مکرم فوت ہوئے تو میری عمر پانچ سال تھی اور جب میں بھیرہ شریف سے فارغ ہوا تو اس وقت حضرت ضیاء الامتؒ سے بیعت کی۔ میں دو جگہ سے خلافت یافتہ بھی ہوں' قادری سلسلہ کی خلافت والدین کے پیر خانہ سے اور چشتیہ سلسلہ کی خلافت مجھے حضرت ضیاء الامتؒ سے ملی ہے

برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ 1973ء میں ہائی ویکمب کے بعض احباب نے حضرت ضیاء الامتؒ کو خط لکھا کہ ہمیں اپنی مسجد کیلئے کوئی ایسا شاگرد عنایت فرمائیں جسے انگریزی بھی

Marfat.com



برطانیہ میں دینی و عصری علوم کا اپنی نوعیت کا اولین مرکز "جامعہ الکرم"۔ ایک طائرانہ منظر

آتی ہو تاکہ ہم یہاں انہیں امام بنا سکیں' چنانچہ حضرت ضیاء الامتؒ نے میرا نام منتخب کیا اور مجھے برطانیہ جانے کیلئے کہا' 1974ء میں جب میں کراچی سے برطانیہ کیلئے سفر کی ابتدا کر رہا تھا تو حضرت ضیاء الامتؒ نے فرمایا کہ چونکہ تم پہلی مرتبہ بیرون ملک جا رہے ہو لہٰذا تمہارے سفر کی ابتدا زیارت حرمین شریفین سے ہونی چاہئے اس لئے میں پہلے سعودی عرب گیا' حضور نبی پاکؐ کے روضہ اطہر اور بیت اللہ شریف کی زیارت کے بعد برطانیہ پہنچا اور 1974ء سے 1982ء تک جامع مسجد ہائی و یکمب میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دئے' جب میں وہاں آیا تھا تو وہ مسجد ایک چھوٹے سے مکان میں واقع تھی لیکن یہاں کے عوام نے بھرپور تعاون کیا اور ہم نے اس مکان کو گرا کر بنیادوں سے از سر نو مسجد تعمیر کی۔ میرے زمانے ہی میں اس کا اکثر حصہ مکمل ہو گیا تھا البتہ اس کا دروازہ میرے بعد مکمل ہوا۔ اس کے صدر دروازے پر میرے نام کی اب بھی ایک تختی لگی ہوئی ہے۔"

علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ نے فرمایا کہ ہائی و یکمب کے آٹھ سالہ دور میں' میں نے محسوس کیا کہ ہم اس وقت تک یہاں کی نئی نسل کو قائل نہیں کر سکتے جب تک یہاں کے معیار کی انگریزی سے واقف نہ ہوں' اور اس نسل کو وہی شخص قائل کر سکتا ہے جو اس کلچر کو جانتا ہو چنانچہ ہائی و یکمب مسجد سے فارغ ہونے کے بعد میں نے یہ عہد کیا کہ یہاں کے نوجوانوں کو عالم بنایا جائے کیونکہ وہ کلچر اور زبان سے آگہی رکھتے ہیں۔ میں نے 1985ء میں ملٹن کینز میں ایک مکان خرید کر وہاں جزوقتی اسلامی ادارہ جامعہ الکرم قائم کیا جس کا افتتاح حضرت ضیاء الامت پیر کرم شاہؒ صاحب نے کیا تھا۔ ابتدا میں وہاں پانچ لڑکے تھے جو دن کو سکول جاتے تھے اور شام کو میں ان کو درس نظامی پڑھایا کرتا تھا' تین سال تک وہاں تعلیم دینے کے بعد میں نے ان بچوں کو دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف بھیج دیا' وہاں سے فارغ ہو کر وہ جامعہ الازہر مصر گئے' مصر سے فارغ ہو کر اب وہ طالبعلم موجودہ جامعہ الکرم میں استاد ہیں' ان کو یہاں پیدا ہونے' پلنے' بڑھنے کی وجہ سے انگریزی پر عبور حاصل ہے' اردو انہوں نے پاکستان سے اور عربی مصر سے

Marfat.com

سیکھی ہے اس وجہ سے وہ تینوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔

ادارے کے مقاصد اور مختلف مراحل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیرزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا بنیادی مقصد تو دین کو پھیلانا ہے 'اس کام کیلئے ہر ملک کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں اس ملک کے تقاضوں ہی نے مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ میں یہاں کے نوجوانوں کو سکالر بناؤں 'جب طلباء کی تعداد بڑھنا شروع ہو گئی تو ہمارے ادارے کے مکانات اس مقصد کیلئے ناکافی نظر آنے لگے اور میں نے وسیع عمارت کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران مجھے اس بات کا بھی شدت سے احساس ہوا کہ برطانیہ میں دنیاوی تعلیم میں بھی مسلمان کمیونٹی سب سے پیچھے ہے 'جس کی وجہ سے سوسائٹی میں مسلمانوں کی عزت بھی کم ہے۔ جرائم کے لحاظ سے بھی ہماری کمیونٹی آگے تھی 'تو میں نے فیصلہ کیا کہ اسلامی تعلیم کے علاوہ مسلمان بچوں کے لئے دنیاوی تعلیم کیلئے بھی سکول قائم کروں اور ایسا ادارہ بناؤں جس میں دینی اور دنیاوی دونوں علم بیک وقت پڑھائے جائیں۔ ہمیں ہر ایک کو عالم بنانا مقصود نہیں تھا' بلکہ جو آٹھ دس طلباء دینی عالم بننا چاہیں انہیں عالم بنایا جائے لیکن بقیہ کو دنیاوی تعلیم دی جائے اور اس ادارے کیلئے ہم نے ایک وسیع عمارت خریدی اور اخبارات میں نصاب شائع کیا کہ ہم اپنے ادارے میں دینی تعلیم بھی دیں گے اور دنیاوی بھی 'اور عالم بھی تیار کریں گے۔ 1985ء میں اس ادارے کا قیام ملٹن کینز میں عمل میں آیا اور وہیں کام کا آغاز ہوا پھر ہم نے جامعہ الکرم کے لئے 1995ء میں نوٹنگھم شائر میں ایٹن ہال کے علاقے میں نئی عمارت خریدی ' پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں یہ فوجی ہسپتال تھا' 1950ء میں اسے برطانیہ کا مشہور ٹیچرز ٹریننگ کالج بنایا گیا تو اس میں تین سو نئے کمروں کا اضافہ کیا گیا' 1980ء میں اسے ایٹن ہال انٹرنیشنل لینگویج کالج بنایا گیا جس میں غیر ممالک بالخصوص مشرق وسطیٰ سے طلباء آتے تھے۔ 1991ء میں جنگ خلیج کی وجہ سے تمام لڑکے واپس مشرق وسطیٰ چلے گئے جس کے بعد یہ ادارہ بند ہو گیا کیونکہ یہ غیر ملکی طالبعلموں کی فیس کی بدولت چل رہا تھا۔ آخر کار اسے فروخت کیلئے ساٹھ لاکھ پاؤنڈ کی قیمت میں مارکیٹ میں پیش کیا گیا' دو سال تک کسی خریدار نے رجوع نہ کیا تو انہوں نے اسے آکشن پر دے دیا"

مزید تفصیلات بتاتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "یہ کالج 30 ایکڑ پر محیط ہے اس میں ہر طرح کے کلاس روم ہیں۔ ہر طالبعلم کیلئے علیحدہ کمرہ موجود ہے اور سہولتوں کے لحاظ سے یہ کسی تھری سٹار ہوٹل سے کم نہیں۔ اس عمارت کا نیلام فوریزن ہوٹل لندن میں ہوا جس میں دو اڑھائی سو انگریز آئے ہوئے تھے۔ میرے پاس اس وقت دو تقریباً" دو لاکھ پاؤنڈ جمع تھے جبکہ بولی چار لاکھ پاؤنڈ سے شروع ہوئی ' آخری بولی 9 لاکھ 5 ہزار پاؤنڈ تھی ہم نے 9 لاکھ 10 ہزار پاؤنڈ کی بولی دے کر عمارت خرید لی۔ ہم نے چندہ اکٹھا کر کے وہ رقم چار ہفتے کے اندر اندر ادا کر دی ' تاہم ابھی تک قریباً" دو لاکھ پاؤنڈ کا قرضہ باقی ہے۔ ہم نے طالبعلموں کیلئے معمولی فیس رکھی ہوئی ہے لیکن لوگ چندہ دیتے ہیں اس سے ہم اس کو چلا رہے ہیں۔"

علامہ صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ سال آٹھ طالبعلموں نے درس نظامی کی کلاس مکمل کی وہ اس

Marfat.com

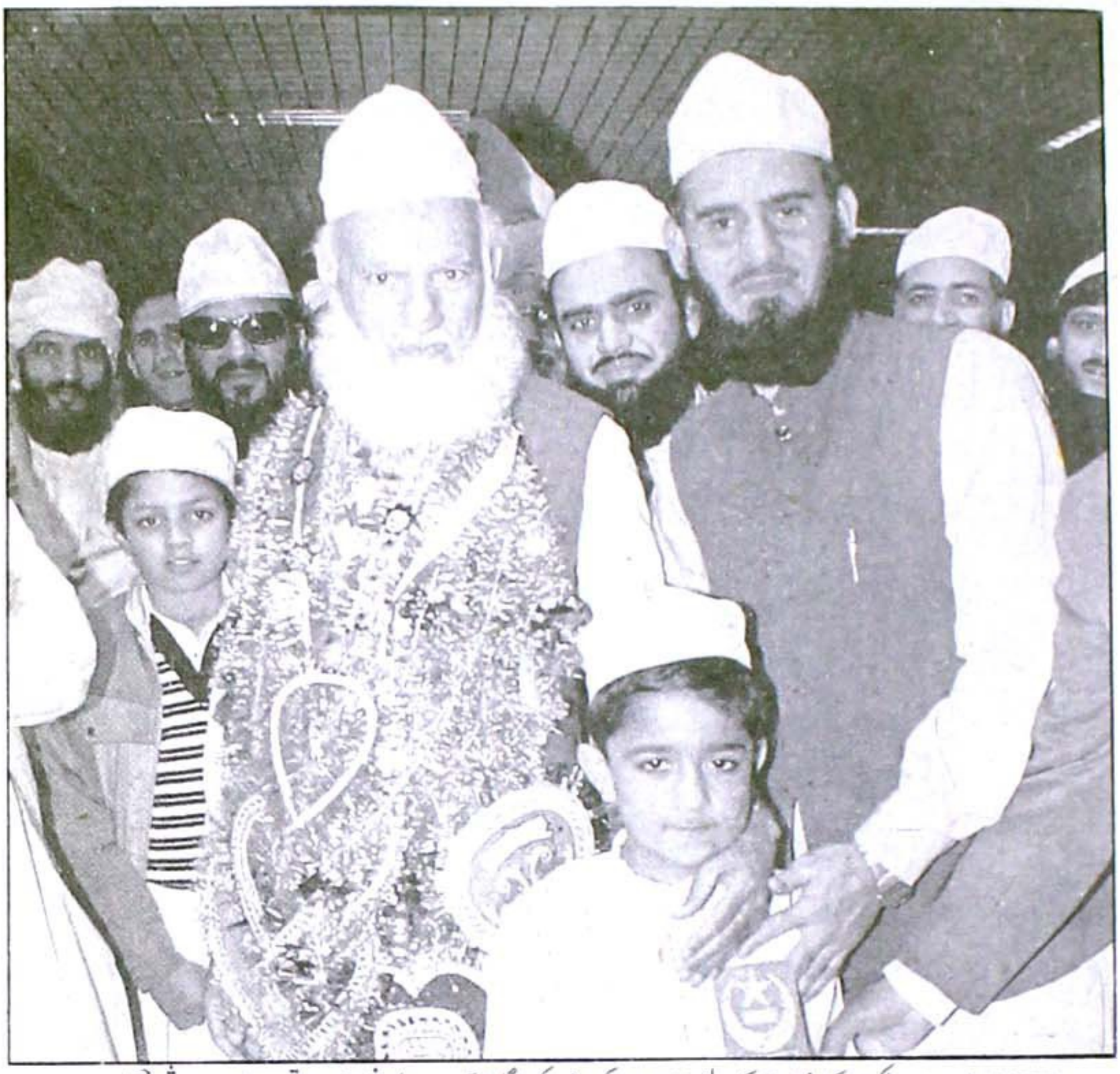

1985ء میں جامعہ الکرم کے افتتاح کے لئے حضرت پیر کرم شاہ کی انگلینڈ آمد پر ان کا خیر مقدم۔ تصویر میں علامہ شبیر حسین صاحب ربانی' علامہ حافظ ارشد جمیل صاحب اور علامہ امداد حسین پیرزادہ کے صاحبزادے بختیار حیدر پیرزادہ جن کی عمر اس وقت 5 سال تھی

وقت مصر میں زیر تعلیم ہیں' اس سال گیارہ لڑکوں نے درس نظامی مکمل کیا ہے جو مزید اعلیٰ تعلیم کیلئے جامعہ الازہر چلے گئے ہیں۔ درس نظامی کیلئے کوئی معینہ عرصہ نہیں ہے' بعض طالبعلم یہ تین سال میں کر لیتے ہیں' کچھ چار سال میں اور کچھ پانچ سال میں مکمل کرتے ہیں۔ علامہ صاحب نے کہا کہ جب 1995ء میں ہم نے ایلٹن ہال کالج خریدا تو ملٹن کینز والا مدرسہ بند کر دیا اور اس سے ملحقہ مکانات فروخت کر دئے جبکہ مسجد مقامی مسلمان کمیونٹی کے حوالے کر دی کہ وہ فی سبیل اللہ اس سے استفادہ کریں' جو بچے وہاں زیر تعلیم تھے وہ یہاں آگئے۔ جامعہ الکرم کے نئے کیمپس کا افتتاح بھی 1995ء میں حضرت ضیاء الامت نے کیا۔ ایلٹن ہال کیمپس میں کالج کے ساتھ 30 ایکڑ زمین ہے جبکہ تین سو سے زائد کمرے' 37 کلاس رومز' مسجد' اسمبلی ہال' لائبریری' ٹی وی لاؤنج' کینٹین' سپورٹس ہال' اساتذہ کیلئے رہائشی مکانات' کارپارکنگ' ٹینس کورٹس' کرکٹ اور فٹ بال گراؤنڈ اور کمپیوٹر روم وغیرہ شامل ہیں۔ اس عظیم الشان ادارے میں اس وقت الکرم سیکنڈری بورڈنگ سکول اور درس نظامی کے لئے دارالعلوم قائم ہے' ایک سو پچاس طلبہ

Marfat.com

بورڈنگ میں رہ کر قومی نصاب (عربی' انگریزی' اسلامیات' اردو' ریاضی' سائنس' جغرافیہ' تاریخ اور کمپیوٹر وغیرہ) کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

جامعہ الکرم کی عمارت کی خریداری میں کسی بیرونی ملک کی امداد کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ محمد امداد حسین صاحب پیرزادہ نے فرمایا کہ ہمیں کسی بیرونی ملک نے اس ضمن میں امداد فراہم نہیں کی' زیادہ تر تعاون علماء اور عوام اہلسنّت نے کیا اور ان کے تعاون اور مدد سے نولاکھ پاؤنڈ کی رقم جمع ہو سکی۔

نصاب کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا ایک حصہ درس نظامی کا ہے اور اب تک 19 طلباء اس کی تکمیل کے بعد اعلیٰ تعلیم کیلئے جامعہ الازھر جا چکے ہیں۔ جبکہ ہمارا دوسرا حصہ سکینڈری سکول کا ہے جس میں اس وقت 140 طالب علم ہیں جو گیارہ سال سے لے کر 16 سال کی عمر کے ہیں۔ ستمبر 98ء سے ہم نے کالج کا بھی آغاز کر دیا ہے' اس میں اے لیول کی کلاسز ہوں گی سکینڈری سکول کی سطح پر جو بچے ہمارے پاس زیر تعلیم ہیں ان کو ہم یہاں ریاست کا منظورہ شدہ نصاب مکمل کراتے ہیں اس کے بعد اردو' عربی اور اسلامک سٹڈیز کی جی سی ایس ای کراتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہم سکول کے بعد بچوں کی اسلامی تربیت کرتے ہیں۔ پانچ وقت نماز باجماعت ہوتی ہے' لیکچر انگریزی میں ہوتے ہیں لیکن ان کی اسلامی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ انہیں اسلام سے مکمل آگاہی ہو جاتی ہے۔ پیرزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے طلبہ کی اکثریت کا تعلق برطانیہ سے ہے لیکن کچھ طلبہ سوئیڈن' صومالیہ' ناروے' فرانس' ہالینڈ' جرمنی اور سعودی عرب سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم ان کی تعداد کم ہے۔ ہمارے زیادہ تر طلباء کا تعلق انگلینڈ' سکاٹ لینڈ اور ویلز سے ہے۔ طلباء 24 گھنٹے یہیں رہتے ہیں' برطانیہ کے تعلیمی قوانین کے مطابق چھٹیاں کرتے ہیں۔ ہم سال میں 38 ہفتے پڑھاتے ہیں اور 14 ہفتے چھٹیاں کرتے ہیں' مختلف اسلامی تہواروں کے مطابق بھی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ چالیس کے لگ بھگ طلباء ایسے ہیں جو اختتام ہفتہ پر گھروں کو چلے جاتے ہیں' ہم اختتام ہفتہ پر بھی دو گھنٹے کی کلاس لگاتے ہیں۔

برطانیہ کے مسلمانوں کی 74-73ء میں مذہبی و معاشرتی صورتحال اور موجودہ حالات کا موازنہ کرتے ہوئے پیرزادہ صاحب نے فرمایا کہ ابتدا میں جب میں یہاں آیا تو یہاں مساجد کی تعداد بہت کم تھی' اسلامی ادارے نہیں تھے لیکن یہاں کی مسلمان کمیونٹی اس بات کو محسوس کر رہی تھی کہ نئی نسل کو اسلامی اقدار پر کاربند رکھنے کیلئے اسلامی اداروں کا قیام ضروری ہے کیونکہ جو لوگ شروع شروع میں تلاش معاش کیلئے یہاں آئے تھے ان میں سے بعض اسلام سے بیگانہ ہوتے چلے گئے لیکن بعد ازاں انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا اور انہوں نے مساجد بنوانے اور علماء کرام کو بلانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ علماء کرام نے یہاں محنت کی تو آج یہاں کی مسجدیں پاکستان کی مسجدوں سے زیادہ آباد ہیں۔ شروع میں جب ہم آئے تھے تو ہم اگر کسی کے گھر میں یہ پوچھتے کہ قبلہ کس طرف ہے تو اس کو علم نہیں ہوتا تھا لیکن علماء کرام کی آمد سے یہ برکت ہوئی کہ اب ہر گھر میں مسلمانوں کو اسلامی شعائر سے آگاہی ہے اور ہر گھر میں اسلام کا بول بالا

Marfat.com



ملٹن کینز میں ایک تقریب کے دوران علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ حضرت ضیاء الامت کے ارشادات پر ہمہ تن گوش ہیں

ہے اور اسلام ترقی کر رہا ہے۔

کیا علماء کرام نے برطانیہ میں مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی ضروریات کو کماحقہ پورا کیا؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ جو علماء کرام پاکستان اور بھارت سے برطانیہ آئے وہ نئی نسل کی ضروریات کو کماحقہ پورا نہیں کر سکے کیونکہ یہاں کی نئی مسلمان نسل کی زبان انگریزی تھی جبکہ ہمارے پچانوے فیصد علماء اس سے نابلد تھے لیکن علماء کرام کے آنے کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ انہوں نے والدین کو اسلام کا احساس دلایا اور ان میں دینی شعور اجاگر کیا۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد امداد حسین صاحب پیرزادہ نے فرمایا کہ یورپ میں اسلام کی ترقی اور تبلیغ و ترویج کیلئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑے گا' ہماری نئی نسل نے جہاں اس معاشرے کی کچھ اچھائیاں اپنائی ہیں وہاں بعض قباحتوں کو بھی اپنا لیا ہے۔ یہاں کی نئی نسل منافقت سے پاک ہے اور اکثریت سچ بولتی ہے' اگر ہم اسلام کو نئی نسل کے تقاضوں کے مطابق ان تک پہنچائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں بہت اچھے مسلمان تیار کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں انسانیت کی اچھی اقدار موجود ہیں۔ اگر ہم اپنی نسل نو کی اچھی اسلامی تربیت کریں اور ہمارے یہ نوجوان باعمل مسلمان بن جائیں تو کوئی طاقت یورپ میں اسلام کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی کیونکہ یورپ اپنے مذہب اور کلچر سے تنگ آچکا ہے وہ کتابوں میں اسلام کو ڈھونڈنے کی بجائے ایسے مسلمانوں کو دیکھنے کے خواہشمند ہیں جو اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ اگر ہم اسلام پر عمل کریں بچوں کی اچھی تربیت کریں اور اچھا نمونہ پیش کریں تو سارا یورپ مسلمان ہو سکتا ہے لیکن اس کیلئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑے گا ہمیں اسلام کے معیار کے مطابق تعلیم حاصل کرنا پڑے گی

Marfat.com

اور سب سے پہلے ہمیں ایسے مدرس تیار کرنا ہوں گے جو باکردار اور باعمل ہوں' جو یہاں کی زبان اور کلچر سے کما حقہ واقف ہوں' جن کا عمل اسلام کے مطابق ہو۔ علامہ صاحب نے مساجد میں قرآن مجید کی موجودہ تدریس کے طریقہ کار کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کے تقاضوں کے مطابق میری تجویز ہے کہ مساجد میں دو دن ناظرہ قرآن پڑھایا جائے اور چار دن بچوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہی دی جائے تاکہ وہ اسلام کو سمجھ سکیں۔

اسلامی تعلیمات کے پروگراموں کی تیاری کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں اسلامی تعلیمات کے طویل المدتی پروگرام پر عمل پیرا ہوں' لیکن میں اپنی تحقیق کے مطابق اسلامی تعلیمات کے ایک مختصر المدتی پروگرام پر بھی غور کر رہا ہوں۔ اگر علماء کرام چھ ماہ کے قلیل المدتی کورسز رکھیں جن میں نوجونوں کو قرائت اور تجوید سکھائیں تو اس کیلئے بھی انگریزی بولنے والوں کی ضرورت ہوگی ورنہ کوئی دوسرا انہیں متاثر نہیں کر سکے گا' ہم فی الحال قلیل المدتی پروگرام شروع نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے کالج کا آغاز کیا ہے' ملت کے دیگر اکابرین کو یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہئے اور اس طرف توجہ دینی چاہئے' اس ضمن میں ہم نے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی کے ساتھ مل کر' جو پنجاب یونیورسٹی کے سابق پروفیسر اور میرے استاد ہیں' صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب سے اس معاملے پر مشاورت کی ہے اور ان کو یہ تجویز دی ہے کہ چھ ماہ اور ایک سال کیلئے قلیل المدتی پروگرام شروع کیا جائے تاکہ جو بچے انگلش پر عبور رکھتے ہیں انہیں اسلامک سٹڈیز کے کورسز کرائے جائیں۔ اس ضمن میں انشاء اللہ مثبت نتائج سامنے آنے کی توقع ہے۔

جامعہ الکرم کے مستقبل کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جامعہ الکرم کا مستقبل بہت روشن ہے' ہمارے دینی نتائج متاثر کن ہیں' جامعہ الکرم پہلا ادارہ ہے جس کے 19 طلباء جامعہ الازھر میں زیر تعلیم ہیں اور جب وہ فارغ ہو کر آئیں گے تو مساجد میں خدمات سرانجام دیں گے جس کے دور رس اور دیرپا اثرات سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ الکرم کا قیام دراصل حضرت پیر محمد کرم شاہؒ صاحب کی نگاہ کرم اور مہربانیوں کا اعجاز ہے۔ ہائی و یکمب سے فارغ ہونے کے بعد میرے نام ان کا ایک خط آیا تھا جس میں انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ برطانیہ سے آنے والے دوست آپ کے خلوص اور بے لوث دینی خدمت کی تعریف کرتے ہیں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ وہاں آپ کا بڑا اثر ہے۔ آپ کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور کوئی ایسا ادارہ قائم کرنا چاہئے جس سے مستقل بنیادوں پر اسلام کی خدمت ہو سکے' تو حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کی رہنمائی سے میں نے ملٹن کینز میں یہ ادارہ قائم کیا تھا۔ 1985ء میں خود حضرت ضیاء الامت نے اس کا افتتاح فرمایا تھا پھر ہر تین سال بعد ہم کانفرنس کراتے تو وہ تشریف لاتے اور رہنمائی فرماتے رہے۔ انہی کی رہنمائی کی وجہ سے یہ کام چلا ہے ورنہ مجھ میں اتنی اہلیت نہیں ہے۔ جب 1995ء میں ہم نے ایٹن ہال میں جامعہ الکرم کا افتتاح کیا تو بھی حضرت ضیاء الامت خود تشریف لائے' اس

Marfat.com



علامہ محمد امداد حسین صاحب پیرزادہ جامعہ الکرم میں صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی
کے ساتھ ایک نشست کے دوران

کے بعد بھی وہ دوبار تشریف لائے اور رہنمائی فرمائی۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کی تعلیمات کے حوالے سے پیرزادہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں اسلام کی تبلیغ و ترویج میں صوفیاء کا بہت اہم کردار ہے 'یہاں وہ لوگ جو اسلام سے دور ہو کر کلبوں اور برے کاموں کی طرف چلے گئے تھے ذکر و فکر کی محفلیں انہیں واپس لے آئی ہیں 'نئی نسل بھی اب ان محافل کی طرف رجوع کر رہی ہے لیکن پھر مسئلہ یہی ہے کہ ہمارے صوفیاء کرام اور مشائخ عظام دین کی اشاعت اردو زبان میں کرتے ہیں جو نئی نسل کی سمجھ نہیں آتی۔

مساجد میں اختلافات اور جھگڑوں کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس کی بہت سی وجوہات ہیں بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں زیادہ تر مسجد کمیٹیوں کی باگ ڈور ان پڑھ افراد کے ہاتھوں میں ہے جنہیں برادری کی بنیاد پر ووٹ ملتے ہیں۔ کمیٹیوں میں 25 یا 30 افراد ہوتے ہیں اور صدر ان کی مرضی کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتا اگر وہ ان کی بات نہیں مانتا تو اسے ووٹ نہیں ملتے اور یہ سارے افراد کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوتے۔ اس کا ایک حل یہ ہے کہ تمام افراد ایک فرد کا چناؤ کریں اور تمام ذمہ داریاں وہی ادا کرے 'فرد واحد تو غلطی کی صورت میں اصلاح کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے لیکن جہاں پندرہ آدمی غلطی کر رہے ہوں تو وہ پروا بھی نہیں کرتے۔

جامعہ الکرم کے انتظامات کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جامعہ الکرم کے انتظامات کے لئے چھ آدمیوں کا ایک ٹرسٹ ہے اور ٹرسٹ کو چلانے کے اختیارات میرے پاس ہیں۔ ہمارے ٹرسٹیوں میں مولانا عبدالباری (ملٹن کینز) 'عبدالمجید صاحب (لندن) 'عبدالرشید صاحب (صدر رہائی و یکمب مسجد کمیٹی) اور حاجی غلام رسول صاحب (چشم) شامل ہیں جبکہ ہمارے چھٹے ٹرسٹی حضرت ضیاء الامت پیر محمد

Marfat.com



جامعہ الکرم سے فارغ التحصیل ہو کر اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ الازہر جانے والے طلبہ کا پہلا گروپ جس میں علامہ محمد امداد حسین صاحب پیرزادہ کے صاحبزادے بختیار حیدر پیرزادہ بھی شامل ہیں

کرم شاہ الازہریؒ تھے۔ ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے اور سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ محمد امین الحسنات صاحب ان کی جگہ ٹرسٹی بنے ہیں۔

اپنی تصنیفات و تالیفات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جب 1985ء میں میں نے ملٹن کینز میں جامعہ الکرم کا آغاز کیا اور یہاں درس نظامی کا سلسلہ شروع ہوا تو انگریزی میں صرف و نحو کی کوئی کتاب دستیاب نہیں تھی چنانچہ رات کو میں صرف و نحو کے اسباق انگریزی میں تیار کرتا اور پھر دوسرے روز وہی اسباق طلباء کو پڑھاتا اور اردو میں بھی ان کی تشریح کرتا' جب میں نے صرف و نحو ختم کی تو انگلش میں میری کتاب مکمل ہو چکی تھی جو میں نے انگریزی اور اردو دونوں میں شائع کرادی جو بے حد مقبول ہوئی۔ اس کے علاوہ درس نظامی میں فقہ کی ایک کتاب نورالایضاح پڑھائی جاتی ہے جس میں کچھ ایسے مسائل کا تذکرہ ہے جو ہمارے ممالک سے متعلقہ ہیں لیکن یہاں ان کی ضرورت پیش نہیں آتی' تو میں نے یہاں کے حوالے سے متعلقہ مسائل کے مطابق کتاب تحریر کی جس کا نام ہے "امداد الفقہ"۔ ہم نے لبنان (بیروت) سے عربی میں چھپوائی ہے جو اتنی مقبول ہوئی ہے کہ اس کا پاکستان میں "اسلامی عبادات" کے نام سے اردو میں ترجمہ شائع ہوا ہے جبکہ برطانیہ میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے جس کا ٹائٹل Islamic way of worship ہے۔

Marfat.com

علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی



مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کے سیکرٹری جنرل ' جامعہ اسلامیہ غوثیہ اسلامک کلچرل ایجوکیشنل اینڈ کمیونٹی سنٹر لوٹن کے بانی و سربراہ ' مبلغ یورپ علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں ' خوش کردار و خوش گفتار ہونے کے ساتھ ساتھ نہ صرف برطانیہ بلکہ یورپ بھر کے علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت میں ہر دلعزیز ہیں اور مسلک اہل سنت کے بے باک ترجمان سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کا تعلق خطہ پوٹھوہار کی تحصیل گوجر خان کے ایک قصبے کونتریلہ سے ہے۔ آپ کا خاندان نسل در نسل علم و

Marfat.com



علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی 1991ء میں برمنگھم میں پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی کے زیر صدارت منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں

معرفت اور ادب سے متعلق رہا ہے۔ انہیں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ کے جانشین حضرت پیر سید غلام محی الدین المعروف بابو جیؒ صاحب سے شرف بیعت حاصل ہے۔ علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی علامہ غلام محمد چشتی اور اپنے تایا شیخ الحدیث مولانا غلام حسین صاحبؒ سے حاصل کی۔ آپ کا خاندان ایک عرصے سے پورے علاقے میں علمی اور روحانی گھرانے کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ میٹرک کرنے کے بعد علامہ علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے دارالعلوم قادریہ جیلانیہ راولپنڈی میں مفکر اسلام حضرت قبلہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی سے تحصیل علم کیا۔ درس نظامی کی تکمیل جامعہ غوث العلوم سمن آباد لاہور سے کی' آپ نے ڈان میڈیکل کالج لاہور سے ڈینٹل سائنس کا کورس بھی امتیازی حیثیت سے پاس کیا بعد ازاں راولپنڈی کے ایک شہر کلر سیداں میں بحیثیت خطیب پانچ سال تک خدمات سرانجام دیں۔ قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی کی ہدایت پر تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰؐ میں سرگرمی سے حصہ لیا' پاکستان قومی اتحاد کا جنرل سیکرٹری ہونے کے ناطے کچھ عرصہ تحریک نظام مصطفیٰؐ کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ 1978ء میں آپ برطانیہ تشریف لائے اور جب سے اب تک یہاں پورے عزم و استقامت اور خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے فرمایا "راولپنڈی میں میرے علاقے کلر سیداں کے بہت سے لوگ انگلینڈ میں تھے وہ مجھے اپنی مذہبی تقاریب اور جلسے جلوسوں میں

Marfat.com



علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی ہیتھرو ایئر پورٹ پر قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ بائیں جانب خواجہ غلام السیدین صاحب ہیں

مدعو کرتے رہتے تھے اس لئے یہاں پر میرا تعارف موجود تھا۔ پھر 1978ء میں دوستوں نے مجھے سپانسر کیا۔ پہلے دو ماہ میں نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں تبلیغی پروگراموں میں حصہ لیا اور مختلف مساجد سے وابستہ رہا۔ لوٹن میں میری مستقل آمد جون 1978ء میں ہوئی۔ میں یہاں ابتدا میں جس مسجد سے منسلک ہوا وہ ایک چھوٹے سے مکان کے اندر قائم تھی۔ میرے آنے کے چند روز بعد رمضان المبارک کا آغاز ہو گیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ نمازیوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ مسجد قطعی ناکافی ہے چنانچہ مسجد کی توسیع کے لئے لوگوں کے تعاون سے کام شروع کیا' قریب کے دو مکانات خریدنے کے بعد 1982ء میں ایک بہت بڑے منصوبے کے لئے متعلقہ کونسل سے اجازت حاصل کی گئی اور آج یہ مسجد برطانیہ کی تیسری بڑی جامع مسجد ہے۔ اس مسجد اور منصوبے کے لئے وسائل اور اجازت ہر دو حوالوں سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ کے فضل و کرم اور دوستوں کے تعاون سے یہ منصوبہ آگے بڑھا' خود میں نے اور میرے دوستوں نے ذاتی مکانات بینک کے پاس گروی رکھ کر قرضے حاصل کئے اور ساڑھے سات لاکھ پونڈ کی خطیر رقم سے دو سال میں اسے مکمل کیا۔ برطانیہ کی اس تیسری بڑی جامع مسجد میں دو سے اڑھائی ہزار مسلمان نماز ادا کر سکتے ہیں۔ بیڈفورڈ شائر میں یہ پہلی مرکزی جامع مسجد ہے جس کا نام ہم نے جامع مسجد غوثیہ تجویز کیا۔ یہ اہلسنت والجماعت کا ایک بہت بڑا پلیٹ فارم ہے۔ میں 1978ء سے 1992ء تک اس مسجد کا خطیب رہا ہوں"

مسجد کے خطیب کی حیثیت کے ساتھ ساتھ علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے یہاں مقامی آبادی کو درپیش مسائل کے حل اور انہیں مناسب سہولتوں کی فراہمی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ برطانیہ میں انگریز آبادی میں RELIGIOUS MINISTER یا PRIEST کو جو سہولتیں حاصل ہوتی ہیں وہ آپ کو

Marfat.com



جمعیت علماء پاکستان (مرکزی) کے رہنما حاجی فضل کریم صاحب' مرکزی جماعت اہلسنت یو کے کے سیکرٹری جنرل مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی' صاحبزادہ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی اور ایوان نعت برطانیہ کے رابطہ سیکرٹری ذوالفقار علی صاحب

حاصل ہیں ۔ آپ کو ہوم آفس کی طرف سے میرج سرٹیفکیٹ کے اجراء کی اجازت حاصل ہے ۔ جو مسلمانوں کے لئے بہت بڑی سہولت ہے ۔ مقامی ہسپتال میں آپ کو آنریری چیپلن مقرر کیا گیا جسے VISITING MUSLIM SCHOLAR کہا جاسکتا ہے ۔اسی طرح اگر کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو آپ اسے چوبیس گھنٹے ہسپتال میں دیکھ سکتے ہیں' اس کی مدد کرسکتے ہیں- آپ کو MUSLIM HIGH PRIEST کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور آپ ہوم آفس کے لئے متعلقہ کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ کی تصدیق کرسکتے ہیں- آپ کو مقامی طور پر سماجی خدمات کے محکمے میں آنریری لیزان آفیسر اور پولیس سے متعلق امور کیلئے WELFARE LAISON OFFICER مقرر کیا گیا -اسی طرح بیڈ فورڈ کی بڑی جیل میں کسی بھی شخص کی مدد کے لئے آپ کو خصوصی اجازت نامہ حاصل ہے ۔اس طرح دینی امور کے علاوہ آپ نے اس علاقے میں انتہائی اہم سماجی خدمات بھی فراہم کیں ۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ مذہبی تقاریب کے لحاظ سے ایک بہت بڑا مرکز ہے جہاں میلاد النبیؐ کے موقع پر جلوس اور کانفرنسیں' محرم میں عظیم الشان امام حسینؓ کانفرنس' غوث اعظمؒ کانفرنس اور امام اعظمؒ کانفرنسیں بڑی کامیابی سے منعقد کی گئیں تاکہ ہم برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو اپنے مذہب اور عقیدے سے موثر طور پر روشناس کرا سکیں اس کے ساتھ ساتھ ایک اور شعبہ جس میں ہم نے بڑی کامیابی حاصل کی وہ مسلمانوں کے لئے سکولوں اور ہسپتالوں میں حلال گوشت کی یقینی فراہمی ہے ۔ بیڈ فورڈ شائر وہ پہلی کاؤنٹی تھی جہاں باقاعدگی کے ساتھ حلال گوشت کی فراہمی کا انتظام کیا گیا ۔

جامع مسجد غوثیہ کے قیام اور ان اہم سماجی خدمات کے ساتھ آپ نے پھر ایک نئے ادارے کے قیام پر توجہ کیوں مرکوز کی؟ اس سوال کے جواب میں علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے فرمایا "جامع مسجد

Marfat.com



جامعہ اسلامیہ غوثیہ لوٹن کی طالبات



جامعہ اسلامیہ غوثیہ لوٹن میں ایک کلاس کا منظر

کی تکمیل کے بعد مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری نوجوان نسل جس میں بچے اور بچیاں شامل ہیں ،کی تعلیمی سرگرمیوں کے لئے ایک علیحدہ ادارے کا قیام ضروری ہے جس طرح یہاں چرچ کے ساتھ سکول ہوتے ہیں اسی طرح ہم نے بھی یہ مناسب سمجھا کہ ایک کل وقتی سکول قائم کیا جائے جہاں پاکستان سے آنے والے بچوں اور بچیوں کے لئے انگریزی کی تعلیم کا انتظام ہو تاکہ ایک طرف انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور دوسری طرف اس ملٹی کلچرل معاشرے میں وہ اپنا تشخص برقرار رکھ سکیں۔ خوش قسمتی سے ہمیں مسجد کے قریب ہی جگہ مل گئی جسے خریدنے کے بعد ایک اور عظیم منصوبے کا آغاز کیا گیا جسے باقاعدہ چیریٹی کمیشن میں رجسٹرڈ کرایا گیا۔ اس ادارے کا نام جامعہ اسلامیہ غوثیہ اسلامک کلچرل ایجوکیشنل اینڈ کمیونٹی سنٹر ہے ،میں اس کا ٹرسٹی اور مینجنگ ڈائریکٹر ہوں۔ میرے علاوہ تین اور ٹرسٹی ہیں۔ ڈھائی لاکھ پونڈ کے خرچ سے قائم ہونے والا یہ ادارہ چیریٹی کمیشن سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اس منصوبے کے لئے بھی شروع میں میں نے اپنے ذاتی نام پر بنک سے قرضہ لے کر کام کیا تاہم بعد میں لوگوں نے بڑا تعاون کیا اس وقت یہاں دو سو سے زائد بچے اور بچیاں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ 25 کے قریب طلباء

Marfat.com



انٹرنیشنل نعت ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مانچسٹر میں محفل نعت کے دوران (دائیں طرف سے) علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی، قاری سید صداقت علی شاہ صاحب، محمد یوسف میمن صاحب اور حافظ قاری جاوید اختر صاحب

شعبہ حفظ میں داخل ہیں۔ شام کو اور ویک اینڈ پر یہاں باقاعدہ اردو کلاسیں ہوتی ہیں۔ اب ہم یہاں فل ٹائم کلاسیں شروع کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ہمارے پروگرام میں درس نظامی بھی شامل ہے۔ جامعہ کے ساتھ باقاعدہ رہائشی سہولت بھی موجود ہے جس میں پندرہ طلباء رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ یہاں گھروں میں گنجائش کم ہوتی ہے اس لئے میت رکھنے اور غسل دینے کا بھی انتظام ہے۔ مختلف مذہبی و سماجی تقاریب مثلاً "کانفرنس، شادی، یوم پاکستان کی تقریب وغیرہ کے لئے ایک وسیع ہال بھی موجود ہے۔ اس طرح یہ ایک کثیر المقاصد منصوبہ ہے جس پر سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔

مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "الحمدللہ مرکزی جماعت اہلسنّت اس وقت برطانیہ میں اہلسنّت والجماعت کی سب سے بڑی متحدہ اور موثر نمائندہ قوت اور جماعت ہے۔ میں 9-1978ء سے اس کے بانی ممبر کی حیثیت سے اس سے وابستہ اور مختلف عہدوں پر فائز رہا ہوں۔ 1986ء میں مجھے اس کا جنرل سیکرٹری اور ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ مرکزی جماعت اہلسنّت نے اسلام کی بالادستی اور مسلک کی اشاعت و تبلیغ کے لئے ہر موقع اور ہر فورم پر بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ہر سال مرکزی جماعت اہلسنّت کے زیر اہتمام ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس میں پاکستان، بھارت اور دیگر ممالک سے علماء و مشائخ آتے ہیں۔ اسی طرح جب سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کا معاملہ درپیش ہوا تو مرکزی جماعت اہلسنّت نے لندن سے لے کر گلاسگو تک تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا۔ ہر بڑے شہر میں مظاہرے کئے، پھر ہائیڈ پارک لندن میں بہت بڑے مظاہرے کا اہتمام کیا گیا جس میں نہ صرف برطانیہ بلکہ پورے یورپ سے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی اور ہمیں عظیم کامیابی

Marfat.com



علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی جامعہ ۱ اسلامیہ غوثیہ لوٹن میں نماز عید کے بعد دعا فرما رہے ہیں

حاصل ہوئی ۔ اسی طرح جب سعودی عرب میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاںؒ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان پر پابندی لگائی گئی تو مرکزی جمات اہلسنّت نے کنزالایمان کانفرنس منعقد کی اور سعودی ہائی کمشنر کو اس سلسلے میں یاداشت پیش کی گئی ۔ اسی طرح جب پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا تو انہوں نے برطانیہ کا رخ کیا اس مرحلے پر مرکزی جماعت اہلسنّت نے ہر سال عالمی تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام کالجوں ' سکولوں اور مدارس میں لٹریچر فراہم کیا تاکہ مسلمانوں کو اس فتنے سے آگاہ کیا جائے ۔ جب عراق پر امریکہ اور اتحادیوں نے حملہ کیا اور امریکہ وبرطانیہ کی فوجیں سرزمین حجاز پر پہنچیں تو مرکزی جماعت اہلسنّت نے مسلمانوں کو متحد کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ یہ ملت اسلامیہ کا بہت بڑا نقصان ہے ۔ عراق اور کویت کا معاملہ مسلمانوں کا اندرونی معاملہ ہے جسے انہیں اپنے طور پر حل کرنا چاہئے بھارت میں بابری مسجد کی شہادت کے معاملے پر بھی ہم نے سیمینار منعقد کیا ۔ پھر تحریک کشمیر کے سلسلے میں دوسری مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر کشمیری مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ۔"

اپنی دینی خدمات کے حوالے سے قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے فرمایا ۔ "میں نے زیادہ وقت مسجد اور دارالعلوم کی تعمیر میں صرف کیا ہے اور الحمدللہ اس میں مجھے کامیابی بھی ہوئی ' مرکزی مسجد غوثیہ اور جامعہ اسلامیہ غوثیہ یورپ میں اسلام کے دو عظیم شاہکار ہیں ۔ مسجد غوثیہ کا مینار 85 فٹ بلند ہے اور اس کے گنبد پر 80 ہزار پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں جبکہ جامع اسلامیہ غوثیہ پر اڑھائی لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں ۔ان دو مراکز کے ساتھ وابستگی کے باعث میں کوئی تالیفی کام تو نہیں کر سکا لیکن جماعت اہلسنّت کے پلیٹ

Marfat.com

فارم سے رویت ہلال کے مسئلے پر دو چار اہم پمفلٹ اور ختم نبوت کے حوالے سے دو تین کتابیں شائع کر کے تقسیم کی ہیں ۔ کنزالایمان کے سلسلے میں بھی پمفلٹ لکھے ہیں 'جلد ہی مرکزی جماعت اہلسنت کا سیکرٹریٹ قائم کر کے قرآن پاک کے ترجمہ کی اشاعت کا پروگرام ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریمؐ کی نگاہ رحمت سے درجنوں غیر مسلموں نے جن میں عیسائی 'یہودی اور ہندو شامل ہیں میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے اور یہ بات میرے لئے نہ صرف باعث افتخار ہے بلکہ میرا یقین محکم ہے کہ انشاء اللہ قیامت کے روز یہ بات میری نجات اور بخشش کا سبب بنے گی۔" "اس ضمن میں ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ سلمان رشدی کے خلاف تحریک اور میلاد مصطفیٰؐ کے جلوسوں کے مواقع پر نوجوانوں کی سرگرمیوں سے یہ بات پوری طرح واضح ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی محبت ان کے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ سوال ضرور اہم ہے کہ ان کی تربیت کا اہتمام کس طرح کیا جائے 'علماء اور والدین نے اب تک جو کوششیں کی ہیں وہ کافی نہیں ہیں 'اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سکولوں میں چھٹیوں کے دوران اور شام کی کلاسز میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے 'مساجد کے ساتھ سکولوں میں نوجوانوں کے لئے مستقل کلاسز کا اہتمام ہو۔ علوم اسلامیہ کے علاوہ ان کے لئے کھیلوں اور دوسری سرگرمیوں کا بھی انتظام ہو تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت بہتر ماحول میں گزاریں اور انہیں مناسب رہنمائی حاصل ہو"

والدین کی طرف سے یہ مسئلہ سامنے لایا جاتا ہے کہ مساجد سے منسلک تعلیمی اداروں میں انگریزی ذریعہ تعلیم نہ ہونے سے ان کے بچوں کو عمومی طور پر مشکلات پیش آتی ہیں 'اس سلسلے میں آپ نے اپنے ادارے یا جماعتی سطح پر کیا اقدامات کئے ہیں ؟ اس سوال کے جواب میں علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب نے فرمایا "والدین کا موقف بالکل درست ہے 'پاکستان اور بھارت سے جو علماء تشریف لاتے ہیں ان میں سے بہت کم انگریزی پر دسترس رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں اہلسنت کے دو مرکزی ادارے پہلے ہی قائم ہو چکے ہیں ۔علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب نے نوٹنگھم کے قریب ایک بڑا دارالعلوم قائم کیا ہے جہاں بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقیؒ کے صاحبزادوں مولانا فیض الاقطاب اور صاحبزادہ نور الاقطاب نے بھی حجاز کالج کے نام سے کام شروع کیا ہے 'یہ دو ادارے بڑی حد تک اس کمی کو پورا کریں گے لیکن اس کے لئے علماء اہلسنت کو مل کر ہر بڑے شہر میں ایسے ادارے قائم کرنا ہوں گے۔

برطانیہ میں صوفیاء و اولیاء کے پیغام کو عام کرنے کے سلسلے میں ہونے والی کوششوں کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا "پاکستان سے پیران کرام اور مشائخ عظام اپنے مریدوں سے ملنے ہر سال یہاں تشریف لاتے ہیں ان میں سے کچھ کی تو پاکستان کی عظیم درگاہوں سے وابستگی ہے اور وہ اپنے بزرگوں کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اس پیغام کو عام کرتے ہیں اس کے علاوہ مقامی طور پر بھی کچھ مشائخ ہیں جن میں حضرت قبلہ پیر طریقت سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی 'حضرت صاحبزادہ پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمان صاحب محبوبی قابل ذکر ہیں جنہوں نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

Marfat.com

الحاج صوفی مولانا محمد بوستان القادری

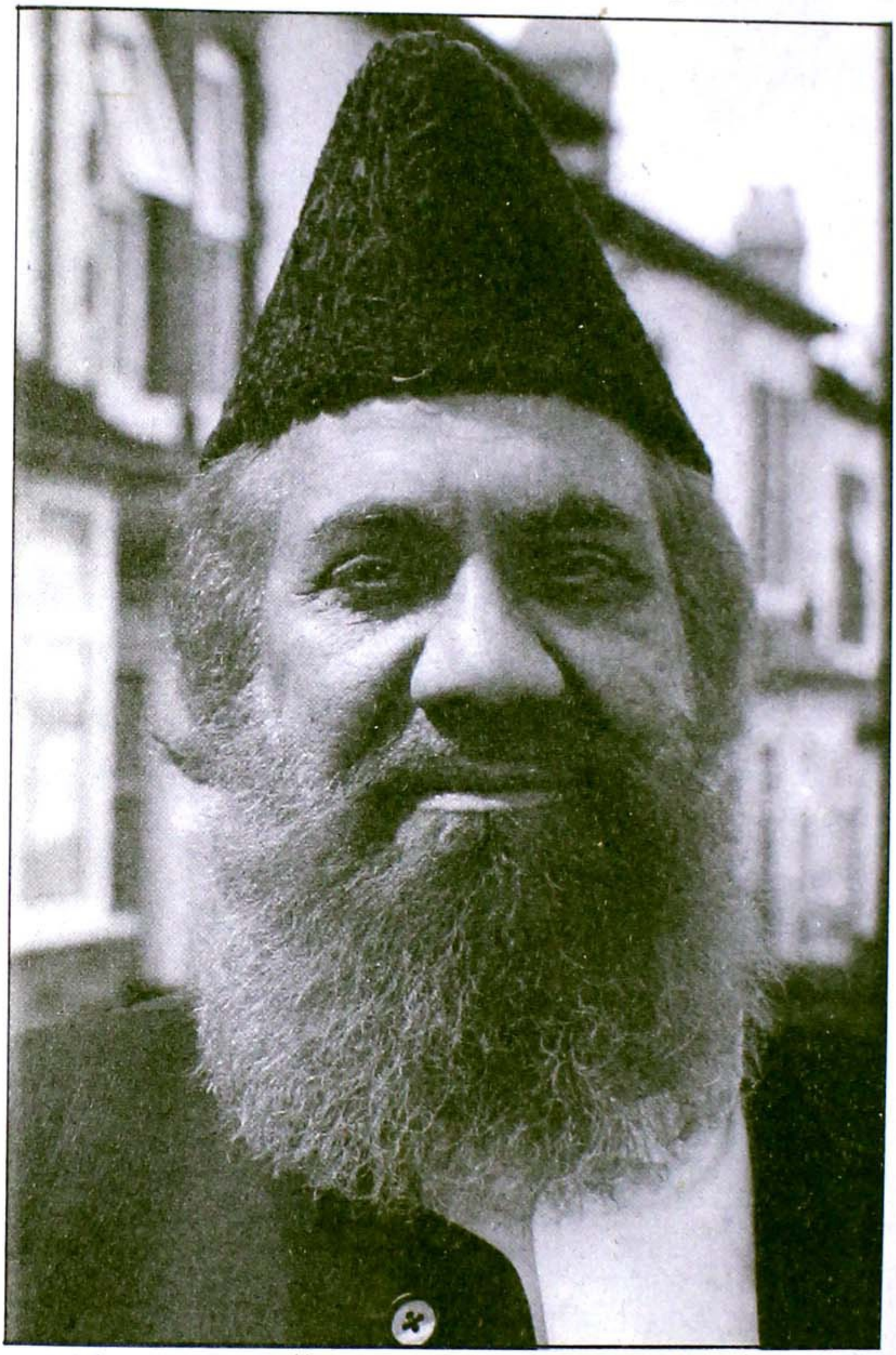

الحاج صوفی مولانا محمد بوستان القادری صاحب دیار مغرب کے ظلمت کدہ میں نور اسلام کی کرنیں پھیلانے والی شخصیات میں ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی حقیقی معنوں میں

Marfat.com



لندن ہائیڈپارک کارنر میں سالانہ جلوس میلادالنبیؐ کے اختتام پر دی ورلڈ صوفی کونسل کے بانی الشیخ شمس الدین الفاسی خطاب کررہے ہیں۔ ان کے ساتھ سٹیج پر علامہ مولانا محمد بوستان القادری صاحب اور عرب مسلم سکالر ہیں

ترویج و توقیر اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ یورپ خصوصاً برطانیہ میں تبلیغ و ترویج اسلام کے لئے ان کی طویل جدوجہد اور مساعی جمیلہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ان کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے وزیراعظم آزاد جموں و کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے انہیں اپنا مشیر مذہبی امور مقرر کیا ہے۔ مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ عارف صاحب نوشاہی نے انہیں اپنے الفاظ میں اس طرح خراج تحسین پیش کیا ہے

محمد بوستان خان جناب حاجی صدر محترم شان ذی شان رکھدے
نرم طبع ' دل سخی ' باریش چہرہ 'عالی حوصلہ 'شیریں زبان رکھدے
صبح و شام تے لیل ونہار ہرگاہ کار دین دا خاص دھیان رکھدے
عمدہ خلق ' تدبر' اخلاص پاروں عارف شہرتاں وچ جہان رکھدے

علامہ صوفی بوستان القادری صاحب کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کے مشہور قصبہ چکسواری سے ہے۔ آپ کا علمی و مذہبی خانوادہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ان کا گھرانہ گزشتہ تین صدیوں سے دین حق کی تبلیغ و ترویج میں مصروف ہے۔ آپ کے جد امجد مولانا حافظ پیر حضرت محمد عبداللہ لدڑوی میرپوریؒ اپنے زمانہ کے عارف باللہ تھے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں برصغیر کے معروف عالم دین حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکی جیسی نا .غہ روزگار علمی شخصیت سے اکتساب فیض کیا۔ آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا اور دینی علوم میں دسترس حاصل کی۔ حضرت مولانا عبداللہ لدڑویؒ کے والد مکرم حضرت مولانا فیض بخش لدڑویؒ انہی دنوں زیارت حرمین شریفین کیلئے بیت اللہ شریف

Marfat.com



لندن ہائیڈپارک سے میلادالنبیؐ کا مرکزی جلوس جس کی قیادت مولانا محمد بوستان القادری صاحب فرمارہے ہیں۔ ان کے ساتھ راجہ محمد سلیم اختر صاحب اور محمد عظیم صاحب ہیں

تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت حافظ محمد عبداللہؒ سے ملاقات ہونے پر کہا کہ بیٹا تم نے علم دین حاصل کرلیا ہے ' اب واپس اپنے ملک کشمیر چل کر دین اسلام کے نور سے ظلمت کدہ کو منور کرو۔ جس کے بعد دونوں باپ بیٹے نے حضور اکرمؐ کے روضہ اطہر پر حاضری دی۔ حضور پاکؐ کے روضہ مبارک کی زیارت کے دوران حضرت مولانا محمد عبداللہ لدڑویؒ کے والد گرامی کا انتقال ہو گیا اور وہ جنت البقیع میں مدفون ہوئے ' حضرت مولانا محمد عبداللہ لدڑویؒ واپس کشمیر آئے اوران کی کاوشوں سے میرپور کے سینکڑوں لوگ دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن ستر سے زائد جید علماء دین اور مفتی آپ کے زیر نگرانی تیار ہوئے۔ جنہوں نے پورے کشمیر میں اسلام کا نور پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اس طرح دین اسلام کی خدمت اور ترویج مولانا محمد بوستان القادری صاحب کو ورثے میں ملی اور ایک ایسے گھرانے میں آپ کی آبیاری ہوئی جہاں تمام تر فضا نور اسلام کی حقیقتوں سے منور تھی۔

علامہ بوستان القادری صاحب نے باقاعدہ دینی تعلیم اپنے دور کے مفتی اعظم آزاد کشمیر حضرت مفتی عبدالحکیمؒ صاحب سے حاصل کی۔ آپ ان کے معروف شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کو طویل عرصہ تک مفتی عبدالحکیمؒ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی حاصل رہی۔ حضرت مفتی عبدالحکیمؒ صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے وہ چالیس سال تک میرپور کے ضلعی خطیب اور پینتیس سال تک ڈسٹرکٹ مفتی کے عہدہ پر فائز رہے۔ انہیں علوم دین پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ مولانا بوستان القادری صاحب کی علمی و روحانی صلاحیتیں مفتی اعظم حضرت مفتی عبدالحکیمؒ صاحب کی نگاہ پاک اور قربت خاص کا

Marfat.com



علامہ سعید احمد اسعد صاحب مسجد رضا مرکز اہلسنت برمنگھم میں جشن میلادالنبیؐ سے خطاب کے بعد دعا فرما رہے ہیں۔ صدر مجلس مولانا محمد بوستان القادری صاحب، مہمان خصوصی پیر حفیظ الرحمٰن صاحب موہری شریف اور سکریٹری محمد ایوب خان صاحب دعا میں شریک ہیں

نتیجہ ہیں۔ مولانا بوستان القادری صاحب علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد اپنے استاد محترم کی نگرانی میں ڈسٹرکٹ مفتی کے دفتر میں بطور ناظم الامور کام کرتے رہے۔ جب حکومت آزاد کشمیر نے محکمہ اوقاف کی نگرانی میں تربیت آئمہ مساجد کا شعبہ قائم کیا تو علامہ بوستان القادری صاحب اس کے ناظم الامور مقرر ہوئے جس کے تحت علماء کو محکمہ اوقاف کی جانب سے سندات دی جاتی تھیں۔ اس شعبہ کے نگران اعلیٰ حضرت مفتی عبدالحکیمؒ صاحب ہی تھے۔ مولانا بوستان قادری صاحب نے اس شعبہ میں بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ آج بھی برطانیہ اور بیرون برطانیہ تربیت شدہ آئمہ کرام کی کثیر تعداد تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دینے میں مصروف ہے۔

مولانا بوستان القادری صاحب نے اسلامی علوم کے فروغ کیلئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ وہ برطانیہ کے علاوہ آزاد کشمیر اور پاکستان میں بھی مذہبی سرگرمیوں اور اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے ہونے والی سرگرمیوں اور کاوشوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ وہ اسلامی علوم کے تمام شعبوں پر گہری دسترس رکھتے ہیں۔ مولانا بوستان القادری صاحب گزشتہ نصف صدی سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور آج کل برطانیہ کا اہم ترین اور کثیر المسلم آبادی کا حامل "شہر برمنگھم آپ کی دینی، سماجی اور سیاسی خدمات کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

مولانا بوستان القادری صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ "برطانیہ کے مبلغین اسلام میں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سرفہرست ہیں اور پہلی دینی شخصیت ہیں

Marfat.com



جامع مدنی مسجد بینبری کے افتتاح کے موقع پر مولانا محمد بوستان القادری صاحب' دی ورلڈ صوفی کونسل کے سکریٹری جنرل الفادی احمد صاحب' بینبری کے میئر' راجہ محمد سلیم اختر صاحب اور چوہدری گل بہار صاحب

جنہوں نے سنیت اور دین حق کی آبیاری کیلئے مرکزی جمیعت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کی بنیاد رکھی اور اس میں قابل قدر کامیابی کے بعد ورلڈ اسلامک مشن کا آغاز کیا۔ وہ سولہ سال تک مرکزی جمیعت تبلیغ الاسلام کی صدارت و نظامت کے عظیم منصب پر فائز رہے اور لاکھوں پونڈ کی لاگت سے زیر تعمیر اسلامی فن تعمیر کا شاہکار جامع مسجد تبلیغ الاسلام برمنگھم کا منصوبہ بھی آپ کے دور صدارت میں شروع ہوا' جو کہ اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ 1967ء میں مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کے پلیٹ فارم سے اہلسنت کے ممتاز اور ہر دلعزیز عالم دین علامہ شاہ عارف اللہ صاحب قادریؒ نے برطانیہ کا دورہ کیا۔ ان دنوں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام کے ناظم تھے۔ علامہ شاہ عارف اللہ صاحب قادری کے دورے سے مسلمانان اہلسنت برطانیہ میں جوش و ولولے کی ایک لہر دوڑ گئی اور شہر شہر دینی مجالس منعقد ہوئیں جس کے بعد ہر اہم برطانوی قصبہ میں مساجد کی تعمیر اور سنی تنظیمیں معرض وجود میں آنا شروع ہوئیں۔ مولانا بوستان القادری نے فرمایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ نے مستند عالم دین مولانا شاہ محمد نشتر المعروف علامہ ابوالمحمود نشتر کو بطور خطیب برطانیہ بلوایا' اس کے علاوہ بہت سے سنی علماء کرام کو جن میں مولانا محمد بشیر نقشبندی' مفتی منیر الزماں چشتی' مولانا محمد بوستان ناصر' علامہ سید زاہد حسین رضوی' علامہ قمر الزماں اعظمی' علامہ محمد سلیم نقشبندی خطیب چکسواری اور علامہ پیر عبدالوہاب صدیقیؒ بھی شامل ہیں' تبلیغ کیلئے برطانیہ بلوایا گیا۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ بریڈ فورڈ کے علاوہ دیگر شہروں میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے ذیلی ادارے اور برانچیں بھی قائم کی گئیں جن میں جمعیت تبلیغ الاسلام شیفیلڈ' بلیک برن اور کیتھلے وغیرہ شامل ہیں۔

Marfat.com



حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گیلانی جامع مسجد رضا برمنگھم میں ایک تقریب کے دوران علامہ محمد بوستان القادری صاحب کے ساتھ

مولانا بوستان القادری صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ " جامع مسجد رضا PRESTON لنکا "شائر اہلسنت والجماعت کی پہلی مسجد ہے جو اسلامی فن تعمیر کے مطابق بنیادوں سے باضابطہ طور پر تعمیر کی گئی اور جمعیت تبلیغ الاسلام نے اس کی تعمیر میں فعال بلکہ مرکزی کردار ادا کیا۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ وہ ورلڈ اسلامک مشن کے بانی اراکین میں سے ایک ہیں اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے بعد انہوں نے گلاسگو 'بلیک برن اور لندن تک اس مشن کو متعارف کرانے اور بام عروج تک پہنچانے میں اہم اور نمایاں کردار ادا کیا۔ اس ضمن میں آپ کو اپنے بھائی ڈاکٹر غلام ربانی مرحوم کی مکمل سرپرستی اور معاونت حاصل رہی۔

مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ ان کے والد گرامی الحاج حکیم نور عالم خان صاحب آف چکسواری بھی ایک بے مثال علمی شخصیت تھے۔ علامہ صاحب نے فرمایا نے بتایا کہ وہ مشرباً " قادری اور مسلکاً " حنفی ہیں اور سلسلہ طریقت میں ایک واسطہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضرت امام احمد رضا خان" سے جا ملتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت و بیعت قطب مدینہ شیخ عرب و عجم الشیخ الامام علامہ ضیاء الدین احمد قادری مدنی" سے ہے۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ ان کے پیر طریقت حضرت قطب مدینہ" کی حیات طیبہ پر کتاب انوار قطب مدینہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے

Marfat.com

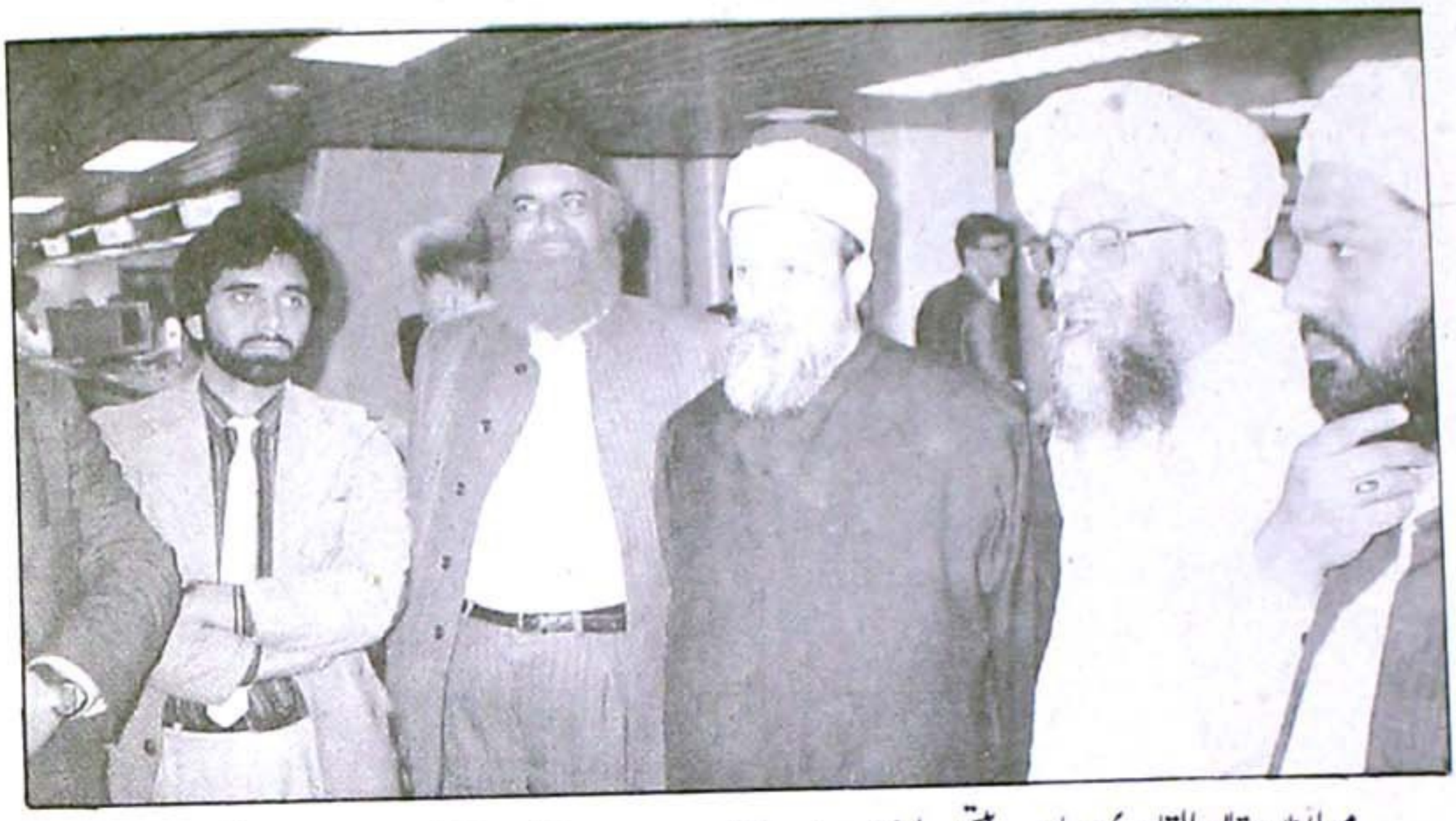

مولانا بوستان القادری صاحب ہیتھرو ایئرپورٹ پر حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤالدین البغدادی کے ساتھ

مزید فرمایا کہ ان کی نگرانی میں برمنگھم میں تین مذہبی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں جامع مسجد رضا' جامعہ رضاء العلوم اسلامیہ اور بزم رضا شامل ہیں اور ان اداروں کے نام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کی نسبت سے رکھے گئے ہیں۔ جامعہ رضاء العلوم اسلامیہ سے اب تک دس طلباء نے مکمل قرآن مجید حفظ کیا ہے اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کنفیڈریشن آف سنی مساجد مڈلینڈ برطانیہ کے ایگزیکٹو بورڈ کے ممبر ہیں اور ایڈوائزری پینل کو مشورے دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سالانہ اسلامی کیلنڈر شائع کرتے ہیں جو گزشتہ پندرہ سال سے شائع کیا جا رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک میں سحر و افطار کا ایک ٹائم ٹیبل شائع کیا جاتا ہے اور تمام مساجد میں ایک ہی وقت پر سحر و افطار ہوتی ہے۔ آپ سنی کنفیڈریشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے جریدے بصیرت کے ایڈیٹر بھی ہیں جبکہ یہ کنفیڈریشن مسلمانوں کی ساٹھ مساجد کے نمائندگان پر مشتمل ہے۔ آپ جمعیت علماء پاکستان یارکشائر کے صدر اور جمعیت علماء جموں و کشمیر برطانیہ کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے بھی تنظیمی ذمہ داریاں انجام دے چکے ہیں جبکہ آپ جموں و کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ کے بانی رکن اور ناظم اطلاعات ہیں۔

علامہ بوستان القادری صاحب نے اپنی مذہبی سرگرمیوں کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے ہاتھ پر دو درجن سے زائد غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ آپ برمنگھم کے ناظمین مساجد کی تنظیم اتحاد العلماء برمنگھم کے بانی رکن اور کنوینر ہیں اور اس تنظیم کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کی راہیں ہموار کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ آپ برطانیہ میں قائم ہونے والی جماعت اہلسنت کے بانی رکن اور سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ کی کاوشوں کے نتیجہ میں آزاد کشمیر میں علماء کرام کی اسلامی یکجہتی کونسل قائم ہوئی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو نمائندگی دی

Marfat.com

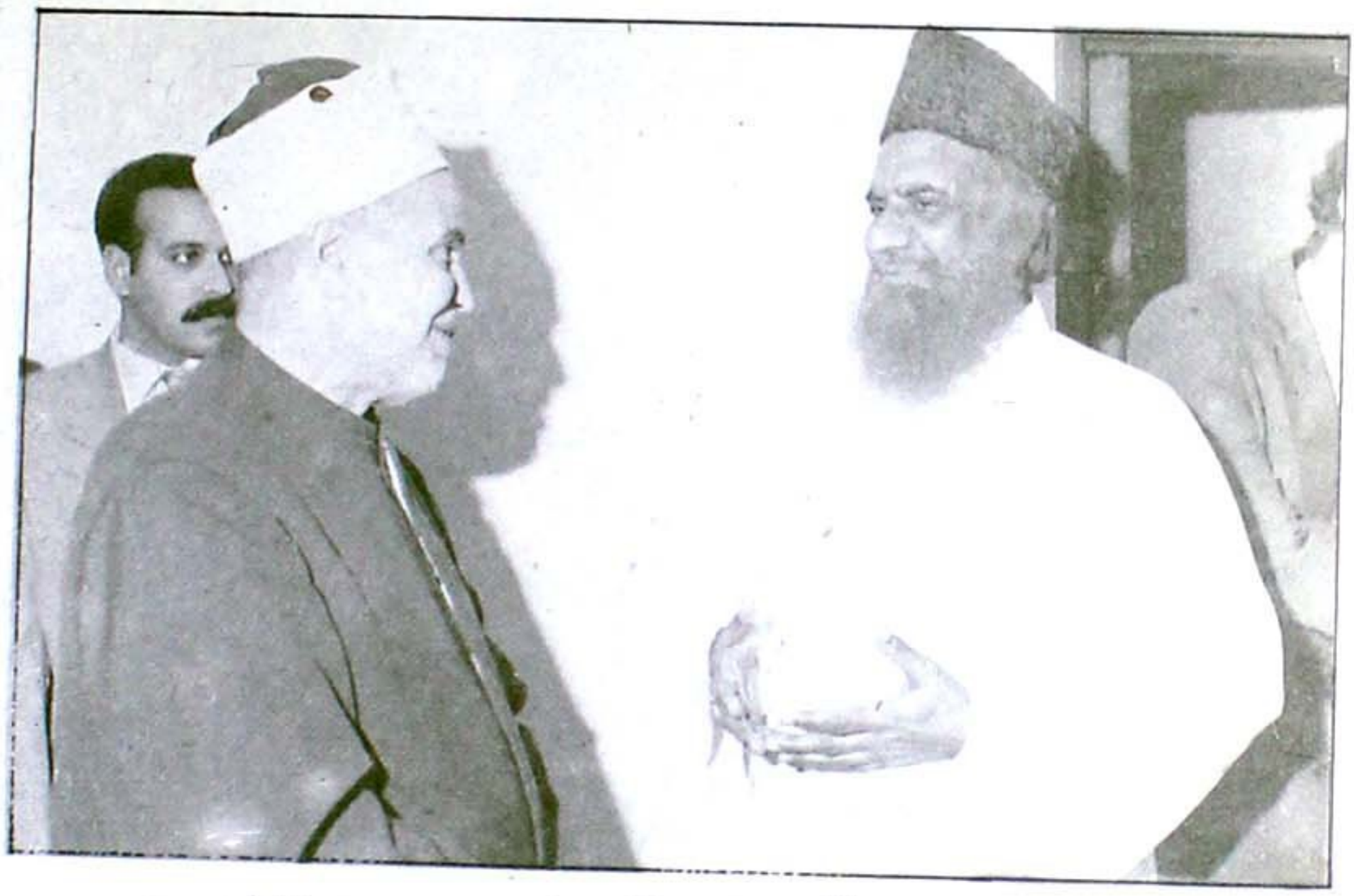

علامہ محمد بوستان القادری صاحب شیخ الجامعہ الازہر ڈاکٹر سید محمد ططاوی سے تبادلہ خیال فرمارہے ہیں

گئی ۔ آپ برطانیہ میں من حیث القوم مسلمانوں اور بالخصوص نوجوان نسل کے مسائل حل کرانے کے ضمن میں بھی اپنے فرائض کما حقہ ادا کر رہے ہیں ۔ اس حوالے سے برمنگھم میں مسلمانوں کی 56 مختلف مذہبی اور سماجی تنظیموں کے نمائندگان پر مشتمل ایک کمیٹی آپ کی جدوجہد سے معرض وجود میں آئی جو مسلمان طلباء و طالبات کے مسائل مخلصانہ طور پر سٹی کونسل سے حل کرانے کیلئے کوشاں رہتی ہے ۔ آپ مذکورہ بالا کمیٹی کے ناظم اطلاعات ہیں ۔

علامہ بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ ملعون رشدی کی شرانگیز خرافات پر مبنی دل آزار کتاب کے خلاف برطانیہ میں چلنے والی تحریک میں آپ نے اہم اور موثر کردار ادا کیا اور اس سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی وہ اس کے رابطہ افسر اور پریس آفیسر کی ذمہ داریاں نباہتے رہے ۔ علاوہ ازیں پاکستان میں نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ کیلئے پی این اے کے پلیٹ فارم سے جو تحریک چلائی گئی تھی آپ اس کے کنوینر اور صدر رہے ' اس وقت بریڈ فورڈ میں قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود مرحوم کے ایک جلسے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا ۔ علامہ بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ آپ کہ وہ برطانیہ میں رویت ہلال کے حوالے سے قائم کی جانے والی رویت ہلال کمیٹی کے سیکرٹری ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے تمام مکاتب فکر میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کیلئے دن رات کام کیا ۔

علامہ بوستان قادری صاحب نے فرمایا کہ بابری مسجد کا سانحہ ہو ' چیچنیا اور بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو یا لیبیا ' عراق اور ایران پر صیہونی طاقتوں کے حملے ہوں ' میں نے ہر موقع پر مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنا اپنا فرض اولین سمجھا اور ہمیشہ اس طرح کے معاملوں میں پیش پیش رہا ۔ آپ نے فرمایا کہ

Marfat.com



صاحبزادہ فاروق القادری صاحب، قاری محمد سلیم صاحب اور پروفیسر اختر علی اختر صاحب ایک تقریب کے دوران

جرمنی کے شہر ہمبرگ میں بین المذاہب عالمی کانفرنس میں آپ نے برطانیہ کے مسلمانوں کی نمائندگی کی اور برطانیہ اور یورپ کے مسلمانوں کے مسائل کو مغربی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد عبدالوہاب صدیقیؒ، علامہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری، مولانا محمد ایوب ہزاروی اور پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی نے آپ کی دینی و مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے جبکہ مختلف شخصیات نے ان کو خادم اسلام، بوستان اہلسنّت اور مجاہد اسلام اہلسنّت کے القاب سے بھی نوازا ہے۔

مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ ہائیڈپارک لندن سے عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں جو جلوس نکالا جاتا ہے اور جس میں پچیس ہزار سے زائد مسلمان شریک ہوتے ہیں آپ اس مرکزی میلاد النبیؐ کمیٹی کے پریس سیکرٹری ہیں جبکہ گزشتہ 35 سال سے برمنگھم میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس بڑی شان و شوکت سے نکلتا ہے اور آپ اس کے انتظامات میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ جلوس کمیٹی کے سیکرٹری اطلاعات بھی ہیں۔

الحاج صوفی بوستان القادری صاحب نے آخر میں فرمایا "میری اور میرے مخلص ساتھیوں صوفی عبداللہ خان، راجہ محمد سلیم اختر، مولوی فضل الٰہی اور حاجی محمد اکرم وغیرہ کی کاوشوں سے برمنگھم میں 30 لاکھ پونڈ کی خطیر رقم سے اسلامی فن تعمیر کی حامل ایک شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے جو اپنے دیگر شعبوں کے مکمل ہونے پر یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ مولانا بوستان القادری صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے پہلی مرتبہ 1969ء میں فریضہ حج کی سعادت حاصل کی اور گنبد خضرا کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کیا جبکہ مختلف اوقات میں وہ اب تک پانچ مرتبہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

Marfat.com

علامہ مولانا محمد صادق قریشی

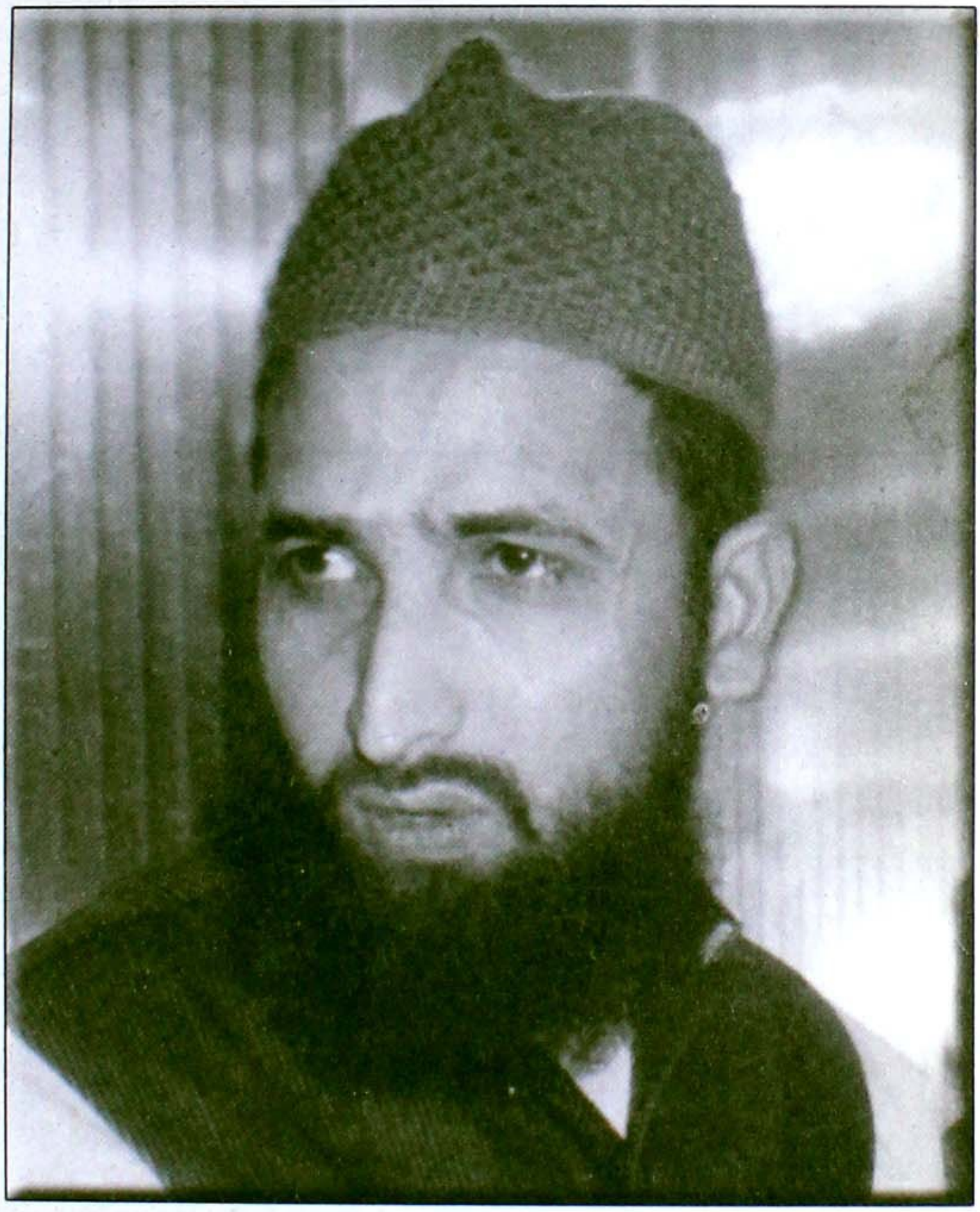

تحریک منہاج القرآن برطانیہ کے مرکزی امیر اور جدید و قدیم علوم پر یکساں دسترس اور مدبرانہ و مفکرانہ شخصیت کے مالک علامہ مولانا محمد صادق قریشی صاحب ان چند سکالرز میں سے ایک ہیں جو برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کو اسلام کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ تحریک منہاج القرآن برطانیہ کے مرکزی دفتر (را مفورڈ روڈ لندن) میں تحریک کی انتظامی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ دفتر سے وابستہ مسجد و دینی مرکز میں امامت و خطابت کے فرائض بھی ادا فرماتے رہے ہیں۔ قبل ازیں آپ بارکنگ کی جامع مسجد المدینہ میں تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے

Marfat.com



تحریک منہاج القرآن سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام ڈنڈی میں عید میلاد النبیؐ کے پہلے جلوس کے موقع پر مقامی ممبر پارلیمنٹ (اوپر) اور ڈنڈی پولیس کے ڈویژنل کمانڈر مسٹر ران ولکی (نیچے) خطاب کر رہے ہیں تصویر میں علامہ محمد صادق قریشی صاحب اور سکاٹ لینڈ کے دیگر علماء کرام علماء شبیر حسن صاحب ربانی' علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی' علامہ عبدالغفور صاحب چشتی نمایاں ہیں

ہیں - آج کل علامہ صاحب سکاٹش اسلامک اینڈ کلچرل سنٹر ڈنڈی (سکاٹ لینڈ) سے وابستہ ہیں اور وہاں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے 2001ء میں ربیع اول کے بابرکت مہنے میں ڈنڈی کی تاریخ میں پہلی بار تحریک منہاج القرآن سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام ایک شان دار جلوس عید میلاد النبیؐ کا اہتمام کرایا جس میں سکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں سے علماء کرام اور مشائخ عظام کے علاوہ مقامی رکن پارلیمنٹ اور علاقہ کے ممتاز مسلمانوں نے شرکت کی جبکہ جلوس سے سکاٹش ممبر پارلیمنٹ نے بھی خطاب کیا۔

علامہ محمد صادق قریشی صاحب یکم فروری 1964ء کو شہداد پور سندھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مکرم کا نام عزیز الدین قریشی مرحوم ہے۔ آپ کے اجداد تقسیم برصغیر کے وقت بھارت کے ضلع

Marfat.com

روہتک سے ہجرت کر کے شہداد پور (سندھ) میں آباد ہوئے۔ علامہ صادق قریشی نے سندھ یونیورسٹی سے بی اے کیا' اس کے بعد 1986ء میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور میں داخلہ لیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس میں ایم اے اسلامیات کیا جبکہ جامعہ منہاج القرآن کی ڈگری کو بھی یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ڈبل ایم اے کے مساوی تسلیم کیا ہوا ہے۔

برطانیہ آنے سے قبل اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مولانا محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ جب میں جامعہ اسلامیہ میں زیر تعلیم تھا تو دوسرے سال کے دوران پڑھتا بھی تھا اور پڑھاتا بھی تھا' تحصیل علم کے بعد میں نے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں خدمات انجام دیں' جس کے بعد مجھے دو سال کیلئے ناروے اور پھر برطانیہ بھیج دیا گیا۔ علامہ صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن اس وقت پانچوں براعظموں کے 70 ممالک میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ 1996ء میں برطانیہ آنے کے بعد میں نے ڈیڑھ سال تک ادارہ منہاج القرآن برطانیہ کے مرکزی دفتر میں خدمات انجام دیں' اور پھر میں جامع مسجد المدینہ بارکنگ میں آگیا' 1999ء میں میں دوبارہ تحریک منہاج القران کے مرکزی دفتر اور مسجد سے وابستہ ہو گیا۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے 35 شہروں میں تحریک منہاج القرآن موجود ہے اور اس کا انتظامی کام ہو رہا ہے۔ لندن' برسٹل' برمنگھم' بریڈفورڈ' لوٹن' نیلسن' شیفیلڈ ویک فیلڈ' کیتھلے اور سکاٹ لینڈ کے چار شہروں بشمول ایڈنبرا' گلاسگو اور ڈنڈی میں ہماری تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ لندن میں ہماری چار تنظیمیں ہیں' مغربی لندن' مشرقی لندن' ہائی و یکمب اور میڈن ہیڈ۔ سال میں ایک بار پورے یورپ میں کیمپ ہوتا ہے جس میں ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری صاحب بذات خود شرکت فرماتے ہیں' ایک تین روزہ کیمپ برطانیہ کی سطح پر ہوتا ہے کیونکہ یہاں پاکستانیوں اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہے۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ ہم یہاں اسلام کو تین طریقے سے پیش کر رہے ہیں اولاً "Scientific Presentation of Islam یعنی موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق جس طرح سائنس ترقی کر رہی ہے' اسلام کو منظم انداز سے پیش کیا جائے اس طرح ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ جتنی بھی ترقی ہے یہ اسلام ہی کی مرہون منت ہے۔ دوسری Practical Presentation of Islam یعنی ہم عملی نمونہ پیش کرتے ہیں کیونکہ ایک عرصے سے عوام بالخصوص ہمارے نوجوان علماء اور مساجد سے دور ہوتے جا رہے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ مساجد میں کہا جاتا ہے اس پر عمل نہیں ہوتا لیکن تحریک منہاج القرآن نے جو کچھ کہا اس پر پہلے خود عمل کر کے دکھایا' اور بعد میں لوگوں کو تبلیغ کی۔ تیسرا طریقہ Spritual Presentation of Islam ہے جو ہمارا روحانی نظام ہے اور جس کے بغیر اسلام کی تعلیمات مکمل نہیں ہوتیں۔ اس حوالے سے ہم ہفتہ وار محافل ذکر منعقد کرتے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن وہ واحد تحریک ہے جس میں نوجوانوں سمیت ہر شعبہ زندگی

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپریل 1998ء میں لندن آمد پر علامہ محمد صادق صاحب قریشی اور دیگر حضرات ان کا خیر مقدم کر رہے ہیں

سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں بوڑھے 'جوان' بچے 'خواتین 'علماء' سیاسی و سماجی کارکن اور مذہبی ذوق رکھنے والے یہ سب لوگ تحریک منہاج القرآن میں شامل ہیں اور یہ انفرادیت ہمیں ہی حاصل ہے۔

برطانیہ میں اپنی تنظیم کے ڈھانچے کے حوالے سے علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے متعدد شہروں اور قصبوں میں ہماری تنظیم قائم ہے جس میں صدر' نائب صدر' جنرل سیکرٹری 'دیگر عہدیدار اور مجلس شوریٰ ہوتی ہے' جہاں بھی ہمارے 10 ارکان موجود ہوں وہاں ہم اپنا تنظیمی نیٹ ورک قائم کرتے ہیں۔ اگر ارکان تعداد دس سے کم ہو تو وہاں کنوینر نامزد کرتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کو مرکزی تنظیم مربوط رکھتی ہے۔ میں اس وقت برطانیہ کی تنظیم کا امیر ہوں۔ البتہ ہم نے برطانیہ کو تنظیمی لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک جنوبی اور دوسرا شمالی' جس میں لنکاشائر اور یارکشائر شامل ہیں' شمالی علاقے کے ذمہ دار علامہ محمد افضل سعیدی ہیں جو بریڈ فورڈ میں ادارہ تحریک منہاج القران سے وابستہ ہیں۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی مجموعی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے علامہ صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ یہاں ہمارے پاکستانی بھائیوں میں 95 فیصد لوگ دیہات سے آئے ہیں اور وہ جہاں بھی گئے انہوں نے مساجد ضرور بنائیں' اب لوگ یہاں اسلام کی ترقی کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں لیکن تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں بھی انہوں نے وہی نظام اپنایا جو پاکستان کے دیہاتوں میں ہے۔ چنانچہ یہاں برادریوں کی بنیاد پر تقسیم ہونے سے مسلمان کمیونٹی پر بہت برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں' علماء کرام جس دور میں یہاں آئے تھے اور ان میں جتنی صلاحیت تھی اس کے پیش نظر انہوں نے اپنا حق ادا کیا' لیکن کسی طبقہ کو کمزوری سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا' تاہم مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اسلام نے یہاں پر بہت فروغ پایا ہے۔

Marfat.com

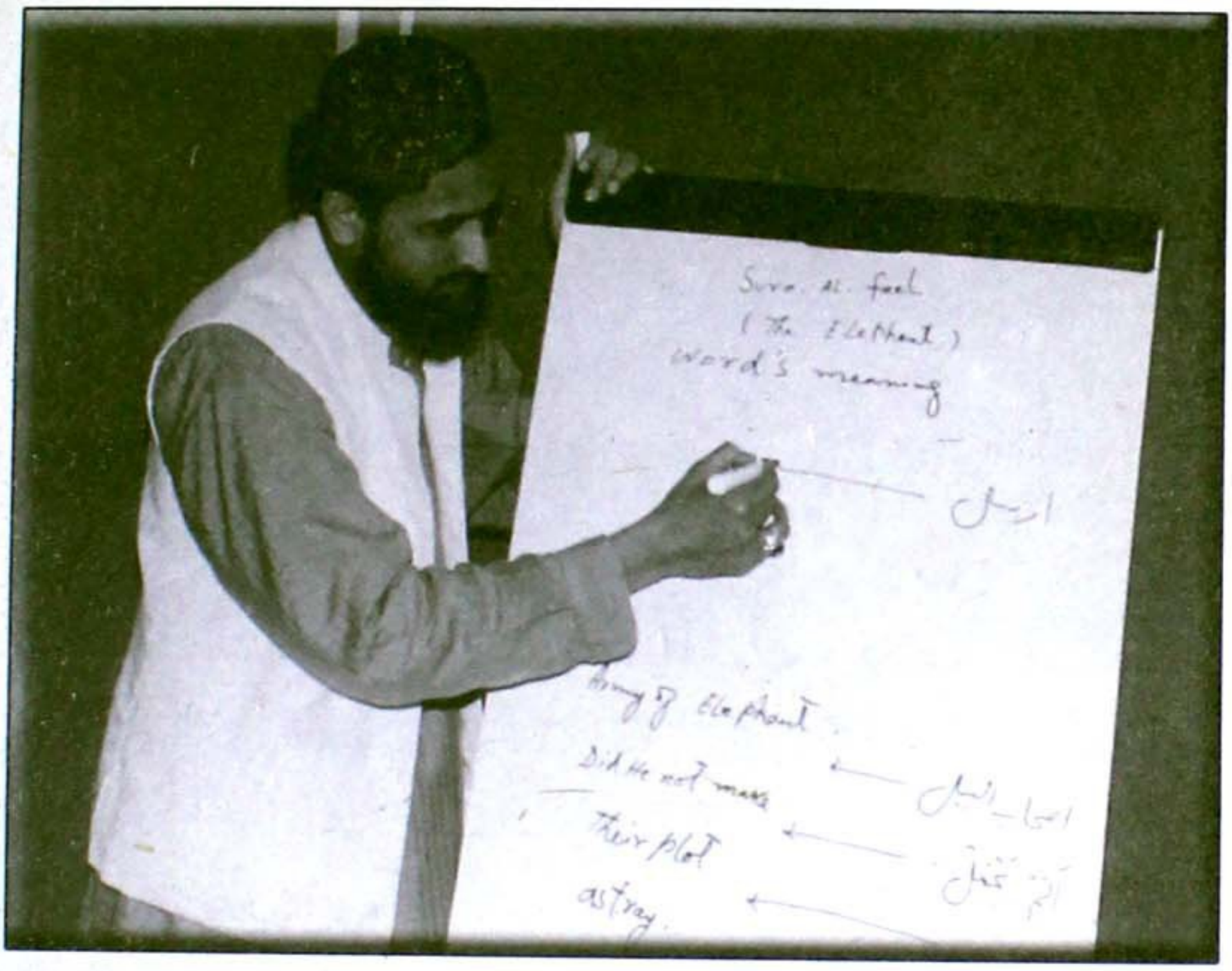

علامہ محمد صادق قریشی صاحب طلبہ کو انگلش میں قرآن کے الفاظ کے معنی سمجھا رہے ہیں

ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے دوروں کے حوالہ سے مولانا محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ ان کی یہاں آمد سے لوگوں خصوصاً" نوجوانوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے اسلام کو جدید حوالوں سے پیش کیا ہے ' دوسرے ان کو انگریزی پر بھی عبور حاصل ہے اور نوجوان نسل ان سے مستفید ہوتی ہے ' تیسرے یہ کہ علامہ محمد طاہر القادری صاحب صرف عالم دین اور سکالر ہی نہیں بلکہ ایک روحانی شخصیت بھی ہیں ' اس لئے لوگ روحانی حوالے سے بھی اپنی تشنگی کو دور کرتے ہیں کیونکہ یہاں مادیت کا ماحول ہے اور بات اس وقت زیادہ اثر کرتی ہے جب بیان کرنے والا عمل کے سانچے میں ڈھل کر بات کر رہا ہو ' ان کی گفتگو سے مردہ دلوں کو تازگی ملتی ہے ' تحریک منہاج القرآن نے 1980ء میں یہاں کام کا آغاز کیا تھا اب لوگوں کی سوچ بھی بدل رہی ہے اور وہ تحریک سے سکالرز کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں کیونکہ آئندہ دس برسوں میں اردو بولنے والے سکالر ہماری نوجوان نسل کی توقعات کو پورا نہیں کر سکیں گے ۔ ہم اس طرف بھی توجہ دے رہے ہیں اور دوسرے کئی ادارے بھی اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں ۔

علامہ طاہر القادری صاحب کے یورپ میں تبلیغی کام کے حوالے سے مولانا محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ اس ضمن میں 1984ء میں جب انہوں نے ناروے کا پہلا دورہ کیا تھا تو انہوں نے ایک چرچ میں اسلام اور عیسائیت کے عنوان پر انگریزی میں ایک لیکچر دیا تھا ' اس میں بہت سے پادری بھی شریک ہوئے تھے اور اس کا بہت زیادہ اثر ہوا تھا ۔ مولانا مشتاق احمد چشتی صاحب کے مطابق جو اوسلو میں ہوتے

Marfat.com



علامہ محمد صادق قریشی صاحب درس قرآن دے رہے ہیں

ہیں اس خطاب کے بعد بہت سے لوگوں نے اسلام کی طرف رجوع کیا۔ حال ہی میں انسانی حقوق کے حوالے سے انٹرفیتھ کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مسلمانوں کے علاوہ یہودی' ہندو' عیسائی اور سکھ بھی شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے صدر کے خطاب کے بعد علامہ صاحب نے خطاب کیا ان کے خطاب کے فوراً" بعد کانفرنس کے صدر نے ان کے پاس آکر اس بات کا اظہار کیا کہ آپ کا خطاب سننے کے بعد میرا بیٹا اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہو چکا ہے۔

اپنے سلسلہ طریقت کے حوالے سے علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن میں آنے سے قبل میں نے حیدر آباد میں ایک بزرگ خواجہ محمد زرولی خان صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی تھی' میرا سلسلہ نقشبندیہ ہے' لیکن تحریک منہاج القرآن ایک ہمہ جہت تحریک ہے اس میں ہر سلسلے کا شخص موجود ہے۔ کیونکہ یہ جماعت حضرت غوث الاعظم" کے فیضان پاک سے چل رہی ہے اس لئے اس میں چشتی' قادری' نقشبندی' سہروردی ہر سلسلے کے لوگ موجود ہیں۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے فرمایا کہ میں نے زمانہ طالبعلمی میں دو کتابیں تصنیف کی تھیں' ایک کتاب علم الصرف پر "صوفیانہ منہاج" کے عنوان سے ہے اور دوسری کتاب منطق پر ہے' یہ دونوں کتابیں چھپ چکی ہیں اور بازار میں موجود ہیں' اس کے علاوہ میں

Marfat.com

نے صرف و نحو پر بھی کام کیا تھا لیکن وہ میرے برطانیہ آجانے کے باعث شائع نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ میں برطانوی اخبارات میں دین کے حوالے سے مختلف مضامین لکھتا رہتا ہوں۔

علامہ محمد صادق قریشی صاحب نے برطانیہ کے مسلمانوں کے مختلف معاملات کا احاطہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں دینی اداروں کے منتظمین یا کمیٹیوں کو چاہئے کہ وہ جدید تقاضوں کو مد نظر رکھ کر کام کو آگے بڑھائیں کیونکہ یہاں کی نئی نسل کی تربیت میں تین عناصر 'کمیٹیاں' والدین اور اساتذہ و علماء کرام اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہماری نوجوان نسل تیزی سے یورپی کلچر میں ڈھلتی جا رہی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا تینوں عناصر ان سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہاں جتنی تنظیمیں 'ادارے یا کمیٹیاں ہیں ان کو یہ بات سوچنی پڑے گی کہ اگر وہ یہاں اسلام کا بہتر مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی نوجوان نسل کی طرف توجہ دینا ہو گی۔ سوائے چند کے یہاں اکثر مساجد میں وہی ناظرہ قرآن پڑھایا جاتا ہے جبکہ یہاں کے بچوں کی تربیت ایک دانشورانہ ماحول میں ہوتی ہے۔ انہیں تحقیق کا شوق ہوتا ہے 'لیکن جب انہیں ایک چیز سمجھ میں ہی نہ آرہی ہو اور وہ صرف والدین اور اساتذہ کے ادب کی وجہ سے پڑھ لیتے ہوں تو ان کا ذہن یا قلب اس کا کوئی اثر قبول نہیں کرتا 'لیکن ہمیں ان کے دلوں میں پیغام کو جاگزیں کرنے کیلئے جدوجہد کرنا ہو گی اور ایک پورا نصاب تیار کرنا ہو گا۔ تحریک منہاج القرآن نے اس سلسلے میں مکمل کام کیا ہے اور اس حوالے سے ایک نصاب تیار کیا ہے کہ جو چیز بچے پڑھیں کم از کم وہ ان کی سمجھ میں بھی آنی چاہئے۔ علاوہ ازیں ہمارے اکثر لوگوں کی اپنی قومی زبان اردو پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ والدین کو چونکہ خود انگریزی نہیں آتی تھی تو انہوں نے سوچا کہ ان کی اولاد کو آنا چاہئے۔ وہ خود اپنی مادری زبان بولتے رہتے ہیں لیکن بچوں کو اردو زبان نہیں سکھائی گئی۔ جب تک وہ اپنے کلچر کا مطالعہ نہیں کریں گے وہ ہرگز نہیں سمجھ سکتے کہ ہمارا کلچر کیا ہے۔ والدین کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر میں بچوں کو صحیح اسلامی ماحول مہیا کریں تاکہ ان کے بچے ایک صحیح اسلامی نسل اور پاکستانی کے حوالے سے جوان ہو سکیں 'انہیں اردو کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی مہارت حاصل کر سکیں' یہ بہت اہم بات ہے کیونکہ ایک تو ہمیں اپنی قومی زبان اردو کا تحفظ کرنا ہے اور دوسرے اپنی نسل کو اپنی زبان سے مربوط رکھنا ہے اس کے ساتھ ساتھ انگریزی جاننے والے علماء کے ذریعے ہمیں ایسے سکالرز تیار کرنے چاہئیں جو نوجوانوں کے لہجہ میں ان سے بات کر سکیں۔

علامہ صاحب نے آخر میں فرمایا کہ ایک اور اہم اور غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ دین سے متعلق اکثر لٹریچر ابھی تک انگریزی میں منتقل نہیں کیا گیا اس مسئلہ پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی

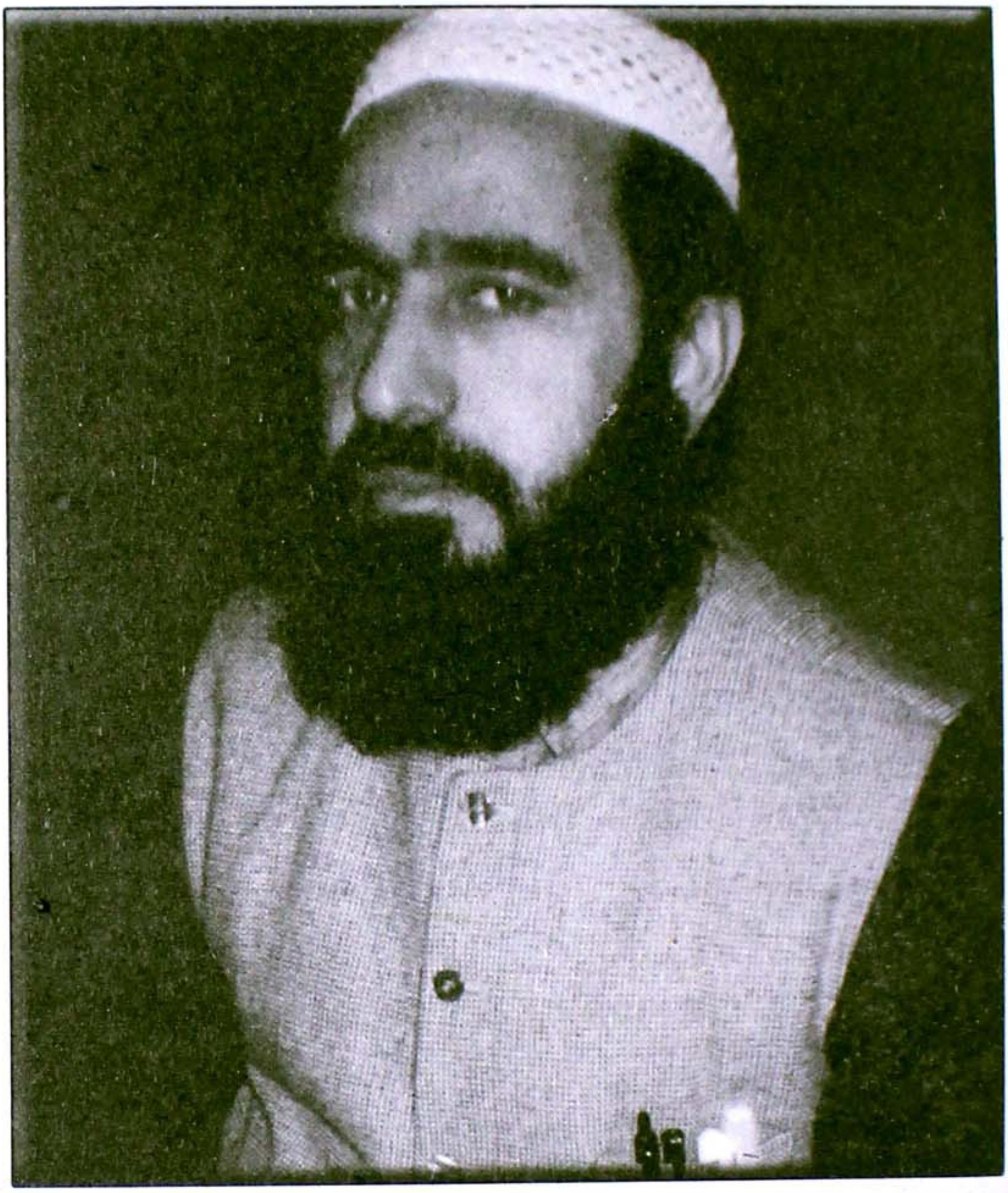

قاری خوش الحان، خطیب باکمال اور ممتاز عالم دین علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب اپنی متحرک شخصیت اور خوش مزاجی کے باعث برطانیہ کے دینی حلقوں میں بڑی مقبولیت کے حامل ہیں۔ آپ طویل عرصہ سے برطانیہ میں فروغ مسلک اہلسنت کیلئے سرگرم عمل ہیں، مرکزی علماء کونسل برطانیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں اوراس کے ساتھ ساتھ جماعت اہلسنت یو کے کے بھی سرگرم رہنما ہیں- آپ 1993ء سے جامع مسجد محمدیؐ گلزار مدینہ لیسٹر کے خطیب وامام ومدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب 12 اپریل 1962ء کو مردم خیز خطہ چکوال کے نواحی دیہہ چک خوشی کے ایک معزز اعوان خاندان میں پیدا ہوئے۔ گو کہ آپ کے والد مکرم فیض اللہ خان صاحب

Marfat.com

ریٹائرڈ فوجی شخصیت تھے لیکن دینی معاملات اور معلومات پر انہیں اتنی دسترس حاصل تھی کہ علاقہ کے لوگ انہیں "علامہ" کہتے تھے۔ علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب کے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ جن کا نام چمن دین تھا اور جو پیش امام تھے چو آسیدن شاہ کی ممتاز روحانی ہستی سیدن شاہ شیرازی کے قریب رہے ہیں بلکہ سخی سیدن شاہ شیرازی جیسی عظیم ہستی نے ان کی اقتدا میں نماز ادا کی ہے۔ اسی طرح بعد میں بھی آپ کے خاندان کا کوئی کوئی بزرگ دین کی خدمت اور اشاعت و ترویج میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے' علامہ صاحب کے والد گرامی بھی ایسی ہی شخصیات میں سے ایک تھے۔ اس بنا پر علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب کے خاندان کے لوگوں کو "مسیتل" یعنی "مسجدوں والے" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد نمازی' پرہیز گار اور شرع کے پابند تھے۔ علامہ حافظ حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ ان کے تایا جان مولانا نور محمد صاحب نے مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دیں جبکہ ان کے چچا چوہدری خان صاحب بھی ایک مذہبی شخصیت تھے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے گاؤں خاص کر علاقہ کے لوگ اعوان اور ملک برادری سے تعلق رکھتے ہیں مگر میں نے ہمیشہ ان چیزوں کو ثانوی حیثیت دی ہے کیونکہ بقول شاعر اصل بات تو یہ ہے کہ "اسلام تیرا دین ہے تو مصطفوی ہے"۔ اس لئے میں ہمیشہ اپنی پہلی اور باوقار پہچان اسلام ہی کو اہمیت دیتا ہوں' باقی تو سب بتان آذری ہیں۔

حصول تعلیم کے مراحل پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ ابتدائی طور پر میں نے اپنے گاؤں میں ہی ایک حافظ صاحب سے جو پیش امام تھے' ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور آخری سورتیں حفظ کیں۔ میرے گاؤں ہی کے ایک بزرگ پیر سید مہدی حسین شاہ سیالوی مرحوم نے میری قوت حافظہ کی بنیاد پر مجھے حفظ قرآن شروع کرا دیا چنانچہ میں نے گاؤں میں سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قریباً" چار پارے حفظ کر لئے۔ پیر سید مہدی حسین شاہ صاحب اپنی مصروفیات کے باعث مجھے پورا وقت نہ دے پاتے تھے اس لئے انہوں نے میرے والدین سے کہا کہ آپ دین کے کام کے لئے اپنے لڑکے کو میرے سپرد کر دیں' میرے والدین نے یہ بات قبول کر لی تو شاہ صاحب" مرحوم نے مجھے گاؤں سے 18 یا 19 میل دور چو آسیدن شاہ میں ایک نہایت ہی بزرگ ہستی حافظ غلام احمد صاحب" سلوئی والے کے پاس داخل کرا دیا جو فاتح قادیان حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی" کے خلفاء میں سے تھے۔۔ میں نے وہاں حفظ شروع کر دیا لیکن جب میں نے 17 پارے حفظ کر لئے تو حافظ غلام احمد صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس چھوٹی عمر میں مجھے ان کی وفات کا بے حد صدمہ ہوا جو آج بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ ان کی سادگی میں بے پناہ حسن تھا' ان کے اخلاق کریمہ کو یاد کر کے اب بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ ان کے وصال کے بعد میں نے بقیہ حفظ قرآن ان کے نواسوں صاحبزادہ حافظ بشیر احمد چشتی اور حافظ ظہور احمد چشتی سے مکمل کیا۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے مزید فرمایا کہ حفظ قرآن کی تکمیل کے بعد سید مہدی حسین شاہ سیالوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ مزید دینی تعلیم کے لئے میں بھیرہ شریف یا راولپنڈی جاؤں۔

Marfat.com



علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی ایک دینی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

تاہم یہ طے ہوا کہ میں علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں داخلہ لے لوں- پہلے یہ درسگاہ سبزی منڈی راولپنڈی میں تھی اور اب ڈی بلاک' سیٹلائٹ ٹاؤن میں ہے- میں نے

Marfat.com

1978ء میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی میں داخلہ لیا اور درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کردورہ حدیث تک ' ساری تعلیم اسی جامعہ میں حاصل کی اور 1985ء میں سند فراغت حاصل کی - علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس جامعہ میں میری روحانی اور اخلاقی تربیت کا تمام تر سہرا میرے اساتذہ خصوصاً" پیر طریقت ' شیخ الحدیث علامہ الحافظ ابوالخیر سید حسین الدین شاہ صاحب چشتی کو جاتا ہے جنہوں نے مجھ جیسے سادہ لوح شخص کو لوگوں کی ہدایت کے قابل بنایا اور قدم قدم پر اخلاق نبویؐ کی روشنی میں میری رہنمائی کی اسی طرح جامعہ کے شیخ الحدیث وا لفقہ علامہ پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب چشتیؒ نے اپنے مخصوص انداز میں ہمیں ہمیشہ بری صحبت اور بد کردار لوگوں سے اجتناب کرنے کے لئے خبردار کیا اور یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم میں سات سال کا عرصہ گزارنے کے بعد آج ہم ان اوقات پر پچھتاتے ہیں جو ان بزرگوں سے دوری میں گزرے - کاش ہمارا ہر لمحہ ان کی علین اٹھانے میں گزرتا ' ان کا ساتھ زیادہ نصیب ہوتا اور ہم زیادہ بہتر انسان ہوتے -

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ میری خوش قسمتی یہ ہے کہ مجھے شروع ہی سے چشتی سلسلہ کے بزرگوں کا سایہ نصیب رہا - میں حفظ سے لے کر دورہ حدیث تک سلسلہ چشتیہ سے منسلک بزرگوں کے زیر سایہ رہا جس کا صلہ یہ ملا کہ مجھے خانوادہ چشتیہ گولڑہ شریف کے نور نظر حضرت پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب عرف لالہ جی کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل ہوا اور یوں میں سادات کے دامن رحمت سے وابستہ ہوا - مجھے پہلی بار اپنے اساتذہ حافظ بشیر احمد چشتی اور حافظ ظہور احمد چشتی کے ساتھ گولڑہ شریف میں حاضری کا موقع ملا تھا

فن قراءت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ ہمارے استاد مکرم قبلہ پیر حسین الدین شاہ صاحب اپنے تمام طلبہ کو فن قراءت کے سلسلے میں خصوصی تاکید فرماتے تھے - حقیقت یہ ہے کہ صرف اور نحو پڑھنے والے تجوید و قراءت کے بہت سے قوانین سے آگاہ ہو جاتے ہیں ' پھر اگر کوئی مستند قاری مل جائے تو اس فن کو اور بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے - ہمیں بھی قاری عبدالرب صاحب امام جامع مسجد سبزی منڈی راولپنڈی سے استفادہ کرنے موقع ملا وہ پورے راولپنڈی ڈویژن میں فن قراءت کے حوالے سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں - وہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کے طلبہ کو قراءت کی تعلیم دیتے تھے - ان کے علاوہ قاری غلام مرتضٰی صاحب بھی جامعہ میں قراءت کے استاد تھے ' میں نے ان سے بھی قراءت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی - میرے اساتذہ میں حضرت علامہ حافظ عبدالرزاق قاضی صاحب . بھرالوی ' خطیب جامع مسجد ایف سکس ون اسلام آباد ' حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی صاحب خطیب اسلام آباد ' مولانا محمد اسحٰق نظیری صاحب ' علامہ سید ضیاء الحق شاہ صاحب اور علامہ قاضی عبدالخبیر سیالوی صاحب بھی شامل ہیں - حقیقت یہ ہے کہ اسی فن کے ذریعہ مجھے مختلف ممالک میں پذیرائی ملی کیونکہ قرآن کا اپنا ایک حسن ہے لیکن قراءت و تجوید سے قرآن کا حسن اور نکھر کر سامنے آجاتا ہے -

Marfat.com

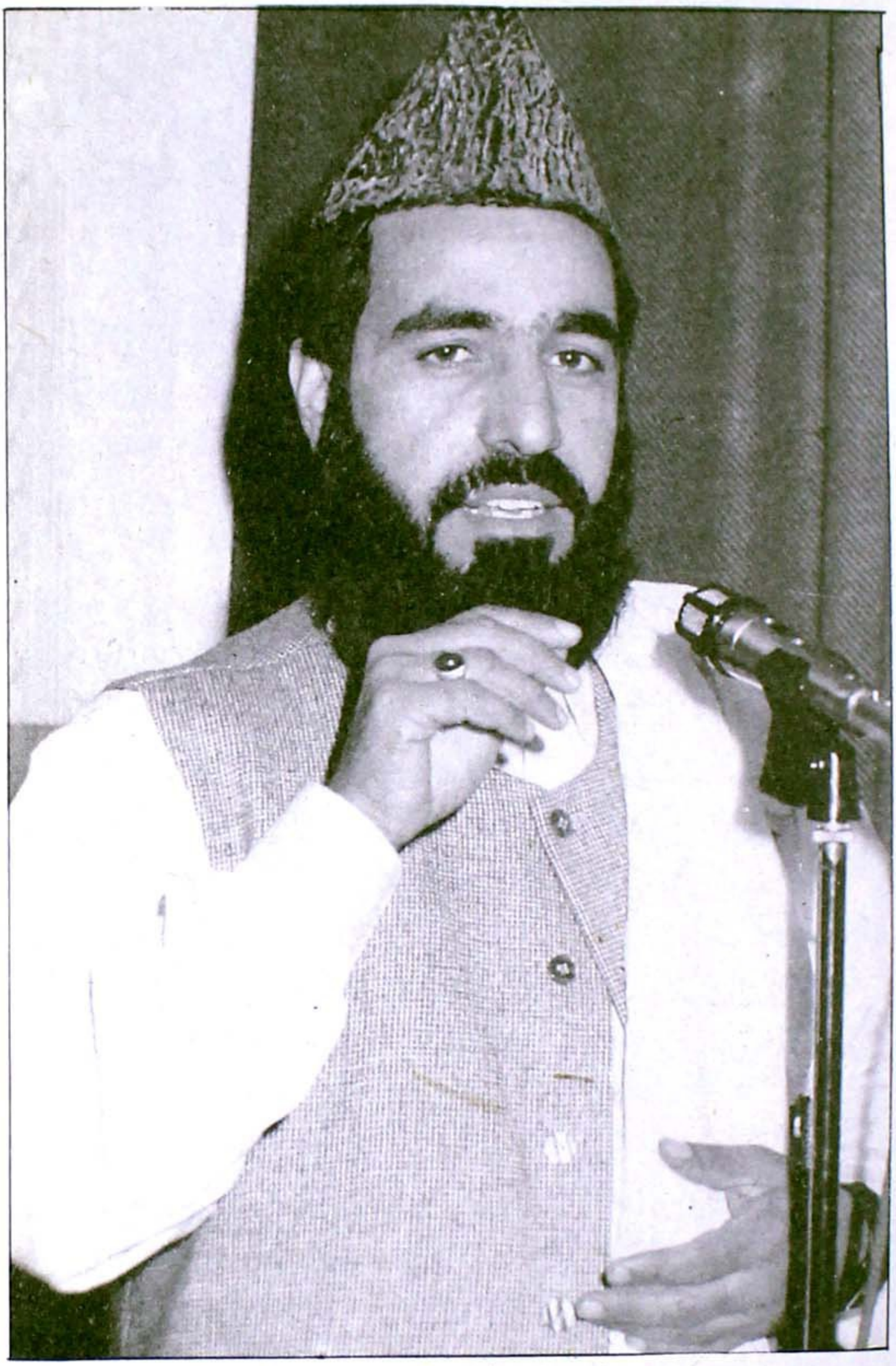

علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی حضورؒ کی بارگاہ میں ہدیہء نعت پیش کر رہے ہیں

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ آپ نے سب سے پہلے 1977ء میں اپنے گاؤں میں تراویح کے دوران قرآن کریم سنایا - اسکے بعد 1982ء تک تراویح میں مری چٹا موڑ' دھوبی گھاٹ

Marfat.com

راولپنڈی ' چک شہزاد اور ٹنچ بھاٹہ آبادی نمبر دو کی مساجد میں قرآن کریم سنایا - آپ نے بتایا کہ 1985ء میں وہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم میں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ انہیں تراویح پڑھانے کے لئے لندن جانے کا موقع ملا - اس وقت ان کی عمر صرف 21 سال تھی - وہ علامہ خواجہ بشیر احمد چشتی صاحب کے جانب سے بھیجے گئے سپانسر شپ پر جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کے ناظم اعلیٰ اور اپنے استاد مکرم پیر سید حسین الدین شاہ صاحب کی وساطت سے پہلی بار انگلینڈ گئے تھے جہاں آپ نے لندن میں ولزڈن گرین کی مسجد میں تراویح میں قرآن کریم سنایا - آپ قریباً" ڈیڑھ ماہ لندن میں علامہ خواجہ بشیر احمد چشتی صاحب کے ہاں قیام پذیر رہے ' اس دوران آپ کا رابطہ لیسٹر اسلامک سنٹر سے بھی ہوا - 1984ء میں آپ دوبارہ انگلینڈ گئے اور آپ نے لیسٹر اسلامک سنٹر میں رمضان المبارک کے دوران قرآن کریم سنایا - اس بار آپ چار ماہ تک انگلینڈ میں رہے جس کے بعد آپ نے پاکستان آکر درس نظامی کے امتحان میں کامیابی اور سند فراغت حاصل کی -

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب 1985ء میں مستقل طور پر برطانیہ آگئے اور انہوں نے اسلامک سنٹر سدرن لینڈ سٹریٹ ' لیسٹر سے دینی خدمات کا آغاز کیا جہاں حضرت علامہ شاہد رضا نعیمی صاحب ' مولانا محمد ابراہیم صاحب اور چند دیگر علماء بھی خدمات انجام دے رہے تھے - آپ نے یہاں بطور امام اور مدرس خدمات کا آغاز کیا اور یہ سلسلہ قریباً" سات سال تک چلتا رہا - اسلامک سنٹر لیسٹر میں آپ سے دینی تعلیم حاصل کرنے والے بے شمار طلبہ کے علاوہ کئی طلبہ نے قرآن پاک حفظ کیا اور انہی میں سے ایک طالب علم اب علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ الازہر قاہرہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے - علامہ صاحب نے 1991ء میں لیسٹر ہی میں بچوں کو بنیادی دینی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے ایونگٹن اسلامک سنٹر کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس کے چیئرمین چوہدری محمد یوسف صاحب تھے - علامہ حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب اس ادارہ میں خود بھی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے - بعد میں اس ادارہ کو ایک دوسرے ادارہ میں ضم کر کے اسے سنی فاؤنڈیشن کا نام دیا گیا جس کے زیر انتظام مسجد بلال کام کر رہی ہے - اس ادارہ کے چیئرمین سردار محمد یعقوب خان صاحب ہیں -

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب 1993ء سے مسجد گلزار مدینہ لیسٹر میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں - آپ نے فرمایا کہ گلزار مدینہ مسلمانوں کی آبادی میں واقع ہے - یہ ادارہ حکومت سے انتہائی کوشش کے بعد حاصل کیا گیا ہے - درمیان میں وقتاً" فوقتاً حالات میں تبدیلیاں آتی رہیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے آخر کار اب یہ ادارہ پاکستانی اینڈ مسلم کمیونٹی سنٹر کے نام سے مکمل طور پر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہے - آپ نے فرمایا کہ ادارہ کافی عرصہ قبل قائم ہوا تھا لیکن یہ جگہ حکومت کی ملکیت تھی جس کی وجہ سے ہمیں حکومت کے قوانین کے مطابق تعطیلات کرنا پڑتی تھیں لیکن اب یہ ادارہ پوری طرح مسلمانوں کی اپنی دسترس میں ہے - اس مسجد کا انتظام پاکستان ویلفئر ایسوسی ایشن کے پاس ہے جو سماجی معاملات میں بھرپور کردار ادا کرتی ہے اور ان کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے -

Marfat.com



علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی لیسٹر میں ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ، مفتی عبدالرسول صاحب منصور، علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی، مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی، اور مولانا عبدالخبیر صاحب عباسی کے ساتھ

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ اس عمارت کے حصول اور ادارہ کی ترقی میں انتظامی کمیٹی کے سربراہ سردار یعقوب خان صاحب کا کردار انتہائی اہم ہے، انہوں نے اس مشن کے حصول میں اپنی زندگی کے خوبصورت ایام صرف کر دئے اور بڑے اعتماد اور حوصلہ مندی کے ساتھ دن رات صبر آزما حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آخر کا اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرلی۔ سردار یعقوب خان صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ، انتہائی ذہین اور دیانتدار شخصیت کے مالک ہیں، لیسٹر میں دینی خدمات کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کی فلاح و بہبود اور کشمیر کاز کے لئے بھی ان کی خدمات خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ اس ادارہ کے حصول اور ترقی میں مسجد گلزار مدینہ کے نمازی صاحبان نے بھی انتہائی خلوص و وفا کا مظاہر کیا اور ہر لمحہ ہمارا بھرپور ساتھ دیا، ان شخصیات میں یوسف حسین عبداللطیف صاحب، چوہدری محمد صدیق صاحب، ملک محمد یوسف اعوان صاحب، چچا عاشق علی صاحب، محمد یونس بانٹوا صاحب، راجہ اورنگزیب صاحب، افتخار علی صاحب، لیاقت حسین صاحب، ہارون گمران صاحب، صوفی محمد نذیر قادری صاحب اور چوہدری غلام حسین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار ساتھیوں کی کوششیں اور نیک تمنائیں شامل حال رہیں لیکن اگر ان کے نام گنوائے جائیں تو ایک طویل فہرست تیار ہو جائے گی۔ ادارہ کی ترقی اور کاموں کے سلسلے میں برادرم مولانا حافظ محمد حنیف خاکی صاحب کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ لیسٹر میں ایسے بے شمار پاکستانی اور کشمیری بھائی موجود ہیں جو خود دین پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ دینی خدمات، کمیونٹی کے لئے خدمات، مساجد اور مدرسوں کے انتظامات اور معاملات کی دیکھ بھال اور مسلک اہل سنت کے فروغ

Marfat.com

کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں اور ان تمام کاموں میں اپنی بساط سے بڑھ کر دامے ' درمے ' سخنے اور قدمے حصہ لیتے ہیں - ایسی ہی شخصیتوں میں ایک نمایاں شخصیت صوفی محمد اقبال صاحب کی ہے جن کا تعلق شاہینوں کے شہر سیالکوٹ سے ہے - وہ نہ صرف اسلامک سنٹر لیسٹر میں رضا کارانہ طور پر گراں قدر خدمات انجام دیتے ہیں بلکہ مسجد گلزار مدینہ یا کسی بھی مسجد یا دینی مرکز میں اگر ان کی کسی مدد یا تعاون کی ضرورت پیش آئے تو وہ اس سے کبھی گریز نہیں کرتے - اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلم کمیونٹی کے کسی بھی فرد کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتے اور اس کے حل کے سلسلے میں جو کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے وہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں -

علامہ حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ مسجد گلزار مدینہ میں دیگر تمام مساجد کی طرح باقاعدگی کے ساتھ پنج وقتہ نمازیں ' نماز جمعہ ' نماز عیدین اور نماز تراویح ہوتی ہیں - اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیمات کا مکمل انتظام موجود ہے - ادارہ میں شام پانچ بجے سے سات بجے تک قرآنی تعلیمات کی کلاسیں ہوتی ہیں جن میں قریباً" ڈھائی سو بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں - بچیوں کے لئے چار معلمات کا انتظام ہے جبکہ بچوں کے لئے اتنے ہی مرد اساتذہ موجود ہیں - یہاں ہر اتوار کو درس قرآن ' ہر ہفتہ کو بعد نماز ظہر نوجوانوں کے لئے انگلش میں درس حدیث اور سٹڈی سرکل ہوتا ہے - ہر جمعرات کو مرحوم مسلمانوں کے روح کو ایصال ثواب کے لئے دعا اور ختم شریف کا خصوصی پروگرام ہوتا ہے - ہر ہفتہ کی شام یہاں 40 سے 50 نوجوان شب بیداری کے لئے جمع ہوتے ہیں ' اس اجتماع میں دینی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے - اس اجتماع کے شرکاء کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ اس سے نوجوان طبقہ دین کی باتوں سے آگاہ ہوتا ہے - اس عمارت میں دیگر بہت سی سہولتیں موجود ہیں جن سے مسلمان برادری بھرپور طور پر مستفید ہو رہی ہے -

برطانیہ میں ماضی اور حال کے دینی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ مذہبی شعور اجاگر کرنے اور لوگوں کو مذہب کی جانب راغب کرنے میں علماء کرام نے بھرپور کردار ادا کیا ہے لیکن ماضی کی نسبت اب دینی تقاضے مختلف ہو چکے ہیں ' ہماری پہلی نسل کے لوگ جو براہ راست پاکستان سے یہاں آئے تھے اردو اور پنجابی میں بھی دین کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے ' لیکن نئی نسل صرف انگریزی میں ہی دینی مسائل کو بہتر طریقے سے سمجھتی ہے ' اس لئے اب انگریزی کی ضرورت زیادہ محسوس ہونے لگی ہے - الحمدللہ اب اس حوالے سے بھی کام ہو رہا ہے ' نوجوان نسل کو انگریزی میں دینی لٹریچر مہیا کیا جا رہا ہے - انہیں بہترین دینی تعلیم کیلئے سہولیات میسر ہیں - علماء کرام کی تقاریر جادو اثر ثابت ہو سکتی ہیں لیکن اس صورت میں کہ سننے والے ان کو سمجھ بھی رہے ہوں - ہمارے نوجوان ہماری تقاریر سے زیادہ اثر نہیں لیتے کیونکہ وہ انگریزی کے علاوہ کسی اور زبان کو بہتر طور پر نہیں سمجھ سکتے ' ہم اردو میں بات کہیں تو وہ تھوڑی بہت سمجھتے ہیں لیکن انگریزی میں بیان کرتے ہیں تو بات مکمل طور پر ان کی سمجھ میں آجاتی ہے - پہلے اور آج کے دور میں یہ بھی فرق ہے کہ اس وقت بڑی بڑی کانفرنسیں اور

Marfat.com



علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی لیسٹر میں یوم پاکستان کی تقریب سے خطاب فرمارہے ہیں 'سٹیج پر پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن صاحب 'لیسٹر کے ڈپٹی میئر مصطفیٰ کمال اور لیبر ممبر پارلیمنٹ جم مارشل ہیں

اجتماعات منعقد ہوتے تھے لیکن اب حالات مختلف ہیں اب یہ دیکھا جاتا ہے کہ انگریزی میں تقریر کون کون کرے گا' اس لئے پہلے کی نسبت سے آج کے تقاضے مختلف ہو چکے ہیں۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ الحمدللہ علماء کرام کی کاوشوں سے انگریزی میں دینی تعلیمات کے حوالے سے خاصی پیش رفت ہوئی ہے۔ علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب نے جامعہ الکرم قائم کیا ہے جہاں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق طلباء کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ اس ادارہ سے جلد ہی بہت اعلیٰ پایہ کے عالم دین تیار ہو کر سامنے آئیں گے۔ جبکہ دوسری طرف بعض علمائے کرام جو یہاں آئے ان میں سے اکثر انگریزی سے نابلد تھے وہ بعض حالات کی وجہ سے انگریزی نہ سیکھ سکے لیکن بعض علماء کرام نے وقت سے فائدہ اٹھایا اور انہوں نے انگریزی پر عبور حاصل کرلیا' اس کا اثر یہ ہوا کہ بچے زیادہ تعداد میں دین کی طرف راغب ہونے لگے۔ علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب کی کوششیں بھی اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے وقت میں عقائد اہلسنت کو احسن طریقے سے پہچاننے کا واحد ذریعہ انگریزی ہو گا اور جب ایسے علماء کرام جو انگریزی پر عبور رکھتے ہوں' سامنے آئیں گے تو نئی نسل کے مساجد میں آنے کے ذوق میں اضافہ ہو گا۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ مذہبی تہواروں اور پروگراموں کے انعقاد سے لوگوں میں دین سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے' لیسٹر میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکلتا ہے' مسلک اہلسنت کی تمام تنظیمیں اور مساجد مل کر گزشتہ پندرہ سال سے یہ جلوس نکال رہی ہیں' علماء کرام اپنی استطاعت کے مطابق تعاون بھی کرتے ہیں۔ رادھرم میں پہلی مرتبہ عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا گیا تو ہم نے بھی جا کر

Marfat.com

بھرپور طریقے سے اس میں شرکت کی' دینی پروگراموں کے حوالے سے ہم مالی معاملات کو سامنے نہیں رکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پاک کی رضا کو سامنے رکھتے ہیں۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ اہلسنّت وجماعت کے انگریزی لٹریچر میں اضافہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ ہمارے بچوں میں جو بد عقیدگی پھیلائی جارہی ہے اس کا تدارک کیا جاسکے۔ علماء کرام اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے اس جانب سنجیدگی سے توجہ دیں۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برصغیر میں اسلام کا پھیلنا صوفیاء کرام ہی کی محنتوں کا ثمر ہے جبکہ برطانیہ میں بھی بزرگان دین کے آنے سے اسلام کی ترویج کا کام احسن طریقے سے ہونا ممکن ہوا ہے' بعض افراد نے علماء کرام اور مشائخ عظام کے درمیان اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کی جس میں انہیں ناکامی ہوئی اور ہمارے صوفیاء کرام کو بھی یہ باور ہو گیا کہ علماء کرام تو ہر محفل اور ہر اجتماع میں مشائخ عظام اور بزرگان دین کا تذکرہ کرتے ہیں اس لئے علماء کرام اور مشائخ عظام پھر ایک ہو چکے ہیں اور حالات بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں۔

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں رہنے والے مسلمان رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل کریں اور آپس میں اتفاق و محبت اور رواداری سے رہیں' اپنے اندر اسلام سے محبت اور اپنی قیادت کے ساتھ چلنے کا جذبہ پیدا کریں اور اس کو تسلیم کریں۔ علماء کرام کو بھی انتہا پسندی کی حد تک نہیں جانا چاہئے اور اختلافات کو آخری حد تک نہیں لے جانا چاہئے کیونکہ اس سے نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنے معاملات میں قربانی دینے کی سوچ کو اجاگر کرنا چاہئے جب یہ جذبہ بیدار ہو گا تو فروغ اسلام کی تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو گی۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں اچھے اور نامور قاری تو بہت ہیں مگر میں خدمات کے لحاظ سے قاری غلام رسول صاحب (لاہور) سے بہت متاثر ہوں کیونکہ انہوں نے بڑے بڑے نامور قراء تیار کئے ہیں اور خود ان کی اپنی خدمات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہیں' ان کے علاوہ قاری خوشی محمد الازہری مرحوم بھی اس سلسلے میں قابل ذکر ہیں - قاری حفیظ الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ آپ 1987ء ہی سے قراءت کے مختلف مقابلوں 'خصوصاً" بین المدارس مقابلوں میں حصہ لے کر نمایاں کامیابیاں حاصل کرتے رہے ہیں - آپ نے 1979ء میں راولپنڈی میڈیکل کالج میں ہونے والے مقابلہ قراءت میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی - آپ نے فرمایا کہ قراءت کے علاوہ ثنا خوانی رسولؐ میرا شوق ہے اور اس شوق میں میرا ذوق شامل ہے یعنی میں صرف اپنی عقیدت اور اپنی دلچسپی کے باعث نعت رسولؐ پڑھتا ہوں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ پروفیشنل نہ ہونے کے باوجود مجھے میرے اس شوق نے بڑی پذیرائی دلوائی - مجھے نعت پڑھنے سے دلچسپی قرآن حفظ کرنے کے دوران ہی پیدا ہو گئی تھی اور میں نے سب سے پہلے حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی" کی نعت "اج سک متراں دی و دھیری اے" پڑھی - اس کے بعد مجھے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی" کا کلام پڑھنے کے بھی بہت مواقع ملے۔

Marfat.com



علامہ حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی مرکزی علماء کونسل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ فن قراءت اور تجوید کی تعلیم کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے - اس فن کو چند شخصیتوں تک محدود کر دینا درست نہیں بلکہ اس فن کو ہر مسجد' ہر مدرسہ اور ہر طالب علم تک اہتمام کے ساتھ پہنچانا چاہئے اور زور دے کر اس کی ترویج و اشاعت کی کوششیں کرنا چاہئیں - انہوں نے کہا کہ اہل اسلام کا معتدبہ حصہ اس فن سے نابلد ہے' یہی وجہ ہے کہ وہ قرآن پاک کی صحیح تلاوت کے ذوق سے بھی نا آشنا ہے - علماء اور قراء حضرات کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے توجہ دینا چاہئے - علماء کرام اور ائمہ مساجد کو بھی یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت صحیح تلفظ اور صحیح مخارج کے ساتھ اور قرآن کے شایان شان طور پر کر سکیں - جن علماء نے فن قراءت کی باضابطہ تعلیم حاصل نہیں کی ہے' انہیں اس سلسلے میں جھجک یا حجاب سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ اب بھی اس فن کی تعلیم اور تربیت حاصل کر لینی چاہئے تاکہ وہ نمازوں اور اپنے خطابات کے دوران قرآن کی صحیح تلاوت کر سکیں - ہمیں اپنے بچوں کو بھی اس جانب راغب کرنا چاہئے -

علامہ حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے بتایا کہ مسجد گلزار مدینہ سے وابستگی اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ وہ دین کی تبلیغ اور مسلمانوں کے اخلاقی و سماجی حالات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں بھی کوشاں رہتے ہیں - آپ نے بتایا کہ آپ پچھلے 14 سال سے ہر جمعہ کو لیسٹر شائر کی بہت بڑی جیل میں جا کر مسلمان قیدیوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں - اس مقصد کے لئے برطانوی حکومت نے آپ کو پریسٹ (مبلغ) مقرر کیا ہوا ہے - اس دوران جیل کے قریباً" پندرہ غیر مسلم قیدی بھی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں - باہر کی دنیا میں بھی 35 غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے - ایک خاص بات یہ ہے کہ علامہ صاحب انگلش میں بھی لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں اس لئے آپ خاص طور پر نوجوانوں میں بہت مقبول ہیں - آپ نے فرمایا کہ میں سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہوں - جہاں

Marfat.com



پیٹر برو میں سالانہ جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر علامہ حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی، صاحبزادہ محمد حبیب الرحمان صاحب محبوبی، صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب اور دیگر علماء

بھی کسی مسلمان بھائی کو دکھ تکلیف میں دیکھتا ہوں، ہر طرح کی مدد اور تعاون کرتا ہوں - ملاوی (افریقہ) میں ایک علاقہ میں پانی کی قلت کا معاملہ پیش آیا تو ہم نے مسجد گلزار مدینہ کے فنڈز سے وہاں کنواں کھودنے کے لئے رقم فراہم کی - اسی طرح ہم قاز قستان میں کچھ نادار مسلمانوں کی بھی گاہے بگاہے امداد کرتے رہتے ہیں - پاکستان میں کئی بچیوں کی شادی کے موقع پر حسب استطاعت تعاون کیا ہے اور دوسرے دوستوں کو بھی حصہ لینے کی تلقین کی ہے -

علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے فرمایا کہ آپ تبلیغ دین اور مذہبی پروگراموں کے سلسلے میں اکثر برطانیہ کے مختلف شہروں اور دیگر ممالک کا دورہ کرتے رہتے ہیں - اس ضمن میں انہوں نے جرمنی، امریکہ، پرتگال، بلجیم، ہالینڈ، ناروے، فرانس، دارالسلام تنزانیہ، ملاوی، موزنبیق، بوٹسوانا، زمبیا، جنوبی افریقہ، زمبابوے، قاز قستان، جاپان اور کئی دیگر ممالک کا دورہ کیا ہے، وہاں بے شمار اجتماعات سے خطاب کیا ہے اور تبلیغی خدمات انجام دی ہیں - آپ نے بتایا کہ آپ جلد ہی اس سلسلے میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ کرنے والے ہیں -

Marfat.com

علامہ قاری محمد خان قادری

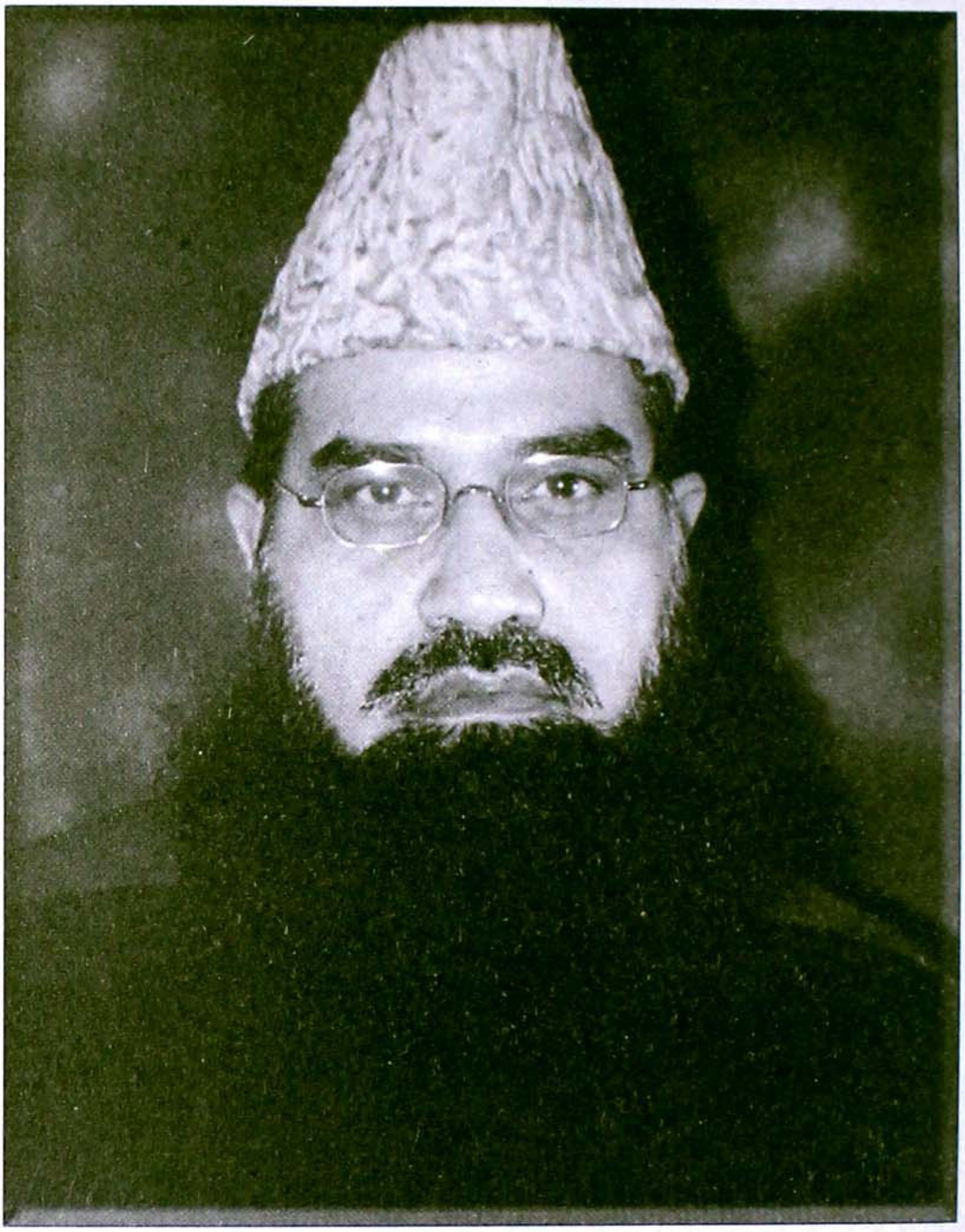

اسلامک سنٹر بری کے خطیب و امام اور صدر مدرس علامہ قاری محمد خان قادری صاحب ایک ہمہ جہت اور ہم صفت شخصیت کے مالک ہیں - آپ ایک ایسے عالم دین ' منفرد خطیب اور بلند پایہ قاری ہیں جنہوں نے برطانیہ میں دینی علوم کی روشنی پھیلانے اور فن قراءت کو فروغ دینے کے لئے جہد مسلسل کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے - آپ کچھ عرصہ پہلے تک کئی برس جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں شعبہ تجوید و قراءت کے صدر مدرس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں - آپ کی دینی خدمات کا انداز سب سے جداگانہ اور

Marfat.com

منفرد ہے - آپ نے برطانیہ میں خصوصاً "لنکا شائر کے علاقہ میں بالغان کو دینی علوم اور قرآن کریم کو تجوید و قراءت کے ساتھ پڑھنے کی جانب مائل کرنے میں انتہائی نمایاں کردار ادا کیا ہے جو انگلستان کے حالات کے پیش نظر ایک بہت بڑی دینی خدمت ہے' آپ اس حوالے سے بھی ایک قابل تحسین ہستی ہیں کہ بہت کم عمری میں انگلینڈ آجانے کے باوجود آپ نے مغربیت کا لبادہ اوڑھنے کے بجائے اپنے عزم صمیم اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم سے دین مبین کا راستہ منتخب اور اختیار کیا اور اعلیٰ دنیاوی تعلیم کے مواقع اور وسائل میسر ہونے کے باوجود دینی تعلیم کے حصول کو تمام امور پر ترجیح دی چنانچہ آج انگلستان کی سرزمین پر آپ کا شمار مسلک اہلسنت کے اہم علماء کرام اور بلند پایہ قراء حضرات میں ہوتا ہے-

علامہ قاری محمد خان قادری صاحب 15 جنوری 1954ء کو ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے ایک گاؤں کوٹھہ میں معزز و محترم زمیندار گوجر برادری کی ایک گوت گورسی خاندان میں پیدا ہوئے - آپ کے والد محترم چوہدری سکندر خان جو چوہدری رحمت خان کے بڑے صاحبزادے ہیں' علاقہ کی معزز محترم شخصیت ہیں جبکہ آپ کے چچا مکرم چوہدری بہادر خان اور چھوٹے بھائی چوہدری غضنفر اقبال بھی جانی پہچانی شخصیتیں ہیں - علامہ قاری محمد خان صاحب اپنے تین بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں' آپ سے چھوٹے چوہدری غضنفر اقبال اور سب سے چھوٹے بھائی چوہدری تنویر اجمل ہیں - علامہ صاحب نے ابتدائی تعلیم قریبی گاؤں عالم پور گوندلاں سے حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں سے میٹرک کیا جس کے بعد برطانیہ میں مقیم آپ کے چچا چوہدری محمد اقبال صاحب نے آپ کو اپنے پاس بلوالیا اور آپ پندرہ برس کی کم عمر میں دیار پاک کو خیرباد کہہ کر سات سمندر پار سرزمین انگلستان چلے آئے - یہاں آنے کے بعد آپ نے "اولیول" کیا' پھر آپ سات سال تک اپنے چچا مکرم کے کاروبار میں ان کی معاونت کرتے رہے - آپ کاروبار کے سلسلے میں کافی عرصہ ڈنمارک میں بھی رہے - علامہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے ہے اور اس لحاظ سے آپ اپنے خاندان کے پہلے اور واحد فرد ہیں جو دینی علوم کی جانب راغب ہوئے اور عالم دین' خطیب اور قاری بنے-

دینی علوم اور فن قراءت سے اپنی گہری دلچسپی کے حوالے سے تفصیلات بتاتے ہوئے علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ آپ کو بچپن ہی سے تلاوت کلام پاک سننے سے بے حد دلچسپی تھی' تلاوت سن کر آپ پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور خاص طور پر جب آپ سورہ رحمٰن کی تلاوت کے دوران "رب المشرقین و رب المغربین" کے الفاظ سنتے تھے تو آپ کے دل میں پیدا ہونے والی یہ خواہش آپ کو بے چین کر دیتی تھی کہ کاش آپ خود بھی قرآن کریم کی اسی طرح تلاوت کر سکیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ آپ کو ابتدا ہی سے دین کا ذوق و شوق تھا اور آپ عالم دین بننے کے خواہاں تھے لہٰذا آپ نے اس خواہش کی تکمیل کے لئے مختلف علماء کرام سے رابطے کئے اور دینی علوم کی تحصیل کے لئے پاکستان یا ہندوستان کے کسی دار العلوم میں جانے کے سلسلے میں مشاورت کی لیکن اسی مشاورت کے دوران انہیں برطانیہ میں ہی ایسے استاد کامل مل گئے کہ انہوں نے وہیں دینی علوم احسن طریقے سے حاصل کر لئے-

Marfat.com



علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اسلامک سنٹر بری میں مفکر اسلام حضرت علامہ پیر سید عبد القادر شاہ صاحب جیلانی کے خطاب سے قبل ان سے گفتگو فرما رہے ہیں بائیں جانب علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری تشریف فرما ہیں

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ میں نے سب سے پہلے مفتی قاری عبدالرحیم صاحب سے اکتساب فیض کیا اور بری میں ان سے تجوید و قراءت کی تعلیم حاصل کی - میں نے اس سلسلے میں ان سے تین اہم ترین کتابیں "علم التجوید" "فوائد مکیہ" اور "مقدمتہ الجزریہ" پڑھیں' پھر مشق کی - بعدازاں میں نے مفتی صاحب سے درس نظامی کی کتابیں پڑھنا شروع کیں - میں نے قریباً" دس سال تک ان سے اکتساب علم کیا اس کے بعد انہی کے مشورہ سے بریڈفورڈ میں حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن ہزاروی کھلابٹی سے رجوع کیا جو پاکستان کے مایہ ناز عالم دین مفتی عبدالسبحان کھلابٹی کے فرزند ہیں' میں نے تین سال تک مفتی سیف الرحمٰن صاحب سے تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد راچڈیل میں مقیم بنگلہ دیش کے نامور عالم دین حضرت مفتی لقمان فاروقی صاحب سے مزید تین سال تک دینی تعلیم حاصل کی -

علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ میں نے تجوید و قراءت کی مزید اعلیٰ تعلیم محترم مولانا حافظ قاری محمد طیب صاحب سے حاصل کی جو آج کل مانچسٹر میں جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر کے روح رواں ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایک بار میں نے محترم مولانا قاری محمد طیب سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے استاد کا نام بتائیں جو مجھے قراءات سبعہ پڑھا سکتے ہوں' انہوں نے فرمایا کہ میں پڑھا سکتا ہوں - اس وقت وہ بولٹن میں تھے' چنانچہ میں ان سے پڑھنے کے لئے بولٹن جاتا رہا' پھر وہ مانچسٹر میں رہے تو میں ان سے پڑھنے مانچسٹر جاتا رہا' اس کے بعد وہ راچڈیل منتقل ہو گئے تو میں ان کے پاس راچڈیل بھی جاتا رہا - علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ قراءت کی جو روایت حفص ہے وہ کورس کی تین کتابوں علم التجوید'

Marfat.com



حضرت علامہ پیر سید عبد القادر شاہ صاحب جیلانی اسلامک سنٹر بری میں معراج النبیؐ کے موضوع پر خطاب فرما رہے ہیں۔ علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اور صوفی محمد حسین طارق تصویر میں نمایاں ہیں

فوائد مکیہ اور مقدمتہ الجزریہ سے مکمل ہو جاتی ہے' اس کے بعد قراءات سبعہ کی تعلیم ایک طرح کا تخصص ہے' قراءات سبعہ وہ سات قراءات ہیں جو سات مشہور قاریوں کے نام سے منسوب ہیں اور پھر ان سات قراء میں سے ہر قاری کے مزید دو دو شاگرد ہیں - میں نے اس سلسلے کی کتاب "الشاطبیہ" محترم قاری محمد طیب صاحب سے ہی پڑھی- علامہ صاحب نے فرمایا کہ پھر پاکستان کے ایک اور بہت اچھے قاری محترم علی اکبر نعیمی صاحب کچھ عرصہ کے لئے میرے پاس تشریف لائے تو قریباً" ایک ماہ میں نے ان سے مشق کی مہارت حاصل کی- اس طرح وہ فن قراءت و تجوید میں میرے تیسرے استاد ہیں- علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے نہ صرف قراءت اور تجوید کی کتابیں پڑھی ہیں بلکہ اس کی تاریخ کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے- اس وقت میری لائبریری میں فن قراءت و تجوید سے متعلق 50 سے زائد کتابیں موجود ہیں- قاری علی اکبر نعیمی صاحب جب میرے گھر تشریف لائے تو وہ یہ کتابیں دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے ان میں سے بہت سی کتابیں آج تک دیکھی بھی نہیں تھیں-

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ میں نے پہلے چار سال تک ایک قریبی ٹاؤن کی مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دئے لیکن وہاں مجھے تدریس کا موقع نہ مل سکا تاہم سات سال قبل میں نیلسن کی مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے شعبہ تجوید و قراءت سے وابستہ ہو گیا اور اس شعبہ کے صدر مدرس کے فرائض انجام دیتا رہا- اس عرصہ کے دوران میں نے بالغ افراد کو دینی تعلیم بھی دی جبکہ وہاں کے کچھ مدرسین نے بھی مجھ سے دینی تعلیم حاصل کی- اب گزشتہ قریباً دو برس سے میں اسلامک سنٹر بری کی جامع مسجد میں خطابت' امامت' تدریس اور دیگر دینی

Marfat.com

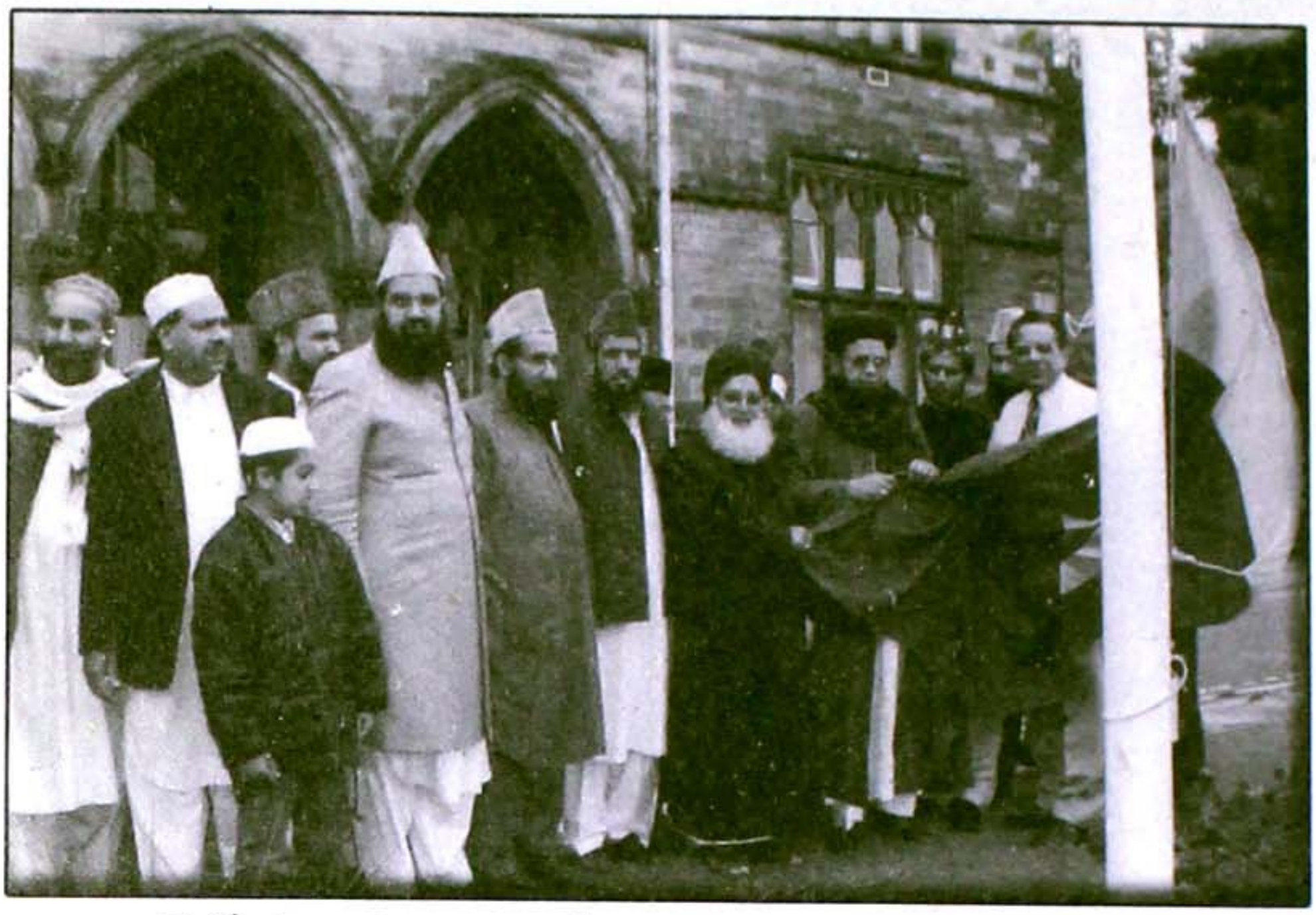

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری کی ایک یادگار تصویر۔ یوم پاکستان کے موقع پر رائچڈیل ٹاؤن ہال میں پرچم کشائی کی تقریب میں علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی، مفتی منیر الزمان صاحب چشتی، قاری زوار بہادر صاحب اور مولانا محمد اعظم صاحب چشتی کے ساتھ

فرائض انجام دے رہا ہوں۔ یہ اسلامک سنٹر اور جامع مسجد ہے اور چرچ سٹریٹ بری میں واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ خریدی گئی تھی پھر اسے توسیع و ترمیم کر کے مسجد کی شکل دی گئی۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس سے قبل میں نے نیلسن میں بالغوں کے علاوہ قریباً" 25 طلباء کو پوری روایت حفص پڑھائی۔ اس پورے کورس میں مذکورہ بالا تینوں کتابوں کے علاوہ حدر اور ترتیل بھی شامل ہے، گویا وہ 25 طلباء مکمل طور پر قاری بن چکے ہیں۔ علامہ قاری محمد خان صاحب کا فرمانا ہے کہ میری اپنی خواہش ہے کہ میں اپنے طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ دینی تعلیمات سے آگاہ کروں نیلسن میں میرے بالغ اور درمیانی عمر کے شاگردوں کی تعداد قریباً" دس تھی لیکن میں ان میں سے کم از کم تین کا تذکرہ ضرور کرنا چاہوں گا جو خود بھی مدرس ہیں۔ ان میں حافظ قاری محمد رشید انور صاحب، مولانا حافظ قاری محمد انور صاحب اور حافظ قاری لعل حسین صاحب شامل ہیں۔ قاری محمد انور صاحب پاکستان سے حفظ کر کے آئے تھے لیکن انہیں فن تجوید اور روایت حفص میں نے پڑھائی۔ حافظ رشید انور صاحب نے بھی بچپن میں حفظ کیا تھا، انہیں ایک ایسے استاد کی تلاش تھی جو انہیں علم تجوید اور قراءت پڑھا سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حافظ رشید انور صاحب کو علم التجوید و قراءت اور دیگر علوم سیکھنے کی سچی لگن تھی گو کہ وہ لنکا سٹر اینڈ مور کم کالج میں فنانشیل سروسز منیجر جیسے اہم عہدے پر فائز ہیں لیکن وہ پابندی سے اپنی ڈیوٹی سے واپس آنے کے بعد محض چند منٹ گھر میں ٹھہر کر مجھ سے پڑھنے کے لئے آجاتے تھے وہ مجھ سے علم التجوید، فوائد مکیہ اور مقدمتہ الجزریہ اور پوری روایت حفص پڑھ چکے ہیں اور حدر اور مشق

Marfat.com



علامہ قاری محمد خان صاحب قادری علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کے ہمراہ نیلسن میں میلادالنبیؐ کے جلوس کی قیادت فرمارہے ہیں

بھی کر چکے ہیں ' اس کے بعد انہوں نے کتاب الصرف 'کتاب النحو عربی گرامر' منطق اور درس نظامی کی دیگر کتب پڑھیں - مولانا حافظ رشید انور صاحب کے والد مکرم بھی بہت بڑے عالم تھے لیکن وہ ان کے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے - حافظ لعل حسین صاحب بھی بہت اچھے اور خوش آواز قاری ہیں ' انہوں نے بھی مجھ سے تجوید اور روایت حفص پڑھی ہے - میں نے راچڈیل میں بھی قریباً" تین سال تک بالغ افراد کو دینی تعلیم دی ہے جن میں 16 سال کے نوجوانوں سے لے کر 80 سال تک کے بزرگ شامل تھے - میں نے تجوید کے موضوع پر ایک کتاب "نالج آف تجوید" انگلش میں تحریر کی ہے -

اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ آپ نے 1992ء میں مفکر اسلام حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا -

1970ء کے عشرہ میں برطانوی مسلمانوں کے دینی حالات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ جب میں 1969ء میں برطانیہ آیا تو یہاں مساجد بہت کم اور علمائے اہلسنّت نہ ہونے کے برابر تھے - پاکستان میں ' میں نے دنیاوی تعلیم تو حاصل کرلی تھی لیکن قرآن مجید نہیں پڑھا تھا میں اس مقصد کے لئے ایک مسجد میں گیا ' مولانا صاحب کسی دوسرے مسلک کے تھے ' میں نے ان سے عرض کی کہ میں قرآن مجید پڑھنا چاہتا ہوں تو انہوں نے میری حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے کہا "نامعقول اتنے بڑے ہو گئے ہو اور ابھی تک قرآن مجید نہیں پڑھا" اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی لیکن ان مولانا صاحب کی وہ بات میرے ذہن پر اس طرح نقش ہوئی کہ میں بڑی عمر کے لوگوں کو زیادہ توجہ سے دینی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ تعلیم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی ' بہرحال ابتدا میں مساجد اور علماء کی تعداد بہت کم تھی ' پھر یہاں ماحول تبدیل ہوتا گیا اور علماء اہل سنت کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا - علماء اہلسنّت نے برطانیہ میں

Marfat.com



علامہ قاری محمد خان صاحب قادری مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں ایک نعت کانفرنس کے دوران تاج الدین صاحب اوکاڑوی، صوفی ریاض حسین خانیوالی اور دیگر نعت خواں حضرات کے ساتھ تشریف فرما ہیں علامہ صاحب کے شاگرد حافظ قاری لعل حسین صاحب نعت پیش کر رہے ہیں

بہت اچھا کردار ادا کیا اگر وہ نہ ہوتے تو یہاں دین کی جو ترقی و ترویج نظر آ رہی ہے وہ نہ ہوتی، علمائے کرام ہی نے یہاں آ کر لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا، ورنہ یہاں اکثر لوگوں کو دین کا پتہ ہی نہیں تھا۔ بہت سے لوگ مغرب کی رنگینیوں میں کھو گئے تھے اور اگر علماء کرام نہ آتے تو شاید میں بھی عالم نہ بن سکتا، برطانیہ میں آپ کو میری عمر کا کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو یہیں دینی تعلیم حاصل کر کے علماء کی صف میں شامل ہوا ہو۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ اب لوگ بہت بڑی تعداد میں دین کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور اس صورتحال کے تناظر میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ علماء کرام کو انگریزی پر لازمی عبور ہونا چاہئے اس لئے کہ یہاں کی نئی نسل کی مادری زبان انگریزی ہے وہ پنجابی اور اردو سمجھ تو لیتے ہیں لیکن اگر کوئی مسئلہ سمجھنا ہو تو وہ اسے انگریزی ہی میں بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں۔ میں برطانیہ میں واحد قاری ہوں جو بچوں کو انگریزی میں تجوید پڑھا رہا ہوں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ نئی نسل تک اہلسنت کی تعلیمات پہنچانے کے لئے اہل سنت کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ ہونا بہت ضروری ہے تاکہ بچوں کے ذہنوں میں عشق رسول پاکؐ جاگزیں کیا جا سکے۔ میری کوشش ہے کہ اردو کی دینی کتابوں کا زیادہ سے زیادہ انگریزی میں ترجمہ کیا جائے تاکہ یہاں کی نئی نسل اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن اکثر مساجد میں جو علمائے کرام پاکستان سے تشریف لاتے ہیں وہ انگریزی سے نابلد ہوتے ہیں وہ خود بچوں

Marfat.com

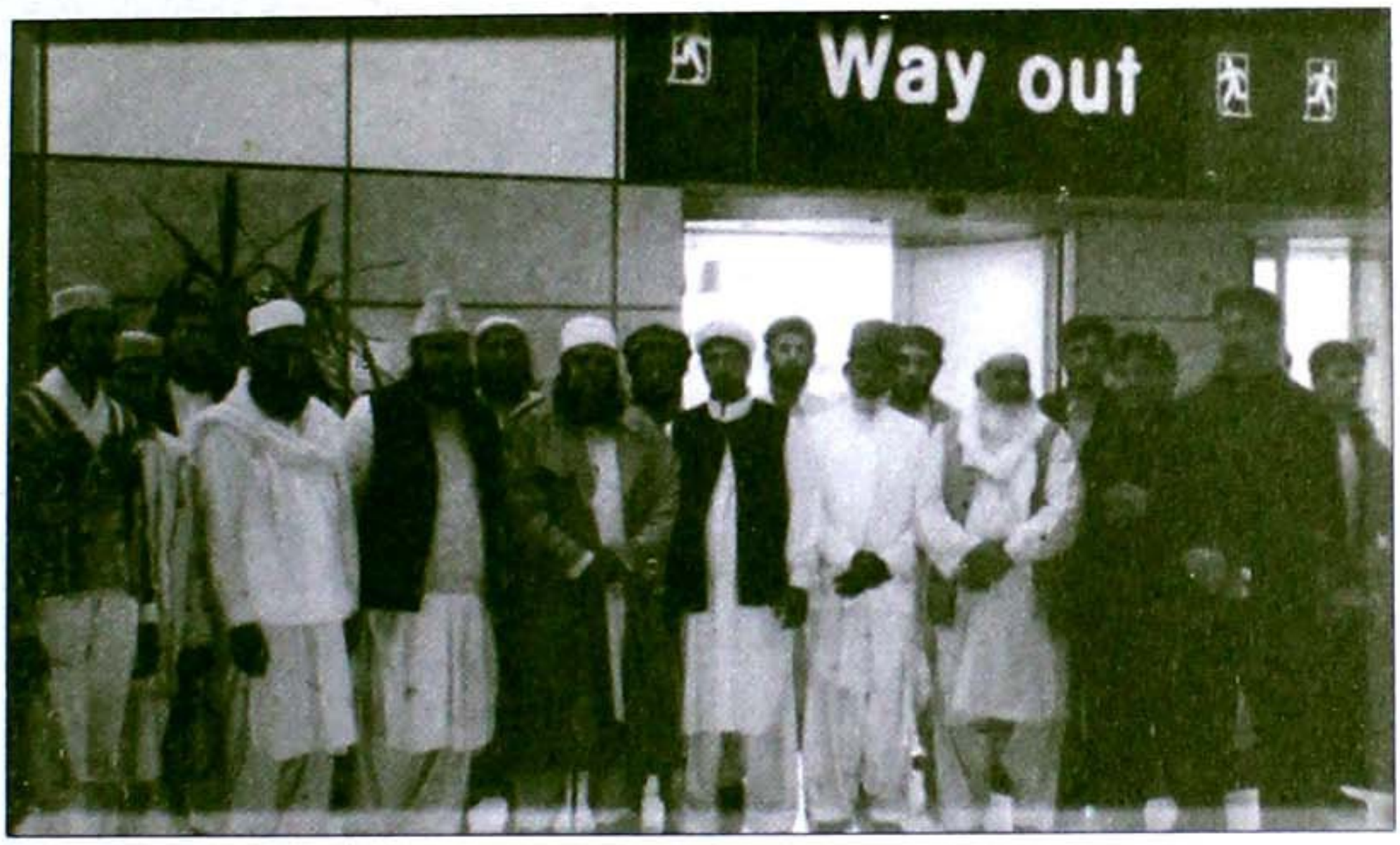

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری مناظر اہل سنت علامہ مفتی محمد سعید صاحب اسعد اور علامہ حافظ محمد سعید صاحب کے ساتھ۔ مانچسٹر ایرپورٹ پر ایک الوداعی تصویر

سے انگریزی سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس سے علماء کا وقار ختم ہو جاتا ہے' کیونکہ طالب علم کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا استاد لائق اور قابل ہو اس لئے جو استاتذہ بچوں کو انگریزی میں دینی علوم سمجھاتے ہیں وہ ان سے نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ ان کا بہت احترام بھی کرتے ہیں۔ علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے علماء کرام آپس میں تعاون نہیں کرتے کیونکہ شاید وہ ابھی تک پوری طرح اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے حالانکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے کہ علماء کرام اور مدرسین کو انگریزی پر عبور حاصل ہو۔

مساجد میں بعض ناخوشگوار واقعات کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے ذاتی طور پر ایسے کسی واقعہ سے سابقہ نہیں پڑا لیکن ایسے واقعات دیکھنے کا تجربہ بہت ہوا ہے کیونکہ میں بچپن سے یہاں ہوں۔ چونکہ میں مالی لحاظ سے الحمدللہ آسودہ حال ہوں اس لئے میں جہاں بھی دین کے حوالے سے کام کرتا ہوں وہاں واضح کردیتا ہوں کہ مجھے جھگڑا پسند نہیں اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو فبہا ورنہ جب آپ لوگ چاہیں تو مجھے اشارہ کردیں میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا۔ لیکن یہاں برطانیہ میں مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان سے جو امام صاحبان تشریف لاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر دانستہ یا نادانستہ یہاں کی مساجد میں موجود دو تین گروپوں میں سے کسی ایک گروپ کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں اور جب تک وہ گروپ انتظامیہ میں رہتا ہے تو مولانا صاحب بھی موجود رہتے ہیں لیکن جب الیکشن میں دوسرا گروپ جیت جاتا ہے تو وہ پہلی فرصت میں امام صاحب کو اس لئے فارغ کردیتا ہے کہ وہ پہلے گروپ کے ساتھ تھے' یہ باتیں جھگڑے اور فساد کا باعث بنتی ہیں۔

Marfat.com



علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اپنے بڑے صاحبزادے قاری محمد حسن خان (دائیں) اور شاگردوں قاری شمریز رضاخان' حافظ قاری محمد انور صاحب' قاری شکیل ابرار صاحب اور قاری سید شمیم شاہ صاحب کے ساتھ

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے برطانیہ میں نئی نسل کے لئے مجموعی دینی صورتحال کو بہتر بنانے کے حوالے سے تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ میں ہمارے مسلمان بچے بہت ذہین اور باصلاحیت ہیں' اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ ذہانت سے مالا مال کیا ہے اور ان میں دین سے محبت کا جذبہ بھی فراواں ہے اس لئے علماء کرام کو چاہئے کہ وہ لوگوں یا کمیٹی کے معاملات میں ملوث ہونے کے بجائے ان ذمہ داریوں پر توجہ دیں جو انہیں سونپی جاتی ہیں اور بچوں کو محنت سے پڑھائیں تاکہ وہ اچھے عالم' قاری اور مقرر و مدرس بن سکیں - جو بچے مساجد میں آتے ہیں وہ بہت اچھے اور دینی ذوق رکھنے والے ہوتے ہیں - والدین بھی بچوں کو مساجد کی طرف بھیجیں اور علماء کرام بھی توجہ دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کامیابی حاصل نہ ہو-

برطانیہ میں تبلیغ و ترویج دین کے لئے مشائخ عظام اور علماء کرام کی خدمات کے بارے میں قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ دین کی ترویج کے حوالے سے مشائخ نے یہاں بہت کام کیا ہے' اسی طرح بہت سے علماء کرام ہیں جن کی نمایاں خدمات ہیں - حضرت مولانا محمد حنیف رضوی صاحب جن کا تعلق ہندوستان سے ہے اور جو ان دنوں بولٹن میں ہیں' ابتداء میں یہاں آئے تھے وہ بہت مخلص عالم دین ہیں اور انہوں نے یہاں احیائے دین کے لئے بہت کام کیا ہے - ان کے علاوہ محمد سلیم نقشبندی مرحوم اور حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقیؒ مرحوم نے بھی بہت زیادہ کام کیا ہے - جبکہ پیر سید معروف حسین شاہ نوشاہی صاحب نے بھی اس حوالے سے بہت نمایاں کام کیا ہے کہ انہوں نے بہت سے نامور علمائے کرام

Marfat.com

جن میں مولانا ارشد القادری ' علامہ ابو المحمود نشتر' مولانا قمرالزماں اعظمی اور مولانا سیف الرحمان ہزاروی کھلا بٹی بھی شامل ہیں ' کو برطانیہ بلوایا - میں جب بریڈ فورڈ میں مولانا سیف الرحمان صاحب کھلا بٹی سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتا تھا تو پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بھی میری ملاقات ہوا کرتی تھی- دینی اور تبلیغی حوالے سے یہاں ان کی بہت عظیم خدمات ہیں-

ایک سوال کے جواب میں علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ صوفیاء کرام کے پیغام کو عام کرنے کے لئے یہاں خاصی کوششیں ہو رہی ہیں - بری میں اس مقصد کے لئے حضرت میاں محمد بخش میموریل کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کا اولین مقصد یہ ہے کہ یہاں ان کے کلام اور پیغام کو عام کیا جائے اس کار خیر میں میرے ساتھ احمد وارث نظامی صاحب اور محمد اشرف صاحب بھی بھرپور طریقے سے شامل ہیں ' ہم حضرت میاں محمد بخش میموریل کمیٹی کی جانب سے ایک سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں اور کمیٹی کے زیر اہتمام دیگر شہروں میں بھی ایسی صوفیانہ کانفرنسوں کا انعقاد کراتے ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ دین کے سلسلے میں وہ برطانیہ کے دوسرے شہروں کا دورہ بھی کرتے ہیں جبکہ میلاد شریف ' معراج النبیؐ اور دیگر مذہبی ایام کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعات اور کانفرنسوں میں شرکت اور خطاب کے لئے بھی برطانیہ کے دیگر شہروں میں جاتے رہتے ہیں -

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ وہ مرکزی جماعت اہلسنّت کے رکن ہیں - اور اس میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ میری دلی خواہش ہے کہ سواد اعظم اہلسنّت متحد ہوں اور مسلک اہلسنّت کے تمام گروپ متحد ہو جائیں ' اگر ہم باہمی اختلافات کو فراموش کر کے متحد نہ ہوئے تو ہمارا شیرازہ بکھر جائے گا اور اہلسنّت کی طاقت ختم ہو جائے گی ' اس وقت یہاں مسلک اہلسنّت کا اتحاد سب سے اہم ضرورت ہے اور ہم سب کو مل کر اس کے لئے کام کرنا چاہئے ' ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے تمام اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد ہو کر ڈٹ جانا چاہئے کیونکہ اس وقت اسلام دشمن قوتوں کا محاسبہ نہ کیا گیا تو یہ مزید زور پکڑ لیں گی ' ہم اتحاد کے ذریعہ ہی ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں -

برطانیہ میں حقیقی قراء کرام کی ایک تنظیم کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے علامہ قاری محمد خان قادری صاحب نے فرمایا کہ ایسی تنظیم کا قیام نہ صرف فن قراءت کے فروغ اور مسلمانوں میں قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھے جانے کے لئے بلکہ ایسے لوگوں کے سدباب کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے جو قراءت کے فن کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں اور خود کو قاری کہلا کر ہمارے سادہ لوح بھائیوں کو دھوکہ دے رہے ہیں - تاہم جو صحیح معنوں میں قاری ہیں وہ ایسے لوگوں کو بخوبی جانتے اور پہچانتے ہیں - ان کے علاوہ بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو خوش آواز اور خوش گلو ہوتے ہیں لیکن وہ فن قراءت سے بے بہرہ ہوتے ہیں ' عام لوگ ان کے بارے میں بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ بڑے قاری ہیں لیکن یہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر سچ بات کہہ دی جائے تو لوگ برا مان جاتے ہیں اور سچ بولنے والے کے خلاف محاذ بنا کر پروپیگنڈہ

Marfat.com

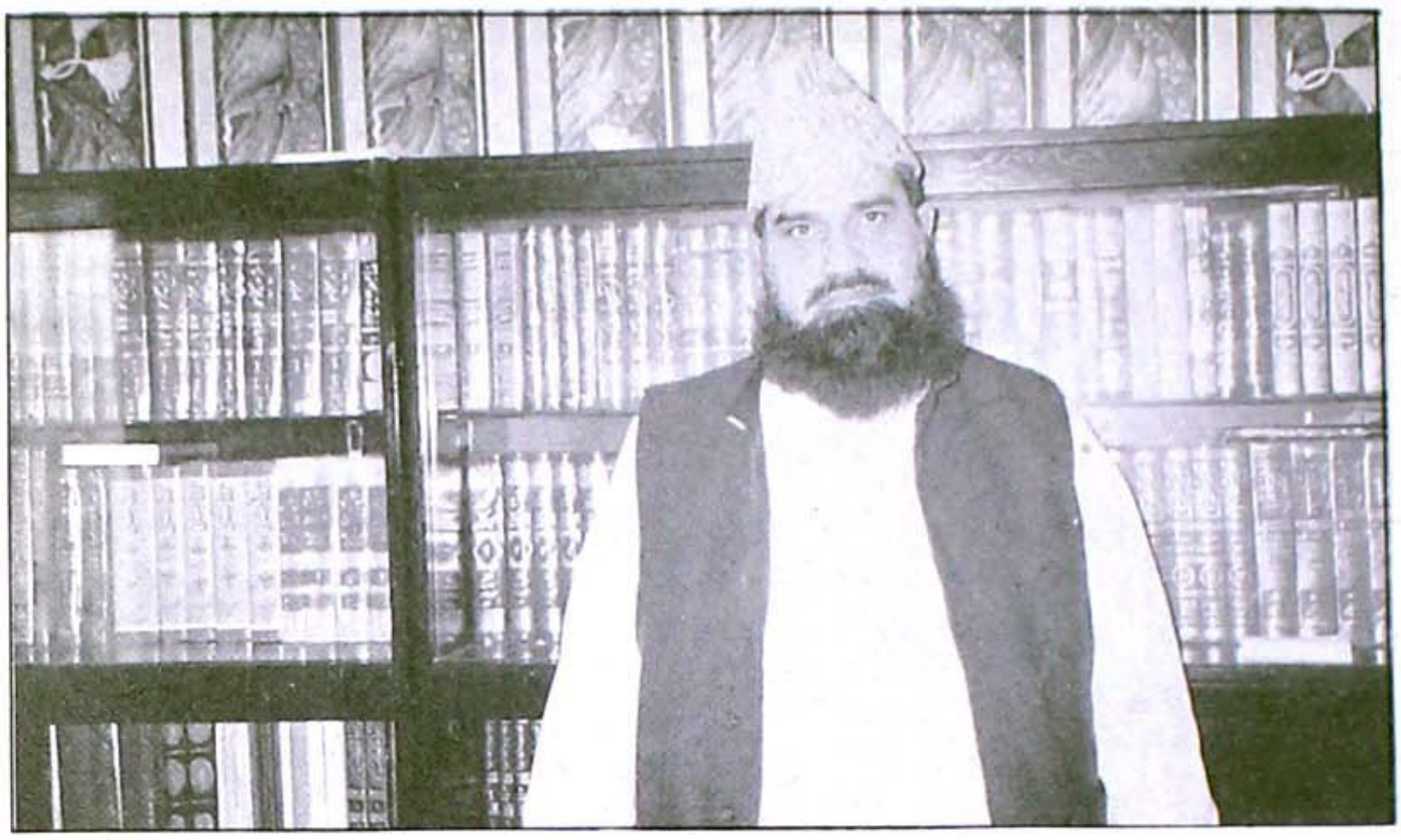

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اپنے کتب خانہ میں

شروع کردیتے ہیں - مجھے اس سلسلے میں بہت تلخ تجربہ ہوا ہے لیکن پھر بھی میں نے فن قراءت کے تحفظ اور اس کے فروغ کے لئے ہمیشہ ڈنکے کی چوٹ پر سچ بات کہی ہے - میں نے نیلسن میں مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں کہ قراءت کے حقیقی علم اور فن کو فروغ دینے کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے - لوگوں کو مساجد میں پڑھائیں گے ' وہاں نہ ہو سکا تو ان کے گھروں پر پڑھائیں گے ' ہال کرایہ پر لے کر پڑھائیں گے -

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نے فرمایا کہ وہ برطانیہ کے قراء کی تنظیم کے قیام کے سلسلے میں اپنے بہت سے ساتھیوں سے صلاح شورے کر چکے ہیں اور مزید کر رہے ہیں - آپ نے توقع ظاہر کی کہ آپ بہت جلد اس تنظیم کو عملی شکل دینے میں کامیاب ہو جائیں گے - آپ نے فرمایا کہ تنظیم کے قیام کا مقصد محض عہدوں کی تقسیم نہیں ہے بلکہ ہم انشاء اللہ اس تنظیم کو بامقصد بنائیں گے ' فن قراءت و تجوید کے فروغ کے لئے عملی اقدامات کریں گے تاکہ مساجد میں اور گھروں میں قرآن صحیح طور پر پڑھا جا سکے ' مساجد کے زیادہ سے زیادہ آئمہ حضرات اس فن سے واقف ہوں تاکہ وہ دوران نماز صحیح تلاوت کر سکیں - یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ بہت سے امام نماز کے دوران قرآنی آیات کا صحیح تلفظ بھی ادا نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے آیات کے معنی نہ صرف تبدیل بلکہ بعض جگہ بالکل الٹ ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف نمازی حضرات ہمیشہ کے لئے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ آیات کا صحیح تلفظ وہی ہے جو امام صاحب نے ادا کیا ہے - قاری صاحب نے فرمایا کہ ان حضرات کے لئے جو فن قراءت سے محبت رکھتے ہیں ' میرا یہ پیغام ہے کہ وہ جراءت کے ساتھ ایسے لوگوں کی نشاندہی کریں جو اس فن سے ناواقف ہونے کے باوجود خود کو قاری کہلوا کر دھوکہ دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام اسلام اور قرآن مجید سے

Marfat.com

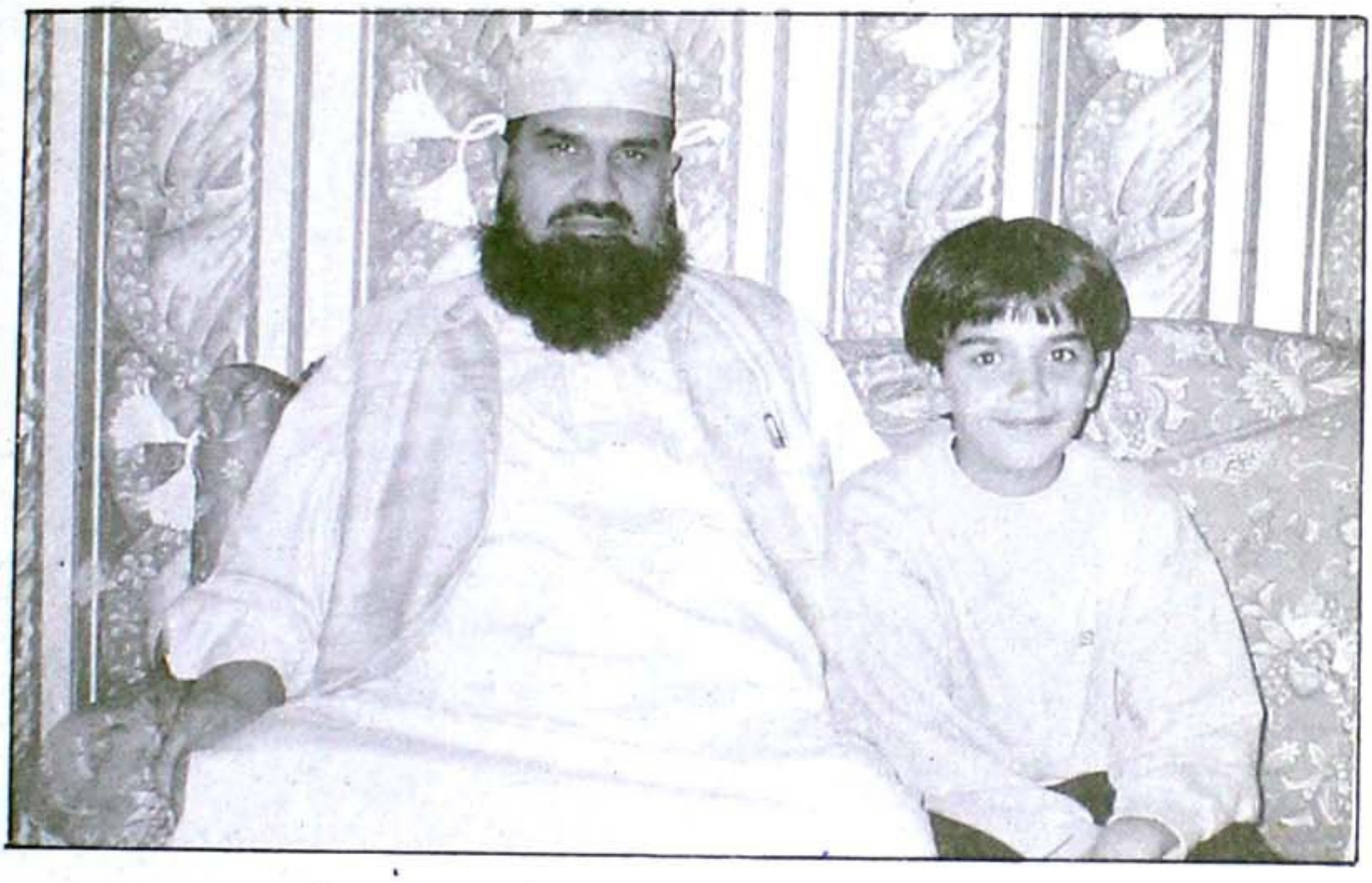

علامہ قاری محمد خان صاحب قادری اور ان کے چھوٹے صاحبزادے محمد حسین خان

دشمنی ہے اور اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کا سدباب کرنے کے لئے حق گوئی سے گریز نہ کرے۔

علامہ قاری محمد خان صاحب نے فرمایا کہ آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے قاری محمد حسن خان کو بھی فن قراءت اور تجوید کی تعلیم دی ہے۔ قاری محمد حسن خان نے مفتی عبدالرحیم صاحب اور خود اپنے والد علامہ قاری محمد خان صاحب سے یہ تعلیم حاصل کی اور اب دینی علوم کی مزید کتابیں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے بھی مفکر اسلام حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔علامہ صاحب نے فرمایا کہ قاری شمریز رضا خان ' قاری محمد حسن خان ' قاری مجاہد جمشید ' قاری راجہ عدیل زمان اور قاری محمد اسمٰعیل ان کے ایسے انتہائی ہونہار اور باصلاحیت شاگردوں میں سرفہرست ہیں جو پوری "روایت حفص" مکمل کر چکے ہیں ' حدر اور ترتیل سے بھی مشق کر چکے ہیں اور اب ان سے صرف و نحو ' منطق اور عربی گرامر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ان میں سے اکثر نوجوان بہت اچھے نعت خواں بھی ہیں۔ علامہ قاری محمد خان قادری صاحب خود بھی ایک صاحب طرز اور منفرد انداز رکھنے والے ثناخوان مصطفےٰ ہیں اور آپ کو اس بات پر فخر ہے کہ آپ اپنے مخصوص انداز میں رسول کریمؐ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ علامہ صاحب نعتوں کے انتخاب میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ عقیدت و احترام کا کوئی پہلو نظر انداز نہ ہو۔

Marfat.com

علامہ حافظ القاری حیدر علی مجاہد نقشبندی مجددی

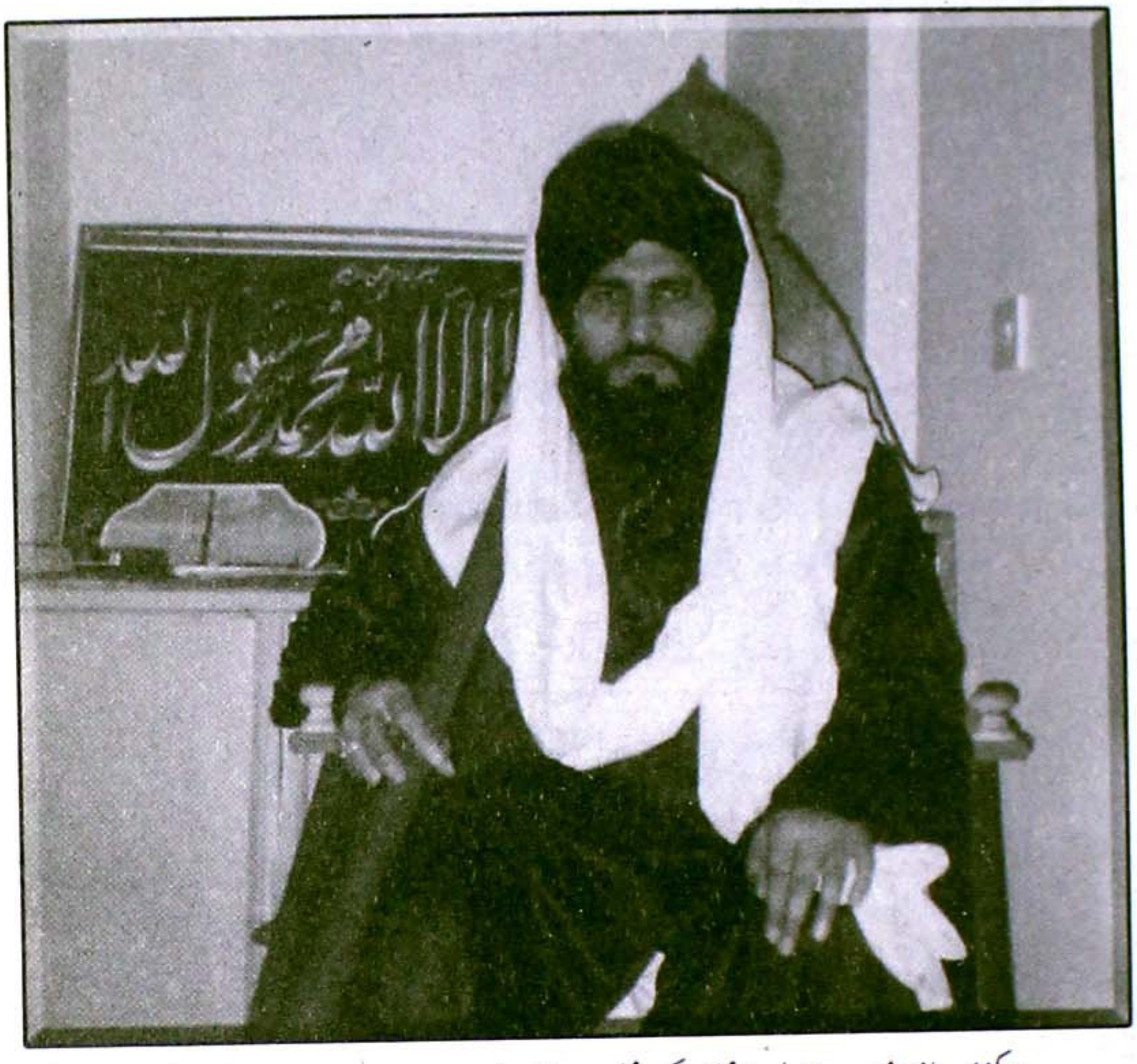

مرکزی جامع مسجد رضا ہڈرز فیلڈ کے خطیب و امام ' صدر مدرس اور جمعیت علماء اہل سنت یو کے کے سکریٹری جنرل علامہ حافظ قاری حیدر علی مجاہد صاحب نقشبندی مجددی (جنہیں 6 ستمبر65ء کی صبح واہگہ بارڈر پر پاک فوج کی آمد سے قبل دشمن پر گولی چلانے اور پھر 17 دن تک اگلے مورچوں پر جنگ کرنے کا اعزاز حاصل ہے) ایک بلند پایہ عالم دین ' خطیب اور علم تجوید و فن قراءت کے استاد ہیں - آپ 1947ء میں لاہور کے نزدیک ملتان روڈ اور رائے ونڈ روڈ کے درمیان واقع ایک گاؤں جلیانہ میں پیدا ہوئے- آپ کا تعلق راجپوت قوم سے ہے - آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی صوفی امام دین صاحبؒ تھا اور آپ پیشہ کے اعتبار سے زمیندار تھے۔

علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے اپنے والد گرامی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد صاحب قبلہ انتہائی دیندار ' پرہیز گار اور خدا ترس انسان تھے - ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ آپ کی کافی معرکہ آرائی رہی اور آپ نے ہمیشہ کامیابی حاصل کی - آپ جوانی ہی میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ سے وابستہ ہو گئے تھے اور آپ نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے

Marfat.com



علامہ حیدر علی مجاہد صاحب اپنے گاؤں میں مولانا قاری محمد یونس صاحب شرقپوری' حافظ قاری عطاء المصطفےٰ صاحب' اپنے صاحبزادہ محمد فیاض المصطفےٰ اور حافظ محمد اصغر علی صاحب کے ساتھ

برادر عزیز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی - علامہ صاحب نے فرمایا کہ والد گرامی خود تعلیم یافتہ نہیں تھے لیکن انہیں دین اور دینی تعلیم سے بے حد لگاؤ تھا - وہ بیعت ہونے کے بعد پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے - تہجد' چاشت' اشراق' اوابین اور بکثرت ورد درود شریف کی آخری دم تک پابندی کرتے تھے' ہر جمعہ کی نماز پابندی کے ساتھ اپنے مرشد کے ہاں شرقپور شریف جا کر ادا کرتے تھے اور اس مقصد کے لئے اپنے گاؤں سے پیدل دریائے راوی پار کر کے تقریباً" آٹھ میل کا راستہ طے کر کے مرشد کی خدمت میں شرقپور پہنچتے تھے - پیرو مرشد بھی ان سے بے حد شفقت فرماتے تھے - انہیں اپنے پیرو مرشد سے والہانہ عقیدت تھی' آخری عمر میں جب بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے اتنا زیادہ پیدل نہیں چل سکتے تھے تو گھوڑی پر شرقپور شریف جاتے تھے -

علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے اپنے والد محترم کے بارے میں مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار وہ بیمار ہوئے' پیشاب بند ہو گیا' انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا - ڈاکٹروں نے آپریشن کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا جب دوسرا آپریشن کرنے کا فیصلہ ہوا تو وہ پریشان ہو گئے - صبح آپریشن تھا' رات کو اپنے خالق حقیقی اور رسول کریمؐ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا کی اور اپنے پیرو مرشد کو (جن کا چند سال قبل وصال ہو چکا تھا) یاد کیا - اسی عالم میں آنکھ لگ گئی' خواب میں پیرو مرشد کی زیارت ہوئی - مرشد نے فرمایا' امام دین کیوں گھبرا گئے ہو؟ عرض کیا' حضور پہلے آپریشن ہوا تو بہت تکلیف ہوئی تھی اب دوبارہ آپریشن ہونے والا ہے - مرشد نے فرمایا' اٹھو اور جا کر پیشاب کرو - اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی' بے خودی کے عالم میں بیڈ سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے گئے اور ساری شکایت رفع ہو گئی - صبح جب ڈاکٹر آپریشن کے لئے

Marfat.com



علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد اپنے استاد علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ صاحب شرقپوری خلیفہ علی پور شریف وبغداد شریف' مولانا پیر خادم حسین صاحب شرقپوری اور محمد یٰسین صاحب کے ساتھ

لے جانے لگے تو انہوں نے کہا کہ اب کسی آپریشن کی ضرورت نہیں' میری مشکل آسان ہو چکی ہے۔

اپنی دینی تعلیم کے حصول کے حوالے سے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ والد گرامی نے شرقپور شریف میں بیعت ہونے کے بعد ہم چھ بھائیوں میں سے میرے بڑے بھائی صاحب علامہ مولانا دوست محمد صاحب نقشبندی کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے مدرسہ جامعہ حضرت میاں صاحب حزب الرسول میں درس نظامی کی تعلیم کے لئے داخل کرا دیا تھا۔ جب وہاں حفظ قرآن کا شعبہ قائم ہوا تو مجھے بھی قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے وہاں داخل کرا دیا گیا۔ شرقپور شریف میں میرے حفظ کے استاد محترم قاری محمد اسماعیل صاحب تھے جن کا بعد میں وصال ہو گیا' وہ اپنے والد کی عیادت کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں سانپ نے ڈس لیا' اس طرح انہیں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم حفظ کرنے میں مجھے دو ڈھائی سال کا عرصہ لگا' آخری چند پارے جامعہ نظامیہ لاہور میں مکمل کئے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد میں نے 1960ء میں درس نظامی کے لئے جلو موڑ لاہور نزد واہگہ بارڈر کنزالعلوم جامعہ لاثانیہ رضویہ میں داخلہ لے لیا' ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ والد گرمی کا وصال ہو گیا۔ جامعہ لاثانیہ رضویہ میں میرے استاد مکرم حضرت علامہ مفتی قاضی پیر سید مزمل حسین شاہ صاحب شرقپوری خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ علی پور شریف تھے' آپ جامعہ کے صدر مدرس تھے۔ میں کچھ عرصہ ان سے اکتساب علم کرتا رہا لیکن پھر کچھ ایسے حالات ہوئے کہ وہ چیچہ وطنی شریف لے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا وہاں پر قبلہ مفتی صاحب نے نور المساجد میں جو کہ علاقہ کی بہت بڑی مسجد ہے' ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔ میں نے بھی چند ماہ وہاں قیام کیا پھر شرقپور شریف واپس آ گیا۔ بعد میں مفتی صاحب بھی وہیں

Marfat.com



علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد سٹی ہال شیفیلڈ میں جلسہ عام میں مجاہد اول سردار عبدالقیوم خاں صاحب کے ساتھ

تشریف لے آئے اور جامعہ حضرت میاں صاحب حزب الرسول میں صدر مدرس کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ بڑے بھائی مولانا دوست محمد صاحب نقشبندی بھی اس وقت تک شرقپور شریف میں ہی تھے۔ انہوں نے وہاں سے درس نظامی مکمل کیا اور اس کے بعد دورہ حدیث مدرسہ حزب الاحناف لاہور اور جامعہ رضویہ فیصل آباد سے مکمل کیا جبکہ دورہ قرآن شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی صاحب سے مکمل کیا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے جامعہ انوارالعلوم ملتان میں حضرت علامہ مفتی غلام مصطفٰے رضوی صاحب سے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور قاری لعل دین صاحب سے تجوید کی تعلیم حاصل کی اور مشق بھی ان ہی سے کی۔ میں نے 1968ء میں جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ غلام رسول صاحب رضوی سے دورہ حدیث مکمل کیا اور وہیں قاری علی احمد صاحب روہتکی اور قاری وارثی صاحب سے تجوید کی مزید تعلیم حاصل کی۔ میں نے دورہ تفسیر قرآن جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور میں شیخ القرآن علامہ فیض احمد صاحب اویسی اور علامہ مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی اور مفتی شرف الدین صاحب سے مکمل کیا۔ میرے منطق کے استاد جامع معقول و منقول علامہ سید عباس علی شاہ صاحب رضوی ہیں جن کا شمار نامور اور جید علماء کرام میں ہوتا ہے۔ آپ کنزالعلوم جامعہ لاثانیہ رضویہ جلو موڑ میں صدر مدرس تھے۔

بیعت کے حوالے سے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ میں نے دوران تعلیم ہی پیر طریقت بدرالمشائخ حضرت الحاج میاں غلام احمد صاحبؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شریف کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔

Marfat.com

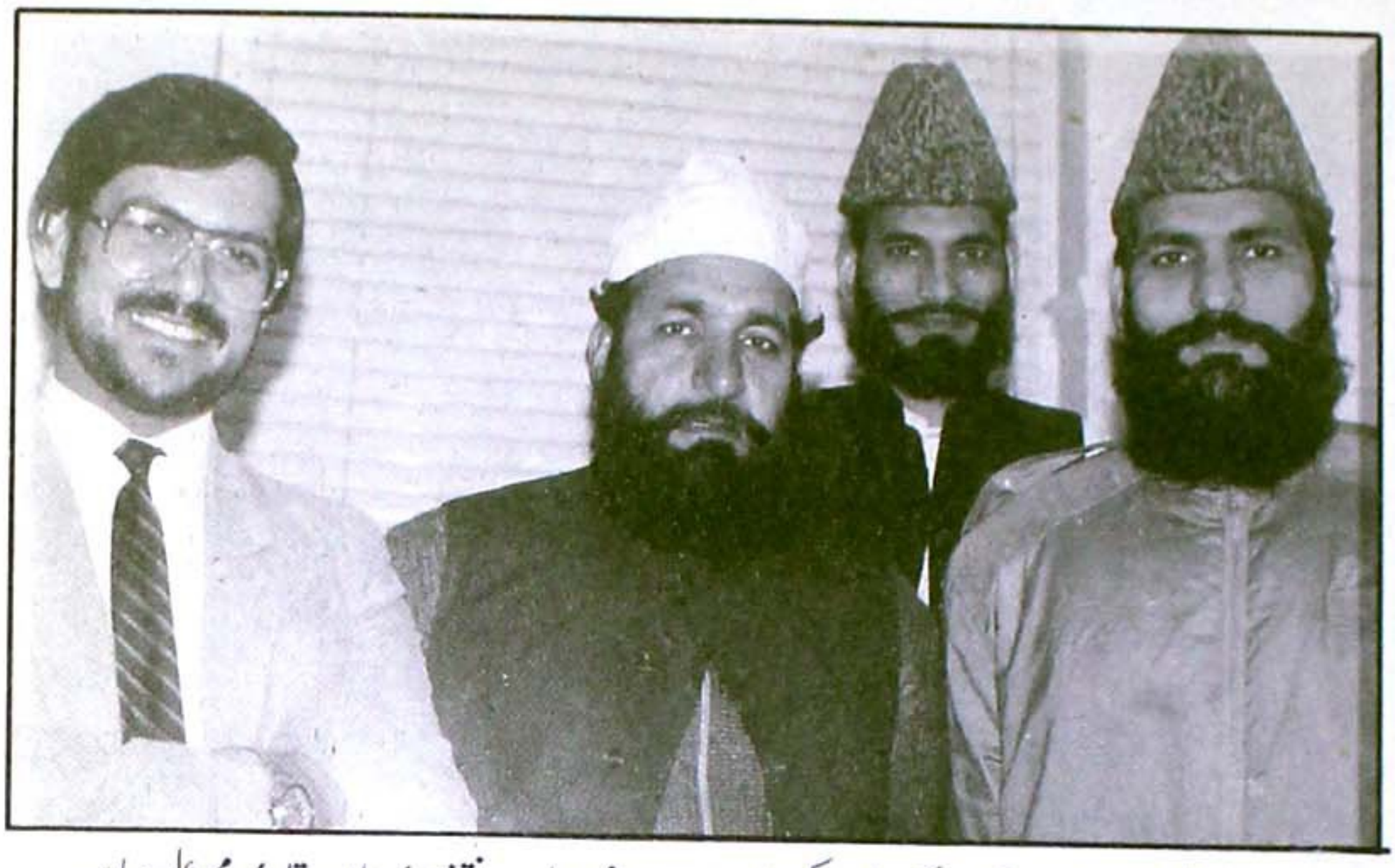

علامہ حیدر علی مجاہد صاحب' ان کے برادر اکبر علامہ دوست محمد صاحب نقشبندی علامہ قاری محمد علی صاحب نقشبندی اور کونسلر راجہ خوشنود خان

پیرو مرشد سختی سے شریعت مصطفےٰؐ پر خود بھی عمل کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی سختی سے عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ جس تقریب میں جلوہ افروز ہوتے' خواہ وہ عرس کی محفل ہو' میلاد شریف ہو یا کوئی جلسہ ہو' جس کی داڑھی سنت کے مطابق نہیں ہوتی تھی اسے تلاوت قرآن' نعت خوانی یا تقریر کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ میرے مرشد کی کرامتیں تو بے شمار ہیں لیکن شریعت مصطفےٰؐ پر استقامت آپ کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ تصنع' بناوٹ اور شہرت سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ نے تحریک نظام مصطفےٰؐ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' قومی اتحاد کے ٹکٹ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا۔ چونکہ سیاسی طور پر آپ کا تعلق جمعیت علماء پاکستان سے تھا اس لئے آپ اپنے تمام مریدوں کو سختی کے ساتھ قومی اتحاد کا ساتھ دینے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ مجددی تھے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ماننے والے تھے' اس لئے کسی جابر حکمراں کی پروا نہیں کرتے تھے۔ 1997ء میں ربیع الاول کے مہینے میں تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے صاحبزادے حافظ محمد ابوبکر صاحب آپ کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔

علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ میرے بڑے بھائی علامہ دوست محمد صاحب نقشبندی میرے مرشد کے والد گرامی اور حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے برادر عزیز حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری سے بیعت تھے' میرے والد صاحب بھی انہی سے بیعت تھے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ علامہ دوست محمد صاحب محکمہ اوقاف میں خطیب تھے' علاوہ ازیں انہوں نے مسجد بابا بلھے شاہؒ' مسجد نور لاہور' مرکزی مسجد رائے ونڈ اور لال مسجد قصور پورہ میں بھی خطابت و امامت کے فرائض انجام دئے۔ آج کل وہ میرے مدرسہ جامعہ محمدیہ فیض القرآن طیبتہ البنات میں صدر مدرس

Marfat.com

کے فرائض انجام دے رہے ہیں ' ان کے علاوہ ایک اور مدرس قاری محمد شفیع صاحب بھی وہاں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں - میری پانچ بیٹیوں میں سے دو بیٹیاں حافظ قرآن ہیں اور ایف اے تک تعلیم حاصل کر چکی ہیں جبکہ چھوٹی بیٹی سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن بھی حفظ کر رہی ہے دونوں بیٹیاں جو حافظہ ہیں ' جامعہ محمدیہ فیض القرآن طیبتہ البنات میں بچیوں کو تعلیم دے رہی ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ پہلے میرے بڑے بھائی دینی تعلیم کی طرف آئے ' پھر میں آیا - اس کے بعد میرے بھتیجے ' بھانجے ' بیٹیاں ' بھتیجیاں اور بھانجیاں دینی تعلیم کی طرف آئیں - اس طرح ہمارے خاندان میں دو درجن سے زائد حفاظ ہیں -

پاکستان میں اپنی دینی و تدریسی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ میں نے دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد قصور میں جامعہ حنفیہ مسجد صرافہ بازار میں کچھ عرصہ خدمات انجام دیں - اس کے بعد رائے ونڈ جامعہ نقشبندیہ مجددیہ میں بھی کچھ عرصہ صدر مدرس کی حیثیت سے درس قرآن دیتا رہا یہ مدرسہ میرے دوست مفتی مقبول احمد صاحب مرحوم کا ہے - بعدازاں میرے پیرو مرشد مجھے اپنے مدرسہ ' جامعہ میاں صاحب حزب الرسول کے لئے شرقپور شریف لے گئے - وہاں میں نے تین چار سال قرآن کریم حفظ اور ناظرہ کی تعلیم دی - حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری (جن کا اب شیفیلڈ میں اپنا مدرسہ ہے) ' محقق اہلسنّت علامہ مولانا عبدالمجید صاحب (جو برسٹل انگلینڈ میں خدمت دین میں مصروف ہیں) اور محمد یونس صاحب (جو اب شرقپور شریف میں جامعہ نبویہ تعلیم القرآن کے مہتمم ہیں) نے بھی وہیں مجھ سے تعلیم حاصل کی - ان کے علاوہ سینکڑوں حفاظ ایسے ہیں جنہیں میں نے قرآن کریم حفظ کرایا - بعد ازاں میں کچھ عرصہ جامعہ نقشبندیہ مجددیہ رائے ونڈ اور جامعہ قدوسیہ لاہور میں تدریسی خدمات انجام دیتا رہا -

علامہ صاحب نے اس سلسلہ میں مزید فرمایا کہ چند ماہ لاہور میں قیام کے بعد میں ضلع شیخوپورہ میں نارنگ منڈی کے قریب رتہ پیراں آگیا جو سابق وزیراعظم میاں نواز شرف کے ایڈوائزر پیر اعجاز ہاشمی صاحب کا گاؤں ہے - وہاں میں آٹھ دس سال تک جامعہ فاروقیہ مجددیہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا رہا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ نارنگ منڈی میں جلوس میلاد مصطفےٰ میری قیادت میں شروع ہوا ' اس میں رتہ پیراں اور دیگر قریبی دیہات کے لوگ شریک ہوتے تھے اور وہ ضلع شیخوپورہ میں ایک مثالی جلوس ہوتا تھا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ رتہ پیراں کے بعد میں دو تین سال لاہور کے قریب شرقپور خورد نزد کوٹ عبدالمالک میں خدمات انجام دیتا رہا اور کچھ عرصہ نارنگ منڈی کی مرکزی نورانی مسجد میں بھی رہا - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے شرقپور شریف ' قصور شہر ' شاہدرہ ' رتہ پیراں ' نارنگ منڈی اور مرکزی مسجد حنفیہ غوثیہ چوبرجی لاہور میں خطابت کے فرائض انجام دئے جبکہ یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں عیدین کی نماز کی امامت کی -

اپنے نام کے ساتھ مجاہد لکھنے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے

Marfat.com



مرکزی جامع مسجد لی برج روڈ' والتھم سٹو میں جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد' علامہ قاری محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری' خلیفہ صوفی محمد اسمٰعیل صاحب نقشبندی' سید طالب حسین شاہ صاحب اور مولانا خادم حسین صاحب شرقپوری تشریف فرما ہیں

فرمایا کہ جب میں کنزالعلوم جامعہ لاثانیہ رضویہ' جلو موڑ (نزد واہگہ بارڈر) لاہور میں علامہ سید مزمل حسین شاہ صاحب کے پاس پڑھتا تھا' تب ہی سے میرے دل میں یہ شدید آرزو تھی کہ میں فوجی تربیت حاصل کروں اور وطن کی خاطر جہاد کرتے ہوئے شہادت حاصل کروں -1965ء کی جنگ سے قبل فوجی ٹریننگ کے لئے جب مجاہدین کی بھرتی شروع ہوئی تو میں بھی اس میں شامل ہو گیا - واہگہ بارڈر کے بالکل سامنے کوٹ عبداللہ (جسے مختار کالونی بھی کہتے ہیں) میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جہاں میں بچوں کو پڑھانے کے فرائض انجام دیتا تھا - 6 ستمبر65ء کی صبح ہوئی تو میں نے جماعت کے بعد بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا - اچانک سرحد پار سے گولے برسنے لگے - کھمبے' مکان اور درخت زمین بوس ہونے لگے' جن گھریلو خواتین کی شکل کبھی کسی نامحرم نے نہیں دیکھی تھی وہ اپنے معصوم بچوں کو لے کر بے پردہ دوڑنے لگیں - دشمن نے اچانک حملہ کیا تھا اور چھ میل کا علاقہ کسی رکاوٹ کے بغیر اپنے قبضہ میں لے لیا تھا - ہمیں ٹریننگ کرانے کے لئے صوبیدار محمد ایوب آتے تھے' ان کا تعلق تھرڈ بلوچ رجمنٹ سے تھا جس کے کمانڈنٹ کرنل تجمل حسین ملک تھے (وہ جہلم کے رہنے والے تھے اور بعد میں وہ بریگیڈئر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے) - ان کے ساتھ میجر سید انور حسین شاہ' میجر نواز اور کیپٹن ولایت تھے - ٹریننگ دینے کے لئے صوبیدار

Marfat.com



مدنی جامع مسجد ہڈرز فیلڈ میں میلاد النبیؐ کے جلسہ کے موقع پر پیر علامہ خادم حسین صاحب شرقپوری' سردار محمد خان صاحب لغاری' سردار محمد صاحب بھسمٹی' علامہ قاری محمد یونس صاحب نوشاہی' علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد اور حافظ محمد اسمٰعیل صاحب نقشبندی سٹیج پر تشریف فرما ہیں

محمد ایوب صاحب سمیت تین استاد آتے تھے جب میں ٹریننگ کے لئے گیا تو انہوں نے مجھے وردی پہننے کے لئے دی - دشمن کی طرف سے گولے برس رہے تھے' اس وقت تک ہماری فوج جلو موڑ باٹا پور نہیں پہنچی تھی- کچھ غیر تربیت یافتہ مجاہد تھے اور ٹریننگ دینے کے لئے آنے والے چند فوجی تھے' ہم سب بی آر بی نہر میں چلے گئے - دوسری طرف سے دشمن نے ہمیں دیکھ کر فائرنگ کی' سب سے پہلے صوبیدار ایوب صاحب نے فائر کیا اس کے بعد دشمن پر دوسری گولی چلانے کا اعزاز مجھے حاصل ہوا' یہ کوئی گیارہ بارہ بجے دن کی بات ہے' دشمن جی ٹی روڈ پر گاڑیوں کو بھی نشانہ بنا رہا تھا - ہم نے پیچھے واپس آکر پوزیشن لے لی' تھانہ مناواں کے قریب ہمارا ہیڈ کوارٹر تھا' ہم نے پانچ فائر کئے - وہ باٹا پل پر آگئے' ہم بھی پیچھے سے ہو کر ان کے سامنے آگئے' ہم نے دیکھا کہ وہ پل کراس کر کے ہماری طرف آرہے تھے' وہ کچھ قریب آئے ہی تھے کہ اسی وقت سرگودھا سے چھ طیارے آئے اور انہوں نے پل پر بمباری کر دی جس سے پل اس طرح ٹوٹ پھوٹ گیا کہ اس پر سے گاڑی نہیں گزر سکتی تھی البتہ آدمی گزر سکتے تھے - طیاروں کی بمباری سے دشمن کے فوجی واپس بھاگ گئے - تاہم دشمن نے جلو موڑ کے دو مورچوں پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ گولیوں کی بارش کر رہا تھا - ہماری فوج عصر کے وقت وہاں پہنچی-

علامہ صاحب نے اپنی یادوں کو دہراتے ہوئے مزید فرمایا کہ ہمیں ہدایت ملی کہ باٹا فیکٹری میں (جو پہلے کمپنی کا ہیڈ کوارٹر تھا) ہمارے جوانوں کی لاشیں پڑی ہیں اور کچھ زخمی ہیں ان کو وہاں سے نکالنا ہے- صوبیدار صاحب نے مجھے اور حوالدار فرمان علی شاہ کو فیکٹری کے اندر بھیجا - ہم دونوں اندر داخل ہوئے تو

Marfat.com



1985ء میں علامہ پیر محمد عبدالوہاب صاحب صدیقی کی عمرہ سے واپسی پر ہیتھرو ایئرپورٹ پر علامہ قاری حیدر علی مجاہد صاحب ان کا استقبال کر رہے ہیں' دائیں جانب آپ اسی موقعہ پر ان کے چھوٹے صاحبزادوں محمد زین الاقطاب اور محمد قمر الاقطاب کے ساتھ

فرمان علی نے کہا کہ اندر سے ایک شخص آرہا ہے' ہو سکتا ہے وہ دشمن ہو- میرے ہاتھ میں رائفل تھی' لیکن فرمان علی خالی ہاتھ تھا اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا لیا اور مجھ سے کہا کہ وہ آدمی جیسے ہی قریب آئے اسے ختم کر دینا- ہم چھپ گئے لیکن آنے والے نے ہمیں دیکھ لیا تھا' اس نے زور سے کہا کہ میں پاکستانی ہوں' میرا نام محمد حسین ہے' مجھے نہ مارنا- ہم آگے بڑھ گئے -ایک زخمی کے پاس پہنچے تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میرا ساتھی مجھ سے زیادہ زخمی ہے اسے اٹھالو- ہم اس کے ساتھی کے پاس پہنچے تو وہ اللہ کو پیارا ہو چکا تھا' ہم نے واپس آکر پہلے والے فوجی کو اٹھایا اور ساتھ لے کر آئے' اس موقع پر مجھے جنگ یرموک کا وہ واقعہ یاد آگیا جب زخمی صحابہ کرامؓ نے ایک دوسرے کے ساتھ اس قدر ایثار کیا تھا کہ میرا فلاں ساتھی مجھ سے زیادہ زخمی ہے پہلے اسے پانی پلاؤ' اس ایثار کی وجہ سے کئی صحابہ شہید ہو گئے تھے- بہرحال ہم نے اس کے بعد چند فوجیوں کی لاشیں بھی وہاں سے اٹھائیں- جس شخص کو مجاہدین کا کمانڈر بنایا گیا تھا' جنگ کی شدید صورت حال دیکھ کر وہ بھاگ گیا' پھر مجھے کہا گیا کہ مولوی جی آج سے تم مجاہدین کے کمانڈر ہو- اللہ کے فضل سے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں سب سے اگلے مورچوں پر 17 روز تک موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دشمن سے لڑتا رہا اور میں نے تھری ناٹ تھری رائفل سے ہزاروں گولیاں چلائیں- میرے ساتھ دوسرے ساتھیوں میں مناواں گاؤں کے خطیب مولانا محمد صدیق صاحب بھی تھے' ایک اور بہت اچھا ساتھی غلام رسول تھا' وہ دونوں جنگ میں شہید ہو گئے تھے- درحقیقت عام لوگوں نے بھی فوج کے شانہ بشانہ یہ جنگ لڑی تھی-

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ میں قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب کی قیادت میں جمعیت علماء پاکستان سے وابستہ رہا اور جب میں نارنگ منڈی میں

Marfat.com



3 جون 2001ء کو ہڈرز فیلڈ میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کے قائدین علامہ پیر خادم حسین صاحب شرقپوری' سردار محمد خان صاحب لغاری' علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد' علامہ قاری محمد یونس صاحب نوشاہی' علامہ قاری محمد سرور صاحب نقشبندی' سردار محمد صاحب بھٹی اور رانا سعید احمد صاحب سندھو



علامہ قاری حیدر علی صاحب مجاہد' علامہ سید طالب حسین صاحب گردیزی' پیر علامہ خادم حسین صاحب شرقپوری' سردار محمد خان صاحب لغاری اور رانا جمیل احمد صاحب 3 جون 2001ء کو ہڈرز فیلڈ میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں

Marfat.com



ہڈرز فیلڈ میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے اختتام پر مرکزی جامع مسجد رضا اسلامک سنٹر کے سامنے دعا کی جارہی ہے

تھا تو مجھے وہاں اس کا کنوینر منتخب کیا گیا تھا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ جب رائے ونڈ میں میلاد مصطفیٰؐ کانفرنس ہوئی تو اس میں شرکت کے لئے میری قیادت میں قافلہ گیا' میں نے اس سلسلے میں دوسری جماعتوں کے لوگوں سے بھی رابطے کئے اور ان سے کہا کہ سیاسی سوچ اپنی جگہ ہے لیکن اس میں سب کو حصہ لینا چاہئے چنانچہ اس میں مسلم لیگ کے چوہدری برکت علی عتیق' پیپلزپارٹی کے چوہدری منیر احمد جٹھول اور صبح صادق صراف نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بھرپور تعاون کیا-

برطانیہ آمد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ قاری حیدر علی مجاہد صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ مجھے 1984ء میں پہلی بار جناب علامہ قاری عبدالمجید صاحب نقشبندی شرقپوری نے سپانسر کیا تھا' وہ میرے محسن ہیں اور میں ان کی دعوت پر یہاں آیا تھا- وہ پاکستان سے قرآن کریم حفظ کر کے آئے تھے اور وہ بہترین قاری ہیں - بعد میں انہوں نے درس نظامی کی تعلیم بھی حاصل کی - حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب نے انہیں 1982ء میں انگلینڈ بلوایا تھا - یہاں آنے کے بعد میں نے قریباً" چھ ماہ تک شیفیلڈ کی مرکزی مسجد غوثیہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیں - گو کہ میرا کسی گروپ سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن منتظمین یہ سمجھتے تھے کہ میں مولانا عبدالوہاب صاحب سے وابستہ ہوں اس لئے انہوں نے مجھے صرف تجوید تک ہی محدود رکھا - حالانکہ مسجد کمیٹی نے ویزا کے لئے درخواست بھی دے دی تھی لیکن جب میں نے حالات دیکھے تو میں نے قاری عبدالمجید صاحب سے کہہ دیا کہ میں یہاں نہیں رہوں گا' میں ان کو ساتھ لے کر ہوم آفس گیا اور اپنا پاسپورٹ واپس لے لیا - دراصل یہاں برادری ازم اور بعض پیر حضرات کی وجہ سے حالات خراب ہوئے تھے جو بعد میں اور بھی بگڑے - جٹ برادری' گجر برادری اور

Marfat.com

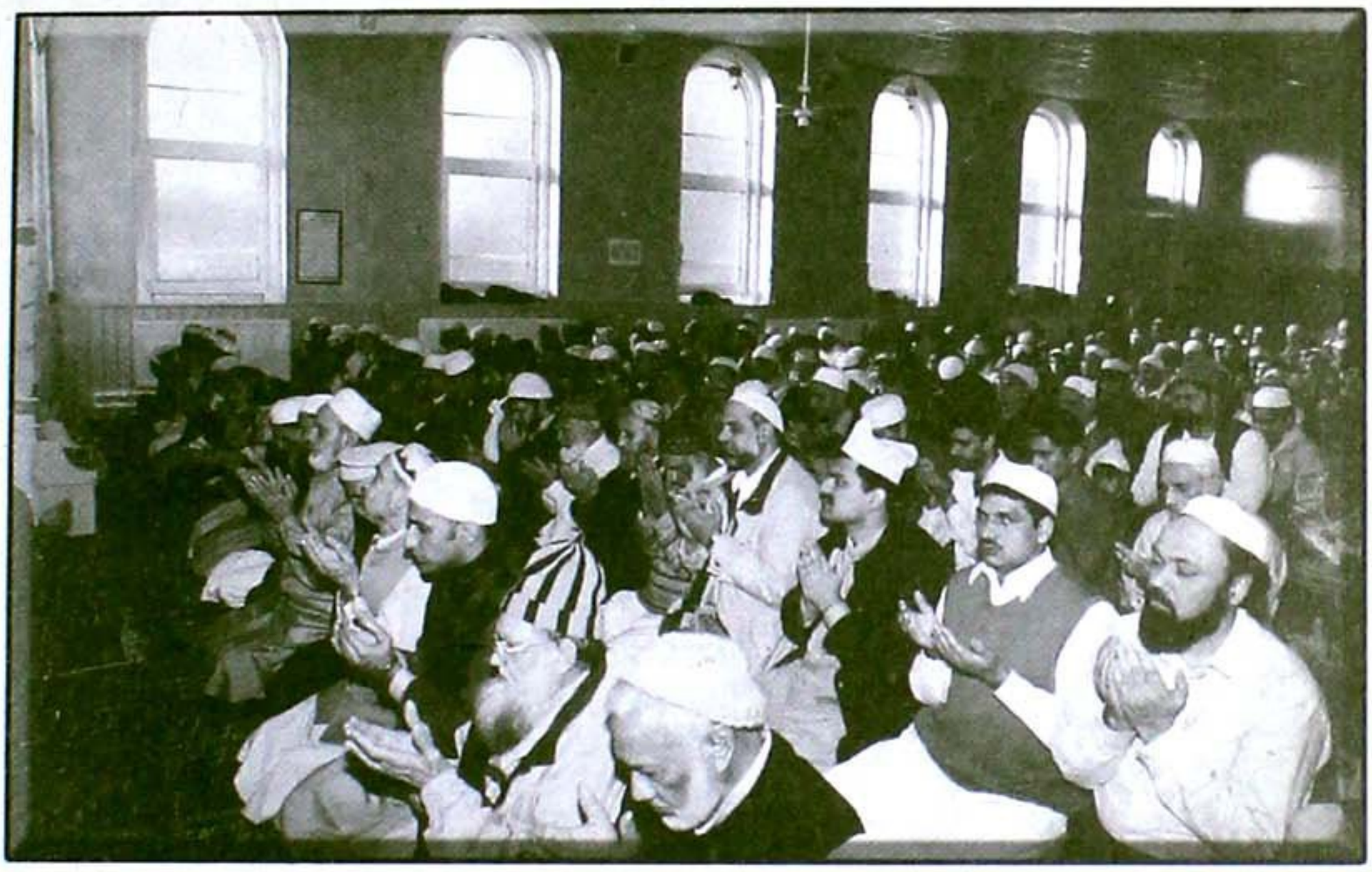

مرکزی مسجد رضا اسلامک سنٹر ہڈرز فیلڈ میں نماز جمعۃ المبارک کے بعد دعا کی جارہی ہے

آرائیں برادری میں شدید اختلاف ہو چکا تھا - آرائیں برادری ایک طرف تھی اور جٹ اور گجر دوسری طرف تھے - مسجد میں پیسہ زیادہ تر آرائیں برادری نے خرچ کیا تھا لیکن چونکہ وہ لڑائی سے گریز کرتی ہے اس لئے پیچھے ہٹ گئی - اس کے بعد مسجد کی ایک غیر جانبدار کمیٹی بنی جو راجہ برادری پر مشتمل تھی لیکن میں اس عرصہ میں عمرہ ادا کرتا ہوا پاکستان واپس جا چکا تھا -

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہاں برادری ازم کا عمل دخل بہت ہے اس لئے جب راجہ برادری کو معلوم ہوا کہ میں راجپوت ہوں تو انہوں نے مجھے برطانیہ آنے کی دعوت دی اور سپانسر شپ بھیجی - ان دوستوں نے شیفلیڈ میں برنگریو روڈ پر ایک ادارہ جامعہ صدیقیہ نقشبندیہ قائم کیا' چنانچہ 1985ء میں میں دوبارہ یہاں آیا اور ادارہ کا افتتاح کیا - میں نے وہاں خطابت و امامت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا - کچھ عرصہ بعد میں نے اپنے بڑے بھائی علامہ دوست محمد صاحب نقشبندی کو سپانسر کیا اور وہ 1986ء میں برطانیہ آئے - انہوں نے مجھے بتایا کہ گھر والے میرے بغیر بہت اداس ہیں چنانچہ میں پاکستان واپس چلا گیا-

علامہ قاری حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ 1984ء میں جب میں مرکزی مسجد غوثیہ شیفیلڈ میں تدریس کے فرائض انجام دیتا تھا تو مرکزی میلاد کمیٹی یو کے کے مرکزی رہنما جناب سید غلام السیدین صاحب' مفتی محمد یونس صاحب کاشمیری' علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری اور مولانا بوستان قادری صاحب تشریف لائے اور مجھے شیفیلڈ کی میلاد کمیٹی کا کنوینر منتخب کیا - شیفیلڈ سے مسلمانوں کا ایک قافلہ میری قیادت میں بذریعہ کوچ لندن روانہ ہوا اور ہائیڈ پارک سے نکلنے والے مرکزی جلوس عید میلاد النبیؐ میں شامل ہوا - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ 1984ء سے 1986ء تک بی بی سی ریڈیو شیفیلڈ سے میری

Marfat.com



علامہ حیدر علی مجاہد صاحب اسلامک سنٹر ڈربی میں بچوں اور بچیوں کی کلاسیں لے رہے ہیں

آواز میں تلاوت قرآن کریم ' نعت رسول مقبولؐ اور اسلامی موضوعات پر تقاریر نشر ہونے کا سلسلہ جاری رہا ' ان دنوں وہاں کی انچارج ایک سکھ لڑکی ششی سنگھ تھی - خاص طور پر مذہبی تہواروں ' عیدین ' رمضان المبارکؐ ' شب قدر ' شب معراج ' شب براء ت ' عید میلاد النبیؐ ' عاشورہ محرم اور دیگر پروگراموں کے موقع پر تقریر کے لئے مجھے ہی دعوت دی جاتی تھی - اس دوران میری آواز میں قرآن کریم کی جو تلاوت ریکارڈ کی گئی تھی وہ اب بھی وقتاً فوقتاً بی بی سی شیفیلڈ سے نشر کی جاتی ہے -

علامہ صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ 1990ء میں میرے محسن علامہ قاری عبدالمجید صاحب اور علامہ پیر خادم حسین صاحب نقشبندی نے دوبارہ میرے لئے سپانسر شپ کا بندوبست کیا اور میں بطور وزیٹر برطانیہ آیا ' جب میں پاکستان سے چلا تھا تو والدہ محترمہ کو ہسپتال میں چھوڑ کر آیا تھا اس لئے ذہنی طور پر مسلسل پریشان رہتا تھا - یہاں آنے کے بعد میں مڈلز برو کی مرکزی مسجد سے وابستہ ہو

Marfat.com



مرکزی جامع مسجد رضا ہڈرز فیلڈ کی انتظامی کمیٹی کے ارکان کا گروپ فوٹو

گیا تھا اور چار پانچ ماہ وہاں خدمات انجام دیتا رہا لیکن والدہ کی مسلسل علالت کی پریشانی کے باعث پاکستان واپس چلا گیا - ایک سال بعد والدہ محترمہ وصال فرما گئیں - میں پاکستان ہی میں ٹھہر گیا اور وہاں میں نے جامعہ محمدیہ فیض القرآن طیبتہ البنات قائم کیا جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کے باقاعدہ حفظ و تجوید کی کلاسیں شروع کیں ' اب تک اس ادارہ سے سینکڑوں طلباء و طالبات قرآن ناظرہ سے اور درجنوں حفظ قرآن کی نعمت سے سرفراز ہو چکے ہیں -

1997ء میں ایک بار پھر برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ میں بطور وزیٹر انگلینڈ آیا - چند ہفتے برسٹل میں گزار کر اسلامک سنٹر ڈربی میں خدمات انجام دینے لگا اور چند ماہ بعد قبلہ استاذی المکرم مفتی سید مزمل حسین شاہ صاحب ' علامہ پیر خادم حسین صاحب شرقپوری اور علامہ پیر سید طالب حسین صاحب گردیزی کے ساتھ عمرہ کی سعادت حاصل کرتا ہوا پاکستان واپس آگیا - بعد ازاں اسلامک سنٹر ڈربی کی انتظامیہ نے اتفاق رائے سے مجھے دوبارہ بطور خطیب و امام سپانسر کیا - اس سنٹر کے لئے جناب چوہدری محمد افضل اور جناب چوہدری بشیر احمد کی خصوصی محنتیں انتہائی قابل ذکر اور اہم ہیں - میں نے نومبر 1998ء سے اسلامک سنٹر ڈربی میں بطور خطیب و امام اور صدر مدرس باقاعدہ خدمات انجام دینا شروع کیں - اتفاق یہ کہ اپنے بچوں کی شادی کی غرض سے مجھے 14 فروری 1999ء کو پاکستان جانا پڑا لیکن میرا خاندان ایک افسوسناک صورت حال سے دو چار ہوا ' وہ یہ کہ میرے ہونے والے داماد محمد فاروق احمد کے سر میں رسولی تھی جس کی وجہ سے ان کا آپریشن ہوا وہ یکم مارچ 1999ء کو وفات پا گئے - نتیجہ یہ ہوا کہ میں بچوں کی شادیاں کئے بغیر واپس انگلینڈ آگیا -

اپنی موجودہ ذمہ داریوں کے بارے میں علامہ قاری حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ مرکزی

Marfat.com



علامہ حیدر علی صاحب مجاہد اور آپ کے برادر اکبر علامہ مولانا دوست محمد صاحب نقشبندی (سابق خطیب مرکزی مسجد دربار حضرت بلھے شاہ صاحب قصور) مرکزی مسجد رضا و اسلامک سنٹر ہڈرز فیلڈ کی انتظامیہ کے ارکان کے ساتھ

جامع مسجد رضا ہڈرز فیلڈ کی انتظامیہ کافی عرصہ سے مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری سے میرے بارے میں اصرار کر رہی تھی چنانچہ میں ان کی وساطت سے 17 اپریل 2000ء سے یہاں خطابت و امامت اور دینی تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں - مسجد کی انتظامی کمیٹی کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ جناب بشیر احمد صاحب سنیئر کیشئر 'محمد انوار الحق صاحب جنرل سکریٹری اور بشیر شاکر صاحب جونئر خزانچی ہیں - کمیٹی کے دیگر اراکین میں شیخ محمد فاروق صاحب ' محمد اکرم صاحب 'حاجی حبیب اللہ صاحب' جناب جاوید صاحب 'حاجی محمد اشرف صاحب ' حاجی محمد صدیق صاحب اور محمد امین صاحب شامل ہیں جبکہ مسجد کے ٹرسٹیوں میں حاجی نذیر احمد صاحب ' حاجی امانت علی صاحب نقشبندی ' جناب پیر حافظ نصر اللہ صاحب ' جناب صوفی اللہ دتہ صاحب شامل ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں پنجگانہ نمازوں اور نماز جمعہ کی امامت کرتا ہوں ' خطیب کے فرائض بھی انجام دیتا ہوں ' بچوں کی کلاس لیتا ہوں اور ہفتہ میں دو یا تین دن درس قرآن و حدیث دیتا ہوں - میں نے یہاں حفظ کی کلاس بھی قائم کی ہے جس میں 6-7 بچے ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہڈرز فیلڈ کی دونوں مساجد یعنی مرکزی مسجد رضا اسلامک سنٹر برکی اور جامع مسجد مدنی لاک وڈ روڈ سے وابستہ مسلمان مشترکہ و متفقہ طور پر انتہائی شایان شان طریقہ سے پر جلوس میلاد مصطفےٰ کا اہتمام کرتے ہیں جس میں نہ صرف ہڈرز فیلڈ اور برطانیہ کے دیگر شہروں کے علماء حضرات بلکہ پاکستان سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام اور مشائخ عظام بھی شرکت فرماتے ہیں - اس سال بھی حسب معمول یہ جلوس نکالا گیا جس کے قائدین میں آپ خود بھی شامل تھے - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ وہ 6 مارچ 2001ء کو اپنے بچوں کی شادی کے سلسلے میں پاکستان تشریف لے گئے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل

Marfat.com

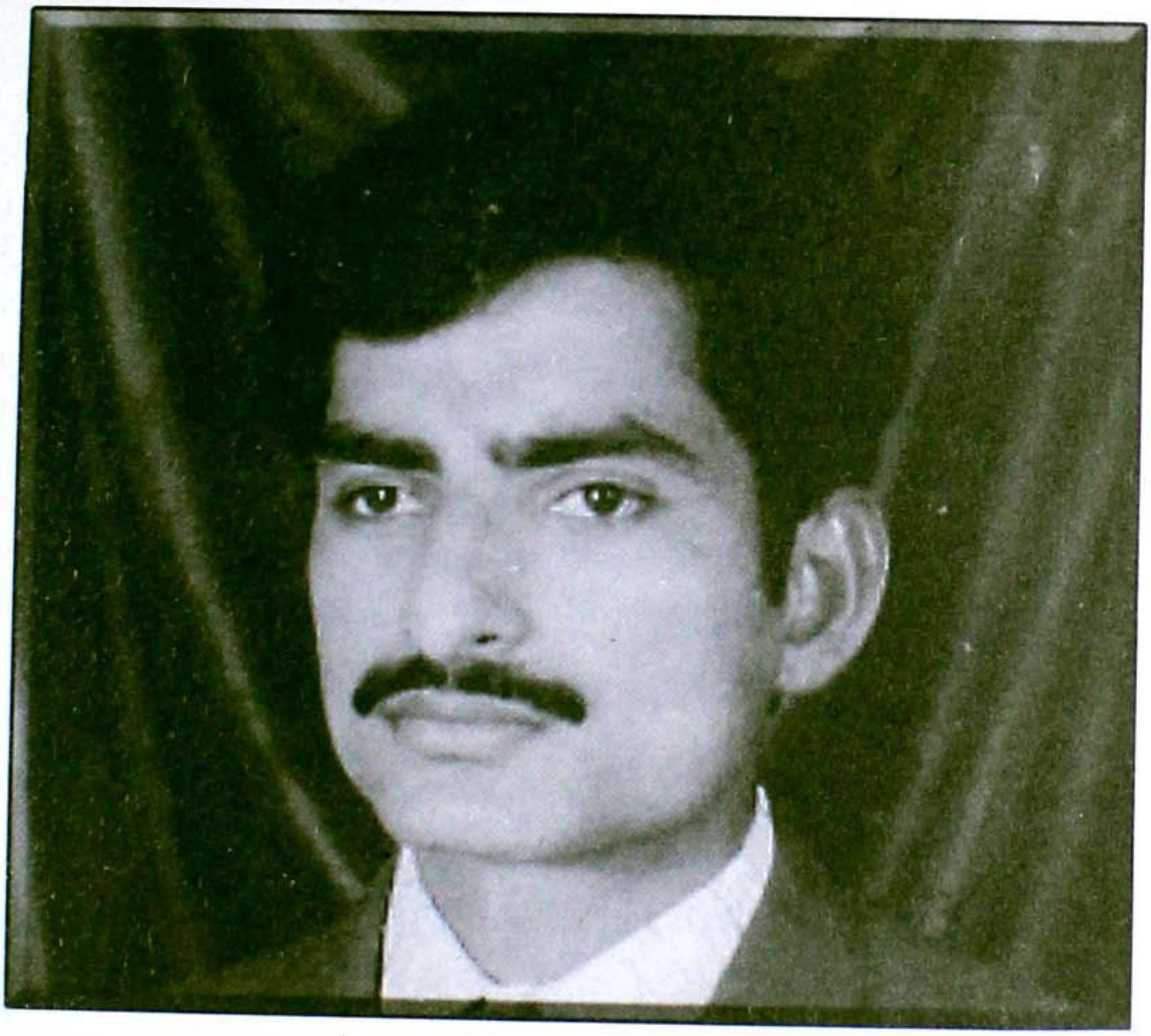

علامہ حیدر علی مجاہد صاحب کے صاحبزادے محمد فیاض المصطفیٰ

وکرم اور حضور اکرمؐ کی رحمت کے صدقہ میں آپ اپنی تین صاحبزادیوں اور ایک صاحبزادہ کے فرض سے سبکدوش ہو کر 27 اپریل کو واپس انگلینڈ پہنچ گئے اور اب حسب معمول ہڈرز فیلڈ میں مرکزی مسجد رضا اسلامک سنٹر اپنے دینی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں جمعیت اہلسنّت یو کے سے وابستہ ہوں۔ ہمارے مرکزی صدر اور قائد صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی ہیں جبکہ تنظیم کے سکریٹری کے فرائض میں انجام دیتا ہوں۔ علامہ مفتی محمد اکبر زیرک صاحب نائب صدر ہیں۔ ان کے علاوہ تنظیم کے سرکردہ علماء کرام میں علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی (صدر سکاٹ لینڈ)' مولانا نیاز احمد نیازی صاحب (والسل)' علامہ محمد رمضان فریدی صاحب (ڈربی)' علامہ قاری عبدالمجید صاحب (برسٹل)' علامہ قاری محمد علی صاحب شرقپوری (شیفیلڈ) اور علامہ مفتی محمد یونس نوشاہی (بریڈ فورڈ) شامل ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ جمعیت اہلسنّت یو کے کے زیر اہتمام مختلف دینی پروگرام اور محافل کا انعقاد ہوتا ہے اور مذہبی تہواروں کو شایان شان طور پر منایا جاتا ہے۔ ہماری تنظیم کے سربراہ صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی انتہائی محترم اور متحرک شخصیت ہیں اور تنظیم کے لئے ان کی خدمات انتہائی قابل قدر ہیں۔

Marfat.com



جمعیت علماء اہل سنت برطانیہ کے بانی صدر علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی اور جمعیت علماء اہل سنت سکاٹ لینڈ کے صدر علامہ محمد صدیق صاحب نقشبندی کے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ میں پیر خادم حسین صاحب شرقپوری، علامہ حیدر علی صاحب مجاہد، مفتی مزمل حسین شاہ صاحب بغدادی اور بشیر احمد صاحب قادری

اکثر علماء کرام کی انگریزی سے ناواقفیت سے پیدا ہونے والے مسائل کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ حیدر علی مجاہد صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں کچھ قصور ہمارا بھی ہے کہ ہم انگلش کی تعلیم حاصل نہیں کر سکے لیکن زیادہ قصور والدین کا ہے، اس لئے کہ ابتدائی سکول ماں کا گھر ہوتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو وقت نہیں دیتے اور بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو انگلش نہیں آتی۔ یہاں تقریباً" تمام گھروں میں پاکستان اور انڈیا کی اردو اور پنجابی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ بچے فلموں میں تو تمام چیزیں سمجھ رہے ہوتے ہیں لیکن دینی تعلیم کے معاملے میں انگلش کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ بعض بچے ایسے ہیں جو اردو اور پنجابی سمجھ تو لیتے ہیں مگر بول نہیں پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین نے اس حوالے سے ان کی تربیت پر کبھی دھیان نہیں دیا۔ اگر وہ توجہ دیں تو بچے اپنی مادری زبان کو بھی نہ صرف اچھی طرح سمجھیں گے بلکہ بولیں گے بھی، پڑھیں گے بھی اور لکھیں گے بھی۔

اپنی تبلیغی خدمات کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جب میں دوران تعلیم باٹا پور نزد جلو موڑ میں ایک مسجد میں خطابت و امامت کرتا تھا تو وہاں ایک غیر مسلم پیارا مسیح کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور اس کا نام غلام رسول رکھا۔ اس کے علاوہ 1990ء میں علامہ قاری عبدالمجید صاحب کی دعوت پر برسٹل کی جامع مسجد میں یوم سیدنا امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کے سلسلہ میں ایک جلسہ کے موقع پر ایک انگریز نوجوان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا جس نے 17 سال مختلف مذاہب پر ریسرچ کی تھی۔ آخر کار علامہ قاری عبدالمجید صاحب کی کم از کم مہینہ بھر کی محنت کے بعد اسے میں نے کلمہ پڑھا کر مشرف بہ اسلام کیا۔ اس نے خود ہی اپنے نام کے ساتھ احمد اور علی کا اضافہ چاہا اس لئے اس کا نام احمد سعید علی تجویز کیا گیا تھا۔
علامہ صاحب نے فرمایا کہ انہیں جو بھی خدمت کی توفیق ہوئی ہے اس پر وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

Marfat.com

علامہ محمد رمضان قادری

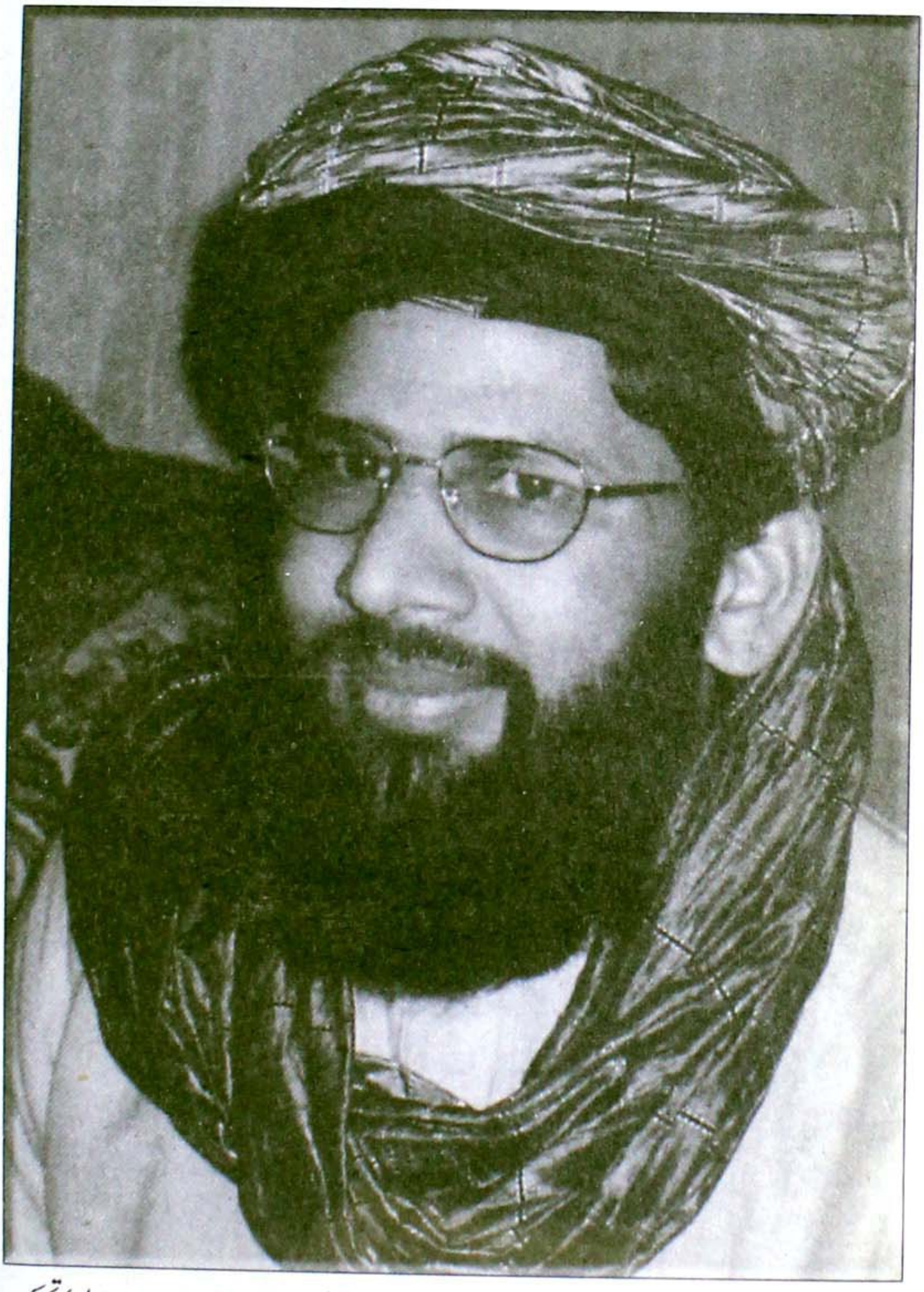

علامہ محمد رمضان صاحب قادری برطانیہ میں دینی، علمی اور تبلیغی خدمات انجام دینے والے، تحریک منہاج القرآن سے وابستہ فضلاء میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں۔ آپ عصری و دینی علوم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بے مثل خطیب بھی ہیں۔ علامہ صاحب برطانیہ کے مختلف شہروں میں خدمات انجام دینے کے بعد آج کل مانچسٹر میں مقیم ہیں اور منہاج سکالرز فورم یو کے کے سکریٹری جنرل کے عہدہ پر

Marfat.com



علامہ محمد رمضان صاحب قادری پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ

فائز ہیں - ساتھ ہی ساتھ آپ یونیورسٹی آف مانچسٹر سے پی ایچ ڈی بھی کر رہے ہیں - انٹرویو کے لئے گفتگو کے دوران علامہ محمد رمضان صاحب قادری نے فرمایا کہ آپ 29 رمضان المبارک 1388ھ میں ضلع لیہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے - قوم کے چوہان ہیں اور سلسلہ ' نسب بواسطہ حضرت قطب شاہؒ سید نامولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تک جاتا ہے - آپ کے والد گرامی حضرت شرف الدین صاحب چشتی مدظلہ العالی' والدہ محترمہ اور خاندان کے دیگر افراد نے 1947ء میں مشرقی پنجاب کی ریاست پٹیالہ کے ایک گاؤں سے ہجرت اختیار کی - والدہ ماجدہ کا تقریباً" سارا خاندان (ننھیال) پاکستان کی بنیادوں میں لہو بن کر جذب ہو گیا - نانا جان اچھی مالی حالت کے مالک تھے - دولت پر قبضہ کرنے کی غرض سے سکھوں نے نانا جان' نانی جان ' والدہ ماجدہ کے ایک ہی بھائی محمد غنی اور چار خالاؤں کو شہید کر دیا -

Marfat.com



علامہ محمد رمضان صاحب قادری مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی' پیر محمود محی الدین صاحب الگیلانی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے گولڈ میڈل لیتے ہوئے

والدہ ماجدہ سسرال میں ہونے کی وجہ سے بچ گئیں اور والد گرامی کے سارے خاندان (ددھیال) نے ایمان و دین کی حفاظت کے لئے پاکستان میں سکونت اختیار کی- پہلے والٹن سکول مہاجرین کے کیمپ میں اور پھر تحصیل فورٹ عباس کے مختلف علاقوں میں قیام پذیر رہے- علامہ صاحب کے والد گرامی وہاں سے ہجرت کر کے ضلع لیہ میں وارد ہوئے اور اب تک وہیں قیام پذیر ہیں- دادا جان نے سو سال سے زائد کے عمر میں 1995ء میں اور دادی جان نے بھی تقریباً" اسی عمر میں 1998ء میں وصال فرمایا- دادی جان صاحب حال خاتون تھیں اور دادا جان نہایت راسخ العقیدہ صاحب عمل مسلمان تھے- علامہ صاحب کے دو چچا مغلوب الحال اور صاحب کشف مجذوب ہیں اور دونوں تحصیل فورٹ عباس میں مقیم ہیں- والد صاحب نہایت صوفی منش' اولیاء و صلحاء کی صحبتوں کے متلاشی اور صاحب دل با عمل مسلمان ہیں- علامہ صاحب نے فرمایا کہ میرے دو بڑے بھائیوں میں سے بڑے بھائی علامہ غلام رسول مجددی نہایت درد مند دل رکھنے والے صاحب کردار و عمل عالم دین ہیں' دینی علم کی روشنی اور قرآنی ہدایت کا نور ان کے واسطے سے گھر میں داخل ہوا اور ان کی دین اور فیض نبویؐ سے وابستگی نے مجھ کو اس طرف لانے کی مکمل بنیاد فراہم کی- اب بھی وہ ضلع لیہ کے ایک مثالی گاؤں میں اپنی دینی اور مشنری خدمات سرانجام دے رہے ہیں- ان کی روحانی نسبت سیدنا شہسوار رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ہے جو گوجرہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم شیخ گزرے ہیں-

علامہ محمد رمضان صاحب قادری نے سلسلہ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ والد گرامی اور بڑے بھائی کے دینی اور روحانی شغف نے میرے لئے سب دروازے کھولے- 1984ء میں میٹرک کے بعد مزید تعلیم کے لئے غور خوض جاری تھا کہ والد گرامی کی وساطت سے ملتان کے ایک کامل الحال صاحب

Marfat.com

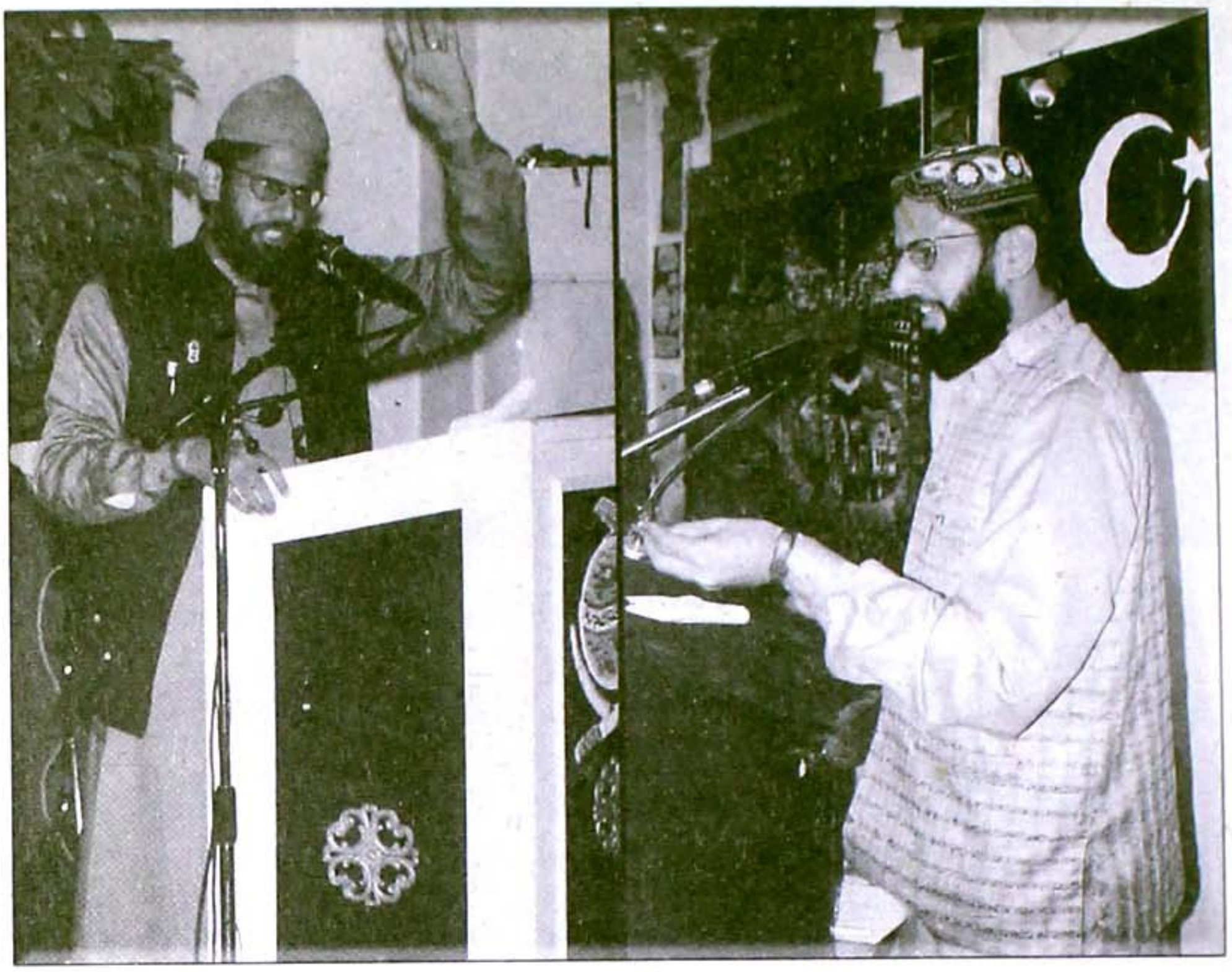

علامہ محمد رمضان صاحب قادری (دائیں جانب) فرانس میں ' اور (بائیں جانب) ادارہ منہاج القرآن ناروے میں خطاب فرمارہے ہیں

کرامت مجذوب بزرگ حضرت "بابا بگا شیرؒ" کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کا موقع ملا انہوں نے لاہور جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر میرا تعلق ان کی ذات سے ان کے وصال مبارک تک رہا - ان کا وصال مبارک 1989ء میں ہوا اور میرے چچا جان ان کے وصال سے چند دن پہلے بالکل ان کے رنگ میں رنگے گئے تو اس حوالے سے اس مست مجذوب سے بالواسطہ آج بھی نسبت قائم ہے - 4 مارچ 1984ء کو قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیر سرپرستی قائم اتفاق اسلامک اکیڈمی میں دینی اور دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوا' اس دن پہلی مرتبہ مفکر اسلام 'مفسر قرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی آمنے سامنے زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا - 17 اگست 1984ء کو کلاسیں شروع ہوئیں مگر میں 14 اگست کو لاہور آگیا اور اسی دن شام کو قائد انقلاب سے پہلی مرتبہ مصافحہ کا شرف حاصل ہوا ' ان کے ہاتھ کی ملائمت کا احساس اور شفقت کی وہ کیفیت آج بھی محسوس کرتا ہوں - اتفاق اسلامک اکیڈمی میں دو سال تک پڑھا اور کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا پھر 1986ء میں منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی میں منتقل ہو گیا اور اپنی بقیہ تعلیم کی تکمیل وہیں کی -

علامہ محمد رمضان صاحب قادری نے فرمایا کہ مجھے زمانہ طالب علمی ہی میں منہاج القرآن یونیورسٹی میں تدریسی فرائض انجام دینے کا شرف حاصل ہوا - جب میں تھرڈ ائیر کا سٹوڈنٹ تھا تو فرسٹ ائیر

Marfat.com



علامہ محمد رمضان صاحب ناروے میں تحریک منہاج القرآن کے رفقاء کے ساتھ

اور سیکنڈ ائیر کو فقہ پڑھاتا تھا۔ اس کے علاوہ میری اولیات میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ میں منہاج القرآن یونیورسٹی کا پہلا گولڈ میڈلسٹ ہوں۔ منہاج القرآن یونیورسٹی میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ نظام کے مطابق 1987ء میں لاہور بورڈ سے انٹر کیا اور 1989ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کیا۔ 1992ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے اسلامیات کیا۔ واضح رہے کہ منہاج القرآن یونیورسٹی کی ڈگری خود اپنی جگہ ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے۔ غالباً" 1992ء میں ڈاکٹر نذیر رومانی کی قیادت میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا ایک پانچ رکنی وفد منہاج القرآن میں جائزے کے لئے آیا اور انہوں نے ہمارے انٹرویو کئے' انٹرویو کئے جانے والوں میں سے میں بھی ایک تھا۔ انہوں نے سب سے زیادہ اس اعتماد کی تعریف کی جو قائد انقلاب کی صحبت سے ہمیں حاصل تھا۔ 1987ء سے لیکر 1994ء تک مجھے منہاج القرآن میں تلمذ کے ساتھ ساتھ تدریس کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ منہاج القرآن یونیورسٹی میں آخری سال میں میرے تحقیقی مقالے کا عنوان قرآنی فلسفہء انقلاب تھا اور میں قائد انقلاب سے فلسفہء انقلاب پڑھنے اور اس پر لکھنے والے ان کے اولین تلامذہ میں سے ہوں۔ مجلّہ منہاج القرآن میں میرا کالم باقاعدگی سے چھپتا رہا ہے۔

علامہ محمد رمضان قادری صاحب نے اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا' میں 12 مارچ 1987ء کو حضور قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ سیدنا طاہر علاؤ الدین البغدادی الگیلانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا۔ آپ پہلی منہاج القرآن کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لاہور تشریف لائے۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر میری نظروں نے پہلی مرتبہ جب آپ کے پاک اور نورانی سراپا کی زیارت کی تو دل سے بے اختیار نکلا "آپ میرے پیر اور میں آپ کا مرید"۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ حضور قدوۃ الاولیاء کے اس دورے کے دوران ایک اہم بات جو منہاج القرآن یونیورسٹی کے ساتھ متعلق ہے ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضور قدوۃ الاولیاء جامعہ منہاج القرآن میں تشریف لائے تو قائد انقلاب نے عرض کی "حضور طلبہ کو کچھ نصیحت فرمائیں"۔ میں تب تیسرے سال کا طالب علم تھا۔ حضور پیر صاحبؒ

Marfat.com



علامہ محمد رمضان صاحب قادری فرانس میں علامہ اقبال اعظم صاحب کے ساتھ

نے "اطلبوالعلم ولوکان بالصین" حدیث شریف پڑھ کر علم کی اہمیت پر کچھ دیر تک کلام فرمایا - جب آپ نے گفتگو مکمل کرلی تو قائد انقلاب آپؒ کے قدموں پر گر پڑے اور ہماری طرف اشارہ کر کے عرض کی "حضور! ان کے لئے دعا کریں یہی میری پونجی ہیں" بڑا رقت آمیز منظر تھا' حضور پیر صاحب جلال میں اپنی خاص ادا کے ساتھ کھڑے ہوئے اور بار بار فرمایا "اللہ آپ کو اونچا کر دے گا- اللہ آپ کو اونچا کر دے گا"- منہاج القرآن یونیورسٹی اور تحریک منہاج القرآن حضور قدوۃ الاولیاء کی زیر سرپرستی فیضان غوثیت کا عظیم سرچشمہ ہے-

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں دو سال تک تحریک منہاج القرآن کا نائب ناظم دعوت و تربیت رہا ہوں' چنانچہ مجھے پنجاب کے کم و بیش سب اضلاع میں دینی موضوعات پر اظہار خیال کا موقع ملا - جامع مسجد منہاج القرآن میں دو سال تک خطابت کا شرف بھی حاصل رہا-

علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے سب سے پہلے 1992ء میں سلطنت آف عمان کے بین الاقوامی دورے پر مشن کی طرف سے بھیجا گیا' پھر ایک مہینے کے لئے جنوبی افریقہ میں بھیجا گیا- 1993ء میں عمرے اور ایران' عراق کی زیارات کی سعادت حاصل ہوئی - لاہور کے ایک دینی' تحریکی اور مشنری خانوادے میں حضور قائد انقلاب نے شادی طے کی اور یکم جولائی 1994ء کو حضور قائد انقلاب کے گھر میں رسم نکاح ادا کی گئی - الحمد للہ کہ اہلیہ مکمل دینی تعلیم سے بہرہ یاب ہیں - اسی سال مجھے میلاد شریف کے پروگرام کے لئے ہانگ کانگ بھیجا گیا' وہاں کے لوگوں نے خطاب اور صلاحیت کا اندازہ کرنے کے بعد حضور قائد انقلاب سے درخواست کی کہ مجھے وہیں مشن کی خدمات سرانجام دینے کی اجازت دی جائے جو حضور انقلاب نے مرحمت فرما دی- ہانگ کانگ کی چھ ملین آبادی میں تقریباً 60000 مسلمان ہیں' ان میں سے اکثریت چینی

Marfat.com

نسل کے مسلمانوں کی ہے ' ان کو قریب سے دیکھنے اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا - اس دوران چین بھی جانے کا موقع ملا - وہاں کے مسلمانوں کی دگرگوں حالت ملت اسلامیہ کو جس طرح پکار رہی ہے ' دنیائے اسلام کا شاید ہی کوئی خطہ اس حالت سے دوچار ہو - ہانگ کانگ میں ڈیڑھ سال تک دین ' مشن اور تحریک کی خدمت سرانجام دی -

برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ محمد رمضان قادری صاحب نے فرمایا کہ میں 22 نومبر 1996ء کو انگلستان پہنچا - یہاں میری سب سے پہلی تعیناتی ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں عمل میں آئی اور تھوڑے ہی عرصے میں مجھے تحریک منہاج القرآن لنکا شائر کا امیر بنا دیا گیا - منہاج القرآن کا مشن بڑا واضح اور دو ٹوک ہے جس کی ہر جہت کا تعین سیرت مصطفےٰ سے ہوتا ہے - برطانیہ میں ہمارا فوکس دعوت و تربیت اور تعلیم و تبلیغ پر ہے - اسلام کی ایسی presentation جو جدید ذہن کو مطمئن کرے ' اس کی راہنما بنے اور اسے دین کا مجاہد بنا دے - اس معاشرے کی ضرورت بھی یہی ہے - یہاں بسنے والے مسلمانوں کا بنیادی مطالبہ بھی یہی ہے کہ ان کی آنے والی نسلوں کے ایمان کا تحفظ ممکن بنایا جائے - اس ملک میں تعلیمی منصوبے کو آگے بڑھاتے ہوئے ہمارا مقصود بھی اسی وقت پایہ تکمیل کو پہنچے گا جب یہاں ایک عظیم الشان اسلامی درسگاہ یونیورسٹی کی شکل میں قائم ہوگی اور پورے یورپ کی دینی اور فکری راہنمائی کا سامان فراہم کرے گی ' تحریک منہاج القران اس منصوبے کی طرف پیش رفت کر رہی ہے - تادم حال ہمارے مراکز میں یہاں دعوت ' تربیت ' تعلیم اور ویلفیئر کا کام جاری ہے جو لندن ' بریڈ فورڈ ' مانچسٹر ' نیلسن ' برمنگھم اور ڈنڈی میں کام کر رہے ہیں - ہمارے 17 سے زائد سکالرز اپنے اور دیگر دینی مراکز پر خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں - میں برطانیہ میں اپنی ذمہ داریاں منہاج سکالرز فورم کے سیکریٹری جنرل کے طور پر نباہ رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی اولیات میں اضافہ کرتے ہوئے تحریک اور قائد تحریک پر

'THE NEW REFLECTIONS ON THE ISLAMIC RESURGENCE: THE WORKS OF TAHIR-UL-QADRI'

کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھ رہا ہوں جو ایم فل کے بعد اگلے سال upgrade ہو کر پی ایچ ڈی کی ریسرچ بن جائے گا - یہ کام میں "دی یونیورسٹی آف مانچسٹر" میں سرانجام دے رہا ہوں - اس حوالے سے میں قائد انقلاب کا پہلا باقاعدہ تلمیذ ہوں جس کو اپنے قائد اور مشن پر اس ریسرچ کا موقع میسر آیا ہے -

برطانیہ میں مسلمانوں کے دینی حالات اور علماء کی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ محمد رمضان صاحب قادری نے فرمایا کہ برطانیہ کے مسلمانوں کی بڑی سنہری خدمات ہیں - ہر جگہ ہر شہر میں مسجد کا قیام اور دینی ضروریات کی تکمیل کا سامان - اللہ تعالیٰ اس ملک میں آباد ہونے والے مسلمانوں کو بے شمار جزا عطا فرمائے - البتہ علماء اور مساجد کمیٹیز کے معاملات ایک گمبھیر مسئلہ ہے اور اس میں دونوں طرف کی کچھ کوتاہیاں ہیں اور کچھ خوبیوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے - ابھی تک تو جوڑ توڑ اور پاکستان والا انداز سیاست جاری ہے تاہم اگلے چند سالوں تک یہ فائنل مرحلے میں داخل ہو کر ختم ہو

Marfat.com



علامہ محمد رمضان صاحب قادری ایتھنز (یونان) میں تحریک منہاج القرآن کے ساتھیوں کے ہمراہ

جائے گا۔ جو علماء پڑھے لکھے اور جدید تقاضوں کو سمجھتے ہیں وہ یہ میدان جیت لیں گے اور ان کے ساتھ وہی لوگ ہوں گے جو باشعور، پڑھے لکھے اور موجودہ تقاضوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں رویت ہلال اور دو عیدیں ایک اور بڑا مسئلہ ہے۔ اس پر قائد انقلاب کا واضح موقف موجود ہے کہ اس ملک میں اتحاد کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے قیاس جلی یا خفی میں سے جس پر عمل کر کے مسئلہ حل ہوتا ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔ اس مسئلے میں دینی اختلاف کم اور کچھ علماء کا ذاتی التباس اور "ہمچوما دیگرے نیست" کا معاملہ زیادہ ہے اور جب تک یہ علماء اور کمیٹیوں کے پاس رہے گا اس مسئلہ کا پائیدار حل نہیں نکلے گا۔ ہاں اگر ہر فرقے کے بااثر لوگ اور علماء مل کر حکومتی سطح پر کسی اقدام کا سوچیں تو حل نکل سکتا ہے۔

گفتگو کے آخر میں علامہ محمد رمضان صاحب قادری نے فرمایا کہ برطانیہ میں اسلام کا مستقبل عالم اسلام اور پاکستان میں اسلام کی حالت کے ساتھ گہرے طور پر وابستہ ہے، اگر عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کا کردار بہتر رخ اختیار کرتا ہے جس کے آثار نمایاں ہیں، تو برطانیہ میں بھی اسلام کا مستقبل بڑا تابناک ہو گا۔ یورپ اور امریکہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں مگر اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر رسوخ کو مزید روک نہیں سکیں گے۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والا شخص اسلام کی روشنی سے آشنا ہو رہا ہے اور اس فلاح و فوز سے لبریز امن گاہ کی طرف لوٹ رہا ہے۔

Marfat.com

علامہ محمد شاہد رضا نعیمی

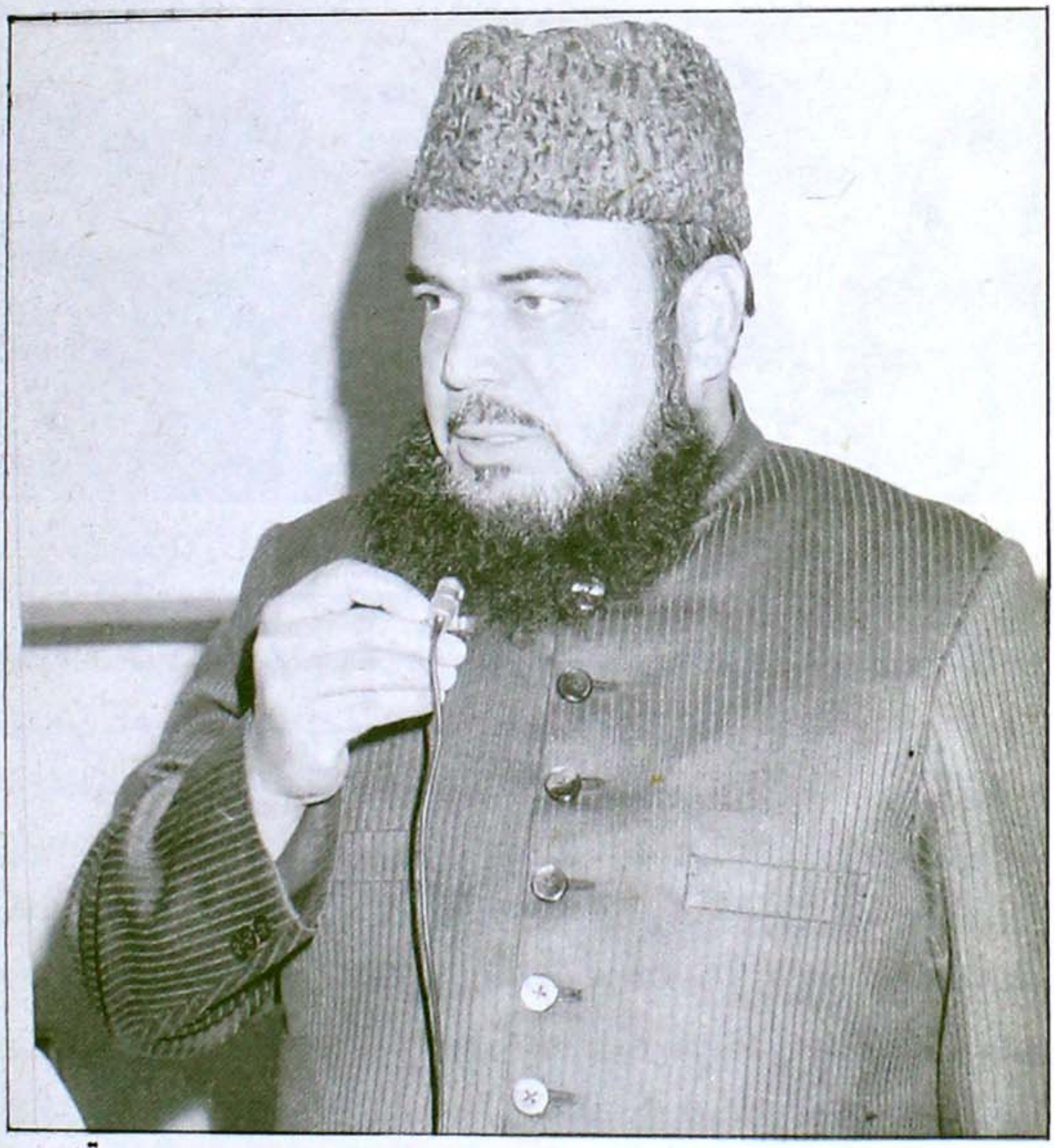

علامہ محمد شاہد رضاصاحب نعیمی ایک ایسے عالم دین اور سکالر ہیں جو اعلیٰ دینی اور عصری تعلیم سے مزین ہیں اور برطانوی مسلمانوں کے لئے آپ کی دینی خدمات بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی لیسٹر اسلامک سنٹر کی جامع مسجد کے خطیب' ورلڈ اسلامک مشن یورپ کے صدر' برطانیہ کی اسلامی شرعی کونسل کے ایگزیکٹو سکریٹری 'اینٹی انٹرنیشنل کے مرکزی مذہبی ایڈوائزری بورڈ کے رکن اور مسلم کالج لندن کے روح رواں ہیں۔

علامہ محمد شاہد رضاصاحب نعیمی کے والد بزرگوار حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی ایک عرصہ تک جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں شیخ الحدیث اور صدر مدرس رہے۔ وہ مراد آباد شہر کے مفتی بھی تھے۔ مراد آباد ہی میں 1976ء میں ان کا انتقال ہوا۔ جامعہ نعیمیہ کے احاطہ میں ان کی آخری آرام گاہ ہے۔

علامہ محمد شاہد رضاصاحب کی ولادت بھارتی صوبہ بہار کے ایک گاؤں فتح پور میں ہوئی۔ وہ تقریباً سات

Marfat.com



علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی نیویارک میں جلسہ عید میلاد النبیؐ سے خطاب فرما رہے ہیں

برس کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ مراد آباد آگئے اور جامعہ نعیمیہ کے مکتب میں ناظرہ قرآن' فارسی اور دینیات کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر مسلم انٹر کالج سے انٹر کا امتحان پاس کرنے کے بعد ڈگری کالج مراد آباد سے جس کا الحاق اس وقت آگرہ یونیورسٹی سے تھا' زولوجی' بوٹنی اور کیمسٹری میں بی ایس سی کیا۔ آپ نے اپنے والد ماجد اور اپنے ایک ساتھی حضرت مولانا سید کلیم اشرف جیلانی (جو بعد میں ان کے استاد بھی رہے) کے مشورے اور ایماء پر دینی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ پھر آپ نے اپنی ساری تعلیم جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے حاصل کی اور اسی دوران میرٹھ یونیورسٹی سے ایم اے اردو کی ڈگری بھی حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد علامہ صاحب نے جامعہ نعیمیہ مراد آباد ہی میں مدرس کی حیثیت سے دینی خدمات کا آغاز کیا۔ آپ نے کچھوچھہ شریف کی مشہور خانقاہ اشرفیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید مختار اشرفؒ صاحب سے بیعت کی۔

علامہ صاحب کچھوچھہ شریف کی نامور دینی شخصیت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی محدث اعظم ہند علیہ الرحمتہ کے فرزند حضرت مولانا شیخ الاسلام سید محمد مدنی گیلانی کی خواہش پر اور اسلامک سنٹر لیسٹر کے منتظمین کی درخواست پر 22 فروری 1978ء کو برطانیہ پہنچے۔ آپ نے اسلامک سنٹر لیسٹر میں جمعہ کی خطابت اور درس وتدریس کے علاوہ ہر اتوار کو درس قرآن کا آغاز کیا۔ علاوہ ازیں روزانہ اردو اور انگریزی میں درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں مختلف کالجوں کے انگریزی بولنے والے حضرات

Marfat.com

بھی شریک ہوتے تھے ۔ اسلامک سنٹر لیسٹر کے زیر اہتمام بچوں کی دینی تعلیم کیلئے مدرسہ بھی آپ ہی کی نگرانی میں تھا۔

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی کا فرمانا ہے کہ برصغیر کے ماحول کے تحت چھوٹے بچوں کو دینی تعلیم دینا بڑا آسان ہے لیکن برطانیہ جیسے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت ہے ۔ یہ بہت بڑا چیلنج ہے لیکن علماء کرام نے بہت سی تکالیف کے باوجود اس چیلنج کو قبول کیا اور اس کا حل ڈھونڈھنے کی بڑی مخلصانہ کوشش کی ہے ۔ مغربی تہذیب کے اس ماحول اور مادیت کے پر فریب علاقہ میں اور بے حیائی و بے شرمی کے دور میں اپنے مسلمان بچوں کے دلوں میں اخلاقی اور روحانی تعلیمات کی قدریں پیدا کرنا یا یوں کہہ لیں کہ اسلامی قدریں اجاگر کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ انتہائی مشکل کام ہے ۔ ہم نے بہرحال اپنے طور پر پوری کوشش کی ہے اور اس کے ہمیں بہت مثبت نتائج ملے ہیں ۔اس محنت کے نتیجہ میں آج آپ کو مسلمان آبادیوں میں ایسے بہت سے نوجوان ملیں گے جو اسی ملک میں پیدا ہوئے ' یہیں جوان ہوئے ' یہیں تعلیمی اداروں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی اور شاید ہی وہ کسی مسلم ملک میں جا کر رہے ہوں لیکن الحمدللہ ! وہ پکے نمازی ہیں ' وہ اذانیں دے رہے ہیں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں اور ماں باپ کے فرمانبردار ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کے وفادار ہیں ۔ یہ جذبہ جوانوں کے دلوں میں ابھارا گیا ہے اور ان مدارس کے ذریعہ علماء کرام ہی کا کام ہے ۔

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی کے لیسٹر میں قیام کے دوران آپ کی شبانہ روز محنت کے نتیجہ میں اس شہر کے مسلمانوں نے پندرہ لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی ۔ اس مسجد میں اٹھارہ سو افراد کے ایک ساتھ نماز پڑھنے کی گنجائش ہے جبکہ سات سو کے قریب خواتین کیلئے علیحدہ گیلری ہے ۔ مذکورہ مسجد کا شمار برطانیہ کی چند بڑی مساجد میں ہوتا ہے ۔ مسجد سے ملحقہ دینی مدرسہ میں اس وقت دس مرد اساتذہ اور آٹھ معلمات طلبہ کے قلوب کو اسلامی تعلیمات سے منور کر رہی ہیں ۔

اسلامک سنٹر لیسٹر کے قیام ' اس کی کارکردگی اور اس کے زیر تکمیل و آئندہ منصوبوں کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ لیسٹر میں رہنے والے چند پاکستانیوں نے 1968ء میں دی اسلامک سنٹر قائم کیا ۔ یہ سنٹر 2A سدرلینڈ سٹریٹ پر آج بھی قائم ہے اور اس کا شمار لیسٹر کی قدیم ترین مساجد میں ہوتا ہے ۔ یہ سنٹر اور مسجد چند رہائشی مکانات میں قائم کی گئی تھی ۔ 1970ء کی دہائی کے وسط میں جب مشرقی افریقہ اور دیگر ملکوں سے مسلمانوں کی لیسٹر میں آمد شروع ہوئی تو مسجد میں توسیعی اور آرائشی کام کیا گیا اور اس کام میں انڈین اور بنگلہ دیشی مسلمانوں کا تعاون بھی شامل ہو گیا ۔ چونکہ اس عمارت میں گنجائش اور سہولتیں محدود تھیں اس لئے علاقہ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کے پیش نظر اسلامک سنٹر کے ٹرسٹیوں اور مینجمنٹ کونسل نے لیسٹر شہر کے قلب میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کے تاریخی منصوبہ پر کام شروع کیا ۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ 27 اگست 1988ء کو کنڈیوٹ سٹریٹ پر لیسٹر سنٹرل ماسک کمپلیکس کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس میں نہ صرف برطانیہ بلکہ دیگر ملکوں سے بھی ممتاز علماء کرام اور عالم

Marfat.com



علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی مبتیھر وایر پورٹ علامہ شاہ احمد نورانی صاحب سے محو گفتگو ہیں۔ درمیان میں مرکزی جماعت اہل سنت یو کے سکریٹری جنرل علامہ قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی ہیں

اسلام کے ممتاز سکالروں نے شرکت کی - اس منصوبہ کا پہلا اور دوسرا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ تیسرے مرحلہ پر کام جاری ہے - اس منصوبہ میں سکول 'کمیونٹی ہال' امام صاحب کی رہائش گاہ 'میتیں رکھنے کی جگہ اور مہمان خانہ کی تعمیر شامل ہے - اس مرحلہ پر کم از کم 8 لاکھ پاؤنڈ کا تخمینہ ہے -

علامہ شاہد رضا صاحب نے فرمایا کہ اسلامک سنٹر سدر لینڈ سٹریٹ اور مرکزی جامع مسجد کنڈیوٹ سٹریٹ مکمل طور پر اہل سنت و الجماعت کے ادارے ہیں 'ان کی کارکردگی اور خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے - یہاں پنج وقتہ نمازوں 'نماز جمعہ اور نماز عیدین کے علاوہ 5 سے 13 سال کے بچوں اور بچیوں کے لئے شام کا ایک سکول قائم ہے جس میں قرآن کریم 'دینیات 'اسلامی تاریخ اور اردو زبان کا 8 سالہ کورس پڑھایا جاتا ہے اور اس کا ایک مکمل نصاب موجود ہے - اسلامک سنٹر اور مرکزی جامع مسجد میں بچوں کے لئے حفظ و ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لئے باضابطہ کلاسیں قائم ہیں - نوجوانوں کے لئے انگلش میں دینی تعلیم پر مبنی پندرہ روزہ سیمینار اور سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے - بالغان کے لئے روزانہ شام کو اردو اور انگلش میں درس حدیث ' ہر اتوار کو درس قرآن اور وقتاً" فوقتاً" دینی علوم سے متعلق کورسز منعقد ہوتے ہیں - ہر جمعرات کی شام کو ذکر اور درود شریف کی محافل ہوتی ہیں - مختلف سکولوں 'کالجوں و یونیورسٹی کے طلبہ 'اساتذہ 'سوشل ورکر 'ہیلتھ ورکر 'پولیس افسران اکثر و بیشتر اسلامک سنٹر اور مسجد کا دورہ کرتے ہیں جہاں انہیں اسلام اور مسلم کلچر کے بارے میں لیکچر دئے جاتے ہیں اور متعلقہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں - اکثر و بیشتر مختلف طلبہ اور علم دوست حضرات اسلامک سنٹر لیسٹر کو خط لکھ کر اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں ' سنٹر کی جانب سے ان کے سوالات کے جوابات اور متعلقہ لٹریچر ان کو

Marfat.com

فراہم کیا جاتا ہے۔ اسلامک سنٹر میں اسلامی اصولوں کے مطابق نکاح پڑھائے جاتے ہیں اور سنٹر کے رجسٹر میں ان کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ تمام اسلامی تہواروں اور مذہبی اہمیت کے دنوں پر یہاں جلسے اور اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جہاں مہمان مقررین کے اردو اور انگلش لیکچرز کا اہتمام ہوتا ہے جبکہ سنٹرل ماسک سے انگلش میں دوماہی نیوز لیٹر بھی جاری کیا جاتا ہے۔

علامہ شاہد رضا صاحب نے فرمایا کہ مسجد کی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین الحاج محمد حسین خان صاحب' وائس چیرمین کونسلر ملک محمد سلیم صاحب' جنرل سکریٹری خالد محمود صاحب چغتائی اور خزانچی مروت حسین نورانی صاحب ہیں۔ علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی 1985ء میں چند دینی تقاضوں کے تحت لیسٹر سے لندن منتقل ہو گئے۔ یہاں آپ مسلم کالج سے منسلک ہیں لیکن آج بھی آپ نماز جمعہ پابندی سے لیسٹر اسلامک سنٹر کے زیر انتظام جامع مسجد میں پڑھاتے ہیں۔ آپ نے یہاں گزشتہ 6 سال سے ایک پندرہ روزہ سٹڈی سرکل بھی شروع کیا ہے جس میں ڈیڑھ سو کے قریب نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شرکت کرتے ہیں۔ دو گھنٹے کے اس پروگرام میں علامہ صاحب ایک گھنٹہ انگریزی میں خطاب فرماتے ہیں پھر پندرہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے اور بعد ازاں باقی وقت سوالات و جوابات کا سیشن ہوتا ہے جس سے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں کے ذہنوں میں دیگر فرقوں کی جانب سے جو شکوک و شبہات پیدا کئے جاتے ہیں انہیں دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس پروگرام میں ہر موضوع پر گفتگو ہوتی ہے تاکہ یہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے ہر دل عزیز بن سکے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی لندن منتقلی کا مقصد یہ تھا کہ اس شہر میں دنیا کے اسلامی ملکوں کے مختلف ادارے کام کر رہے ہیں اور یہ ایک بین الاقوامی شہر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے' خواہ ہم اسے بہتر سمجھیں یا نہ سمجھیں کہ دور جدید کا سکہ رائج الوقت اس دور کے جدید (ماڈرن) علمی وسائل ہیں جنہیں بروئے کار لائے بغیر ہم کسی کام کو مؤثر طریقے سے کم وقت میں نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے محسوس کیا کہ مسلم کالج میں ایک وسیع دنیا سے رابطہ کا مناسب ماحول میسر ہے یہاں سے دنیا بھر کی مسلم تنظیموں سے رابطہ کی سہولتیں بھی پیش نظر تھیں۔ جب علامہ شاہد رضا صاحب مسلم کالج میں آئے تو یہاں ایک پروجیکٹ زیر عمل تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ میں پہلے سے موجود آئمہ کرام کو مزید فعال بنانے اور ان کی گراں قدر خدمات کو مزید تقویت دینے کیلئے ایک ایسا کورس مرتب کیا جائے جس میں ان کو انگریزی زبان 'عیسایت و یہودیت کے افکار اور یہاں کے اقتصادی سیاسی پس منظر کی مختصر تعلیم دی جائے۔ علامہ صاحب کو اس پروجیکٹ کا انچارج ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے فرمایا کہ مسلم کالج 1983ء میں لیبیا کی ایک مذہبی تنظیم جمیعت الدعوۃ نے قائم کیا تھا۔ ابتدا میں یہ ادارہ نصاب' اساتذہ اور اس طرح کے دیگر مسائل میں گھرا رہا 1984ء کے آخر میں اس ادارہ میں باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔ 85ء میں یہاں کے آئمہ کرام کی تربیت کیلئے پروگرام بنایا گیا۔ مسلم کالج لندن کا انتظام بورڈ آف گورنرز کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ دنیا کے مختلف

Marfat.com

عرب ممالک کی یونیورسٹیوں کے ماہرین یہاں رکھے گئے ہیں جن کی اکثریت اہل سنت و الجماعت سے متعلق ہے۔ اس ادارے میں بعض مخصوص مضامین پڑھانے کیلئے کچھ غیر مسلم اساتذہ بھی ہیں۔ مسلم کالج میں تعیناتی کے فورا" بعد علامہ محمد شاہد رضاصاحب نے آئمہ کی تربیت کے حوالے سے نصاب مرتب کیا۔ اس منصوبے میں مقامی آئمہ کرام نے گہری دلچسپی لی جس سے انہیں خاطر خواہ فائدہ پہنچا۔ اس کورس کی مدت چھ ماہ ہے جس کیلئے آئمہ کرام کو ہفتہ میں صرف دو دن مسلم کالج میں آنا ہوتا تھا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام کے مشورے پر ایک ذیلی ادارے شرعی کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا تاکہ یہاں کے مسلمانوں کے دینی معاملات میں خصوصا" جو انہیں برطانوی معاشرے میں درپیش ہیں' رہنمائی کی جاسکے اس ادارے سے یہاں کے انگریز وکلاء اپنے مسلمان موکلین کی پیروی کے حوالے سے بھی رجوع کرتے ہیں۔ دیگر بہت سے ادارے بھی اسلامی معلومات کے سلسلے میں شرعی کونسل سے رابطہ کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات مقامی عدالتوں کے ججوں کی ہدایات پر بھی مسلمانوں کے مقدمات کے حوالے سے اس ادارہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ دو عہدیداروں کی نگرانی میں چل رہا ہے ایک چیئرمین اور ایک ایگزیکٹو سیکرٹری۔ اس کے چیئرمین مصر کے ڈاکٹر ذکی بدوی ہیں جو مسلم کالج کے پرنسپل ہیں جبکہ علامہ محمد شاہد رضاصاحب نعیمی اس کے ایگزیکٹو سیکرٹری ہیں۔ کونسل کا ایک 25 رکنی بورڈ ہے جس میں مختلف علماء کرام' مفتی صاحبان اور مسلم قانون داں شامل ہیں جن کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔ آئمہ کرام کا تربیتی پروگرام مکمل ہونے کے بعد اب علامہ محمد شاہد رضاصاحب مسلم کالج میں دیگر مختلف کورسز پڑھا رہے ہیں لندن یونیورسٹی اور دیگر ممالک کی مسلم یونیورسٹیوں کے کچھ کورسز بھی یہاں ہوتے ہیں۔ مثلا" چار سال کیلئے ملائیشیا کی وزارت مذہبی امور سے مسلم کالج کا کنٹریکٹ تھا جس کے تحت ہر سال وہاں کی وزارت مذہبی امور اپنے 25 افسران کو چھ ماہ کی تربیت کیلئے یہاں بھیجتی تھی۔ لندن میٹروپولیٹن پولیس کو بھی یہاں اسلام مسلمانوں کے طور طریقوں اور ثقافت کے حوالے سے کورس کروائے جاتے ہیں۔ کالج کا تین سالہ کورس ہے جسے "پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان اسلامک سٹڈیز" کا نام دیا ہے جو مسلم کالج کا اپنا کورس ہے جس کا کسی یونیورسٹی سے الحاق نہیں۔ اس کورس کا نصاب بھی مسلم کالج ہی میں ترتیب دیا گیا۔ علامہ صاحب کا ان کورسز کے حوالے سے بھی بڑا نمایاں کردار ہے۔

علامہ محمد شاہد رضاصاحب نے لیسٹر سے لندن آنے کے بعد برطانیہ کے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر ایک کتاب "MUSLIMS IN BRITAIN : PRESENT,PAST AND FUTURE" بھی تصنیف کی۔ اس کتاب کو برطانوی حلقوں میں بھی بڑی پذیرائی ملی اور اس کا فارسی ایڈیشن بھی تہران سے شائع ہو چکا ہے۔

علامہ محمد شاہد رضاصاحب نعیمی اپنی برطانیہ آمد کے دو سال بعد ورلڈ اسلامک مشن کے رکن بنے آپ نے مشن کے زیر اہتمام 1980ء میں ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں برطانوی علماء کے وفد کے ہمراہ شرکت کی۔ اسی کانفرنس میں ورلڈ اسلامک مشن کے مختلف

Marfat.com

ممالک کیلئے انتخابات ہوئے جن میں علامہ محمد شاہد رضاصاحب نعیمی کو ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ شاخ کا جنرل سیکریٹری منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد ورلڈ اسلامک مشن سے آپ کا تعلق مزید گہرا ہوگیا۔

ورلڈ اسلامک مشن کا ذکر کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ "یہ تنظیم خالصتا" جماعت اہلسنت کی ہے' اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ تنظیم دنیا بھر کے سنی مسلمانوں میں رابطہ کا بڑا اور موثر ذریعہ ہے ۔ دنیا کے مختلف ممالک مثلا" ہالینڈ' جرمنی' بلجیئم' فرانس اور ناروے میں ورلڈ اسلامک مشن کی تنظیمیں بڑی موثر ہیں ۔ اسی کے ساتھ کینیڈا' امریکہ' جنوبی افریقہ میں بھی ورلڈ اسلامک مشن کی تنظیمیں اہم کام سرانجام دے رہی ہیں ۔ ماریشس اور پاکستان میں بھی ورلڈ اسلامک مشن کی ذیلی تنظیمیں قائم ہیں ۔ ورلڈ اسلامک مشن کے مرکزی چیئرمین حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا تعلق بھی پاکستان ہی سے ہے ۔ پاکستان میں قائم ورلڈ اسلامک ٹرسٹ بڑا کام کر رہا ہے ۔ اس نے حال ہی میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کے اردو ترجمہ قرآن کنزالایمان کا انگریزی ایڈیشن جسے مولانا شاہ فرید الحق نے ترجمہ کیا ہے' شائع کیا ہے ۔ اس ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن بھی اس وقت پوری دنیا میں تقسیم کیا جا رہا ہے ۔ ورلڈ اسلامک مشن نے برطانیہ میں جو پہلا کام کیا تھا وہ بریڈ فورڈ میں اسلامک مشنری کالج کا قیام تھا ۔ وہاں ادارہ کا دفتر قائم کر کے کام کا آغاز کیا گیا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اسلامک مشنری کالج کا کام جاری نہ رہ سکا ۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس کے بعد ورلڈ اسلامک مشن نے جو دوسرا اہم کام یہاں شروع کیا تھا وہ برطانیہ کے عصری تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلباء و طالبات کیلئے دینی سمر کیمپس کا تھا ۔ برطانوی تاریخ گواہ ہے کہ اس ملک میں یہ کام بھی سب سے پہلے ورلڈ اسلامک مشن نے کیا اس سے پہلے یہاں کے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے مسلمان بچوں کیلئے سمر کیمپس کا کوئی نظریہ موجود نہ تھا ۔ وہ کیمپ ورلڈ اسلامک مشن کے سیکرٹری جنرل علامہ قمرالزماں صاحب اعظمی کی سرپرستی میں انتہائی کامیابی سے منعقد ہوا ۔ اس ملک میں ورلڈ اسلامک مشن کا تیسرا کام "الدعوۃ" کے نام سے اہلسنت والجماعت کے رسالے کا اجراء تھا ۔ اس سے پہلے برطانیہ میں اہلسنت کا اس طرح کا کوئی تحریری کام موجود نہیں تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ بعد میں حالات کے باعث ہم ان کاموں کو جاری نہ رکھ سکے ۔ اس کے بعد ورلڈ اسلامک مشن نے اس ملک میں مساجد کی تعمیر کی جانب توجہ دی اور مانچسٹر میں ورلڈ اسلامک مشن کی کوششوں سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی جہاں علامہ قمرالزماں اعظمی صاحب خطیب ہیں ۔ اس میں مقامی مسلمانوں کا تعاون بنیادی طور پر شامل ہے ۔ لیسٹر میں جو عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں بھی ورلڈ اسلامک مشن کا زبردست تعاون رہا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ورلڈ اسلامک مشن نے یہاں رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے بڑی بڑی کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا ہے ۔ بریڈ فورڈ میں بھی دو تین کانفرنسیں کی گئیں ۔ اس کے بعد جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کے قرآن پاک کے ترجمہ پر سعودی عرب میں پابندی لگی اور اس کے بعد برصغیر یا دنیا میں جہاں جہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے ماننے والوں نے اس پر احتجاج شروع کیا تو ورلڈ اسلامک مشن نے اس عالمی احتجاج کو ایک منظم اور موثر شکل دینے کیلئے لندن و ملے سنٹر میں "حجاز

Marfat.com

کانفرنس" کے نام سے ایک تاریخی کانفرنس منعقد کی جس کے اثرات کا اعتراف یہاں کے لوگوں نے بھی کیا اور ہمارے مخالفین نے بھی کیا۔ اس کانفرنس میں عرب و عجم سے بہت سے علماء و مشائخ اور دینی سکالرز نے شرکت کی اور ہم نے اپنا کیس بھرپور طریقے سے پیش کیا اور پوری دنیا میں اس احتجاج کی بازگشت سنی گئی۔ علامہ صاحب کا فرمانا ہے کہ اس کانفرنس ہی کا نتیجہ تھا کہ اس کے دو سال بعد شاہ فہد جب برطانیہ کے دورے پر آئے تو انہوں نے ورلڈ اسلامک مشن سے گفتگو کے ماحول کو سازگار کرنے کیلئے اپنے بھائی شہزادہ ترکی کو اپنی آمد سے دو ہفتہ پہلے یہاں بھیجا۔ ورلڈ اسلامک مشن کے وفد سے ان کی کئی ملاقاتیں ہوئیں اور آخری ملاقات کے بعد ورلڈ اسلامک مشن کے وفد اور شہزادہ ترکی کی ایک مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی جس میں مصالحت کیلئے بڑی مثبت باتیں کہی گئیں۔ پھر جب شاہ فہد یہاں آئے تو ان سے بھی ورلڈ اسلامک مشن کے وفد کی طویل ملاقات ہوئی جس میں شاہ فہد نے ہماری بات کو بڑی ہمدردی سے سنا۔ ہم نے انہیں سعودی عرب میں اہل سنت کو درپیش مسائل و مشکلات سے آگاہ کیا جس پر شاہ فہد نے کہا کہ ہم ان مسائل پر غور کیلئے تیار ہیں لیکن ہمیں اس کیلئے کچھ وقت دیں۔ ہم نے ان کی نیک نیتی پر اعتماد کا اظہار کیا لیکن ان کے جانے کے بعد دن، ہفتے، مہینے اور پھر سال گزر گئے۔ اس کے بعد پھر ورلڈ اسلامک مشن نے متعدد بار ان مسائل کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے پروگرام بنائے اور کانفرنس بلانے کا سوچا لیکن عالم اسلام کی بدقسمتی کہ اس کے بعد سے عالم اسلام مسلسل مختلف بحرانوں کا شکار ہے۔ عراق اور ایران کی جنگ شروع ہو گئی سلمان رشدی کا مسئلہ ہمارے سامنے آگیا پھر خلیجی جنگ شروع ہو گئی 'بوسنیا' چیچنیا اور کوسوو میں مسلمانوں کا قتل شروع ہو گیا، فلسطین، افغانستان اور سوڈان کے مسائل ہیں گویا ہم پے در پے بحرانوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے بات چیت کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ "ورلڈ اسلامک مشن کے اکابرین کی رائے یہی رہی کہ کل عالم اسلام اس وقت اندرونی طور پر انتہائی نازک مسائل میں گھرا ہوا ہے اور ایسے میں آپس میں دست بگریباں ہونا شاید عالم اسلام کے مفاد میں نہ ہو اس لئے اس کے بعد ہم نے کوئی احتجاجی تحریک یا احتجاجی کانفرنس منعقد نہیں کی۔ حالات جونہی سازگار ہوئے تو ورلڈ اسلامک مشن ان مسائل کو اجاگر کرنے کیلئے اپنے فرائض انشاء اللہ ضرور پورے کرے گا۔" ورلڈ اسلامک مشن کی کارکردگی پر مزید گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ "جب سلمان رشدی یا گلف وار کے مسائل ہمارے سامنے آئے تو ورلڈ اسلامک مشن نے اپنے فرائض کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ دنیا میں جہاں کہیں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، کشمیر کا مسئلہ ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف فسادات کا مسئلہ ہے، بابری مسجد کا مسئلہ ہے۔ ان تمام مسائل پر جہاں جہاں ورلڈ اسلامک مشن کی برانچیں قائم ہیں حالات و وسائل کی روشنی میں ہم کام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں کے اور بہت سے مسائل ہیں۔ مسلمان نوجوانوں کی تربیت کا مسئلہ ہے، مسلمانوں کی بقاء کا مسئلہ ہے، اہلسنت والجماعت کے مسائل ہیں، ورلڈ اسلامک مشن ان سب پر کام کر رہا ہے۔

Marfat.com

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے فرمایا کہ دو سال قبل ورلڈ اسلامک مشن کی لیسٹر میں بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس وقت مشن کا انتخاب ہوا تھا اور ورلڈ اسلامک مشن کے قائدین نے یہ کہہ کر کہ برطانیہ مشن کا وفاقی ملک ہے ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کی شاخ کو توڑ دیا تھا۔ کیونکہ ورلڈ اسلامک مشن کی مرکزی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر بھی یہاں پر ہے اور جس ملک میں کوئی وفاقی تنظیم موجود ہو وہاں تنظیم کی کوئی علیحدہ برانچ نہیں ہونی چاہئے۔ مرکزی مجلس عاملہ نے اس تجویز کو منظور کر لیا لیکن یہاں مختلف شہروں میں قائم تنظیمیں اپنا کام کر رہی ہیں اور ان تنظیموں کی نگرانی براہ راست ورلڈ اسلامک مشن کر رہا ہے۔ علامہ نے بتایا کہ ان انتخابات میں انہیں مرکزی تنظیم کا ڈپٹی سیکرٹری جنرل بنایا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل ہالینڈ میں ورلڈ اسلامک مشن یورپ کی تنظیموں کی کانفرنس ہوئی وہاں خصوصاً" یورپ کے مسلمانوں کے مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ پھر وہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی تنظیم کے علاوہ یورپین کامن مارکیٹ کے لئے ایک علاقائی تنظیم بنا دی جائے تاکہ وہ یورپین مسلمانوں کے مسائل کو یورپین کامن مارکیٹ سے ڈسکس کر سکیں۔ اب تمام یورپی تنظیموں سے نمائندوں کو لے کر ورلڈ اسلامک مشن آف یورپ بنا دی گئی ہے۔ علامہ صاحب نے بتایا کہ انہیں ورلڈ اسلامک مشن یورپ کا صدر چنا گیا اور ورلڈ اسلامک مشن ہالینڈ کے صدر حاجی قاسم کو اس کا سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا۔

علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی نے بتایا کہ آپ گزشتہ بارہ سال سے حقوق انسانی کی مشہور بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مرکزی مذہبی مشاورتی بورڈ کے رکن ہیں۔ برطانیہ کے مسلمانوں اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی اور سماجی حقوق کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کے جو منصوبے بنتے ہیں ان میں اس بورڈ کے رکن کی حیثیت سے آپ سے بھی رائے لی جاتی ہے۔ ہر سال بورڈ کے قریباً" چار پانچ اجلاس ہوتے ہیں جن میں علامہ صاحب شریک ہو کر دینی نقطہ نظر سے اس ادارہ کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں۔ علامہ صاحب نے مشاورتی بورڈ کے اجلاس میں بسا اوقات دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں بھرپور آواز اٹھائی ہے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے

علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے فرمایا کہ برطانیہ میں اہلسنّت والجماعت کو بہت سے خطرات درپیش ہیں۔ اگر ہم حقیقت کو تسلیم نہ کریں تو بھی ہم خود کو اپنے سر پر منڈلاتے ہوئے ان خطرات کے بادلوں سے نہیں بچا سکتے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ کچھ خطرات تو وہ ہیں جو اس ملک میں موجود ہر مذہبی تنظیم کو درپیش ہیں۔ جن میں لادینیت کے طوفان کا خطرہ، بداخلاقی و بے حیائی کے سیلاب کا خطرہ، مذہب سے دور ہو کر مادیت میں ڈوب جانے کا خطرہ۔ یہ وہ خطرات ہیں جن میں صرف مسلمان ہی نہیں عیسائی، یہودی، ہندو سبھی گھرے ہوئے ہیں۔ یہاں جو بھی مذاہب ہیں یہ ان کے لئے مشترک خطرات ہیں۔ لیکن کچھ خطرات ایسے ہیں جو صرف مسلمانوں کیلئے ہیں خواہ وہ مسلمان بریلوی ہو، دیوبندی ہو، شیعہ ہو، اہلحدیث ہو یا اس کا تبلیغی جماعت سے تعلق ہو، یہ خطرات اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے ہیں کہ وہ جب ہمارے خلاف کوئی سازش کرتے ہیں تو اس سازش کا شکار بنانے کیلئے وہ ہم سے یا ہمارے بچوں سے

Marfat.com



علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی برطانیہ کی نو مسلم انگریز کمیونٹی کے ایک مذہبی رہنما اور امام سراج الدین صاحب (امام ناروچ مسجد) سے مصروف گفتگو ہیں

یہ نہیں پوچھتے کہ تم بریلوی ہو' دیوبندی ہو' شیعہ ہو' تبلیغی ہو یا اہلحدیث ہو۔ ان کا ٹارگٹ صرف مسلمان ہوتے ہیں خواہ وہ برائے نام مسلمان ہوں' اچھے مسلمان ہوں یا گمراہ مسلمان ہوں۔ یہ خطرات بھی انتہائی خطرناک ہیں' نوجوانوں میں ہم ان خطرات کو دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمان بچیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ بھاگ رہی ہیں ہمارے بچے غیر مسلم گرلز فرینڈز کے ساتھ داد عیش دے رہے ہیں' ہمارے بچے اور بچیاں رات کی تاریکیوں میں جسم خریدتے اور بیچتے ہیں۔ ڈرگ کا کاروبار ہو رہا ہے' وہ دین سے دور ہو چکے ہیں' قرآن اور سنت سے انہیں قطعاً" کوئی آگہی حاصل نہیں ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے ان باتوں سے اس کتاب کے قارئین کو دکھ پہنچے' مجھے بھی دکھ ہے' وہ مسلمان میرے بھی بہن اور بھائی ہیں' میں بھی اسی کشتی کا مسافر ہوں۔ لیکن ہم کسی برائی یا عیب کو ڈھانپ کر ختم نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس کی نشاندہی کر کے اس کے سدباب کیلئے اقدامات کرنے چاہئیں اس لئے کہ یہ وہ مسائل ہیں جو ہر مسلمان کیلئے مشترک ہیں۔ علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے فرمایا کہ کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو خصوصاً" بریلوی مکتب فکر کو درپیش ہیں اس لئے کہ بعض دیگر مکاتب فکر ہمارے مقابلے میں منظم بھی ہیں اور ان کے پاس وسائل بھی ہیں' انہیں کوئی مالی مسئلہ بھی درپیش نہیں ہے' ان کی اندرون اور بیرون ملک سے باقاعدہ سرپرستی بھی ہو رہی ہے۔ خاص طور پر یہاں برطانیہ میں کچھ نئی تحریکیں حال ہی میں کھڑی ہوئی ہیں وہ بڑی جارحیت کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہیں خصوصاً" ہمارے وہ بچے جن کو گھروں میں مناسب دینی یا مساجد میں انگریزی میں مسلک کی کوئی واضح تعلیم نہیں دی گئی ہے جب یہاں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں تو جو کچھ انہیں کہا جاتا ہے وہ اسے درست سمجھتے ہیں۔

دوسرے مذاہب کے ساتھ تعلقات پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ محمد شاہد رضا صاحب نعیمی نے فرمایا کہ بے حیائی' بد اخلاقی اور الہامی علوم سے دوری' دور حاضر کے مغربی معاشرے کی خصوصیت ہے اور یہاں

Marfat.com

اس میں تمام مذاہب کے لوگ گھرے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں تقریباً" دس سال سے یہاں ایک اچھی پیش رفت ہوئی ہے اور "انٹر فیتھ نیٹ ورک یو کے" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے' علامہ صاحب بھی اس تنظیم سے وابستہ ہیں اور تنظیم کی مرکزی مجلس عاملہ کے باقاعدہ رکن ہیں۔ تنظیم میں عیسائی' یہودی' ہندو' سکھ' بدھ مت اور دوسرے چھوٹے مذاہب کے ماننے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ اس میں ایسے مشترکہ مسائل پر جن کا تعلق ان تمام مذاہب سے ہے' تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس حوالے سے میری نظر میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ بعض اوقات ہمیں اپنے بعض مسائل کیلئے جب لابنگ کرنی ہوتی ہے تو اس کیلئے ہمیں اپنے موقف کو پوری طاقت سے پیش کرنا ہوتا ہے چنانچہ ہم اپنی ضرورت کے تحت دیگر مذاہب کے قائدین سے بھی اخلاقی تعاون حاصل کرسکتے ہیں اس سلسلے میں بسا اوقات ہمیں کامیابی ملی ہے' مثلاً" بابری مسجد کے انہدام کے وقت ہم نے "آئی ایف این" (انٹر فیتھ نیٹ ورک) سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ کسی عبادت گاہ کو گرادینا صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے آج اگر ہماری مسجد گری ہے تو کل آپ کا چرچ گر سکتا ہے' پرسوں کسی یہودی عبادت گاہ کو بھی آگ لگائی جا سکتی ہے' تو ایک مذہبی انسان کی حیثیت سے یہ ساری دنیا کا معاملہ ہے لہٰذا آپ کو خاموش نہیں رہنا چاہئے' تو اس وقت ہماری کوششوں سے ان تمام احباب نے بابری مسجد کے انہدام کے خلاف بیانات جاری کئے اور ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے موقف کو ان دوسرے مذاہب کے لوگوں کے تائیدی بیانات سے بڑی تقویت ملی۔ اسی طرح جب بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا اور وہاں کے بعض چرچ بھی ان ظالم لوگوں کی سرپرستی کر رہے تھے اس وقت بھی اس قتل عام کے خلاف ہم نے آواز اٹھائی کہ عورتوں اور بچوں کا قتل عام دنیا کے کسی مذہب کی بنیادی تعلیم نہیں ہے اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات انسانیت کے خلاف ہے اور دنیا کے ہر مذہب کے خلاف ہے تو آپ ہمارا ساتھ دیں۔ اس وقت بھی ہم وفد لے کر 10۔ڈاؤننگ سٹریٹ گئے' ہم نے اس وقت کے وزیراعظم جان میجر کو یادداشت پیش کی۔ اس وفد میں مسلمان' یہودی' عیسائی' ہندو اور سکھ سبھی تھے۔ ہم نے برطانوی وزیراعظم کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا کہ بوسنیا میں نہتے مسلمانوں کا ہی نہیں بلکہ نہتے انسانوں کا قتل عام ہو رہا ہے' اسے رکوانے میں برطانیہ اپنا کردار ادا کرے۔ یہ بات ضرور ہے کہ ہمارے پاس کوئی سیاسی طاقت نہ ہونے کے باعث ہماری بات میں اتنا زور نہ تھا لیکن اگر اور کچھ نہیں تو اس تنظیم کے ذریعے ہم اخلاقی طور پر بیانات کی حد تک تعاون حاصل کرتے ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک ایسے ملک میں جہاں ہم اقلیت ہیں' جو بنیادی طور پر عیسائیت کا ملک ہے' جہاں کا حکومتی اور اقتصادی اقتدار عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاتھ میں ہے' تصادم کی حالت میں رہ کر اپنی پوزیشن کو دنیاوی اعتبار سے مستحکم نہیں کرپائیں گے لیکن مسلمان کی دنیا اور دین علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔ ہماری دنیاوی طاقت' ہمارا دنیاوی استحکام ہمارے دینی استحکام ہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے یہاں اس طرح کا نیٹ ورک مفید ہے۔ میں نے اس تنظیم کے ساتھ رہ کر بہت سے تجربات حاصل کئے ہیں اور میں نے مسلمانوں کے مسائل کے سلسلے میں ان کی آواز بھرپور طریقے سے بلند کی ہے۔

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ الحافظ القاری سید محمد عرفانی میاں

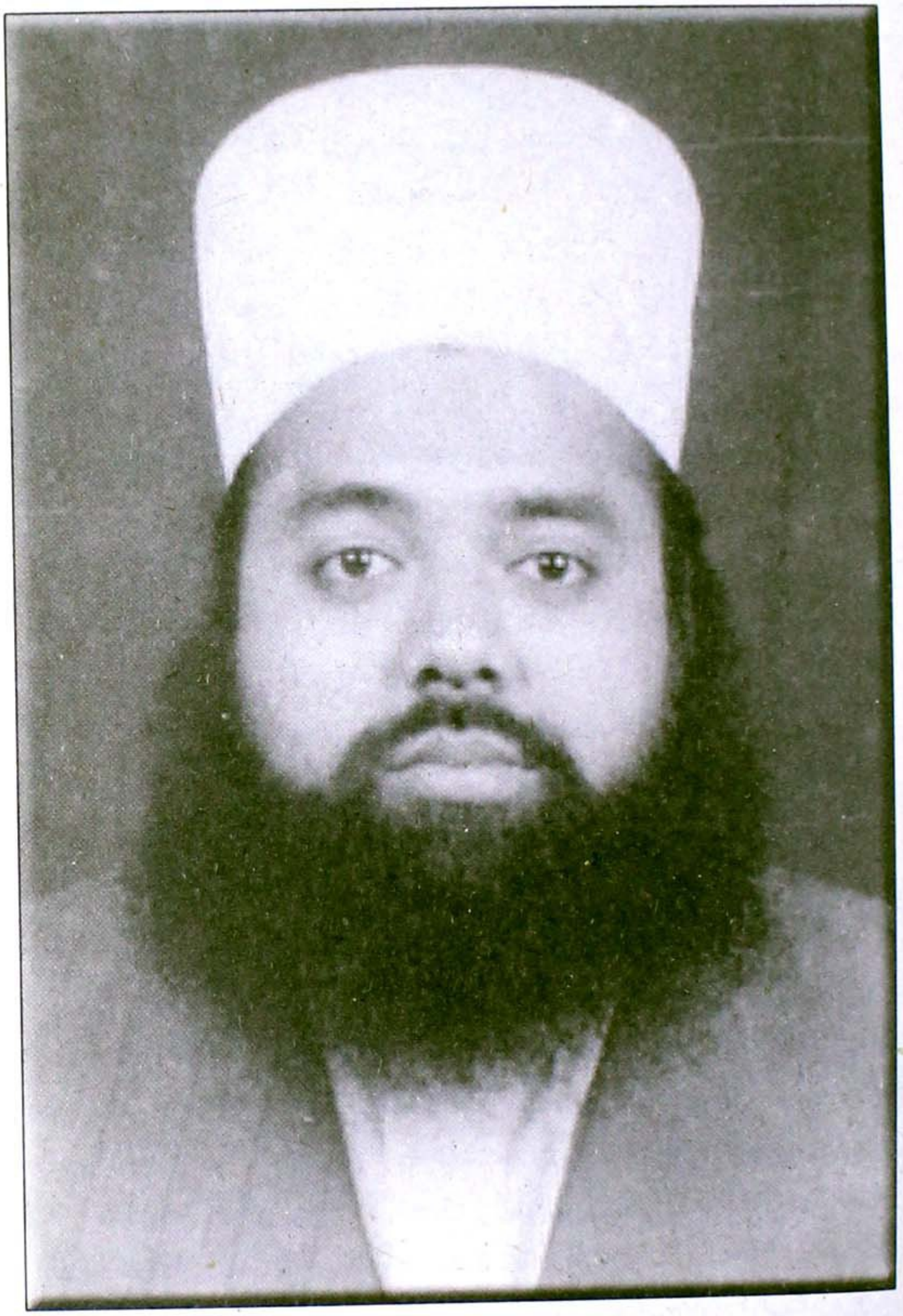

صاحبزادہ علامہ حافظ القاری سید محمد عرفانی میاں صاحب ایک ایسے خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں کہ ان کی شخصیت نہ صرف پاک و ہند بلکہ برطانیہ میں بھی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ صاحبزادہ صاحب جو

Marfat.com

ایک نوجوانوں لیکن اعلیٰ پایہ کے عالم دین اور حافظ و قاری ہیں ' جامع مسجد غوثیہ قاسمیہ ماؤنٹ سٹریٹ والسل میں خطابت وامامت اور تدریس کے فرائض بحسن و خوبی ادا فرما رہے ہیں ' قبل ازیں 1997ء میں انڈیا سے برطانیہ آنے کے بعد آپ قریباً" ڈھائی سال تک جامع مسجد نور الاسلام بولٹن میں بحیثیت خطیب وامام اور مدرس دینی فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔

صاحبزادہ علامہ سید محمد عرفانی میاں صاحب کی ولادت ہندوستان (یوپی) کے مشہور شہر میرٹھ کے محلّہ گزری بازار اندر کوٹ میں 9 ربیع الاول شریف بروز دو شنبہ مطابق 2 فروری 1971ء کو ہوئی۔ آپ کے والد ماجد امام النحو' صدر العلماء علامہ مفتی سید شاہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمتہ نے آپ کے کان میں اذان دی ' نیز اپنا لعاب دین بھی سنت تحنیک کے طور پر آپ کے منہ میں ڈالا۔

صدر العلماء امام النحو حضرت علامہ سید شاہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمتہ والرضوان کی دینی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپ نے تادم حیات تبلیغ سنیت بالخصوص درس نظامی سے وابستہ جو خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں اس لئے کہ آج بھی آپ کی بے نظیر تصانیف یعنی بشیر القاری بشرح صحیح البخاری ' بشیر الناجیہ بشرح کافیہ ' البشیر الکامل بشرح ماءۃ عامل ' البشیر شرح نحو میر اور نظام شریعت جیسی دینی کتب نیز پاکستان ' ہندوستان اور افغانستان کی عظیم درس گاہوں کی عظیم مسندوں پر تشریف فرما ان کے بے شمار تلامذہ ان کی دینی و ملی مساعی جمیلہ کی منہ بولی تصویریں ہیں۔ آپ کی خانقاہی و درس گاہی ' تحریری و تقریری اور دینی و ملی خدمات دنیائے سنیت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ حضرت امام النحو صدر العلماء سید غلام جیلانی قدس سرۃ النورانی کا مختصراً" تعارف کراتے ہوئے امام علم و فن حضرت علامہ و مولانا عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ حبیبی روح رواں جامعہ حبیبیہ (الٰہ آباد' یوپی) ارشاد فرماتے ہیں کہ سقراط کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سڑکوں پر پھرا کرتا تھا اور لوگوں سے مختلف قسم کے سوالات کرتا تھا۔ لوگ جب اس کے سوالات کا جواب دینے سے عجز ظاہر کرتے تو وہ انہیں خود جواب بتادیا کرتا تھا اس طرح وہ اپنی اس سعی سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرتا تھا اور خود کو عقل پیدا کرنے والی "دائی" کہا کرتا تھا۔ یہ قدیم یونان کی بات ہے ' آج کے دور میں کون اس طرح خود سڑکوں پر پھرتا ہوا لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا؟ آج کا حال تو یہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے ایسا سوال کر بیٹھے جس کا جواب اس کے ذہن میں حاضر نہ ہو تو اس پر اسے فوراً" غصہ آجائے گا۔ ایسے ہی زمانے کی بات ہے کہ جب کوئی طالب علم خواہ مدرسے کا ہو یا کسی عام دانش گاہ کا' جو حضور صدر العلماء امام النحو حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرۃ کی خدمت میں کوئی سوال لے کر پہنچتا تھا تو آپ انتہائی شفقت و محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا استقبال فرماتے تھے اور جب اس کے سوال کا جواب دیتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی سمندر جوش میں آگیا ہے اور موتی بکھیر رہا ہے۔ آپ بخاری شریف کا درس دینے میں بھی ہمیشہ "کیف" کا لحاظ فرماتے تھے "کم" کے کم ہونے کی پروا نہیں کرتے تھے۔ ایک ایک حدیث شریف کا درس ہفتہ ہفتہ ' دس دس روز جاری رہتا تھا کسی روز صرف و نحو پر گفتگو ہو رہی ہے تو کسی روز

Marfat.com

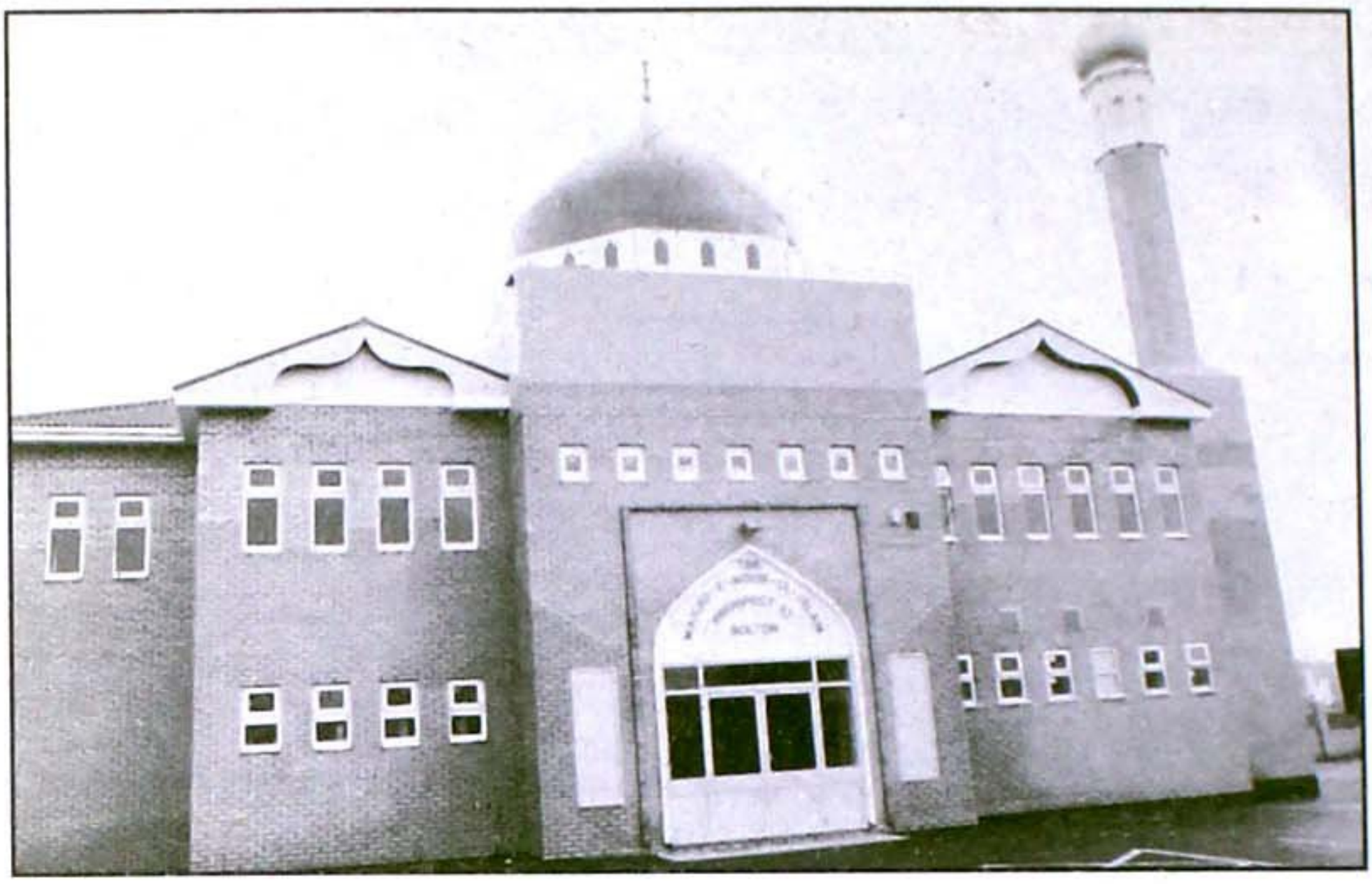

مسجد نور اسلام پراسپیکٹ سٹریٹ بولٹن کا ایک خوبصورت منظر

صرف بلاغت پر، کسی روز صرف مسائل فقہ پر گفتگو ہو رہی ہے تو کسی روز صرف تصوف پر، کسی روز اس حدیث شریف سے مذہب اہلسنّت کے احقاق پر کلام ہو رہا ہے تو کسی روز اس حدیث شریف سے متعلق غیر مقلدین کی تقریر کا رد ہو رہا ہے۔ آپ کے یہاں نہ حدیث کی تخصیص، نہ فقہ اور نہ نحو کی قید، نہ بلاغت یا منطق کی شرط اور نہ فلسفہ کی شرط، آپ کے اس تبحر علمی کی وجہ سے بالاتفاق سب نے آپ کو صدر العلماء کہہ کر پکارا۔ آپ کی ولادت باسعادت 11 رمضان 1320ھ بمطابق 23 دسمبر 1890ء کو دادوں ضلع علی گڑھ میں ہوئی۔ آپ نے تقریباً" نصف صدی تک میرٹھ کے مشہور مدرسہ اسلامیہ عربیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں اور اس دوران لاکھوں تشنگان علم کو اپنے علم سے سیراب کیا اور ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ اپنے دور میں آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمائے۔

صاحبزادہ علامہ حافظ القاری سید محمد عرفانی میاں صاحب مکمل سات سال تک حضرت والد ماجد کے سایہ عاطفت میں رہ کر حفظ قرآن نیز تعلیم تجوید بھی حاصل کرتے رہے۔ مشیت الٰہی کہ 1978ء میں ہی والد ماجد کا وصال ہو گیا جو نہ صرف آپ کے لئے بلکہ دنیائے سنیت کے لئے عظیم المیہ تھا، کیونکہ اس دور کے چنیدہ چنیدہ اور پائے کے علماء اس زمانے میں حضرت ہی کے مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندر کوٹ میرٹھ میں بشکل تلامذہ اکتساب فیض کیا کرتے تھے۔ قائد اہلسنّت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی میاں صاحب (پاکستان)، شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مفتی ابو الفتح محمد نصر اللہ خان صاحب سابق رئیس دار الافتاء سپریم کورٹ (افغانستان)، پاسبان ملت مناظر اہلسنّت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب علیہ الرحمتہ (بانی دار العلوم غریب نواز (الہ آباد، انڈیا)، محقق عصر شارح بخاری حضرت علامہ و مفتی محمد شریف الحق صاحب

Marfat.com

امجدی علیہ الرحمتہ صدر مفتی الجامعتہ الاشرفیہ یونیورسٹی (انڈیا)' پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ و مولانا الشاہ سید محمد حامد اشرف صاحب قبلہ (ممبئی 'انڈیا)' محقق زماں ماہر علوم وفنون حضرت علامہ مفتی محمد عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ (الہ آباد 'انڈیا)' جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت اور جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور 'پاکستان) اور ماہر علوم قدیم و جدید محقق عصر علامہ و مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری صاحب قبلہ (جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 'پاکستان) وغیرھم کو حضرت صدر العلماء سے شرف تلمذ حاصل ہے - والد ماجد کے اس جانکاہ واقعہ کے بعد علامہ عرفانی میاں صاحب میرٹھ سے علوم وفنون کی آماجگاہ یعنی سرزمین سنبھل کی طرف منتقل ہوئے کیونکہ یہی ان کا ننہیال تھا - خوش قسمتی سے ان کے نانا جان حضرت علامہ مفتی حافظ و قاری حامد حسن صاحب بانی و مہتمم مدرسہ سراج العلوم سنبھل اس وقت باحیات تھے- آپ نے ان ہی کی خدمت میں رہ کر کچھ پاروں کا حفظ مع قراءت مکمل کیا اور پھر برادر مکرم و معظم علامہ مولانا حافظ و قاری سید محمد یزدانی میاں صاحب (مقیم حال سان فرانسکو' امریکہ) کے ہمراہ جامعہ منظر حق ٹانڈہ فیض آباد تشریف لے گئے اور وہیں تعلیمی سلسلہ جاری رکھا' پھر واپسی پر سنبھل سے اپنے استاد و برادر اکبر علامہ حافظ قاری سید محمد ربانی میاں صاحب سے قرآن کریم کا دورہ مکمل کر کے انہی کے ساتھ ہندوستان کے مشہور تیکنیکی شہر بنگلور کرناٹک کی جامع مسجد میں صرف 13 سال کی عمر میں پورا قرآن تراویح میں سنایا - آپ کو مسلسل چار سال تک اسی جگہ پر یہ شرف حاصل ہوتا رہا- اسی دوران شہر سنبھل ہی میں جامع معقول و منقول ' محقق زماں حضرت علامہ مفتی حافظ و قاری محمد معین الدین صاحب اشرفی شمسی سنبھلی تلمنید ارشد حضور شمس العلماء علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری علیہ الرحمتہ (مصنف قانون شریعت) سے درس نظامی کی چند کتابوں کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پھر کچھ سال کے لئے اہلسنّت کی مشہور درس گاہ منظر اسلام بریلی شریف میں تشریف لائے اور یہیں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کرلی-

حصول تعلیم کی تکمیل کے بعد صاحبزادہ علامہ عرفانی میاں صاحب ممبئی کیرالہ میں چند سال خدمات انجام دینے کے بعد دہلی گاندھی نگر تشریف لائے جہاں آپ نے خاص غیر مسلموں کے علاقہ میں ایک عظیم مسجد تعمیر کرائی اور اس میں چند سال خدمات انجام دینے کے بعد علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی کے اصرار پر (جو اس وقت دارالعلوم اہلسنّت جبل پور میں نائب شیخ الحدیث تھے) اور حضرت مولانا محمد محسن صاحب (جو آج کل مسجد غوثیہ بولٹن یو کے میں صدر امام ہیں) وغیرہ کی وساطت سے دیادرہ ضلع بھروچ گجرات کی پرشکوہ جامع مسجد "مختار المساجد" میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر ہو گئے لیکن ساتھ ہی ساتھ مدرسہ مظاہر العلوم دیادرہ میں بھی خدمت تعلیم و تربیت سے منسلک رہے -دیادرہ میں آپ کی خدمات کا یہ سلسلہ تقریباً" تین سال تک بحسن و خوبی جاری رہا-

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ عرفانی میاں صاحب نے فرمایا کہ وہ 1997ء میں مبلغ اشرفیت شاعر اسلام الحاج داؤد پریمی صاحب اشرفی دیادروی کی دعوت پر بلیک برن برطانیہ تشریف لائے اور

Marfat.com



مسجد نور اسلام بولٹن کا گنبد نصب کئے جانے کے موقع پر لی گئی تصویر۔ مسجد کے انتہائی سرگرم اور مخلص کارکن حاجی محمد یونس سانپاوالے (مرحوم) نمایاں ہیں

پھر آپ کو احباء کی جدوجہد سے مدرسہ و مسجد نور الاسلام بولٹن میں تدریس اور خطابت و امامت کی ذمہ داری سپرد کر دی گئی - ابھی آپ کو ایک سال بھی نہ ہونے پایا تھا کہ بفضل خدا ان کو ان کی امید سے زیادہ شہرت اور پزیرائی حاصل ہوئی تو آپ نے وقت اور موقع کی مناسبت سے اپنے رفیق و صدیق حضرت علامہ (مفتی) محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی کو (جو آپ کے بہنوئی بھی ہیں) برطانیہ بلانے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب ہوئے - ان دنوں مفتی صاحب بھی دیادرہ ہی کے دار العلوم نور محمدی میں صدر المدرسین کے فرائض انجام دے رہے تھے - علامہ محمد ایوب صاحب بھی برطانیہ تشریف لانے کے بعد صاحبزادہ عرفانی میاں صاحب کے توسط سے مدرسہ و مسجد نور الاسلام بولٹن سے وابستہ ہو گئے اور اب بھی وہیں دینی تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں - ابھی چند ہی ماہ گزرے ہونگے کہ حضرت صاحبزادہ سید عرفانی میاں صاحب نے اپنے بڑے بہنوئی حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری سید محمد مسعود علی نوری صاحب قبلہ صدر مدرس دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کو برطانیہ تشریف آوری کی دعوت پیش کی اور حضرت موصوف تشریف لائے بھی مگر پھر ایک یا ڈیڑھ سال بعد اپنے وطن مالوف (نینی تال) تشریف لے گئے ' پھر چند ماہ بعد اپنے دوسرے بہنوئی شہزادہ حضور شمس العلماء جونپوری مصنف قانون شریعت علیہ الرحمتہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محی الدین احمد ہشام میاں صاحب قبلہ مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ جونپور کو دعوت پیش فرمائی جس پر حضرت علامہ موصوف بھی برطانیہ تشریف لائے اور پانچ چھ ماہ قیام فرما کر واپس انڈیا تشریف لے گئے - کیونکہ شیراز ہند جونپور کی قدیم ترین درسگاہ دار العلوم حنفیہ کی تقریباً" تین سو سالہ مدت میں اس کو نشاۃ ثانیہ کے عنوان سے علامہ موصوف نے جو تعمیری و تعلیمی زینت و عزت بخشی تھی اس کو برقرار رکھنے کے لئے شاید حضرت کی ضرورت یہاں سے زیادہ وہاں تھی - ظاہر ہے کہ تین چار سو طلباء کے قیام و طعام

Marfat.com



مسجد نور اسلام بولٹن کی کمیٹی کے بعض اراکین و متعلقین (دائیں جانب سے) محمد حنیف علی صاحب پٹیل، محمد عثمان ناتھا صاحب اشرفی، محمد عثمان گجرا صاحب چشتی، محمد شبیر ناتھا صاحب اشرفی اور امحمد اقبال ناتھا صاحب اشرفی

نیز اساتذہ کرام کے خورد و نوش کا انتظام ایک امر اہم ہے جس کے لئے حضرت کی موجودگی لازمی تھی چنانچہ فی الحال آپ بھی اپنے وطن مالوف (جونپور) تشریف فرما ہیں- صاحبزادہ علامہ الحافظ القاری محمد عرفانی میاں صاحب قریباً" ڈھائی سال مدرسہ و مسجد نور الاسلام بولٹن میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انتہائی خوبی کے ساتھ انجام دینے کے بعد انگلینڈ کے ایک اور شہر والسل (Walsal) تشریف لے گئے اور وہاں تا ایں دم جامع مسجد غوثیہ قاسمیہ ماؤنٹ سٹریٹ میں خدمات انجام دے رہے ہیں- آپ وہاں بھی اپنے تمام مصلیان نیز اہل محبت سے بہت خوش ہیں، بالخصوص جناب الحاج چودہری عبدالحق صاحب، جناب الحاج چودہری عبدالرشید صاحب صدر مسجد کمیٹی، جناب محمد اکرم خان صاحب، جناب الحاج محمد راسب خان صاحب اور جناب الحاج محمد ریاض خان صاحب وغیرہ، نیز اپنی مسجد کے سابق امام علامہ مولانا محمد خداداد صاحب کے لئے بھی بہت دعا گو ہیں-

Marfat.com

علامہ محمد سہیل احمد صدیقی قادری

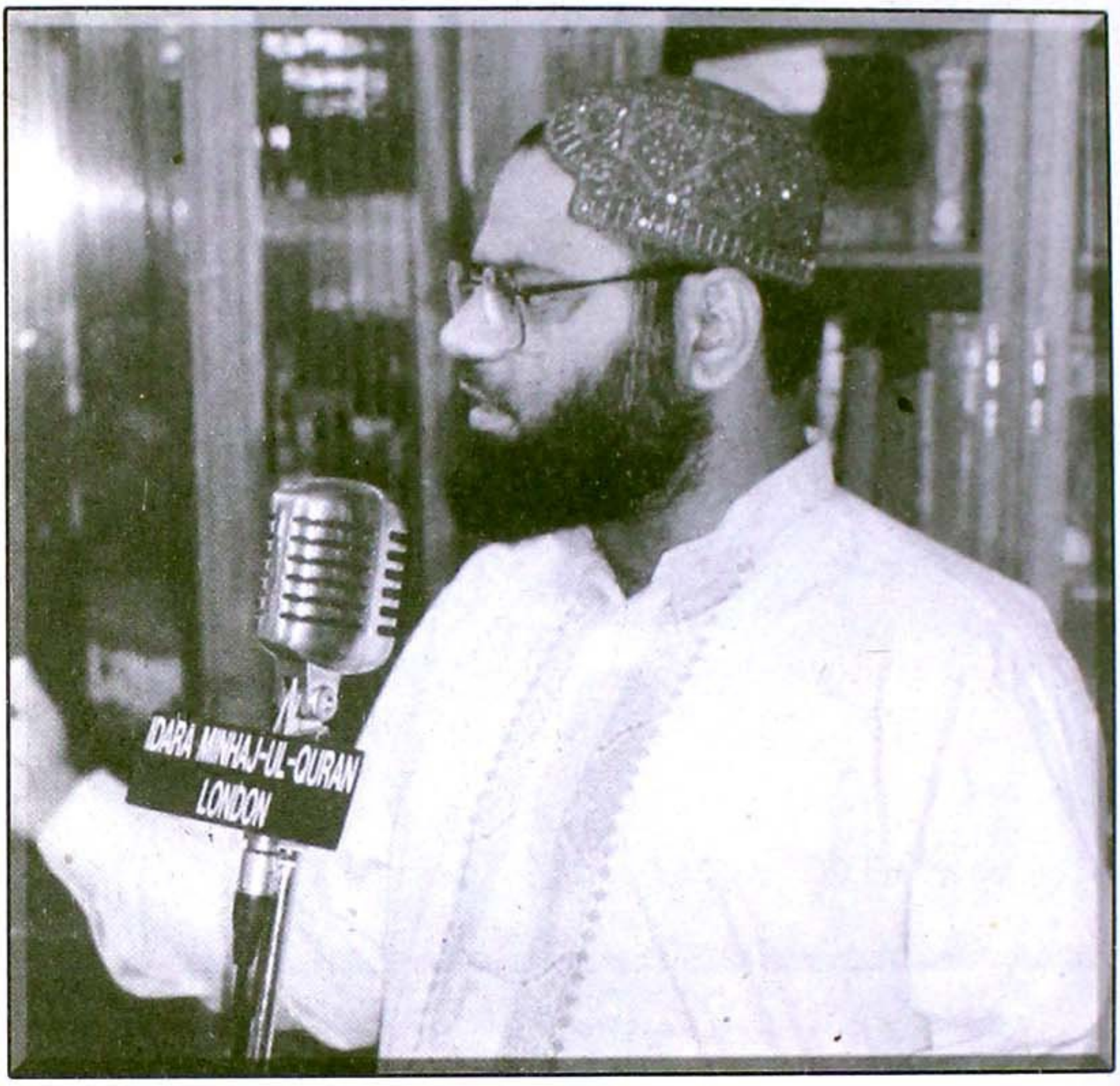

علامہ محمد سہیل احمد صاحب صدیقی قادری ایک فاضل و مستند عالم دین اور بلند پایہ خطیب و مبلغ ہیں اور قریباً" پانچ سال سے ادارہ منہاج القرآن لندن سے وابستہ رہتے ہوئے انتہائی اہم دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں - آپ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس میں بڑی عظیم علمی و روحانی شخصیات گزری ہیں - والد گرامی کی طرف سے آپ کا سلسلہ محمد بن ابو بکر الصدیقؓ اور والدہ محترمہ کی طرف سے سیدنا امام حسینؓ سے جاملتا ہے - آپ کے والد گرامی محمد طفیل احمد صاحب صدیقی' دادا مکرم جناب بدر الہدیٰ صدیقی اور پردادا مکرم جناب نعمت علی صاحب صدیقی تھے - آپ کے نانا مکرم حضرت علامہ سید حامد میاں صاحب اور پرنانا مکرم حضرت علامہ سید محمد میاں صاحب (بن سید منظور محمد بن سید یوسف علی ------ امام محمد تقی بن امام موسیٰ کاظمؒ) جید عالم دین تھے - علامہ سہیل احمد صدیقی صاحب کی نانی محترمہ مریم عثمانی حضرت مولانا عبدالحق صاحب عثمانی کی صاحبزادی ہیں جن کی آج بھی مدینہ شریف میں کچھ جائیداد موجود ہے - علامہ سید محمد میاں صاحب شاہی مدرسہ مراد آباد (یوپی' انڈیا) میں صدر مدرس بھی

Marfat.com

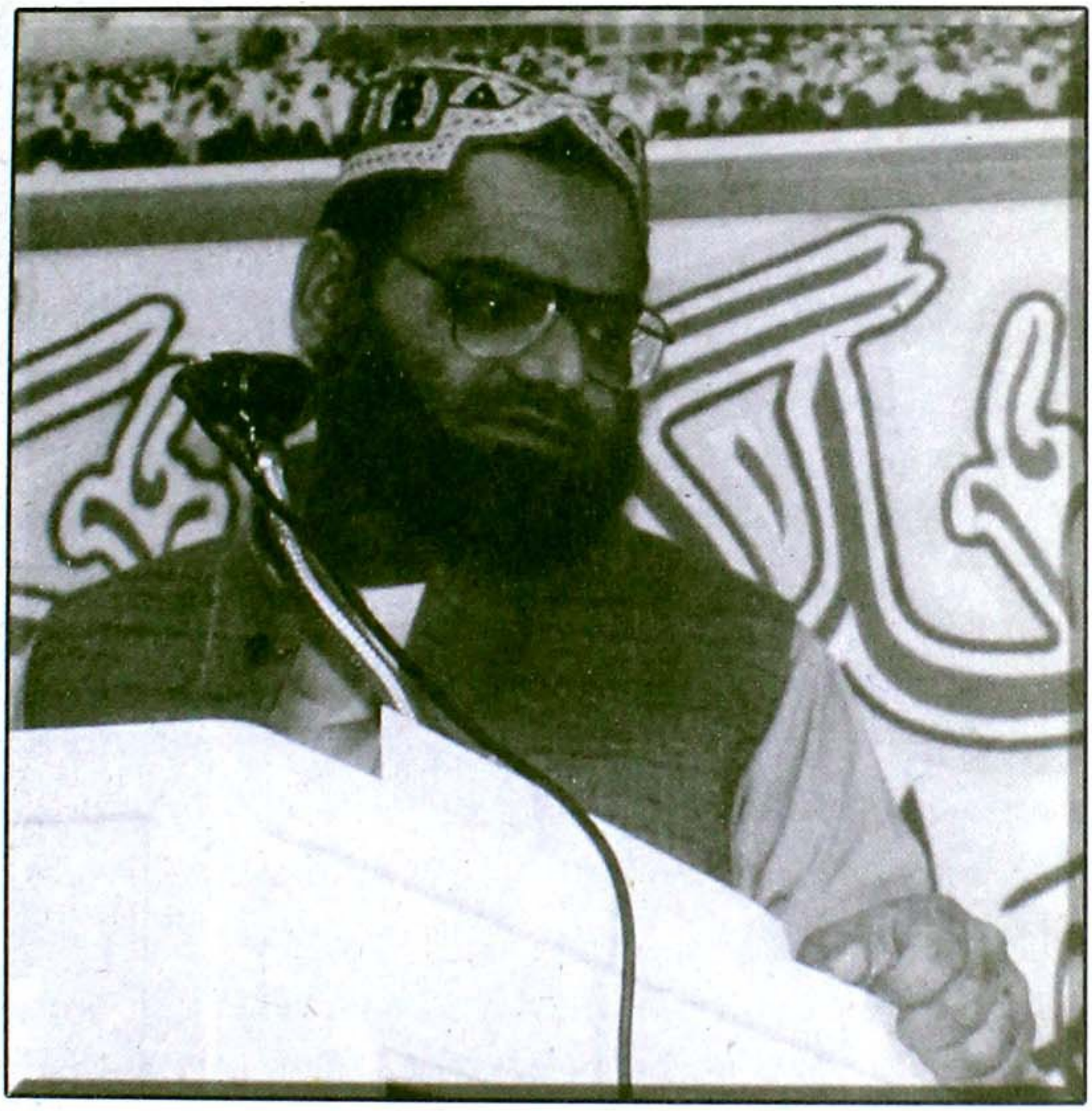

علامہ سہیل احمد صدیقی ادارہ منہاج القرآن ناروے میں خطاب فرمارہے ہیں

رہے - انگریزوں کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کی بناء پر جیل بھی کاٹی اور وہیں قرآن کریم حفظ کیا - علامہ سید حامد میاں صاحب نے بھی ایک عرصہ تک حدیث کی خدمت کی' وہ 1950ء کی دہائی میں پاکستان تشریف لائے اور مولانا محمد بخش مسلمؒ سے قبل ایک منارہ مسجد لوہاری دروازہ لاہور (حال مسلم مسجد) میں بطور خطیب خدمات انجام دیتے رہے - جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں انہوں نے نظربندی بھی برداشت کی-

علامہ سہیل احمد صدیقی صاحب کے دادا محترم اور دادی محترمہ کا تعلق ضلع حصار میں جمال پور شیخاں کے رئیس خاندان سے تھا اور وہ قیام پاکستان کے وقت سب کچھ چھوڑ کر یہاں آگئے تھے - یہاں انہیں گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ کے قریب زمین الاٹ ہوئی تو رئیس موضع مان کہلائے - علامہ صاحب کے اجداد میں علمی و روحانی خدمت کے امین بھی گزرے اور آپ کے گھر میں معمول کے مذہبی ماحول کا غلبہ رہا' جس کی گواہی 'بقول علامہ صاحب' مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے لے کر مولانا خالد

Marfat.com



علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی 5 مئی 86ء کو دربار غوثیہ کوئٹہ میں حضرت سید ناطاہر علاؤالدین صاحب الگیلانی کے ساتھ

حسین مجددی ' مولانا عبدالعزیز چشتی اور مولانا غلام فرید ہزاروی تک سب ہی دیں گے - اسی جذبے نے علامہ صاحب کے والد گرامی محمد طفیل احمد صاحب صدیقی کو تحریک منہاج القرآن سے وابستہ کیااور جب تک صحت نے اجازت دی آپ تحریک کے ضلعی عہدیدار بھی رہے-

علامہ سہیل احمد صدیقی صاحب نے انٹرویو کے دوران اپنے خاندانی پس منظر پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ' ہمارے اجداد میں سے ابوبکر شعرانیؒ بن شیخ عبداللطیف سہروردیؒ بن ابوالنجیب ضیاء الدین عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عمویہ اپنے نانا شیخ خواجہ بختیار کعکی کے ہمراہ وارد ہند ہوئے - شیخ ابوالنجیب ضیاء الدین عبدالقاہر شیخ خواجہ شہاب الدین سہروردی کے مشائخ و اساتذہ میں سے ہیں - شیخ ابوبکر شعرانی کی اولاد میں شیخ امان اللہ المعروف مخدوم اللہ دیا صاحبؒ (آپ کا مزار شریف کیتھل ضلع کرنال میں ہے اور آپ کو سلطان شمس الدین التمش نے بوجہ ارادت تیرہ گاؤں نذر کئے ' پھر 670ھ میں جمال خان افغان نے اسی ارادت کی بنا پر ایک گاؤں جمال پور جو بلبن کے اس وزیر نے اپنے نام پر آباد کیا تھا ' اور دیگر کئی مواضع آپ کی نذر کئے جن سے باقاعدہ ریاست کی تشکیل ہوئی) اور پھر مفتی ہیبت اللہ المعروف شیخ دادا حاجی اپنے علم اور پارسائی میں نہایت معروف ہوئے ہیں ' ان کی نسل میں آگے سیاسی اعتبار سے غازیخان اور شیخ سلیم (بنارس) زیادہ معروف ہوئے ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دادا کے بڑے بھائی شیخ نورالہدیٰ جو قیام پاکستان کے وقت حملہ ہنود میں شہید ہوئے ' اپنے نانا اور دادا کے بھتیجے شیخ مراتب علیؒ کے خلیفہ ہیں اور وہ اپنے والد شیخ احمد بخش کے خلیفہ ہیں ' وہ خواجہ احمد حسن کے ' وہ خواجہ شاہ سراج الدین کے اور وہ شیخ احمد بخشؒ کے والد شیخ خواجہ چراغ الہدیٰ کے خلیفہ ہیں جنہیں حضرت خواجہ

Marfat.com

شاہ غلام بھیکؒ سے بیعت و خلافت ملی اور پھر یہ سلسلہ طریقت خواجہ نظام الدین مجبوب الٰہیؒ چشتی تک اور پھر ان کے ذریعہ آگے چلتا گیا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ خود ہمارے دادا شیخ بدر الہدیٰ صدیقی سلسلہ چشتیہ صابریہ (نارنول شریف والی شاخ) میں بیعت تھے' ہمارے والد گرامی سلسلہ قادریہ میں ہمارے ہی مرشد پاک سے بیعت ہیں -

حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ سہیل احمد صدیقی صاحب نے فرمایا کہ میں نے مڈل اور میٹرک گوجرانولہ سے 'ایف اے لاہور بورڈ سے اور بی اے پنجاب یونیورسٹی سے کیا - ایف اے اور بی اے کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار دیا جبکہ مکمل تعلیم جامعہ منہاج القرآن لاہور میں حاصل کی - عربی اور اسلامیات میں ایم اے جامعہ منہاج القرآن سے کیا - دورہ حدیث قائد انقلاب حضرت الحجتہ الامام علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت فیوضہم کے ہاتھ پر کیا - اس کے علاوہ حضرت علامہ مولانا محمد معراج الاسلام صاحب مدظلہ سے حدیث' اصول الحدیث' اصول تفسیر اور اصول الفقہ میں بعض کتب پڑھیں - شیخ التفسیر حضرت علامہ محمد اشرف جلالی مدظلہ سے تفسیر' حدیث اور فقہ کے بعض کتب پڑھیں - حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان صاحب سے فقہ' اصول الفقہ اور معانی میں بعض کتب پڑھیں - صرف و نحو علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر صاحب مدظلہ' علامہ سید ہدایت رسول صاحب قادری زید مجدہ اور حافظ محمد خان صاحب سے پڑھیں - عربی تکلم وانشاء شیخ عبدالخالق بورماوی' علامہ محمد امین مدنی صاحب مدظلہ' شیخ محمد ساجد نقوی البغدادی اور شیخ خیری محمد عبدالمعطی المصری الازہری سے پڑھا - علاوہ ازیں اساتذہ میں حضرت علامہ شیخ غلام مصطفیٰ شاہ بخاری مدظلہ' حضرت مولانا ظہور الٰہی ملک صاحب مدظلہ اور حضرت علامہ محمد رمضان صاحب قادری زید مجدہ سے بھی بعض کتب پڑھیں -

بیعت وارادت کے حوالے سے علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میری بیعت سلسلہ قادریہ میں ہے - میں حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادیؒ سے بیعت ہوں جنہوں نے 5 مئی 1986ء کو مجھے اپنے سایہ عاطفت میں قبول فرمایا - آپ کا اسم گرامی خود ایک تعارف ہے کہ تحریک منہاج القرآن جیسی عظیم الشان تحریک ان کی توجہ اور روحانی فیض کے زیر سایہ پروان چڑھی ہے اور حضرت العلام الحجتہ الامام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت فیوضہم جیسی ہستی کو اس مرتبہ بلند پر فائز فرمانے میں مرکزی کردار آپ ہی کا ہے - آپ کے بڑے بھائی سید احمد ظفر الگیلانی عراقی حکومت میں اچھے عہدے پر فائز ہیں' آپ کے ایک کزن سید عبدالقادر الگیلانی پاکستان میں عراقی سفیر رہ چکے ہیں - آپ کے دادا محترم سیدنا عبدالرحمٰن ظہیر الدین المحفوظؒ عراقی وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں - آپ حضور سیدنا غوث الاعظم غوث الثقلینؒ کے صاحبزادے سیدنا عبدالعزیزؒ کے سلالہ طیبہ میں سے سیدنا علی النقیبؒ کی اولاد میں سے ہیں آپ سرکار غوث پاکؒ کے روحانی امر پر پچاس کی دہائی میں پاکستان تشریف لائے - آپ کا مزار شریف بھی لاہور میں ہی ہے - تحریک منہاج القرآن کی مرکزی اعتکاف گاہ اسی کے متصل ہے -

اپنی علمی و تدریسی اور تصنیفی و تالیفی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ سہیل احمد صاحب نے

Marfat.com



علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی ادارہ منہاج القرآن لندن میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب، صوفی محمد اسلم صاحب اور تحریک کے دیگر فاضلین کے ہمراہ

فرمایا کہ میں نے برطانیہ آنے سے قبل منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ابتدائی کلاسز کو عربی لغت کے لیکچرر کے طور پر کام کیا پھر تقریباً" سوا سال تحریک منہاج القرآن ناروے کا ڈائریکٹر رہا۔ تقریباً" سال بھر ڈاکٹر فرید الدین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بطور ریسرچ سکالر کام کیا۔ ڈاکٹر قادری صاحب دامت فیوضہم کی کتاب سیرۃ الرسولؐ کی، ہجرت کے موضوع پر دو جلدوں کی ترتیب و تدوین اور حضرت الحجتہ الامام دامت فیوضہم کی راہنمائی میں اس کی تکمیل کی۔ اس کے واقعاتی حصہ کی تکمیل و ترتیب میں ایک اور ساتھی سکالر جناب عبدالستار قادری بھی میرے ساتھ برابر کے شریک تھے۔ اسی طرح دو اور کتابوں "ذکر مصطفیٰؐ، کائنات کی سب سے بڑی حقیقت" اور "فلسفہ معراج النبیؐ" کے سورہ اسراء کی تفسیر والے حصے کی مکمل ایڈیٹنگ جناب محمد الیاس قادری کے ساتھ مل کر کی۔ اس کے بعد "الاربعین فی ایصال الثواب للموتی" مرتب کی، ایک کتاب بعنوان "توحید، بدعت کی زد میں" لکھی۔ اس کے علاوہ وہ چند آرٹیکل لکھے۔ اس وقت ایک کتاب "نوجوان نسل میں بے دینی کے اسباب" لکھ رہا ہوں۔

اپنی برطانیہ آمد اور خدمات کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا، برطانیہ میں مجھے ساڑھے چار سال ہو چکے ہیں۔ میں اس سے قبل بھی یہاں ڈیڑھ سال رہ کر گیا تھا۔ آغاز کار بطور امام و خطیب کیا تھا۔ ادارہ منہاج القرآن لندن میں شعبہ تعلیم کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ جامعہ مسجد المدینہ بارکنگ میں بھی، خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دئے۔ آج کل ادارہ منہاج القرآن لندن میں دینی، تدریسی، علمی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ معروف سماجی کارکن صوفی محمد اسلم قادری صاحب تحریک منہاج القرآن لندن کے صدر اور علامہ حافظ محمد نعیم طارق قادری صاحب امیر ہیں جو اس سے قبل ڈنڈی (سکاٹ لینڈ) میں بھی امیر تحریک کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں مختلف کالجوں، سکولوں اور یونیورسٹیوں میں بھی ان کی آفیشیل دعوت پر لیکچر دیتا رہا ہوں۔ گزشتہ رمضان

Marfat.com

Sir George Monoux College

Sohail Ahmad Siddiqqui
Idara Minhaj Ul Quran
Community & Welfare Centre
292-296 Romford Road
London
E7 9HD

20 December 2000

Dear Sohail,

RE: SCIENCE & THE RELIGION OF ISLAM CONFERENCES ON 6 & 13 DEC 2000

Thank you for your kind letter and invoice. I am delighted to inform you that the two conferences, which you kindly agreed to run, were a great success! On behalf of all the staff and students at Sir George Monoux College, I would like to thank you for all your efforts.

Despite you being called in at late notice, the feedback from the students indicates that your talks were quite simply brilliant! Many thanks for the comprehensive literature that was freely distributed to our students and also for calling in other members of your organisation to help co-ordinate this enrichment event.

May I take this opportunity to welcome your organisation back next year and invite your speakers to run more conferences for our students that tie in with Ramadan in Year 2001. We will agree to pay £100 for each conference. Please suggest some dates and I will book you in for next year.

Eid Mubarak and all the very best!

Yours truly,

Kaneez Shaid BA (Hons) DipM
Marketing & Enrichment Co-ordinator
Marketing Department

Principal: Mr R W Chambers MSc **Chair of the Corporation Mr D J Harris BSc MA**
Chingford Road Walthamstow London E17 5AA www.george-monoux.ac.uk Tel: 020 8523 3544 (24 hrs) Fax: 020 8498 2243

علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی کے نام سر جارج مونوکس کالج لندن کی انتظامیہ کا خط

المبارک میں میں نے سر جارج مونوکس کالج میں تحریک کی نمائندگی کی تھی اور وہاں لیکچر دیا تھا۔ اسی طرح میں لندن یونیورسٹی کے ہیتھروپ کالج آف تھیالوجی میں دو مرتبہ لیکچر دے چکا ہوں۔ یہاں میرے پہلے لیکچر کا موضوع "اسلام اور دور جدید کے مسائل --- کیا اسلام یورپ کے لئے خطرہ ہے" تھا جبکہ دوسری بار

Marfat.com



علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی ادارہ منہاج القرآن لندن میں خطاب فرما رہے ہیں

"وحی الٰہی کی حفاظت" کے موضوع پر قرآن کے حوالے سے لیکچر تھے - یہ لیکچر زیادہ تر اساتذہ اور بعض اعلیٰ درجہ کے طلباء کی نشست میں ہوئے اور آخر میں سوال جواب بھی ہوئے - علامہ صاحب نے فرمایا کہ پہلے لیکچر کی کامیابی کا اندازہ دوبارہ دعوت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے -

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمان معاشرے کا مستقبل بعض شرائط پوری کرنے پر نہایت روشن ہو سکتا ہے ' تاہم معاشرے کی اصلاح کے لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تصوف و سلوک کی بنیاد ظاہر علم شریعت پر سختی سے رکھی جائے ' حضور نبی اکرمؐ کے اخلاق فاضلہ پیدا کرنے پر بھرپور توجہ دی جائے اور سنت نبویؐ ' اہل بیت عظامؓ ' صحابہ کرامؓ اور سربراہان سلاسل طریقت کے اصل طریق کو فروغ دیا جائے اور شدید انقلابی جراحی کے ذریعے اسے بدعات و خرافات سے یکسر پاک کر دیا جائے - سردست اس امر کی طرف نہایت معدودے چند افراد ہی توجہ کر رہے ہیں جبکہ اس کا دائرہ وسیع تر ہونا وقت کی اشد ضرورت ہے -

برطانیہ میں علماء اہل سنت کی خدمات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اگر برطانیہ میں علماء اہلسنت کی بڑی اکثریت کا بغور مطالعہ کیا جائے اور جس پس منظر میں جن صلاحیتوں کے حاملین یہاں پہنچے اور جس سماجی حیثیت اور معاشرتی حال میں انہیں رکھا گیا ہے ' ان تمام امور کا دیانتدارانہ تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے لوگوں میں دینداری اور مشرقیت کو قائم

Marfat.com

رکھنے اور اسے تیسری اور چوتھی نسل تک پہنچانے میں ان علماء کی اکثریت نے نہایت فعال اور مرکزی کردار ادا کیا ہے - میری دانست میں اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید یہ کردار ادا نہ کرپاتا بلکہ شاید حالات کی نامساعدگی کی بنا کر یہ میدان ہی چھوڑ دیتا - رہا معاملہ سدھار کا' تو آئندہ کے لئے نہایت مختلف اپروچ کی ضرورت ہے' حالیہ وسابقہ طریق کار پر یہ معاملہ آگے نہیں چل سکے گا-

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے تجاویز کا اظہار کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت شدید ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ دین و شریعت کی تعبیر سائنسی' عملی اور روحانی' تینوں جہتوں پر بھرپور انداز سے پیش کی جائے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی پیش کیا جائے- اس کے علاوہ دینی مراکز و مدارس بھی قائم کئے جائیں - اسی طرح Mode of Coaching بھی تبدیل کر کے انگریزی کو بنا لینا چاہئے بلکہ منصب رسالت کے " فیکم رسولا " منکم او من انفسکم" کے فلسفہ کو سامنے رکھتے ہوئے علماء کو اپنی تراش خراش اور لباس میں بھی ظاہر شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے Modification کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور نسل نو کا نمائندہ دکھائی دینا چاہئے -حال ہی میں علماء کی توجہ ان امور میں صرف انگریزی کی طرف گئی ہے لیکن وہ بھی فکری حد تک ہے' یعنی ضرورت کا احساس تو ہوا ہے لیکن عملاً" سیکھنے کا رجحان ابھی تک بھی پیدا نہیں ہوا - بقیہ امور کی طرف ابھی توجہ ہی نہیں ہوئی بلکہ ان کا باقاعدہ ادراک رکھنے والے بھی بہت کم ہیں - الحمد للہ تحریک منہاج القرآن نے حسب توقع اور حسب معمول ان جمیع امور میں پہل کی ہے اور امید ہے کہ لوگ حسب توقع اور حسب معمول دانستہ یا نادانستہ' محسوس طور پر یا غیر محسوس طور پر اس راہ پر چل پڑیں گے-

برطانیہ میں بعض مساجد میں ناخوشگوار واقعات اور مساجد کے نظام کو بہتر بنانے کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ ناخوشگوار واقعات خواہ مساجد میں ہوں یا گھر میں' ان کا اصل سبب علم سے دوری اور دین سے بے بہرہ ہونا ہے - اس پر مستزاد یہ کہ جس کے پاس یہ دو باتیں ہوں اس کی حیثیت محض دست نگر کی ہے جو اپنی "مقرر کردہ حدود" سے بہت تجاوز بھی کرے تو زیادہ سے زیادہ غلط کو غلط کہہ سکتا ہے (بلکہ اسے اتنی جراءت کا بھی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے)' اسے درست نہیں کر سکتا - مساجد کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ فیصلہ کن حیثیت علم اور دین کو دی جائے نہ کہ اس کے برعکس - پھر اسے بھی حقیقی تصوف علی منہاج النبوت کے تابع کر دیا جائے تو صورت حال بہتر ہو سکتی ہے-

Marfat.com

علامہ مفتی عبدالرسول منصورالازہری



غازی کردار و گفتار ' فدائی اسلام ' صاحب علم و فضل ' علامہ مفتی عبدالرسول صاحب منصورالازہری کثیر الصفات شخصیت کے مالک اور بلند پایہ مصنف و عالم دین ہیں ' اسلامک شرعی کونسل برطانیہ کے چیئرمین اور مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کے سرگرم 'اہم اور متحرک رہنما ہیں - آپ جامع مسجد نور ریڈچ میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مفتی صاحب 19 مئی 1953ء کو بروز جمعتہ المبارک دیپال پور ضلع اوکاڑہ کے ایک گاؤں کلیاں والامیں مشہور عالم دین حضرت مفتی محمد زبیر احمد نوری کے گھر پیدا ہوئے ' آپ کا نام عبدالرسول رکھا گیا بعد میں والد مکرم نے آپ کو منصور کا خطاب دیا۔ آپ نے پرائمری تعلیم اوکاڑہ کے قصبہ رینالہ خورد کے چک ۵ سے حاصل کی ' ایف اے ڈیرہ غازی خان اور فاضل عربی ملتان سے کیا ' آپ نے اہم دینی تعلیم دارالعلوم

Marfat.com

حنفیہ فریدیہ بصیر پور سے حاصل کی جس کے مہتمم حضرت محمد نور اللہ نعیمی صاحبؒ تھے ' وہ آپ کے والد مکرم کے شیخ طریقت اور استاد ہونے کے علاوہ حضرت صدر الافاضل علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادیؒ کے شاگرد اور مرید تھے۔ مفتی صاحب نے پانچ سال تک کہروڑپکالودھراں میں جامعہ غوثیہ سے منطق ' فلسفہ اور حدیث پاک کی تعلیم حاصل کی اور حضرت مولانا منظور احمد صاحب سے جن کا تعلق ضلع میانوالی سے تھا ' اکتساب فیض کیا۔ آپ نے دینی علوم کی تکمیل کا شرف غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمیؒ کے مدرسہ انوار العلوم سے حاصل کیا اور حضرت غزالی زماں نے ہی آپ کی دستار بندی فرمائی۔ بعد میں مفتی عبدالرسول صاحب نے مصر کی الازہر یونیورسٹی سے بھی تعلیم حاصل کر کے 94ء میں اسناد حاصل کیں۔

تکمیل علوم دینیہ کے بعد مفتی صاحب نے جامعہ عنایتیہ خانیوال میں تدریس کے فرائض انجام دینے شروع کئے اور پھر دارالعلوم منظر الاسلام ہارون آباد سے وابستہ ہو گئے۔ دریں اثناء پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں مرحوم نے میاں چنوں میں ایک مدرسہ قائم کیا تو آپ وہاں آگئے اور نور علم کی روشنی سے طالبعلموں کو فیضیاب کرتے رہے جس کے بعد آپ جامعہ حنفیہ مدینہ مسجد ساہیوال کے ساتھ منسلک ہوئے اور 9 سال تک وہاں تدریسی فرائض انجام دئے اس دوران آپ طلباء کو دورہ حدیث بھی کراتے تھے۔

مفتی عبدالرسول صاحب منصور 1985ء میں پاکستان سے برطانیہ آئے اور برمنگھم کے قریب آسٹن میں حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی کے ادارے جامعہ محی الاسلام صدیقیہ سے وابستہ ہو گئے اور ڈیڑھ سال تک وہاں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے جس کے بعد وہ جامع مسجد نور ریڈچ سے منسلک ہوئے اور تب سے اب تک وہیں تبلیغ و ترویج اسلام کے لئے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سلسلہ طریقت کے حوالے سے مفتی عبدالرسول صاحب نے فرمایا کہ آپ کو مختلف مشائخ سے بیعت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے ' سب سے پہلے آپ نے حضرت خواجہ پیر قمرالدین سیالویؒ (بانی جمعیت العلمائے پاکستان) سیال شریف ضلع جھنگ کے دست حق پرست پر 72ء میں بیعت کی ' سیال شریف کا مرکز روحانیات گولڑہ شریف کا پیر خانہ ہے ' حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالویؒ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کے مرشد تھے اور حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالویؒ کے پوتے ہیں جبکہ ان کے والد مکرم حضرت خواجہ محمد دین صاحب بھی ولی کامل تھے۔ بعد ازاں مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے علامہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 1994ء میں آپ نے اپنے قیام مصر کے دوران ایک بزرگ حضرت خواجہ جابر احمد الحسن جو شیخ احمد طنطاویؒ کے خلفاء میں سے ہیں ' کے دست مبارک پر بھی بیعت کا اعزاز حاصل کیا۔ موجودہ خدمات کے حوالے سے مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ میں جامع مسجد نور ریڈچ میں جمعہ کا خطبہ دیتا ہوں اس کے علاوہ وہاں جمعرات کو درس حدیث اور ذکر کی محفل بھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

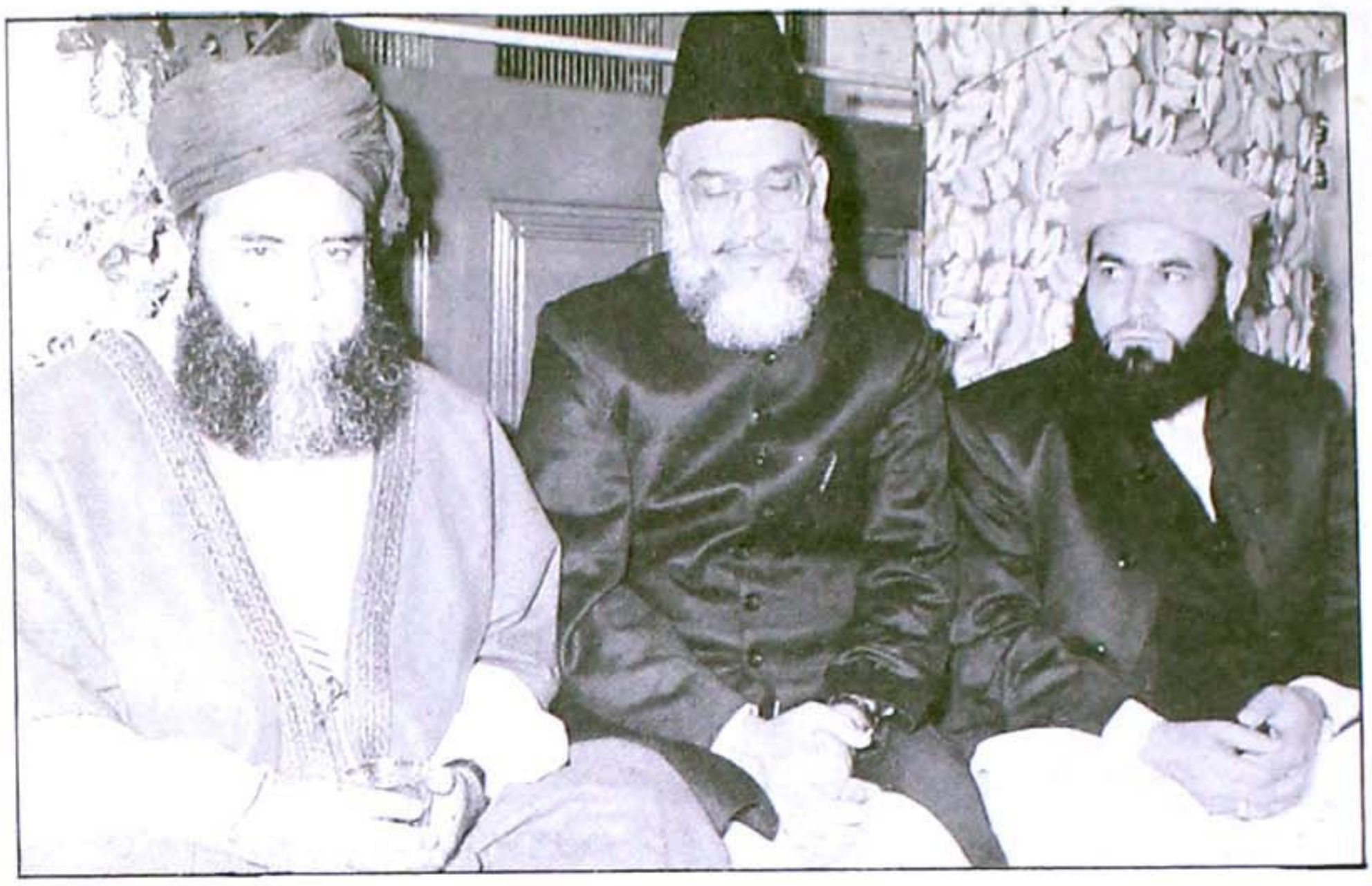

علامہ مفتی عبدالرسول صاحب منصور، صاحبزادہ علامہ مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی اور علامہ سعید احمد صاحب اسعد کے ساتھ

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے برطانیہ کے مسلمانوں کو میراث 'نکاح' تنسیخ نکاح' طلاق اور خلع جیسے اہم دینی مسائل میں مذہبی رہنمائی فراہم کرنے کیلئے اسلامی شرعی کونسل قائم کی ہے کیونکہ ان مسائل کی وجہ سے یہاں کے مسلمان بہت پریشان رہتے تھے۔ اسلامی شرعیٰ کونسل میں پانچ مفتی' ریٹائرڈ جج اور پاکستان 'انڈیا' بنگلہ دیش 'اور عرب ممالک کے علماء کرام شامل ہیں۔ جہاں مسلمانوں کے پیش کردہ مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے جسے کمیونٹی تسلیم کرتی ہے اور برطانوی عدالت فیصلے میں شرعی کونسل کے مجوزہ حل کو پیش نظر رکھتی ہے 'اس کونسل کے قیام سے یہاں کے مسلمانوں کو بہت حوصلہ ملا ہے کہ اس سرزمین پر بھی ان کے مسائل اسلام کی روشنی میں حل کئے جاسکتے ہیں۔ بعض اوقات شرعی کونسل کے فیصلے کے بعد سائلین کو برطانوی عدالتوں میں بھی جانے کی ضرورت نہیں رہتی 'اس کونسل کے قیام سے مسلمانوں میں اس مجبوری کا احساس ختم ہوا ہے جو وہ اپنے تمام فیصلے انگلش کاؤنٹی کورٹ کے سامنے پیش کرتے ہوئے محسوس کرتے تھے۔ مفتی صاحب اس کونسل کے چیئرمین ہیں۔جماعت اہلسنّت کے حوالے سے مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ ہم جماعت اہلسنّت کو متحد و منظم کرنے کیلئے بھرپور کاوشیں کر رہے ہیں اور اسے فعال بنانے کی جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ عوام اہلسنّت یہاں اپنے بھرپور تشخص کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کا جماعت اہلسنّت کے پلیٹ فارم سے بھرپور طریقے سے جواب دیا جاتا ہے۔

تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے مفتی عبدالرسول نے فرمایا کہ میں نے اکابر اہلسنّت کی بعض

Marfat.com



علامہ مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری اسلامی شرعی کونسل کے اجلاس سے خطاب کررہے ہیں۔ علامہ محمد بوستان صاحب قادری، علامہ صاحبزادہ محمد مصباح الماک لقمانوی اور علامہ مفتی محمد اکبر صاحب زیرک تشریف فرما ہیں

اہم کتابوں کے تراجم کئے ہیں ' جن میں امام فخرالدین رازیؒ کی کتاب "عصمت انبیاء" اور حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "تنویر الحلق" کا جو حضور پاکؐ کی رویت اور زیارت پاک کے حوالے سے ہے ' عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے جبکہ میں نے تفسیر بیضاوی کے دو حصوں کا ترجمہ کیا ہے لیکن ابھی وہ کام نامکمل ہے۔ میں نے تین سال کی کاوشوں کے بعد ایک مشہور کتاب "دلائل نبوہ" کا ترجمہ کیا ہے جو دو جلدوں میں ہے ' پہلی جلد شائع ہو چکی ہے جبکہ دوسری جلد زیر طبع ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے کلوننگ ' رویت ہلال اور اختلاف آئمہ امت کے حوالے سے اپنے مقالات کو مقالات منصور کا نام دے کر شائع کیا ہے جس کا دوسرا حصہ بھی جلد شائع ہوگا۔ جبکہ امام شیخ ابن سلامہ بغدادیؒ کی ایک نایاب کتاب کا جس میں قرآن مجید کی ناسخ و منسوخ آیات پر بحث کی گئی ہے میں نے ترجمہ کیا ہے اور وہ شائع ہونے والی ہے ' حدیث کے حوالے سے بھی اسی طرح کی ایک کتاب کا ترجمہ کیا ہے جو اب طباعت کیلئے تیار ہے۔ مفتی صاحب کا سفرنامہ مصر بھی شائع ہو کر عوام کی دلچسپی کا باعث بن چکا ہے۔

برطانیہ میں نوجوانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ نئی نسل بہت تیزی کے ساتھ اسلام کی طرف راغب ہو رہی ہے ' ہماری نئی نسل کے جو لوگ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جا رہے ہیں وہ علماء کرام کی رہنمائی سے اپنا مذہبی اور تہذیبی تشخص سنوار رہے ہیں کہ ہماری اپنی ثقافت ' بنیاد اور نظریہ ہے جس کے مطابق ہم زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے توسط سے ہمارا پیغام غیر مذہب کے لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ نوجوان انگریزی میں اسلامی لٹریچر طلب کرتے ہیں جو ہم انہیں فراہم کرتے ہیں ' اس حوالے سے رضا اکیڈمی نے حضرت فاضل بریلویؒ

Marfat.com



علامہ مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری مرکزی جامع مسجد لھمکولویہ برمنگھم میں علامہ مفتی گل رحمٰن صاحب قادری، حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورہ شریف اور علامہ محمد بوستان صاحب قادری کے ساتھ

کی 21 کتابیں بھی شائع کی ہیں جو ہم نوجوانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل تابناک ہے اس ضمن میں کسی مایوسی کی ضرورت نہیں۔ مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ ماحول ہر ذہن پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن برطانیہ میں مسلمان نوجوانوں کی اکثریت ایسی ہے جو خود کو بطور مسلمان منوانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں ہمارے نوجوان ہر فیلڈ میں لوگوں سے مباحث کرتے ہیں اگر انہیں مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ علماء کرام سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اہل علم اور دانشور حضرات نوجوانوں پر بھرپور توجہ دیں تو مسلمان بچے، مستقبل میں اسلام کے بہترین مبلغ بن سکتے ہیں۔

مفتی عبدالرسول صاحب نے مزید فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں اور ان کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے میں علماء اہل سنت نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے اور ان کی خدمات بہت گراں قدر ہیں۔ تاہم اس سلسلے میں ایک پہلو ایسا ہے جس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اور وہ ہے مسلمانوں کی نوجوان بچیوں کی دینی تعلیم۔ اس مقصد کے لئے یہاں فارغ التحصیل اور مستند خواتین اساتذہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس وقت چند حافظہ و قاریہ خواتین ایسی ہیں جنہوں نے مقدور بھر تدریسی خدمات انجام دی ہیں اور اب بھی دے رہی ہیں۔ برمنگھم میں بھی چند خواتین نے بہت اہم خدمات انجام دی ہیں جن میں خاص طور پر حافظہ قاریہ کبریٰ افتخار قابل ذکر ہیں جو کئی سال قبل پاکستان سے انگلینڈ آئی تھیں۔ پہلے کچھ عرصہ انہوں نے سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں تدریسی فرائض ادا کئے اس کے بعد وہ کئی سال تک جامعہ محی الاسلام صدیقیہ آسٹن برمنگھم میں مسلمان بچیوں کی دینی تعلیم و تدریس اور تربیت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دے چکی ہیں۔ انہوں نے بچیوں کی دینی تعلیم اور تربیت کا سلسلہ اب بھی جاری رکھا ہوا ہے اور اس

Marfat.com

سلسلے میں ان کے شوہر احمد افتخار بھی ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

بعض مساجد میں ناخوشگوار حالات کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتی عبدالرسول نے فرمایا کہ اکثر مساجد کا انتظام ان افراد کے ہاتھ میں ہے جو دین کی اہمیت اور مساجد کے مقام سے کماحقہ واقف نہیں ہیں' دین میں ان کی دلچسپی بھی کم ہوتی ہے' بعض افراد علاقائی و گروہی عصبیت اور برادری ازم کی بنیاد پر کمیٹیوں میں اپنی برتری ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں جس سے ناخوشگوار حالات پیش آتے ہیں لیکن جوں جوں نوجوان طبقہ مساجد کا انتظام سنبھال رہا ہے حالات بدل رہے ہیں کیونکہ نوجوان طبقہ کشادہ الذہن ہے۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کا تذکرہ کرتے ہوئے مفتی عبدالرسول صاحب نے فرمایا کہ یہ اولیاء کرام ہی ہیں جن کی بدولت اسلام پھیلا ہے اور تمام سلاسل جن میں قادریہ' چشتیہ' نقشبندیہ اور سہروردیہ شامل ہیں' کا تسلسل برطانیہ میں بھی موجود ہے۔ ان سلاسل کے قائدین و رہنما یہاں لوگوں کی بڑے احسن طریقے سے تربیت کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کو اسلام کی طرف راغب کرنے اور اس پر کاربند رکھنے میں مشائخ عظام کا خاص مقام ہے اور اس حوالے سے وہ بہت اہم کام کر رہے ہیں۔

مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ یہاں کی مسلمان کمیونٹی اپنے عمل' کردار اور فکر سے روز مرہ کے معاملات اور سیاست میں خود کو دنیا کی بہترین اور افضل اور احسن قوم کے طور پر منوائے کیونکہ جو خوبیاں مسلمان قوم میں ہیں وہ کسی اور میں نہیں ہیں' ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان ثابت کریں کہ وہ دنیا میں محکوم نہیں بلکہ حاکم قوم بن کر آئے ہیں۔ مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے فرمایا کہ ریڈچ میں دینی خدمات سرانجام دینے کے علاوہ انہوں نے ساہیوال میں بھی ادارہ "مصباح القرآن" کے نام سے ایک درسگاہ قائم کی ہے جہاں کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور وہاں مڈل پاس طلباء کو دینی و دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے مہتمم ان کے برادر اصغر قاری محمد مقبول احمد صاحب نوری ہیں۔

Marfat.com

علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد چشتی

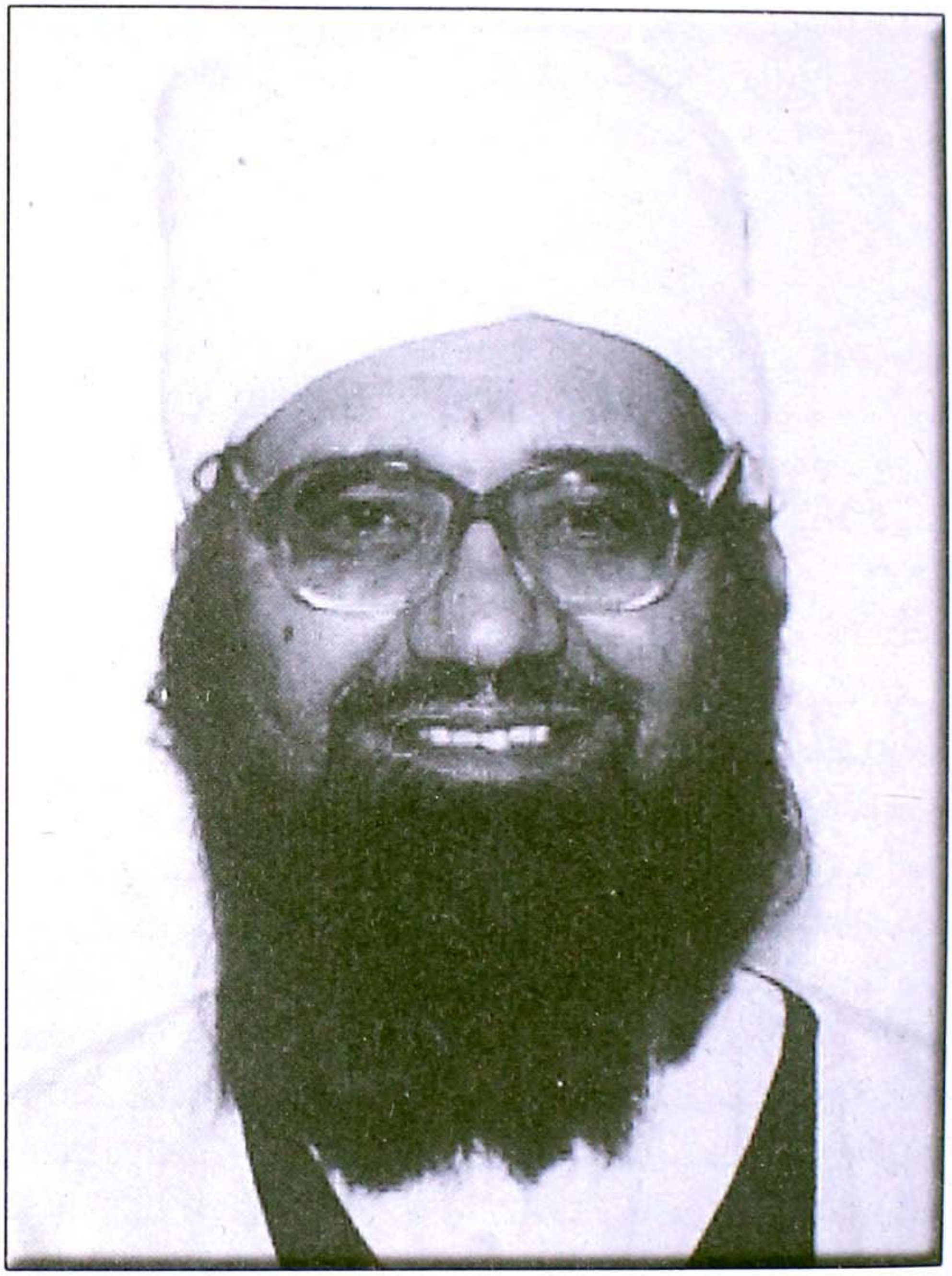

عالم باعمل، خطیب خوش بیاں علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی ایک منکسرالمزاج اور درویش صفت شخصیت ہیں، جذبہ فروغ اسلام سے مالا مال ہیں، ان دنوں مرکزی جامع مسجد برنٹ کے خطیب ہیں اور برطانیہ میں تبلیغ و ترویج اسلام کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی یکم جنوری 1937ء کو ملتان کے مشہور قصبہ جلال پور پیروالا کے ایک ممتاز علمی اور مذہبی خانوادے میں پیدا

Marfat.com

ہوئے - آپ کے والد محترم حضرت مولانا رسول بخش مرحوم علاقے کی معزز و معتبر شخصیت تھے ' آپ کے دادا مکرم علامہ مولانا خواجہ محمود بھی معروف سیاسی شخصیت مانے جاتے تھے اور وہ کئی بار بلدیہ جلال پور پیر والا کے چیئرمین رہے ' انہوں نے تقسیم سے قبل ہندوؤں کے محلے میں مسجد تعمیر کرائی جو آج بھی مسجد پھول ہٹ کے نام سے جلال پور میں موجود ہے - علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی تین بھائی ہیں اور تینوں انگلینڈ میں مقیم ہیں ' آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں ' دوسرے نمبر پر علامہ منظور احمد رضوی اور تیسرے نمبر پر قاری ارشاد احمد صاحب رضوی ہیں۔

مولانا رسول بخشؒ

علامہ مولانا بشیر احمد صاحب چشتی نے اپنے والد گرامی مولوی رسول بخشؒ کی شخصیت اور دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ وہ زیادہ تر ریاست بھاولپور کے مختلف مقامات پر بڑی جانفشانی اور دلی لگاؤ کے ساتھ دینی خدمات انجام دیتے رہے مثلاً" وہ صادق آباد کے قرب و جوار میں ماڑی جندو خان میں کئی سال تک امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے - ماڑی جندو خان کے سردار خیر محمد خان زمیندار ' علاقہ کے معزز اور خدا پرست نیک شخصیت تھے ' ان کے صاحبزادے محمد منور خان ڈہر بہت نیک اور علماء کے نیاز مند اور ان سے دلی محبت کرنے والے انسان تھے - اس علاقہ کے طلبہ مولانا رسول بخش صاحب سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ' خاص طور پر ان سرداروں کے اپنے بچے سردار خورشید احمد خان ' پیر محمد خان ' غلام محی الدین خان اور ڈہر خاندان کے دوسرے بچے بھی مولانا صاحب سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے - علاوہ ازیں وہ صادق آباد تحصیل ہی میں پیر موسیٰ نواب الاولیاء سہروردیؒ کے قرب میں واقع سرواہی کے مقام پر مخدوم صاحبان کے ہاں دینی تعلیم دیتے رہے ' مخدوم صاحبان کے صاحبزادگان اور اعزا و اقربا کے علاوہ علاقہ کے طلبہ اور موسیٰ نواب الاولیاء کے متولیان وغیرہ کی اولاد نے بھی ان سے دینی فیض حاصل کیا - رئیس سردار غازی محمد خان تمندار بھونگ اور ان کے صاحبزادے رئیس شبیر احمد اور رئیس وزیر احمد کے ساتھ ان کے بہترین دینی و مذہبی مراسم تھے - مولانا بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ انہی کی وجہ سے میں اور میرے بھائی علامہ منظور احمد صاحب رضوی بھونگ میں تعلیم حاصل کرتے رہے - مولانا صاحب نے فرمایا کہ رئیس بشیر احمد صاحب سے ہماری وابستگی اسی طرح آج تک موجود ہے ' جب وہ انگلینڈ آتے ہیں تو ان سے برابر ملاقاتیں ہوتی ہیں اور وہی شفقت اور پیار جو بچپن میں تھا ' آج تک موجود ہے -

علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے اپنے والد گرامی کے حوالے سے مزید فرمایا کہ بعد میں وہ تحصیل صادق آباد میں موضع جام واسہ میں جام حاجی محمد نواز صاحب کے پاس آگئے اور وہاں پر کئی سال دینی خدمات ' درس و تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے - جام کے تینوں صاحبزادے بشمول محمد ایوب ' احمد نواز ان کے علاوہ جام محمد علی کے صاحبزادے ' جام خالق داد کے صاحبزادے اور علاقہ

Marfat.com

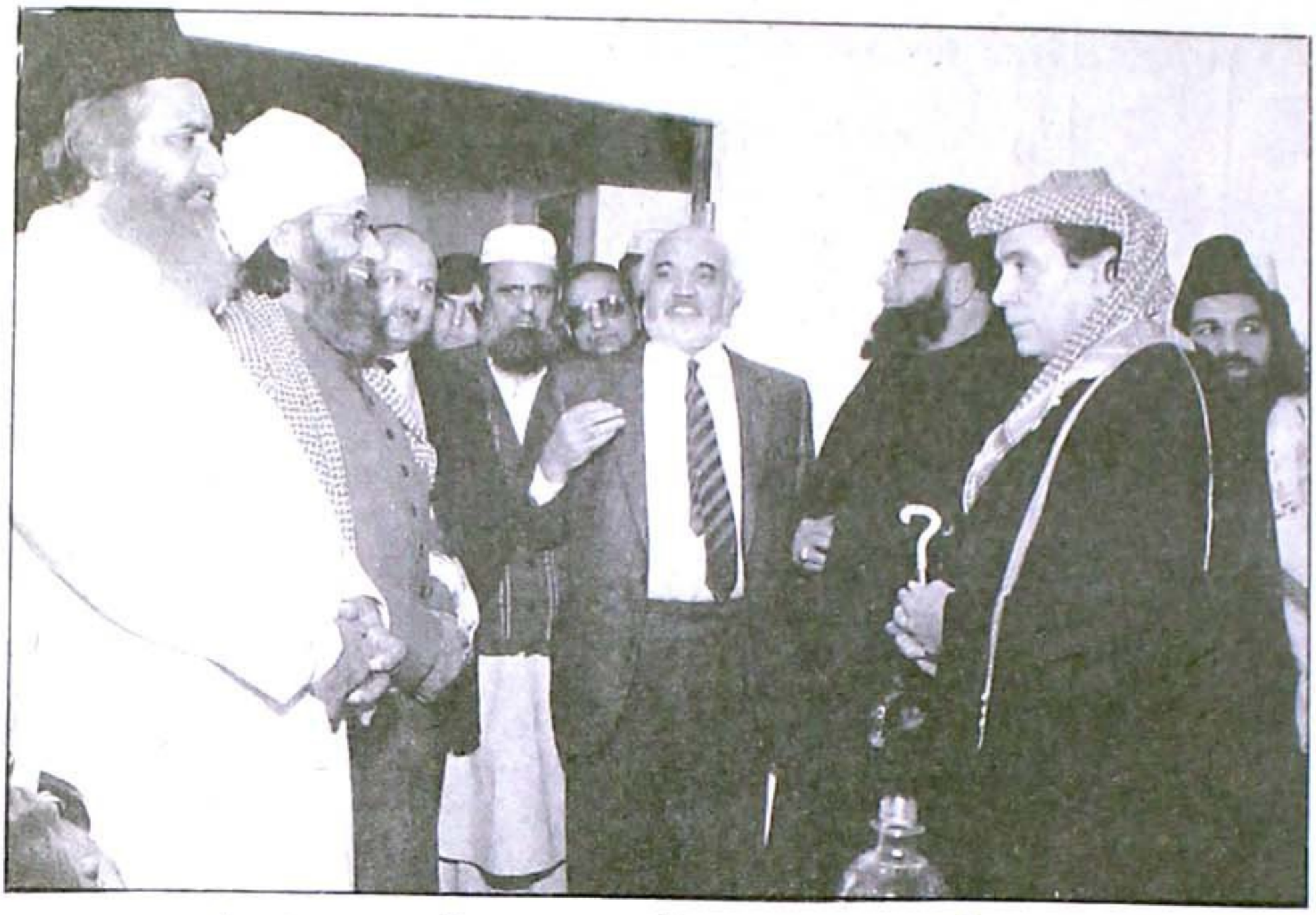

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی لندن میں ورلڈ صوفی کونسل کے دفتر میں کونسل کے بانی ڈاکٹر شمس الدین الفاسی' علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی' خواجہ غلام السیدین صاحب' راجہ سلیم اختر صاحب' رشید بھٹی صاحب اور علامہ محمد بوستان القادری صاحب کے ساتھ

کے طالب علم ان سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے - مولوی صاحب عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ طبی بورڈ کے باقاعدہ کوالیفائڈ طبیب بھی تھے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار لوگوں کو ان کے ہاتھوں شفایاب کیا - انہوں نے آخری عمر میں بستی چناوڑ میں کئی سال تک دینی و طبی خدمات انجام دیں' وہ علم کیمیا کے بھی ماہر تھے اور بڑے بڑے رؤساو افسران ان سے کیمیاگری کے نسخے حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے -

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ 1986ء میں والد گرامی چناوڑ میں اپنے قیام کے دوران ہی بیمار ہو گئے تو اپنے وطن جلال پور پیروالا آ گئے' میں اور علامہ منظور احمد رضوی انگلینڈ سے پاکستان پہنچے اور انہیں علاج کے لئے اسلام آباد لے کر گئے اور پھر انہیں اپنے ساتھ یہاں لے آئے - یہاں انہوں نے چھ سات ماہ قیام کیااور صحت مند رہے - ہماری خواہش تھی کہ ہم انہیں اپنے ساتھ رکھیں لیکن اس ملک میں ان کا دل نہیں لگا اور وہ 1987ء میں پاکستان واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد پھر بیمار ہو گئے - علالت کے دوران وہ جلال پور پیروالا میں اپنے بھائی مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے گھر مقیم رہے اور انہوں نے اور ان کی اولاد نے والد گرامی کی بہت دیکھ بھال اور خدمت کی - دسمبر88ء میں' میں ان کی عیادت کے لئے پاکستان جا رہا تھا کہ فلائٹ سے چند گھنٹہ قبل ان کے وصال کی خبر ملی' میں اسی فلائٹ سے روانہ ہو گیا - دوسرے روز انہیں جلال پور پیروالا میں ان کے آبائی قبرستان میں ان کے بزرگوں کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ والد گرامی حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ سے

Marfat.com

بیعت تھے اور انہوں نے آپؒ ہی سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ والد گرامی نے وفات سے کئی سال قبل اپنے چھوٹے صاحبزادے علامہ قاری ارشاد احمد صاحب رضوی کے ساتھ فریضہ حج ادا کیا تھا۔

دیگر بزرگ و برادران

اپنے خاندان کے دیگر بزرگوں' افراد اور برادران کا ذکر کرتے ہوئے علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ میرے نانا اور دادا سگے بھائی تھے۔ وہ کل چھ بھائی تھے اور سب کے سب عالم تھے' ان میں سے ہمارے خاندان میں جو بہت بڑے عالم تھے وہ مولانا احمد صاحب تھے' مولانا عبدالواحد صاحب ان کے صاحبزادے ہیں۔ میرے نانا خواجہ عاشق محمد صاحب کا سلسلہ بیعت حضرت عبدالرحمٰن قبہ جامی شکار پور سندھ کے سلسلہ اندھڑ فقیرؒ سے تھا جن کا سلسلہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ سے تھا۔ میرے دادا بھائیوں میں سے مولانا شاکر محمد صاحب حافظ قرآن تھے۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ہم تین بھائی ہیں اور تینوں انگلینڈ میں ہیں' میرے بعد علامہ خواجہ منظور احمد صاحب رضوی اور قاری خواجہ ارشاد احمد صاحب رضوی ہیں۔ علامہ منظور احمد رضوی جامعہ عیمیہ گڑھی شاہو لاہور سے فارغ التحصیل ہیں' اس کے بعد وہ مزید دینی تعلیم کے لئے جامعہ الازہر مصر چلے گئے۔ پاکستان میں وہ جامعہ عیمیہ گڑھ شاہو میں مدرس رہے' جامعہ مسجد ایمن آباد میں خطیب رہے اور ہائی سکول میں اسلامیات کے استاد رہے۔ پھر بھیر شریف میں حضرت پیر کرم شاہ صاحب کے پاس بھی کچھ عرصہ مدرس رہے۔ وہ 1961ء میں قاہرہ سے انگلینڈ آگئے۔ قاری اشاد احمد رضوی نے تجوید و قراءت کی باضابطہ تعلیم حاصل کی۔ وہ مسجد آزاد میدان حیدر آباد سندھ میں ملک کے نامور اور بزرگ استاد القراء قاری محمد طفیل صاحب کے شاگرد رہے' بعد میں انہوں نے زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب (لاہور) سے قراءت کی تعلیم مکمل کر کے سند حاصل کی۔ آج کل وہ برمنگھم میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

دینی' روحانی اور تعلیمی خدمات کے شعبہ سے وابستہ اپنے خاندان کی دیگر شخصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ میرے قریبی عزیز حافظ محمد سعیدؒ' جو ایک ولی اور بہت بڑے عالم و بزرگ تھے' کے صاحبزادے پیرزادہ سردار احمد صاحب قادری یہاں مانچسٹر کے قریب ایکلسٹن کی مسجد میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں' وہ ایک بلند پایہ خطیب ہیں' وہ پاکستان میں وکالت کرتے تھے' یہاں دورہ پر آئے تو میں نے ان کو نہ صرف مشورہ دیا بلکہ ان کو روکا اور اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنا شعبہ تبدیل کر کے دینی خدمات کے شعبہ سے وابستہ ہو جائیں۔ میرے ماموں زاد بھائی اور مولانا عبدالقادر صاحب کے صاحبزادے مولانا نور احمد صاحب ریاض کئی برس جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان کے ناظم رہے ہیں اور اب بھی خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ میرے چچا مولانا ابوالبرکات صاحب فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور ملتان ہی میں خطابت و امامت

Marfat.com



مرکزی جامع مسجد برنٹ میں ایک تقریب کے موقع پر علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی 'برنٹ کے میئر راجہ محمد ریاض صاحب 'صدر مسجد کمیٹی اور سلطان احمد صاحب فاروقی

کے فرائض انجام دے رہے ہیں - پیرزادہ سردار احمد صاحب قادری کے بڑے بھائی میاں بشیر احمد صاحب نے بھی جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان سے دینی تعلیم حاصل کی ہے ' وہ بھی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے مریدین کا حلقہ کافی وسیع ہے - ان سے بڑے بھائی پیر فتح محمد صاحب قادری 'جو اپنے والد گرامی حافظ محمد سعید صاحبؒ کے سجادہ نشین ہیں ' جلال پور پیروالا میں اپنے آستانہ عالیہ پر دینی اور روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں - ان کے مریدین کا حلقہ بھی ہزاروں کی تعداد میں ہے - میاں فتح محمد صاحب کے صاحبزادے میاں شعیب حسن قادری فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور تدریس دین کی خدمات انجام دے رہے ہیں میرے ماموں حضرت مولانا عبدالقادر سعیدی کے صاحبزادے اور میرے برادر نسبتی مولانا عبدالواحد صاحب یہاں میرے ساتھ مسجد میں میرے نائب کے طور پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں -

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے چچا ماسٹر محبوب احمد صاحب جلال پور پیروالا ہائی سکول میں استاد ہیں اور مقامی مسجد میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں - ماسٹر نعیم اختر صاحب امیر دعوت اسلامی جلال پور پیروالا کی خصوصی دعوت پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے آباؤ اجداد میں اللہ جل شانہ ' رسول اکرمؐ اور اولیاء کرام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور عشق الٰہی ' عشق رسولؐ اور عشق اولیاء کا وہ جذبہ آج تک ہمارے پورے خاندان میں موجزن ہے - ہمارے خاندان کی مستورات اور بچیوں کو بھی دینی جذبہ ورثہ میں ملا ہے

Marfat.com

اور وہ دعوت اسلامی اور بزرگان دین کے ایام کے موقع پر گھریلو پروگرام اور دینی تقاریب منعقد کرنے میں انتہائی ذوق و شوق سے حصہ لیتی ہیں۔

دینی تعلیم کا حصول

علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز اپنے قصبہ جلال پور پیروالا ہی سے کیا' چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ اس وقت وصال فرماگئی تھیں جب وہ بہت کم سن تھے اور آپ کے والد مکرم دیگر شہروں میں مقیم رہے اس لئے آپ کی تربیت و نگہداشت آپ کے چچا مکرم مولانا عبدالرزاق نے کی اور وہی آپ کو ابتدائی دینی تعلیم کیلئے مولانا حافظ محمد بخش خطیب جامع مسجد موہانیوالی جلال پور کے پاس لے گئے جس کے بعد آپ مہر آباد شریف 'لودھراں آئے اور حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی" کے مرید اور استاد کامل پیر سید امام شاہ سے فارسی اور صرف و نحو کی تعلیم اور روحانی تربیت حاصل کی' پھر آپ نے میرہ ملہ شجاع آباد روڈ کے حضرت مولانا محمد نواز صاحب سے دینی اکتساب فیض کیا' ان ایام میں آپ کے والد مکرم سابق ریاست بہاولپور کے شہر صادق آباد کے مضافات میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے اس لئے آپ نے صادق آباد کے نواحی قصبہ بھونگ میں جید عالم حضرت مولانا عبدالرزاق سے دینی تعلیم حاصل کی' پھر آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی علامہ منظور احمد رضوی خانیوال چلے آئے جہاں آپ کے ماموں حضرت مولانا عبدالقادر سعیدی صاحب مرکزی جامع مسجد اور دارالعلوم جامع العلوم کے مہتمم تھے' یہ مدرسہ اب بھی کام کر رہا ہے۔ اسی دوران اہلسنّت کے نامور مدرس حضرت مولانا عبداللطیف خان جو کوٹ رادھاکشن میں مقیم تھے' جامع العلوم خانیوال آگئے۔ علامہ بشیر احمد صاحب چشتی اور آپ کے بھائی علامہ منظور احمد صاحب رضوی نے ان دونامور شخصیات کے زیر سایہ علوم دینی کی تکمیل کی' حضرت مولانا عبداللطیف خان کا انتقال کچھ سال قبل ہوا ہے' وہ جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے تھے' دینی علوم کی تکمیل کے بعد مولانا بشیر احمد صاحب چشتی کی شادی اپنے ماموں اور استاد مکرم حضرت مولانا عبدالقادر سعیدی کی صاحبزادی سے ہوگئی اور وہ خانیوال میں ہی مقیم ہوگئے۔

بیعت

علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے پہلی مرتبہ بیعت اپنے استاد مکرم حضرت پیر سید امام شاہ صاحب کے دست مبارک پر لودھراں' مہر آباد میں کی اور جب ان کا وصال ہوگیا تو آپ نے حضرت بابو جی سرکار گولڑہ شریف کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اسی نسبت سے وہ طریقت کے سلسلہ چشتیہ سے منسلک ہیں۔ علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے عملی زندگی کا آغاز کوآپریٹو ٹیکسٹائل ملز خانیوال میں ملازمت سے کیا۔ آپ تقریباً" دو سال تک وہاں کام کرتے رہے پھر آپ بیمار ہوگئے اور 1959ء میں علاج کی غرض سے سالمی سینی ٹوریم مری آئے جہاں ایک سال تک آپ کا علاج ہوتا رہا' ایام علالت کے دوران ہی آپ نے سینی ٹوریم کی مسجد میں امامت اور جمعتہ المبارک کی خطابت شروع کردی' ڈاکٹروں نے آپ

Marfat.com

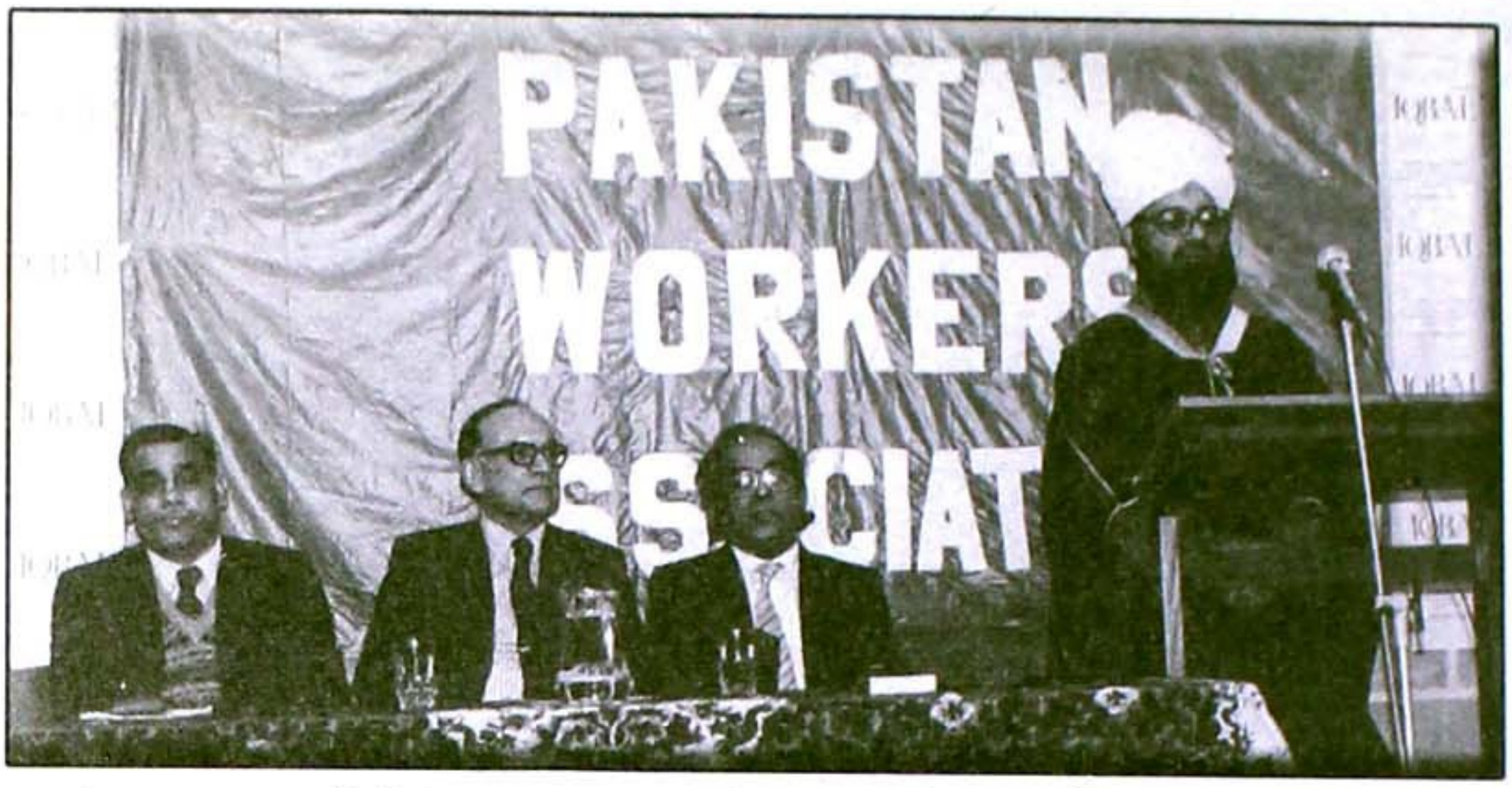

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی پاکستان ورکرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یوم اقبال کی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں۔ سٹیج پر ایسوسی ایشن کے چیرمین بشیر حسین ڈار صاحب، سابق سفیر پاکستان علی ارشد صاحب اور پاکستان کمیونٹی سنٹر کے اس وقت کے کوآرڈی نیٹر شہباز صاحب تشریف فرما ہیں

کی علمی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر آپ پر خصوصی توجہ مرکوز کردی اور ایم ایس ڈاکٹر احسان الحق، اے ایم ایس ڈاکٹر ظہیر، ڈاکٹر ممتاز اور ڈاکٹر آفتاب احمد کی خصوصی توجہ سے وہ ایک سال میں مکمل صحت یاب ہو گئے۔

پاکستان میں دینی و تدریسی خدمات

پاکستان میں باقاعدہ دینی خدمات اور درس و تدریس کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ 1961ء میں چٹا موڑ مری سے میں نے باقاعدہ طور پر امامت و خطابت کا سلسلہ شروع کیا۔ وہاں میری کوششوں سے کئی مساجد تعمیر ہوئیں جبکہ چار سال تک میں اس علاقے میں بلا معاوضہ خطابت و امامت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتا رہا۔ 1966ء میں، میں ڈھوک منشی محلہ ملک آباد مری روڈ راولپنڈی چلا آیا اور یہاں خطابت و امامت اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1970ء میں مری کے احباب کے اصرار پر میں دوبارہ اس علاقے میں واپس آگیا اور جامع مسجد محمدیہ غوثیہ، موڑ ایجنسی مری میں خطابت و امامت کا سلسلہ شروع کیا جو 1975ء تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں وہاں تین منزلہ مسجد کی تعمیر بھی پایہ تکمیل کو پہنچی جبکہ اس دوران میں سیٹلائٹ ٹاؤن اے، بی، سی، ڈی، کشمیری محلہ، رحمٰن آباد اور ڈھوک بابا کھلو خان کے نکاح رجسٹرار کے عہدہ پر فائز رہا۔

برطانیہ آمد اور خدمات

علامہ صاحب نے برطانیہ آمد کے حوالے سے فرمایا کہ میرے چھوٹے بھائی علامہ منظور احمد رضوی

Marfat.com

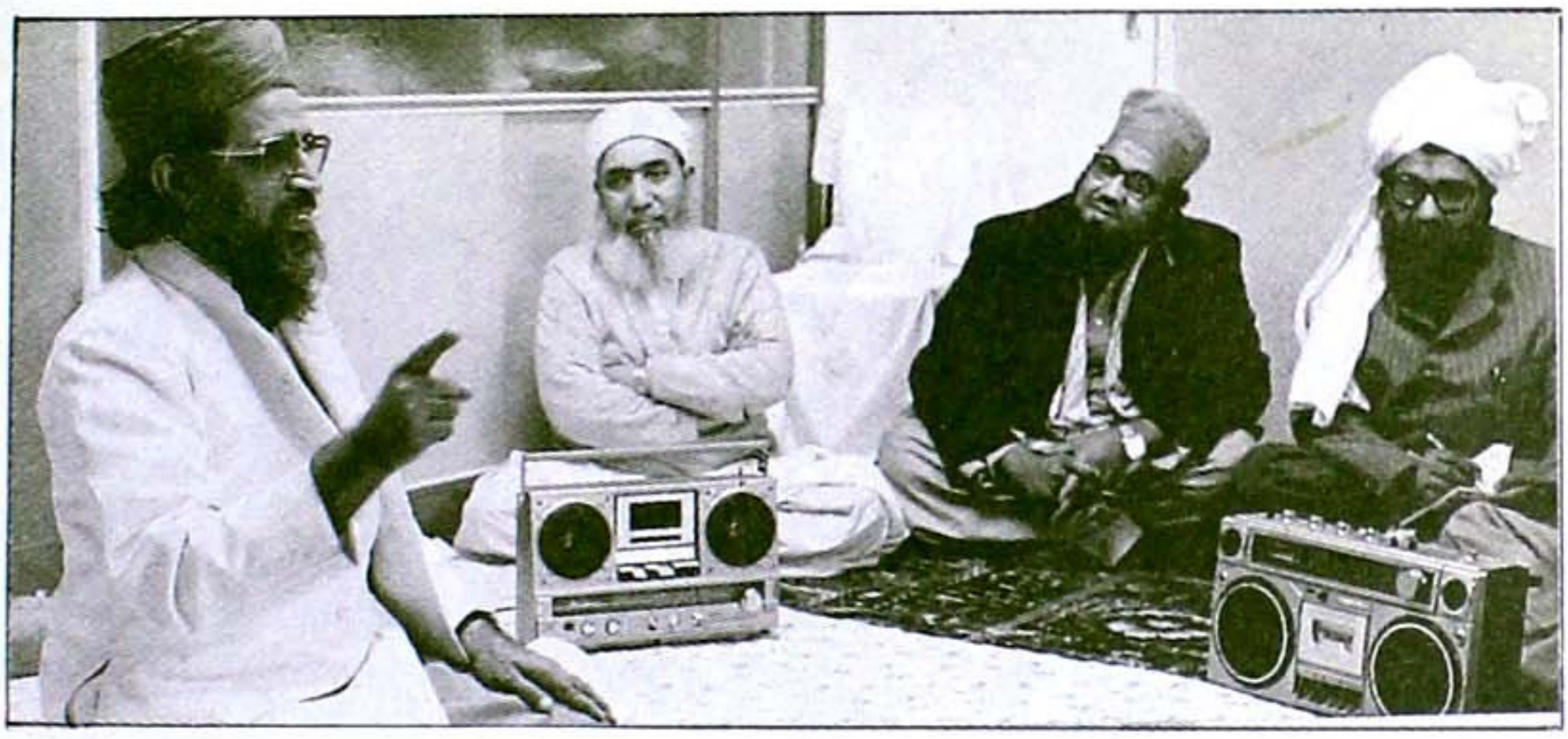

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نیو پورٹ میں ایک علمی نشست کے دوران جس سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب خطاب فرمارہے ہیں۔ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی اور الحاج عبدالرحمٰن صاحب مجاہد بھی تشریف فرما ہیں

1961ء میں برطانیہ آگئے تھے وہ پاکستان کم آتے تھے ۔ جس وجہ سے برسہا برس سے میری ان کے ساتھ ملاقات نہیں ہو سکی تھی ۔ اپنے بھائی کی محبت اور ان سے ملنے کی تڑپ مجھے چین نہیں لینے دیتی تھی' اس صورتحال میں 'میں نے 1975ء میں چوتھی بار زیارت حرمین شریفین کا قصد کیا اور سعودی عرب پہنچا تو وہاں مجھے برطانیہ میں مقیم ایک دوست حاجی محمد اسمٰعیل اکو ملے جو PRESTON میں رہتے تھے اور حج بیت اللہ کی ادائیگی کیلئے آئے ہوئے تھے 'انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب آپ برطانیہ آئیں تو مجھ سے ضرور ملیں۔ ان سے ملاقات کے بعد مجھے اپنے بھائی سے جدائی کا احساس اور تڑپانے لگا' میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جدہ میں برطانیہ کے سفارتخانے میں چلا گیا اور وہاں برطانوی سفارتکار کے سامنے اپنا حال دل بیان کیا' اس مہربان شخص نے میری بڑی مدد کی اور مجھے برطانیہ کا ویزا دے دیا' اس طرح میں سعودی عرب سے برطانیہ چلا آیا' برطانیہ آنے کا اصل مقصد تو برادر عزیز سے ملاقات تھی لیکن جب یہاں پہنچا تو دوست احباب اصرار کرنے لگے کہ آپ پاکستان واپس نہ جائیں بلکہ یہاں دین کی خدمت کریں کیونکہ پاکستان کی نسبت یہاں آپ کی زیادہ ضرورت ہے چنانچہ میں قریباً" دس ماہ تک PRESTON میں جامعہ مسجد رضا میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دیتا رہا اور جب 1976ء میں جامع مسجد محمدی کرکل وڈ کا افتتاح ہوا تو اس کی امامت و خطابت کیلئے قرعہ فال بھی میرے ہی نام نکلا اور میں نے وہاں امامت و خطابت کے فرائض سنبھال لئے 'بعد ازاں کرکل وڈ مسجد کمیٹی کے احباب حاجی چوہدری محمد حسین' حاجی محمد ادریس' حاجی محمد ریاض' نذیر احمد ڈار اور چوہدری محمد اسلم شیدا کے تعاون سے ہم نے پاکستان کمیونٹی سنٹر کی بنیاد رکھی جہاں بچوں کی باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا گیا' پھر میں 1979ء میں نیو پورٹ (ساؤتھ ویلز) چلا گیا جہاں ہم نے مسجد نور کی از سر نو تعمیر کرائی جبکہ نیو پورٹ ہی کے علاقے کمرشل روڈ پر جامع مسجد کے لئے ایک پلاٹ خریدا اور مجھے اس کی تعمیر کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا

Marfat.com



علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی ' مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی ' مولانا عبدالواحد صاحب ' علامہ محمد ارشد جمیل صاحب' قاری محمد اشرف سیالوی صاحب اور مولانا ممتاز احمد صاحب کے ساتھ

کہ میں جن دنوں کرکل وڈ مسجد سے وابستہ تھا ان ہی دنوں سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب ' ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کا یہاں سلسلہ آمد ورفت و حوصلہ افزائی جاری رہا - ان کو یہاں پہلی بار بھی میں نے ہی مدعو کیا تھا اور وہ نیو پورٹ بھی تشریف لائے تھے -

علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ 1981ء میں ولزڈن گرین میں ہم نے ایک لاکھ پاؤنڈ سے زائد مالیت کا ایک پلاٹ خریدا جہاں ہم نے سب سے پہلے ایک کمیونٹی سنٹر قائم کیا جس میں ہم نماز بھی ادا کرتے تھے اور بچوں کو دینی تعلیم بھی دیتے تھے - اس کمیونٹی سنٹر میں قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی ' حضرت علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری ' حضرت لالہ جی پیر سید غلام معین الدین گولڑوی ؒ اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب نے بھی تشریف لاکر خصوصی خطابات فرمائے اور حضرت لالہ جی ؒ نے خصوصی طور پر مسجد کیلئے دعا بھی فرمائی - 1993ء میں میری اور کمیٹی کی کوششوں اور عوام الناس کے بھرپور تعاون سے ولزڈن گرین مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے - اس وقت کمیٹی کے صدر راجہ محمد ریاض صاحب اور سکریٹری چوہدری عبدالغفور صاحب ہیں جبکہ پاکستان ورکرز ایسوسی ایشن کے صدر محمد طارق ڈار صاحب اور سکریٹری چوہدری محمد اسلم صاحب ہیں۔

مرکزی جامع مسجد برنٹ

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ ہم نے جب اس مسجد کی تعمیر کیلئے سٹی کونسل سے گرانٹ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے جب دو تین تنظیمیں مل کر یہ

Marfat.com



علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی مرکزی جامع مسجد برنٹ میں بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں

کام کریں جس پر ہم نے چشتیہ ٹرسٹ و یملے اور پاکستان ورکرز ایسوسی ایشن کے اشتراک سے درخواست دائر کی تو ہمیں اس کی اجازت مل گئی۔ ہم نے اس کا نام مرکزی جامع مسجد برنٹ رکھا' اس کے ٹرسٹیز میں حاجی بدرالدین' راجہ محمد یعقوب' چوہدری عبدالغفور' بشیر حسین ڈار' نذیر حسین ڈار' راجہ محمد ریاض اور محمد دین سمیت بیس افراد شامل ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم اس مسجد میں محافل میلاد' گیارہویں شریف اور محافل حمد و نعت کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور اپنے آقا و مولا رسول اکرمؐ کی بارگاہ اقدس میں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان پروگراموں میں بڑے بڑے علماء کرام کو مدعو کیا جاچکا ہے جن میں مفتی عبدالشکور صاحب ہزاروی اور علامہ سید حامد سعید شاہ صاحب کاظمی بھی شامل ہیں۔ ہم اس مسجد کے پلیٹ فارم سے مسلمان بھائیوں کے سماجی مسائل کے حل کیلئے بھی کوشاں رہتے ہیں جبکہ مسجد سے ملحقہ پاکستان کمیونٹی سنٹر میں امیگریشن اور دیگر سماجی مسائل کے حل میں بھرپور مدد فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ محمد شریف ڈار صاحب پاکستان کمیونٹی سنٹر اور مسجد کے بانیوں میں سے ہیں اور اسم باسمی ہیں۔ تمام دیگر ممبران بھی دیانتدار اور باوقار شخصیات ہیں' اسی علاقہ کے رہنے والے ہیں اور پاکستان کے اچھے اور معزز خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس مسجد میں میری معاونت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کرتے ہیں اور ہم دونوں مل کر یہاں مذہبی فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ ہم اس مسجد میں زیادہ سے زیادہ علمی ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسلامی اقدار اور روایات کے مطابق نوجوان نسل کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہاں مادر پدر آزاد معاشرہ ہے اس لئے ہمارے ہم وطن اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں دینی تعلیم کی طرف بھیج رہے ہیں اور لوگوں میں دین سے محبت کا رجحان بڑھ رہا ہے جو بہت خوش آئند ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ ہماری آئندہ نسلیں اس معاشرہ کے منفی اثرات سے محفوظ رہ کر اپنے دین پر کاربند رہیں گی۔

علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ موجودہ نسل کو دین پر کاربند رکھنے کیلئے والدین کو بھی اپنا کردار ادا

Marfat.com



علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی جناب یوسف اسلام صاحب کے ساتھ

کرنا ہوگا۔ انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور اسلامی انداز و اسلوب اختیار کریں' والدین کے مثبت رویے یقینی طور پر اولاد پر اثر انداز ہوں گے اور وہ بھی خود کو اسلامی اور مشرقی رنگ میں ڈھال کر والدین کی تقلید کریں گے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ برطانیہ میں موجود تمام مساجد میں خواہ وہ بڑی ہیں یا چھوٹی' تعلیمی مراکز کا قیام ضروری ہے' اس سے ہمارے بچوں کو دین سے قریب ہونے کا موقع ملے گا اور جو بچے دور کی مساجد میں دینی تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں وہ نزدیکی مقامات پر آسانی سے دین کی تعلیم حاصل کر سکیں گے' اس کے بہت بہتر نتائج بر آمد ہوں گے۔

علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم اولیائے کرام اور بزرگان دین کے ماننے والے اور ان کی عظمت کے قائل ہیں' اور ہر ماہ چاند کی دس تاریخ کو باقاعدگی سے گیارہویں شریف اور اولیاء کرام مثلاً" اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ' حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویریؒ' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ کے عرس کی تقریبات بھی مناتے ہیں۔ بعض افراد اس نظریہ سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ہم ایسی کوئی بات نہیں کرتے جس سے جھگڑے کی کوئی صورت پیدا ہو۔ کیونکہ ہم یہاں اللہ کے دین کو پھیلانے کیلئے آئے ہیں' اپنی ہی کمیونٹی سے متصادم ہونا یا انتہا پسندانہ اختلافات رکھنا اس مشن کو نقصان پہنچاتے ہیں اس لئے ہم اس قسم کی باتوں سے گریز کرتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ہماری مسجد میں کبھی ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوئی جس سے انتشار و افتراق پھیلے اور نہ ہی میرے اور مسجد کمیٹی کے مابین کبھی کوئی تنازعہ پیدا ہوا ہے' اگر کبھی کسی بات پر اختلاف ہو بھی جائے تو ہم اسے باہمی اتفاق رائے سے

Marfat.com

طے کر لیتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ یہاں تمام علمائے کرام اور مسلمان آپس میں اتفاق واتحاد سے رہیں اور دین اسلام کیلئے مل کر کام کریں۔ چونکہ وطن سے دور آنے کا مقصد صرف اور صرف دین کی خدمت اور اسلام کی تبلیغ ہے اس لئے اگر ہم یہاں اپنے اختلافات کو ہوا دیں گے تو اسلام کے فروغ کی بجائے منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہے جو کسی بھی طرح دین کی خدمت نہیں' اس لئے میری علمائے برطانیہ اور مسلمانان برطانیہ سے یہی اپیل ہے کہ وہ صرف اور صرف اسلام کی خدمت کو پیش نظر رکھیں۔ اسلام کی سربلندی کیلئے دن رات کام کریں' میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی معنوں میں دین اسلام کی خدمت کی توفیق دے۔

علامہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ میری کوششوں سے کئی علماء کرام برطانیہ تشریف لائے جواب یہاں نمایاں اور گراں قدر دینی خدمات انجام دے رہوے ہیں۔ ان میں خاص طور پر علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی صاحب (الفورڈ) ' علامہ قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب (لیسٹر)' قاری محمد اشرف سیالوی صاحب (لندن)' علامہ حافظ محمد صابر صاحب (گلاسگو)' حافظ نور ہاشم صاحب (بریڈ فورڈ) اور مولانا عبدالواحد صاحب (لندن) قابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم فیضان رسولؐ

اپنے آبائی شہر جلال پور پیروالا میں دینی ادارہ دارالعلوم فیضان رسولؐ کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ انگلینڈ آنے اور یہاں دینی خدمات پر تقرری ہونے کے بعد دل میں جو سب سے پہلا شوق اجاگر ہوا وہ یہ تھا کہ چونکہ پاکستان میں اپنے آبائی علاقہ میں کتابی صورت میں دینی تعلیم یعنی صرف ونحو' فقہ اور حدیث کی کوئی درسگاہ نہیں ہے اسلئے وہاں ایک معیاری دینی درسگارہ قائم کی جائے۔ اسی جذبہ اور عزم کو لے کر میں نے اپنی حیثیت کے مطابق اپنے سب سے چھوٹے بھائی قاری ارشاد احمد رضوی کو (جو اس وقت جلال پور پیروالا ہی میں تھے) اپنی حیثیت کے مطابق رقم بھیجنا شروع کی اور وہاں ایک مدرسہ قائم کیا۔ بعد میں قاری ارشاد احمد رضوی بھی انگلینڈ آگئے تو ہم تینوں بھائیوں نے مل کر ذوق وشوق کے ساتھ عثمان غنی روڈ جلال پور پیروالا میں ایک جگہ خریدی اور اپنے والدین کو ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم فیضان رسولؐ کی بنیاد رکھی۔ اب سے کوئی چھ سال قبل میں نے خود وہاں جاکر یکم محرم 1417ھ کو علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے دست مبارک سے اس کا باقاعدہ افتتاح کرایا۔ وہاں علامہ مولانا حافظ غلام مہر علی صاحب' جو کہ ایک درویش صفت باعمل عالم دین ہیں' کی پہلے مدرس کے طور پر تقرری ہوئی اور جو آج تک وہاں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ اس پورے منصوبہ کی نگرانی ہمارے چچا زاد بھائی مولوی عبدالرحمان کے صاحبزادے حضور بخش صاحب صدیقی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر فرمارہے ہیں۔ اس منصوبہ میں ہمیں یقینی طور پر

Marfat.com

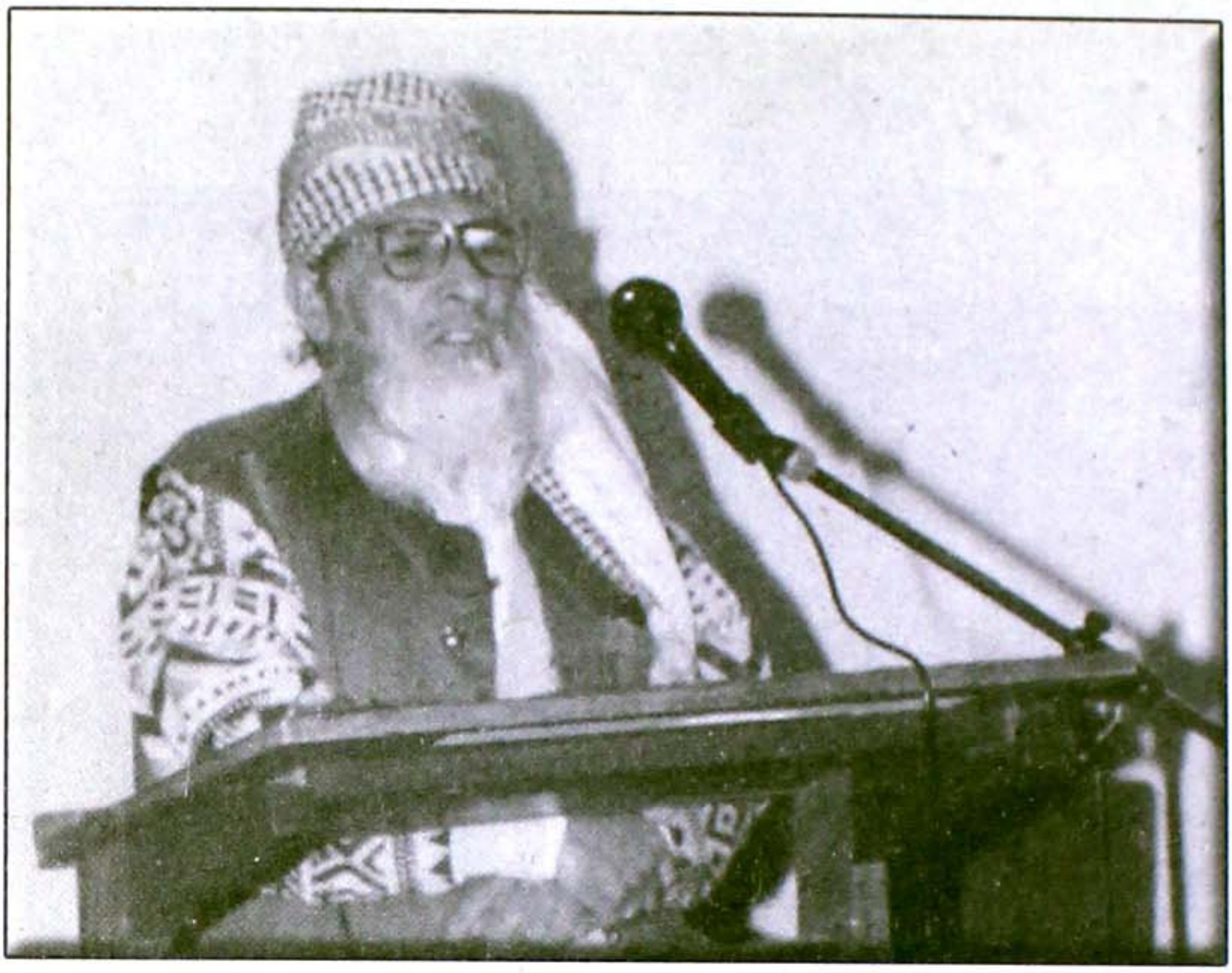

مولانا عبدالواحد صاحب پاکستان کمیونٹی سنٹر ماسک ولزڈن کرین میں خطاب فرمارہے ہیں

حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی امروہوی (ملتان شریف) اور حضور پیر صاحب گولڑہ شریف کا فیضان نظر حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس پورے پروجیکٹ میں ہمیں شروع سے آج تک پیر فتح محمد صاحب قادری کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس وقت ہمارے بہترین دوستوں میں ملتان کے خواجگان حضرات خواجہ مسعود احمد صاحب، خواجہ محبوب احمد صاحب، خواجہ محمود صاحب اور خواجہ محمد یونس صاحب شامل ہیں۔ خواجہ عبدالودود صاحب مرحوم بھی ہمارے انتہائی مخلص اور مہربان دوست تھے۔ ہمیں ان سب کا تعاون اور ان کے مشورے حاصل رہے اور اب بھی ہیں، یہ سب ہمارا خاص خیال رکھتے ہیں۔ گولڑہ شریف کے حوالے سے یہ سب میرے اور میرے والد صاحب کے پیر بھائی ہیں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ اس وقت اس مدرسہ کے ماہانہ اخراجات قریباً" تیس ہزار روپے ماہانہ ہیں اور اب تک اس منصوبہ پر 25 لاکھ روپے کے مصارف ہوچکے ہیں۔ اس منصوبہ پر ابھی کام جاری ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس منصوبہ کے علاوہ میں نے ذاتی طور پر مدرسہ کے نام پر شہر سے ملحق 28 کنال زمین خریدی ہے اور ارادہ ہے کہ اس پر ایک مثالی اسلامی یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور اس کا اجر ہمارے معاونین کو، ہمارے والدین کو اور ہمیں عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

علامہ محمد جعفر بلال برکاتی

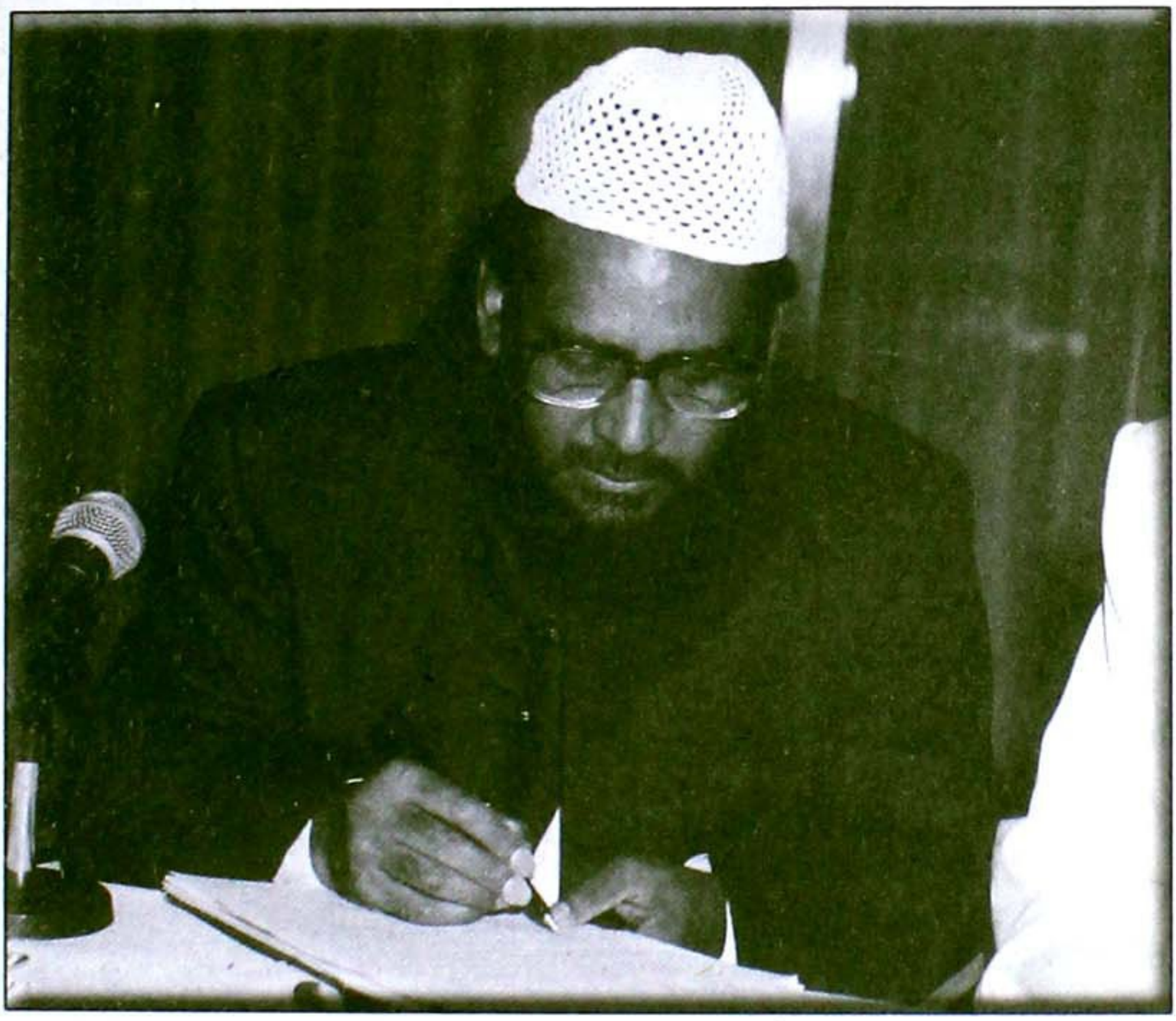

مستند عالم دین اور منفرد خطیب علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ آپ ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے نزدیک مرکزی جگہ پر واقع جامع مسجد ہنسلو اینڈ اسلامک سینٹر کے خطیب ہیں۔ اسلام کے ساتھ والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں اور ہمہ وقت تبلیغ اسلام کیلئے کوشاں رہتے ہیں' صاف گو اور بیباک ہیں' قدرت نے خوش اخلاقی' خوش مزاجی اور خوش کلامی کے ساتھ زبان و بیان پر عبور سے بھی مالا مال کیا ہے۔ اکثر لوگ آپ کی عمدہ خطابت اور خوش بیانی سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ آپ کو اردو اور پنجابی کے علاوہ انگریزی' عربی اور فارسی پر عبور حاصل ہے۔

علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی 2 مئی 1954ء کو ضلع اوکاڑہ کے مشہور قصبہ جوئیہ میں ایک بزرگ اور عالم شخصیت میاں کریم بخش کے گھر تولد ہوئے۔ آپ کا پورا نام محمد جعفر بلال ہے جبکہ حضرت علامہ ابوالبرکات" سید احمد صاحب" سے خصوصی انسیت کے باعث آپ اپنے نام کے ساتھ برکاتی لکھتے ہیں ۔ علامہ جعفر بلال محمد جعفر بلال صاحب برکاتی نے ابتدائی تعلیم اوکاڑہ کی مشہور علمی درسگاہ اشرف المدارس سے حاصل کی جس کے پرنسپل حضرت مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی تھے جو علامہ محمد شفیع اوکاڑوی کے بھی استاد ہیں۔ علامہ جعفر بلال صاحب برکاتی کے والد مکرم کو اس مدرسے سے خصوصی لگاؤ

Marfat.com



علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی خطبہ جمعہ سے قبل تلاوت قرآن کریم فرمارہے ہیں

تھا اور وہ کچھ عرصہ تک وہاں طلباء کے انچارج بھی رہے 'بعد میں جب اشرف المدارس میں مڈل سکول کی برانچ قائم ہوئی تو وہ اس میں ٹیچر بھی رہے۔ اس ادارے کیلئے ان کی خصوصی خدمات ہیں' مدرسہ کے سالانہ گزٹ میں بھی ان کی خدمات کا تذکرہ آتا ہے' علامہ برکاتی صاحب کے بقول انہیں دینی لگاؤ اسی مدرسہ میں رہنے کی وجہ سے ہوا۔ صرف و نحو کی ابتدائی تعلیم بھی انہوں نے اسی مدرسہ سے حاصل کی۔

علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی نے انٹرویو کے دوران فرمایا کہ وہ آٹھویں جماعت کے طالبعلم تھے' استاد نے انہیں کسی بات پر سزا دی تو وہ کسی کو اطلاع دئے بغیر اوکاڑہ سے خانیوال چلے گئے اور وہاں کے مشہور مدرسہ جامعہ عنا۔تیہ میں حفظ قرآن کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ ان کے والد مکرم جب ان کو ڈھونڈتے ہوئے خانیوال اس مدرسہ میں پہنچے تو انہوں نے علامہ برکاتی صاحب سے کہا کہ اب یہاں آگئے ہو تو یہاں سے قرآن حفظ کر کے ہی نکلنا۔ علامہ صاحب نے جامعہ عنا۔تیہ خانیوال سے دس پارے حفظ کئے اور وہاں سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور چلے آئے اور پھر اسی مدرسہ سے حفظ' قرآت اور تجوید کی تعلیم

Marfat.com

مکمل کی جس کے بعد آپ فیصل آباد آئے اور جامعہ قادریہ رضویہ میں مفتی محمد افضل صاحب سے درس حدیث اور بقیہ دینی علوم کی تکمیل کی۔ اسی اثناء میں آپ نے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات پاس کئے اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔

علامہ صاحب کے شیخ طریقت مفکر اہلسنت حضرت ابوالبرکات سید احمد صاحبؒ ہیں اور علامہ صاحب ان کی شخصیت سے بے حد متاثر ہیں۔ اشرف المدارس کے مہتمم مولانا غلام علی اوکاڑویؒ صاحب حضرت ابوالبرکاتؒ صاحب کے مریدین میں سے تھے لہٰذا ان کے توسط سے علامہ محمد صاحب نے بھی اپنے والد مکرم کے ہمراہ لاہور جا کر حضرت ابوالبرکاتؒ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح ان کا قادریہ سہروردیہ سلسلہ سے تعلق ہے۔

درس نظامی اور دورہ حدیث کی تکمیل کے بعد علامہ صاحب نے حضرت سید احمد ابوالبرکاتؒ کی ہدایت پر امامت اور خطابت کا آغاز قصور پورہ لاہور (جو کہ راوی روڈ کے عقب میں واقع ہے اور جسے چاہ جموں والا بھی کہا جاتا ہے) سے کیا' بقول علامہ صاحب وہاں کے دور امامت سے آپ کی خوشگوار یادیں وابستہ ہیں۔ آپ نے آٹھ سال تک وہاں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دئے' آپ کی شادی بھی انہی دنوں میں وہیں انجام پائی۔ اس کے بعد علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی فیصل آباد آگئے' جہاں ان دنوں آپ کے والد مکرم ٹیچر ہونے کی وجہ سے مقیم تھے' قیام فیصل آباد کے دوران علامہ صاحب کی اپنے ایک دیرینہ دوست سے ملاقات ہوئی جو آرمی میڈیکل کور میں ڈاکٹر تھے' انہوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں ایک کوالیفائیڈ امام کی ضرورت ہے اور چونکہ آپ کوالیفائیڈ ہیں اس لئے آپ ہمارے ساتھ چلیں' یہ 1971ء میں سقوط ڈھاکہ کے بعد کا واقعہ ہے جب مستند آئمہ کرام کم دستیاب ہوتے تھے۔ اپنے دوست کی پیشکش پر علامہ صاحب بحیثیت خطیب فوج کے ساتھ منسلک ہو گئے اور انہیں 56 بلوچ رجمنٹ انفنٹری کا امام بنا دیا گیا' بعد ازاں انہیں پوری بریگیڈ اور ڈویژن کا خطیب بنا دیا گیا۔ وہ دو سال تک راہوالی کینٹ گوجرانوالہ میں رہے لیکن جب وہ رجمنٹ وہاں سے دوسری چھاؤنی جانے لگی تو انہوں نے بعض ذاتی وجوہ کی بناء پر معذرت کر لی اور گوجرانوالہ کی مشہور مسجد نور حیات جس میں نامور علماء کرام خدمات سرانجام دیتے رہے تھے' کے ساتھ منسلک ہو گئے اور پانچ سال تک وہاں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ علامہ صاحب بعد ازاں بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے شعبہ فنانس میں بھی نو سال تک فرائض سر انجام دیتے رہے اور ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز بھی پڑھاتے رہے۔

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ جعفر بلال صاحب برکاتی نے فرمایا کہ 1988ء میں لاہور میں آپ کی مسجد میں برطانیہ سے آئے ہوئے کچھ افراد نے نماز جمعہ ادا کی اور آپ کے طرز خطابت سے متاثر ہو کر آپ کو برطانیہ بلوالیا' آپ کو جن حضرات نے سپانسر کر کے برطانیہ بلانے کا اہتمام کیا ان کا تعلق سلطان باہو ٹرسٹ سے تھا۔ علامہ صاحب جولائی 1988ء میں برطانیہ پہنچے اور پانچ سال تک سلطان باہو ٹرسٹ کی بریڈ فورڈ برانچ میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران

Marfat.com



علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی پاکستان ویلفیئر ایسوسی ایشن کی تقریب سے خطاب کے بعد دعا کر رہے ہیں سٹیج پر دائیں جانب جامعہ مسجد ہنسلو اینڈ اسلامک سنٹر کی انتظامی کمیٹی کے چیرمین محمد سلیمان چاچیا صاحب تشریف فرما ہیں

آپ نسل نو کو دینی تعلیم سے بھی آراستہ کرتے رہے' پھر آپ کے اہل خانہ بھی پاکستان سے برطانیہ آگئے' اس دوران ہنسلو جامع مسجد کیلئے ایک ایسے خطیب کی ضرورت تھی جو انگریزی میں خطبہ دے سکے کیونکہ ہنسلو میں کثیر اللسانی معاشرہ ہے' اس علاقہ میں اردو سمجھنے والے لوگ ہیں مگر خال خال' یہاں مختلف زبانیں بولنے والے رہتے ہیں اس لئے زیادہ تر انگریزی بولی جاتی ہے اور جمعہ کا خطبہ بھی انگریزی میں ہوتا ہے۔

علامہ محمد جعفر بلال صاحب نے فرمایا کہ اب میں 1983ء سے جامع مسجد ہنسلو میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔انہوں نے فرمایا کہ یہ مسجد ایک ایسے آزاد ادارہ کے زیر اہتمام کام کرتی ہے جس پر کسی فرد واحد کا تسلط نہیں بلکہ یہاں کے مقامی لوگ ٹرسٹیوں کا انتخاب کرتے ہیں اور تین سال کے بعد الیکشن ہوتا ہے' اس سینٹر کو جامع مسجد ہنسلو اینڈ اسلامک سینٹر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے' اس علاقے میں مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔علامہ صاحب نے فرمایا کہ جب میں آغاز میں یہاں آیا تھا تو یہ مسجد باتھ روڈ کے ایک مکان میں تھی لیکن بعد میں لوگوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر ایک دوسری جگہ ایک عظیم الشان جامع مسجد تعمیر کی گئی جس پر کئی ملین پاؤنڈ صرف ہوئے۔علامہ صاحب نے فرمایا' چونکہ یہ مسجد ہیتھرو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک مرکزی جگہ پر واقع ہے اس لئے جمعہ کے روز اور تراویح کے ایام میں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ٹرانزٹ کے مسافر بھی کوشش کرتے ہیں کہ وہ تراویح یہیں ادا کریں۔رمضان شریف کی تراویح میں علامہ صاحب خود مصلیٰ سناتے ہیں اور دور دور سے لوگ آپ کی قرآت سننے آتے ہیں' عرب حضرات کا کہنا ہے کہ انہیں علامہ صاحب کی قراءت اور عربی تلفظ اس قدر متاثر کرتا ہے کہ وہ یقین نہیں کرپاتے کہ آپ عربی نہیں عجمی ہیں۔

Marfat.com

برطانیہ میں اکثر علماء کرام کے انگریزی سے نابلد ہونے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کی مساجد میں روز بروز نوجوانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن اردو کے بجائے انگریزی میں بات بہتر طریقے سے ان کی سمجھ میں آتی ہے' جب تک بچوں کو صحیح طریقے سے بات نہ سمجھائی جائے اس وقت تک وہ مطمئن نہیں ہوتے۔ پہلے علماء بزرگوں کو مطمئن کر لیتے تھے لیکن اب نوجوان زیاد تعداد میں مساجد کی طرف رجوع کر رہے ہیں اس لئے وہی علماء زیادہ کامیاب ہو رہے ہیں جو ان کو انگریزی میں جوابات دیتے ہیں۔ اب یہاں امام کی ضرورت ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ہمیں ایسا امام چاہئے جو انگریزی پر عبور رکھتا ہو' میں یہاں آیا تھا تو مجھے انگریزی میں روانی حاصل نہیں تھی لیکن میں نے برطانیہ آنے کے بعد دو چیزوں پر خصوصی توجہ دی' ایک ڈرائیونگ اور دوسرے انگریزی۔ میں نے ڈرائیونگ کا امتحان بھی پاس کر لیا اور اپنی انگریزی کو بہتر بنانے کیلئے اے لیول کیا' چونکہ ہمارا اے لیول اردو اور انگریزی میں ہوتا ہے اس لئے اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا' اب بعض دفاتر میں بھی مجھے ترجمانی کیلئے بلایا جاتا ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ بعض لوگ پرانے خیالات کے ہیں اور انگریزی بولنے کو اچھا نہیں سمجھتے' میں شروع میں یہاں بچوں کو انگریزی میں سمجھانا چاہتا تھا تو وہ مجھ سے کہتے کہ مولانا ہم نے آپ کو اردو اور عربی کیلئے بلایا ہے' آپ انگریزی نہ بولا کریں۔ میں نے ان پر واضح کیا کہ میں انگریزی بولوں گا تو ان کو انگریزی نہیں آجائے گی بلکہ میں ان کے ساتھ اس لئے انگریزی بولتا ہوں کہ یہ اس زبان میں زیادہ بہتر طریقے سے دین کو سمجھ سکتے ہیں' لوگوں کو قائل کرنے میں مجھے وقت لگا لیکن اس تجربے سے میں نے بچوں سے انگریزی بولنے کا صحیح لب ولہجہ سیکھا اور اب میں خود کو قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔

برطانیہ میں اپنے طویل قیام کے دوران اپنے تجربات کی روشنی میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ جعفر بلال صاحب نے فرمایا کہ یہاں مساجد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن میرے محسوسات یہ ہیں کہ علماء کرام نے اپنا انداز خطابت تبدیل نہ کیا تو شاید مستقبل میں لوگ علماء سے اتنا استفادہ نہ کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ آئندہ آٹھ دس برس میں یہاں دینی تعلیم کا ذریعہ انگریزی ہو گی' مساجد میں تعلیم کا سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے' اسلامک سکول قائم ہو رہے ہیں۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ مولوی صاحبان کیا کر رہے ہیں' تو حقیقت یہ ہے کہ یہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سلسلہ علماء کرام کی وجہ سے چلا ہے' علماء کرام کو چاہئے کہ وہ خطابت کے انداز کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کریں۔ بعض مساجد میں بچے اسی وجہ سے جانے سے انکار کر دیتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ وہاں جا کر ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ بہت سی جگہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے مساجد میں آتے تو ہیں لیکن کوئی تعلیم لے کر وہاں سے نہیں جاتے' میرا طریقہ کار مختلف ہے میں پورا لیکچر انگریزی میں تیار کرتا ہوں اور میرے طالبعلم اتنے مطمئن ہیں کہ وہ میرے لیکچرز کو ریکارڈ کر کے گھروں میں بھی لے جا کر سنتے ہیں۔

برطانوی معاشرہ میں مساجد کے رول کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی نے فرمایا کہ مساجد میں ابھی تک بچوں کی تعلیم کا سلسلہ روایتی ہے۔ بچے صرف دو گھنٹے

Marfat.com



علامہ حمد جعفر بلال صاحب برکاتی اور زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب

کیلئے مساجد میں آتے ہیں 'میں اس سے مطمئن نہیں ہوں ' جب تک مساجد مکتب کو کل وقتی اسلامی سکولوں کے انداز میں منظم نہیں کیا جائے گا تب تک صورتحال بہتر نہیں ہو سکتی ۔ایک اور سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا ہمارے ادارے میں ایک خاتون ٹیچر بھی بچوں کو پڑھاتی ہیں وہ بچوں کی نفسیات کو سمجھتی ہیں اور انتہائی توجہ اور دلچسپی سے انگریزی میں تعلیم دیتی ہیں اس لئے ہمارے ہاں طلباء کی تعداد بھی زیادہ ہے 'میں بھی ساتھ ساتھ بچوں کو تعلیم دیتا ہوں لیکن میں مساجد کے موجودہ رول سے بہر حال مطمئن نہیں ہوں۔

بعض مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ بہت سی مساجد میں بدقسمتی سے لوگوں نے علاقائی گروپ بندیاں کی ہوئی ہیں 'کوئی کسی دوسرے کو اپنے حلقے میں شامل ہونے کی اجازت دینے کیلئے تیار نہیں ہے ۔یہ صورتحال بہت نقصان دہ ہے اور اسی وجہ سے مساجد میں ناخوشگوار واقعات پیش آتے ہیں 'لڑائیاں ہوتی ہیں 'پولیس مساجد میں داخل ہوتی ہے ' یہ محض علاقہ پرستی کی محدود سوچ کے باعث ہے ' لیکن یہ لڑائیاں صرف پاکستان ' بنگلہ دیش اور ہندوستان کے لوگوں میں ہی ہوتی ہیں ۔ میں نے نہیں سنا کہ کسی اور مسجد میں ایسا ہوا ہو ' یہ امر قابل غور و فکر ہے کہ ہماری جو سوچ اپنے ملک میں ہوتی ہے وہ یہاں آکر بھی تبدیل نہیں ہوتی اور جوں کی توں رہتی ہے۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں مشائخ عظام کا عقیدت مند ہوں ' اکثر مشائخ عظام یہاں آتے رہتے ہیں لیکن

Marfat.com

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں مشائخ عظام کے بھی گروپ بن گئے ہیں 'مشائخ نے یہاں ایسے حصار اور یونیفارم بنا رکھے ہیں کہ ان کا تشخص جداگانہ ہو یا وہ غیر معمولی طور پر نمایاں نظر آئیں 'اگرچہ من حیث العلماء انہوں نے اچھا کام کیا ہے لیکن بہتر تھا کہ انہوں نے یہاں گروپ بندی کے خاتمے کیلئے بھی مثبت کردار ادا کیا ہوتا۔ میری گزارش ہے کہ مشائخ عظام یہاں آئیں تو ایسا تاثر پیش نہ کریں کہ وہ کسی خاص طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہنسلو مسجد کے حوالے سے علامہ محمد جعفر بلال صاحب نے فرمایا کہ یہ مسجد چونکہ ہیتھرو ایئرپورٹ کے بالکل قریب مرکزی جگہ پر واقع ہے اس لئے یہاں تمام مکاتب فکر کے لوگ ادائیگی نماز کیلئے آتے ہیں اور علاقہ کے تقریباً" تمام لوگ یہ کہتے ہیں کہ جعفر بلال صاحب اگر آپ یہاں نہ ہوتے تو ان لوگوں کو قائل کرنے میں بڑی دقت ہوتی اس لئے کہ میں نے یہاں اتحاد بین المسلمین کا ماحول قائم کیا ہے اور اسے برقرار رکھا ہے ۔ ہمارے ٹرسٹ میں مختلف مکاتب فکر کے لوگ شامل ہیں جو بہت احسن طریقے سے ٹرسٹ کا انتظام چلا رہے ہیں ۔ سات سال قبل میں بریڈ فورڈ سے نماز جمعہ پڑھانے کیلئے یہاں آتا تھا اور میرا خیال یہاں منتقل ہونے کا نہیں تھا لیکن یہاں کے لوگ میری خطابت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجھے یہاں مستقل آنے پر مجبور کر دیا 'اور میں نے بھی کبھی کسی مکتب فکر کے لوگوں کو شکایت کا موقع نہیں دیا ۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ مسجد کی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین محمد سلیمان چاچیہ صاحب جو میمن برادری سے تعلق رکھتے ہیں 'انتہائی پرخلوص 'نیک دل اور اسلام کا درد رکھنے والی شخصیت کے حامل ہیں 'ان کی وجہ سے اس منصوبے کی تکمیل میں بہت مدد ملی ہے 'انہوں نے ہنسلو مسجد کے منصوبے کی تکمیل کیلئے کئی ملکوں میں جا کر اپنی برادری سے فنڈز اکٹھے کئے اور اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ۔ ان کے علاوہ انتظامی کمیٹی کے دیگر عہدیدران اور علاقہ کے مسلمانوں نے بھی اس عظیم الشان مسجد کو پایہ تکمیل تک پہچانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر ممکن تعاون کیا۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نسل نو کی تربیت کے حوالے سے مختلف تجاویز کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ والدین جدید اور قدیم دونوں باتوں کو پیش نظر رکھیں اور اپنی ذہنی سطح کا معیار بلند کریں 'نوجوانوں کو سمجھانے کا انداز منطقی ہونا چاہئے 'بچوں پر بے جا سختی نہ کریں' جس چیز کی نصیحت نوجوانوں کو کریں پہلے اس کیلئے خود کو مثال بنا کر پیش کریں اور بچوں کو ایسے قابل علماء کے پاس بھیجیں جو ان کو دینی علوم سمجھا سکتے ہوں کیونکہ مذہبی امور کو سمجھانے کیلئے بھی ایک صلاحیت اور ایک اپروچ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر یہاں کی نئی نسل کو دلائل اور اطمینان بخش طریقے سے سمجھایا جائے تو پھر ہم ان کے ذہنوں کو تبدیل کر سکتے ہیں 'والدین دین کے معاملے میں خود بھی کاربند ہوں اور بچوں کو بھی اس طرف مائل کریں ۔ دینی و دنیاوی تعلیم کا کچھ اس خوبصورت انداز میں امتزاج ہونا چاہئے کہ نئی نسل اس کو دل سے قبول کر سکے ۔ اس کے ساتھ ساتھ دینی معاملات میں بچوں کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کی جانی چاہئے۔

Marfat.com

علامہ حافظ محمد اشفاق عالم قادری



علامہ حافظ محمد اشفاق عالم صاحب قادری ایک مستند عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سطح کی عصری تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ تحریک منہاج القرآن اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے وابستگی آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔ آپ آج کل ادارہ منہاج القرآن نیلسن (لنکا شائر۔ یوکے) کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ اس سے قبل آپ جنوری 1995ء میں برطانیہ آمد کے بعد تحریک منہاج القرآن سکاٹ لینڈ کے امیر اور تحریک کے مرکزی سکریٹریٹ (لندن) میں ڈپٹی ڈائرکٹر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری 7اپریل 1968ء کو کورنگی کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں کچھ لکھنے سے قبل آپ کے والد گرامی کی شخصیت کا تذکرہ انتہائی ضروری ہے اس لئے کہ انہوں نے نہ صرف تحریک نظام مصطفےٰ اور تحریک منہاج القرآن کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں بلکہ اپنی حیات کے آخری لمحہ تک اپنے تمام تر وسائل اور اپنی تمام تر توانائیاں دین وملت کی خدمت کے لئے وقف رکھیں۔

والد گرامی

علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری کے والد گرامی جناب دلدار خان صاحب قادری کا تعلق

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں سالانہ کیمپ کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ

ہندوستان کے شہر، مرکزِ علم و دانش علی گڑھ سے تھا۔ آپ کے والد گرامی سپہ دار خان مسلم یونیورسٹی سے وابستہ تھے۔ دلدار خان صاحب قادری قیام پاکستان کے وقت پاکستان آئے اور کراچی میں مستقل طور پر سکونت اختیار کی۔ آپ نے معاشی خوشحالی کے ساتھ ہی اپنی سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ 1964ء میں آپ نے محترمہ فاطمہ جناح کے انتخاب میں مسلم لیگ کے پرجوش کارکن کے طور پر متحرک سیاسی کردار ادا کیا۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں سول ڈیفنس کے لئے فعال رہے۔ پاکستان میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہونے والے پہلے عام انتخاب میں آپ نے نو تشکیل شدہ جماعت "جمعیت علمائے پاکستان" کے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا۔ آپ کورنگی میں جمعیت کے مختلف عہدوں پر منتخب ہوئے پھر کراچی ڈویژن کے عہدوں سے ہوتے ہوئے مرکزی شوریٰ کی رکنیت تک پہنچے۔ تحریک نظام مصطفیٰ 1977ء میں آپ کا کردار نہایت روشن اور مثالی رہا۔ 1977ء کے سیلاب میں آپ نے اپنے سیاسی دوستوں کے

Marfat.com

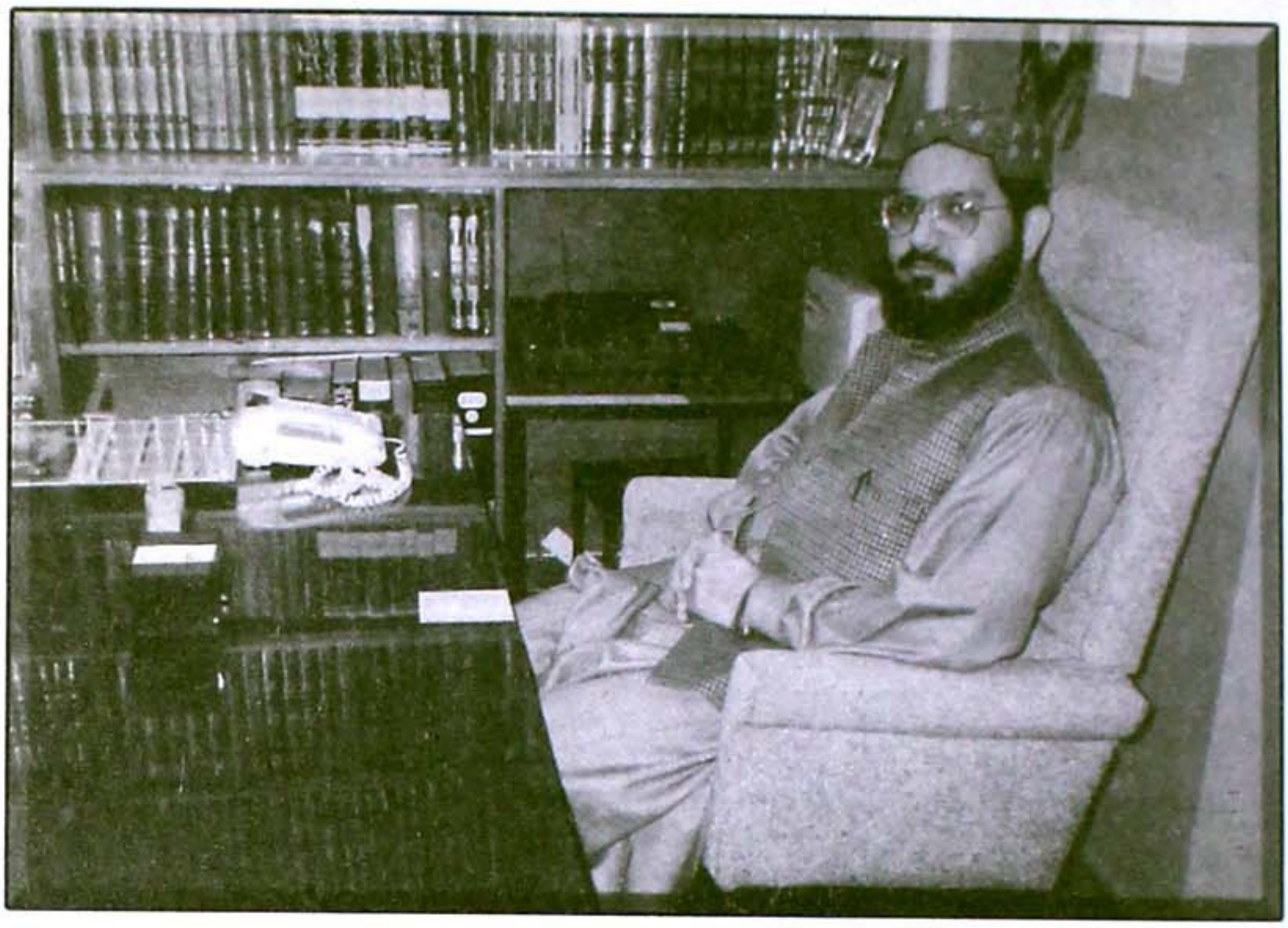

علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن لندن میں

ساتھ مل کر جو خدمات انجام دیں وہ اب تاریخ کا حصہ ہیں - اپنی سیاسی اور سماجی حیثیت کے سبب آپ ہمیشہ امن کمیٹیوں کے ممبر رہے - غریب و نادار لوگوں کی مدد کرنا ہمیشہ آپ کا شیوہ رہا - اس دور میں علامہ شاہ احمد نورانی کا ہمیشہ آپ کے گھر پر ہزاروں افراد کی افطار پارٹی میں شرکت کرنا اور دیگر تقاریب میں تمام مرکزی قائدین کا خصوصی طور پر شریک ہونا آپ کی مقبولیت اور قائدین کے ساتھ آپ کے خصوصی روابط کا مظہر ہے -

جنرل ضیاء الحق کے دور میں 1979ء میں جب غیر جماعتی بلدیاتی انتخابات ہوئے تو ان میں ایک حلف نامے کے ذریعے یہ اقرار کرنا شامل تھا کہ امیدوار کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا - آپ نے حق گوئی کی مثال قائم کرتے ہوئے حلف نامہ پر اپنے سیاسی تشخص کا اعتراف کیا اور الیکشن افسر سے کہا کہ اس بات سے قطع نظر کہ میرے کاغذات مسترد کر دئے جائیں گے ' میں جھوٹا حلف نہیں اٹھا سکتا - یہ آپ کی حق گوئی کی ادنیٰ سی مثال ہے - 1980ء میں آپ نے ظہور الحسن بھوپالی شہید کو جمیعت علماء پاکستان سے نکالے جانے کے واقعہ کے بعد جمعیت سے علیحدگی اختیار کرلی تاہم بھوپالی صاحب سے خصوصی تعلقات کے باوجود ان کی قائم کردہ جماعت "استحکام پاکستان کونسل" میں شمولیت اختیار نہ کی - آپ عملی طور پر غیر سیاسی ہو گئے لیکن آپ کو غیر متحرک ہونا گوارا نہ تھا لہٰذا آپ نے اپنی تمام تر کوششیں اور توانائیاں اپنے گھر کے بالکل سامنے ایک عظیم الشان مسجد "مرکزی جامع مسجد رضائے مصطفیٰ" کے لئے وقف کر دیں - ساتھ ہی ساتھ آپ دکھی انسانیت کے لئے ایک ہسپتال کے قیام اور نونہالان قوم کو زیور علم سے آراستہ

Marfat.com



ادارہ منہاج القرآن کے سالانہ تربیتی کیمپ کے موقع پر لی گی ایک تصویر

کرنے کے لئے ایک مستند تعلیم گاہ کی تعمیر کے لئے سرگرداں ہو گئے - آپ کی سخت محنت اور انتھک کاوشیں رنگ لائیں - مدرسہ اور مسجد تعمیر ہو کر اپنے اپنے ذریعے سے لوگوں کے فیض کا باعث بن رہی ہیں مگر موت کے بے رحم ہاتھوں نے ہسپتال کے تعمیر ہو جانے کے باوجود آپ کو اس کے کام کے آغاز کا موقع نہیں دیا -

دلدار خان صاحب قادری نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم کا انتخاب کیا تھا لیکن جب یہ خواب اس جگہ سے پورا ہوتا نظر نہ آیا تو آپ نے اپنی تمام تر توجہات سماجی کام پر مرکوز کر دیں - لیکن آپ کے دل میں یہ تڑپ ہمیشہ موجزن رہی - جب کراچی میں تحریک منہاج القرآن کے کام کا آغاز ہوا اور رحمانیہ مسجد کراچی میں پروفیسر طاہر القادری صاحب کے درس قرآن کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ پھر میدان عمل میں آ گئے اور منہاج القرآن کی لائف ممبر شپ اختیار کر لی - پروفیسر صاحب کے ساتھ آپ کو والہانہ لگاؤ اور محبت تھی - آپ نے تحریک کے کراچی ایسٹ کے صدر کے طور پر کام کیا - کورنگی میں آپ کا گھر تحریک کا مرکز تھا - پروفیسر صاحب کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ نے اپنے صاحبزادوں جنید عالم قادری (جو آج کل سنی، حنفی جامع مسجد رضا بلیک برن میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں) اور اشفاق عالم قادری کو علوم شریعہ سے بہرہ مند ہونے کے لئے لاہور بھیج دیا - آپ کے قائم کردہ مدرسہ اور مسجد کے لالہ زار میں تحریک منہاج القرآن صوبہ سندھ کا پہلا سہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا جس میں پروفیسر صاحب نے خود شرکت فرمائی - دلدار خان صاحب قادری

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں ایک تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

اپنی زندگی کے آخری دم تک مصطفوی انقلاب کے مشن کے فروغ میں مصروف عمل رہے۔ آپ کا انتقال 29 مارچ 1998ء کو تحریک منہاج القرآن کے صوبائی سیکریٹریٹ واقع المالک پلازہ میں ایک میٹنگ کے دوران حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوا۔

حصول تعلیم

علامہ اشفاق عالم صاحب نے میٹرک تک تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ آپ نے کراچی ہی میں قرآن پاک حفظ کیا اور 1985ء میں منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا' جہاں سے آپ نے درس نظامی کا سات سالہ کورس مکمل کیا۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں' اس کے بعد بھاولپور یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔ علامہ صاحب نے برطانیہ آنے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے انگلش لینگویج کورسز بھی کئے۔ آپ نے نیلسن اینڈ کون کالج سے انگلش اور میتھ میں GCSE کیا۔ آپ نے اسی کالج سے ایک سالہ ٹیچر ٹریننگ کورس اور کمپیوٹر کا ایک سالہ کورس ECDL مکمل کیا۔ بعدازاں آپ نے نیلسن اینڈ کون کالج میں اے لیول کے طلبہ کو ایک سال تک اسلامک سٹڈیز پڑھائیں۔

علامہ اشفاق عالم صاحب قادری کے اساتذہ کرام میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب' شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام صاحب' مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب' مولانا نواز ظفر صاحب'

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں یوم والدین کے موقع پر اساتذہ کرام کے ساتھ

علامہ محمد امین مدنی صاحب، مولانا ظہور الٰہی صاحب، علامہ محمد اشرف جلالی صاحب اور علامہ غلام مصطفیٰ شاہ بخاری صاحب شامل ہیں۔

بیعت ارشاد

علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری نے 1986ء میں کوئٹہ جا کر شیخ طریقت راہبر شریعت شیخ المشائخ حضرت سیدنا شیخ طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ کے دست حق پر بیعت کی۔

تحریکی سرگرمیاں

1992ء میں سلسلہ تعلیم سے فراغت کے بعد علامہ اشفاق عالم صاحب کو تحریک منہاج القرآن صوبہ پنجاب کا جوائنٹ سیکریٹری مقرر کیا گیا۔ آپ نے پورے پنجاب کے تنظیمی دورے کئے اور تنظیم کو فعال کیا جب پاکستان عوامی تحریک کو غیر سیاسی تنظیم ڈیکلیئر کیا گیا اور اس پلیٹ فارم سے تعلیمی اور سماجی کام کا آغاز ہوا تو علامہ صاحب کو پاکستان عوامی تحریک کی مرکزی تنظیم کا جوائنٹ سیکریٹری مقرر کیا گیا۔ عوامی تعلیمی مراکز کے نصاب مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی، علامہ صاحب کو اس کا ممبر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ عوامی تعلیمی مراکز کے 25 پائلٹ پراجیکٹس کا کام بھی آپ ہی کے ہاتھوں پایہ تکمیل پہنچا۔ علامہ اشفاق عالم صاحب کو برطانیہ آمد سے قبل چھ ماہ تک قبلہ پروفیسر صاحب کا پرسنل سیکریٹری رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

برطانیہ آمد اور خدمات

علامہ اشفاق عالم صاحب جنوری 1995ء میں بحیثیت امیر تحریک منہاج القرآن سکاٹ لینڈ برطانیہ تشریف لائے اور آپ نے اس حیثیت سے 18 ماہ دین اور مشن کے فروغ کے لئے کام کیا۔ 1996ء میں آپ نے ادارہ منہاج القرآن میں، جو کہ تحریک منہاج القرآن برطانیہ کا مرکزی سیکریٹریٹ ہے، بحیثیت ڈپٹی

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری پادریوں کے وفد کے ساتھ جس نے ادارہ نیلسن کا دورہ کیا

ڈائریکٹر خدمات انجام دیں - بعدازاں 1998ء میں علامہ صاحب کو ادارہ منہاج القرآن نیلسن کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا اور آپ جب سے اب تک وہیں خدمات انجام دے رہے ہیں - اپنے ادارہ کے حوالے سے علامہ اشفاق عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ ادارہ منہاج القرآن نیلسن ایک باقاعدہ تعلیمی مرکز ہے جس میں بچوں' بڑوں اور مرد و خواتین کی دینی و مذہبی' اخلاقی و روحانی اور فکری و نظریاتی تعلیم و تربیت کا سلسلہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ جاری ہے - اس تعلیمی مرکز میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید' حفظ' اسلامک سٹڈیز اور اردو کی تعلیم دی جاتی ہے - ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں اس وقت قریباً" 250 طالب علم زیر تعلیم ہیں - یہاں ہر چھ ماہ بعد ان کے باقاعدہ امتحانات ہوتے ہیں اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبا اور طالبات کو "یوم والدین" کی تقریب میں پروگریس رپورٹس' تعریفی اسناد اور انعامات سے نوازا جاتا ہے - علاوہ ازیں نوجوانوں کے لئے اردو اور اسلامیات کی ہفتہ وار کلاسیں ہوتی ہیں - جمعہ اور ہفتہ کو شام کے وقت درس قرآن و حدیث اور محفل ذکر منعقد ہوتی ہے جبکہ خواتین کے لئے ایک خصوصی ماہانہ پروگرام بھی باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے - اس ایجوکیشنل سنٹر میں مجموعی طور پر آٹھ اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں - علامہ اشفاق عالم صاحب نے مزید فرمایا کہ ادارہ منہاج القران نیلسن اور اس کا ایجوکیشنل سنٹر تحریک منہاج القرآن کی مقامی تنظیم کے زیر انتظام کام کر رہا ہے - ادارے کے انتظام اور تمام معاملات کو چلانے میں حاجی محمد یوسف صاحب' حاجی محمد اقبال صاحب' حاجی غضنفر علی صاحب' حاجی فضل الرحمٰن صاحب' راجہ محمد الطاف صاحب' راجہ مبارک علی صاحب' حاجی احمد رضا صاحب' حاجی محمد انور صاحب' محمد نثار احمد صاحب' محمد اعظم صاحب اور شہزاد شفیع صاحب کی خدمات لائق ستائش ہیں-

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق عالم صاحب ماہانہ بزم منہاج نیلسن کے پروگرام میں اساتذہ کے ساتھ

علماء و مشائخ کی خدمات

برطانیہ میں علماء و مشائخ کی خدمات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ اشفاق عالم صاحب نے فرمایا کہ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ برطانیہ اور یورپ میں اسلام کو پھیلانے اور بچوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے میں علماء و مشائخ نے بھرپور کردار ادا کیا ہے - ان ممالک میں ایشیائی مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی علماء کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا اور آج الحمد للہ کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں جہاں مساجد و مدارس موجود نہ ہوں - یقیناً یہ کام علماء و مشائخ کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہ تھا- یہاں آنے کے بعد علماء نے اپنی اپنی استعداد ' قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام کیا اور دین اسلام اور مسلمان کمیونٹی کی خدمت کی لیکن اب حالات اور تقاضے بدل رہے ہیں 'ہماری دو نسلیں یہاں پروان چڑھ چکی ہیں 'ان تک دین پہنچانے اور انہیں مساجد و مدارس کی جانب راغب کرنے کے تقاضے جدا ہیں 'لہٰذا علماء و مشائخ کو اپنا طریقہ کار تبدیل کرنا ہو گا تاکہ وہ بدلتے ہوئے وقت اور اس کے تقاضوں سے خود کو ہم آہنگ کر سکیں - اس کے لئے علماء کو درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دینا ہو گی:

- علماء مقامی زبان یعنی انگلش پر عبور حاصل کریں کیونکہ آنے والے وقت میں وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو اس ضرورت کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے-
- علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی تدریسی مہارت میں اضافے اور یہاں کے طریقہ تعلیم کو سمجھنے کے لئے باقاعدہ ٹیچنگ کورسز کریں-
- آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے لہٰذا علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی T SKILL میں اضافہ کریں-
- دینی معلومات کو عقلی و سائنسی دلائل سے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں-

علامہ صاحب نے فرمایا کہ مشائخ عظام روحانیت کا مینارہ نور ہوتے ہیں - الحمد للہ مشائخ اپنے

Marfat.com



علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں یوم والدین کی تقریب میں بچوں کو انعامات تقسیم کرتے ہوئے

اپنے انداز میں تصوف و طریقت کی تعلیمات کو عام کرنے میں مصروف ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میدان میں ابھی بہت کام کی ضرورت ہے ' بلکہ اس کو INSTITUTIONALISE کرنے کی ضرورت ہے - روحانیت ' تصوف اور طریقت فقط اللہ ہو کی ضربیں لگانے کا نام نہیں بلکہ ذہن اور قلب کی غلاظتوں کو صاف کرنے کا نام ہے - آج مغربی معاشرہ میں تصوف کی اہمیت اور ضرورت کو جدید انداز میں مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ نوجوان نسل اور غیر مسلم جو اندر سے روحانی طور پر کھوکھلے ہیں 'اس طرف راغب ہو سکیں-

مساجد کمیٹیاں اور ان کا انتظام و انصرام

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ مساجد کے نظام کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے کمیٹیوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کی افادیت اور ضرورت سے انکار ناممکن ہے - لیکن یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ بہت سی جگہ نوجوان نسل کو دین سے دور اور برگشتہ کرنے میں مساجد کمیٹیوں کا بہت بڑا عمل دخل ہے - مساجد اللہ کا گھر ہیں جہاں لوگ عبادت کے ساتھ ساتھ روحانی اور ذہنی سکون کے لئے آتے ہیں لیکن جب یہ جگہیں سیاست کا گڑھ بن جائیں تو لوگ اور بالخصوص نوجوان اس سے دور ہونا شروع ہو جاتے ہیں - مساجد کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے درج ذیل امور پر عمل لازمی ہے:

- مسجد کمیٹی میں بلا تعصب پڑھے لکھے افراد کو شامل کیا جائے ' خواہ ان کا تعلق کسی برادری یا پارٹی سے ہو ' خصوصاً" نوجوانوں کو مسجد کمیٹیوں میں نمائندگی دے کر انہیں مستقبل کی ذمہ داریوں کا بوجھ سنبھالنے

Marfat.com

کے لئے تیار کرنا چاہئے۔

○ مساجد میں ایسی گفتگو سے پرہیز کیا جائے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہو۔

○ مساجد میں بغیر کسی تعصب کے صرف اور صرف مستند اور اہل علماء کا تقرر کیا جائے جو نوجوان نسل کی تعلیمی و تدریسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے قابل ہوں۔

○ مساجد کمیٹیاں صرف دینی پروگراموں پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے بچوں کی تعلیم پر بھی توجہ دیں اور عوام کے دئے ہوئے عطیات کو بنک میں رکھنے کے بجائے بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت پر خرچ کریں۔

○ ہماری بچیوں کے لئے اس معاشرہ میں کوئی سرگرمیاں نہیں ہیں ' مساجد کمیٹیوں کو چاہئے کہ وہ نوجوان بچیوں اور خواتیں کے لئے علیحدہ پروگرامز رکھیں تاکہ ان کے اندر بھی دینی شعور بیدار ہو۔

○ بڑے شہروں کی تمام مرکزی مساجد اس قابل ہیں کہ وہ ایک فل ٹائم سکول اور مدرسہ چلا سکیں۔ بچوں میں فکری اور نظریاتی تبدیلی لانے کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ جہاں ممکن ہو وہاں فل ٹائم سکول قائم کئے جائیں۔

○ مساجد میں جزوی اور کل وقتی دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ نصاب ہونا چاہئے جس کے تحت بچوں کو تعلیم دی جائے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں پر اگر دیانتداری کے ساتھ عمل کیا جائے تو یقیناً" مساجد کا ماحول بھی بہتر ہو گا۔ دین کی طرف نوجوان نسل کے رجحان میں اضافہ ہو گا اور اس معاشرہ میں دین اسلام کا فروغ زیادہ بہتر انداز میں ممکن ہو سکے گا۔ بچوں کو دین سے قریب رکھنا علماء ' والدین ' مساجد کمیٹیوں اور مسلم تنظیمات کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جب تک یہ چاروں عناصر مل کر بچوں کی بہتری اور دین اسلام کے فروغ کے لئے کوشاں نہیں ہوں گے اس وقت تک مثبت تبدیلی کا آنا تقریبا" ناممکن ہے ہمیں چاہئے کہ ہم ذمہ داری کو ایک دوسرے پر منتقل کرنے کے بجائے اسے شیئر کرنے کی عادت اپنائیں

○ علماء اپنی ذات ' اور اخلاق و کردار میں بہترین نمونہ بنیں تاکہ بچے انہیں دیکھ کر متاثر ہوں اور دین کی طرف راغب ہو سکیں - علماء اپنے علم میں پختگی پیدا کریں اور اپنی توجہ غیر ضروری امور پر رکھنے کے بجائے صرف اور صرف متعلقہ امور پر رکھیں۔

○ والدین اپنے کردار کی دوئی کو ختم کریں اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر اپنے جذبات کی قربانی دینا سیکھیں - والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں ایک بہترین اسلامی ماحول قائم کریں - خود بھی صوم و صلوٰۃ کے پابند بنیں اور اپنی اولاد کو بچپن ہی سے ان امور کی ترغیب دیں۔

○ والدین اپنے بچوں کے شب و روز پر کڑی نگاہ رکھیں ' ان کے دوستوں پر نگاہ رکھیں تاکہ بچے بے راہ رو نہ ہو سکیں - والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کے لباس ' ہیئر سٹائل اور دیگر چیزوں پر بھی نگاہ رکھیں۔

○ مساجد کمیٹیاں مساجد کے ماحول کو پر امن اور روحانی رکھیں تاکہ لوگ ان کی طرف راغب ہوں۔

Marfat.com

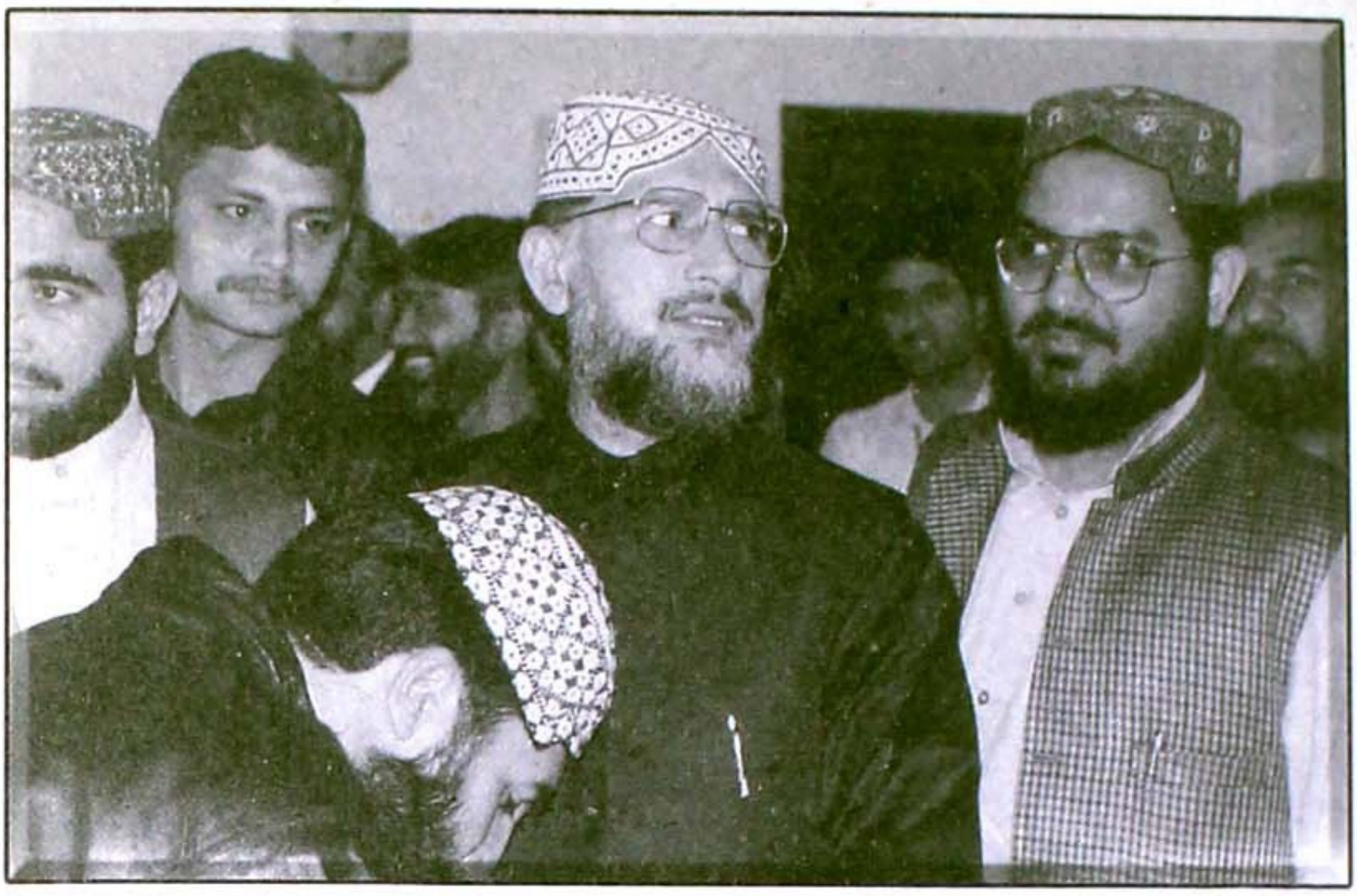

سالانہ تربیتی کیمپ کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

دوسرے یہ کہ ایسی مربوط پلاننگ کی جائے جس کا فائدہ کمیونٹی اور نوجوان نسل کو پہنچے۔

○ مسلم تنظیمات کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے علماء اور مسجد کمیٹیوں کو آگاہ رکھیں تاکہ خطبہ جمعہ یا دیگر مواقع پر ان چیزوں کے برے اثرات سے لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں کو آگاہ کیا جاسکے۔

گفتگو کے آخر میں علامہ اشفاق عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ اگر یہ چاروں عناصر اس انداز میں مل کر کام کریں تو یقیناً برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل بہت روشن ہو گا۔

Marfat.com

مولانا قاری ظہور احمد سیفی

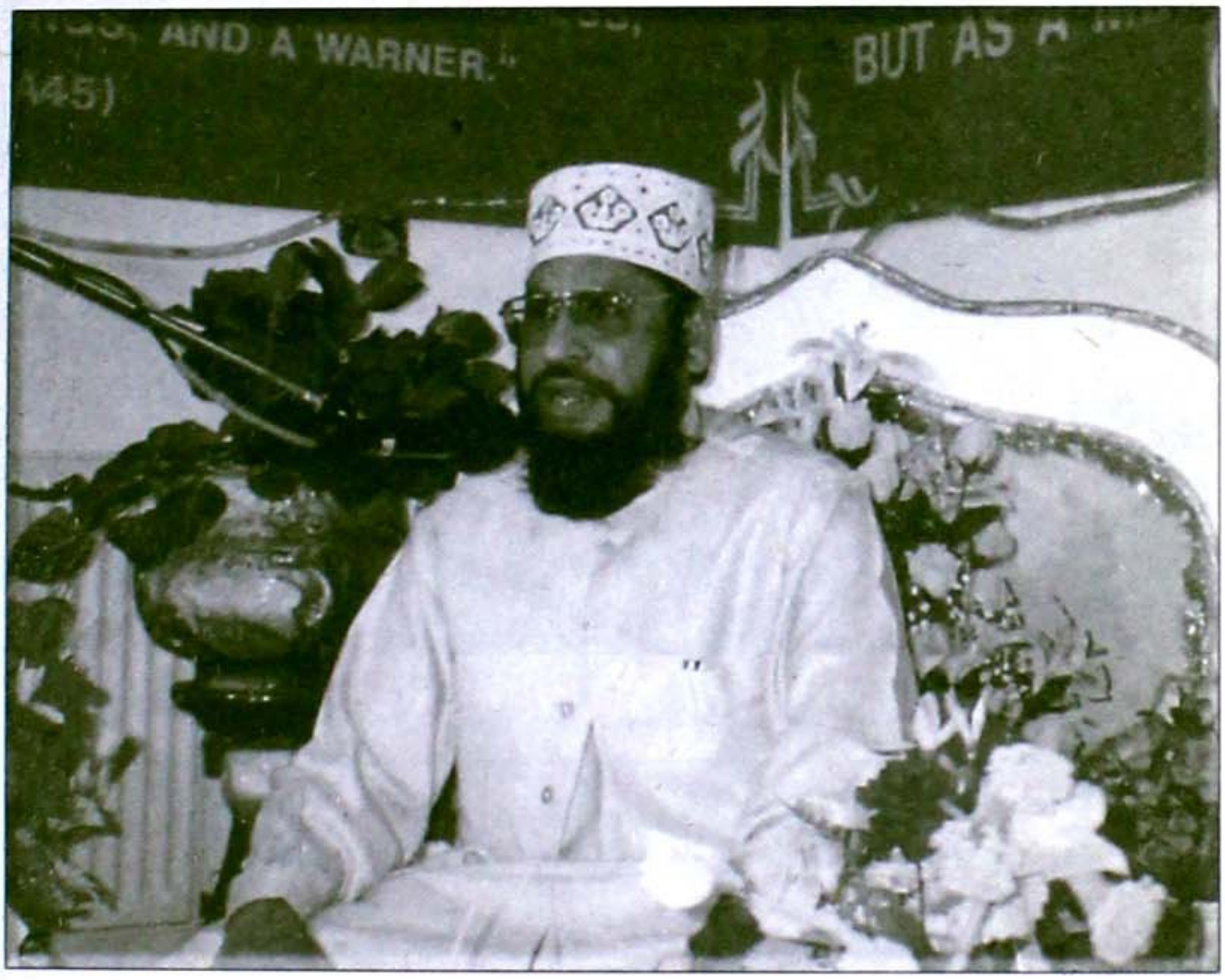

مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی ایک ممتاز عالم دین اور بلند پایہ عالمی شہرت یافتہ قاری ہیں۔ آپ علامہ قاری غلام رسول صاحب کی سرپرستی میں قائم ادارہ صوت القرآن برطانیہ کے بانیوں میں شامل ہیں۔ آپ آج کل مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مولانا قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے اپنے خاندانی منظر اور ابتدائی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد مکرم کا اسم گرامی محمد شریف ہے اور میں 1956ء میں ساہیوال کے چک 50 ای بی میں پیدا ہوا۔ میں نے ابتدائی تعلیم سکول میں حاصل کی۔ میرے بڑے بھائی سیف اللہ سیفی صاحب بورے والا میں مدرسہ میں زیر تعلیم تھے جہاں چھوٹے بچوں کو قرآن پاک حفظ کرتے دیکھ کر ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کا کوئی بھائی بھی حافظ قرآن ہونا چاہئے۔ جب وہ بورے والا سے چھٹیوں میں گھر آئے تو انہوں نے والدین سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ظہور احمد کو اپنے ساتھ لے جاؤں تاکہ وہ قرآن کریم حفظ کر سکے۔ میری عمر اس وقت گیارہ سال تھی، میں والدین کی اجازت سے بورے والا آگیا۔ میں نے ناظرہ قرآن کریم والدہ محترمہ سے پڑھا تھا، بورے والا آکر میں نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں حفظ شروع کر دیا۔ کچھ ہی دن بعد ایسے حالات پیدا ہوئے کہ بھائی صاحب کو بورے والا سے جانا پڑا چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ بہاولپور آگیا اور ایک مدرسہ میں پڑھتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد بہاولپور میں بھائی صاحب کا دل نہ لگنے کے

Marfat.com



مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں ایک جلسہ سے خطاب فرما رہے ہیں

بعد ہم واپس بورے والا آ گئے لیکن پھر بورے والا سے میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں گھر واپس آ گیا - قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے فرمایا کہ میرے تایا مولانا محمد صدیق صاحب بہت بڑے عالم دین تھے اور ساہیوال کی تحصیل چیچہ وطنی کے ایک گاؤں میں خطیب تھے ' انہوں نے والد گرامی سے کہا کہ حفظ قرآن کو درمیان میں چھوڑنا مناسب نہیں ہے اس لئے ظہور احمد کو میں اپنے ساتھ لے جاتا ہوں تاکہ یہ حفظ مکمل کر سکے ' چنانچہ میں ان کے ساتھ چیچہ وطنی کے قریب گاؤں 4212 ای میں آ گیا اور قرآن کریم حفظ کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا ' اس سے قبل میں قریباً" دس پارے حفظ کر چکا تھا - یہاں میرے استاد مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے مولانا عطاء المہیمن صاحب تھے ' پھر ان کی جگہ مولانا قاری محمد یوسف صاحب آ گئے اور ان کے پاس میں نے بیس پارے مکمل کر لئے - بعد میں وہاں بھی کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ میں اپنے ایک ساتھی قاری محمد ارشد صاحب کے ساتھ لاہور آ گیا - یہ 1969ء کی بات ہے اور اس وقت میری عمر کوئی تیرہ برس تھی - قاری صاحب نے مزید فرمایا کہ ہم لاہور پہنچ تو گئے لیکن وہاں ہماری کسی سے واقفیت نہیں تھی - آخر کار ہم نے سوچا کہ لاہور ' داتا صاحب کی نگری ہے اس لئے ہم انہی کے دربار میں پہنچ جاتے ہیں - ہم بادامی باغ سے داتا صاحب جانے کے لئے تانگے میں بیٹھ گئے - جب ہم داتا دربار پہنچے تو حالت یہ تھی کہ جیب خالی تھی ' پیٹ بھی خالی تھا ' اپنے کپڑوں کی گٹھڑی بھی تانگے میں بھول گئے تھے ' ہمارے پاس صرف قرآن مجید تھا - ہم داتا دربار میں بھوکے پیاسے ہی سو گئے - رات کے ایک بجے ہمیں کسی نے جگا کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو - ہم نے کہا کہ ہم طالب علم ہیں اور یہاں کسی مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے آئے ہیں - اس نے پوچھا کہ کچھ کھایا ہے ' ہم نے کہا بھوکے

Marfat.com



مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی جامعہ سلطان باہو ٹرسٹ میں تقریب تقسیم اسناد میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ پیر سلطان فیاض الحسن صاحب قادری طلبہ کو اسناد دے رہے ہیں

ہیں - اللہ کے اس بندے نے ہمیں کھانے کے لئے چاول دئے' کچھ ہم نے اس وقت کھالئے اور کچھ صبح کے لئے بچالئے - صبح ہم کسی مدرسہ کی تلاش میں نکلے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی اور ہم واپس داتا دربار پہنچ گئے - مایوسی کے عالم میں ہم نے مزار کے سامنے دعا مانگی کہ ہمیں کوئی مدرسہ مل جائے جہاں ہم داخل ہو جائیں - دعا مانگ کر پھر باہر نکلے اور ایک آدمی سے پوچھا کہ یہاں کوئی مدرسہ ہے - اس نے کہا کہ سامنے "مدرسہ علویہ" ہے وہاں چلے جاؤ - ہم وہاں پہنچے تو اتفاق سے وہاں کسی دعوت کا اہتمام تھا - کافی بزرگ موجود تھے' ہم نے ان سے مدعا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے آپ لوگ کھانا کھائیں - انہوں نے ہمیں دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلایا پھر پوچھا کہ اب بتائیں آپ کس لئے آئے ہیں - ہم نے بتایا کہ ہم چیچہ وطنی سے آئے ہیں اور قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے یہاں کسی مدرسہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں - انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو بیرونی طلبہ کی رہائش کا انتظام نہیں ہے' جلو موڑ پر "مدرسہ لاثانیہ" ہے آپ وہاں چلے جائیں - انہوں نے ہمیں ایک سفارشی خط بھی دیا جسے لے کر ہم جلو موڑ پہنچ گئے - وہاں کے منتظم ہمارے ساتھ بہت شفقت سے پیش آئے اور ہمیں قاری محمد انور صاحب کے پاس لے گئے - انہوں نے ہمارا انٹرویو لیا اور مدرسہ کی انتظامیہ سے بات چیت کر کے ہمیں مدرسہ میں داخلہ دے دیا - تاہم یہ فرمایا کہ ہمارا داخلہ مستقل اسی وقت ہو گا جب ہمارے گھر سے ہمارے بارے میں تصدیق کر لی جائے گی - انہوں نے ہمارے گھر خطوط بھیجے جن کے جواب میں ہمارے والدین نے لکھ دیا کہ یہ ہمیں بتا کر نہیں گئے ہیں لیکن چونکہ قرآن حفظ کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہماری طرف سے اجازت ہے - قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ جامعہ لاثانیہ میں میں نے قاری محمد انور صاحب کی نگرانی میں بقیہ دس پارے بھی حفظ کئے - 10 اگست 1970ء کو 14 سال کی عمر میں میں نے حفظ مکمل کیا - اللہ تعالیٰ نے مجھے بچپن ہی سے بہت اچھی آواز عطا فرمائی تھی اس لئے استاد محترم قاری محمد انور صاحب نے

Marfat.com



برمنگھم میں حسن قراءت کی ایک تقریب میں مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی اور علامہ قاری غلام رسول صاحب ایک بچے کو انعام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایس اے خان صاحب اور مفتی عبدالرسول منصور صاحب بھی موجود ہیں

مجھ سے کہا کہ تمہاری آواز بھی اچھی ہے اور تمہارے اندر صلاحیتیں بھی ہیں ' اگر تم چاہو تو میں تمہیں قراءت اور تجوید کی ابتدائی کتابیں بھی شروع کرا دیتا ہوں - میں نے رضامندی ظاہر کی تو انہوں نے مجھے "جمال القرآن" شروع کرا دی - کچھ دن بعد 1971ء کی جنگ شروع ہو گئی اور چونکہ جلو موڑ بارڈر سے کافی قریب ہے اس لئے وہاں سے نقل مکانی شروع ہو گئی - میں بھی گھر واپس آ گیا ' جب جنگ ختم ہوئی تو میں نے قاری صاحب کو خط لکھا کہ میں دوبارہ آنا چاہتا ہوں - انہوں نے کہا ٹھیک ہے - میں پھر ان کے پاس چلا گیا - انہوں نے مجھے جمال القرآن پڑھائی ' تجوید کے ابتدائی اصول سکھائے اور قراءت کی تربیت دیتے رہے - کچھ عرصہ بعد انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کو قاری غلام رسول صاحب کے مدرسہ میں داخل کرا دیتا ہوں ' وہ میرے استاد ہیں اور آپ پر بھی شفقت فرمائیں گے - اس طرح میں قاری غلام رسول صاحب کے ادارہ جامعہ تجوید القرآن لاہور میں داخل ہو گیا -

قاری ظہور احمد صاحب نے حصول تعلیم کے حوالے سے مزید فرمایا کہ جامعہ تجوید القرآن میں قاری غلام رسول صاحب ہمیں خود بھی تعلیم دیتے تھے ' ان کے علاوہ قاری عطا محمد صاحب نے ابتدائی طور پر ہمارے ساتھ بہت محنت کی ' ان کے بعد قاری اللہ بخش صاحب آئے وہ بھی ہمیں پڑھاتے رہے ہمارے ایک اور استاد قاری عبدالرحمٰن قمر صاحب صرف و نحو اور تجوید کے بہت ماہر تھے ' انہوں نے ہمیں تجوید و قراءت کا کورس مکمل کرایا - میں نے علم التجوید ' فوائد مکیہ اور مقدمتہ الجزریہ ان ہی سے پڑھیں - مولانا قاری عبدالرحمٰن نظامی صاحب درس نظامی کے استاد تھے - میں نے کتاب الصرف ' کتاب النحو ' ترجمہ قرآن کریم ' قدوری اور نور الایضاح اور گرامر ان ہی سے پڑھیں - میں نے قراءت و تجوید کے امتحان میں

Marfat.com

پہلی پوزیشن حاصل کی - یہ امتحان بہت سخت تھا - امتحان لینے والے قاری شاکر انور صاحب' قاری غلام رسول صاحب کے استاد قاری عبدالمالک صاحب کے صاحبزادے تھے' انہوں نے اتنا سخت امتحان لیا تھا کہ پورے مدرسہ میں صرف تین طالب علم پاس ہو سکے تھے جن میں میرے علاوہ قاری خادم حسین صاحب چشتی (اولڈھم) اور قاری شاہ محمد شاہ صاحب (آزاد کشمیر) شامل تھے - ہم تینوں ایک ہی کمرہ میں رہتے تھے -

قاری ظہور احمد صاحب نے مزید فرمایا کہ امتحان کے ساتھ ہی قاری عبدالرحمٰن قمر صاحب جامعہ تجوید القرآن سے چلے گئے تو قاری غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ اس وقت چونکہ مدرسہ میں کوئی استاد نہیں ہے اس لئے آپ تجوید پڑھانا شروع کر دیں چنانچہ 1973ء کے آخر میں میں نے جامعہ تجوید القرآن میں تدریس کے فرائض سنبھالے لیکن چونکہ اس وقت تک میں نے درس نظامی کی تکمیل نہیں کی تھی اس لئے میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ میں کسی طرح درس نظامی مکمل کرلوں چنانچہ میں نے استاد محترم قاری غلام رسول صاحب سے بات کی کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو میں کسی مدرسہ میں جا کر درس نظامی مکمل کرلوں - استاد محترم کو یہ بات پسند نہیں آئی' وہ غصہ سے کہنے لگے کہ تمہاری مرضی ہے' جہاں جانا ہے چلے جاؤ بلکہ اسی وقت چلے جاؤ - میں نے ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اگر آپ خوشی سے اجازت دیں گے تو میں جاؤں گا - وہ کہنے لگے' ابھی نکل جاؤ - میں ان کی منت سماجت کرتا رہا' رات کا ایک بج گیا' میں نے ان کے پاؤں پکڑ لئے اور عرض کی کہ آپ میرے والد کی طرح ہیں' اگر آپ مجھے ماریں گے بھی تو میں برداشت کروں گا لیکن جب تک آپ مجھے خوشی سے اجازت نہیں دیں گے' اس وقت تک میں اس کمرے سے باہر نہیں نکلوں گا - یہ سن کر استاد محترم ہنس پڑے اور فرمانے لگے' میری طرف سے آپ کو اجازت ہے' آپ چلے جائیں اور اپنی تعلیم مکمل کریں لیکن میرے ساتھ رابطہ ضرور رکھیں - استاد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب آپ دنیا بھر میں مشہور ہو جائیں گے -

قاری صاحب نے مزید فرمایا کہ استاد محترم کی اجازت کے بعد میں نے جامعہ نظامیہ لاہور میں داخلہ لے لیا وہاں میرے ایک استاد مولانا عبداللطیف صاحب گرامر کے بڑے ماہر تھے' انہوں نے عربی گرامر میں میری بہت رہنمائی کی - میں نے ان سے قانونچہ کھیوالی' کتاب الصرف' کتاب النحو' نحو میر' شرح ماءۃ عامل اور فارسی کلید مصادر پڑھیں - ان کے علاوہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب ہمیں کنزالدقائق' قدوری' نور الایضاح اور منطق کی کتابیں پڑھاتے تھے - میں 1975ء کے آخر تک جامعہ نظامیہ میں ان اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتا رہا - میں جامعہ نظامیہ کی اسمبلی میں تلاوت بھی کرتا تھا جسے جامعہ نظامیہ کے مہتمم حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی بہت پسند فرماتے تھے - اسی دوران کسی مسجد کی انتظامیہ نے قبلہ مفتی صاحب سے رابطہ کیا اور کہا کہ ہمیں ایک ایسے قاری کی ضرورت ہے جو نمازوں کی امامت کر سکے - مفتی صاحب نے میرا انتخاب فرمایا اور میں نے جامع مسجد حسام الدین بھاٹی گیٹ میں امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دینا شروع کر دئے - یہ مسجد دارالعلوم انجمن نعمانیہ کے بالکل

Marfat.com

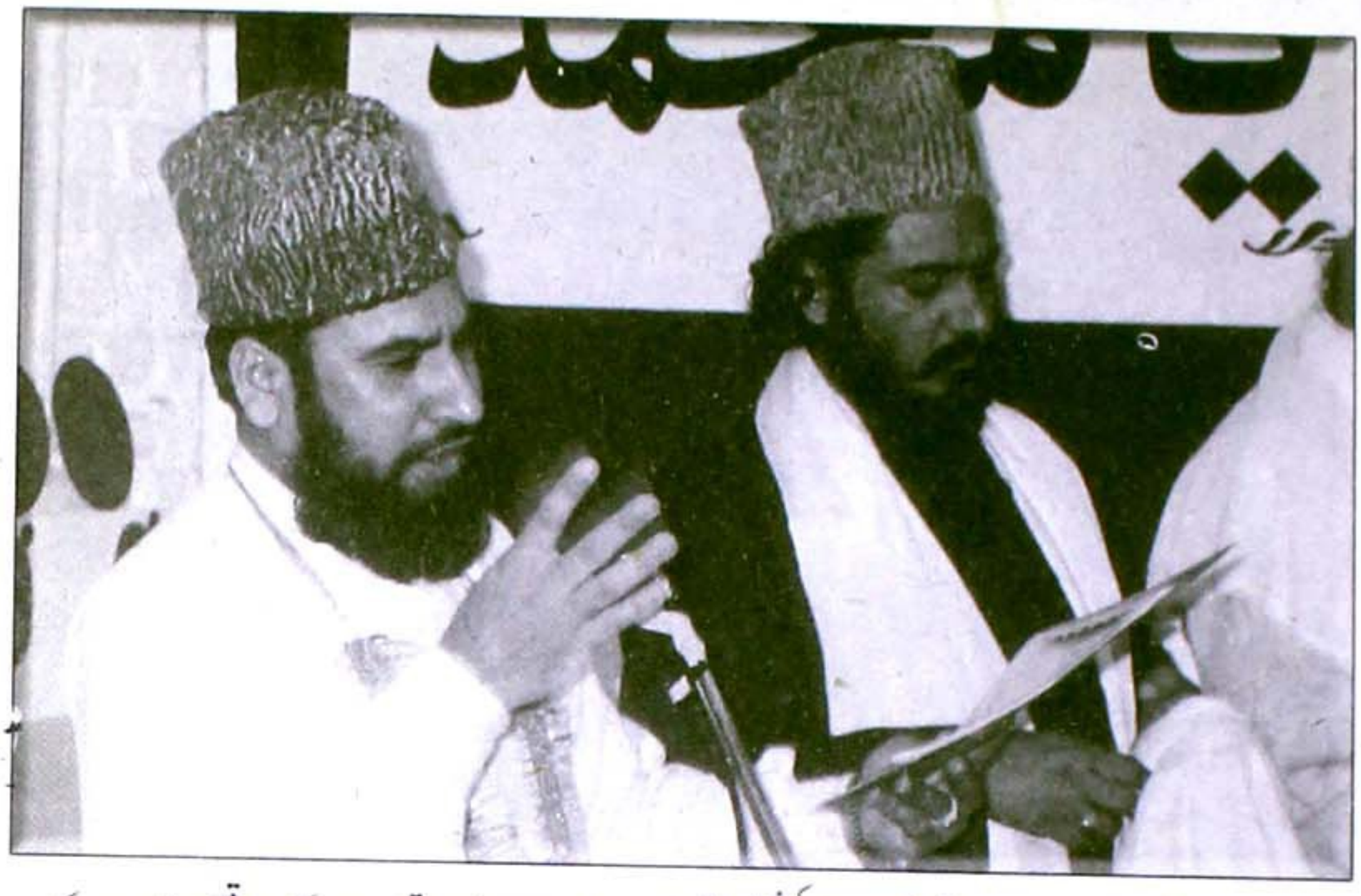

مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی الحراء ایجوکیشنل سنٹر لندن میں مقابلہ حسن قراءت کے موقع پر نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں ان کے ساتھ علامہ حافظ محمد فاروق چشتی صاحب ہیں

قریب تھی - یہ بہت پرانا مدرسہ ہے جہاں پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب اور پیر سید جماعت علی شاہؒ صاحب جیسے بڑے بڑے بزرگ تعلیم حاصل کر چکے تھے - ایک روز مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو مہتمم صاحب مجھ سے بات چیت کرنے کے بعد فرمانے لگے کہ ہمیں مدرسہ میں قراءت و تجوید پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے - ان کی پیشکش پر میں نے اپنی تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور سے کیا - اس کے ساتھ ہی میں سہ پہر کو جزوقتی طور پر جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور میں قراءت کی مشق کراتا تھا - مولانا سعید احمد صاحب مرحوم اس ادارہ کے مہتمم اور اور ناظم تھے اور خطابت بھی فرماتے تھے - ان کے کہنے پر میں سہ پہر کو ان کے ادارے میں جاتا تھا -

حسن قراءت کے مختلف مقابلوں میں اپنی کامیابی کے حوالے سے قاری ظہور احمد صاحب نے فرمایا یہ 1984ء کی بات ہے کہ ایک روز قاری غلام رسول صاحب نے مجھے فون پر کہا کہ ریڈیو پاکستان لاہور میں قراء حضرات کے انٹرویوز ہو رہے ہیں آپ بھی ان میں شریک ہوں - میری ریڈیو پر براہ راست کسی سے شناسائی نہ تھی اس لئے میں نے وہاں جا کر استاد محترم کا نام لیا تو ذمہ دار حضرات نے مجھے انٹرویو کے لئے بلا لیا' میری تلاوت بھی ریکارڈ کی گئی - مختلف قاری حضرات کی ریکارڈنگ قراءت بورڈ کو اسلام آباد بھیجی گئی جہاں آٹھ سنیئر قاری حضرات پر مشتمل پینل نے ریکارڈنگ سن کر مجھے گروپ اے میں منتخب کر لیا - اسی دوران لاہور ضلع کی سطح پر ایک مقابلہ حسن قراءت ہوا جس میں مجھے چوتھی پوزیشن ملی - اس کے بعد لاہور ڈویژن کی سطح پر مقابلہ ہوا جس کے ججوں کا پینل تبدیل کیا گیا اس لئے کہ سابقہ پینل پر جانبداری اور اقرباء پروری کے الزامات تھے - اس مقابلہ میں میری پہلی پوزیشن رہی - 1984ء ہی میں پنجاب کے محکمہ

Marfat.com

اوقاف کی طرف سے صوبائی سطح کے مقابلہ حسن قراءت میں' جو برکت علی اسلامیہ ہال لاہور میں منعقد ہوا' میں نے تیسری پوزیشن حاصل کی - اس وقت میاں محمد نواز شریف پنجاب کے وزیر خزانہ تھے' انہوں نے مجھے ایک ہزار روپیہ کا انعام اور ایک تعریفی سرٹیفکیٹ دیا - اسی دوران مسجد وزیر خان میں بین الاقوامی محفل حس قراءت ہوئی اس میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے مجھے منتخب کیا گیا -

سلسلہ بیعت کے حوالے سے قاری صاحب نے فرمایا کہ میں نقشبندیہ سلسلہ میں میاں حیات محمد صاحب سے بیعت ہوں جو اب رحلت فرما چکے ہیں - ان کا مزار مبارک ضلع شیخوپورہ کی تحصیل ننکانہ صاحب میں ہے - وہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے ایک خلیفہ میاں فضل دین صاحبؒ کے خلیفہ تھے

قاری صاحب نے فرمایا کہ ایک روز میں لاہور میں حسام الدین مسجد میں تلاوت قرآن پاک کی ریکارڈنگ سے فارغ ہو کر رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب موٹر سائیکل پر اپنے گھر واپس جا رہا تھا جو وہاں سے کافی دور تھا - راستہ میں ایک مسجد میں جلسہ ہو رہا تھا' اعلان سے پتہ چلا کہ میاں حیات محمد صاحبؒ وہاں تشریف لائے ہوئے ہیں - ان کا نام سن کر دل میں خواہش ہوئی کہ میں ان کی زیارت کروں - اچانک سامنے سے میرے چھوٹی بھائی آ رہے تھے' میں نے موٹر سائیکل ان کے حوالے کیا اور خود مسجد میں پہنچ گیا وہاں میرے کچھ قاری دوست بھی موجود تھے جو پہلے ہی میاں صاحبؒ سے بیعت تھے - میں نے جب میاں صاحبؒ کی سادگی دیکھی اور ان کی پر اثر گفتگو سنی تو میں نے ان سے گزارش کی کہ مجھے بھی اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرمائیں' اس طرح میں نے قبلہ میاں حیات محمد صاحبؒ سے بیعت کی -

برطانیہ آنے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے قاری ظہور احمد صاحب نے فرمایا کہ 1985ء میں میری ملاقات صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب سے ہوئی انہیں حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم کے لئے ایک قاری کی ضرورت تھی' اس وقت تک یہاں برطانیہ میں اتنی بڑی تعداد میں علماء اور قراء حضرات نہیں آئے تھے - صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب نے فرمایا کہ ہمیں ایک قاری کی ضرورت تو ہے لیکن ہم بندوں کو چیک کر کے رکھتے ہیں اس لئے کہ وہاں کا ماحول بہت مختلف ہے اس لئے آپ کچھ دن کے لئے میرے ساتھ دورے پر چلیں تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے مزاج سے واقف ہو سکیں - میں پاکستان میں دو دن ان کے ساتھ رہا - پھر لاہور میں ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ انگلینڈ چلنے کی تیاری کر لیں - اس طرح میں بطور وزیٹر صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب کے ساتھ انگلینڈ آگیا

انگلینڈ کے شہر ریڈنگ میں ان کے کچھ مریدوں نے ایک مسجد قائم کی تھی' وہاں میرا تقرر ہوا - چونکہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اس لئے میں نے وہاں تراویح بھی پڑھائی - عبدالاضحیٰ تک میں وہیں رہا' اس کے بعد میں نے پیر صاحب سے کہا کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں - انہوں نے فرمایا کہ یہاں داخل ہونا بہت مشکل ہوتا ہے اور میں آپ کو ہزاروں علماء اور قراء میں سے منتخب کر کے لایا ہوں' بہتر ہے کہ آپ واپس نہ جائیں' لیکن میں نے ان سے کہا کہ حضرت یہاں میرا دل بالکل نہیں لگ رہا ہے - اس طرح میں پاکستان واپس آگیا لیکن یہاں آ کر بھی حالات ٹھیک نہیں رہے اور میں نے 1986ء میں ایک بار پھر صاحبزادہ

Marfat.com



1999ء میں جاپان میں یاشیو جامع مسجد کی انتظامیہ کی جانب سے مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی کو دستار بندی۔
علامہ غلام رسول صاحب سعیدی اور حافظ فیض الحسن صاحب بھی موجود ہیں

سلطان فیاض الحسن صاحب سے رابطہ کیا اور ان سے کہا کہ اگر اب میں دوبارہ چلا گیا تو پھر جس طرح آپ کہیں گے اسی طرح کروں گا' چنانچہ وہ مجھے 1986ء میں دوبارہ یہاں لے آئے اور برمنگھم میں اپنے ادارہ میں رکھا- میں نے اور مولانا محمد رمضان صاحب نے ان کے ادارہ میں تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی- پیر صاحب وہاں کے تعلیمی نظام سے مطمئن نہ تھے' ہم نے ان سے اسے ٹھیک کرنے کے لئے چھ ماہ کا وقت مانگا- اس دوران وہاں حفظ کی کلاس قائم کی' بچوں کو تجوید کی تعلیم دی اور قراءت کے مقابلے منعقد کرائے-

مولانا قاری ظہور احمد صاحب نے فرمایا کہ ہم نے 1987ء میں حضرت سلطان باہو ٹرسٹ میں بچوں کا آل یو کے مقابلہ حسن قراءت منقعد کرایا اور قاری غلام رسول صاحب کو اس میں مدعو کیا- یہ بہت شاندار پروگرام تھا اور اس میں سلطان باہو ٹرسٹ کے میرے ہی شاگرد شوکت فاضل نے حسن قراءت میں پہلی پوزیشن حاصل کی- 1988ء میں میں بریڈ فورڈ میں گریٹ ہارٹن روڈ پر سلطان باہو ٹرسٹ کے ادارہ سے منسلک ہو گیا اور تقریباً" چھ ماہ کام کرنے کے بعد پاکستان واپس آ گیا- چار سال پاکستان میں رہنے کے بعد میں 1992ء میں سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم کی سپانسرشپ پر دوبارہ انگلینڈ آ گیا میں نے کچھ عرصہ ٹرسٹ کے ادارے میں کام کیا پھر مجھے ریڈنگ بھجوا دیا گیا جہاں میں نے قریباً" چار سال مسجد میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دئے- وہاں شعبہ حفظ نہیں تھا اس لئے کہ مساجد میں نظام تعلیم کو چلانا ویسے ہی خاصا مشکل کام ہوتا ہے- عام طور پر ایک ہی ہال ہوتا ہے اور اسی میں مختلف سطح کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں- وہاں کوشش کے باوجود تجوید و قراءت یا اسلامک سٹڈیز کی مساوی کلاسیں چلانا بہت مشکل ہو جاتا ہے- اس کام کے لئے بہت پر سکون ماحول کی ضرورت ہوتی ہے- اگر یہاں مختلف لیول اور مختلف کورسز کے بچوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاس روم ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہاں اعلیٰ پایہ کے حفاظ' قراء اور

Marfat.com



مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی اشی جی جامع مسجد کی انتظامی کمیٹی کے ایک رکن کے ساتھ ۔بائیں جانب وہ کمیٹی کے ایک اور رکن افتخار احمد صاحب کے ساتھ

عالم تیار نہ ہو سکیں۔

مولانا قاری ظہور احمد صاحب نے فرمایا کہ 1997ء میں سلطان فیاض الحسن صاحب نے برمنگھم میں ایک اور ادارہ الحرا ایجوکیشنل سنٹر قائم کیا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے ایسا خود مختار ادارہ قائم کر کے دیں جہاں بیٹھ کر میں حفظ اور تجوید و قراءت کی تعلیم کے لئے کوئی مؤثر کام کر سکوں۔ چنانچہ انہوں نے ایسٹ لندن میں الحراء سنٹر قائم کیا۔ میں نے وہاں قریباً" دو سال کام کیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر دینی تقریبات اور پروگراموں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ حسن قراءت کے مقابلوں کے ساتھ ساتھ میلادالنبیؐ کے پروگرام بھی منعقد ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ ہم نے لوگوں میں فن قراءت او تجوید کو فروغ دینے کے لئے مؤثر کوششیں کیں۔ مساجد اور دیگر اداروں سے بھی رابطہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے محسوس کیا کہ میرے کاموں اور تعلیمی نظام میں بے جا مداخلت ہو رہی ہے اس لئے ستمبر1999ء میں میں پاکستان چلا گیا۔

جاپان میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مولانا قاری ظہور احمد صاحب نے فرمایا کہ پاکستان واپس آئے ہوئے مجھے ایک ہفتہ ہی ہوا تھا کہ سلطان نیاز الحسن صاحب نے مجھ سے کہا کہ رمضان المبارک کے لئے جاپان میں دو تین علماء اور حفاظ کی ضرورت ہے' اگر آپ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ اس طرح میں' مولانا رسول بخش سعیدی صاحب اور قاری صداقت علی صاحب 6 دسمبر1999ء کو ٹوکیو پہنچے اور وہاں قرآن سنایا۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ ٹوکیو کے قریب ہی ایک شہر اشی جی میں میں نے تراویح پڑھائی ' وہاں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے' ان میں زیادہ تر نوجوان ہیں اور انہیں وہاں گئے ہوئے سات آٹھ سال ہو چکے ہیں۔ جاپان میں باقاعدہ مساجد نہیں ہیں۔ زیادہ تر کوئی ہال وغیرہ کرائے پر بک کرائے جاتے

Marfat.com



مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی ٹوکیو ٹاور آرٹ گیلری میں۔ دائیں جانب اشی جی جامع مسجد کی انتظامی کمیٹی کے صدر مقبول بلوچ صاحب ہیں

ہیں جہاں تراویح اور نماز عیدین و دینی اجتماعات کا اہتمام ہوتا ہے۔ اشی جی میں ہمارے ایک دوست مقبو
بلوچ صاحب کا کاروں کا ایک گیرج تھا جس میں ایک بہت بڑا ہال تھا' اسی ہال میں تراویح کی نماز ادا کی گئی
جس روز قرآن پاک مکمل ہوا تو وہاں مختلف شہروں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے' انہوں نے میری تلاوت اور تقریر سنی تو پھر مجھے جاپان کے مختلف شہروں اور جگہوں سے دعوت نامے آتے رہے اور میں وہاں اجتماعات میں شرکت کرتا رہا۔ سب سے بڑا اجتماع دارالحکومت ٹوکیو کے قریب ایک شہر یاشیو میں ہوا' وہاں ایک بڑے ہال میں تین چار سو مسلمان شریک تھے' وہاں میں نے تلاوت کی تو میری بے حد حوصلہ افزائی اور پذیرائی کی گئی۔ کاواساکی کے قریب ایک شہر ایسا ساکی اور ایک دوسرے شہر اوزیامہ میں بھی میں نے اجتماعات سے خطاب کیا' وہاں کے مسلمانوں نے میرے ساتھ مالی تعاون بھی کیا اور پذیرائی بھی کی۔ مقبول بلوچ صاحب نے بھی میری مالی مدد کی اور ایک ٹویوٹا کرولا کار بھی تحفہ میں دی۔ میں مجموعی طور پر ڈیڑھ ماہ جاپان میں رہا اور پھر پاکستان چلا گیا۔

قاری صاحب نے فرمایا کہ میں 2000ء میں صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن صاحب کی دعوت پر دوبارہ انگلینڈ آگیا' کچھ دن برمنگھم میں رہا۔ پہلے انہوں نے کہا کہ ہم نے نوٹنگھم میں ایک نیا ادارہ خریدا ہے' ہم آپ کو وہاں صدر مدرس اور خطیب و امام کی حیثیت سے بھیجیں گے۔ یہاں مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں بھی ایک آدمی کی جگہ تھی چنانچہ پروفیسر ریاض الحسنین صاحب نے نیاز الحسن صاحب سے رابطہ کیا کہ سیفی صاحب کو ہمارے ہاں بھجوا دیں۔ نیاز الحسن صاحب نے مسجد کی انتظامیہ سے اس سلسلہ میں بات کی اور مجھے یہاں بھجوا دیا۔ میں جب سے اب تک یہاں خدمات انجام دے رہا ہوں۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے قاری

Marfat.com



نو کیو ٹاور پہنچنے پر انتظامیہ کا افسر مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی کو خوش آمدید کہہ رہا ہے

صاحب نے فرمایا کہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں' شعبہ تجوید و قراءت سے وابستہ ہوں 'اپنی زیادہ تر توجہ بچوں کے تلفظ قرآن کو درست کرنے اور انہیں تجوید کے اصول سکھانے پر مرکوز کرتا ہوں اس لئے کہ یہاں اکثر و بیشتر بچے ایسے ہیں جو ناظرہ قرآن مکمل کرنے کے بعد اسے کئی بار دہرا بھی چکے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ وہ قرآن کو غلط پڑھتے ہیں اور ان کا تلفظ بھی درست نہیں ہے- میں نے یہاں 25 لڑکوں کی ایک کلاس بنائی اور سب سے پہلے ان کو ایک انگلش کتاب "تجوید فار بگنرز" (Tajwid for Beginners) پڑھائی پھر انہیں تجوید اور قراءت کی مزید تعلیم دی- اب یہ بچے بہت اچھی قراءت کرتے ہیں اور قرآن کریم صحیح طور پر پڑھتے ہیں تاہم ابھی مزید مشق سے صورت حال اور بھی بہتر ہو جائے گی- میں چونکہ یہاں مسجد ہی میں رہتا ہوں اس لئے فجر اور عشاء کی نمازوں کی امامت بھی کرتا ہوں- پروفیسر ریاض الحسنین صاحب جمعہ کی نماز پڑھاتے ہیں اور کبھی کبھی یہ ذمہ داری میں بھی پوری کر لیتا ہوں- قاری صاحب نے فرمایا کہ یہاں نیلسن میں مسلمانوں کی خاصی بڑی کمیونٹی ہے اور مرکزی جامع مسجد غوثیہ بھی ایک بڑا ادارہ ہے- اس میں زیر تعلیم بچوں اور بچیوں کی تعداد 350 کے قریب ہے- چار لیڈی ٹیچرز سمیت یہاں مجموعی طور پر دس اساتذہ ہیں- صدر مدرس اور شعبہ حفظ و تجوید و قراءت کے نگرانی کی ذمہ داریاں مجھ پر ہیں 'پیرزادہ ریاض الحسنین صاحب اسلامک سٹڈیز کے ٹیچر ہیں اور خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں- دیگر مدرسین میں قاری محمد انور صاحب 'قاری محمد یوسف صاحب' حافظ محمد عمران صاحب اور حافظ نذیر احمد صاحب شامل ہیں 'ان کے علاوہ چار خواتین اساتذہ ہیں- یہ تمام مدرسین بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھاتے ہیں- جو بچے دیگر اساتذہ کے پاس قرآن کریم مکمل کر لیتے ہیں ان میں سے انتخاب کر کے کچھ بچوں کو میں تجوید و قراءت کی کلاس میں لے آتا ہوں 'میں انہیں تجوید و قراءت کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھاتا ہوں تاکہ بچے قرآن کریم کا ترجمہ سمجھ سکیں 'ان کی عربی بھی صحیح

Marfat.com



نیلسن میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کے موقع پر مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی ' پیرزادہ ریاض الحسنین صاحب' علامہ اشفاق عالم صاحب قادری ' جامع مسجد غوثیہ نیلسن کی تعلیمی کمیٹی کے رکن حاجی رحمت خان صاحب' علامہ محمد رفیق حبیب صاحب اور دیگر حضرات

ہو سکے اور ان کو اردو پڑھنی اور لکھنی آئے - ہم ان مقاصد میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں -

قاری صاحب نے فرمایا کہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ کی انتظامیہ کمیٹی مذکورہ بالا مقاصد میں کافی دلچسپی رکھتی ہے اس لئے کہ اس میں تمام تعلیم یافتہ اور دیندار و مخلص حضرات شامل ہیں - انتظامی کمیٹی کی مختلف ذیلی کمیٹیاں ہیں جن میں مشاورتی کمیٹی ' تعلیمی کمیٹی اور تعمیراتی کمیٹی شامل ہے - مرکزی انتظامی کمیٹی کے صدر حافظ رشید انور صاحب ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بہت اچھے انسان ہیں - خود حافظ قرآن اور بہت عمدہ قاری ہیں ' اپنے ذوق اور شوق کی بنا پر انہوں نے دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے - انتظامی کمیٹی کے نائب صدر حاجی مہدی خان کالس صاحب اور جنرل سکریٹری محمد اسلم صاحب ہیں - تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین محمد صدیق صاحب ہیں - اس کمیٹی میں حاجی رحمت خان صاحب اور ایک ساتھی محمد خان صاحب ہیں - ہمیں جو بھی مشورہ کرنا ہوتا ہے وہ ہم ان ہی حضرات سے کرتے ہیں ' جو تعلیمی ضروریات ہوتی ہیں وہ ان تک پہنچاتے رہتے ہیں اور والدین سے میٹنگ کا انتظام بھی کرتے ہیں -

برطانیہ میں اہلسنّت کے دینی مدارس میں کوئی متفقہ دینی نصاب نہ ہونے اور بچوں کو دینی تعلیم دینے میں پیش آنے والی مشکلات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں مولانا قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے فرمایا کہ اگر یو کے میں کوئی متفقہ دینی تعلیمی نصاب بن بھی جائے (اور کئی جگہ بنایا بھی گیا) تو بھی وہ مساجد میں اتنا کامیاب نہیں ہو سکے گا - اس لئے کہ مساجد میں مختلف ذہنوں کے لوگ ہوتے ہیں اور بس وہی تعلیمی نظام قرار پاتا ہے ' جو کچھ انہوں نے کہہ دیا ہوتا ہے - اس میں جو خامیاں ہوتی ہیں وہ انہیں محسوس نہیں کرتے - یہاں اکثر مساجد میں یہ مسئلہ ہے کہ بچوں کو پڑھانے کے لئے صرف ایک ہی ہال ہوتا

Marfat.com

ہے جس میں مختلف عمروں اور مختلف درجوں کے بچے بیک وقت پڑھتے ہیں - وہ اس قدر شور کرتے ہیں کہ استاد بچے تک جو کچھ پہنچانا چاہتا ہے ' وہ نہیں پہنچا پاتا - دینی تعلیم کو بامقصد بنانے کے لئے جو اولین ضرورت ہے وہ یہ کہ علیحدہ علیحدہ کلاس روم ہوں اور ضروری کتابیں ہر بچے کے پاس موجود ہوں اور اس کے سامنے رکھی ہوں ' جب وہ چھٹی کر کے جائے تو اس کمرے کو تالہ لگا دیا جائے تاکہ اگلے روز جب وہ بچہ دوبارہ اپنی کلاس میں آئے تو اس کو اپنی کتاب سامنے رکھی ہوئی مل جائے - مختلف قراء حضرات کی آڈیو' وڈیو کیسٹیں وہاں پر ہونی چاہئیں تاکہ وقتاً" فوقتاً" ان بچوں کو تلاوت سنائی جائے - انہیں یہ بتایا جائے کہ مختلف قراء حضرات حدر کس طرح پڑھتے ہیں ' ترتیل کیسے پڑھتے ہیں - اس سے بچے بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں -

اکثر علماء حضرات کے انگریزی تعلیم سے نابلد ہونے سے بچوں کی دینی تعلیم متاثر ہونے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے فرمایا کہ کسی حد تک بات درست ہے مگر میں مکمل طور پر اس سے اتفاق نہیں کرتا - ہمارے پاس یہاں جو بچے پڑھنے کے لئے آتے ہیں ان میں سے اکثر پاکستانی ہیں - ان کے والدین گھروں میں اردو یا پنجابی بولتے ہیں اور وہ بچے بھی اسے نہ صرف آسانی سے سمجھتے ہیں بلکہ اپنے والدین کے ساتھ بولتے بھی ہیں - یہاں کوئی بچہ ایسا نہیں ہے جسے پنجابی نہ آتی ہو ' بچے کو اردو میں جو بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے پنجابی میں سمجھائی جاتی ہے وہ آسانی سے اسے سمجھ جاتا ہے - مجھ یہاں نو دس سال ہو گئے ہیں اور میں نے مختلف جگہوں پر خدمات انجام دی ہیں - میرے ذہن میں بھی یہی بات آئی کہ انگریز اپنی مادری زبان انگریزی سو فیصد سمجھتے ہیں تو اگر ہم اپنے بچوں کو پنجابی میں سمجھائیں گے تو ان کو کم از کم 75 فیصد بات تو ضرور سمجھ میں آئے گی - گویا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ جن علماء کو انگریزی پر عبور نہیں ہے وہ بچوں کو کچھ سمجھا ہی نہیں سکتے - مثال کے طور پر اگر مجھے انگلش پر عبور نہیں ہے تو بھی یہاں کئی برس رہنے کی وجہ سے انگلش کے کچھ نہ کچھ الفاظ بلکہ جملے ضرور آتے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ بچوں کو کس طرح بات سمجھانی ہے - میں ان کو پنجابی میں سمجھاتا ہوں اور مزید وضاحت کے لئے ساتھ ہی میں کچھ نہ کچھ انگلش کے الفاظ بھی استعمال کر لیتا ہوں جس سے بچے پوری بات سمجھ جاتے ہیں -

برطانیہ کے موجودہ ماحول کے تناظر میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین کے قریب رکھنے کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا قاری ظہور احمد سیفی صاحب نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں کے ماحول میں بچوں اور نوجوان نسل کے ذہن کو اسلامی بنانا اور اسے اسی طرح برقرار رکھنا ایک بہت مشکل کام ہے - اس صورت حال کو سمجھتے ہوئے بہت سے والدین نے اس طرف کچھ توجہ دی ہے ' علماء اور مشائخ کی کوششوں کے بھی کچھ نہ کچھ نتائج سامنے آئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچے بمشکل دو گھنٹے کے لئے ہمارے پاس مساجد میں آتے ہیں اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس وقت میں بچوں کو ذہنی تربیت کے لئے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ کیا جائے لیکن باقی پورے وقت وہ سکول اور سکول کے باہر

Marfat.com



مولانا قاری ظہور احمد صاحب سیفی جاپان میں ٹویوٹا ورلڈ نگ کے سامنے

جو ماحول دیکھتے ہیں وہ بھی ان کے ذہنوں پر پوری طرح اثر انداز ہوتا ہے - اس سلسلہ میں ایک بہت اہم پہلو یہ ہے کہ یہاں کے اکثر والدین یا تو اپنی مصروفیت اور مجبوریوں کے باعث ' یا اپنی لاپروائی کے باعث یا خود یہاں کے ماحول میں ڈھل جانے کے باعث اپنے بچوں کو دین کے قریب رکھنے کے لئے یا ان کی ذہنی تربیت کے لئے ضروری توجہ نہیں دے پاتے - بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی والدین ہمارے پاس آکر اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے بارے میں کچھ پوچھتے ہوں - اگر ہم ان سے کہتے بھی ہیں کہ وہ ہم سے رابطہ رکھیں تو وہ مصروفیت کا سبب بیان کرتے ہیں - اس لئے بہت ضروری ہے کہ گھر کے ماحول کو اسلامی بنایا جائے ' بچوں کو ہر قدم پر یہ احساس دلایا جائے کہ وہ ایک مسلمان گھر کے بچے ہیں - آج جو آئے دن لڑکے اور لڑکیاں گھروں سے بھاگ رہے ہیں اور غیر مذہب یا لامذہب لوگوں کے ساتھ رہ رہے ہیں اس کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ان کے گھروں کا ماحول اسلامی نہیں اور ان کے والدین نے شروع سے ان کی ذہنی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی - یہاں ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ والدین یا استاد کسی بچے پر سختی نہیں کر سکتے

اپنے نام کے ساتھ سیفی لکھنے کے بارے میں قاری صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے بڑے بھائی سیف اللہ سیفی صاحب کی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ سیفی لگایا ہے - بھائی صاحب نے خود قرآن حفظ کیا ہوا ہے اور دورہ حدیث بھی کیا ہے اور انہی کی یہ خواہش تھی کہ میں قرآن کریم حفظ کروں ' وہی مجھے دین کی طرف لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیاب کر دیا تو میں نے سوچا کہ جس بھائی نے مجھ پر اتنی بڑی مہربانی کی ہے مجھے اپنے نام کو ہمیشہ اس بھائی کے نام کے ساتھ وابستہ رکھنا چاہئے - قاری صاحب نے مزید فرمایا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی بیٹا عطا فرماتا تو میں اسے تجوید و قراءت کا امام بناتا ' لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم ہے اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے دو بیٹیوں سے نوازا ہے - بڑی بیٹی بارہ سال کی ہے ' سکول میں پڑھ رہی ہے ' میں نے اسے بھی تجوید و قراءت سکھائی ہے -

Marfat.com

علامہ ابوالمحمود شاہ محمد نشتر



مفکر دین حق ، خطیب اسلام حضرت علامہ ابوالمحمود شاہ محمد نشتر صاحب کا نام اور مسلک اہلسنت کے حوالے سے ان کا کام برطانیہ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سواد اعظم اہلسنت کے پہلے عالم دین ہیں جو برطانیہ میں بطور خطیب و امام و مدرس خدمات انجام دینے کے لئے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ایماء پر اور جمعیت تبلیغ الاسلام کی دعوت پر بریڈ فورڈ پہنچے۔ انتہائی سادہ اور بے لوث شخصیت کے مالک علامہ نشتر صاحب ، پرانے وقتوں کے بزرگوں کی زندہ جاوید تصویر ہیں جن کا ہر عمل خدمت دین کیلئے وقف ہے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ ان کا اصل نام شاہ محمد اور ان کے والد محترم کا نام غازی شمس الدین ہے جو تحریک آزادی کشمیر کے ایک بہت بڑے مجاہد تھے اور جنہوں نے پونچھ سے ڈوگروں کو بھگانے کیلئے عملی جہاد کیا۔ خاندانی طور پر ان کا تعلق گجر برادری کی ذیلی شاخ کھاری سے ہے۔ ان کے اجداد ساتویں پشت میں راجہ کہلواتے تھے اور ان کا مسکن کھاریاں گجرات تھا جہاں سے وہ ترک وطن کر کے پونچھ آگئے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہیں رچ بس گئے۔

خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "ہم علم دوست لوگ ہیں اور

Marfat.com

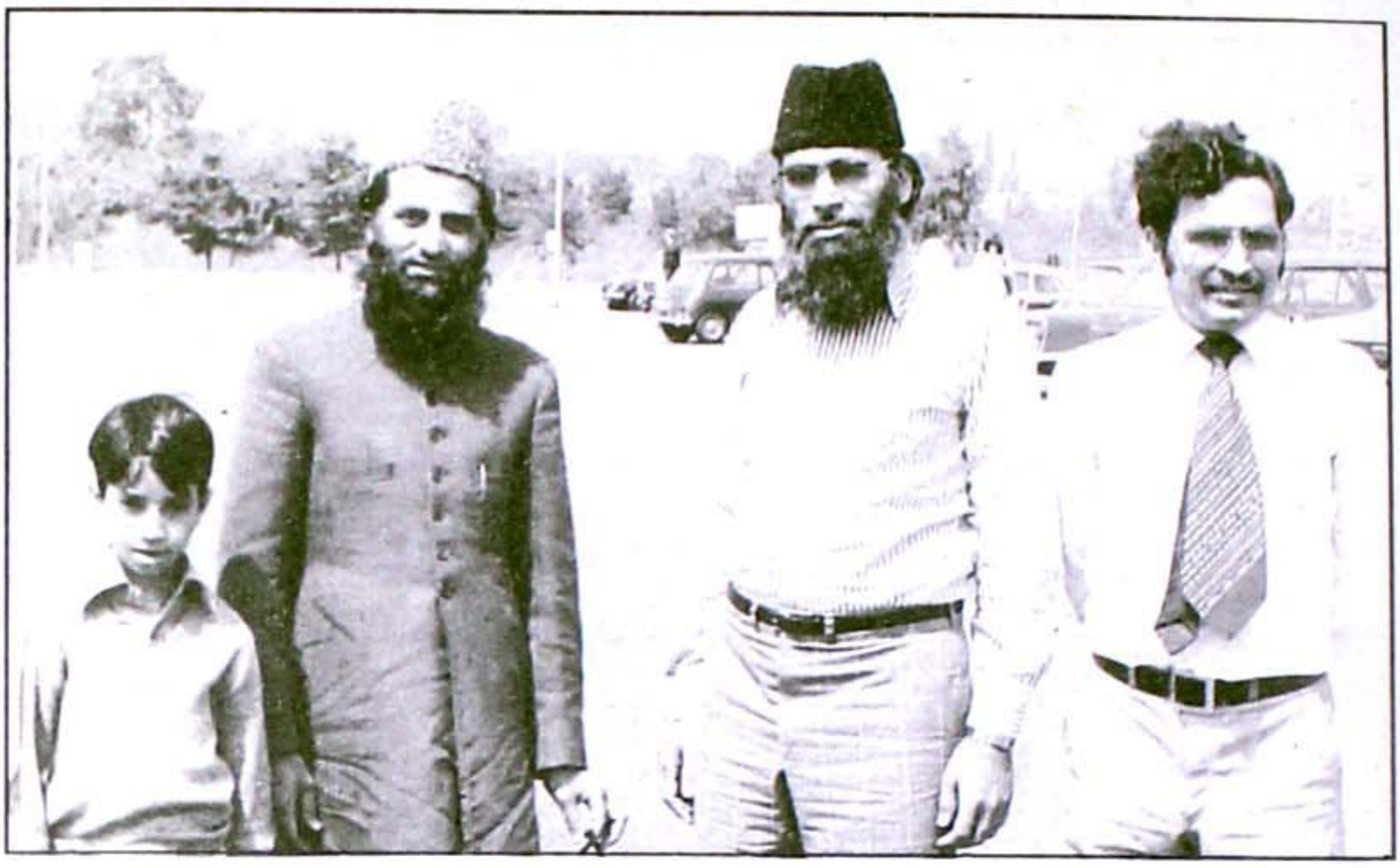

برطانیہ میں بحیثیت امام و خطیب سب سے پہلے آنے والے عالم مولانا شاہ محمد صاحب المعروف ابوالمحمود نشتر صاحب، جمعیت تبلیغ الاسلام کی سپانسر شپ پر 15 اپریل 1971ء کو بریڈ فورڈ پہنچنے کے بعد جمعیت کے اس وقت کے سیکرٹری حاجی محمد اشرف طاہر صاحب نوشاہی اور ناظم مالیات حاجی یٰسین صاحب (دائیں جانب) کے ہمراہ۔ علامہ کے صاحبزادے محمود بھی ساتھ ہیں

سخاوت، بہادری، پارسائی، مہمان نوازی، خدمت خلق کا جذبہ اور فطری شرافت ہماری خاندانی خوبیوں میں شامل ہیں۔ میرے عم محترم مولانا الحاج علی محمد گولڑوی ایک مشہور عالم شخصیت تھے اور ان کے ہزاروں شاگرد دنیا بھر میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی ماحول سے متاثر ہو کر میں نے دینی تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ میں 7 ستمبر 1940ء کو موضع کلاں رقبہ چھاترہ عباس پور پونچھ میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم کوٹ چھٹیال پرائمری سکول اور عباس پور ہائی سکول سے حاصل کی پھر میرے مقدر نے یاوری کی اور 53ء میں علوم اسلامیہ کی تکمیل کیلئے میں محدث اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد قادری رضویؒ کے مدرسہ جامع رضویہ مظہرالاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں داخل ہوا۔ مجھے حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد قادریؒ کی شاگردی کا اعزاز نصیب ہوا۔ وہیں صدر المدرسین حضرت علامہ مولانا ولی النبیؒ جیسے اساتذہ ملے۔ پھر ان کے آبائی علاقے ضلع صوابی صوبہ سرحد میں بھی ان کے گاؤں ابیکی شریف میں ان سے پڑھتا رہا۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں علامہ مفتی محمد حسین نعیمیؒ، مولانا مفتی اعجاز ولی خانؒ اور مفتی عبدالحفیظؒ سے اکتساب فیض کیا اور السنہ شرقیہ، ادیب عالم، ادیب فاضل اور فاضل فارسی کے امتحانات پاس کئے اور دورہ حدیث کی سند جامعہ قادریہ فیصل آباد سے حاصل کی۔ فیصل آباد کے قیام کے دوران ہی میں نے میونسپل ڈگری کالج میں داخلہ لیا، وہاں سے ایف اے اور پھر بی اے کیا بعد ازاں جامعہ پنجاب سے عربی میں ایم اے کا امتحان نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔"

برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "میں اپنے دوست پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کی دعوت پر پہلی مرتبہ 15 اپریل 1971ء کو برطانیہ پہنچا اور مرکزی

Marfat.com

جامع مسجد تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ میں امامت و خطابت کے فرائض سنبھالے اور 1982ء تک بدستور یہ فرائض سرانجام دیتا رہا۔ مارچ 82ء میں 'میں نے اس منصب سے استعفیٰ دے دیا اور پھر میں نے جامعہ مسجد حنفیہ کی ابتدا کی اور میری کوششوں سے یہ مکمل ہوئی۔

میں مارچ 82ء سے مارچ 96ء تک 14 سال کا طویل عرصہ دعوت و تبلیغ کے حوالے سے کام کرتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں حکومتی سطح پر بریڈ فورڈ میں ڈیوزبری کالج میں تین سال تک اے لیول کے طالبعلوں کو جزوقتی طور پر عربی اور اردو کے مضامین پڑھاتا رہا۔ پھر میں مستعفی ہو کر کارڈف (ویلز) آگیا اور جب سے اب تک یہاں کی مدینہ مسجد میں دینی اور تدریسی خدمات انجام دے رہا ہوں"۔

سلسلہ طریقت کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "میں گولڑہ شریف کے حضرت بابو جی خواجہ سید محی الدین شاہؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوں' میں نے مدینہ منورہ میں ریاض الجنتہ میں ان کی بیعت کی تھی۔"

برطانیہ میں علمائے اہلسنت کی کاوشوں کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "جب 71ء میں 'میں یہاں آیا تو اس وقت اہل سنت کے ایک عالم کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا اور تمام علماء کرام میرے بعد آئے۔ اس وقت سے اب تک بڑا انقلاب آیا ہے 'مساجد اور مدارس کا قیام عمل میں آیا ہے 'لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان بڑھا ہے۔ جب میں شروع میں یہاں آیا تھا تو لوگ چھٹیوں میں صرف پاکستان جاتے تھے اور حرمین شریفین کی طرف ان کی توجہ نہ تھی۔ علماء کرام نے یہاں لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو پھر لوگ آہستہ آہستہ حج پر جانے لگے ' آج اتنی بڑی تعداد میں مساجد اور علماء کرام کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں اسلام کے حوالے سے بہت کام ہوا ہے۔ اگر علماء کرام اپنی تھوڑی سی توجہ اپنی نوجوان نسل کی طرف مبذول کرلیں اور انہیں انگریزی میں اسلامی لٹریچر فراہم کیا جائے۔ تربیتی پروگرام ہوں 'ہفتہ اور اتوار کو مساجد میں خصوصی پروگرام رکھے جائیں تو بہت بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔"

برطانیہ میں علماء کرام کو انگریزی زبان کے حوالے سے حائل مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پاک و ہند میں علماء کی جو تعلیم ہے وہ اردو میں ہے اور یہاں کا ماحول پاکستان سے مختلف ہے۔ علماء کرام کیلئے ضروری ہے کہ انہیں انگلش پر عبور حاصل ہو۔ انگریزی زبان سے ہمارے علماء کرام کے نابلد ہونے کے باعث نئی نسل اور علماء کرام میں بہت بڑا خلا پیدا ہو رہا ہے۔ نوجوانوں کے دل میں اسلام کا درد ہے وہ اسلام کے حوالے سے بہت کچھ جاننا اور سیکھنا چاہتے ہیں لیکن ان کی پیاس بجھانے والا کوئی نہیں اور کوئی ایسا نہیں جو انہیں جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں جواب دے ' مطمئن کرے۔ یہ عام علماء کے بس کی بات نہیں۔ صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ صوفیاء کرام کے یہاں آنے کا سب سے بڑا یہ فائدہ ہوا ہے کہ بہت سارے لوگ جو بے راہ روی کا شکار تھے وہ صوفیاء کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے دیندار ہوئے ہیں اور لوگ اب مساجد کا رخ کر رہے ہیں۔"

Marfat.com

مساجد میں ناخوشگوار واقعات پیش آنے کے اسباب پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا " اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی بالادستی برقرار رکھنا چاہتا ہے حالانکہ مساجد اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتی ہیں ۔ لیکن جو لوگ مساجد کی خدمت کرتے ہیں یا جنہوں نے مساجد بنائی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی ملکیت ہیں اور دوسرے لوگوں کا ان پر کوئی حق نہیں اس لئے اختلافات ہوتے ہیں ۔ میرے ساتھ بھی بریڈ فورڈ میں ایسا ہی ہو چکا ہے ' جس کی وجہ سے میں مستعفی ہو گیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم دین کو دین کا کام سمجھ کر کریں تو اختلافات نہیں ہو سکتے ۔ ہمارے کچھ مسائل اور مجبوریاں ہیں جس کی وجہ سے لوگ دھڑے بندیاں کرتے ہیں اور خاص طور پر برادری ازم کا مسئلہ آجاتا ہے ۔ "

نوجوان نسل میں دینی شعور کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت کیلئے باقاعدہ طور پر نصاب مرتب کیا جانا از حد ضروری ہے اس کے علاوہ انگریزی زبان میں فوری تراجم کرا کر اہتمام کیا جانا چاہئے تاکہ ہماری نوجوان انگریزی خواں نسل اس کو صحیح طریقے سے سمجھ کر ذہن نشین کرلے اور پھر اس پر عملدر آمد کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی فکر کرے ۔ مساجد کی سطح پر لائبریریاں قائم کی جائیں اور ان میں اسلامی فنون ' ادب ' تاریخ ' جغرافیہ ' سائنس ' فقہ ' حدیث ' تفسیر کے تراجم وغیرہ ہر قسم کی کتب موجود ہوں ۔ اس کے علاوہ خطبا ' آئمہ اور علما کرام کی جدید حوالے سے تربیت کی جائے انہیں کمپیوٹر اور جدید انگریزی سے بخوبی آگاہی ہونی چاہئے تاکہ وہ حالات کے چیلنجوں کا احسن طریقہ سے مقابلہ کر سکیں ۔ "

Marfat.com

علامہ قاری محمد امین چشتی السعیدی

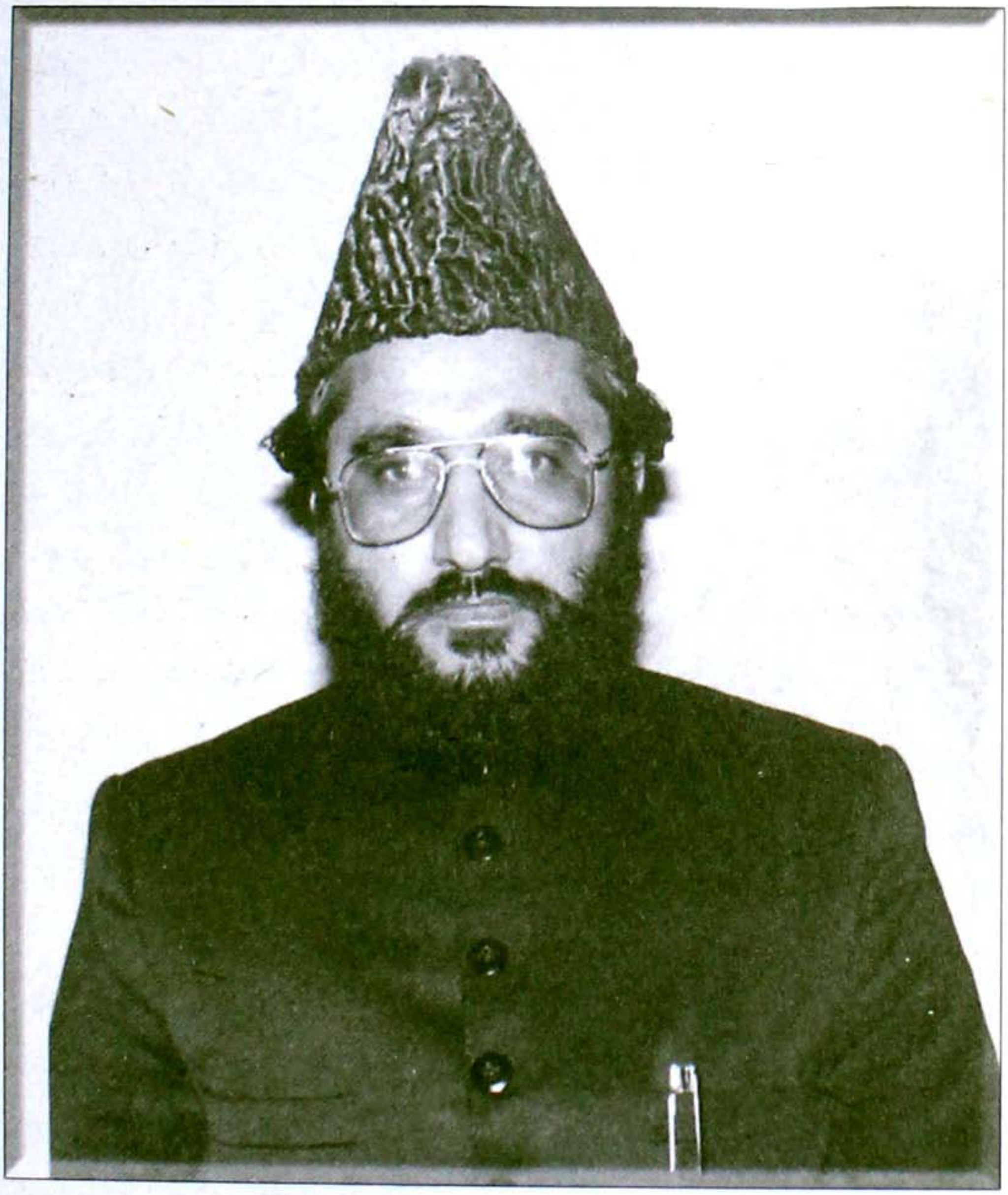

جمعیت علماء جموں و کشمیر برطانیہ کے چیف آرگنائزر 'ادارہ صوت القرآن یو کے کے اہم رکن' قاری خوش الحان اور خطیب خوش بیان علامہ قاری محمد امین چشتی صاحب ساؤتھ آل لندن کی اسلامک سنٹر مسجد میں 1984ء سے خطابت وامامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ایشیائی کمیونٹی میں عموماً" اور مذہب سے لگاؤ رکھنے والے گھرانوں میں خصوصاً" بے حد مقبولیت رکھتے ہیں' دینی اجتماعات ہوں یا سماجی تقریبات' آپ کے بغیر وہ ادھوری سمجھتی جاتی ہیں۔

Marfat.com

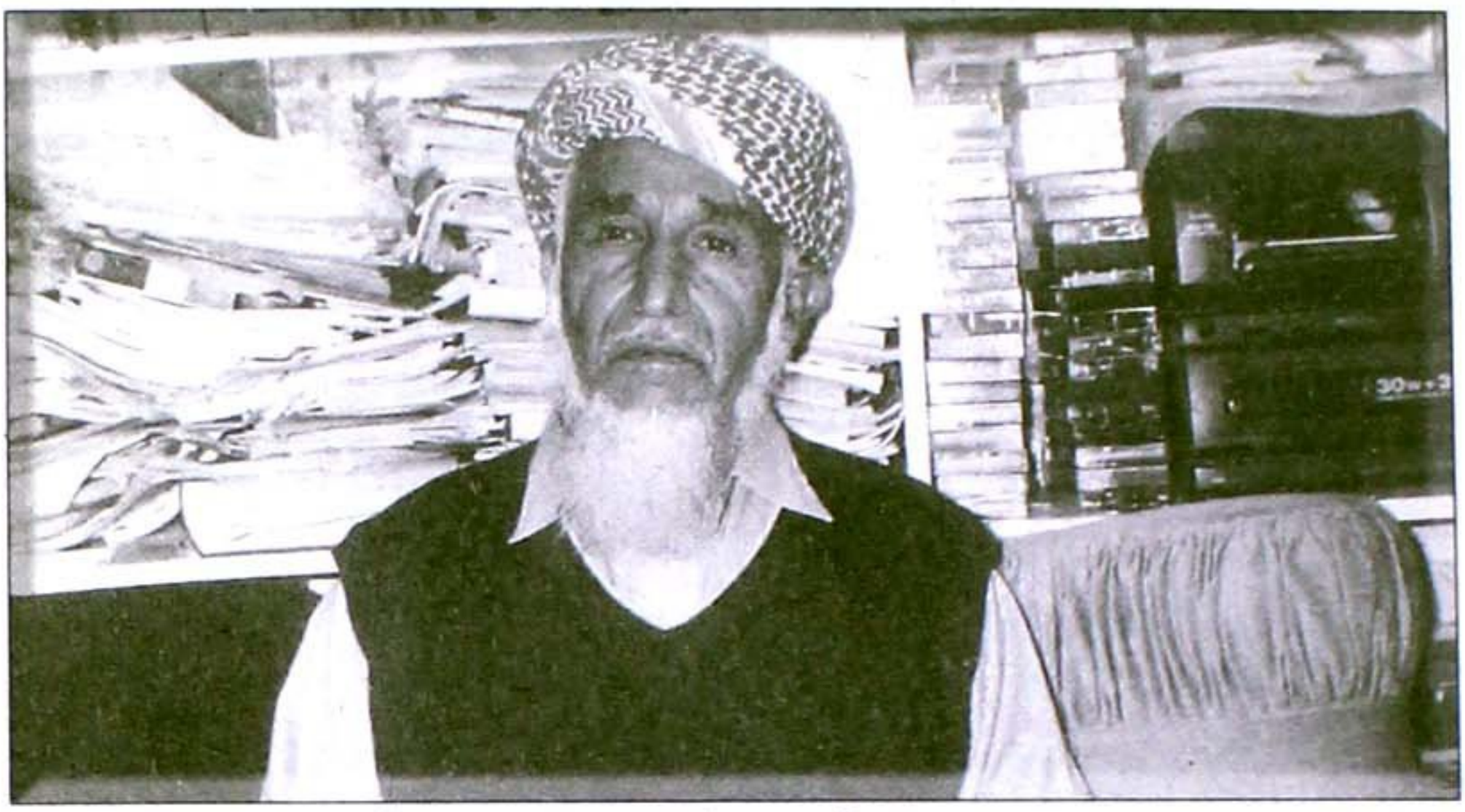

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی کے والد گرامی محترم چوہدری محمد شفیع صاحب

خاندانی پس منظر

علامہ قاری محمد امین چشتی صاحب کے والد گرامی کا اسم گرامی چوہدری محمد شفیع ہے ۔ علامہ صاحب یکم جنوری 1962ء کو ضلع پونچھ آزاد کشمیر کے گاؤں تیتری نوٹ میں پیدا ہوئے۔ خاندانی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا "ہمارا خاندان 1947ء میں مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے آزاد کشمیر آیا جو اب تک تیتری نوٹ میں آباد ہے ۔ خاندان کے کچھ افراد مقبوضہ کشمیر ہی میں رہ گئے تھے لیکن ہمیں یہ علم نہیں کہ اب وہ کس حال میں ہیں اس لئے کہ ہجرت کر کے آزاد کشمیر آنے کے بعد ان سے ہمارا کوئی رابطہ نہ رہ سکا ۔ ہم اس وقت پونچھ سیکٹر کی کنٹرول لائن پر آباد ہیں جہاں ہمارے بچے بھارتی افواج کی گولیوں کے سائے میں پروان چڑھتے ہیں ۔ ہمارے خاندان کے لوگ وہاں انتہائی کٹھن اور پر خطر زندگی گزار رہے ہیں ۔ ہمارے علاقہ میں کوئی ایسا گھر نہیں ہے جہاں انڈین آرمی کی فائرنگ سے کوئی زخمی یا شہید نہ ہوا ہو ۔ خود میری والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ انڈین آرمی کی فائرنگ سے زخمی ہو چکی ہیں ۔ ہمارے خاندان کے ہر گھر میں کوئی نہ کوئی عالم دین ' حافظ قرآن یا قاری ضرور ہے ۔ میرے دو ماموں صاحبان علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی اور علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی ممتاز عالم دین ہیں اور یہاں برطانیہ میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں جبکہ میرے سسر بھی عالم دین ہیں ۔"

حصول تعلیم

علامہ قاری محمد امین چشتی صاحب نے دینی تعلیم کے حصول کا آغاز جامعہ غوثیہ رضویہ ضلع اوکاڑہ سے کیا جہاں آپ درجہ حفظ میں داخل ہوئے ' بعد ازاں حفظ قرآن مجید کی تکمیل جامعہ غوثیہ رضویہ حیدر آباد سندھ سے کی ۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ درس قراءت و تجوید کے لئے جامعہ امجدیہ کراچی

Marfat.com

چلے گئے - بعدازاں آپ نے دارالعلوم محمدیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں سے آپ نے علم التجوید اور فن قراءت پر مکمل عبور حاصل کیا اور وہیں سے درس نظامی کی تکمیل کی - دوران تعلیم آپ پاکستان کے دینی مدارس کے طلبہ کی تنظیم انجمن مدارس سے وابستہ رہے اور اس کے مرکزی نائب صدر رہے - آپ نے اسی دوران تحریک ختم نبوتؐ میں بھی بھرپور حصہ لیا - تکمیل علم کے بعد آپ نے ایک بہترین خطیب' بہترین قاری اور بہترین ثناخوان مصطفےؐ کی حیثیت سے کراچی اور حیدر آباد سندھ میں نمایاں خدمات انجام دیں -

حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ

علامہ قاری محمد امین چشتی صاحب نے فرمایا "میں اس لحاظ سے خود کو بڑا خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے وقت کے ولی کامل جن کو عوام و خواص غزالی زماں اور رازی دوران کے نام سے یاد کرتے ہیں' شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ پیر سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمیؒ جیسے جید عالم اور فقیہہ سے نہ صرف رہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا بلکہ ان کے دست مبارک پر بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا - آج میں جو کچھ ہوں ان کی نظر کرم سے ہوں - میرے علاوہ برطانیہ میں ایسے بہت سے علماء کرام مختلف مساجد اور مدارس میں دین کی اشاعت میں مصروف ہیں جو غزالی زماں کے شاگرد' مرید اور عقیدت مند ہیں - میرے مرشد کامل کی زندگی دینی و ملی خدمات سے بھرپور تھی -

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی السعیدی نے اپنے مرشد کامل کو مزید خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم علمی اور روحانی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے - آپ ایک عہد ساز شخصیت تھے - آپ کے درس قرآن وحدیث سے لاکھوں افراد نے فیضان حاصل کیا - آپ امت مسلمہ کے لئے ایک مشعل راہ تھے - آپ کی ذات گرامی طریقت و شریعت کا حسین امتزاج اور قال و حال میں یکسانیت کی حامل تھی - حضرت غزالی زماں ملت اسلامیہ کے اس قافلہ میں شامل تھے جس کا اوڑھنا بچھونا درس و تدریس' مقصد حیات طریقت و شریعت کی پاسداری اور مطمع نظر ملک و ملت کی خدمت قرار پاتا ہے - یہی لوگ سیاست انبیاء کے وارث اور سفینہ رشد و ہدایت کے ملاح کہلاتے تھے - مرشد کامل حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمیؒ کی ظاہری زندگی کا سفر 1913ء میں امروہیہ' ضلع مراد آباد' یوپی ہندوستان سے شروع ہو کر 1986ء میں سرزمین اولیاء کرام یعنی ملتان میں اختتام پذیر ہوا - آپ نے امروہیہ کے ایک عملی گھرانے میں حضرت سید محمد مختار کاظمیؒ کے فرزند ارجمند کی حیثیت سے آنکھ کھولی - جب آپ کے بچپن ہی میں والد ماجد اس فانی دنیا سے کوچ فرما گئے تو حضرت غزالی زماں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ کے برادر اکبر حضرت سید خلیل احمد صاحب کاظمی محدث امروہوی نے سنبھالی - آپ نے دینی علوم کا اکثر حصہ اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھا اور حضرت سید خلیل احمد کاظمی سے نہ صرف علمی اکتساب فیض کیا بلکہ انہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف بھی حاصل کیا - حضرت علامہ کاظمیؒ شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ذہن رسا اور فکر و تدبر کا وہ جوہر عطا فرمایا تھا کہ طالب علمی

Marfat.com



علامہ قاری محمد امین چشتی کے مرشد کامل غزالی زماں 'رازی دوراں علامہ سید احمد شاہ کاظمیؒ

کے زمانہ میں ہی آپ کے عالمانہ خطاب سے لوگ انگشت بدنداں رہ جاتے تھے۔ اسی دور طالب علمی میں آپ نے ایک رسالہ تسبیح الرحمٰن عن الکذب والنقصان لکھ کرامت مسلمہ کے اس عقیدے کو دلائل

Marfat.com

سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جھوٹ اور ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے - علوم اسلامیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد حضرت مرشد کامل لاہور تشریف لائے اور کچھ عرصہ تک اس دور کے عظیم علمی مرکز جامعہ نعمانیہ اندرون ٹکسالی گیٹ میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے - آپ کی علمی جلالت اور فن تدریس میں یکتائے زمانہ ہونے کے باعث تشنگان علوم اسلامیہ کی بہت بڑی تعداد جامعہ نعمانیہ کی طرف کشاں کشاں چلی آئی - کچھ عرصہ بعد آپ دوبارہ امروہہ ہندوستان تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں چار سال تک تدریسی منصب پر فائز رہنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لا کر اوکاڑہ اور اس کے بعد ملتان میں دین متین کی خدمات انجام دینے لگے اور تادم واپسیں سرزمین ملتان آپ کے علمی و روحانی فیضان کا مرکز رہی-

1935ء میں جب حضرت مرشد کامل علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ ملتان تشریف لائے تھے تو آپ بظاہر بے سرو سامانی کے عالم میں تھے اگرچہ علمی اور روحانی دولت سے آپ مالا مال تھے لیکن آپ کا کوئی دارالعلوم تھا' نہ کوئی دینی اور روحانی حلقہ چنانچہ آپ نے اپنی رہائش پر ہی علوم اسلامیہ کی تدریس شروع کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ مہک نہ صرف ملتان بلکہ پورے برصغیر کو معطر کر گئی اور آج تو دنیا بھر میں فیضان کاظمی کا طوطی بولتا ہے - علوم دینیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے بیرون لوہاری دروازہ کی مسجد حافظ فتح شیر میں درس قرآن اور مسجد چپ شاہ میں درس حدیث شروع کر دیا' یہ درس کیا تھا اس کے لئے ایک عظیم علمی شخصیت حضرت پیر کرم شاہ الازہری کے الفاظ میں یوں کیا جائے کہ علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کی ذات والا صفات دین اسلام کی حقانیت و صداقت کی ایک برہان قاطع تھی' ان کے سینے میں علوم و معارف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر' ان کے قلب مبارک میں محبت الٰہی اور عشق مصطفویؐ کی فروزاں قندیل' ذکر حبیبؐ کے وقت ان کی آنکھوں سے سیل عشق کی روانی' دم گفتگو ان کے کلام کی شیرینی' فکر کی پختگی' صراط مستقیم پر ہر حال میں ان کی استقامت' بیان حق میں دلائل کی ندرت' اظہار حق کے وقت ان کا جذبہ للعہیت' باطل کے ہر علمبردار سے ان کی قلندرانہ ٹکر' اہل حق سے ان کی بے پناہ الفت اور انکسار' الغرض آپ کی سیرت کے جس گوشہ کو بھی کوئی حسن نیت سے دیکھے اس کی زیبائی اور رعنائی دلوں کو موہ لیتی ہے - حضرت علامہ کاظمیؒ کے درس قرآن و حدیث اور علوم اسلام کی تدریس نے ایک تہلکہ مچا دیا اور اس دوران قدرت خداوندی کے مطابق ایک شر خیر کا سبب بنا- ایک مقام پر آپ کو تقریر کے بہانے سے بلا کر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ علوم اسلامیہ کا فیضان جاری کرنے کے لئے ایک دینی ادارہ قائم کیا جائے چنانچہ ٹوٹے پھوٹے کمروں پر مشتمل لیکن دنیائے اسلام کی عظیم دینی درس گاہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوارالعلوم ملتان کی بنیاد رکھ دی گئی - حضرت علامہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری قبلہ کاظمی صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند تھے حالانکہ وہ عمر میں آپ سے بڑے تھے لیکن اس کے باوجود وہ آپ کے علم و فضل کے قائل تھے - جب آپ درس حدیث دے رہے ہوتے تو سید عطا اللہ شاہ بخاری سننے کے لئے آجاتے' بعض اوقات درس حدیث جاری ہوتا تو

Marfat.com

وہ آکر پیچھے طلباء کے ساتھ بیٹھ جاتے - حضرت علامہ کاظمی رحمتہ اللہ نے ایک بار خود بیان فرمایا کہ چونکہ وہاں طلباء کی جوتیاں ہوتی تھیں اس لئے مجھے بہت ندامت ہوئی اور میں نے کہا کہ آپ سید بھی ہیں اور عالم دین بھی اس لئے آپ یہ زیادتی نہ کریں اور آگے تشریف لائیں - ان دونوں حضرات کی سیاسی سوچ الگ تھی علامہ کاظمی صاحب مسلم لیگی تھے اور بخاری صاحب احراری ' نیز مسلکی اختلاف کے باوجود اس قدر وسعت ظرف اور ایک دوسرے کی صلاحیتوں کا اقرار اور باہمی احترام ہمارے آج کے سیاسی رہنماؤں اور علماء کرام کے لئے مشعل راہ ہے -

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کی زندگی دینی و ملی خدمات سے بھرپور تھی - تبلیغ دین کے لئے آپ نے تقریر ' تدریس اور تصنیف تینوں صورتوں کو اپنایا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے قومی و ملی تحریکوں میں شرکت سے بھی کبھی چشم پوشی نہیں فرمائی - تحریک پاکستان بالخصوص 1946ء کی آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں ' جس نے تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ' حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحبؒ نے نمایاں طور پر حصہ لیا - قیام پاکستان کے بعد جب مسلم لیگ نے اپنے وعدہ کو عملی جامعہ پہنانے سے انحراف کیا اور اس تحریک کے عظیم مقصد یعنی وطن عزیز میں نظام مصطفےٰؐ کے نفاذ کو پس پشت ڈال دیا تو حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحبؒ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کرنے والے علماء کرام یعنی علماء اہلسنّت کو دوبارہ میدان میں آنے کی دعوت دی اور 1948ء میں مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں جمعیت علماء پاکستان کی تشکیل کی اور اس کے پہلے صدر علامہ سید ابوالحسنات قادری اور ناظم اعلیٰ علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحبؒ مقرر ہوئے - جمعیت علماء پاکستان کے قیام کے فوراً" بعد جہاد کشمیر بپا ہوا تو جمعیت کے صدر علامہ الوالحسنات قادری کی قیادت میں جمعیت نے کشمیری مسلمانوں کے ساتھ یک جہتی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا - حتیٰ کہ علامہ ابوالحسنات غازی کشمیر کے نام سے معروف ہوئے - قاری امین چشتی صاحب نے فرمایا حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحبؒ امت مسلمہ کے لئے ایک مشعل راہ تھے ' آپ کا اوڑھنا بچھونا درس و تدریس اور مقصد زندگی شریعت و طریقت کی پاسداری تھا - آپ نے ملک و ملت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کئے رکھا ' آپ علم و عمل کا پیکر اور رسول اکرمؐ کے اسوہ حسنہ کا مثالی نمونہ تھے - آپ نے دین کی ایسی آبیاری کی کہ ہزاروں انسانوں کو گمراہی کے اندھیروں سے نجات دلا کر دین کی روشنی دکھائی - علامہ قاری محمد امین چشتی صاحب نے فرمایا کہ علامہ کاظمیؒ کی شخصیت اور خدمات سے متعلق ان تفصیلات کے لئے میں علامہ محمد صدیق صاحب ہزاروی کا مشکور ہوں کہ ان کی تحریر کے توسط سے یہ تفصیلات عوام تک پہنچانے میں مدد ملی - قاری صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے دیگر اساتذہ میں مفتی محمد سعید صاحب قادری ' قاری خیر محمد صاحب چشتی ' قاری خادم حسین صاحب چشتی ' قاری محمد ادریس صاحب قادری ' قاری عبدالشکور صاحب ' قاری غلام رسول صاحب اور علامہ محمد حسن صاحب حقانی شامل ہیں"

Marfat.com



علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی، علامہ سید حامد سعید کاظمی صاحب اور قاری امین چشتی کے صاحبزادے محمد فیصل چشتی

برطانیہ آمد

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی 1984ء میں برطانیہ تشریف لائے اور ساؤتھ آل لندن میں اسلامک سنٹر مسجد میں تبلیغ دین کا آغاز کیا اور اب بھی وہیں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ کا فرمانا ہے کہ علماء اہلسنّت برطانیہ میں احسن طریقہ سے کتاب و سنت کی تبلیغ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے سنیت کا نور تیزی سے پھیل رہا ہے۔ آج محلّہ محلّہ بلکہ گھر گھر میلاد النبیؐ کے جلسے، سیرت النبیؐ کی تقریبات، محفل ذکر اللہ، محافل نعت اور درس قرآن کا انعقاد علماء اہل سنت کی کاوشوں ہی



علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی لندن میں شہدائے کربلا کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

Marfat.com

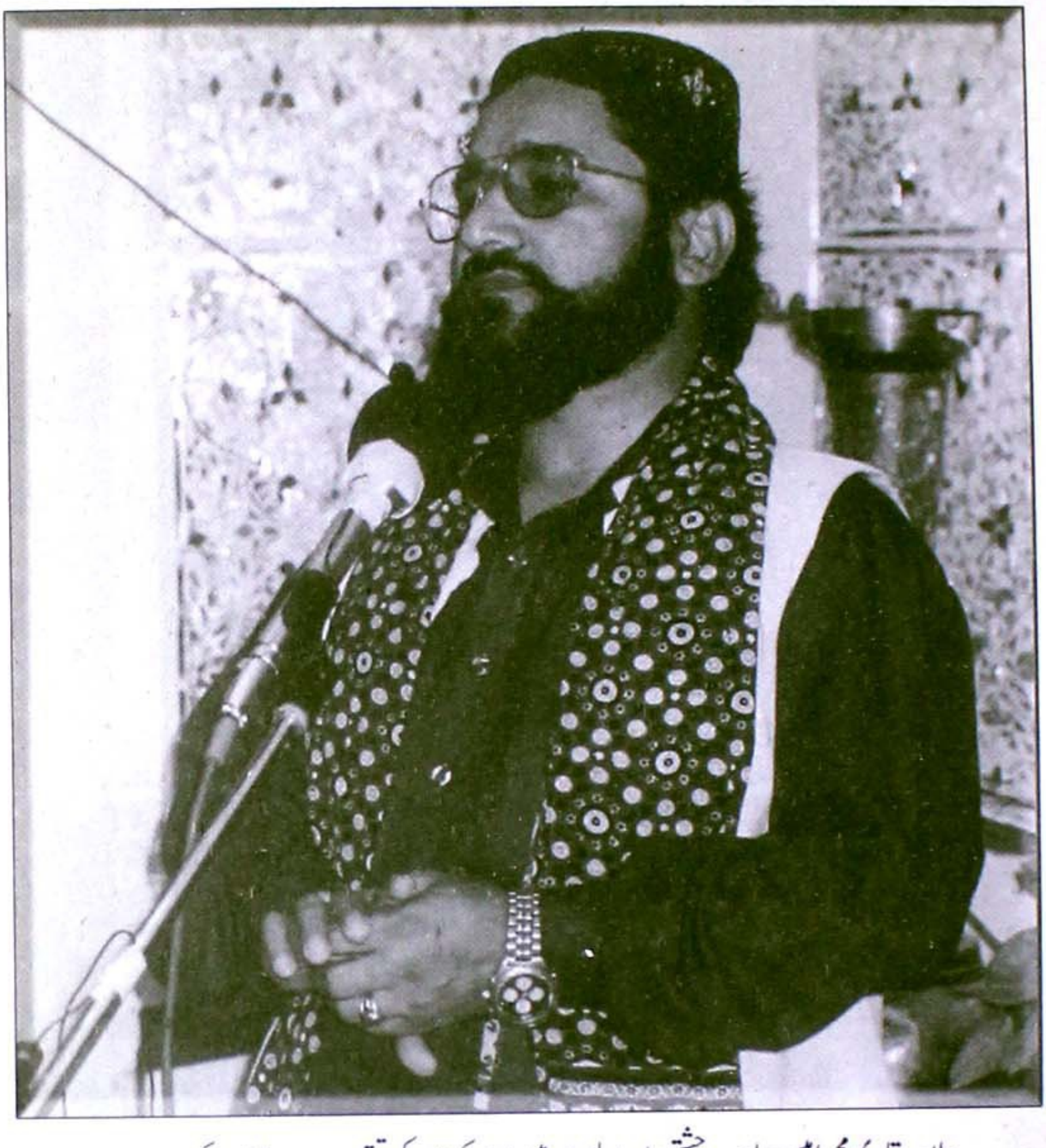

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی ویسٹ لندن میں یوم پاکستان کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

کا نتیجہ ہے۔ علماء اہل سنت یہاں کی سیاست اور سماجی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن جو چیز تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ ہے وہ علماء کرام کی بے ادبی اور توہین ہے۔ آج اس معاشرے میں ہر ایرے غیرے کی عزت ہے مگر عالم دین کی عزت نہیں حالانکہ لوگ نمازیں ان کے پیچھے پڑھتے ہیں 'نکاح اور جنازہ کی نماز مولوی ہی پڑھاتا ہے' بچوں کی دینی تعلیم کے لئے بھی عالم دین کو یاد کیا جاتا ہے 'اس دور کی برائیوں سے بچنے کی ترغیب بھی عالم دین ہی دیتا ہے لیکن پھر بھی اسے لوگوں کے طعنے برداشت کرنا پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کبھی دل برداشتہ بھی ہو جاتا ہے۔

علماء کے خلاف پروپیگنڈہ

اس سوال کے جواب میں کہ علماء کے خلاف اس پروپیگنڈہ کا سبب کیا ہے' قاری محمد امین صاحب چشتی نے فرمایا کہ "علماء کرام کے خلاف یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ہو رہا ہے

Marfat.com

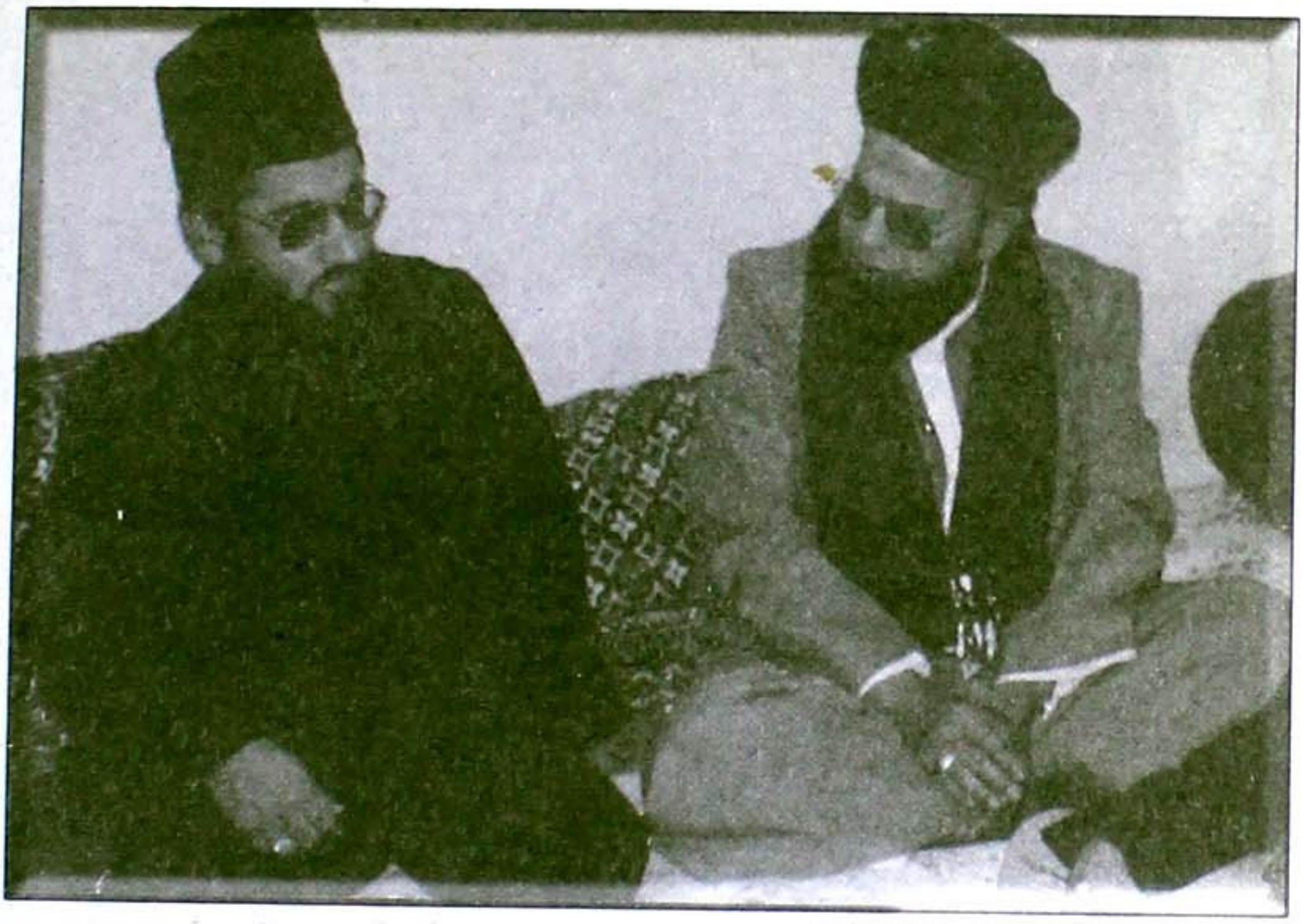

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی، قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے ساتھ



الحاج خواجہ محمود احمد صاحب نوشاہی سالانہ جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی کو اشاعت اسلام کے لئے ان کی اعلیٰ کارکردگی پر گولڈ میڈل پیش کر رہے ہیں

Marfat.com



علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی سلو میں ایک تقریب کے دوران پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب کے ساتھ

اور ایک گھناؤنی سازش کا نتیجہ ہے جبکہ بدنصیب مسلمان معاشرہ اس سے قطعی نابلد ہے۔ وہ سازش یہ ہے کہ اسلام دشمن جب قرآن مجید کو اپنے راستے سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے یہ سوچا کہ قرآن مجید جن ذرائع سے عوام میں آتا ہے اور اس سے اسلام کی اشاعت ہوتی ہے ان ذرائع کو بے اعتبار اور بے وقعت بنا دیا جائے چنانچہ انہوں نے پروپیگنڈہ کے زور پر جو ان کا خاصہ ہے 'مولوی کو "ملا" کا نام دے کر اور ان کے مشن کو جو فقط کتاب وسنت کی تبلیغ تھا' ملا ازم کہہ کر اتنا بدنام کر دیا کہ خود مولوی بھی ملا کہلانے میں عار محسوس کرنے لگے حالانکہ تاریخ اسلام میں ملا کا لفظ بڑی بڑی عظیم ہستیوں کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ علماء کرام کے خلاف شدومد سے پروپیگنڈہ محض اس لئے کیا گیا کہ جب مولوی قابل اعتبار نہ ہوگا تو اس کی تبلیغ کیوں کر کارگر ثابت ہوگی۔ دشمنان اسلام اپنی اس حکمت عملی میں کامیاب رہے۔ یہ حکمت عملی غیر مسلموں نے شروع کی اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمانوں نے بھی اسے اپنا لیا۔ اس غلط روش سے اسلام کو کتنا نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا۔ بہرحال کچھ بھی ہے برطانیہ میں علماء کرام اپنا دینی فریضہ پوری توجہ اور لگن کے ساتھ ادا کر رہے ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ تمام تر معاشرتی خرابیوں کے باوجود برطانیہ کے مسلمانوں خصوصاً" نوجوانوں اور بچوں میں مذہبی رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔

دینی تعلیم اور نصاب

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی نے فرمایا کہ برطانیہ و یورپ میں پروان چڑھنے والی مسلمانوں کی نوجوان نسل کو گمراہی سے بچائے رکھنے اور دین کے قریب لانے کے لئے بچوں کی دینی تعلیم انتہائی ضروری

Marfat.com

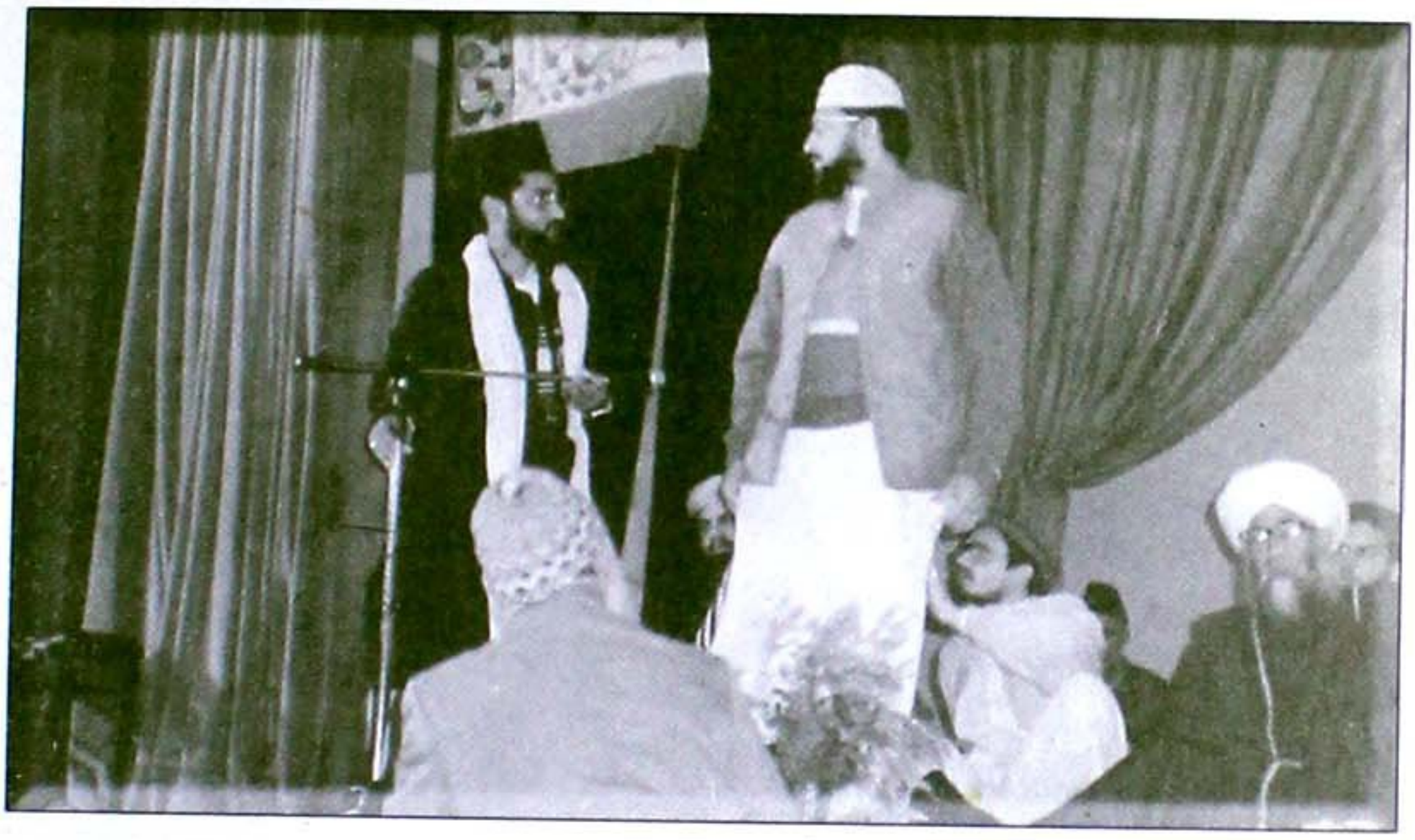

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ

ہے ' اس مقصد کے لئے مبادیات اسلام کا ایک ایسا مشترکہ نصاب ہونا چاہئے جس پر انفرادی و اجتماعی تحریکات اور دین کی اشاعت کرنے والے تمام علماء کرام و مشائخ عظام متفق ہوں۔ یہ مشترکہ نصاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں مسلک اہل سنت پر دونوں زبانوں میں ہفتہ وار یا پندرہ روزہ لیکچرز کا انتظام کیا جائے۔ یہاں کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو دین پر قائم رکھنے کے لئے ان کو سیرت رسول اکرمؐ سے روشناس کرائیں ' اپنے گھروں کا ماحول اسلامی بنائیں۔ ویڈیو اور ٹیلی وژن پر گندی اور فحش فلموں سے خود بھی اجتناب کریں ' بچوں کو گھر میں دینی ماحول فراہم کرنا ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے۔

برطانیہ میں مساجد کا نظام

برطانیہ میں مساجد کے انتظام اور نظام کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں قاری محمد امین چشتی صاحب نے فرمایا کہ مساجد کمیٹیوں کے ارکان کے لئے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ مساجد کمیٹیوں کے ارکان کو چاہئے کہ وہ خود کو مساجد کا خادم سمجھیں۔ اپنے خاندانی اختلافات کو مسجدوں میں لانا ' علاقائی یا لسانی امتیازات کو مساجد میں داخل کرنا اور مساجد کے آئمہ کو اپنا ذاتی ملازم سمجھنا مساجد میں پیش آنے والے ناخوشگوار حالات کے کچھ اسباب ہیں۔ علاقے میں جو شخص سب سے معزز اور شریف ہو اس کو مسجد کا متولی بنانا چاہئے۔ پیش امام کا نمازیوں پر بڑا حق ہوتا ہے اس کا احترام کیا جانا چاہئے۔ اگر نمازی اس کی بے ادبی یا توہین کا ارتکاب کریں گے تو ان کی نمازیں باطل اور ناقص ہوں گی۔ امام کو فقہ نے حق دیا ہے کہ وہ نماز کے اوقات اپنی سہولت کے مطابق مقرر کر سکتا ہے لیکن لوگ اپنی مرضی مسلط کرتے ہیں۔ اس صورت حال سے اجتناب اور آئمہ مساجد کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر مساجد کی فلاح اور ماحول کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ علمائے کرام اور آئمہ مساجد کو

Marfat.com

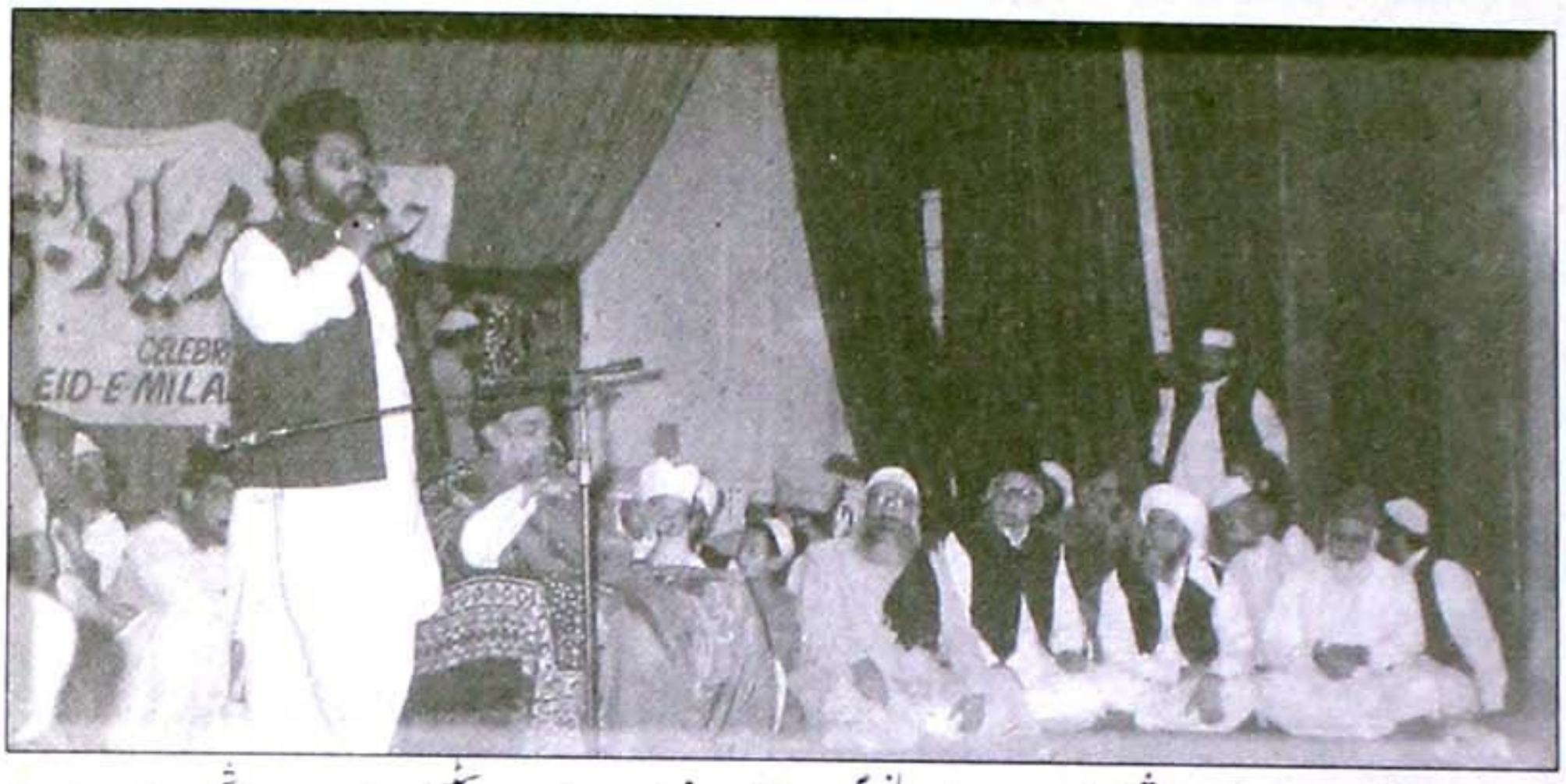

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی جلسہ عید میلاد النبیؐ سے خطاب فرما رہے ہیں۔ سٹیج پر علامہ سید ہاشمی میاں صاحب، مفتی محمد یونس صاحب کاشمیری، قاری علی اکبر صاحب قادری اور دیگر علماء کرام تشریف فرما ہیں



علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی سالانہ جلوس میلاد النبیؐ کے اختتام پر دعا فرما رہے ہیں

بھی چاہئے کہ وہ اپنی علمی وجاہت کو قائم رکھیں، اپنے مرتبے سے فروتر کوئی بات نہ کریں، کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کریں اور اپنے حق یا معاوضے کو بنیاد بنا کر عدالتوں کے چکر نہ لگائیں، خدمت ملت و اخلاص اور تقویٰ کو شعار بنائیں، عزت نفس اور اپنے منصب کا پورا خیال رکھیں اور حق گوئی اور حکمت و دانائی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں، دینی تعلیم کو فروغ دیں اور اپنے کردار کو مثالی بنائیں کیونکہ اسی میں آئمہ کرام، ملت اور دین کی بھلائی ہے۔

صوفیاء کرام کا پیغام

علامہ محمد امین صاحب چشتی نے فرمایا کہ برطانیہ میں محافل، لیکچرز اور تحریروں کے ذریعے صوفیاء

Marfat.com

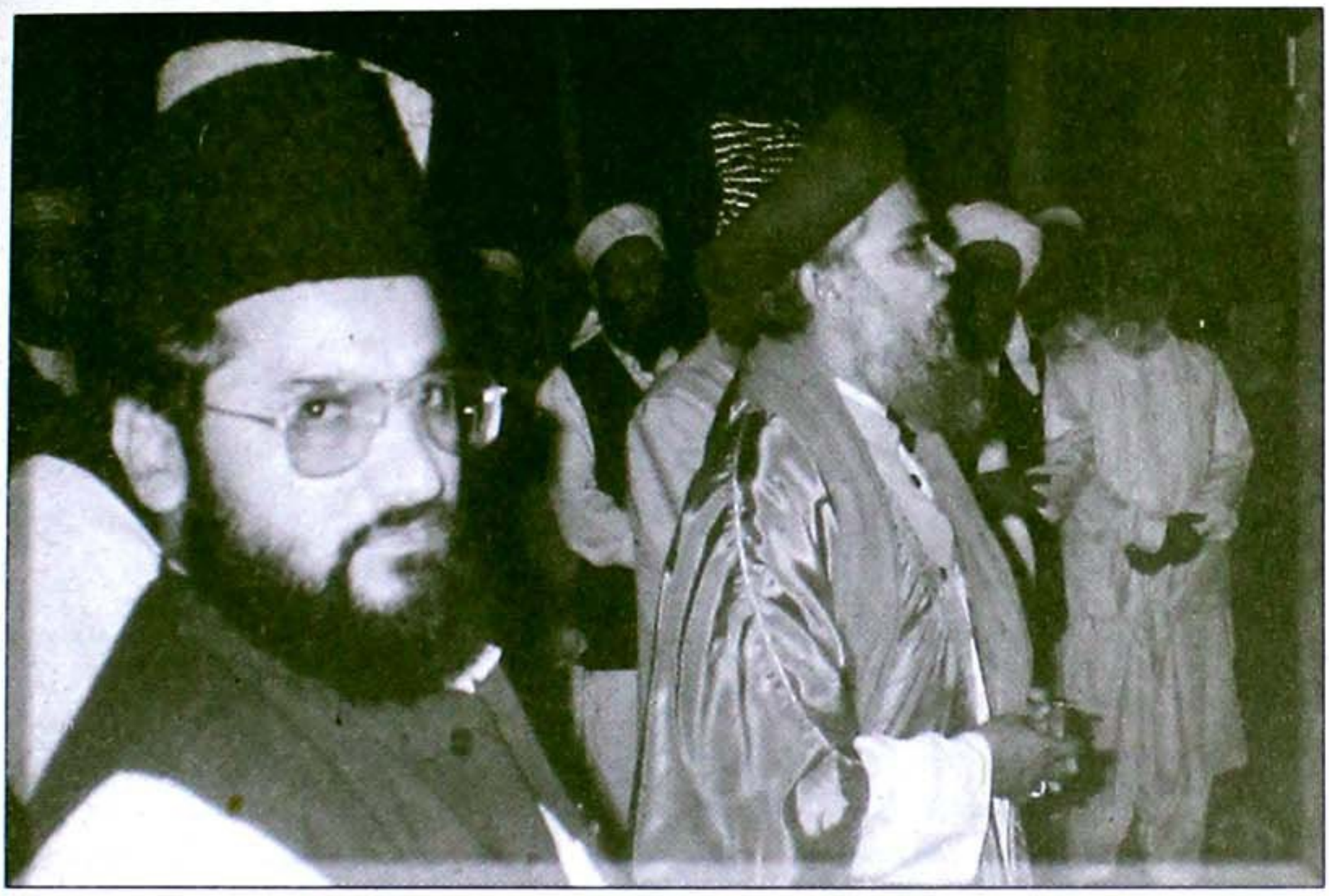

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی ایک کانفرنس کے موقع پر علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب کے ساتھ

کرام کے پیغام کو عوام تک پہنچایا جا رہا ہے' اس پیغام کو عملی شکل میں لوگوں تک پہنچانے کیلئے برطانیہ آنے والے پیران عظام کو چاہئے کہ وہ بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے قول و فعل میں تضاد نہ آنے دیں' اپنے مریدوں کی طرح دوسرے پیروں کے مریدوں کو بھی اہمیت دیں اور ایک دوسرے کے سٹیج پر بلا جھجک جائیں۔ طریقت اور شریعت کے راستوں کو جدا نہ بنائیں' علماء کرام کے ساتھ محبت بڑھائیں' اپنے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے الگ الگ گروپ بنانے کے بجائے انہیں تمام علماء کرام اور صوفیاء عظام کی عزت اور احترام کی تلقین کریں کیونکہ اسی طرح تصوف کے پیغام کو حقیقی معنوں میں آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

اسلامک سنٹر ٹاؤ نسنڈ روڈ ساؤتھ آل

علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی نے جو اسلامک سنٹر اینڈ ماسک ٹاؤ نسنڈ روڈ ساؤتھ آل لندن میں 1984ء سے اب تک امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں' ساتھ ہی ساتھ سلسلہ تبلیغ کو بھی جاری رکھا ہے اور اب تک آپ کی کوششوں سے بہت سے غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے۔ علامہ صاحب نے یہاں اپنی آمد کی ساتھ ہی یہاں کی ایشیائی مسلمان آبادی کو جدید اسلامی خطوط پر منظم کرنا شروع کر دیا تھا۔ نئی نسل میں اسلامی روح بیدار کرنے میں آپ کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں بچے اور بچیاں اسلامک سنٹر سے قرآن مجید کی تکمیل کر چکے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں نوجوان بڑھتے ہوئے آزاد ماحول کی زد سے بچ کر اسلامی دینی شعور سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔ اسلامک سنٹر میں ادائیگی نماز' دینی تعلیم اور درس قرآن کے ساتھ ساتھ عید میلاد النبیؐ' جشن معراج النبیؐ اور

Marfat.com



جلسہ عید میلادالنبیؐ کے موقع پر علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی ' علامہ سعید احمد اسعد '
مولانا قاضی محمد الیاس اور دیگر علماء کرام

عاشورہ سمیت تمام مذہبی ایام کو بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے اور ان مواقع پر شایان شان پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں - اسلامک سنٹر ٹاؤ نسنڈ روڈ ساؤتھ آل کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں مختلف موضوعات پر منعقد ہونے والے پروگراموں میں اہلسنت کے نامور علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما چکے ہیں جن میں سے چند نامور شخصیات کے اسماء گرامی یہ ہیں : علامہ ارشد القادری ' علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ' شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں اشرفی ' غازی ملت علامہ سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی ' پروفیسر شاہ فرید الحق ' علامہ قمرالزماں اعظمی ' علامہ شاہد رضا نعیمی ' علامہ صاحبزادہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی ' صاحبزادہ علامہ سید حامد سعید کاظمی ' پیر سید زاہد حسین شاہ رضوی ' علامہ ظفر محمود فراشوی ' علامہ پیر محمد عبدالوہاب صدیقی ' علامہ محمد عبدالتوب اچھروی ' مولانا محمد صدیق ملتانی ' سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی ' پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ' پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد فیصل آبادی ' صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری ' پیر محمد افضل قادری ' مفتی محمد یونس کاشمیری ' مفتی محمد منیر الزمان چشتی ' علامہ سید محمد یونس شاہ کاظمی ' حضرت خواجہ پیر محمد معصوم آف موہری شریف ' حضرت علامہ پیر ہارون الرشید آف موہڑہ شریف ' پیر اولیاء بادشاہ فاروق موہڑہ شریف ' مفتی محمد شفیع الہاشمی ' قاری خادم حسین چشتی ' پیر سید منور حسین شاہ جماعتی ' پیر سید مزمل حسین شاہ جماعتی ' علامہ مفتی محمد افضل نقشبندی ' علامہ پیرزادہ محمد امداد حسین ' علامہ ابوالنصیر حافظ محمد بشیر چشتی ' پیر فیض علی فیضی ' علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی ' مولانا محمد ابوبکر چشتی ' مفتی محمد سعید قادری ' مفتی غلام نبی فخری ' قاری غلام رسول ' قاری خوشی محمد الازہری ' قاری سید صداقت علی ' قاری خیر محمد چشتی الازہری ' علامہ احمد حسن نوری اور قاری محمد عبدالغنی سعیدی - ان علماء کرام و مشائخ عظام کا اسلامک سنٹر میں تشریف لانا اور پروگراموں میں شرکت فرمانا قاری محمد امین صاحب چشتی کی ذاتی کاوشوں کا نتیجہ ہے -

Marfat.com

صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ



صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ صاحب پر باری تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ آپ برطانیہ کے نہ صرف دینی بلکہ سماجی شعبہ کی بھی غیر متنازعہ اور ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ قدرت نے خوش شکل کے ساتھ خوش گفتار بھی بنایا ہے۔ طبیعت میں ایک باوقار انکساری ہے جو انہوں نے ورثہ میں پائی ہے۔ اپنے علمی و دینی پس منظر، حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری کی خصوصی نظر اور دنیا بھر کے مظلوم

Marfat.com



صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب حضرت ضیاءالامتؒ کا دست مبارک تھامے ہوئے

مسلمانوں کی مدد کے لئے مسلم ہینڈز کے پلیٹ فارم سے اپنی گراں قدر اور ناقابل فراموش خدمات کے باعث صاحبزادہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کا دل مسلمانوں کے درد سے لبریز ہے۔ علوم دین و دنیا پر عبور رکھتے ہیں جبکہ انہیں یورپ میں مقیم مسلمانوں کے مسائل کا بھی گہرا ادراک ہے۔ شاہ صاحب نجیب الطرفین سید ہیں۔ پاکستان و آزاد کشمیر کے مشائخ عظام و پیران کرام میں آپ کے خانوادے کو نہایت عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔

خاندانی و تعلیمی پس منظر کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ وہ 14 جولائی 1961ء کو گوجرانوالہ کے مشہور اور تاریخی قصبہ سوہدرہ شریف میں علمی اور مذہبی طور پر معزز و محترم خاندان کے بزرگ حضرت سید بشیر احمد شاہ صاحبؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کا گھرانہ صرف صوفیوں اور زاہدوں کا گھرانہ ہی نہیں تھا بلکہ ان کے والد گرامی پیر سید بشیر احمد شاہ صاحبؒ تحریک پاکستان کے بھی عظیم مجاہد تھے۔ انہوں نے علاقے میں مسلم لیگی رضا کاروں کو فوجی نظام کے تحت منظم کیا اور قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے آنے والے مسلمانوں کی آبادکاری میں پیش پیش رہے۔ انہوں نے متروکہ املاک میں جو اس وقت تک والد محترم کے کنٹرول میں تھیں، خود مہاجرین کی آبادکاری کرائی۔ 1931ء میں وہ سو مریدوں کے ہمراہ جہاد کیلئے کشمیر روانہ ہوئے تاکہ شہداء سری نگر کا بدلہ لیا جا سکے لیکن گجرات میں ان کو گرفتار کر لیا گیا اور چھ ماہ سزا سنائی گئی۔

صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ میرے والد گرامی صوفی ہونے کے باوجود وسیع ذہن کے مالک تھے۔ ان کا دسترخوان بڑا وسیع تھا۔ مہمانوں کی خود تواضع کرتے، ان کے ہاتھ دھلاتے، ان کے

Marfat.com

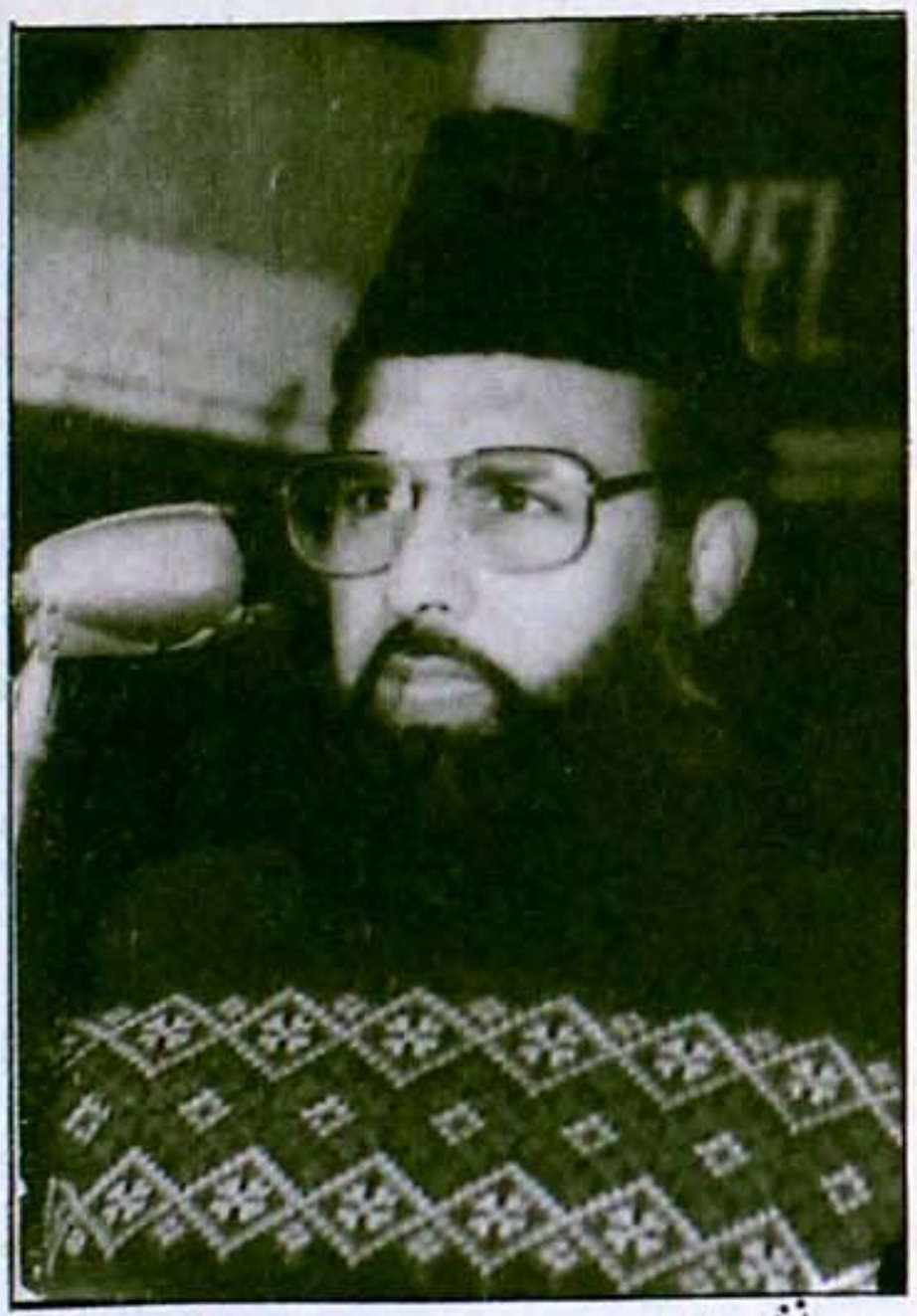

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سہروردیہ سوہدرہ چن پیر شاہ



سید ضیاءالنور صاحب' کوآرڈی نیٹر مسلم ہینڈز پاکستان



حضرت پیر سید بشیر احمد شاہ صاحب سہروردیؒ

قیام کا بندوبست کرتے ۔ ہماری تربیت بھی انہوں نے اس انداز میں کی کہ ہم خود کو صاحبزادگان سمجھ کر غرور و تکبر نہ کرنے لگیں' ہمارے والد گرامی نے اپنی ساری دولت قوم کی خدمت کیلئے وقف کئے رکھی۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے حضور پاکؐ کے طریقوں پر عمل کرنے والے والدین نصیب ہوئے۔ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ہمارے پاس تین گھوڑوں والی بگھی تھی۔ والد صاحب ایسا لباس پہن کر اس پر سوار ہو کر نکلتے تھے کہ لوگ دیکھتے رہ جاتے' آخری وقت میں ہمارے پاس ایک فوجی گھوڑا رہ گیا تھا' لیکن اس کے باوجود ان میں انکساری تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات کے بعد لوگ کہتے تھے کہ ہمیں

Marfat.com



صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب حضرت ضیاءالامت پیر کرم شاہؒ صاحب کے ساتھ

پیر صاحب سے دل سے محبت و عقیدت تھی۔ انہوں نے کوئی دنیاوی ترکہ نہیں چھوڑا جو کچھ تھا ضرورت مندوں کو دے دیا۔ ان کو دولت کی کمی نہیں تھی۔ ہزاروں روپے آتے تھے اور دوسری صبح آنے تک وہ ختم ہو جاتے تھے۔ ایک وقت میں پچاس سے دو سو تک افراد ان کے دسترخوان پر ہوتے تھے۔ علماء کرام ہمارے "گھر تشریف لاتے تھے' وہاں ماہانہ جلسے ہوتے تھے۔ تقریباً" پچاس سال تک انہوں نے دین کی تبلیغ و اشاعت کی 'مسجد کے خطیب رہے لیکن کبھی تنخواہ نہیں لی۔

اپنے والد بزرگوار کی شخصیت کے حوالے سے مزید گفتگو کرتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ میرے والد صاحب دین کے اس حد تک شیدائی تھے کہ تقسیم سے قبل ایک ہندو نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے سٹیج پر کھڑے ہو کر خود اس کو پانی پلایا اور پھر خود پیا' اس طرح انہوں نے لوگوں کو مساوات کا پیغام دیا۔ ان کا چہرہ اتنا خوبصورت تھا جیسا کہ حضور پاکؐ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہوتا ہے جس کے چہرے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آجائے" تو اب بھی مجھے ان کا چہرہ مبارک یاد آتا ہے۔ لوگ ان کے پاس اپنے مسائل لے کر آتے اور آپؒ ان کو تبلیغ کرتے کہ دین کا راستہ کیا ہے' حضور پاکؐ کی سنت مبارک کیا ہے۔ مریدوں کو تعویذ بھی دیتے رہتے اور نعت خوانی کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہتا۔ جب ان کا وصال ہوا تو میری عمر صرف بارہ سال تھی اور میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔

Marfat.com

میں خود کو خوش قسمت ترین انسان سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایسا والد ملا۔ ہم چار بھائی ہیں' دو مجھ سے بڑے ہیں اور ایک مجھ سے چھوٹے۔ میرے والد صاحب کے بعد میرے برادر بزرگ پیر محمد صفی اعظم المعروف پیر سید چن پیر شاہ نے بھی وڈیروں اور ہندوانہ ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے خلاف جو آزادی کے باوجود بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے' جدوجہد کی۔ ان پر مقدمات بھی بنائے گئے لیکن ان کی جدوجہد سے اب کسی میں یہ جرائت نہیں کہ وہ ہمارے علاقے میں کسی پر غلط مقدمہ درج کرا سکے۔

اپنی دینی تعلیم اور شیخ و مرشد حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہریؒ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ بچپن ہی سے یہ بات میرے دل میں تھی کہ دین کا خادم بننا ہے۔ چونکہ والد بزرگوار عوام میں مصروف رہتے تھے اس لئے ابتدا میں برادر اکبر پیر سید چن پیر صاحب نے تربیت کی پھر بعد میں جب میٹرک کے بعد میں بھیرہ شریف میں داخل ہوا تو میری تعلیمی کمی کو حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہریؒ نے پورا کیا۔ ان کا مزاج ایسا تھا کہ جو بھی شخص ان سے ایک دفعہ مل لیتا تھا ہمیشہ کیلئے ان کا ہو جاتا تھا۔ ہم نے صوفیا کرام کی جو صفات کتابوں میں پڑھی ہیں وہ ان کی زندہ تصویر تھے۔ میں نے ان جیسی شفیق ہستی نہیں دیکھی۔ میں پندرہ سولہ سال کی عمر میں میٹرک کرنے کے بعد ان کے پاس پہنچا۔ وہیں سے میں نے بی اے کیا۔ پیر صاحبؒ طالبعلم کو طالبعلم نہیں اپنی اولاد سمجھتے تھے۔ محبت رسولؐ کے بارے میں پتہ چلتا تھا کہ کیا کوئی آپ جیسا عاشق رسولؐ ہو گا۔ شرعی عدالت میں جج تھے تو صرف ایک دن کیلئے تشریف لاتے تھے اور درس دیتے تھے۔ آپ کے تربیت یافتگان دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں وہ عاجزی اور انکساری کو زندہ رکھیں گے۔ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد آیا تو بدقسمتی سے میرا ایک دوست مجھے کاروبار کی طرف لے گیا۔ حالانکہ میرا اصل کام اشاعت و تبلیغ دین تھا لیکن اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بہت چھوٹی عمر میں دنیا کو بہت نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا اور دین کی اہمیت کا پتہ چلا۔ حضرت پیر صاحبؒ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ کاروبار کے بجائے دین کی طرف توجہ دو۔ میں نے ان کی بات نہ مانی تو میرا کاروبار بالکل ختم ہو گیا۔ پھر میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا پروگرام ہے۔ میں نے رونا شروع کر دیا تو انہوں نے اس وقت برکت کیلئے ہاتھ اٹھائے' اس وقت سے لے کر اب تک برکات ہی برکات ہیں۔ جس روز آپ نے دعا فرمائی اس کے دوسرے دن میرا انگلینڈ آنے کا انتظام ہو گیا۔

صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے انتہائی محبت اور احترام کے ساتھ اپنے برادر بزرگ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پیر سید چن پیر شاہ صاحب نے مجھ پر خصوصی توجہ دی اور میں بھی ان کا اتنا ہی احترام کرتا تھا۔ ہماری جرائت نہیں ہوتی تھی کہ ہم اپنی مرضی سے سکول سے چھٹی کر سکیں۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں ابتدائی طور پر اپنے بھائی صاحب کی خصوصی توجہ کا مرہون منت ہوں۔ حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہریؒ کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے مزید فرمایا کہ حضرت صاحب نے تعلیم کے حوالے سے ہم پر خصوصی توجہ دی۔ حضرت پیر صاحبؒ کا مزاج ایسا تھا کہ جو شخص بھی ایک دفعہ ان سے مل لیتا تھا وہ ہمیشہ کیلئے ان کا ہو جاتا تھا۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ جنہوں نے حضرت کرم

Marfat.com

شاہ صاحبؒ کی زیارت کی۔

برطانیہ میں آمد کے حوالے سے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ میں 14 اپریل 1991ء کو برطانیہ پہنچا۔ شروع میں لندن میں ایک اسلامک سنٹر پر خدمات انجام دیں' اسی اثناء میں ملٹن کینز میں جامعہ الکرم میں کانفرنس ہوئی۔ پیر کرم شاہ صاحبؒ بھی تشریف لائے اور وہیں حضرت قبلہ پیر صاحب نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ یا الٰہی میرے سید بادشاہ کو رنگ لانا۔ آج یہ ترقیاں انہیں کی دعاؤں سے ہیں۔ وہیں ڈاکٹر مشرف حسین صاحب سے بھی ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کہ میں بھیرہ شریف جانا چاہتا ہوں آپ میری جگہ نوٹنگھم آجائیں۔ پیر صاحب نے بھی مجھے اجازت دے دی اور میرے لئے دعا فرمائی۔ میں تقریباً" آٹھ نو دن آپ کے ساتھ رہا۔ اس دوران میں ان کا چھوڑا ہوا کھانا کھاتا رہا اس سے بڑی برکت ہوئی اور اس موقع پیر صاحب نے امیر ملت حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کا واقعہ سنایا کہ ایک شخص آپ کے پاس اپنے بچے کو لے کر گیا جسے ٹی بی کا مرض تھا' حضرت صاحبؒ نے تھوڑا سا پانی پیا اور جو بچا وہ بچے کو دے دیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص دوبارہ حضرت صاحبؒ کے پاس آیا اور کہا کہ اس کا بچہ صحت یاب ہو گیا ہے ساتھ ہی اس نے سوال کیا کہ آپ نے پانی پر کیا عمل کیا تھا۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے پانی پر کچھ نہیں پڑھا تھا صرف حضور پاکؐ کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا کہ مومن کے جھوٹے میں شفاء ہے۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے تمہارے بیٹے کو پانی دیا تھا اور ساتھ ہی اپنے آپ کو ٹیسٹ بھی کیا تھا۔

اپنے سلسلہ طریقت کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ میں نے حضرت پیر کرم شاہؒ سے سوال کیا تھا کہ مرید کب ہونا چاہئے تو آپ نے فرمایا تھا کہ لخت حسنین' ساری دنیا گھوم کر شیخ کو تلاش کرو اور جب ملے تو پھر اس سے اس طرح دامن وابستہ کر لو کہ پھر دوبارہ گرنے کا موقع نہ ملے۔ وہ اپنے طلبہ کو بیعت نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی کے جگر گوشے ہیں چنانچہ 1993ء میں ملٹن کینز میں پیرزادہ امداد حسین صاحب کے گھر پر میں نے اور میری اہلیہ نے ان سے بیعت کی۔

ایک اور سوال کے جواب میں صاحبزادہ لخت حسنین شاہ صاحب نے فرمایا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں نے پاکستان میں کوئی دینی خدمت' امامت یا خطابت سرانجام نہیں دی کیونکہ میں کاروبار میں مصروف ہو گیا تھا۔ یہاں انگلستان آکر پہلی مرتبہ امام اور خطیب بنا۔ خطابت اور امامت بہت بڑا اعزاز ہے' یہاں علماء کرام کو کمیٹیوں سے بہت شکایات ہیں لیکن میں خوش قسمت ہوں کہ کمیٹیوں نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا اور کسی شخص نے میرے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہیں کی۔

صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ پہلے ڈیڑھ سال تک مسلم ہینڈز کا کوئی ایمپلائی نہیں تھا۔ میں بھی رضا کارانہ خدمت کرتا تھا۔ مسجد کی امامت اور خطابت سے جو وقت بچتا تھا وہ میں مسلم ہینڈز کو دیتا تھا' جمعہ کی نماز پڑھا کر نکلتا تو سوموار کو چار بجے واپس آتا۔ دوسرے شہروں کے علماء کرام سے رابطے کرتا' عوام سے

Marfat.com

ملتا اور انہیں کام کے سلسلے میں متحرک کرتا۔ ڈاکٹر مشرف صاحب واپس آگئے تو پھر امامت اور خطابت وہی کرتے ہیں 'جب ضرورت ہوتی ہے تو میں کرتا ہوں۔ اس طرح اس وقت سے اب تک دین سے میرا تعلق ٹوٹا نہیں۔

برطانیہ میں تبلیغ اسلام میں علماء کرام کے کردار سے متعلق ایک سوال کے جواب میں صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ دین کی ترویج کے سلسلے میں تمام ممالک کے علماء نے اہم کردار ادا کیا ہے ۔ برصغیر کے لوگ جو یہاں بنیادی طور پر مزدوری کیلئے آئے تھے مشائخ اور علماء کرام نے ان کی توجہ دین کی طرف مبذول کرائی 'لوگوں کو عیدین کے تہواروں کا پتہ نہیں چلتا تھا آج الحمدللہ آپ کو ہر دوسرا آدمی ایسا ملے گا جس نے حج کیا ہوگا' عمرہ کیا ہوگا۔ علماء کرام یہاں مزدوری کر کے ڈھائی تین سو پاؤنڈ ہفتہ کما سکتے تھے لیکن انہوں نے یہ نہیں کیا بلکہ ستر اسی پاؤنڈ ہفتہ وار تنخواہ پر دین کی خدمت کی ۔ علماء کرام اور مشائخ عظام کی وجہ سے یہاں اسلام کی رونق ہے ۔ شروع میں علماء کرام خود ہال بک کراتے تھے 'خود ہی وہاں تقریر کیلئے جاتے ۔ میلوں کا سفر کرتے اور صرف چار آدمی تقریر سننے والے ہوتے تھے ۔ مشائخ عظام اور علماء کرام کی کوششوں سے ہی یہاں لوگ دین کی طرف راغب ہوئے ۔ یہاں برطانیہ میں مسلمان مزدوری کیلئے آئے تھے لیکن جب وہ بڑھاپے کے عالم میں پہنچنے والے تھے تو مرنے سے پہلے انہوں نے یورپ میں اسلام کو مضبوط بنیادوں پر فروغ دیا ۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اب برطانیہ کے ہر شہر میں بے شمار مساجد موجود ہیں جو مسلمانوں کے زندہ ہونے کی دلیل ہیں ۔

برطانیہ کے مسلمان دین سے کس حد تک قریب ہیں ؟ اس سوال کے جواب میں صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ ہم جس معاشرے سے آئے ہیں وہ اور قسم کا تھا۔ اب ہم جس معاشرے میں داخل ہو چکے ہیں یہ اور قسم کا ہے 'الحمدللہ اس معاشرے کے مسلمانوں نے وقت کے تقاضوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے لیکن میں یہ بات پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جتنے باعمل لوگ یہاں ہیں شاید وہ پاکستان میں بھی نہ ہوں۔ یہاں ہم مدافعتی پوزیشن میں ہیں ۔ جہاں پورا معاشرہ مسلمان ہوتا ہے وہاں یہ پہلو اس قدر شدید نہیں ہوتا۔ یہاں میڈیا کا رویہ بھی مخالفانہ ہے ۔ ایسے معاشرے میں رہ کر 'جہاں برائی کو اچھائی سمجھا جائے دین کو بچالینا بہت بڑی بات ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ علماء و مشائخ نے اور تمام مکاتب فکر نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ اگر علماء کرام کی خدمات کا کوئی انکار کرتا ہے تو وہ محسنوں کا انکار کرتا ہے ۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل کے حوالے سے سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ نوجوان نسل کے بارے میں بھی ہمیں صحیح منصوبہ بندی کرنا چاہئے اور نوجوانوں کو اپنی میٹنگز میں شریک کرنا چاہئے ۔ مساجد اور اسلامک سنٹرز کی کمیٹیوں اور تنظیموں میں نوجوانوں کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہئے ۔

بعض جگہوں پر آئمہ مساجد اور مساجد کی تنظیمی کمیٹیوں کے ممبران کے درمیان اختلافات پیدا ہو

Marfat.com



حضرت ضیاء الامتؒ نوٹنگھم میں مسلم ہینڈز کے نئے دفاتر کی افتتاحی تقریب میں اظہار خیال فرما رہے ہیں

جانے کے نتیجہ میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات کے اسباب سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ صاحب نے فرمایا کہ علماء کی نفسیات کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ کمیٹی والے نمازیوں سے امام کی شکایت کرتے ہیں حالانکہ کمیٹیوں کو خود امام سے بات کرنی چاہئے اور علماء کرام سے تعاون کرنا چاہئے۔ جب امام اور کمیٹی میں تعاون ہوگا تو مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔ علماء کرام 80 پاؤنڈ ہفتہ پر کام کرتے ہیں اور انہیں احترام نہیں دیا جاتا جبکہ عام مزدور یہاں تین چار سو پاؤنڈ کما رہا ہے۔ علماء کرام ہر قسم کی قربانی دے سکتے ہیں لیکن اپنی توہین اور بے وقعتی برداشت نہیں کر سکتے۔

صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ کمیٹیوں پر تنقید کرتے ہیں لیکن میری علماء کرام سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اندر اتنی قابلیت پیدا کریں کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ اچھے اور احسن طریقے سے اس مسئلے کو حل کر سکیں۔ جو امام یہ رویہ رکھتا ہے 'کمیٹیاں اس کی محتاج ہوتی ہیں۔ امام کو چاہئے کہ وہ خود کو صرف پانچ وقت کا امام نہ سمجھے بلکہ یہ سمجھے کہ اسے قوم کے ہر طرح کے مسائل کو سلجھانا ہے۔ اسے کسی کمپلیکس کا شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی عزت 'مقام اور معیار کو سمجھنا چاہئے۔

صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے کمیٹیوں کے مسائل کے حوالے سے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مساجد میں جھگڑوں کو ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تمام مساجد کو ٹرسٹ کی شکل دی جائے 'ٹرسٹ ایسے مخلص نمازیوں پر مشتمل ہونا چاہئے جو تعلیم یافتہ بھی ہوں۔ مسجد چلانے کی ذمہ داری ٹرسٹ پر ہونی چاہئے۔ مساجد میں الیکشن سسٹم کو ختم کر دینا چاہئے۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کو عام کرنے کیلئے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں ایک اس سوال کا جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے فرمایا کہ صوفیاء کرام کا پیغام آج بھی لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے اور صوفیاء کرام کا پیغام ہی یورپ کا مستقبل ہے۔ میں خود صوفیاء کے خاندان سے ہوں۔ صوفیاء کا پیغام قرآن و سنت کا پیغام ہے اگر کوئی ان چیزوں سے ہٹ کر دین کی ترویج کرے تو ہم

Marfat.com

اس کو صوفی ماننے کیلئے تیار نہیں۔ ہم اس شخص کو صوفی سمجھتے ہیں جو شریعت پر کامل ہے اور اسلامی احکامات پر چلنے والا ہو۔ صوفی حضور پاکؐ کی چھوٹی چھوٹی سنتوں پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ برصغیر میں حضور خواجہ غریب نوازؒ، حضرت سلطان باہوؒ، حضرت داتا گنج بخشؒ یہ سب عظیم لوگ تھے۔ ان صوفیاء کرام ہی کی وجہ سے لوگ دین کے قریب ہیں۔ حضرت پیر کرم شاہ صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ یہ گورے سب سے زیادہ صوفیاء کرام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوتے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمان نوجوانوں کی دینی تربیت کے سلسلے میں مختلف تجاویز پر روشنی ڈالتے ہوئے صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب یہاں کی نوجوان نسل کی صحیح اسلامی تربیت اس طریقے سے ہو سکتی ہے کہ ایسے علماء آئیں جو انگریزی جانتے ہوں۔ نوجوانوں کی فکر اور رویہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں کا پڑھا لکھا نوجوان سب سے زیادہ احتجاج کرتا ہے اسلئے انہی نوجوانوں سے مدد حاصل کی جائے تو تعلیمی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ بزرگ علما کا احترام بھی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ نوجوانوں کے مسائل کو حل کیا جائے' ہر مسجد میں ایسے نوجوان موجود ہیں جو دین سے محبت کرنے والے ہیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم اپنی مساجد کے تعلیمی نظام کو خود خراب کر رہے ہیں' یہاں کلاسز میں بچوں کی تعداد 25 ہوتی ہے جبکہ ہماری مساجد میں ہر استاد کے پاس پچاس بچے ہوتے ہیں اور وقت صرف ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک سسٹم بنایا جائے کہ ہر عالم کے پاس 20 سے زیادہ طلبہ نہیں ہونے چاہئیں۔ مزید یہ کہ چھوٹے بچوں کو پڑھانے کیلئے لیڈی ٹیچرز ہونی چاہئیں اور نوجوانوں کو پڑھانے کیلئے متحرک کیا جانا چاہئے۔

مسلم ہینڈز

صاحبزادہ سید لخت حسنین صاحب نے برطانیہ میں جوان ہونے والی نئی مسلمان نسل کے حوالے سے فرمایا کہ ہماری نوجوان نسل کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ دنیا میں غربت کا شکار اپنے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کے دگرگوں حالات سے بخوبی وقف ہوں۔ اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے ورثہ کو نہ بھولے ورنہ وہ مغربی تہذیب کی چکا چوند میں اپنا راستہ کھو بیٹھے گی۔ سچا مسلمان وہی ہے جو مسلمان بھائی کے درد کو محسوس کرتا ہے اور مشکل وقت میں کام آتا ہے۔

عالمی سطح پر کام کرنیوالی اپنی فلاحی تنظیم "مسلم ہینڈز" کے حوالے سے صاحبزادہ سید لخت حسنین نے کہا کہ اب یہ مسلمانوں کی بڑی فلاحی تنظیموں میں سے ایک ہے جبکہ اسے قائم ہوئے صرف پانچ سال ہوئے ہیں' علماء کی سرپرستی کی بناء پر اس کو مسلمانوں کی ایک بڑی چیریٹی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ہم کئی اسلامی ممالک میں رفاہی' فلاحی اور امدادی قلیل اور طویل المدت منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ ہم علماء اور دوسری چیریٹیز کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں اس سے دین کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اس لئے یہ دین کو پھیلانے کا بہت اہم طریقہ ہے۔ جہاں جہاں ہمارے منصوبے ہیں وہاں ہم ساتھ ساتھ دینی تربیت کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے کہ قوم نے ہمارے اوپر اتنا اعتماد کیا ہے۔

Marfat.com

پروفیسر حافظ فتح محمد



پروفیسر حافظ فتح محمد صاحب برطانیہ کے ان علمائے اہلسنت میں سے ایک ہیں جنہیں دینی و دنیاوی علوم پر یکساں عبور حاصل ہے۔ وہ گزشتہ کئی برس سے لیڈز مسلم کونسل کے زیر انتظام المدینہ جامع مسجد کے خطیب اور دارالعلوم کے صدر مدرس ہیں۔ پروفیسر حافظ فتح محمد 8 اکتوبر 1942ء کو مقبوضہ کشمیر کے شہر جموں

Marfat.com

کے ایک زمیندار خانوادے میں چوہدری روشن دین کے گھر تولد ہوئے۔ انہوں نے اپنی تعلیم کی ابتداء حفظ قرآن سے کی' ان کے ابتدائی استاد ان کے بہنوئی حافظ عمر دین تھے جو مقبوضہ کشمیر کے ایک گاؤں "برن" کے رہنے والے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اپنے اہل خاندان کے ہمراہ بھکلیان' گوندل کے راستے سیالکوٹ پاکستان پہنچے اور سال' ڈیڑھ سال کے تعلیمی تعطل کے بعد سیالکوٹ ہی میں حافظ عمر دین صاحب سے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ تکمیل حفظ کے بعد انہوں نے دنیاوی تعلیم کا آغاز کیا تاہم سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کی تعلیم بھی جاری رکھی اور قاری عبدالرحمٰن صاحب' استاد الاساتذہ شیخ القرآء قاری عبدالعزیز چشتی صاحبؒ اور اپنے ماموں زادہ زینت القراء قاری محمد حسین صاحب سے فن قراءت و تجوید کے اسباق لئے۔ پرائمری سے لے کر ایم اے تک کے امتحانات اعزاز سے پاس کئے اور وظائف حاصل کئے' آپ نے بی اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں آٹھویں پوزیشن حاصل کی اور 1965ء میں ایم اے انگلش' 67ء میں ایم اے اسلامیات اور 68ء میں ایم اے عربی کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کئے۔ پروفیسر فتح محمد صاحب انگلش میں ایم اے کرنے کے بعد 1965ء ہی میں شعبہ تدریس سے وابستہ ہو گئے اور جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں شعبہ انگریزی کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ 69ء میں ان کی تعیناتی گورنمنٹ کالج شکر گڑھ میں ہو گئی جہاں سے وہ 73ء میں ایم اے او کالج لاہور میں آگئے اور چھ ماہ تک انگریزی پڑھاتے رہے جب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں تعلیمی اداروں کو نیشنلائز کیا گیا تو وہ دوبارہ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ آگئے اور طویل عرصہ تک اس کالج کے شعبہ انگریزی کے سربراہ رہے۔ 1981ء میں جب اسلام آباد میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی قائم ہوئی تو وہ اس کے ساتھ وابستہ ہو گئے اور دو سال تک اس کے شعبہ انگریزی کے سربراہ رہے۔ اکتوبر 84ء میں وہ اعلیٰ تعلیم کیلئے برطانیہ آئے اور یارک (York) یونیورسٹی سے انگلش لینگویج ٹیچنگ اینڈ لنگوسٹکس میں ایم اے کیا۔ انہوں نے نے لسانیات کی تدریس کا کورس بھی امتیاز سے پاس کیا جس کے بعد انہوں نے ڈاکٹریٹ کیلئے کام کا آغاز کیا لیکن خرابی صحت کے باعث انہیں تعلیمی سلسلہ موقوف کرنا پڑا' اور وہ دو سال بعد پاکستان واپس جاکر دوبارہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے تاہم 88ء میں وہ مستقلاً" برطانیہ آگئے اور لیڈز مسلم کونسل کی المدینہ جامع مسجد سے وابستہ ہو گئے' قبل ازیں دوران تعلیم بھی جب وہ پہلی مرتبہ برطانیہ آئے تھے تو اس ادارہ کے ساتھ وابستہ رہے تھے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ آپ نے 1982ء میں مقبوضہ کشمیر کا دورہ بھی کیا تھا۔ جموں شہر کے محلہ سبھاش نگر میں آپ کے والد گرامی نے اپنی وفات سے قبل اپنی ملکیتی زمین پر اپنے ہی خرچ سے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی تھی' اسی سفر کے دوران پروفیسر صاحب سری نگر بھی گئے اور وہاں کے لوگوں' خصوصاً" سکول کے بچوں اور اساتذہ میں پاکستان اور اسلام کی محبت سے بہت متاثر ہوئے۔

پروفیسر صاحب 1983ء میں اپنے ایک شاگرد رشید کی دعوت پر نیویارک امریکہ بھی تشریف لے گئے تھے وہاں آپ نے رمضان المبارک میں جرسی سٹی میں تراویح کی نماز میں قرآن شریف سنایا اور جمعہ کے

Marfat.com

خطبات دئے- آپ کا فرمانا ہے کہ وہاں سیاہ فام نو مسلموں کی اسلام سے محبت اور خلوص دیکھ کر یہ یقین ہوگیا کہ اب اسلام صرف مشرق ہی کا نہیں بلکہ مغرب کا بھی دین ہے اور قرآن حکیم کی پیش گوئی: ہو الذی ارسل رسوله بالهدٰی ودین الحق لیظهره علی الدین کله 9:61 28:49 32:9 پوری ہونے ہی والی ہے- قرآن حکیم میں یہ پیش گوئی تین مختلف مقامات پر معمولی سے تغیر الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے- حافظ صاحب نے بتایا کہ آپ آج کل لیڈز یونیورسٹی میں تفسیر قرآن حکیم کے سلسلہ میں خصوصاً "نظم قرآن" (Coherence) کے بارے میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں- اور ساتھ ہی ساتھ مسجد میں امامت' خطابت اور درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں- آپ کے دونوں صاحبزادے بھی حافظ قرآن ہیں-

پروفیسر حافظ فتح محمد صاحب نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ مجھے شروع ہی سے بزرگوں سے عقیدت رہی ہے اور میرا ان سے گہرا تعلق رہا ہے-سیالکوٹ محلّہ رنگپورہ میں درگاہ نقشبندیہ مجددیہ کے جانشیں حضرت علامہ پیر محمد حسین پسروریؒ سے اور ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے اور جانشین حضرت پیر بشیر احمدؒ سے نیاز مندی رہی- حتیٰ کہ ان کی رحلت (غالباً 1964ء) کے بعد ان کی جگہ مسجد کشمیریاں' رنگپورہ میں جمعہ کی خطابت کے فرائض انجام دئے اور یہ سلسلہ 1964ء سے 1984ء تک یعنی بیس سال جاری رہا-اسی طرح شکر گڑھ میں نامور قانون داں اور سابق وزیر قانون ایس ایم ظفر اور ڈاکٹر ایس ایم اقبال کے والد گرامی سید محمد اشرف شاہ المعروف کشفی شاہ نظامیؒ سے جو شمس العلماء شیخ المشائخ حضرت خواجہ حسن نظامیؒ دہلوی کے پاکستان میں جانشین اور خلیفہ تھے' شرف نیاز رہا اور شکر گڑھ کے قریب چک قاضیاں میں ان کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی لیکن بیعت میں نے ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے دست مبارک پر کی تھی-

برطانیہ آمد کے بعد دینی سرگرمیوں و خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے پروفیسر حافظ فتح محمد نے کہا کہ جب میں 84ء میں یہاں آیا تو نمازیوں کی تعداد بہت کم ہوتی تھی لیکن اب الحمدللہ آٹھ سو کے لگ بھگ افراد نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں جبکہ دو سو کے قریب بچے یہاں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں- بچوں کو قران مجید بھی حفظ کرایا جا رہا ہے' کچھ بچوں نے یہاں سے حفظ قرآن کر لیا ہے اور وہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں-

کیا نئی نسل کی دین سے دوری میں علماء کا انگریزی سے نابلد ہونا شامل ہے ؟اس سوال کے جواب میں پروفیسر فتح محمد نے کہا کہ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ اگر ہم نئی نسل کو انگریزی میں تعلیم نہیں دیں گے تو یہ بچے دینی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکیں گے' ویسے بھی جو قوم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی ہے اس کے بچوں کو زبان کا نقصان ہوتا ہے' افسوسناک بات یہ ہے کہ پاکستان کی طرح یہاں بھی والدین بچوں کی تعلیم میں دلچسپی نہیں لیتے اور نہ ان کی اولاد توجہ دیتی ہے- میں یہاں عصر کی نماز کے بعد قرآن شریف کا درس دیتا ہوں اور اردو اور انگریزی میں تفسیر بیان کرتا ہوں' یہ بہت ضروری ہے کہ ہم دینی

Marfat.com

تعلیمات انگریزی میں دیں ورنہ بات نئی نسل کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔

برطانیہ میں نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے پروفیسر فتح محمد نے کہا کہ علماء کرام انگریزی سے نابلد ہونے کے باوجود بھی نئی نسل کو دین کی طرف راغب کرنے کیلئے کوششیں کر رہے ہیں' انشاء اللہ یہاں نئی نسل کا مستقبل تابناک ہے۔ نئی نسل بھی دین کی طرف راغب ہو رہی ہے اگر اس کا پاکستان سے موازنہ کریں تو تناسب کے لحاظ سے یہاں نماز کے اوقات میں مساجد زیادہ آباد ہوتی ہیں۔ جمعہ کے دن ہماری مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ تاہم نئی نسل میں دین کی محبت کی شمع فروزاں کرنے کے لئے محنت اور شفقت کی ضرورت ہے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اپنی تصنیفی و تالیفی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پروفیسر فتح محمد نے کہا کہ اس سلسلے میں ابھی تک میں نے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ البتہ جب میں ڈاکٹریٹ کیلئے کام کر رہا تھا تو میرے چار پانچ مضامین انٹرنیشنل جرنلز میں شائع ہوئے تھے' حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحبؒ کی خواہش تھی کہ ان کی تفسیر قرآن مجید "جمال القرآن" کا ترجمہ انگریزی میں ہو جائے تو اس ضمن میں میں نے اور کچھ اصحاب نے کوششیں کی ہیں۔ انشاء اللہ اس کا ترجمہ جلد طبع ہو جائے گا۔

پروفیسر حافظ فتح محمد صاحب نے فرمایا کہ لیڈز مسلم کونسل نہ صرف مسجد کا انتظام چلاتی ہے بلکہ مسلمانوں کے دیگر امور اور معاملات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ ملعون رشدی کے خلاف ہم نے بہت کام کیا ہے۔ بوسنیا کی مسلم کمیونٹی اور افغانستان کے زلزلہ زدگان کیلئے بہت سا فنڈ جمع کر کے دیا جبکہ ہم کشمیری مجاہدین کیلئے بھی ہر سال فنڈ اکٹھا کر کے صاحبزادہ سید لخت حسنین شاہ کی سربراہی میں کام کرنے والی تنظیم مسلم ہینڈز یا آل جموں و کشمیر سنی حریت کونسل برطانیہ یا کسی اور مسلم تنظیم کے حوالے سے بھجواتے ہیں۔ سابق وزیراعظم نواز شریف کے خود انحصاری فند کیلئے بھی ہم نے 2 ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے اور ہم عوام سے بھی کہتے رہے کہ وہ ہنڈی کی بجائے بینک کے ذریعے پاکستان رقم بھیجیں اور خود انحصاری فنڈ کیلئے عطیات دیں۔

پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت لیڈز مسلم کونسل کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر حاجی محمد جمیل ملک صاحب ہیں جو ماشاء اللہ معاشیات میں پی ایچ ڈی ہیں' ان کی اکاؤنٹینسی کی اپنی فرم ہے' دین سے بے حد محبت اور ملت اسلامیہ کے لئے کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ جوائنٹ سیکریٹری چوہدری حاجی محمد منیر صاحب ہیں جو شروع ہی سے لیڈز مسلم کونسل سے وابستہ ہیں' پہلے وہ کونسل کے چیئرمین تھے اب جوائنٹ سیکریٹری ہیں' بڑے مخلص اور درد دل رکھنے والے نیک طینت انسان ہیں۔ اس وقت لیڈز مسلم کونسل کے چیئرمین حاجی خواجہ محمد سلیمان صاحب' وائس چیئرمین چوہدری حاجی قربان حسین صاحب اور خزانچی حاجی راجہ محمد عباس صاحب ہیں۔ وہ ان کے علاوہ سب ہی دوست دین کی محبت سے سرشار ہیں اور موجودہ مسجد کا انتظام چلانے اور نئی مسجد کے لئے فنڈز اکٹھا کرنے میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ ہماری

Marfat.com

مسجد میں لیڈز 6'4'3 اور آس پاس کے حضرات جمعہ کی نماز کے لئے خصوصاً" آتے ہیں- پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے لئے بھی ساٹھ ستر افراد ہوتے ہیں- ظاہر ہے کہ لوگوں میں دین کی محبت ہے- یہی محبت ان سے ایک وسیع 'کشادہ اور شاندار مسجد بنانے کا تقاضا کر رہی ہے-

پروفیسر فتح محمد صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں علمائے اہلسنّت 'ان کے ادارے اور مختلف تنظیمیں نئی نسل کو دین کی طرف راغب کرنے کیلئے کوششیں کر رہی ہیں اور اس مقصد کیلئے مختلف مساجد میں مجالس کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ نئی نسل اسلام اور پاکستان کے حوالے سے مکمل آگاہی حاصل کر سکے۔ برطانیہ کی مساجد میں علمائے اہلسنّت کی تعداد سب سے زیادہ ہے 'علمائے کرام اور مشائخ عظام نہ صرف برطانیہ بلکہ سارے یورپ اور امریکہ میں اس مقصد کیلئے کوشاں ہیں کہ لوگوں کو مذہب کی طرف متوجہ کیا جائے ۔ یہاں ہر ہفتے اور اتوار کو اس مقصد کیلئے خصوصی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ شریک ہو سکیں۔

ایک سوال کے جواب میں پروفیسر حافظ فتح محمد نے کہا کہ جس طرح برصغیر میں صوفیاء کرام کی بدولت اسلام پھیلا اسی طرح یہاں پر بھی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ غیر مسلم اسلام کی طرف راغب ہوں 'مختلف مشائخ عظام یہاں وقتاً" فوقتاً" تشریف لاتے رہتے ہین 'بعض مشائخ عظام کے یہاں پر سینٹرز بھی قائم ہیں جہاں ذکر کی محفلیں ہوتی ہیں اور وہ دین کی ترویج و تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں ۔ میرے یہاں آنے کے بعد لگ بھگ چالیس کے قریب مرد و عورتوں نے اسلام قبول کیا ہے ۔ گزشتہ سال لیڈز یونیورسٹی کے چار طالبعلموں نے اسلام قبول کیا 'اس سال وہ عربی کی تعلیم کیلئے مراکش جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ صوفیاء کرام کی محنتوں کا ثمر ہے - الحمد للہ یہاں لیڈز یونیورسٹی کے ایک مشہور مستشرق نے بھی حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے-

مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے بارے میں پروفیسر حافظ فتح محمد نے کہا کہ مساجد میں ناخوشگوار صورتحال پیدا ہونے کی بنیادی وجہ سیاست ہے ہماری کمیونٹی چونکہ مقامی سیاست میں حصہ نہیں لیتی اور زیادہ تر سیاست 'پاکستان یا کشمیر کے حوالے سے کی جاتی ہے یا پھر مساجد کی وجہ سے کسی کو کوئی عہدہ مل جاتا ہے تو اس سے اس شخص کی انا کو تسکین ملتی ہے 'اس میں دیگر عوامل بھی شامل ہیں 'جہالت کے اثرات بھی زیادہ ہیں اور دین کی محبت میں کمی بھی ہے ۔ برادری ازم کے تعصبات بھی ہیں یہ سارے عوامل مل کر صورتحال کو خراب کر رہے ہیں۔

علماء اہلسنّت میں اتحاد و ہم آہنگی کے حوالے سے پروفیسر فتح محمد نے کہا کہ جماعت اہلسنّت سے تعلق رکھنے والے تمام علماء اپنے حلقوں میں بھرپور طریقے سے کام کر رہے ہیں ۔ لیکن عدم اتفاق کی وجہ سے عوام میں غلط تاثر پیدا ہوتا ہے ہماری کوشش ہے کہ علمائے کرام متحد ہو جائیں کیونکہ اتفاق سے کام کرنے میں برکت ہے اور دین کا کام تبھی بہتر طریقے سے ممکن ہو سکے گا جب ہم اپنی ذات سے بالاتر ہو کر خالصتاً" اسلام کیلئے کام کریں گے اور آپس میں رواداری کا مظاہرہ کریں گے ۔

Marfat.com

علامہ محمد نعیم طارق قادری



منہاج القرآن انٹرنیشنل موومنٹ لندن کے امیر علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری اعلیٰ دینی و عصری تعلیم سے بہرہ مند ہیں۔ آپ انتہائی متحرک اور فعال شخصیت کے مالک ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے بانی اور قائد پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے انہیں 1997ء میں سکاٹ لینڈ میں ایک نئے سینٹر کو چلانے کی ذمہ داری سونپی اور پھر 2001ء میں انہیں یو کے میں تحریک کے مرکز یعنی لندن کا امیر مقرر فرمایا۔ علامہ محمد نعیم طارق صاحب پروفیسر صاحب کی شخصیت سے جس قدر عقیدت و محبت رکھتے ہیں اسے الفاظ میں پوری طرح بیان کرنا مشکل ہے۔

Marfat.com

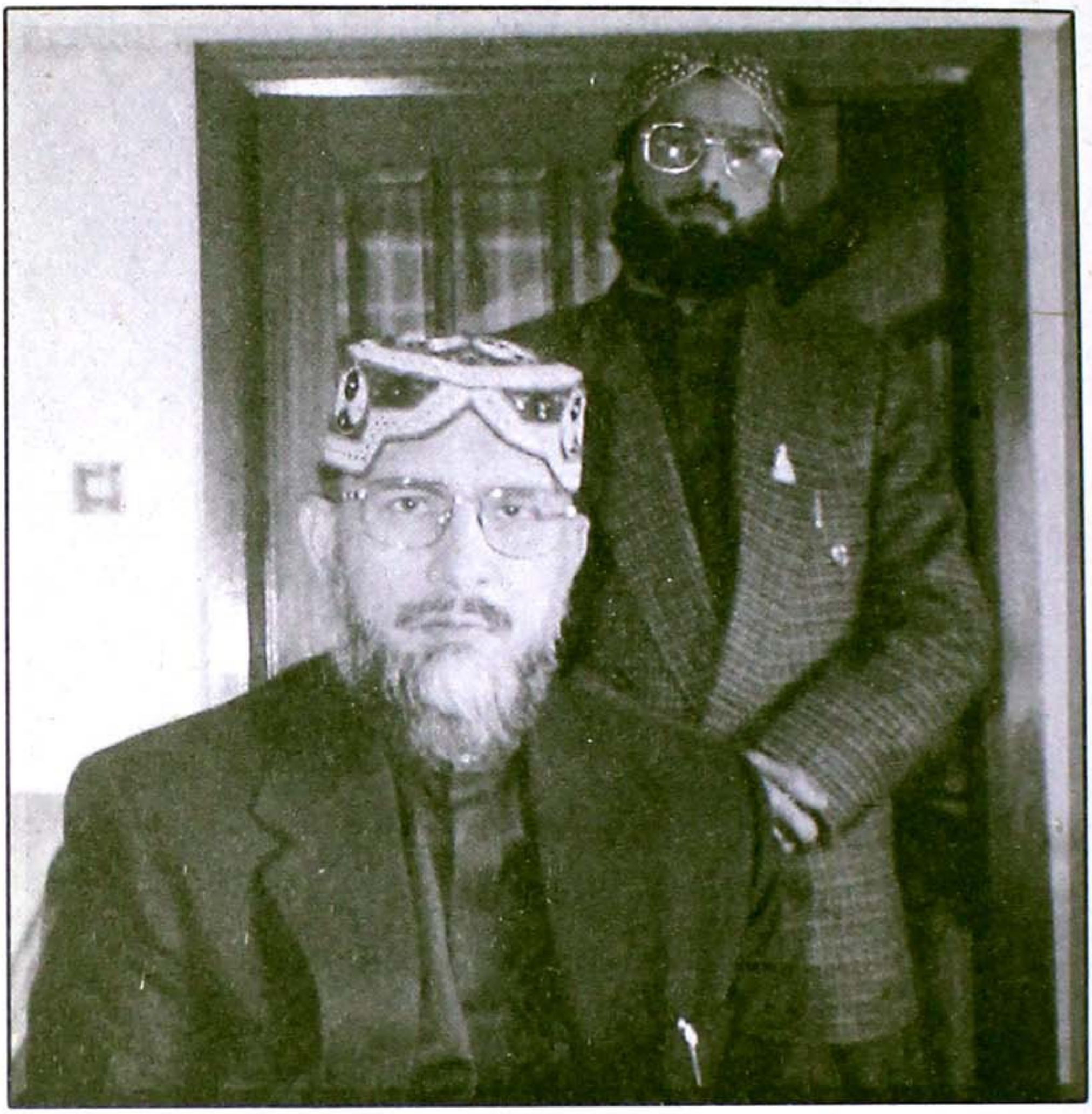

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری 1998ء میں سکاٹ لینڈ میں قائد انقلاب کے ساتھ

علامہ محمد نعیم طارق صاحب یکم جنوری 1968ء کو چک نمبر آر 431/6 تحصیل ہارون آباد ضلع بھاولنگر میں پیدا ہوئے _ آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی حاجی عبدالخالق وڑائچ ہے _ آپ کے آباؤ اجداد جلال پور جٹاں، گجرات سے ہجرت کر کے سرگودھا میں آباد ہوئے، بعدازاں جب انگریز کے دور میں بہاولنگر کے علاقے میں زمینیں آباد ہوئیں تو انہوں نے یہاں آکر زمینیں خرید لیں اور یہیں آباد ہو گئے، ان کا خاندانی پیشہ کاشتکاری ہے _

حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1983ء میں سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن میں سکھر بورڈ سے میٹرک پاس کیا _ میٹرک کے بعد ملتان میں مدرسہ غوثیہ ہدایت القرآن سے تجوید و قراءت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی _ ملتان میں استاذ القراء قاری امام بخش شجاع آبادی اور حضرت مفتی ہدایت اللہ پسروری سے استفادہ علم کیا _ ملتان میں اس ڈیڑھ سال کے قیام کے دوران ہر ہفتے باقاعدگی کے ساتھ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی، شاہ رکن عالم، حافظ شاہ جمال اور دیگر

Marfat.com

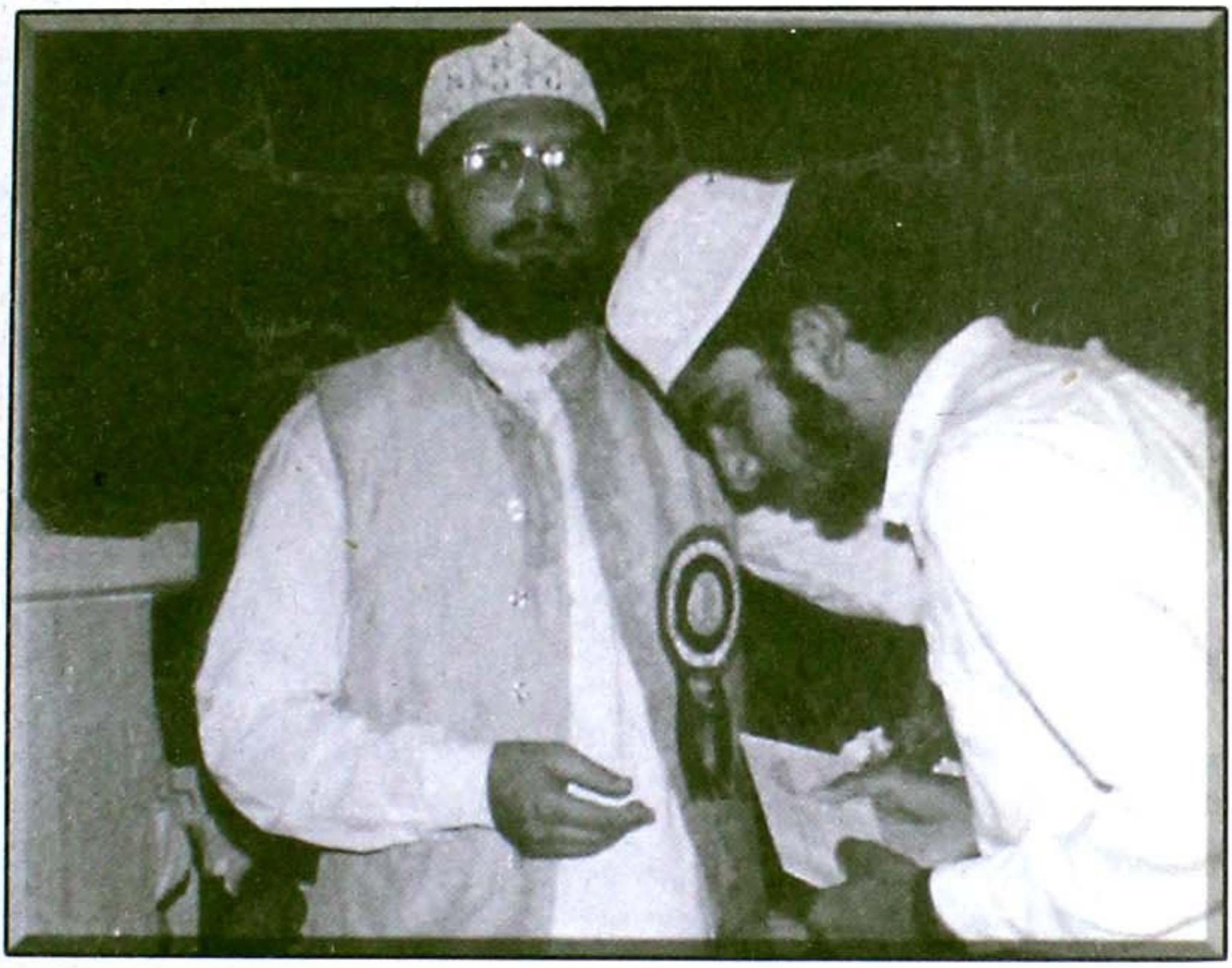

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری جامعہ منہاج القرآن لاہور میں اپنے تعلیمی دور میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے کلاس میں فرسٹ آنے پر انعام لیتے ہوئے

بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا موقع میسر رہا_ اس دوران عید گاہ مسجد میں حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع بھی میسر رہا_ بعد ازاں دستار بندی بھی حضرت غزالی زماں کے ہاتھوں سے ہوئی _ علامہ محمد نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ میں نے مزید دینی تعلیم کے لئے 1985ء میں اس صدی کی عظیم درسگاہ اور اپنی محبوب مادر علمی، منہاج القرآن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا، یہاں پر سات سال تک زیر تعلیم و تربیت رہنے کا شرف عظیم حاصل ہوا_ مادر علمی میں گزارے ہوئے یہ چند سال ہی میری زندگی کا اصل سرمایہ ہیں_ بلاشبہ جامعہ منہاج القرآن ایک بے مثال درسگاہ ہے، جس کے درودیوار اس صدی کے عظیم مفکر، مفسر قرآن، قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم کے فکر اور فیض سے روشن ہیں، جس نے دو صدیوں کے بعد تعلیم و تربیت، کتاب و حکمت، تلاوت و تزکیہ، دین و دنیا اور مذہب و سائنس کو یکجا کر کے جدید و قدیم کو ملا کر شعور کی ایسی روشنی عطا کی ہے جس نے مایوسیوں کے اندھیرے ختم کر کے مسلمانوں کو یقین اور امید کے ساتھ سوئے منزل گامزن کر دیا ہے_ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ 1992ء میں جامعہ منہاج القرآن کے پہلے BATCH میں درجہ اولیٰ میں سند فراغت حاصل کی، اس دوران لاہور بورڈ سے فرسٹ ڈویژن میں ایف اے اور پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کیا_ علامہ محمد نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ قائد

Marfat.com

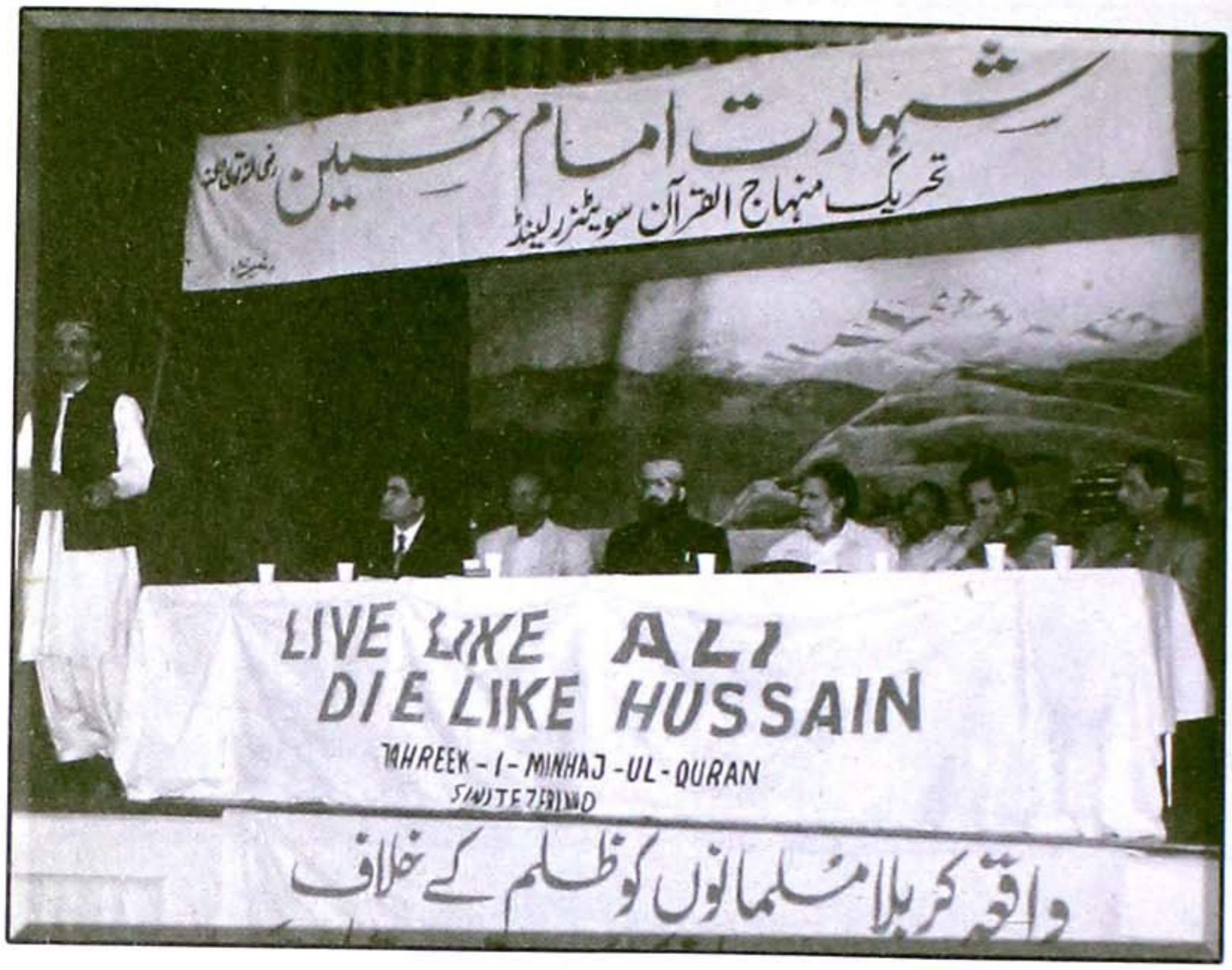

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری 2000ء میں ادارہ منہاج القرآن سوئٹزرلینڈ کے زیر اہتمام
شہادت امام حسینؓ کانفرنس میں

انقلاب پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم کا ادنیٰ سا شاگرد ہونے کی نسبت ایک ایسی عظیم نسبت ہے جس کی وجہ سے ہمارا سر فخر سے بلند ہے، یہی نسبت دنیا و آخرت میں میرا سہارا ہے، کہ بلاشبہ یہ نسبت اس صدی کی عظیم روحانی میں، علمی، فکری اور انقلابی نسبت ہے۔

بیعت اور سلسلہ طریقت کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میرا سلسلہ طریقت قادری ہے، روحانی طور پر اپنے محبوب قائد، عصر حاضر کے عظیم روحانی پیشوا، شیخ الاسلام ،مفکر اسلام، مفسر قرآن پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری سے ہی وابستہ ہوں، اور آپ کی نسبت ہی کو جان، مال اور اولاد، ہر شے سے عزیز تر جانتا ہوں مگر چونکہ قائد انقلاب بیعت نہیں فرماتے، اس لئے قائد انقلاب کے پیرو مرشد قدوۃ الاولیاء، قطب الاقطاب، شیخ المشائخ حضور سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادی کے صاحبزادے حضرت السید محمود محی الدین الگیلانی مدظلہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ حضور سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی کی حیات مبارکہ میں تین مرتبہ بیعت کا موقع ملا، مگر چونکہ قائد انقلاب خود ان کے مرید ہیں اس لئے تینوں مواقع پر ادبا" دل یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ میں بھی اس عظیم ہستی کا مرید ہوں جن کے مرید خود میرے محبوب قائد طاہر القادری بھی ہیں۔ بالفاظ دیگر قائد انقلاب کا پیر بھائی بننے کے تعلق کو دل نے ادبا" قبول نہ کیا۔ چنانچہ بعدازاں حضور قدوۃ الاولیاء کے صاحبزادے کے ہاتھ پر بیعت کی۔

Marfat.com

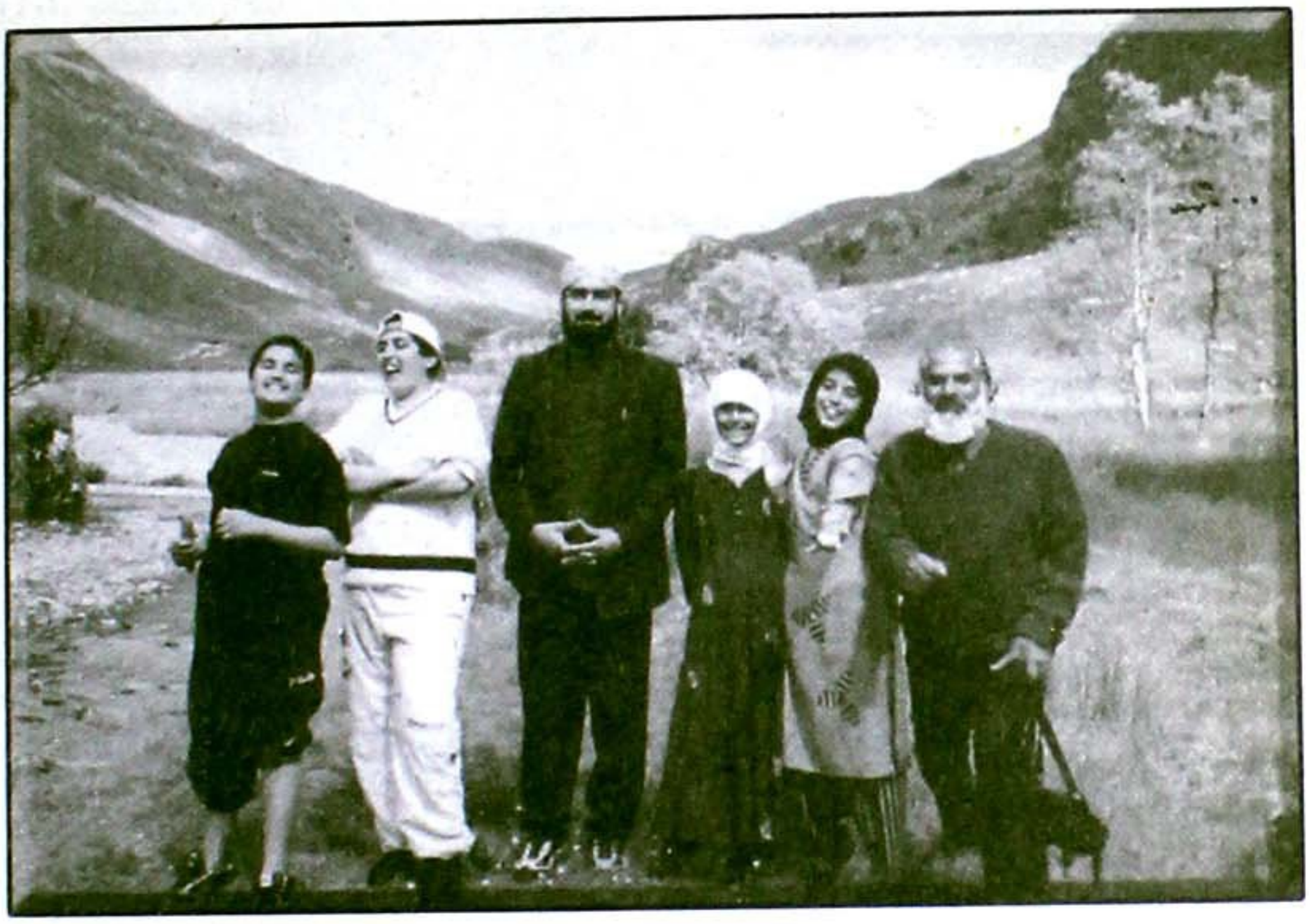

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری 1999ء میں سکاٹ لینڈ (ہائی لینڈز) میں بچوں کے ساتھ سٹڈی ٹور کے موقع پر

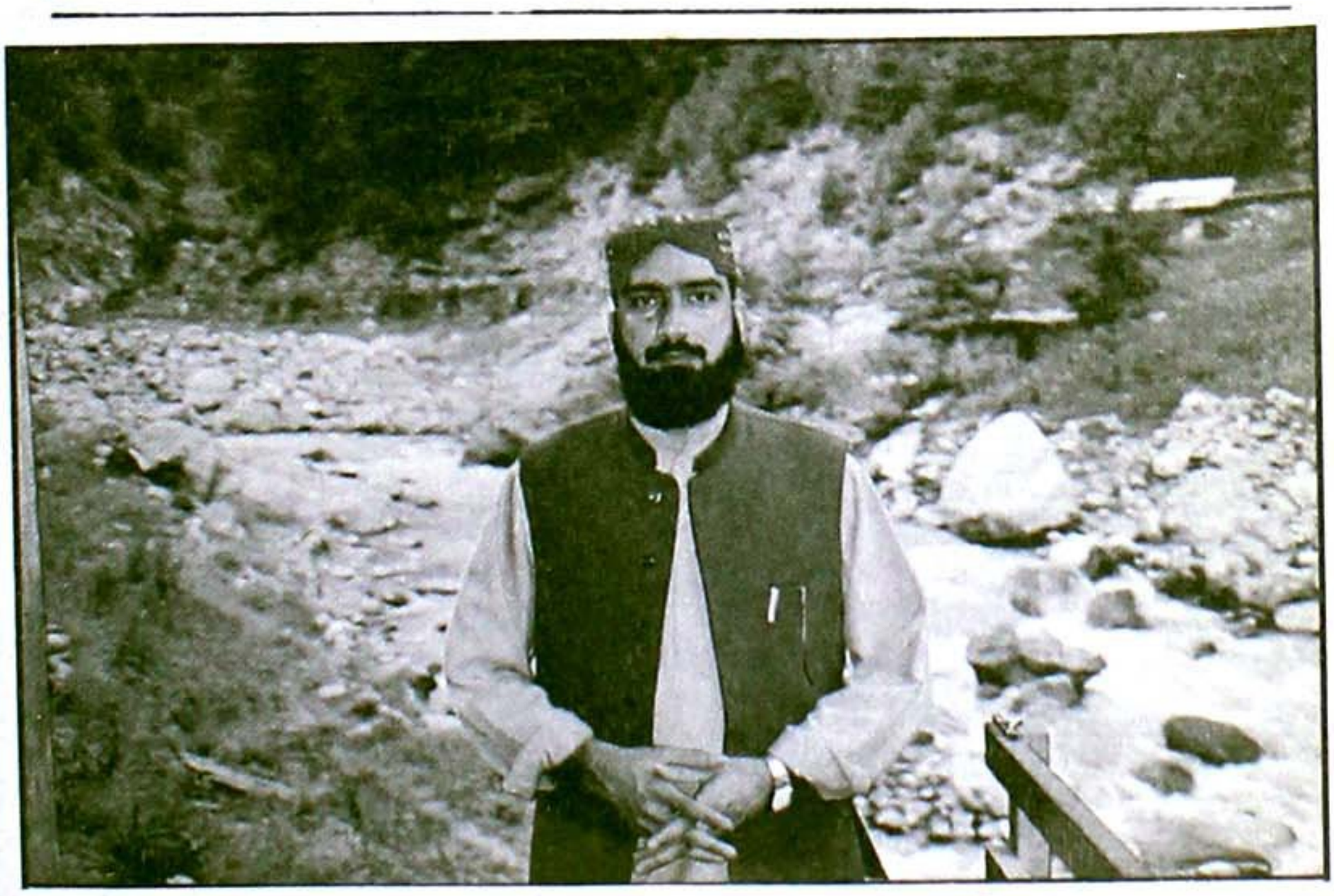

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری 2000ء میں پاکستان آمد پر ناران میں

اپنی تحریکی خدمات کے حوالہ سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ 1992ء میں جامعہ منہاج القرآن سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ایک سال تک پاکستان عوامی تحریک پنجاب کے صوبائی دفتر میں آفس سیکریٹری کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ مئی 1993ء سے 1997ء تک ٹیلی کام بوائز کالج ٹیلی فون فیکٹری

Marfat.com

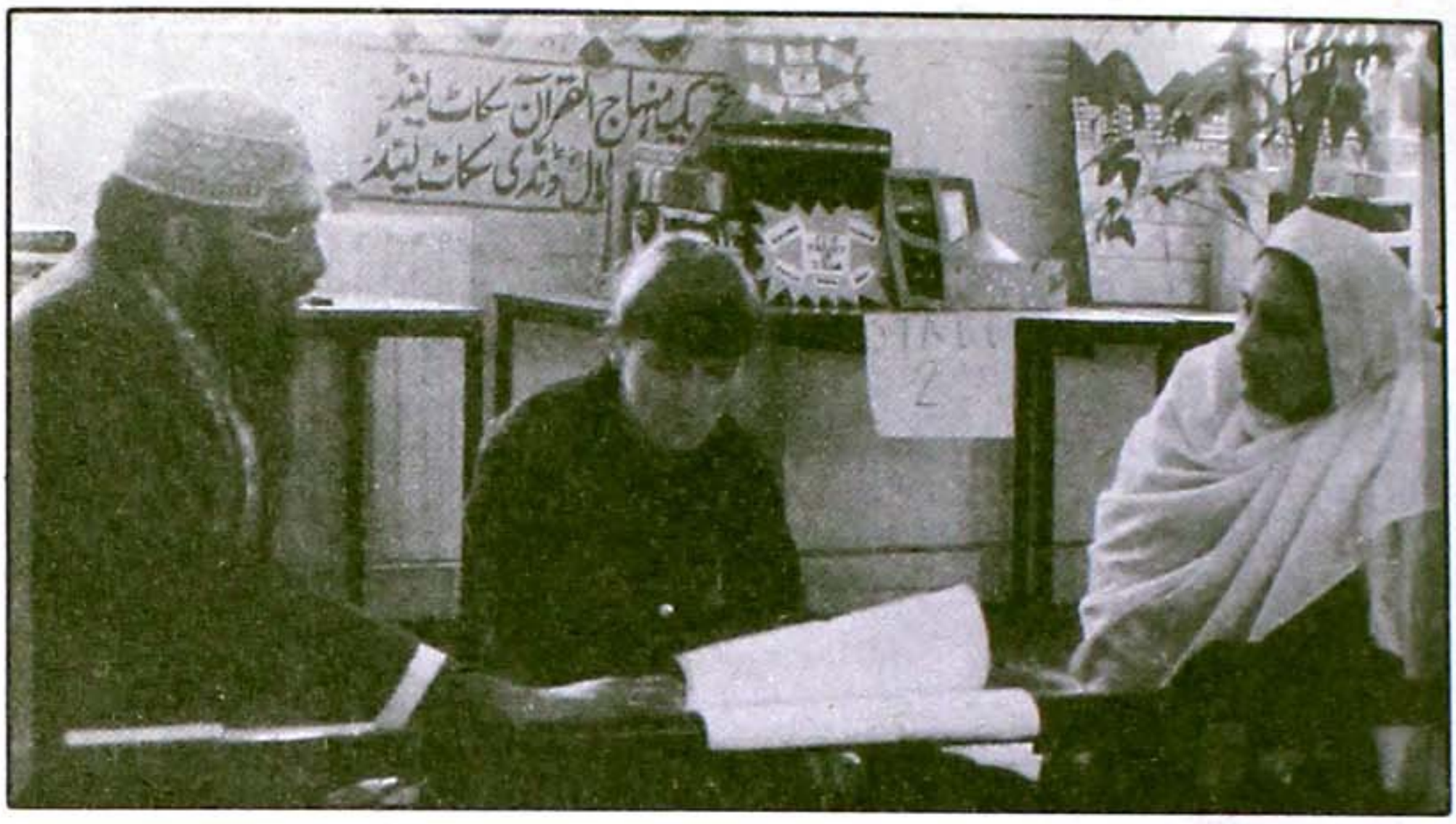

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری ایک سکاٹش خاتون کو مشرف بہ اسلام کرتے ہوئے

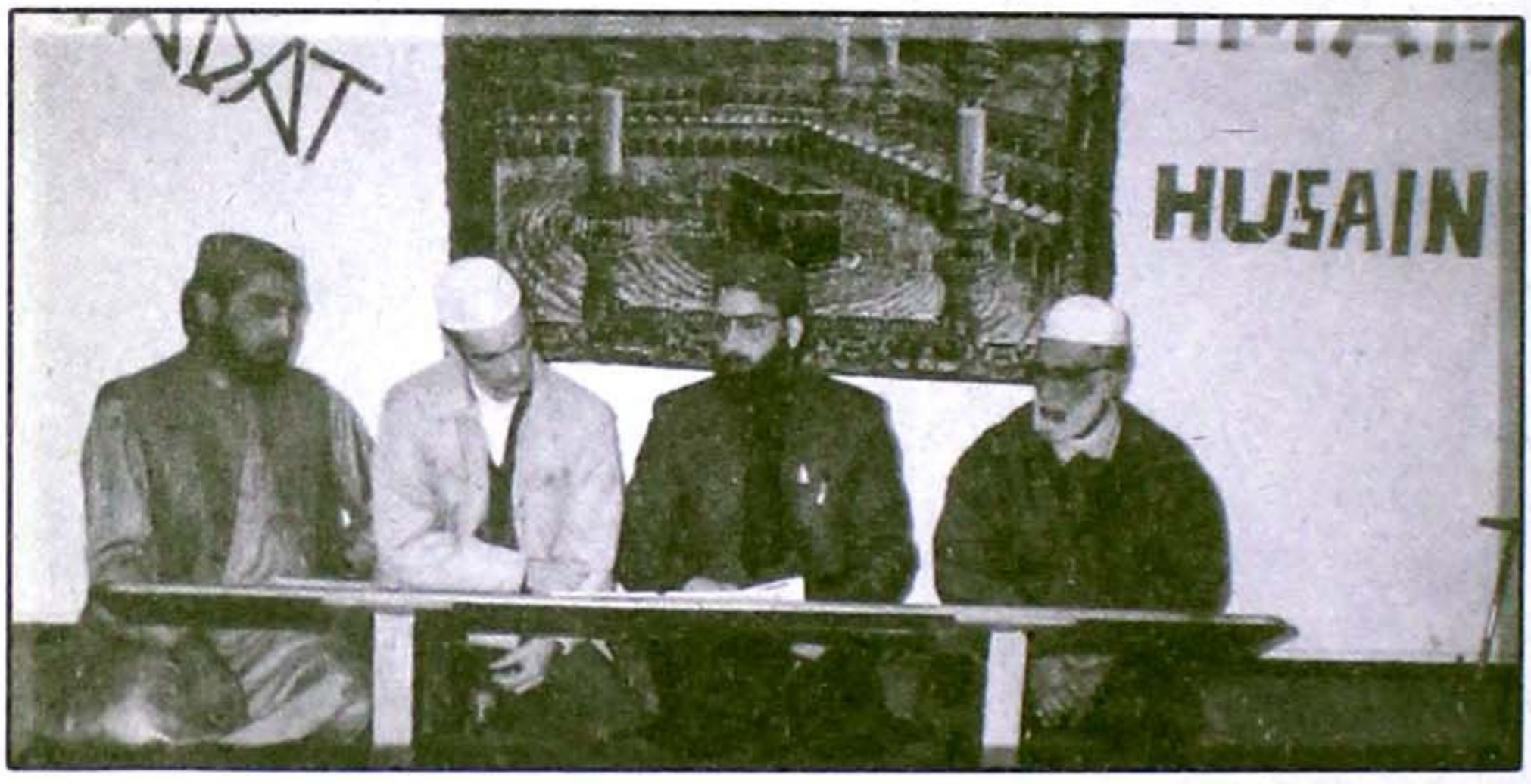

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری 1999ء میں ایک سکاٹش کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے ہوئے جس کا اسلامی نام قائد انقلاب کے نام کی نسبت سے طاہر اسلام رکھا گیا

ہری پور ہزارہ میں بطور لیکچرر کام کیا' اس کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن ضلع ہری پور کے امیر کے طور پر خدمات انجام دیں _ اس دوران تین سال تک شاہراہ ریشم پر واقع ہری پور کی مرکزی مسجد جامع مسجد محمدیہ میں بطور خطیب بھی خدمات سرانجام دیں۔

ہری پور میں اپنے عرصہ قیام کے دوران اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے علامہ نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ 1993ء میں جب حضور قائد انقلاب دامت برکاتہم کی باقاعدہ اجازت سے کام کے سلسلے میں مرکز لاہور سے دور ہری پور جانا پڑا تو اس لمحے مجھے مرکز سے اس ظاہری دوری پر احساس محرومی سا ہوا مگر

Marfat.com

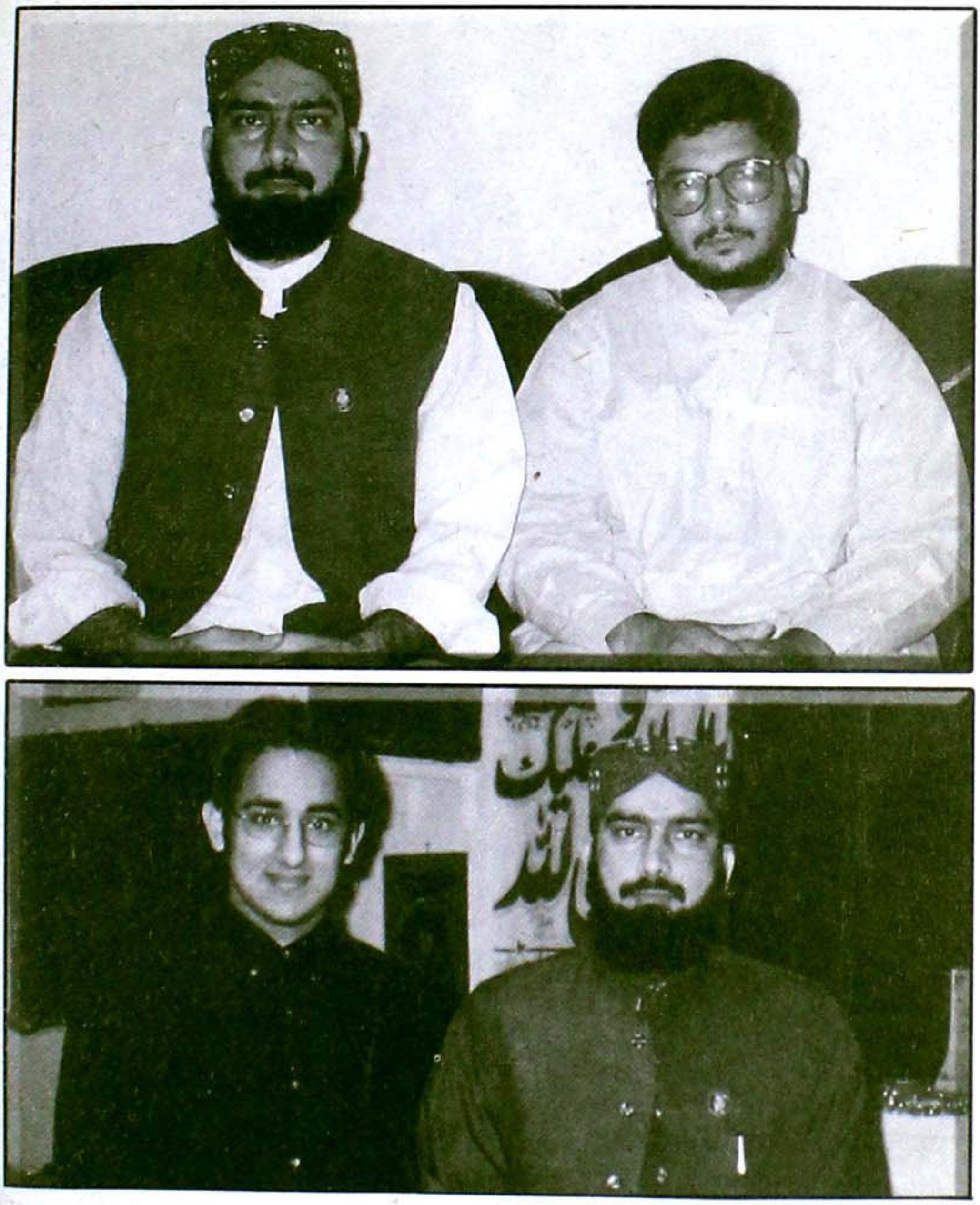

علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری ڈنڈی سکاٹ لینڈ میں مسلم یوتھ لیگ کے ممبر شاہد سردار صاحب کے ساتھ

ہری پور میں چار سالہ تحریکی زندگی میں تحریکی نسبت میں جو استقامت کا فیض ملا وہ بیان سے باہر ہے۔ خاص طور پر جب کبھی ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ اور بالاکوٹ کے دور دراز پہاڑی علاقوں میں جانے کا موقع ملتا اور ان دور دراز دشوار گزار راستوں سے گزر کر دیہاتوں میں جا کر جب وہاں قائد انقلاب کی کتب و کیسٹز کی لائبریریاں قائم دیکھتا تو عقل دنگ رہ جاتی اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے، پھر ان پتھریلے دیہاتوں میں رہنے والے لوگوں کی قائد انقلاب سے محبت دیکھ کر حضور قائد انقلاب کا مقام و مرتبہ اور آپ کے فیوضات کا اندازہ ہوتا اور ان پہاڑی لوگوں کی اس بے پناہ عقیدت کو دیکھ کر قائد انقلاب کی ذات گرامی کے ساتھ میری نسبت کو اور بھی استقامت نصیب ہوتی۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں محض عقیدت نہیں بلکہ

Marfat.com



علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری مئی 2001ء میں لندن میں منہاج سکالرز فورم یو کے کے احباب کے ساتھ

ایک کھلی حقیقت ہے جس کو ایک عالم جانتا ہے کہ جس انداز سے قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دعوت و تبلیغ اور اعلاء کلمتہ اللہ کا کام کر رہے ہیں یہی اس دور کی ضرورت تھی اور ہے' خاص طور پر ویڈیو اور آڈیو کیسٹز کی صورت میں پانچ ہزار سے زائد خطابات کا ذخیرہ ایک تاریخی ریکارڈ اور عظیم کارنامہ ہے_ ان کیسٹز نے دور دراز علاقوں میں گھر گھر علم کا نور پہنچا دیا ہے اور میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جس گھر میں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے کیسٹ دیکھے اور سنے جاتے ہیں وہ گھر ایک مدرسے سے کم نہیں_ ان کیسٹوں کے ذریعے اسلام کی اصل روح لوگوں تک پہنچی ہے' لوگوں میں امت کا درد اور عظمت رفتہ کی بحالی کی فکر پیدا ہوئی ہے_ ان کیسٹوں کا فیض میں نے عملی طور پر دیکھا کہ ان کو سن کر شاہراہ ریشم کے اردگرد واقع ان پہاڑی علاقوں میں بھی عشق مصطفےٰ کی شمع اب پہلے سے زیادہ روشن ہو رہی ہے_ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے ہری پور کی چار سالہ تحریکی زندگی میں عملی طور پر ایک حقیقت کو بڑے قریب سے دیکھا' وہ یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی انقلابی فکر سے وابستہ ہونے والوں میں نوے فیصد نوجوان ہوتے ہیں_ بالخصوص کوٹ نجیب اللہ' گیرخان ٹی آئی پی' عالماں' کھلابٹ' میرپور اور بہت سے علاقوں کے نوجوان آج بھی مجھے یاد آتے ہیں جن کی پیشانیوں پر قائد انقلاب کی نسبت نے امید کی چمک پیدا کر دی تھی۔ قائد انقلاب کے کیسٹ سن کر وہ اپنی مجالس میں دینی و فکری موضوعات پر بات چیت کرتے نظر آتے' بہت سوں کو قائد انقلاب کے سحر انگیز انداز خطابت کا ایسا فیض ملا کہ وہ خود مقرر بن گئے_ قائد انقلاب کے ولولوں اور جذبوں نے ان کو اعتماد کی ایسی لازوال دولت سے نوازا کہ آج وہ بڑے بڑے سٹیجوں پر بڑے بڑے علماء کے شانہ بشانہ زور دار خطابات کرتے نظر آتے ہیں_ یہ تمام

Marfat.com



علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری ڈنڈی سکاٹ لینڈ میں ایک سکاٹش مسلمان کے ساتھ اسلامک سٹڈیز کی ایک کلاس میں

فیوض عملی طور پر دیکھ کر میں اب اکثر اپنے خطابات میں یہ بات علی الاعلان کہا کرتا ہوں اور یہ میرا یقین ہے کہ اگر کوئی توجہ قائم کر کے تنہائی میں قائد انقلاب کا آڈیو یا ویڈیو کیسٹ سنے تو اس کو مرشد کامل کی صحبت کا فیض حاصل ہوتا ہے۔

ہری پور میں منہاج القرآن ماڈل سکولز کے قیام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پاکستانی قوم کے شعور کی بیداری کے لئے جب عظیم الشان تعلیمی منصوبہ کا اعلان کیا تو ہری پور کے نوجوانوں کے تعاون سے ہم نے دو سالوں میں پانچ منہاج القرآن ماڈل سکولز قائم کئے جو کہ نور کالونی، کوٹ نجیب اللہ، کھلابٹ، شکر شاہ روڈ ہری پور اور پنڈ مٹیم کے علاقوں میں قائم کئے گئے۔ علامہ نعیم طارق صاحب نے مزید فرمایا کہ ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان (ٹی آئی پی) ہری پور میں واقع براعظم ایشیا کی ایک بہت بڑی ٹیلی فون فیکٹری ہے، بدقسمتی سے اس فیکٹری کی رہائشی کالونی میں 30 سال سے کبھی باقاعدہ میلاد النبیؐ کا جلوس یا جلسہ نہ ہو سکا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ عرصہ دراز سے TIP کی بڑی مرکزی مسجد و مدرسہ اور دوسری مساجد بھی ان حضرات اور ائمہ و خطباء کے کنٹرول میں تھیں جو میلاد مصطفیٰؐ کے منکر تھے۔ میری ذمہ داری ان دنوں امیر تحریک منہاج القرآن ہری پور کی تھی، جبکہ TIP ہی کے کالج میں میری ملازمت بھی تھی۔ ماہ میلاد کی آمد پر ہم نے ہری پور کے ہر بڑے گاؤں میں ہر سال مشعل بردار جلوس نکالنے کا سلسلہ شروع کیا تھا مگر یہ بات میری طبیعت پر بہت بڑا بوجھ تھی کہ ہری پور کا ایک پڑھے لکھے لوگوں کا علاقہ یعنی TIP کالونی میلاد پاک سے 30 سال

Marfat.com



علامہ محمد نعیم طارق صاحب قادری ادارہ منہاج القرآن لندن میں استقبال ربیع الاول کی تقریب میں میلاد جلوس کی قیادت کرتے ہوئے

سے محروم تھا' چنانچہ میں نے احباب سے مشورہ کیا اور کئی اجلاس کرنے کے بعد رکاوٹوں کے باوجود منہاج القرآن کے زیر اہتمام TIP میلاد کمیٹی قائم کر دی _ TIP کے اس وقت کے جنرل مینجر سے پروگرام کی اجازت چاہی مگر انہوں نے اجازت نہ دی اور حتیٰ کہ پروگرام میں شرکت کی دعوت کو بھی مسترد کر دیا' مگر میں نے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے ساتھیوں کے تعاون سے بلاخوف پروگرام کا اعلان کر دیا اور 30 سال کے بعد وہ دن بھی آیا کہ منہاج القرآن کے زیر اہتمام TIP کالونی میں مشعل بردار جلوس بھی نکلا اور عظیم الشان محفل میلاد بھی ہوئی _ الحمدللہ کہ 1995ء کے بعد یہ سلسلہ خیر آج تک جاری ہے _ اس پروگرام کے بعد مجھے جنرل منیجر کی طرف سے تحریری چارج شیٹ دی گئی مگر ایسے مشکل موقعوں پر قائد انقلاب کی پرعزم شخصیت کی توجہ سہارا عطا کرتی رہی _ حضورؐ کے میلاد کے صدقے سے اور منہاج القرآن کی نسبت کے طفیل سب مشکلات آسان ہوتی گئیں _ علامہ صاحب نے بتایا کہ ہری پور کے عرصہ خدمت کے دوران انہوں نے علاقے میں محبت و عشق رسولؐ کے فروغ کے لئے منہاج نعت کونسل قائم کی جو کہ آج بھی ہری پور میں فروغ نعت اور فروغ عشق مصطفیٰؐ کے لئے منظم طور پر کام کر رہی ہے _ منہاج نعت کونسل ہری پور کے قابل ذکر نعت خوان حسان ہزارہ عبدالخالق صاحب' شوکت رشید صاحب اور صداقت حسین صاحب ہیں _ صداقت حسین صاحب نے اس کام کو مزید آگے بڑھا کر گیر خان میں منہاج نعت اکیڈمی قائم کی اور مشتاق مونن میوزک ٹیچر(INSTRUCTOR)سے مل کر بچوں کا ایک گروپ بنایا ہے' وہ اب تک نعتوں کے چار بہت خوبصورت والیوم ریلیز کر چکے ہیں _

علامہ محمد نعیم طارق صاحب نے ہری پور کے حوالے سے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ہری پور کے بے شمار ساتھی قابل ذکر ہیں جن کا تعاون ہری پور میں مجھے حاصل رہا اور جو آج تک مشن کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں' میں ان میں سے چند کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں _ بزرگوں میں حاجی عبدالرحمٰن (سورج

Marfat.com

گلی)، علامہ غلام سرور (کھلابٹ) اور حاجی محمد ارشاد (نور کالونی)، جوانوں میں حافظ وقار احمد اور اعجاز احمد (کوٹ نجیب اللہ)، غلام رضا صاحب (تلوکل)، خالد اقبال جدون (سرائے صالح)، لیاقت علی (میرپور کابلاں)، حبیب الرحمٰن (عالماں)، محمد الیاس (ٹی آئی پی) _ ان کے علاوہ ہری پور میں منہاج القرآن کے ایسے بے شمار کارکنان ہیں جن کا بھرپور تعاون مجھے حاصل رہا اور جو آج تک مصطفوی انقلاب عظیم کی جانب رواں دواں ہیں، میں ان کے جذبوں کو سلام کرتا ہوں _

ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ ان کی دو تالیفات "الاربعین فی ادب و تعظیم سیدالمرسلینؐ" اور "الاربعین فی فضائل اولیاء و الصالحین" ہیں لیکن ابھی دونوں غیر مطبوعہ ہیں-

برطانیہ آمد اور یہاں اپنی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اگست 1997ء میں قائد انقلاب نے مجھے سکاٹ لینڈ (یو کے) میں ایک نئے سینٹر پر ذمہ داری سونپی، سکاٹ لینڈ میں ساڑھے تین سال تک امیر تحریک منہاج القرآن کے طور پر خدمات سرانجام دیں، اس دوران جامع مسجد بلال ڈنڈی میں امامت و خطابت اور سکاٹش اسلامک اینڈ کلچرل سینٹر ڈنڈی میں تدریس کے فرائض انجام دئے- 11 اپریل 2001ء کو قائد انقلاب نے سکاٹ لینڈ سے ٹرانسفر فرما کر ادارہ منہاج القرآن لندن مرکز پر ذمہ داری سونپی- آج کل ادارہ منہاج القرآن لندن میں امیر تحریک منہاج القرآن لندن کے طور پر تحریکی اور دینی خدمات سرانجام دے رہا ہوں _ اس ادارہ کو ادارہ لندن کی تنظیم چلاتی ہے _

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ نعیم طارق صاحب نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ برطانیہ میں مسلم کمیونٹی نے بہت سی مساجد اور مدرسے قائم کئے ہیں، مگر اثر مساجد میں کام کا انداز بالکل روایتی اور رسمی سا ہے _ (الاماشاء اللہ)، جہاں اگر کچھ تلاوت کا کام ہے تو تزکیہ کا کوئی ماحول نہیں ہے، اگر تعلیم ہے تو تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے _ برطانیہ اور یورپ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں اسلامی اقدار کے فروغ اور نئی نسل کو اسلام کی جانب راغب کرنے کے لئے عام روایتی اساتذہ کی بجائے پڑھے لکھے، روشن خیال اور تربیت یافتہ اہل علم اساتذہ اور مذہبی راہنماؤں کی ضرورت ہے _ خاص طور پر یہاں آنے والے اکثر ائمہ و اساتذہ کے انگریزی زبان نہ جاننے کی وجہ سے نوجوان نسل میں اسلامی فکر صحیح معنوں میں منتقل نہیں ہو رہی، یہ واقعتاً ایک بہت بڑی کمی ہے تاہم منہاج القرآن اس کمی کو پورا کرنے میں ہر جگہ کوشاں ہے _ منہاج القرآن اپنے سینٹرز پر تلاوت کے ساتھ ساتھ تزکیہ اور ذکر کے ساتھ ساتھ فکر کا نظام بھی دیتا ہے _ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسجد اور ہر ادارے کو بہتر سے بہتر انداز میں اسلام کا کام کرنے کی توفیق فرمائے اور اسلام کو برطانیہ و یورپ میں اور ترقی عطا فرمائے _ آمین بجاہ سیدالمرسلینؐ-

Marfat.com

علامہ جنید عالم قادری

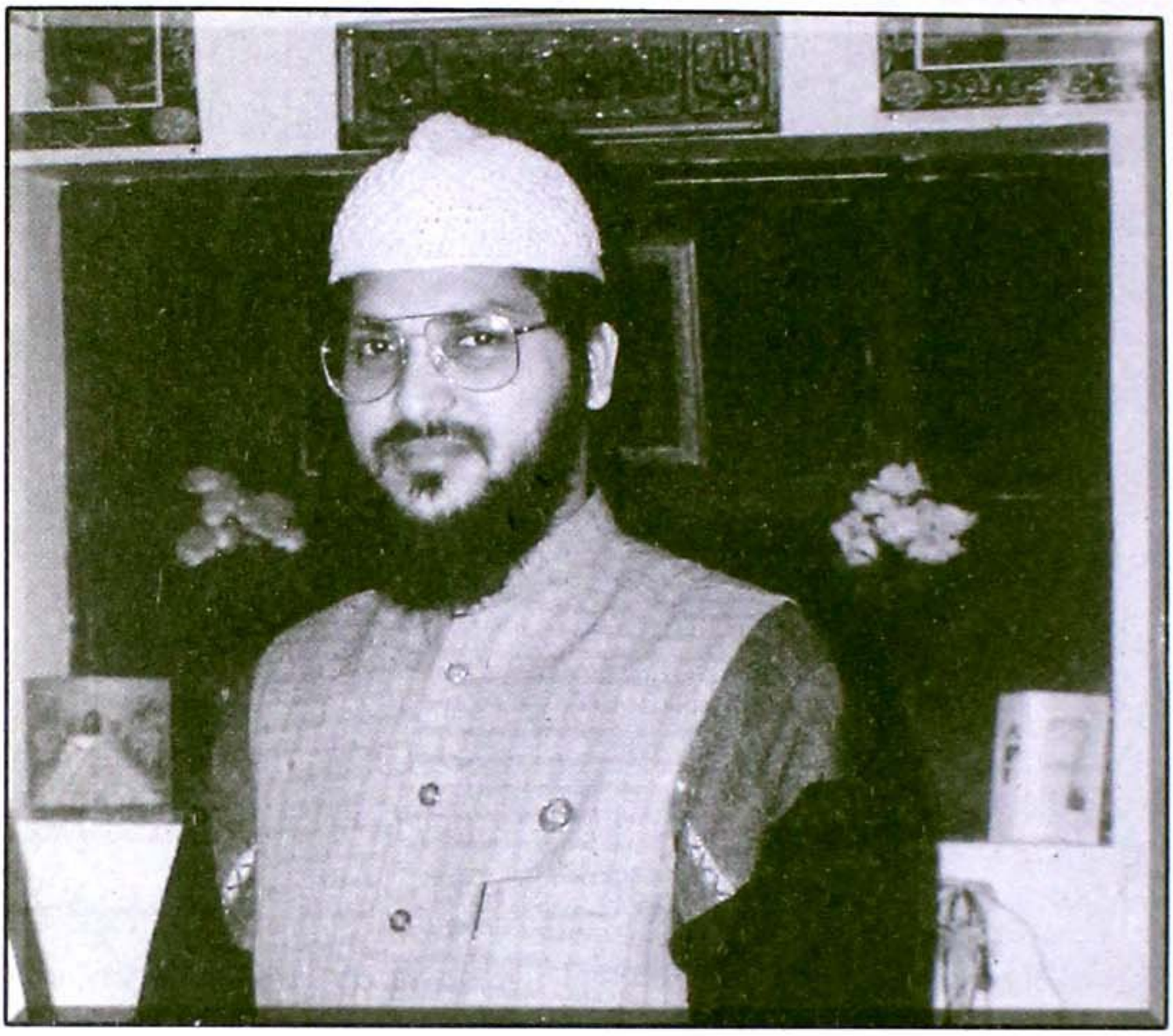

پیکر صبرو رضا، مرقع صدق و صفا، بے باک اور نڈر، منکسر المزاج اور ہر دلعزیز، علامہ جنید عالم صاحب قادری صرف عالم دین اور معلم ہی نہیں بلکہ ایک انتہائی متحرک سیاسی اور تحریکی شخصیت ہیں جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے صرف پندرہ سال کی عمر میں کراچی میں 1977ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں جے یو پی کے پلیٹ فارم سے انتہائی سرگرم اور بھرپور حصہ لیا جس کے نتیجہ میں آپ گرفتار ہوئے اور آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں - 1984ء میں پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے مشن اور ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر تحریک منہاج القرآن سے وابستہ ہوئے اور آج تک اسی سے وابستہ ہیں - تحریک منہاج القرآن سندھ کے سابق جنرل سیکریٹری اور پاکستان عوامی تحریک سندھ کے سابق جوائنٹ سکریٹری علامہ جنید عالم صاحب قادری آج کل سنی حنفی جامع مسجد رضا بلیک برن (انگلینڈ) میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں - اس مسجد کا شمار برطانیہ کی چند ابتدائی مساجد میں ہوتا ہے -

اپنے ابتدائی حالات اور خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ جنید عالم صاحب نے فرمایا میری پیدائش 1962ء میں کراچی میں ہوئی - نسباً" راجپوت فیملی سے تعلق ہے جبکہ نسبتاً" قادری ہوں -

Marfat.com

والد مرحوم کا تعلق علی گڑھ سے تھا جبکہ والدہ مرحومہ ضلع بلند شہر کے ایک نواحی قصبہ کسیر کلاں سے تعلق رکھتی تھیں - تقسیم ہند کے بعد والد ماجد مرحوم دلدار خان صاحب قادری کراچی میں آباد ہوگئے اور یہیں انہوں نے شادی کی - ابتدائی چند سال سخت معاشی مراحل سے گزارے 'بعد ازاں انہوں نے 1964ء میں پلاسٹک فیکٹری کی بنیاد رکھی - اپنی محنت اور ایمانداری اور خلوص کے باعث انہوں نے نہ صرف معاشی طور پر بلند مقام حاصل کرلیا بلکہ سماجی اور فلاحی حوالے سے بھی ان کا نام زبان زدعام ہو گیا - 1969ء میں والد ماجد جے یو پی سے وابستہ ہو گئے اور بہت جلد اپنی خدمات اور مالی قربانیوں کے باعث حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ کے دست راست شمار کئے جانے لگے - جمعیت علماء پاکستان کے تمام مقتدر علماء کرام سے ان کے بے حد قریبی تعلقات تھے -علماء کرام کے اکثر گھر آنے جانے کی وجہ سے دین سے تعلق 'علماء کی محبت اور مسلک کی تڑپ ہماری فیملی کا طرہ امتیاز بن گیا - (جناب دلدار خان صاحب قادری مرحوم کا مزید مفصل تذکرہ اس کتاب میں ان کے دوسرے صاحبزادے علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری کے مضمون کے ساتھ میں شامل ہے)-

حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ جنید عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ میں نے ابتدائی تعلیم مقامی گورنمنٹ سکول (کورنگی) میں حاصل کی 'اس کے بعد 1978ء میں گورنمنٹ کمپری ہینسو ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کے بعد اردو سائنس کالج گلشن اقبال کراچی میں پری میڈیکل سائنس میں داخلہ لیا - کالج میں طلبہ تنظیموں کی سرگرمیوں میں حصہ لیا لیکن میں خود کسی تنظیم کا حصہ نہ بنا - ایف ایس سی میں مطلوبہ نمبر نہ ملنے اور روڈ ایکسیڈنٹ کے باعث تعلیمی تسلسل قائم نہ رہ سکا اور والد کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہو گیا-

سیاسی سرگرمیوں کے حولے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں جبکہ میری عمر صرف پندرہ سال تھی 'میں نے جے یو پی کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا اور احتجاجی ریلی میں شرکت کے باعث گرفتاری پیش کی - انہوں نے مزید فرمایا کہ مرحوم جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کے بعد جب سیاسی جماعتیں کالعدم ہو گئیں تو والد ماجد نے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور چند ساتھیوں کے تعاون سے اس کی تعمیر کا بیڑہ اٹھایا 'بعد ازاں مسجد سے ملحقہ پلاٹ ہر ایک سیکنڈری سکول اور ہسپتال تعمیر کرایا - یہ تینوں بڑے پروجیکٹ والد صاحب کے انتقال کے بعد دلدار خان میموریل ٹرسٹ کے زیر اہتمام انتہائی کامیابی سے چل رہے ہیں -

تحریک منہاج القرآن سے اپنی وابستگی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ جنید عالم صاحب نے فرمایا کہ 1984ء میں نوجوان نسل کے نمائندہ قائد بانی و سرپرست اعلیٰ تحریک منہاج القرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب مدظلہ جب پہلے ماہانہ درس قرآن کے لئے کراچی تشریف لائے تو جامع مسجد رحمانیہ طارق روڈ کراچی میں درس کے انتظامات میں حصہ لینے کا موقع ملا اور سیکوریٹی کے جملہ انتظامات کی نگرانی کی - پہلے ہی پروگرام نے مجھے قائد انقلاب کی سحر انگیز شخصیت کا گرویدہ بنا دیا اور یوں ان کی

Marfat.com



پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب مصطفوی انقلاب کانفرنس کے موقع پر دعا فرما رہے ہیں۔ علامہ جنید عالم صاحب قادری (بائیں جانب) دعا میں شریک ہیں

قربت کے حصول کے لئے دینی علوم کا شوق دل میں مچلنے لگا۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں 1985ء میں اتفاق اسلامک اکیڈمی ماڈل ٹاؤن میں داخلہ کے لئے اپنے چھوٹے بھائی علامہ حافظ محمد اشفاق عالم قادری کے ہمراہ لاہور آیا جہاں ایک سخت تحریری امتحان کے بعد ایک انٹرویو سے بھی گزرنا پڑا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے تمام امیدواروں کا خود انٹرویو کیا۔

علامہ صاحب نے بتایا کہ تمام طلبہ 1987ء میں اتفاق اسلامک اکیڈمی سے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور منتقل ہو گئے۔ 1992ء میں میں نے درس نظامی مکمل کیا اور دورہ حدیث و تفسیر کے ساتھ سند فراغت حاصل کی۔ ساتھ ہی ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں بی اے کا امتحان پاس کیا' پھر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ادارہ میں اپنی دیگر ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ زمانہ طالب علمی میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں آخری دو سال تدریسی امور سرانجام دئے جبکہ چار سال تک بطور صدر مدرس اور دو سال بطور ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ

Marfat.com

انتظامی عہدوں پر بھی فائز رہا۔ مجھے طلبہ کی ادبی تنظیم بزم منہاج کی بنیاد ڈالنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور میں پہلا صدر منتخب ہوا۔

تحریک منہاج القرآن میں کراچی میں اپنی انتظامی ذمہ داریوں اور پاکستان عوامی تحریک سندھ میں اپنی سیاسی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ جنید عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ لاہور میں کم و بیش آٹھ سال تک بھرپور تعلیمی و انتظامی دور گزارنے کے بعد میں 1992ء میں کراچی منتقل ہو گیا اور تحریک منہاج القرآن میں بحیثیت ناظم دعوت و تربیت کراچی اپنی عملی ذمہ داریوں کا آغاز کر دیا۔ 1992ء ہی میں مجھے پاکستان عوامی تحریک (پی اے ٹی) سندھ کے جوائنٹ سیکریٹری کی اضافی ذمہ داری بھی دیدی گئی جس کی وجہ سے پورے صوبے کے طوفانی دوروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پہلے قومی انتخابات میں PAT کی غیر متوقع ناکامی کے باعث سیاسی کارکن اور عہدیدار مایوسی کا شکار تھے' یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا' ہر چہرے پر سوالیہ نشانات تھے' اس مرحلے پر ڈویژن اور اضلاع کی سطح پر مسلسل تربیتی کیمپ رکھے گئے جس کے نتیجہ میں کارکنوں اور عہدیداروں کا کھویا ہوا اعتماد پھر سے بحال ہو گیا اور خدشات' بدگمانیوں اور منفی پروپیگنڈے کے تمام اثرات آہستہ آہستہ زائل ہو گئے۔ پھر دوسرے قومی الیکشن میں کراچی ضلع شرقی سے پاکستان عوامی تحریک کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت سے کاغذات نامزدگی داخل کئے لیکن تحریک کی طرف سے انتخابات سے بائیکاٹ کے باعث الیکشن سے چند دن قبل کاغذات نامزدگی واپس لے لئے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1994ء سے ستمبر 1997ء تک تحریک منہاج القرآن صوبہ سندھ کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ یہ وہ دور تھا جب شہر کراچی بالخصوص اور پورا صوبہ سندھ بالعموم آگ اور خون کی لپیٹ میں تھا۔ اغوا برائے تاوان اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں عام تھیں' سیاسی مخالف دھڑے اور ایجنسیاں نوجوانوں کو کھلے عام گولیوں کا نشانہ بنا رہی تھیں۔ اس پر آشوب دور میں کراچی کے مسائل کے حل کرنے کے لئے ہفتہ امن کے نام پر میں نے تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین سے ملاقاتیں کیں اور کراچی کے مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنے کے لئے کھلا تبادلہ خیال کیا۔ بعد ازاں منہاج القرآن علماء کونسل کے پلیٹ فارم سے ہوٹل پلازہ انٹرنیشنل میں کراچی امن کانفرنس کے نام سے ایک شاندار کانفرنس منعقد کی جس میں تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے علاوہ 600 جید علماء کرام نے شرکت کی۔ اس موقع پر قائد انقلاب مدظلہ نے کراچی کے مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی اور تمام مسائل کے حل کا ایک جامع پلان پیش کیا۔

علامہ جنید عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن اور قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہر سطح پر محسن اہل سنت' مجدد دین و ملت' اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ کی علمی' فکری' تحقیقی اور مسلکی خدمات کا ہمیشہ برملا اعتراف کیا ہے لیکن بعض معاندین اوائل دور ہی سے قائد انقلاب کے خلاف اعلیٰ حضرت کی مخالفت' ہمسری یا علمی برتری کا پروپیگنڈہ کرتے رہے ہیں۔ اس سازش کا پردہ چاک کرنے اور اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ہوٹل جیز انٹرشینل

Marfat.com

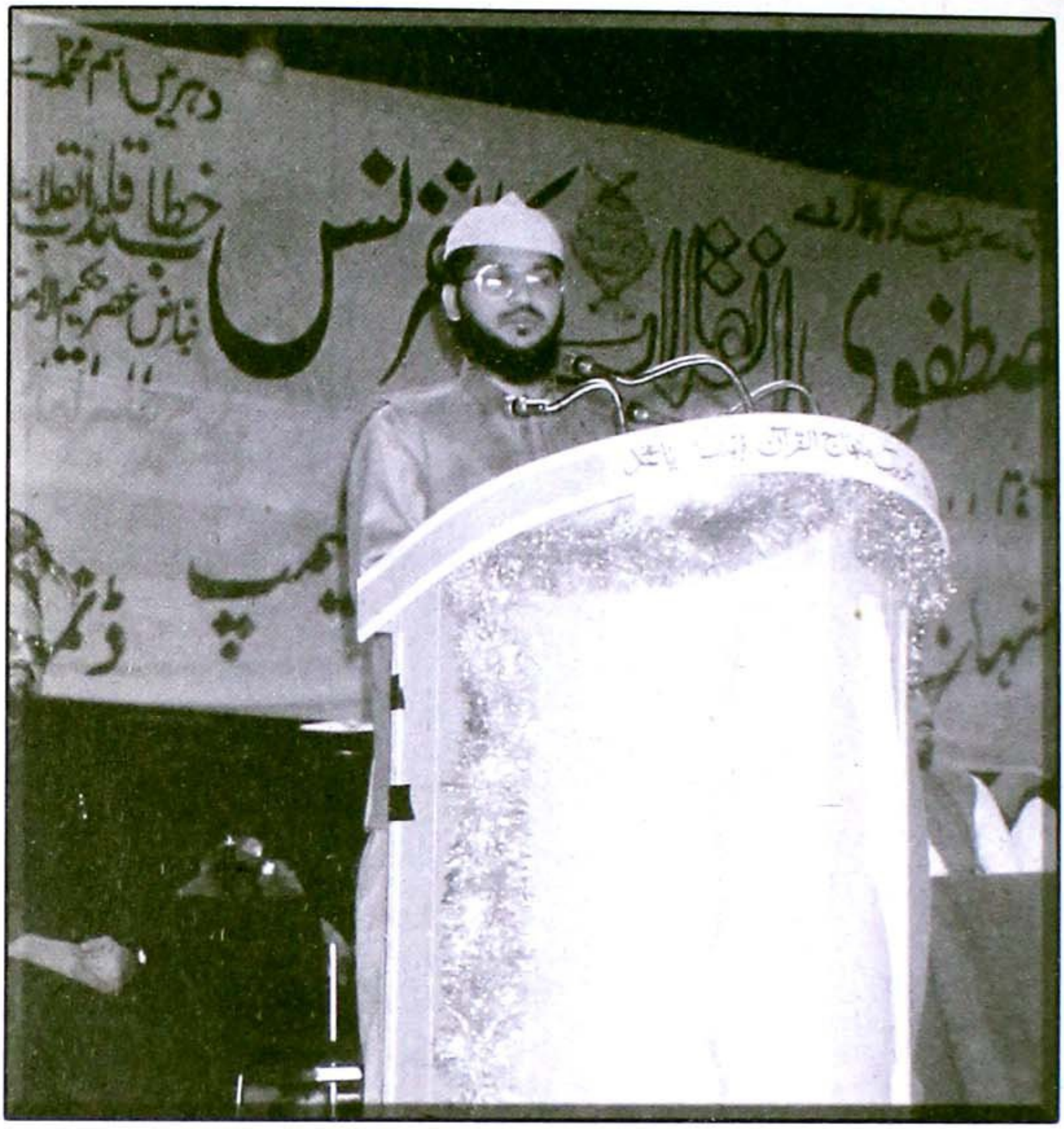

علامہ جنید عالم صاحب قادری ڈنمارک میں مصطفوی انقلاب کانفرنس سے خطاب فرما رہے ہیں

میں منہاج القرآن علماء کونسل کے پلیٹ فارم سے "رضوی کانفرنس" منعقد کی جس میں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی کے علاوہ دیگر اکابر علماء کرام نے شرکت کر کے اعلیٰ حضرت کی خدمات کا اعتراف کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

بیعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1986ء میں لاہور سے کوئٹہ جا کر پیر طریقت' رہبر شریعت' شہزادہ غوث الوریٰ سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری البغدادیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

برطانیہ آمد اور یہاں اپنی دینی خدمات کے بارے میں علامہ جنید عالم صاحب نے فرمایا قادری کہ مجھے ستمبر 1997ء میں اسلامک سنٹر ریڈہل (سرے) کی دعوت پر برطانیہ آنے کا اتفاق ہوا جہاں میں نے تین سال تک خطابت' امامت اور تدریس کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ بعد ازاں میں جامع مسجد رضا ایکرنگٹن (لنکا

Marfat.com



علامہ جنید عالم صاحب قادری کی شادی پر لی گئی تصویر (دائیں طرف سے) علامہ محمد صادق صاحب قریشی، علامہ محمد رمضان صاحب قادری، صاحبزادہ حسین محی الدین قادری، علامہ جنید عالم صاحب قادری، علامہ محمد اشفاق عالم صاحب قادری اور علامہ سہیل احمد صاحب صدیقی

شائر) منتقل ہو گیا جہاں 18 ماہ خدمات سرانجام دیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ پانچ ہزار سے زائد مسلم آبادی والے اس ٹاؤن میں کوئی فل ٹائم اسکول نہیں تھا، میں نے اس پروجیکٹ پر کام کرنے کا اعلان کیا تو عوام نے اسے کھلے دل سے سراہا لیکن کمیٹی کے چند ایسے افراد جو علماء کی عوامی پذیرائی کو ناپسند جانتے تھے اور جو انہیں صرف نمازوں اور دو گھنٹے کی بچوں کی کلاس تک محدود رکھنا چاہتے تھے، اس راہ کی دیوار بن گئے، لہٰذا اختلافات میں پڑنے اور کسی قسم کے لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے میں مسجد نے کمیٹی کے جملہ احباب کے ساتھ میٹنگ کر کے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا - اب میں سنی حنفی جامع مسجد رضا بلیک برن میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں-

ایک اہم سوال کے جواب میں علامہ جنید عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ ریڈہل (سرے) ایکرنگٹن اور بلیک برن (لنکا شائر) میں عملی خدمات سرانجام دینے اور وہاں کے ماحول کو انتہائی قریب سے دیکھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یورپ میں مسلمانوں نوجوان نسل کو مکمل تباہی سے بچانے اور غیر مسلموں تک دین اسلام کی حقانیت پہنچانے کے لئے ہمیں درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دینی ہو گی:

- ہر بڑے ٹاؤن کی سطح پر فل ٹائم گرلز اور بوائز سکول کھولے جائیں-
- مساجد میں تعلیمی معیار کو بہتر کیا جائے - قرآن مجید ناظرہ تجوید کے اصولوں کے مطابق پڑھایا جائے اس کے علاوہ عمر کے حساب سے بچوں کے لئے نصاب تیار کیا جائے جس میں عقائد، فقہ، تصوف، حقوق اللہ، حقوق العباد اور اردو کو بطور خاص شامل کیا جائے-
- تنظیم المدارس اور وفاق المدارس کے طرز کا تعلیمی بورڈ بنایا جائے جو اس سے رجسٹرڈ شدہ مساجد

Marfat.com

اور دیگر اداروں میں بیک وقت امتحان کی صورتحال کو کنٹرول کرے۔

○ یوتھ کے ٹریننگ یونٹس بنائے جائیں جن کی سرپرستی بزرگ اہل علم و حلم فرمائیں تاکہ ڈور ٹو ڈور کنولیسنگ کی جاسکے۔

○ والدین بچوں کی صحیح اسلامی نشوونما کے لئے گھروں کے ماحول کو اسلامی شعائر کا نمونہ بنائیں۔

○ ٹیلی وژن سے چھٹکارا حاصل کیا جائے یا اس کا استعمال اچھے مقاصد کے لئے کیا جائے۔ مثلاً "نعت خوانی، قوالی، خطابات، اور دینی و تاریخی معلومات وغیرہ۔

○ والد صاحبان جب بچوں کو چھوڑنے کے لئے یا لینے کے لئے مسجد آتے ہیں تو بسا اوقات عصر یا مغرب کا وقت ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا انہیں چاہئے کہ بچے کے ہمراہ جماعت سے نماز پڑھ کر جائیں۔

○ علماء کرام محض تبشیر پر گزارہ نہ کریں بلکہ تنزیر بھی بیان کریں تاکہ عوام میں خدا خوفی اور بارگاہ الٰہی میں جواب دہی کا تصور پیدا ہو۔

○ ماہانہ گیارہویں شریف کے پروگرامز میں اردو و پنجابی کے ساتھ انگلش سپیکر کا بھی اہتمام کیا جائے تاکہ نوجوان بھی پروگراموں میں جوق در جوق شریک ہوں۔

○ ہر چھوٹے بڑے پروگرام میں تبرک و لنگر کے اہتمام سے پرہیز کیا جائے اور عوام کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ وہ محض اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کی خاطر پروگراموں کو کامیاب کریں۔

○ ان پروگراموں کے لئے جمع ہونے والے چندے کو فروغ تعلیم اور بچوں کی ذہنی نشوونما اور حوصلہ افزائی پر خرچ کیا جائے۔

○ مسلک حق اہلسنت کی سائنسی اور جدید تحقیقی بنیادوں پر پیش کیا جائے۔

○ دنیاوی قوانین سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے عطا کردہ قانون کے ادب و احترام کا تصور پیدا کیا جائے۔

○ مساجد کمیٹیوں میں پڑھ لکھے افراد کو منتخب کیا جائے اور ان میں نوجوانوں کو نمائندگی دی جائے۔

○ علماء کو ذاتی ملازم سمجھنے اور ان پر غیر ضروری پریشر ڈالنے کے بجائے انہیں عزت و وقار دیا جائے تاکہ یہاں کے نوجوان بھی مستقبل میں اس شعبہ میں آنے میں فخر محسوس کریں۔

گفتگو کے آخر میں علامہ جنید عالم صاحب قادری نے فرمایا کہ اگر مذکورہ بالا تجاویز پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یورپ کے ماحول میں رہتے ہوئے ہم اپنی اسلامی شناخت قائم نہ رکھ سکیں۔ یہ عمل اگرچہ دشوار ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ یہ موجودہ وقت کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس چیلنج کا کس طرح مقابلہ کرتے ہیں؟

Marfat.com

علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی

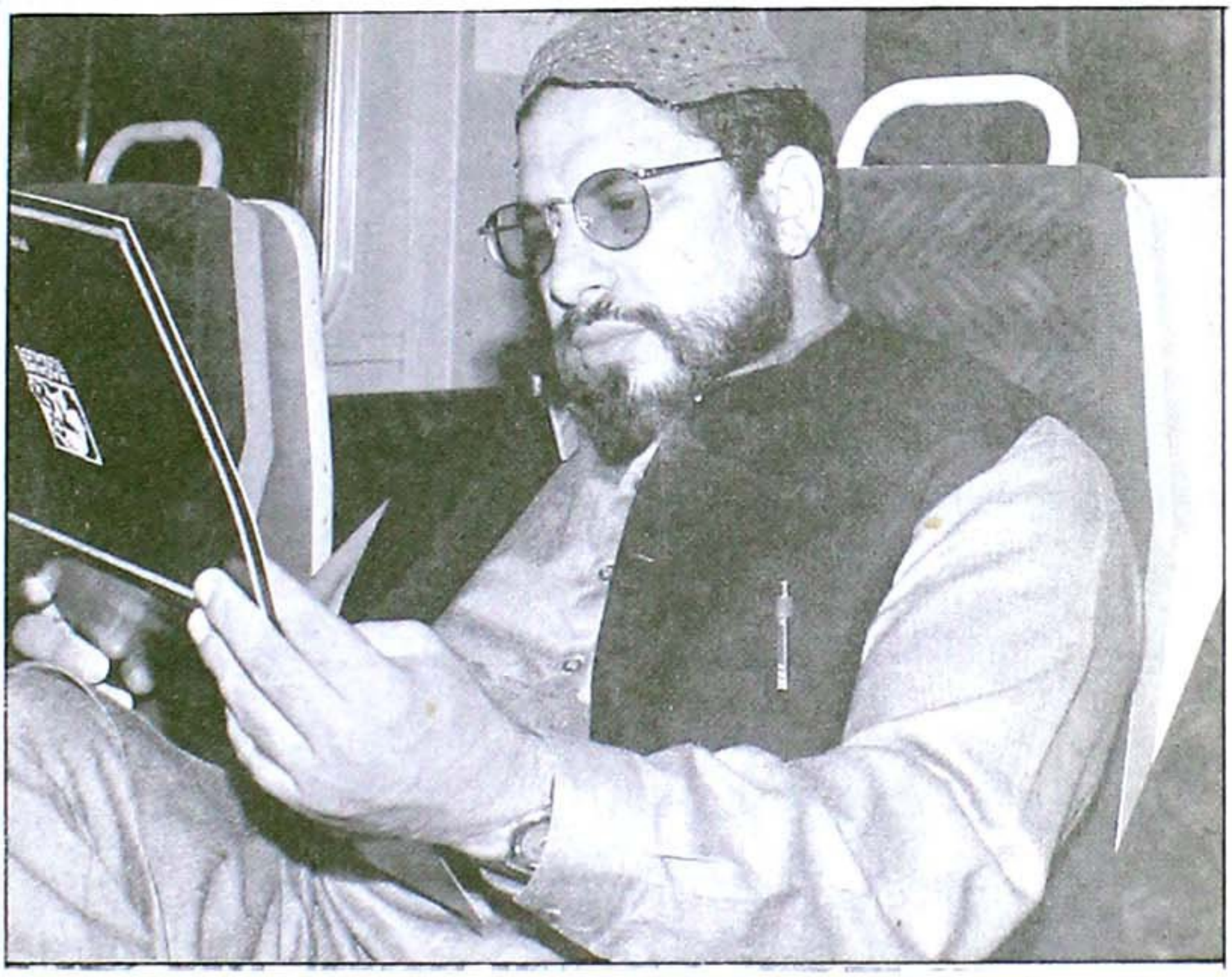

نوجوان عالم دین، مجاہد اسلام اور ذہین و متین علامہ حافظ محمد جمشید صاحب سعیدی ایک پر عزم، متحرک اور ولولہ انگیز شخصیت کے مالک ہیں، آپ کا تعلق علمائے اہلسنّت کے ایک بڑے خانوادے سے ہے جو کئی نسلوں سے مسلک اہلسنّت کی تبلیغ و ترویج میں مصروف ہے۔ قدرت نے آپ کو منفرد و مخصوص صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ اپنے اکابرین کے راستے پر چلتے ہوئے دین و ملت کی سربلندی کیلئے کام کر رہے ہیں۔ علامہ صاحب اس وقت مرکزی جامع مسجد الفورڈ اسلامک سنٹر میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی حالات اور حصول علم

علامہ حافظ محمد جمشید صاحب سعیدی نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ 11 دسمبر 1967ء کو صوبہ سرحد میں واقع ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں تناول کے ایک مشہور علمی و مذہبی خانوادے میں پیدا ہوئے ابھی آپ کم سن ہی تھے کہ آپ کے والد مکرم حضرت مولانا فضل الرحمٰن انتقال فرما گئے جس کے بعد آپ کے چچا حضرت مولانا علامہ فرید صاحب آپ کو اپنے ہمراہ لاہور لے آئے جہاں آپ کی تربیت و پرورش آپ کے تایا رہبر اہل سنت حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا غلام فرید صاحب نے کی۔ قبلہ مفتی صاحب اس وقت بھی جامعہ نظامیہ رضویہ (اندرون لوہاری گیٹ لاہور) سے وابستہ ہیں اور آج بھی وہیں علم و حکمت کے چراغ روشن فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

حصول تعلیم کے بارے میں علامہ حافظ محمد جمشید صاحب سعیدی نے فرمایا کہ میں نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ہی سے کیا - درس نظامی 'دورہ حدیث پاک اور تجوید کی تکمیل بھی وہیں سے کی اور میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا - 1992ء میں مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ سے سند فراغت ملی - علامہ صاحب نے فرمایا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں مجھے حضرت علامہ عبدالقیوم صاحب ہزاروی کی سرپرستی تو حاصل تھی ہی لیکن ان کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری 'علامہ عبدالستار صاحب سعیدی 'علامہ محمد صدیق صاحب ہزاروی 'علامہ محمد رشید صاحب نقشبندی مرحوم 'علامہ مفتی عبداللطیف صاحب نقشبندی مرحوم اور علامہ مفتی گل احمد صاحب عتیقی جیسے جید اساتذہ کرام سے اکتساب علم کا شرف بھی حاصل رہا-

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی صاحب نے اپنی مادر علمی کے بارے میں فرمایا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی دینی 'علمی 'تدریسی اور اشاعتی خدمات اظہر من الشمس ہیں - اس مرکزی دارالعلوم کی بنیاد شوال المکرم 1378ھ مطابق مئی 1956ء میں لاہور کی تاریخی مسجد خراسیاں میں بے سروسامانی کے عالم میں رکھی گئی تھی - حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رضوی علیہ الرحمتہ نے ہدایہ شریف کے سبق سے افتتاح فرمایا - حضرت علامہ غلام رسول صاحب دارالعلوم کے مہتمم و صدر مدرس اور حضرت علامہ ابوسعید محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدرس اور ناظم مقرر ہوئے -

علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

محسن ملت اسلامیہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی (ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان 'کی شخصیت کے بارے میں علامہ محمد منشا صاحب تابش قصوری ماہنامہ النظامیہ لاہور کے جامعہ نظامیہ رضویہ نمبر میں تحریر فرماتے ہیں " آپ اہل علم و فضل خاندان کے چشم و چراغ ہیں 'اس بابرکت خاندان کو بیسیوں علماء و حفاظ پیدا کرنے کا شرف حاصل ہے اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل بدستور فیاض ابدی کی طرف سے جاری و ساری ہے - آپ نے 29 شعبان المعظم 1352ھ' 28 دسمبر 1933ء کو بمقام میراہ پر تناول مانسہرہ (ہزارہ) میں علاقہ کی معروف شخصیت حضرت مولانا حمیداللہ صاحب ہزاروی کے ہاں آنکھ کھولی - چونکہ آپ کے والد جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں فرائض امامت و خطابت انجام دے رہے تھے اس لئے آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت انہوں نے اپنی نگرانی میں وہیں جاری رکھی - مفتی صاحب نے قرآن کریم والد ماجد سے پڑھا" - " آپ فرماتے ہیں میری عمر سات آٹھ سال ہوگی کہ چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد مجھے والد ماجد نے جیندھڑ شریف ضلع گجرات کے ایک دینی مدرسہ میں داخل کرا دیا 'یہ مدرسہ حضرت پیر سائیں گوہر علی صاحب نے قائم کر رکھا تھا - سائیں گوہر علی علم لدنی سے سرفراز تھے - بظاہر انہوں نے کسی استاد کے سامنے زانوئے

Marfat.com



جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شیخ الحدیث و منتظم اعلیٰ علامہ مفتی عبدالقیوم خان صاحب ہزاروی مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی کے ساتھ

تلمذ تہہ نہیں کیا تھا مگر جملہ علوم و فنون اسلامیہ پر ان کی گہری نظر تھی۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ وہ عارف باللہ کے مرتبے پر فائز تھے"۔

"حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی نے جیندھڑ شریف کے علاوہ پاکستان کے متعدد دینی اداروں میں اکتساب علم کرتے ہوئے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے 1955ء میں سند فراغت حاصل کی پھر آپ کا ذوق حدیث آپ کو حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحبؒ کی خدمت میں فیصل آباد لے گیا چنانچہ آپ نے 1956ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے سند حدیث اور دستار فضیلت حاصل کی۔ آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام میں حضرت مولانا حمید اللہ صاحب ہزارویؒ (والد ماجد)، حضرت مولانا محبوب الرحمٰن صاحب ہزاروی (چچا جان)، حضرت مولانا محب النبی صاحبؒ، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب، حضرت علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری، محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحبؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب جیسے اکابرین شامل ہیں، جن کے اسماء گرامی سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کی فراست و بصیرت، کتنی عظیم اور بلند مرتبت ہستیوں کی مرہون منت ہے۔ قبلہ مفتی صاحب نے 1953ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔"

بیعت اور دیگر سرگرمیاں

سلسلہ طریقت کے حوالے سے علامہ محمد جمشید صاحب سعیدی نے فرمایا کہ 1985ء میں جب غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمیؒ صاحب لاہور تشریف لائے تو میں نے جامعہ نظامیہ رضویہ میں ہی ان کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ دوران تعلیم میں نے مختلف تنظیموں میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ پہلے

Marfat.com



جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے استاد اور نامور محقق و مصنف علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب



اسلامک سنٹر الفورڈ کے استاد صاحبزادہ فرید احمد صاحب کاظمی جو علامہ جمشید سعیدی کی نیابت کرتے ہیں

میں انجمن طلبہ مدارس عربیہ کا ضلع لاہور کا جنرل سیکرٹری رہا جبکہ بعد میں مجھے پورے پاکستان کی سطح پر تنظیم کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

برطانیہ میں دینی خدمات

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ حافظ محمد جمشید صاحب سعیدی نے فرمایا کہ میں مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب کی دعوت پر 1986ء میں پہلی مرتبہ تراویح میں قرآن مجید سنانے کیلئے ولٹرون گرین آیا تھا۔ اس کے بعد میں ہر سال رمضان شریف میں یہاں آتا رہا اور ڈنڈی (سکاٹ لینڈ) اور دیگر مختلف شہروں میں قرآن سناتا رہا۔ ایک سال علامہ احمد نثار بیگ صاحب نے بھی مجھے مانچسٹر بلوایا تھا۔ میں ان دنوں زیر تعلیم تھا اور برطانیہ آمد کے پس منظر میں میری ایک خواہش یہ بھی ہوتی تھی کہ نماز تراویح کے اختتام پر میں عمرہ کرتا ہوا پاکستان واپس جاتا تھا۔ 92ء میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد میں 93ء میں مستقل طور پر برطانیہ آگیا۔ برطانیہ آنے کے بعد فوری طور پر میں نے مستقل طور پر کسی جگہ قیام نہیں کیا اور مختلف مراکز میں کام کرتا رہا البتہ فالکرک (سکاٹ لینڈ) میں قریباً" ایک سال تک دوستوں کے اصرار پر رہا' اس کے بعد میں الفورڈ اسلامک سنٹر آیا تو یہاں کے دوست طویل عرصے سے ایک چرچ کی عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کیلئے کوشاں تھے' الحمدللہ میرے آنے کے بعد اس چرچ کی عمارت کو فوری طور پر مسجد کی شکل دے دی گئی۔ یہاں لوگوں کی کافی تعداد دینی ذوق رکھتی تھی لیکن مسجد میں آنے کے

Marfat.com

حوالے سے وہ سستی کا مظاہرہ کرتے تھے ' میں نے لوگوں کو مسجد کی طرف مائل کیا خاص طور پر ہماری مسجد کے بارے میں لوگوں کا تاثر تھا کہ یہاں لڑائی جھگڑے بہت ہوتے ہیں ' مجھے اب یہاں سات سال ہو گئے ہیں لیکن الحمدللہ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ علامہ حافظ جمشید سعیدی صاحب نے فرمایا کہ چونکہ یہاں کے مسلمان چرچ کو پہلے ہی خرید چکے تھے اس لئے ہم نے لوکل کونسل کی اجازت سے اس کی عمارت کو گرایا اور مسجد تعمیر کی ' اس کے ساتھ ہم نے مزید دو تین گھر خرید کر مسجد کے احاطے میں شامل کر لئے اس طرح مسجد کا رقبہ چھ کنال بن گیا۔ 94ء میں ہم نے بنیادوں سے مسجد کی تعمیر شروع کی جو الحمدللہ اب مکمل ہو چکی ہے۔

فروغ اسلام کی کاوشوں اور بچوں کے لئے دینی تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ جمشید سعیدی صاحب نے فرمایا کہ جب چرچ گرایا گیا تو اس وقت نماز اور بچوں کی تعلیم کیلئے ہمارے پاس کوئی متبادل جگہ نہیں تھی اس لئے ہم تین سال تک برف باری کے موسم میں بھی ٹینٹ لگا کر نماز اور تراویح پڑھتے رہے اور بچوں کی کلاسیں بھی وہاں ہوتی رہیں ' لوگوں میں اتنا جذبہ ہے کہ وہ سخت سردی میں بھی آتے رہے۔ یہاں دیگر مساجد کی طرح شام پانچ سے سات بجے تک بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ہفتہ اور اتوار کو بچوں کو لیکچر دینے کیلئے مصر کے بہت بڑے اسکالر شیخ محسن نجار صاحب تشریف لاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر سکالر بھی یہاں آکر بچوں کو فقہ ' اصول فقہ ' تاریخ اور حدیث پاک ؐ کی تعلیم دیتے ہیں جبکہ میرے آنے کے بعد یہاں روزانہ دو درس باقاعدگی سے ہوتے ہیں ' ایک درس حدیث پاک ؐ اور دوسرا درس فقہ۔ مغرب کے بعد درس فقہ ہوتا ہے جس میں دینی مسائل بیان کئے جاتے ہیں ' جبکہ لوگوں کی اخلاقی اقدار کو سنوارنے کیلئے دورہ حدیث ہوتا ہے۔ یہاں قرآن مجید کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور بزرگوں کو بھی قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح چھ سال سے باقاعدہ درس قرآن مجید ہو رہا ہے ' اس کے ساتھ ساتھ گیارہویں شریف اور دوسرے پروگرام ہوتے ہیں۔ قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ' مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی ' صاحبزادہ سید مظہر سعید صاحب کاظمی ' صاحبزادہ علامہ سید حامد سعید صاحب کاظمی اور پاکستان سے آنے والے تمام بزرگ اور مشائخ بھی یہاں تشریف لاتے رہے ہیں۔ حافظ جمشید سعیدی صاحب نے فرمایا کہ الفورڈ کے علاقہ میں آٹھ مساجد ہیں ' ہماری مسجد الفورڈ اسلامک سنٹر کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے اور الفورڈ میں یہ واحد مسجد ہے جو بنیادوں سے تعمیر کی گئی ہے اور اس کے لئے صرف علاقہ کے لوگوں نے چندہ دیا ہے ' ہم چندہ مانگنے دوسرے علاقوں میں نہیں گئے۔

بچوں کی دینی تعلیم کے مختلف پہلو

نوجوانوں کے لئے ہونے والے دینی کام کے نتائج کے حوالے سے علامہ محمد جمشید صاحب سعیدی نے فرمایا کہ یہاں جو مساجد یا اسلامک سنٹرز ہیں ' ان میں خدمات انجام دینے والے علماء کرام کی کچھ مجبوریاں ہیں ' کیونکہ یہاں کمیٹیوں اور ٹرسٹ کا نظام ہے۔ جو لوگ ان کے ساتھ منسلک ہیں وہ دین کی

Marfat.com



علامہ محمد جمشید صاحب سعیدی کی قیادت میں عمرہ کے لئے جانے والا نوجوانوں کا گروپ غار حرا میں

خدمت تو کر رہے ہیں لیکن جہاں تک علماء کرام کا تعلق ہے انہیں بعض اوقات اپنی مجبوریاں آڑے آجاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ کام نہیں کر سکتے۔ اگر دین کے معاملات میں علماء کرام کو آزاد کر دیا جائے تو وہ بہتر طور پر کام کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بچوں کو مسجد لانے کی ذمہ داری والدین کی ہے جب تک والدین علماء کرام سے رابطہ نہیں کریں گے بچوں کا مستقبل بہتر نہیں ہو سکے گا اور کوتاہیاں اسی طرح ایک دوسرے پر ڈالی جاتی رہیں گی۔ اگر والدین اپنی' ذمہ داریاں پوری کریں اور علماء کرام اپنی' تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے' پھر دو گھنٹے مسجد میں گزارنے سے بھی بچوں کا مسئلہ حل نہیں ہوتا کیونکہ وہ سکول سے تھکے ہارے مسجد میں آتے ہیں' ایک گھنٹہ تو انہیں بٹھانے میں گزر جاتا ہے پھر سکول اور مسجد کی تعلیم ایک دوسرے سے مختلف ہے' سکول کی تعلیم میں اتنی سختی نہیں لیکن مساجد میں مسجد کا ادب' قرآن مجید کی تعظیم اور کئی چیزیں بچوں کو بتانا ہوتی ہیں' یہ مسائل دو گھنٹے میں حل نہیں ہو سکتے۔ بچے مسجد میں آکر دو گھنٹوں میں صرف قرآن مجید ہی پڑھ سکتے ہیں اور والدین بھی قرآن پاک ختم ہونے کے بعد بچوں کی مزید دینی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

اکثر علماء کرام کے انگریزی زبان سے نابلد ہونے کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ محمد جمشید سعیدی صاحب نے فرمایا کہ یہ صرف بچوں کو دین سے دور رکھنے کا ایک بہانہ ہے' جس جگہ انگریزی زبان میں علماء کرام تعلیم دے رہے ہیں وہاں بھی کوئی رزلٹ نہیں نکل رہا ہے۔ انگلش میں دینی تعلیم بلاشبہ ضروری ہے لیکن یہ محض بہانہ ہے کہ علماء کرام کو انگریزی نہیں آتی تو بچے دین سے دور ہو رہے ہیں' آخر یہی بچے گھروں میں اردو اور پنجابی بولتے ہیں کیونکہ اکثر والدین کو خود انگریزی نہیں آتی اور وہ گھر میں اردو یا پنجابی بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچے گھروں میں انڈین اور پاکستانی اردو اور پنجابی فلمیں دیکھتے ہیں' گانے سنتے ہیں اس لئے دین کے حوالے سے صرف انگلش کو بنیاد بنانا درست نہیں۔ دین

Marfat.com

کی اصل تعلیم عربی یا فارسی میں ہے۔ پاکستان اور انڈیا میں یہ اردو میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انگلش کی نسبت عربی سیکھنا زیادہ ضروری ہے۔

تبلیغ اور صوفیاء کا پیغام

برطانیہ میں تبلیغ دین کے حوالے سے علامہ حافظ محمد جمشید سعیدی صاحب نے فرمایا کہ دیگر علماء کرام کا تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن میری ذاتی رائے میں آج تک جس غیر مسلم نے اسلام قبول کیا ہے یا تو خود بہت بڑا سکالر ہوتا ہے جو دین کے مطالعہ کے بعد اسلام قبول کرتا ہے یا پھر وہ ہوتا ہے جسے یونیورسٹی یا کالج میں دوست احباب اسلام کی طرف راغب کرتے ہیں ' تیسرے وہ غیر مسلم لڑکیاں ہیں جو مسلمان لڑکوں کے ساتھ شادیاں کر کے اسلام قبول کر رہی ہیں لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ تبلیغ کے ذریعے ایسا نہیں ہو رہا' کم از کم میری حد تک تو ایسا نہیں ہو سکا' بقیہ علماء کرام کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہو سکتا ہے وہ تبلیغ کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں بخوبی نباہ رہے ہوں۔ اصل میں ہم کسی کو مسلمان ہونے کی اسی وقت دعوت دے سکتے ہیں جب ہم خود عملاً "اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں۔

برطانیہ میں صوفیاء کرام کے پیغام کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے علامہ سعیدی صاحب نے فرمایا کہ اسلام کو لوگوں تک پہنچانے کا سب سے اہم ذریعہ صوفیاء کی تعلیم ہے۔ کیونکہ لوگوں کو روحانی طور پر بے سکونی محسوس ہوتی ہے چنانچہ اس سلسلے میں مختلف جگہوں پر روحانی کیمپ لگائے جا رہے ہیں 'مساجد میں محافل ذکر کا اہتمام ہو رہا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ صوفیاء کے پیغام کو ان کی زبان اور ان کے طریقہ کار کے مطابق لوگوں تک پہنچایا جائے ' افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لوگوں نے صوفیاء کرام کے پیغام کو غلط راستہ دے دیا ہے۔ پہلے جتنے بھی صوفیاء کرام اسلام کی تبلیغ کرتے رہے وہ شریعت و طریقت کے پابند تھے۔ آج کل شریعت اور طریقت میں فرق پیدا کر دیا گیا ہے اس سے دین کے اندر دوری پیدا ہوئی ہے 'صوفی خود دین ' شریعت اور طریقت کا پابند ہو تب ہی پیغام موثر طریقے سے لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔

Marfat.com

علامہ طارق محمود مجاہد جہلمی



علامہ طارق محمود صاحب مجاہد جہلمی نے، جنہوں نے برطانیہ میں 1981ء سے عمومی دینی خدمات اور تدریس کے فرائض انجام دینے شروع کئے اور ایک مقبول و منفرد ثناء خوان رسولؐ کے طور پر اپنی پہچان کرائی۔ اپنی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے تحریر و تصنیف، تحقیق و تدقیق اور تصوف و تاریخ کے شعبہ میں ایک مستند اور قابل تعریف بلکہ قابل رشک مقام حاصل کیا ہے، آپ نے ان شعبہ جات میں جو تصنیفی اور تحقیقی کارنامے انجام دئے ہیں انہیں جید محققین، علماء کرام، اہل قلم اور دانشور حضرات نے نہ صرف سراہا ہے بلکہ ان پر علامہ صاحب کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان حضرات نے علامہ طارق مجاہد صاحب کو جو خطوط تحریر فرمائے ہیں ان میں سے بطور مشتے از خروارے، چند ایک آگے چل کر پیش کئے جا رہے ہیں جو یقیناً" پڑھنے والوں کے لئے معلومات اور دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ جہاں تک علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی کی دینی خدمات کا تعلق ہے تو آپ برطانیہ آنے کے بعد پچھلے 17 برس

Marfat.com

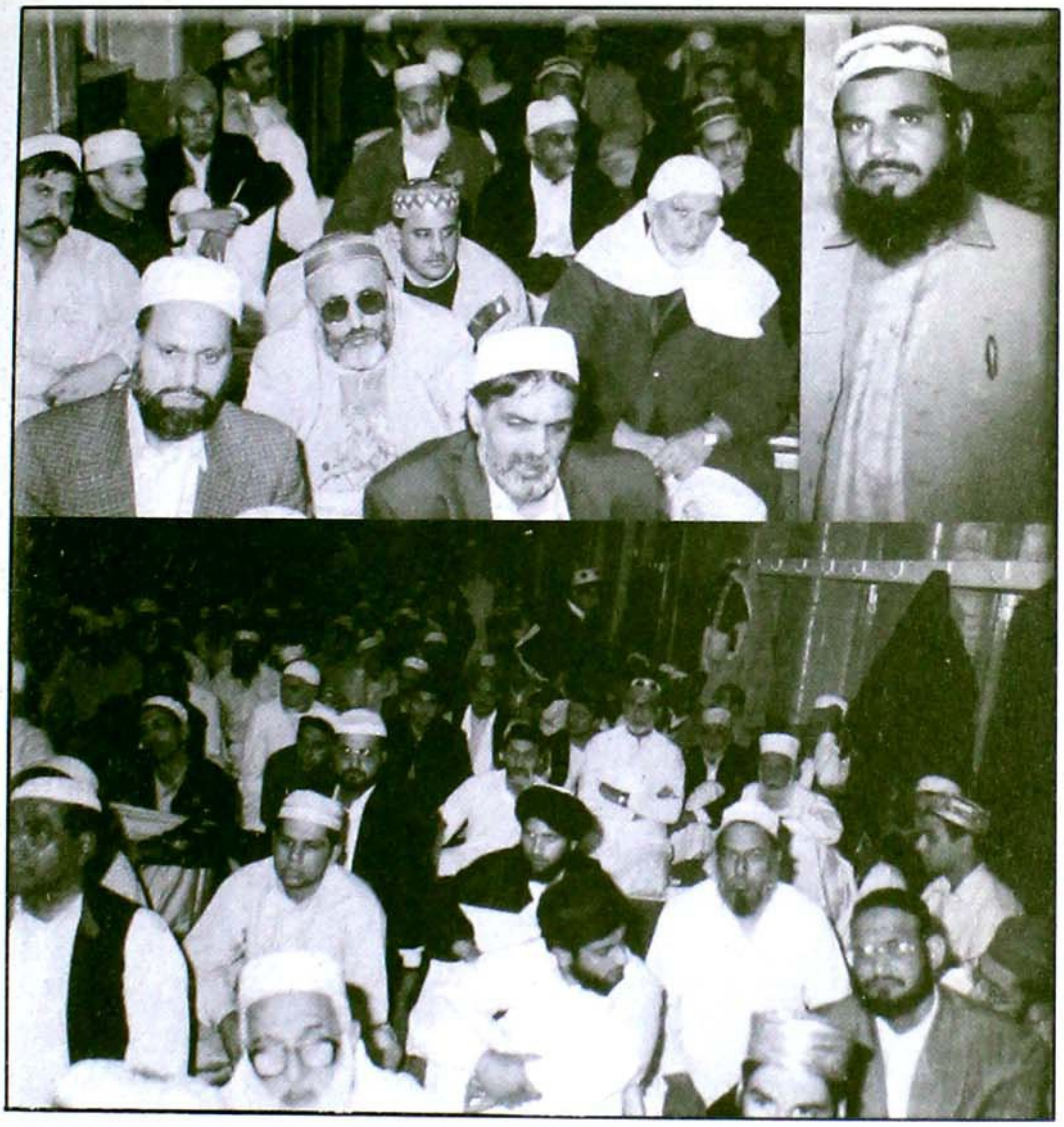

علامہ طارق مجاہد صاحب ایک دینی اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں

سے مختلف شہروں میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں- جب جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ نے عائلی قوانین کے ضمن میں مسلمانوں کی مشکلات کے پیش نظر "شعبہ قضاۃ" تشکیل دیا تو آپ کو اس کا سب سے پہلا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا- آپ کو مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ نے اپنی مجلس شوریٰ کے لئے بھی منتخب کیا- علاوہ ازیں مارچ 1985ء میں ورلڈ اسلامک مشن کا ایک تنظیمی معرکہ ہوا جس میں آپ کو بانی کنوینر نے مرکزی پبلسٹی سیکرٹری مقرر کیا اور اس میں آپ نے ایک اہم کردار ادا کیا-

علامہ طارق مجاہد صاحب کو برطانیہ کے علاوہ یورپ کے متعدد ملکوں میں نعت خوانی کے شعبہ میں ممتاز مقام اور اعزاز حاصل ہوا ہے- آپ کی کوششوں سے عالمی مجلس حسانؓ قائم کی گئی جس میں پورے یورپ کے ثنا خواں حضرات نے آپ کو مجلس کا صدر منتخب کیا تاہم وہ خود کو خادم حسان بن ثابتؓ کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں- جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے مختلف مساجد میں دینی و تبلیغی خدمات

Marfat.com



بری میں منعقدہ محفل سیف الملوک میں علامہ طارق مجاہد صاحب' مولانا حافظ عبد القادر صاحب' حاجی افضل صاحب' صوفی محمد حسین طارق صاحب' محمد اشرف صاحب اور قاری محمد حسن خان صاحب میاں محمد بخش صاحب کا کلام پیش کر رہے ہیں

انجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے کئی مساجد کے قیام اور تعمیر میں بھی حصہ لیا۔ آپ متعدد دینی و مذہبی جرائد کی مجلس ادارت و مشاورت میں شامل ہیں اور علمی' ادبی' مذہبی اور تحقیقی موضوعات پر آپ کے مقالات اہم اخبارات اور مؤقر جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ روحانی طور پر قادری نوشاہی سلسلے سے منسلک ہیں۔

علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی کا اصل نام طارق محمود اور تخلص مجاہد ہے' آپ کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے: طارق محمود مجاہد بن عبد الکریم بن کرم داد بن روشن دین۔ خاندانی پس منظر کے حوالے سے مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کا کہنا ہے کہ "قرآنی نقطہ نظر کے تحت قبائل کی تقسیم وجہ تعارف ہے' وجہ فضیلت نہیں۔ خاندان کے فخر کا بت دنیا کے عہد جاہلیت کی یادگار مشوم ہے اور اسلام نے انسان کے بہت سے دوسرے بنائے ہوئے بتوں کے ساتھ اس کو بھی توڑ دیا۔ غرور نسب و خاندان ایک قابل ترک چیز

Marfat.com

ہے - یہ شیوہ استخوان فروشی ہے' یہ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ نسب فروشی کی دکان آراستہ کر کے نقد عزت و شرف کی جستجو کی جائے - اسلام نے تمام نسبتوں کو اور سارے امتیازات کو ختم کر کے صرف اپنی نسبت نوع انسانی کو عطا کی ہے - حق یہ ہے کہ اس نسبت و امتیاز سے بڑ کر کوئی اور نسبت' کوئی اور امتیاز نہیں ہو سکتا جس کی ایک مسلمان کو تلاش ہو- گوہر معقود اسلام کے نزدیک توفیق عمل میں ہے اور یہ "فرشتہ عمل' ہی ہے جس نے کتنے بڑوں کو چھوٹا کر دیا اور کتنے ہی چھوٹوں کو بڑا کر دیا"

(بحوالہ نذر حمید- ص 50)

تاہم چونکہ جب کسی بھی شخصیت کے حالات زندگی قلم بند کئے جاتے ہیں تو اس کے خاندانی پس منظر کی تحقیق پیش کی جاتی ہے چنانچہ اس اعتبار سے علامہ صاحب خاندانی پس منظر سے روشناس کرانا مقصود ہے - آپ کا تعلق "لانبا" قوم سے ہے - بنیادی طور پر آپ کے جد امجد سلطان شہاب الدین غوری (م 602ھ/1206ء) کے ہاتھوں مسلمان ہوئے - ان کے بارے میں "ہندوستان میں اسلامی حکومتوں کی اساس" کے مصنف نے حسب ذیل تحقیق پیش کی ہے اور نصیرالدین محمد بن سام کا برن "فرمان" کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

"اس پر 588ھ کی تاریخ درج ہے جو ظاہر ہے دہلی کی فتح کے بعد کی ہے - اس میں بدایوں جاتے ہوئے محمود غوری کی فوج کے ہاتھوں برن (بلند شہر) کی فتح کا ذکر ہے اور اس فاتح کا طغریٰ بھی ہے-"

چندر سین کو "چودھری اجے پال لانبا" کا جد بتایا گیا- "اس میں برن کے قاضی کا عہدہ نورالدین کو اور زمینیں اجے پال لابنا' کو دی گئی ہیں جو برن کا چودھری تھا اور جس نے سپاہیوں اور پیروؤں کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا اور برن کی فتح میں مدد کی تھی - قبول اسلام کے بعد اس کا نام "ملک محمد قدراز" رکھا گیا"- (ہندوستان میں مسلم حکومتوں کی اساس- ص 410)

اب ذرا لفظ "چودہری" کی حقیقت پر بھی غور کریں- بنیادی طور پر یہ عہدہ ہے- "ہسٹری آف بنگال (ص 89-273) کے مطابق پال اور سین لوگوں کی حکومت کے زمانہ سے یہ عہدہ چلا آرہا تھا جو کہ محکمہ پولیس کا ایک اعلیٰ عہدہ مانا جاتا تھا اور اسے "چور دھانکا" کہتے تھے - بعض نے اس کو "چتردھاریڈ' یعنی چار چیزیں رکھنے والا بھی کہا ہے"- چنانچہ "شیر شاہ اور اس کا عہد" کتاب کے مصنف نے لفظ "چودہری" کو ایک عہدہ بتا کر اس کی قدامت پر اس طرح لکھا:

"بنگال کی مسلم حکومت میں جو موروثی اعزازی عہدیدار تھے ان میں "چودہری" کا خطاب مسلم حکومت سے زیادہ قدیم ہے - حالانکہ یہ خطاب ہندو مسلم دونوں خاندانوں میں ملتا ہے - چوہدری کو عموماً" وصولی کا کام فیصدی بطور دستور ملتا تھا"- (شیر شاہ اور اس کا عہد- ص 499)

اس تحقیق کا ماحصل یہ نکلا کہ چودہری کوئی ذات (Cast) نہیں ہے بلکہ ایک عہدہ تھا- بقول علامہ طارق مجاہد صاحب 'بعد ازاں ان کے خاندان کو شہاب الدین غوری" (م 602ھ/1206ء) کی مدد اور اس

Marfat.com

کے ہاتھوں مسلمان ہونے کی وجہ سے ہندو سماج نے انتقامی طور پر مختلف ہتھکنڈوں سے تباہ و برباد کردیا اور "برن" شہر سے چلتا کیا' چنانچہ ان کا خاندان وہاں سے ہجرت کرکے جہلم میں آباد ہوگیا۔

علامہ طارق مجاہد صاحب یکم دسمبر 1955ء مطابق 15 ربیع الثانی 1375ھ کو مشین محلہ نمبر 3 جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ تحریک پاکستان کے نامور کارکن' قائداعظم کے ساتھی اور "مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ" جیسے تاریخی قومی نغمے کے خالق جناب فضل کریم صاحب مجاہد جہلمی کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی طرف اپنی توجہ مرکوز کی اور حضرت علامہ پیر محمد انور صاحب نوشاہیؒ' علامہ مفتی سیف الرحمٰن صاحب برکاتی' علامہ مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی اور قاری حافظ خادم حسین صاحب نقشبندی سے دینی علوم حاصل کئے۔ حضرت پیر عبدالمجید صاحب علویؒ آف کھاریاں سے علوم مخفیہ بالخصوص حضرت امام محی الدین ابن العربیؒ کے عرفانی تصوف و فلسفہ کو پڑھا۔ علامہ مولانا محمد شمس الزماں صاحب قادری نے جامعہ غوث العلوم سمن آباد لاہور کی جانب سے آپ کو اعزازی طور پر سند فراغت عطا فرمائی۔ آپ کو حضرت علامہ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے 28 صفر 1405ھ کو سند خلافت سے نوازا' اس طرح آپ قادری نوشاہی سلسلے سے منسلک ہیں۔

نعت خوانی میں مولانا طارق مجاہد صاحب کی دلچسپی شروع ہی سے تھی' تاہم جب علامہ پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی کے پسندیدہ معروف نعت خاں جناب فضل کریم مجاہد جہلمی کا وصال ہو تو آپ کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا۔ آپ نے جلد ہی ملک گیر شہرت حاصل کرلی۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں دینی و مذہبی اجتماعات میں بارگاہ رسالتؐ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے آپ کو باضابطہ دعوت دی جاتی تھی۔ مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاسی و تحریکی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں عاشق رسولؐ مولانا صادق حسین صاحب جہلمی کی معیت میں بھرپور طریقے سے شرکت کی۔

علامہ طارق مجاہد صاحب پہلی بار 14 جون 1981ء کو حضرت سید نوشہ گنج بخشؒ کے سالانہ عرس کے موقع پر مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈفورڈ کی دعوت پر شیخ طریقت حضرت پیر سید ابوالکمال برق صاحب نوشاہی کی معیت میں برطانیہ آئے۔ برطانیہ میں آپ کو کسی سپانسرشپ کے بغیر مستقل قیام کی اجازت حاصل ہوئی۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جامع مسجد تبلیغ الاسلام رائن سٹریٹ بریڈفورڈ 5 اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام ہلٹن روڈ بریڈفورڈ 7 کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ جب ان مساجد کی افتتاحی تقریبات ہوئیں تو علامہ غلام مرتضیٰ صاحب صابر نے آپ کو اس طرح خراج تحسین پیش کیا۔ (مناقبات نوشاہیہ۔ صفحہ 169)

یہ نشان ہمت طارق مجاہد ہے کہ جو
اس جواں ہمت کو زیبا ہے مجاہد کا خطاب
نعت خوانوں میں مثال منیر تاباں ہے
جس کی ہمت سے پھلا پھولا یہ چمنستاں ہے

Marfat.com

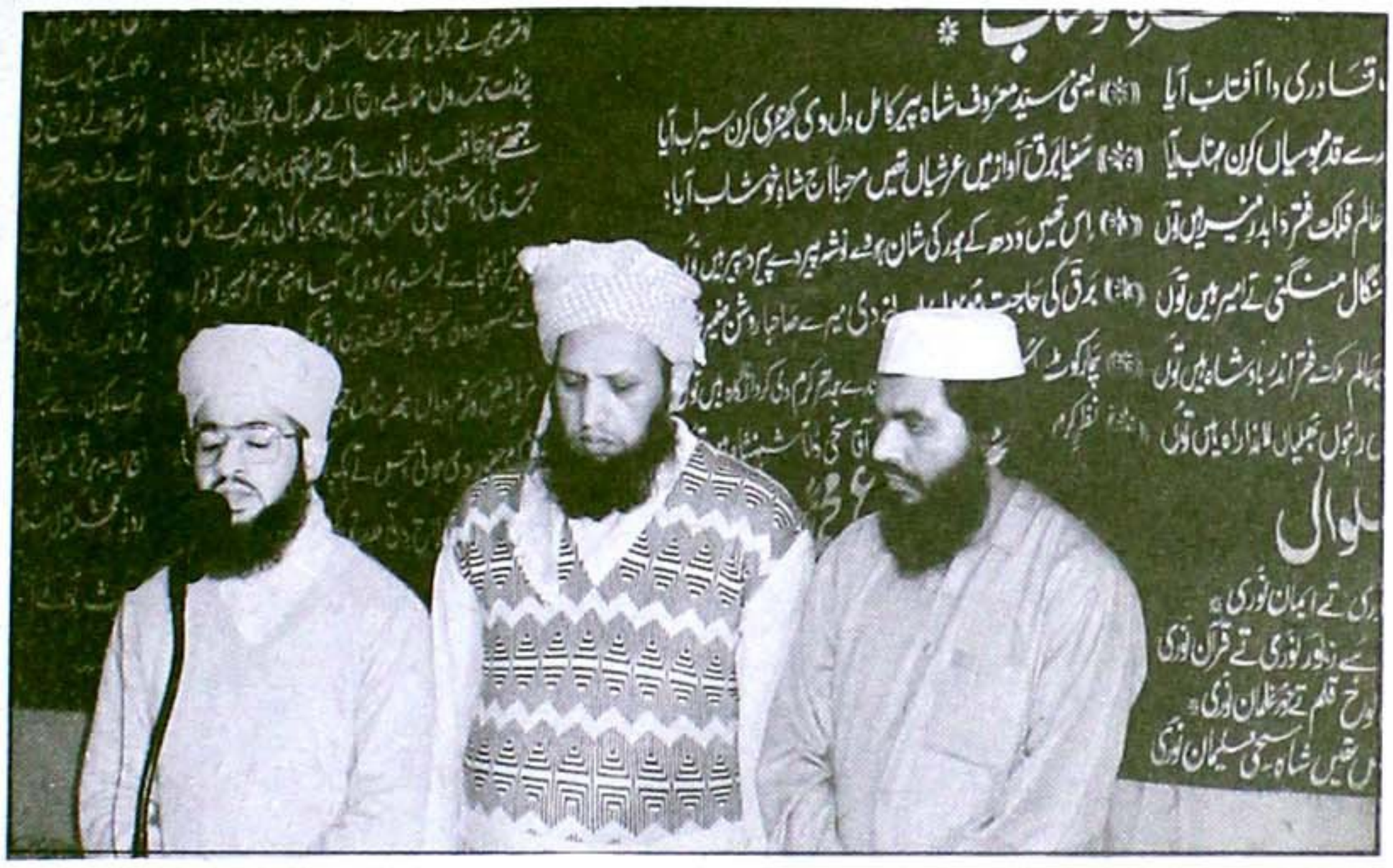

علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے عرس کے موقع پر قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اور قاری اشفاق احمد صاحب نوشاہی کے ہمراہ

علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی ورلڈ اسلامک مشن کی دعوت پر کئی بار تبلیغی دوروں پر ہالینڈ بھی گئے- 1985ء میں ہالینڈ میں قیام کے دوران جامع مسجد قرطبہ راٹرڈم میں دینی خدمات انجام دیتے رہے اور دوسرے نوشاہی ساتھیوں کے ساتھ مل کر جامعہ قادریہ نوشاہیہ روٹرڈم کی بنیاد رکھی جسے ایک بڑے دینی مرکز کی حیثیت حاصل ہے- آپ نے یورپ کے متعدد ممالک بشمول ناروے ' بلجئم ' جرمنی ' ہالینڈ ' ڈنمارک اور فرانس کا دورہ کیا ہے جہاں آپ نے دینی و تبلیغی خدمات کے علاوہ مختلف اجتماعات میں نعت خوانی کی سعادت بھی حاصل کی- آپ کو دو بار حج بیت اللہ اور ایک بار عمرے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے- علامہ طارق مجاہد صاحب نے برطانیہ میں جن مساجد اور اداروں میں دینی خدمات انجام دیں ان میں جامع مسجد حیدریہ وڈلینڈ روڈ برمنگھم ' جامع مسجد فیض القرآن ڈڈلی روڈ برمنگھم ' جامع مسجد ڈڈلی ' جامع مسجد نگینہ اولڈھم ' جامع مسجد غوثیہ آشٹن انڈر لائن مانچسٹر ' جامع مسجد گلزار مدینہ ڈیوزبری جامع مسجد ویک فیلڈ ' جامع مسجد ہیکمنڈ وائک ' جامع مسجد ضیاء القرآن مڈلزبرا اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام باؤمن سٹریٹ شیفیلڈ شامل ہیں- آج کل آپ جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ سے منسلک ہیں اور اسی پلیٹ فارم سے دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں-

علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جن دینی رسائل و جرائد کی مجلس ادارت و مشاورت میں خدمات انجام دیں اور آج بھی دے رہے ہیں ان میں سٹاک پورٹ مانچسٹر کا ماہنامہ اسلامک ٹائمز اور بریڈ فورڈ سے شائع ہونے والے ماہانہ جرائد اتحاد ' اتحاد ملت ' آواز ملت ' مشرق و مغرب ' ندائے اہلسنت اور سنی ٹائمز کے علاوہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے شائع ہونے والا ماہنامہ مہر منیر شامل ہے- روزنامہ جنگ

Marfat.com



علامہ طارق مجاہد صاحب جہلمی ایمسٹرڈم ایئرپورٹ پر حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے ساتھ

اور روزنامہ آواز کے علاوہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ماہنامہ فیض عالم بہاولپور، ماہنامہ عرفان ہری پور اور ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ میں بھی آپ کے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ جن موضوعات پر آپ کے تحقیقی مقالے علمی، تحقیقی اور دینی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں ان میں اہم فکری مسائل، قمری تقویم، ختم نبوت، قادیانیوں کے اعتراضات، بشپ مائیکل کی کتاب کا جواب، قرآن اور میلاد، تحقیق بارہ ربیع الاول، میلاد کی محفلیں اور ان کی تحقیق، بنیاد پرستی کی حقیقت، للہ عارفہ اور حبہ خاتون، سیف الملوک کے ماخذ، اسم محمد پر تحقیق، اسلامی سزائیں، ابن العربی اور اقبال کے فلسفہ زمان و مکان کا تقابلی جائزہ شامل ہیں۔ مولانا طارق مجاہد صاحب نے تین کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں شیخ عبدالقادرؒ بحیثیت سید الاولیاء اور تذکرہ غازی قلندر (مطبوعہ) اور مقامات میاں محمد (غیر مطبوعہ) شامل ہیں۔ آپ نے علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب کے ایماء پر ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ کے لئے بھی متعدد مضامین تحریر فرمائے جن میں بالخصوص میاں محمد بخش، مولوی فقیر محمد جہلمی اور فضل کریم جہلمی قابل ذکر ہیں۔ آپ کی ایک کتاب و اسلامی وحدت الوجود و تصوف۔ ایک مطالعہ، زیر طبع ہے۔ اس کتاب میں تصوف پر اعتراضات خاص طور پر مستشرقین کے جملہ اعتراضات کا انتہائی مدلل انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ علامہ طارق مجاہد صاحب نے مذکورہ بالا کتابوں (جو مجاہد اکیڈمی جہلم نے شائع کی ہیں) کے علاوہ مختلف کتابوں پر مبسوط دیباچے بھی تحریر فرمائے ہیں مثلاً" حضرت میاں محمد بخش کی کتابیات، نیرنگ عشق، سہنی مہینوال اور پنج گنج۔ یہ کتابیں چوہدری بک ڈپو دینہ (جہلم) سے شائع ہو چکی ہیں اور ان پر ایک نئے انداز کے ساتھ صوفیائے اسلام کے ایک نظریہ وحدت الوجود پر خوبصورت طریقہ سے بحث کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا صاحب کا فکری رخ تصوف کی طرف ہے اس لئے آپ کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ صوفیائے اسلام کے حق میں لکھا جائے۔ چنانچہ آپ کی ایک تصنیف پر شیخ طریقت حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار خیال فرمایا:

Marfat.com

سَندِ خلافت

سِلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ بحر العلومیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

نائب مسیگوید فقیر سید ابوالکمال برق نوشاہی عفی اللہ عنہ کہ حسب دستور شائعین عظام مرا خرقۂ خلافت پوشانید مرشدی ووالدی قطب الاقطاب فرد الاحباب حضرت سید چراغ محمد شاہ نوشاہی بحر العلومی قدس سرہٗ وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید نصیر الدین احمد بحر العلوم نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ قطب العالمین سید غلام محی الدین نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید حسن محمد شاہ عارف نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید خان محمد ملک شاہ نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید محمد ابراہیم شاہ نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید محمد سعید شاہ مولا نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ محدث اعظم سید محمد اشرف شاہ دیا دل نوشاہی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ مجدد اعظم حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری وہو من مرشدہٖ شیخ المشائخ سخی شاہ سلیمان نوری قادری وہو من مرشدہٖ قطب الکونین مجمع البحرین شاہ محمد معروف قادری وہو من مرشدہٖ سید شاہ مبارک حقانی وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید شاہ محمد غوث بندگی قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید شمس الدین قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید شاہ میر قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید علی قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید محی الدین قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید ابو العباس احمد قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ سید حسنی الدین صنوفی قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ حضرت سید عبدالوہاب قادری وہو من والدہٖ ومرشدہٖ غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی بغدادی وہو من مرشدہٖ ابو سعید مبارک مخرمی وہو من مرشدہٖ ابو الحسن علی وہو من مرشدہٖ ابو الفرج یوسف طرطوسی وہو من مرشدہٖ ابو الفضل عبد الواحد وہو من مرشدہٖ ابو بکر شبلی وہو من مرشدہٖ سید الطائفہ جنید بغدادی وہو من مرشدہٖ شاہ سری سقطی وہو من مرشدہٖ خواجہ معروف کرخی وہو من مرشدہٖ شاہ داؤد طائی وہو من مرشدہٖ خواجہ حبیب عجمی وہو من مرشدہٖ خواجہ حسن بصری وہو من مرشدہٖ سید الائمہ والسادات امام علی کرم اللہ وجہہٗ وہو من سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

باید دانست کہ مرا مرشد خویش در جمیع سلاسل بیعت کردن اجازت فرمودہ است وبطریق مشائخین کسے کہ اہل باشد اورا خلافت تفویض کردن وتلقین نمودن ہم اجازت میدارم لہٰذا امروز تاریخ ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء ۱۰ صفر شریف برادر عبدالکریم ساکن سیتن ضلع جہلم را کہ مردے صالح است وموظبت بر احکام شرعیہ وظائف دارد اورا در خلافت شریک مشرف کردم تا خلق خدارا دعوت الی الحق دہد ودر سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ بیعت کند ومطابق ہدایت مشائخین تلقین نماید وخود ہم بر وظائف قادریہ مواظبت کند ودر احکام شرعیہ کوتاہی ننماید ومراکز سلسلہ تعاون نماید

کتبہٗ
سید ابوالکمال برق نوشاہی سجادہ نشین
دربار نوشاہی ڈوگہ شریف براستہ دولت نگر گجرات
PAKISTAN



پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کی جانب سے علامہ طارق مجاہد صاحب کو جاری کی جانے والی سند خلافت

Marfat.com

حبذا کہ ایک کتاب مستطاب کرد تصنیفش مجاہد نوشتی
او میدان صحافت ارجمند قابل تحسین ایں تخلیق او
اوست مردے رازداں و نکتہ وردر مقامات تصوف لاجواب
ازحقائق یافت بے آگہی برصفحے قرطاس بیں فکر ش بلند
حرز جان اصفیاء' تحقیق او شد لسبلک سالکاں عالی قدر
بہر سالش برق چوں کردم فکر
گفت ہاتف گو "صحفیہ خوب تر"
(1981ء)

اسی طرح مختلف مصنفین ، محققین اور صاحبان علم و ادب نے علامہ طارق مجاہد صاحب کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے- علامہ صائم چشتی نے جب "فتوحات مکیہ" کا اردو ترجمہ کیا تو مولانا طارق مجاہد صاحب نے ایک خط کے ذریعے انہیں ترجمہ سے متعلق بعض امور کی طرف متوجہ کیا تو علامہ صائم چشتی نے جوابی مکتوب میں مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے:

"مخدومی و محترمی حضرت العلام جناب طارق مجاہد مدظلہ العالی- السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ گرامی نامہ موصول ہوا' یاد آوری کا شکریہ ' بلا شبہ حضرت شیخؒ کی متعدد عبارات حواشی کی مقتضی ہیں' بالخصوص جس عبارت کا آپ نے ذکر فرمایا ہے- "انبیاء" کے ترجمہ میں آپ کی توجیہات مزید وضاحت کا اقتضاء کرتی ہیں مزید توجہ اور کوشش سے اس سے بھی اچھی تاویل تلاش کریں' آئندہ ایڈیشن میں آپ کی عبارت آپ کے ہی نام سے حاشیہ میں نقل کردی جائے گی- آپ کی یہ سعی و جہد عالم اسلام پر ہی نہیں حضرت شیخؒ پر بھی احسان ہو گا- بصورت دیگر حضرت شیخ کی اس اصطلاح کو ظاہری معنوں سے بدلنے کی بجائے مسترد بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ علماء و محققین نے فرعون کے ایمان کے بارے میں ان سے اتفاق نہیں کیا- بہر کیف آپ جیسی علمی شخصیات کی رہنمائی میں چلنا میرے لئے باعث افتخار ہے- امید ہے آپ آئندہ بھی ان مقامات کی نشاندہی فرماتے رہیں گے جو ترجمہ کے علاوہ مزید وضاحت کا اقتضاء کرتے ہوں-

والسلام- خادم العلماء والعرفاء صائم چشتی- فیصل آباد 2 اپریل 1996ء

"جام عرفان" ہری پور ہزارہ کے مدیر جناب قاضی عبدالدائم 6 ستمبر 1997ء کو اپنے ایک مکتوب میں مولانا طارق مجاہد صاحب کو تحریر فرماتے ہیں:

"یہ عریضہ لکھنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ والد گرامی قاضی صدرالدینؒ نے آج سے تقریباً" پچاس سال پہلے ایک کتاب "عقائد الاسلام" کے نام سے تحریر کی تھی جس میں اسلامی عقائد کو عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا تھا- اب جدید انداز میں نہایت اعلیٰ معیار پر اس کی طباعت کا اہتمام کیا جارہا ہے اور حوالہ جات کی تخریج بھی کی جارہی ہے- کتاب کے چند صفحات ارسال خدمت ہیں' ان میں خط کشیدہ عبارت والد ماجد نے شیخ ابن عربی کے حوالے سے تحریر کی ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ یہ بات شیخ کی کس کتاب میں موجود ہے-

Marfat.com

فکرونظر

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب کا خط مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کے نام

مولانا طارق مجاہد صاحب کیلئے پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گولڑوی کی ایک تحریر

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب کا خط مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کے نام

ناظم اعلیٰ اوقاف حکومت آزاد کشمیر کا خط

صدر شعبہ اقبالیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا خط

Marfat.com



علامہ طارق مجاہد صاحب بریڈفورڈ میں علامہ سید عرفان شاہ صاحب مشہدی اور اپنے رفقاء کے ساتھ

آپ چونکہ شیخ پر اتھارٹی ہیں اس لئے آپ کو غالباً" یہ بات معلوم ہو گی اور آپ آسانی سے اس کا حوالہ تلاش کرلیں گے جبکہ مجھے یہ حوالہ ڈھونڈنے میں خاصی محنت کرنا پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کی جزائے خیر عطا فرمائے"۔

اقبال اکیڈمی لاہور کے جناب محمد سہیل عمران 12 جون 1996ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں:

"برادرم طارق مجاہد صاحب السلام علیکم! آپ کے خط سے اتنی انسیت محسوس ہوئی کہ القاب میں برادرم کی بے تکلفی کردی۔ گرامی نامہ کل ملا تھا اس میں میرے لئے اتنی معلومات افزا باتیں ہیں کہ آپ کا بہت سا شکریہ واجب ہو گیا' اس کا سبب یہ ہے کہ تاریخ میری دلچسپی نہیں ہے لہٰذا شیخ اکبر پر لکھنے والوں کے بارے میں جو معلومات آپ نے فراہم کی ہیں وہ میرے لئے نادر ہیں بلکہ آپ دیکھیں گے کہ "روایت اول" میں محمد حسن عسکری کے خطوط میں جن بزرگوار کا تذکرہ ہے ان کے بارے میں بھی عسکری صاحب کی معلومات نامکمل تھیں' جزاک اللہ"

جناب اقبال احمد فاروقی نے 29 اپریل 1999ء کے ایک خط میں فرمایا:

"ایک ماہ سے لاہور میں آپ کی کتاب "سید الاولیاء" کا بڑا چرچا ہے مگر آپ مجھے بھول گئے - آج ایک صاحب نے پھر تعریف کی ' اشتیاق دلایا تو یہ خط حوالہ ڈاک کر رہا ہوں- میاں محمد زبیر ضیائی کی کوششوں سے "افضلیت غوث اعظم" چھپی - میں نے کچھ نسخے ان سے لے کر تقسیم کئے ہیں' براہ کرم مجھے اعلیٰ 10 جلدیں اور عام کاغذ پر 20 جلدیں بھیج دیں-"

علامہ طارق مجاہد صاحب نے جب اپنا مقالہ "میلاد اور قرآن" معروف محقق و سکالر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب آف پیرس کو ارسال کیا تو انہوں نے جواب میں یہ خط تحریر کیا:

"باسمہ تعالیٰ' حامداً" و مصلیاً" ' 12 ربیع الاول 1415ھ- مخدوم و محترم زاد مجدکم سلام مسنون' عید میلاد

Marfat.com



سینئر صحافی احمد نظامی صاحب علامہ طارق مجاہد صاحب کو میاں محمد بخش ایوارڈ دے رہے ہیں

Mian Muhammed Buxsh
Memorial Committee Bury

Certificate of Honour

Awarded to

Allama Tariq Mujahid Jehulmi

On the occasion of Fourth Mehfil e Saif ul Malook
at Jinnah Day Care Centre Alfred Street, Bury BL9 7HE
on 3rd of July 1999

Presented by:
Mr. Ahmed Nizami
Chief Editor of 'Friends Newspaper'
Manchester- England

میاں محمد بخش میموریل کمیٹی کی جانب سے مولانا طارق مجاہد صاحب کو دیا جانے والا سرٹیفکیٹ

Marfat.com

مبارک، آج کی ڈاک میں آپ کا مرسلہ مقالہ جو بے حد دلچسپ ہے ملا- دلی شکریہ - کوئی کارلائقہ ہو تو یاد سے شاد فرمائیں- خادم، محمد حمید اللہ-"

اہلسنّت کے ممتاز محقق علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو جب مولانا طارق مجاہد صاحب نے "روضتہ القیومیہ" کے ترجمہ میں چند اغلاط کے بارے میں نشاندہی کی تو علامہ موصوف نے ان کا اعتراف فرمایا- ان کے خط مرقومہ 30 اکتوبر 1997ء کے دو اقتباس ملاحظہ ہوں: "اگرچہ آپ کے خط کا جواب برطانیہ کے ایڈریس پر چلا گیا تاہم آپ کی خدمت میں از سرنو آپ کی تحقیق اور کاوش علمی پر ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں- آپ نے میری مطبوعات پر دو اغلاط پر نشاندہی کر کے اپنی علمی بصیرت کا ثبوت دیا ہے میں آپ کی اس کاوش کی قدر کرتا ہوں"- "میں نے آپ کا خط آنے کے بعد اسے بار بار پڑھا، مجھے آپ کا ترجمہ زیادہ پسند آیا، ہر دلعزیز ایک عامیانہ بات ہے- میں آپ کی اس نشاندہی پر بھی ممنون ہوں- اللہ تعالیٰ آپ کی علمی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس اصلاح کے لئے اجر عطا فرمائے-"

نامور محقق اور تصوف کی بے شمار کتابوں کے کامیاب مترجم علامہ پیر سید محمد فاروق القادری صاحب سے بھی بعض علمی امور پر آپ کی خط و کتابت رہی، چنانچہ یکم ستمبر 1992ء کو موصوف اپنے ایک مکتوب میں اس طرح لکھتے ہیں: "محترمی و مخلصی مجاہد جہلمی صاحب- سلام منون، مزاج گرامی- میں کافی عرصہ آپ سے رابطہ قائم نہیں کر سکا مگر الحمداللہ میں اپنا کام کرتا رہا-: نفثتہ المصدور کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے اور میں نے دوبارہ بلکہ سہ بار چار بار نظر ثانی کی چھلنی سے اسے خوب اچھی طرح چھان لیا ہے، آپ اولین فرصت میں پیش لفظ کیلئے اپنا مقالہ مجھے بھجوا دیں- انشاء اللہ العزیز میں لاہور کے کسی اچھے ناشر سے چھپوا لوں گا اور آپ کو صورت حال سے مطلع کرتا رہوں گا- آپ تسلی سے اپنا مقالہ روانہ کر دیں میری طبیعت بدستور اچھی نہیں ہے، دعا کرتے رہیں، آپ کے خط کے بعض مندرجات کے بارے میں مختصراً" اپنی گذارشات پیش کرتا ہوں- امام رازی کے صاحبزادے کی وفات کے بارے میں آپ کی تحقیق یقیناً" صحیح ہے- مگران کا نام صالح محمد نہیں صرف محمد ہے"-

پنجابی زبان کے محقق و ادیب علامہ محمد شریف صابر صاحب نے جنہوں نے سودھ تے فرہنگ ہیر وارث شاہ، سودھ تے فرہنگ کلام قادر بار (پورن بھگت) اور کافیاں بلھے شاہ وغیرہ پر شاندار حواشی پر خراج تحسین حاصل کرنے کے بعد "سیف الملوک" پر کام شروع کیا ہے، جناب مجاہد صاحب کو ایک مکتوب مرقومہ 21 فروری 1998ء میں اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طرح مخاطب کیا: "اج کل میں جناب میاں محمد بخشؒ دی کتاب سیف الملوک دا مطالعہ کر رہیاں- اک اک لفظ دی جڑ تائیں پہنچن دی بھیڑی عادت مینوں پئی ہوئی اے، ہن مینوں اجہے استاد دی لوڑ اے جیڑا مینوں اس کتاب دے مشکل لفظاں وچ رہنمائی کرے- میں کتاب دے متن بارے ہر لفظ نال پوری واقفیت کرنی چاہناں ہاں، سیانے لوکاں فقیراں تے عالماں دے در دا مانگت ہاں تے بغلی پا کے علم اکٹھا کردا پھرناں، ہن تہاڈے در دا سوالی بنیاں کھلاں-"

Marfat.com

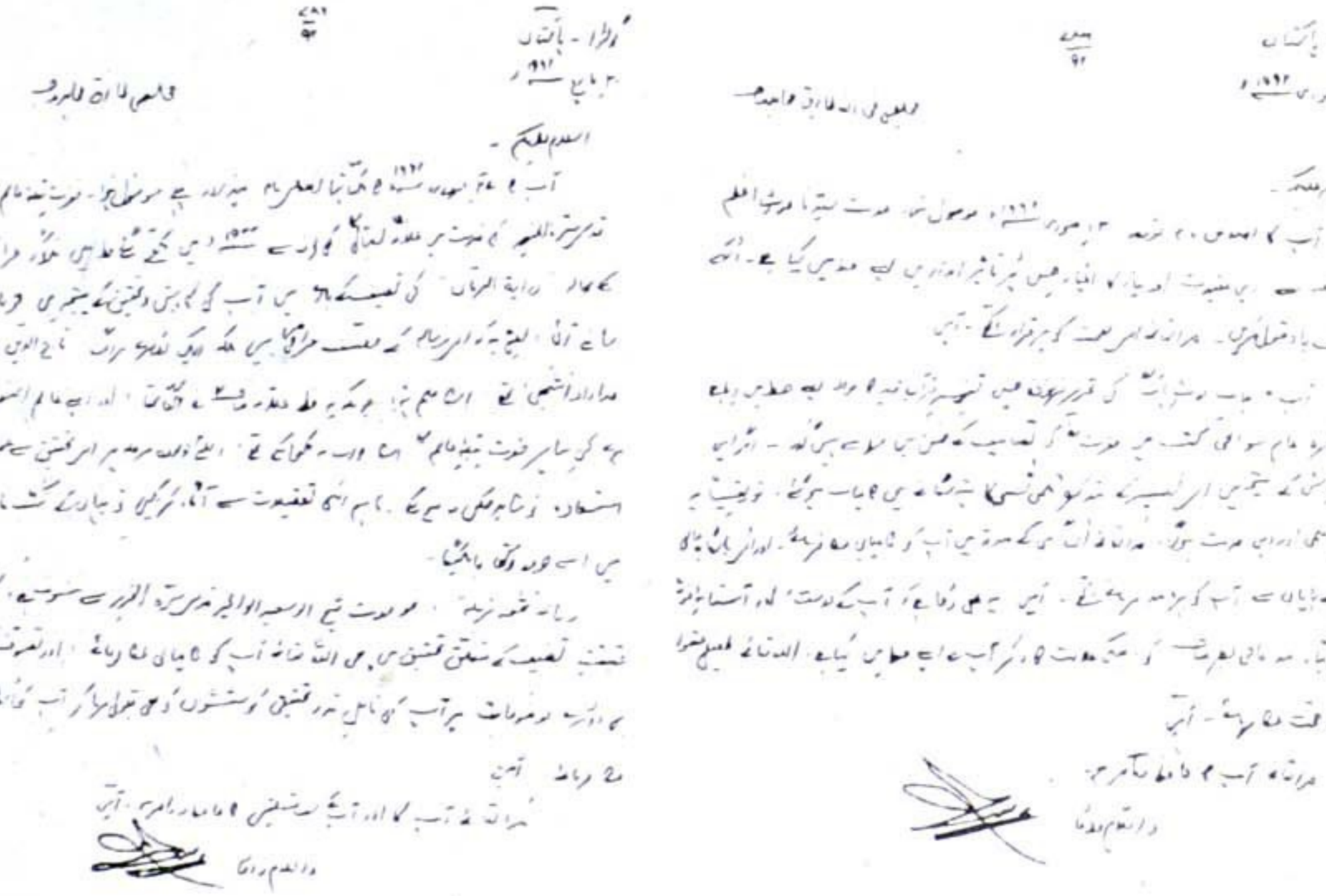

علامہ طارق محمود مجاہد کے نام حضرت بڑے لالہ جی صاحب گولڑویؒ کے مکتوبات گرامی

"تاریخ جہلم" کے مؤلف انجم سلطان شہباز صاحب 28 جون 1997ء کو اپنے مکتوب میں آپ کے بارے میں اس طرح لکھتے ہیں: "آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہ معلومات ارسال کر کے مشکور فرمائیں۔ تاکہ انہیں "تاریخ جہلم" میں شامل کیا جا سکے اور اگر جلد بھیج دیں تو نوازش ہو گی کیونکہ تاریخ جہلم پرنٹنگ کے مرحلے میں ہے۔ مولوی فقیر محمد جہلمی کے مکمل حالات زندگی، نام ولدیت، تاریخ جائے پیدائش، خاندانی پس منظر، تعلیم، سراج الاخبار، اہم واقعات، تاریخ وفات، جائے مدفن وغیرہ کی معلومات مکمل ہوں۔ مزید اگر جہلم کے اولیاء کرام، شخصیات، یا کسی خاص پہلو کے متعلق آپ کے پاس معلومات ہوں تو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ہمیں آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا"۔

اردو زبان کے نامور محقق، ادیب و شاعر اور مصنف ڈاکٹر طارق عزیز صاحب 7 جنوری 1987ء کو اپنے مکتوب میں آپ سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں: "برادرم طارق صاحب، السلام علیکم۔ مدتوں بعد ایک بھولی بسری مگر جانی پہچانی تحریر دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ آپ پاکستان آئے مجھے نہ ملے، اس سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ بہر حال آپ نے وضاحت کر دی تو کوئی گلہ نہیں۔ آپ کی ایک امانت میرے پاس عرصہ دراز سے پڑی ہے، آپ تک پہنچ جاتی تو خوشی ہوتی۔ اس کے علاوہ میرا ارادہ یہ بھی تھا کہ "اہم فکری مسائل" کی تعارفی تقریب لاہور میں منعقد ہو جائے۔ مستقبل میں جب پاکستان آنے کا ارادہ بنے تو مجھے بتا دیجئے گا تاکہ میں اپنی خواہش پوری کر سکوں"۔

علامہ طارق مجاہد صاحب نے جس طرح ثناخوانی رسولؐ میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے اسی

Marfat.com

طرح آپ نے حضرت میاں محمد بخش کا کلام سیف الملوک پڑھنے میں بھی نہ صرف منفرد مقام بلکہ میاں محمد بخش میموریل کمیٹی یو کے کی جانب سے ایوارڈ بھی حاصل کیا ہے - یہ ایوارڈ انہیں حضرت میاں محمد بخش میوریل کمیٹی کے زیر اہتمام منعقدہ تیسری محفل سیف الملوک کے موقع پر دیا گیا- اس محفل میں مولانا طارق مجاہد صاحب کے علاوہ مولانا حافظ عبدالقادر صاحب' علامہ قاری محمد خان قادری صاحب' صوفی محمد حسین طارق صاحب' قاری شمیز رضا خان صاحب اور قاری محمد حسن خاں صاحب نے بھی میاں صاحب کا عارفانہ کلام پیش کیا- اس محفل سے خطاب کرتے ہوئے علامہ طارق مجاہد صاحب نے فرمایا کہ برصغیر کے صوفیائے کرام نے انسان کو حقیقی محبت کا پیغام اس انداز میں پہنچایا کہ ان کا ایک ایک لفظ زندگی کے رموز کو کھولتا جاتا ہے - بابا بلھے شاہ' سلطان باہو' بابا فرید' شاہ حسین' میاں محمد بخش اور دیگر صوفیائے کرام ایک ہی سلسلے کی کڑی ہیں- ان سب نے انسان کو امن و محبت کا درس دیا- اس محفل سے سینئر صحافی احمد وارث نظامی صاحب نے بھی خطاب کیا جبکہ برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں سیف الملوک کے لئے علامہ طارق مجاہد صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں ایوارڈ سے نوازا گیا-

برطانیہ اور یورپ میں مسلمانوں خصوصاً" ان کی نوجوان نسل کی دینی تعلیم' انہیں دین سے قریب رکھنے کے لئے ضروری اقدامات اور موجودہ سماجی و معاشرتی حالات ومسائل پر علامہ طارق محمود صاحب مجاہد جہلمی کی گہری نظر ہے- اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "برطانیہ کے لادینی ماحول اور مزاج میں ہماری نئی نسل کا متاثر ہونا ایک یقینی اور قدرتی امر ہے' نوجوانوں کا قلب و ذہن ماحول کی رنگینی اور قدرتی امر ہے اور نوجوانوں کا قلب و ذہن ماحول کی رنگینی سے مفلوج ہو رہا ہے- اس فضا میں نئی نسل کی اصلاح اور انہیں اسلامی خطوط پر گامزن کرنا یقیناً" ایک مشکل کام ہے- اس صورت حال میں اصلاح اور بہتری کی کوششیں کرنا- ملت اسلامیہ کے فرد کا بالعموم اور علماء کا بالخصوص فرض ہے کہ ہم اپنے گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لے کر قدم آگے بڑھائیں اور اپنی نوجوان نسل کو مغرب کے منفی رجحانات سے محفوظ رکھتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن کریں-

علماء اہلسنّت میں اتحاد و یکجہتی کی ضرورت و اہمیت کے حوالے سے علامہ طارق مجاہد صاحب نے کہا کہ ہمیں جناب رسالت مآبؐ کے احکامات کے مطابق آپس میں اتحاد' اخوت' محبت اور مودت کی فضا پیدا کرنا چاہئے' جب ہمارے علماء کرام چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر آپس میں اختلاف و انتشار کا شکار ہوتے ہیں تو اس سے اسلام اور مسلک اہلسنّت کو بے پناہ نقصان پہنچتا ہے- علماء کو چاہئے کہ وہ اسلام اور مسلک اہلسنّت کی ترویج و استحکام کے لئے اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کریں کہ اسی میں ہماری کامیابی ہے- آپ نے فرمایا کہ عوام اہلسنّت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ برطانیہ میں متحد و متفق ہو کر مسلک کی تعلیمات عام کرنے میں اپنا کردار ادا کریں' اعلیٰ معیار کے تعلیمی اداروں کے قیام اور نصاب کی ترتیب میں مدد دیں' اہل سنت کے عقائد و نظریات پر مبنی لٹریچر کا انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کروائیں اور شائع کر کے نئی نسل تک پہنچائیں- یہی تبلیغ و ترویج اسلام کا مؤثر راستہ اور مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی ضمانت ہے-

Marfat.com

علامہ حافظ محمد اظہر سعید قادری

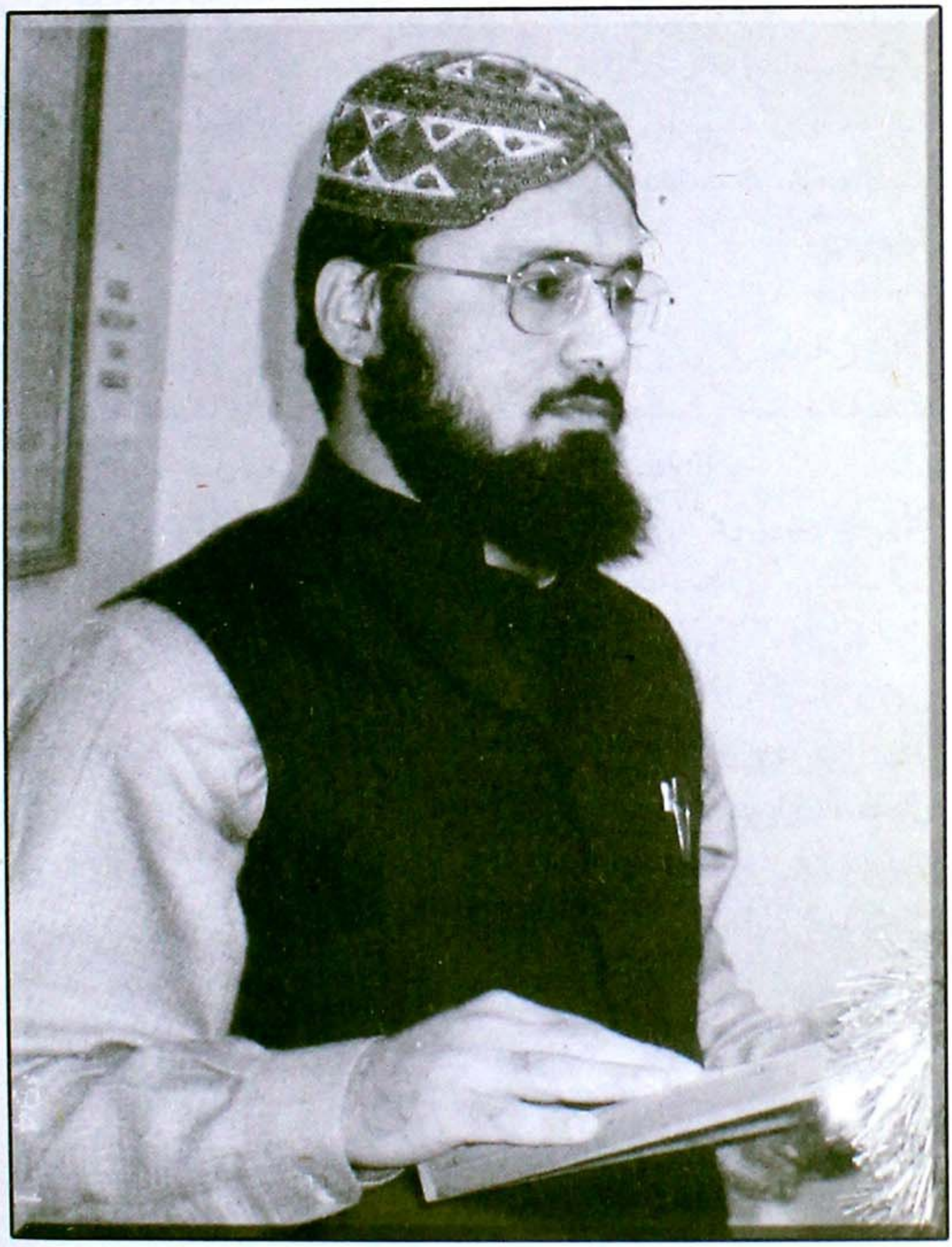

علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب قادری برطانیہ میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دینے والے تحریک منہاج القرآن سے وابستہ نوجوان فضلاء میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں - آپ برمنگھم میں قائم ہونے والے ادارہ منہاج القرآن میں اپنی ذمہ داریاں بحسن و خوبی ادا فرما رہے ہیں-

حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے گفتگو کے دوران اپنے خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا 'میرے والد گرامی کا اسم گرامی محمد غوث سعید ہے اور میرا تعلق ضلع میانوالی میں پپلاں شہر اور

Marfat.com



علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب سے قائد انقلاب کی شفقت کا اظہار

کندی خاندان سے ہے - میرے بزرگ کوئی ڈیڑھ سو سال قبل صوبہ سرحد کے شہر لکی مروت سے منتقل ہو کر پپلاں اور ضلع میانوالی کے دوسرے علاقوں میں آباد ہوئے تھے - میرے آباؤ اجداد مغل خاندان میں قاضی، جج اور چیف جسٹس کے عہدوں پر بھی فائز رہے جبکہ پچھلی چار پانچ پشتوں میں حکمت خاندانی پیشہ رہی ہے - میرے چچا جان، دادا جان اور پردادا جان حکمت سے وابستہ رہے ہیں البتہ میرے والد صاحب اپنا کاروبار کرتے ہیں - حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں 30 اگست 1973ء کو پیدا ہوا، مجھے بچپن ہی سے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا، میں نے اللہ کے فضل و کرم سے پرائمری اور مڈل بلکہ ہر کلاس میں پوزیشن حاصل کی - پپلاں میں کئی سکول تھے، آٹھویں کلاس میں میں نے پورے علاقہ میں سیکنڈ پوزیشن اور سکالر شپ حاصل کی - پھر سرگودھا بورڈ سے فرسٹ ڈویژن اور نمایاں پوزیشن کے ساتھ میٹرک پاس کیا - جب میں مڈل میں تھا تو اسی دوران میں نے حافظ اللہ بخش صاحب سے قرآن پاک حفظ کیا اور تجوید کی تعلیم بھی حاصل کی - اس میں مجھے پونے دو سال صرف ہوئے -

حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے تحریک منہاج القرآن سے وابستگی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میٹرک کرنے کے بعد سائنس کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن میں اپنے چچا کے توسط سے جب ادارہ منہاج القرآن لاہور گیا تو میرا ذہن تبدیل ہو گیا - حافظ صاحب نے فرمایا کہ میرے چچا جان ڈاکٹر محمد انور میروی صاحب جب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب سے متعارف ہوئے تو انہوں نے تحریک

Marfat.com

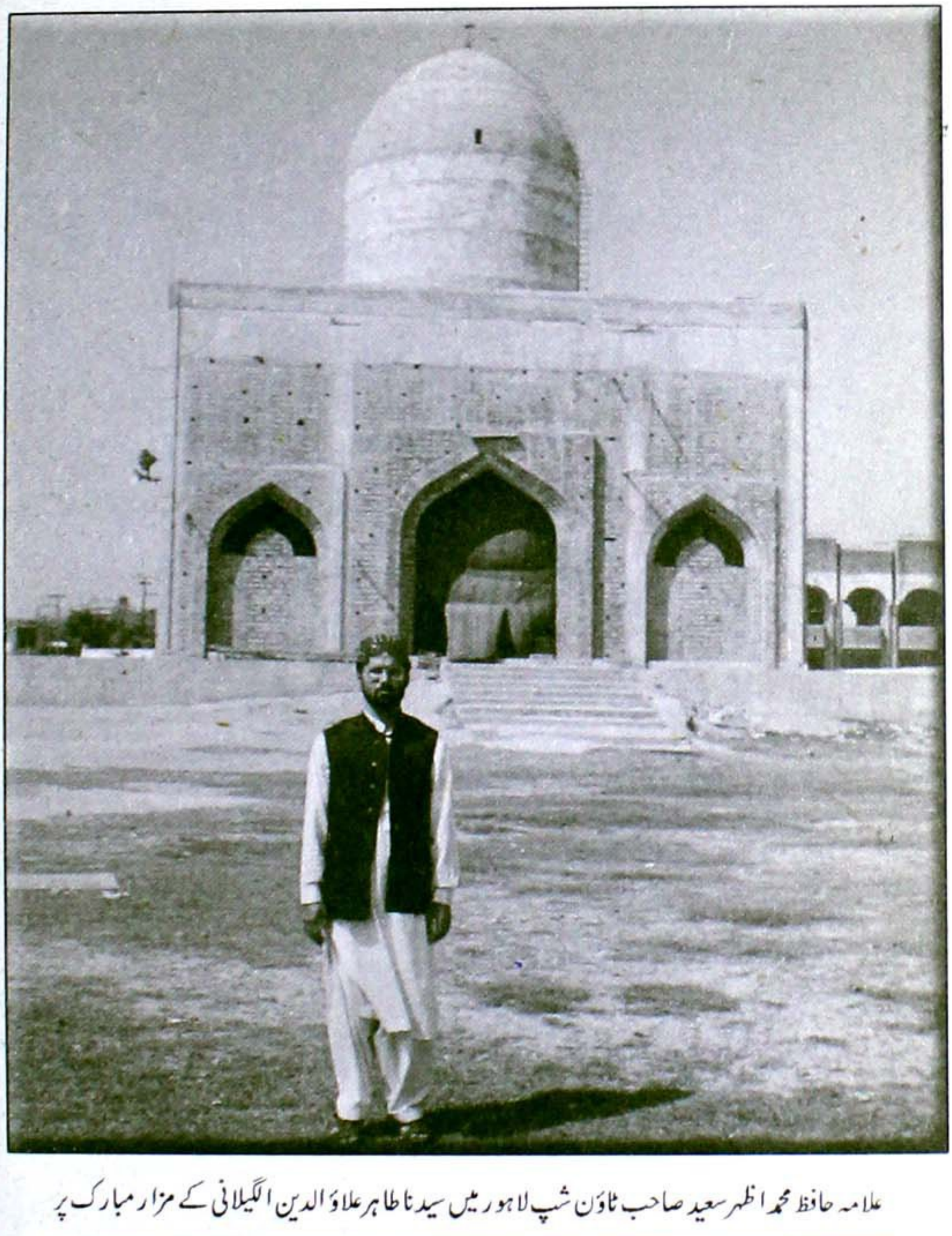

علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب ٹاؤن شپ لاہور میں سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی کے مزار مبارک پر

منہاج القرآن سے وابستگی اختیار کرلی' پھر وہ قبلہ پروفیسر صاحب کے ساتھ عمرہ اور عراق اور ایران میں زیارت پر گئے تو وہ تحریک سے مزید قریب ہوگئے - وہ پہلے تحریک منہاج القرآن کے ضلع میانوالی کے صدر تھے اب پورے سرگودھا ڈویژن کے امیر ہیں- ان کے توسط سے جب میں وزٹ کے لئے ادارہ منہاج القرآن لاہور گیا تو وہاں پر میں نے قلبی و روحانی سکون محسوس کیا- وہاں کے لڑکوں سے ملا تو محسوس ہوا کہ وہ بڑے با اخلاق ہیں' میں نے وہاں مختلف مجالس اور پروگراموں میں حصہ لیا - میں اپنے چچا جان سے جو باتیں سنتا تھا وہاں ان کا عملی مظاہرہ دیکھا- میں نے سائنس پڑھنے کا ارادہ بدل کر دینی تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا - جب میرے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہ بات سنی کہ میں دینی تعلیم اور محض ایف اے

Marfat.com

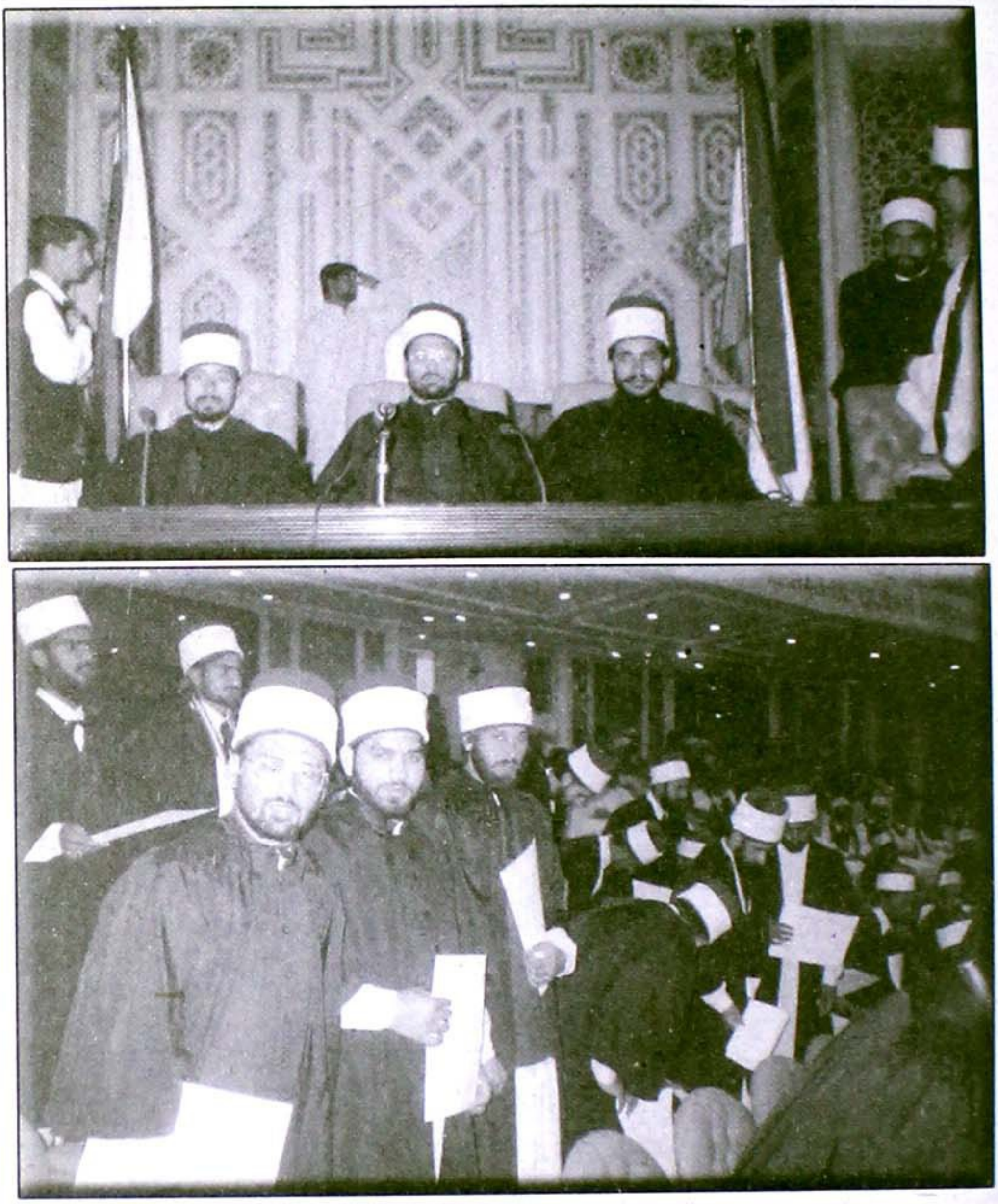

علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب ایوان اقبال لاہور میں کانووکیشن کے موقع پر

کی تعلیم کی طرف جا رہا ہوں تو ان کو بہت حیرت ہوئی - انہوں نے مجھ سے کہا کہ تمہیں ملتان اور لاہور اچھے کالجوں میں ایف ایس سی میں داخلہ مل جائے گا لیکن میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے دینی تعلیم حاصل کرنا ہے۔

حافظ صاحب نے بتایا کہ آپ نے منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی میں سات سال تک تعلیم حاصل کی - اس دوران لاہور بورڈ سے ایف اے 'پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ساتھ ہی منہاج القران یونیورسٹی میں درس نظامی اور دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد شہادت العالمیہ اور شہادت العالیہ کی ڈگریاں حاصل کیں جو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے منظور شدہ اور ڈبل ایم اے کے مساوی ہیں - اس

Marfat.com

عرصہ میں آپ نے شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام صاحب' مولانا اشرف جلالی صاحب' مولانا نواز ظفر صاحب' مولانا ظہور الٰہی صاحب اور مفتی محمد خان قادری صاحب سے اکتساب فیض کیا لیکن آپ شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام صاحب سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے' انہی سے آپ نے دورہ حدیث مکمل کیا اور وہ آپ کے سب سے اچھے استاد تھے - حافظ صاحب نے فرمایا کہ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے بھی ہماری کلاس کو دورہ حدیث کے دوران کافی وقت دیا- سلسلہ بیعت کے حوالے سے علامہ محمد اظہر سعید صاحب قادری نے فرمایا' یہ 1990ء کی بات ہے' چوبرجی لاہور میں غوث الوریٰ کانفرنس ہوئی تھی' میں نے اسی موقع پر حضرت پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا- تحریکی سرگرمیوں کے بارے میں حافظ صاحب نے فرمایا' میں نے سکول کے دور میں کسی طلبہ تنظیم میں بہت زیادہ حصہ نہیں لیا البتہ چونکہ میرے بڑے بھائی صاحب انجمن طلبہ اسلام (اے ٹی آئی) میانوالی کے عہدیدار تھے تو انہوں نے مجھے بھی متعارف کرایا تاہم میں جتنا تحریک منہاج القرآن سے متاثر ہوا اتنا اے ٹی آئی سے نہیں تھا اور جب میں نے لاہور میں منہاج القران یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو اس کے بعد میں مختلف تحریکی خدمات انجام دیتا رہا - 1997ء میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں منہاج القرآن ماڈل سکول پپلاں میں آٹھ ماہ تک تدریسی فرائض انجام دیتا رہا' بعدازاں مجھے منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی میں خدمات انجام دینے کا موقع ملا - میں وہاں ایف اے کی کلاسیں لیتا تھا لیکن یہ سلسلہ چھ ماہ ہی جاری رہ سکا اس لئے کہ اپریل 1998ء میں میں انگلینڈ آگیا حافظ صاحب نے فرمایا کہ جن دنوں میں پپلاں میں منہاج القرآن ماڈل سکول سے وابستہ تھا تو میں عیسیٰ خیل' ترگ' موسیٰ خیل اور میانوالی کے مختلف علاقوں میں تحریکی اور تنظیمی سرگرمیوں میں کافی متحرک رہا- مجھے تنظیم کی جانب سے مختلف علاقوں کے دورے کرنے کے لئے کہا گیا-

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے فرمایا' قاری محمد انور صاحب جو میرے خالو بھی ہیں اور سسر بھی' کافی عرصہ سے اپنی فیملی کے ساتھ انگلینڈ کے شہر لیسٹر میں مقیم ہیں - ان کی صاحبزادی سے میرا رشتہ ہوا تو میں اپنی اہلیہ کی سپانسرشپ پر انگلینڈ آگیا- میں بھی ابتدائی طور پر چند ماہ لیسٹر میں رہا اور وہاں علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی کے زیر سرپرستی قائم اسلامک سنٹر میں جزوقتی طور پر تدریسی خدمات انجام دیتا رہا - جون 1998ء میں میں لیسٹر سے برمنگھم آگیا اور آسٹن کے علاقہ میں مولانا بوستان قادری صاحب کے ادارے سے وابستہ ہوگیا - قریباً" آٹھ ماہ میں اس ادارے میں خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیتا رہا-

حافظ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ آنے کے بعد میں مذکورہ اداروں میں خدمات انجام دیتا رہا لیکن تحریک منہاج القرآن کے ساتھیوں سے میرا برابر رابطہ رہا' میں مختلف شہروں میں ہونے والی میٹنگز اور تقریبات میں شریک ہوتا رہا- میں نے تحریک کے ساتھیوں پر زور دیا کہ وہ برمنگھم میں کوئی جگہ خرید کر ادارہ قائم کریں' اس طرح جو کام تنظیم بنے ہوئے چھ سات برسوں کے دوران نہیں ہو سکا وہ ادارہ قائم

Marfat.com



علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب مئی 98ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمدی طاہر القادری صاحب کے دورہ لندن کے موقع پر ان کے ساتھ - تحریک کے مڈلینڈز کے جنرل سکریٹری زاہد نواز صاحب بھی نمایاں ہیں

ہونے کے بعد دو ایک برس میں ہو جائے گا - میرے اصرار پر یہاں تنظیمی ساتھیوں نے اپنی کوششیں تیز کر دیں - اسی دوران سٹاکٹن آن ٹیز میں مسجد کمیٹی کے ساتھیوں نے تحریک منہاج القرآن برطانیہ کے امیر علامہ محمد صادق قریشی صاحب سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ انہیں شارٹ اسلامک کورس کے لئے ایک فاضل کی ضرورت ہے چنانچہ علامہ صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ جب تک برمنگھم میں ادارہ قائم ہو اس وقت تک آپ سٹاکٹن آن ٹیز چلے جائیں چنانچہ میں وہاں کے اسلامک سنٹر میں چھ ماہ تک ٹیچنگ کرتا رہا - چھ ماہ بعد برمنگھم میں ادارہ کی جگہ حاصل کرلی گئی تو میں یہاں واپس آگیا -

برمنگھم میں ادارہ منہاج القرآن کے قیام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے حافظ صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن برمنگھم کے عہدیدار محمد مہربان صاحب نے یہ جگہ دیکھی تھی جسے خریدنے کا فیصلہ کرلیا گیا - اس کی اندرونی تعمیر کے سلسلے میں حاجی عدالت خان صاحب نے کافی تعاون کیا - یہ جگہ پہلے صوفہ فیکٹری تھی اور اسے بامقصد بنانے کے لئے اس میں بہت تعمیری کام درکار تھا چنانچہ جیسے جیسے فنڈز آتے رہے ویسے ویسے اس میں کام ہوتا رہا - 1999ء میں جب یہ ادارہ خریدا گیا تھا تو اس وقت حاجی محمد یوسف صاحب اس کے صدر، محمد جاوید صاحب نائب صدر، اور خادم حسین صاحب جنرل سکریٹری تھے - بعد ازاں جب علامہ صادق قریشی صاحب تشریف لائے تو یہاں الیکشن ہوئے - اب اعجاز صدیقی صاحب صدر، محمد ارشد صاحب نائب صدر اور محمد بلال اشرفی صاحب جنرل سکریٹری ہیں - تحریک کے مڈلینڈز کے کوآرڈی نیٹر حاجی محمد حنیف صاحب یہاں کے ٹرسٹی بھی ہیں اور کافی عرصہ برمنگھم کی تنظیم کے صدر بھی رہے ہیں - دیگر ٹرسٹیوں میں بشارت حسین صاحب، حاجی غالب صاحب اور حاجی محمد منور صاحب شامل

Marfat.com

ہیں - چاروں ٹرسٹی حضرات کا تعلق تحریک منہاج القرآن برمنگھم ٹی سے ہے-

حافظ صاحب نے ادارہ کے حوالے سے مزید فرمایا کہ 17 اکتوبر 1999ء کو اس کا باضابطہ افتتاح ہوا پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اپنی مصروفیات کے باعث وقت نہ دے سکے چنانچہ مقامی ساتھیوں نے اس کا افتتاح کیا - اس ادارہ کی ایک ایگزیکٹو کمیٹی ہے جو منہاج القرآن کی اپنی تنظیم ہے پھر اس کے اندر ایک لوکل کمیٹی ہے جس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اس کے تمام ارکان منہاج القران کے باضابطہ ممبر ہوں - اس وقت ادارہ کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کے سلسلے میں عبدالقیوم انصاری صاحب اور جمیل انور صاحب بہت جدوجہد کر رہے ہیں - جمیل انور صاحب لوکل کمیٹی کے خزانچی اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر ہیں جبکہ عبدالقیوم انصاری صاحب لوکل کمیٹی کے سیکریٹری اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر ہیں اس کے علاوہ عبدالخالق صاحب 'لقاب صاحب' جاوید صاحب اور محمد اقبال صاحب بھی لوکل کمیٹی میں شامل ہیں- ہم نے جو ایجوکیشن کمیٹی قائم کی ہے اس میں سکولوں کے اساتذہ اور کوالیفائیڈ لوگ شامل ہیں تاکہ وہ یہاں کے ماحول کے مطابق تعلیمی مسائل کو حل کر سکیں- ایجوکیشن کمیٹی کے صدر محمد افتخار صاحب ہیں اور سکریٹری کے انتخاب تک وہ یہ فرائض بھی انجام دے رہے ہیں - میں خود بھی ایجوکیشن کمیٹی کا ایگزیکٹو ممبر ہوں - کمیٹی کے دیگر ارکان میں سخاوت صاحب ' قاری زبیر صاحب ' حاجی منور صاحب اور خادم حسین صاحب شامل ہیں - ادارے کے قیام کے سلسلے میں مالی تعاون کے ضمن جن حضرات نے خاص طور پر غیر معمولی تعاون کیا ان میں محمد جاوید صاحب ' خادم حسین صاحب' بشارت حسین صاحب ' حاجی عبدالخالق صاحب ' محمد ظفر اقبال صاحب اور حاجی محمد حنیف صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان صاحبان نے اپنے دیگر عزیز و اقارب سے بھی ادارے کے لئے قرضہ حسنہ کا بندوبست کیا-

ادارہ منہاج القرآن برمنگھم میں دینی خدمات کی تفصیلات بتاتے ہوئے علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر پنج و تکنہ نماز اور نماز جمعہ کے علاوہ درس قرآن کا اہتمام ہوتا ہے- سولہ سال سے اوپر کے لڑکوں کو سنڈے کلاس میں انگلش میں اسلامک اسٹڈیز اور عربی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے - ادارے میں قراءت و تجوید کی تعلیم بھی دی جاتی ہے جبکہ پابندی کے ساتھ محافل ذکر منعقد ہوتی ہیں - مختلف مذہبی تہواروں اور خصوصی ایام کے سلسلے میں پروگرام و مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے- جبکہ خاص مواقع پر شب بیداری بھی ہوتی ہے - ادارے میں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں قبلہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی کافی تصانیف اور دیگر لٹریچر موجود ہے - یہاں بہت سے دینی اداروں میں یونیفارم کا اہتمام نہیں ہے جبکہ ہم نے بچیوں کے لئے کالا جبہ اور بچوں کا باقاعدہ سفید یونیفارم رکھا ہے جس کی پابندی لازمی ہے - حافظ صاحب نے مزید فرمایا ' چونکہ یہاں ابھی تک مرکزی طور پر ہمارا نصاب نہیں ہے اس لئے میں نے کئی ماہ کی جدوجہد کے بعد ایک نصاب مرتب کیا اور پھر اس کے قوائد و ضوابط بنائے اور اب اسی کے مطابق ہم یہاں تعلیم دے رہے ہیں - میں خود یہاں سینئر ٹیچر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں یہاں جو دیگر خواتین یا مرد اساتذہ ہیں وہ تمام کے تمام انگلش سے واقف ہیں ' دینی

Marfat.com



علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب - خطابت کا ایک انداز

معلومات رکھتے ہیں اور اچھے قرآن پڑھنے والے ہیں - مجموعی طور پر یہاں اس وقت آٹھ ٹیچر تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ دو سو کے قریب بچے زیر تعلیم ہیں جن میں سو لڑکے اور سو لڑکیاں ہیں - ایک خاصی بڑی ویٹنگ لسٹ بھی موجود ہے - بچوں کو وقت کی پابندی کرنا پڑتی ہے اور وہ پورے دو گھنٹے تعلیم حاصل کرتے ہیں - برمنگھم میں متعدد دینی ادارے اور مساجد ہیں لیکن ادارہ منہاج القرآن قائم ہوتے ہی لوگوں نے بڑی تعداد میں یہاں کا رخ کیا ہے چنانچہ ہم اپنے مخلصین کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کررہے ہیں بچے بھی مطمئن ہیں اور قریباً" ڈیڑھ سو بچے داخلے کے خواہش مند ہیں لیکن ابھی فی الحال ہمارے پاس مزید جگہ نہیں ہے -ابھی آٹھ کلاسیں جاری ہیں جنہیں مجھ سمیت چار مرد اساتذہ (محمد ظفر صاحب ' حافظ محبت علی صاحب اور محمد بلال اشرفی صاحب) اور چار خواتین اساتذہ تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں - مختلف تہواروں کے موقع پر منعقد کئے جانے والے پروگراموں میں بچے تقاریر اور نعت خوانی میں حصہ لیتے ہیں جس کی انہیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے - ادارے میں سالانہ امتحانات کا نظام رکھا گیا ہے اور پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دے جاتے ہیں - حافظ صاحب نے مزید بتایا کہ ادارے کی عمارت الم راک کے علاقے کی سب سے پرانی بلڈنگ ہے اور اس میں ہم بیرونی طور پر کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرسکتے البتہ اس کا ہال تعمیر کرایا جارہا ہے جس پر قریباً" 20 ہزار پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں -

دیگر دینی اداروں اور ادارہ منہاج القرآن کے طریقہ کار میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے فرمایا کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے تحریک منہاج القرآن کے تعارف میں ہی یہ چیز بتا دی ہے کہ ہم کوئی محدود جماعت ' تنظیم یا تحریک نہیں ہیں - ہم مذہبی ' روحانی '

Marfat.com

اخلاقی ،تعلیمی ،سیاسی اور معاشرتی ،غرض ہر حوالے سے کام کرتے ہیں اور ہمارا ٹارگٹ نوجوان نسل ہے جو کہ ہمارا مستقبل ہے - ہم اسے جدید طرز پر انگلش میں تعلیم دینا چاہتے ہیں - چند ادارے اس پر کام کر رہے ہیں لیکن بہت سے ادارے اس طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں -ہم چاہتے ہیں کہ آج کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوانوں کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں جو سوالات پیدا کئے جاتے ہیں - ان کے بارے میں ہم چاہتے ہیں کہ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق نوجوانوں کو انہی کی زبان میں مطمئن کر سکیں اور انہیں صحیح راستے پر قائم رکھ سکیں- حافظ صاحب نے فرمایا کہ جب معاشرہ تبدیل ہوتا ہے تو اس کی ضروریات بھی بدل جاتی ہیں - جس علاقے میں جو زبان بولی جاتی ہے اگر ہم اسی زبان میں تبلیغ کریں گے تو وہ زیادہ مئوثر ہو گی - برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں ہمارے جو فاضلین ہیں وہ وہیں کی زبان سیکھتے ہیں اور اسی زبان میں نوجوان نسل کو بلاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ زیادہ قریب آتے ہیں اور انہیں اسلام سے کہیں زیادہ رغبت ہو جاتی ہے-

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن نوجوانوں کی کردار سازی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے - درس قرآن کی محفل میں کردار سازی پر خصوصیت سے زور دیا جاتا ہے اور مختلف محافل میں قرآن و حدیث کی تعلیم کے ذریعے سے ان کی کردار سازی کی جاتی ہے-

برطانیہ میں رویت ہلال سے متعلق رونما ہونے والے اختلافات کے بارے میں حافظ صاحب نے فرمایا کہ ان اختلافات سے بہت سے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کو سماجی و معاشرتی سطح پر نقصان پہنچ رہا ہے اس سلسلے میں مختلف علماء اور تنظیموں کی جانب سے مختلف فارمولے پیش کئے جاتے رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی بھی فارمولے پر زیادہ دن تک اتفاق رائے برقرار نہ رہ سکا - اس بات کی ضرورت ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کسی ایک نظریہ پر متفق ہو جائیں - اگر کسی ایک بات پر اجماع ہو جائے گا تو تمام مسلمان بلا امتیاز ایک ہی دن روزے رکھنا شروع کریں گے اور ایک ہی دن عیدیں منائیں گے ،اس طرح غیر مسلموں کو ہم پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا - کئی بار تو ایسا ہوتا ہے کہ یہاں تین تین عیدیں ہوتی ہیں اور بہت سے غیر مسلم کہتے ہیں کہ آپ لوگ تو خود آپس ہی میں اپنی تہواروں پر متحد نہیں ہیں تو آپ ہمیں اسلام قبول کرنے کی ترغیب کیوں دیتے ہیں -

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن کو برطانیہ میں ایک باضابطہ تنظیم کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن اس نے ہر طبقے اور ہر عمر کے لوگوں خصوصاً" تعلیم یافتہ نوجوانوں اور طالب علموں میں بڑی تیزی کے ساتھ مقبولیت حاصل کی ہے - ہم خاص طور پر مساجد کے ساتھ ساتھ اسکولوں کے قیام پر بھی خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور اس سلسلے میں عملی اقدامات کر رہے ہیں - بچے زیادہ وقت اسکولوں میں گزارتے ہیں اور وہیں زیادہ سیکھتے ہیں اگر اسکول ہی میں بچوں کو سائنس اور دیگر جدید علوم پڑھائے جائیں اور ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے تو وہ ایک کامیاب زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مسلمان اور مصلح ثابت ہو سکیں گے - حافظ صاحب نے

Marfat.com

فرمایا کہ اسی مقصد کے تحت پیرزادہ امداد حسین صاحب نے جامعہ الکرم اور پیر عبدالوہاب صاحب صدیقی کے صاحبزادوں نے حجاز کالج قائم کیا ہے - ہم اس طرح کے اداروں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں اور ہم خود بھی اس طرف بڑھ رہے ہیں 'اور دیگر علماء اور تنظیموں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے - ہم مطمئن ہیں 'ہم نے قلیل عرصے میں کافی کام کیا ہے اور بڑی تعداد میں نوجوان تحریک منہاج القرآن کی نواجوانوں کی تنظیم "مسلم یوتھ ونگ" میں شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں 'اسی طرح تحریک منہاج القرآن "ویمن لیگ" میں بھی برمنگھم میں بہت کام ہو رہا ہے-یہ سب اللہ رب العزت کا فضل وکرم اور حضور علیہ اسلام کے نعلین پاک کا تصدق ہے-

علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب نے مزید فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن سے وابستہ فضلاء اپنی دینی تنظیمی 'اور تدریسی فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنی اعلیٰ تعلیمی استعداد بڑھانے کے لئے بھی کوشاں ہیں - انشاء اللہ میں برمنگھم یونیورسٹی میں ایم فل اور پھر پی ایچ ڈی کے لئے داخلہ لوں گا قبل ازیں یہاں آکر میں انگلش لینگویج کے کورسز کر چکا ہوں - جبکہ ہمارے ایک ساتھی علامہ محمد رمضان قادری صاحب پہلے ہی مانچسٹر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں - لندن اور برطانیہ کے دوسرے شہروں کی یونیورسٹیوں میں تحریک منہاج القرآن کے فضلاء کے لیکچر ہوتے رہتے ہیں جن سے لوگ متاثر ہوتے ہیں خاص طور پر علامہ غلام ربانی صاحب اور عبدالباسط قادری صاحب اس سلسلے میں قابل ذکر ہیں -عبدالباسط قادری صاحب نے یہاں سے ہی انجنئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور منہاج القرآن یونیورسٹی سے 3سالہ کورس کیا ہے-

برطانیہ میں مسلمانوں 'خصوصا" نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے ضروری اقدامات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ سٹڈی سرکل کئے جائیں تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں مختلف حوالوں سے جو سوالات ابھرتے ہیں ان کا اطمینان بخش جواب دے کر ان کے ذہنوں کو صاف کیا جاسکے - اسلامک سٹڈیز کی تعلیم جدید طریقوں کے مطابق دی جائے اور سائنٹفک طریقوں سے اسلامی احکامات کا جواز اور وجوبات بتائی جائیں - آج کا نوجوان ہر چیز کی وجہ اور جواز پوچھتا ہے - ہم انہیں صرف یہ نہیں کہ سکتے کہ آپ کسی چیز پر بغیر سوچے سمجھے یقین کریں بلکہ ہمیں ان کو منطقی استدلال کے ساتھ کسی چیز پر قائل کرنا ہو گا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ نوجوانوں کو انگلش میں دین سے متعلق زیادہ سے زیادہ لٹریچر فراہم کیا جانا چاہئے اور مختلف نوعیت کے ایسے پروگراموں کا انعقاد کیا جانا چاہئے جن کی وجہ سے ان میں دین کا شوق پیدا ہو اور وہ عملی طور پر دین کے قریب آسکیں - اس سلسلے میں ہماری مساجد اور مدارس بہت اہم رول ادا کر سکتے ہیں 'جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہیں کھول دیتا ہے- یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے کہ کئی علماء و مشائخ اس حوالے سے انتھک جدوجہد کر رہے ہیں-

گفتگو کے آخر میں برطانیہ میں مساجد کے انتظامی ماحول کو بہتر بنانے کے متعلق تجاویز پیش

Marfat.com



علامہ حافظ محمد اظہر سعید صاحب کے صاحبزادے محمد حمزہ سعید

کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہر چیز مشاورت کے ساتھ ہونی چاہئے کمیٹیوں کے عہدے دار اور علماء 'خطباء وسیع القلبی کا مظاہرہ کریں۔امام اور خطیب حضرات محض اپنی بات لاگو کرنے کی کوشش نہ کریں اور اسی طرح کمیٹی کے عہدیدار حضرات بھی علماء پر اپنی بات مسلط نہ کریں۔ منہاج القرآن کے زیر اہتمام مساجد میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر کام مشاورت کے ساتھ کیا جائے۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ علماء کو بھی انتظامی کمیٹیوں میں شامل کیا جانا چاہئے۔ منہاج القرآن کی مساجد میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ عالم دین انتظامی کمیٹی کا ممبر بھی ہوتا ہے۔اور وہاں کے منہاج القرآن تنظیم کا امیر ہوتا ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ برطانیہ کے مسلمانوں نے اور بہت سی کمیٹیوں کے عہدے داروں نے مساجد اور اداروں کے قیام کے لئے بڑی عظیم قربانیاں دی ہیں اور دن رات کی محنت سے حاصل ہونے والی خون پسینے کی کمائی میں سے بڑھ چڑھ کر تعاون کیا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اب ان اداروں کو چلانے کے لئے خلوص نیت جذبہ خدمت اور دانش مندانہ حکمت عملی کی اشد ضرورت ہے۔

Marfat.com

پیر سید اشفاق حسین شاہ نقوی بخاری قادری

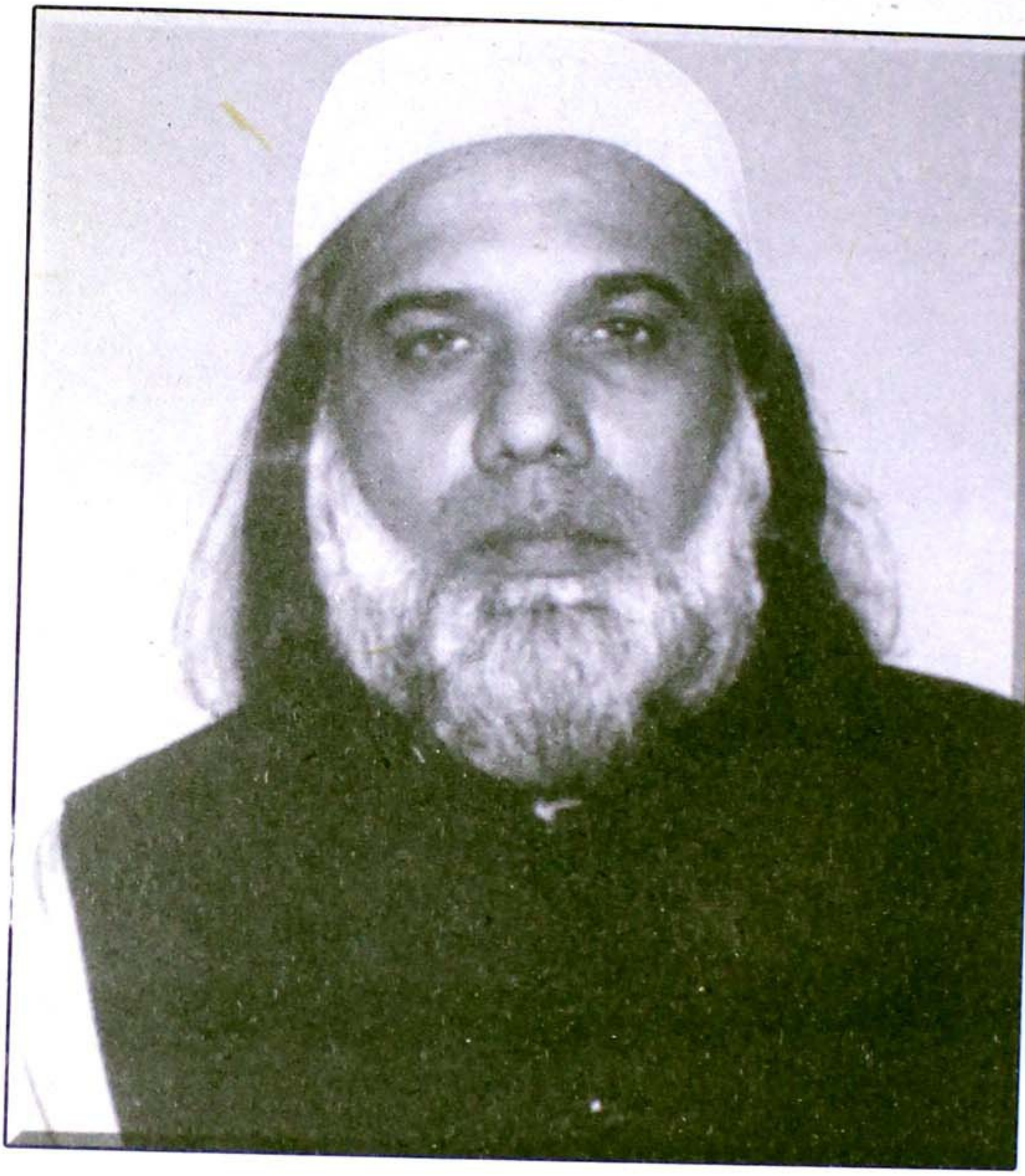

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری سلسلہ قادریہ کے پیر سید ہادی حسین شاہ نقوی بخاری قادری (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے خلیفہ مجاز اور سجادہ نشین ہیں اور بریڈ فورڈ میں اپنے آستانہ عالیہ سے لوگوں کو دینی و روحانی فیض پہنچا رہے ہیں - آپ کے آستانہ پر دینی تقاریب اور ذکر واذکار کی محافل منعقد ہوتی ہیں 'اس کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے دینی تعلیم کا سلسلہ بھی قائم ہے -

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نے انٹرویو کے دوران اپنے ابتدائی حالات اور خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میں 16 مئی 1952ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں پیدا ہوا - میرے والد کا اسم گرامی سید عبدالرزاق حسین شاہ بخاری اور دادا جان کا اسم گرامی سید حسین بخش شاہ ہے - میرے پیر و مرشد پیر

Marfat.com

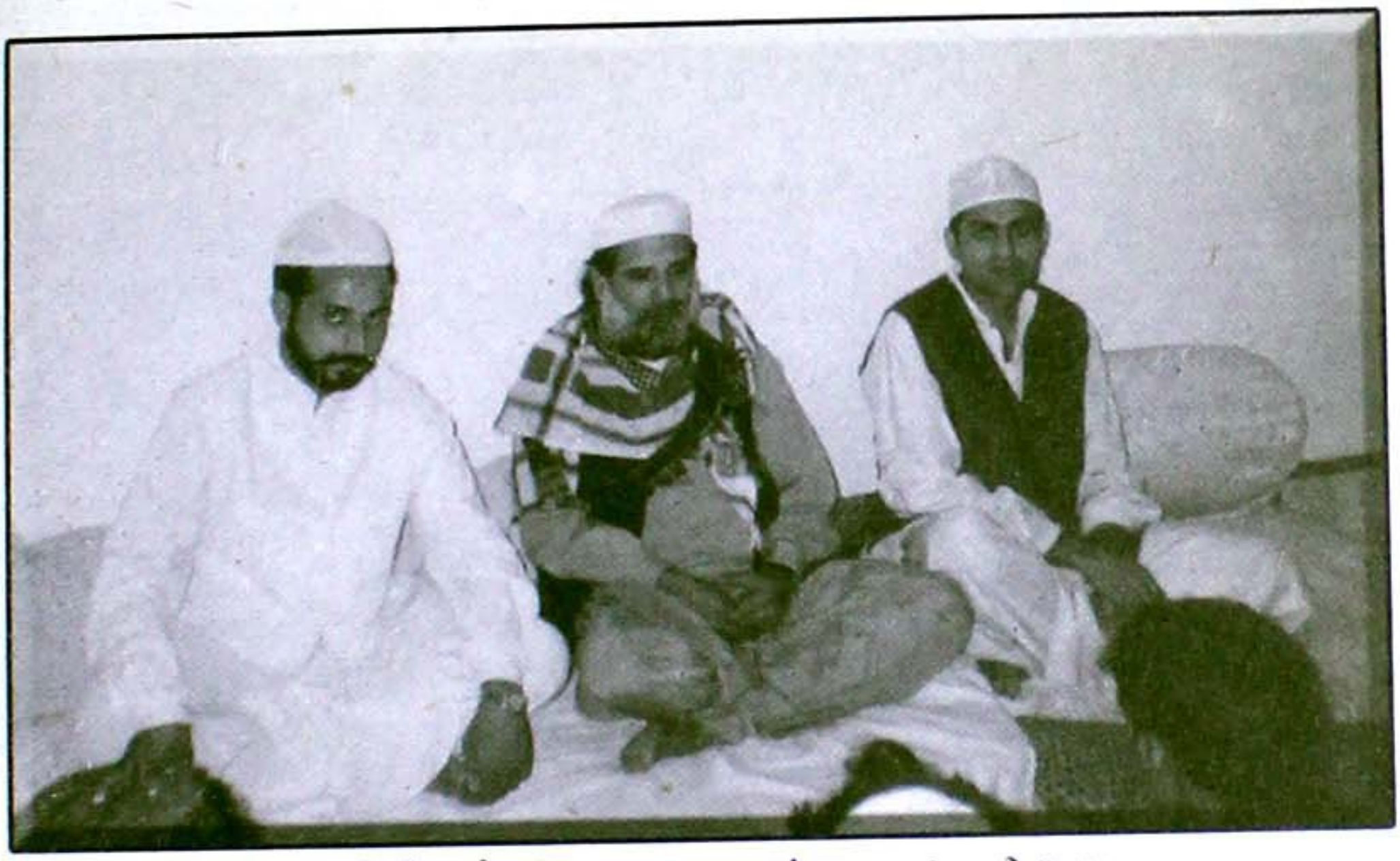

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری ایک محفل ذکر کے دوران

سید ہادی حسین شاہ نقوی بخاری میرے تایا جان بھی ہیں - میرے والد صاحب اور قبلہ تایا جان کے دادا اور میرے پردادا پیر سید چراغ علی شاہؒ کے آباؤ اجداد کا تعلق بخارا سے ہے- پیر سید چراغ علی شاہؒ کے بزرگ بخارا سے آکر دلی کے قریب مشرقی پنجاب میں گڑھ شریف میں آباد ہو گئے تھے - پیر سید چراغ علی شاہؒ گڑھ شریف (انڈیا) سے پیدل چل کر ان دنوں لائل پور پہنچے تھے جب یہاں لاہور کے لئے ریلوے لائن بچھائی جا رہی تھی اور یہاں کا گھنٹہ گھر تعمیر کیا جا رہا تھا- پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ میرے پردادا جی نے یہاں ہجرت کرنے کے بعد چک 247 گ ب میں ڈیرہ ڈالا اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے - انہوں نے اس دور میں بہت لوگوں کو مسلمان کیا لیکن جلد ہی ان کا وصال ہو گیا- میرے دادا جان بھی قیام پاکستان سے قبل وفات پا گئے اور اس کے بعد میرے والد گرامی اور میرے تایا جان جو میرے پیر و مرشد بھی ہیں ' وہاں سے منتقل ہو کر ٹوبہ ٹیک سنگھ آ گئے - میرے تایا جان کی عمر اس وقت 15-16 برس کے لگ بھگ ہو گی- میری دادی صاحبہ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے والد صاحب تو وفات پا گئے ہیں 'اب تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اپنے دادا جان کے مریدوں کی رہنمائی کرو- آس پاس کے بہت سے دیہات میں ان کے بہت سے مرید موجود تھے ' تایا جان ان کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ابھی بچے ہو ہم تمہیں پیر تسلیم نہیں کرتے جس پر تایا جان کو بہت صدمہ پہنچا- یہ دوسری جنگ عظیم کے اختتام کا دور تھا - تایا جان مایوسی کے عالم میں ایک بار پھر پیدل ہجرت کر کے دہلی کے قریب اپنے آباؤ اجداد کے علاقہ گڑھ شریف پہنچے جہاں ان کے ایک چچا گدی نشین تھے ' آپ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا کہ میں آپ کو ولی بن کر دکھاؤں گا - اس کے ساتھ ہی آپ نے خود کو ذکر و اذکار اور مجاہدوں کے لئے وقف کر دیا-

Marfat.com



پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری درس قرآن دیتے ہوئے

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے مزید فرمایا کہ دس سال بعد پاکستان بنا تو قبلہ پیر سید ہادی حسین شاہ نقوی بخاری قادری یہاں تشریف لے آئے اور انہی لوگوں نے جنہوں نے پہلے ان کو اپنا پیر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا' اب ان کے پیر پکڑے اور معافیاں مانگیں- انہوں نے یہاں آنے کے بعد چک 247 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک حجرہ بنا لیا اور اپنے دادا جان پیر سید چراغ علی شاہ قادریؒ کے مزار پر چلہ کشی میں مصروف ہو گئے - پیر سید چراغ شاصاحبؒ کے مزار کے احاطہ ہی میں میرے دادا سید حسین بخش شاہ' میری دادی' میرے ایک اور تایا (جو میرے والد سے بڑے اور میرے پیر و مرشد سے چھوٹے تھے) اور گاؤں کے ایک نمبردار جو میرے پردادا کے مرید خاص تھے' کے مزارات بھی ہیں - انڈیا میں میرے دادا جان کی دینی و تبلیغی خدمات بہت تھیں لیکن پاکستان میں میرے پردادا جان کی خدمات زیادہ ہیں اور جو مقام ان کا تھا وہ دادا جان حاصل نہ کر سکے اور جلد ہی وفات پا گئے - تاہم ان کے صاحبزادے اور میرے تایا جان نے اس کمی کو پورا کر دیا - پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ قبلہ پیر و مرشد کا مزار مبارک مذکورہ بالا مزارات سے کچھ فاصلے پر ہے اور اس کی نشان دہی خود انہوں نے اپنی زندگی میں ہی فرما دی تھی - آپ وصال سے قبل اپنے حجرہ میں تشریف فرما تھے اور چند مرید بھی ان کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے ان کو بتا دیا کہ مجھے فلاں جگہ دفن کرنا - وہ جگہ سرکاری تھی تو میرے والد صاحب قبلہ نے اس جگہ کا انتقال کرایا اور وہاں مزار اور مسجد کی تعمیر کرائی - ان کا وصال 1975ء میں ہوا تھا- پہلے میرے والد گرامی محکمہ ریلوے سے وابستہ تھے لیکن قبلہ پیر و مرشد کے وصال کے بعد انہوں نے بھی دینی کاموں کو اپنا شعار بنا لیا اور اپنا مکان فروخت کر کے اس کی رقم مزار اور مسجد پر لگا دی اور لنگر جاری کیا- 1993ء میں والد گرامی بھی انتقال فرما گئے - انہوں نے میرے ہاتھوں میں دم دیا اور میں نے ہی

Marfat.com

انہیں غسل دیا- ان کی تدفین بھی تایا جان کے مزار کے ساتھ ہی ہوئی-

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے بھی اپنے برادر مکرم اور میرے پیرو مرشد کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور جب میں نے ان سے بیعت کی تو میری عمر 16 سال تھی- پیرو مرشد کے وصال کے بعد والد گرامی نے میری ذہنی اور روحانی تربیت کی- وہ فرمایا کرتے تھے کہ کچھ حاصل کرنے کے لئے تمہیں اپنے تایا جان کی طرح بہت ریاضت کرنا ہو گی جو کہ ظاہری باتوں کی بجائے باطن کی طرف زیادہ توجہ دیتے تھے اور اپنے مریدوں کی بھی باطنی تربیت کیا کرتے تھے- پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ میرے پیرو مرشد دنیاوی معاملات اور کاموں پر کم توجہ دیتے تھے لیکن اگر لوگ اپنے مسائل لے کران کے پاس آ جاتے تو وہ ضرور ان کی مدد فرماتے تھے- ان کے ایسے ایسے واقعات موجود ہیں جنہیں سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے- ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک بہت بڑے عالم تھے' ان کی صاحبزادی کی شادی کو کافی عرصہ گزر گیا تھا لیکن اس کے اولاد نہیں تھی' ان کو کسی نے مشورہ دیا کہ وہ پیر سید ہادی حسین شاہ صاحب سے دعا کرائیں' چنانچہ مولانا صاحب کی اہلیہ اپنی بیٹی اور داماد کو لے کران کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے کہا کہ وہ دعا کریں- انہوں نے باہر آکر منہ میں چاول کے دو دانے ڈالے پھر ایک دانہ اس لڑکی کو اور دوسرا اس کے شوہر کو دیا کہ وہ اسے کھالیں- ایک سال بعد اللہ تعالی نے انہیں بیٹا عنایت فرمایا - اسی طرح ہمارے علاقہ میں ایک فروٹ فارم کے مالک حاجی صدیق کسی مسئلہ کے لئے پیرو مرشد سے دعا کرانے کے لئے آئے- پیر صاحب کا طریقہ کار یہ تھا کہ کھانے پینے کی کوئی چیز دم کر کے دیتے تھے- حاجی صدیق ایک سیب لے کر آئے' پیر صاحب نے سیب دم کر کے دیا اور کہا کہ اسے کھالو- اگلے روز صبح پیرو مرشد حجرہ سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حاجی صدیق سامنے بیٹھے ہوئے ہیں' آپ نے ان سے غصہ سے کہا کہ تمہیں سیب اس لئے دیا تھا کہ تم اسے سرہانے کے نیچے رکھ دو- حاجی صدیق پریشان ہو گئے کہ پیر صاحب کو کس طرح علم ہو گیا کہ میں نے سیب کھایا نہیں ہے بلکہ سرہانے کے نیچے رکھ دیا ہے' وہ پیر صاحب کے قدموں میں گر گئے اور معافیاں مانگنے لگے- پھر پیر صاحب نے ان سے وہ سیب منگوایا' اس کے دو ٹکڑے کئے' ایک خود کھایا اور دوسرا حاجی صدیق کو کھلایا- حاجی صدیق نے ابھی چند سال قبل میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور وہاں جو دینی اور روحانی پروگرام ہوتے ہیں ان میں وہ نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں-

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ والد گرامی نے تمام عمر محنت مزدوری کر کے اپنا اور اہل و عیال کا گزارا کیا لیکن ساتھ ساتھ اللہ اللہ بھی کرتے رہے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے- وہ ریلوے کی ملازمت کو خیرباد کہہ کر 1960ء میں انگلینڈ آگئے تھے' میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہا تھا- یہاں آکر والد صاحب نے ایک ٹیکسٹائل فیکٹری میں کام شروع کر دیا -1972ء میں وہ پاکستان گئے اور اگلے سال فریضہ حج ادا کیا- حج کر کے جب پاکستان واپس گئے تو تایا جان کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں آپ کو حج کراؤں- تایا جان نے فرمایا کہ

Marfat.com



بریڈ فورڈ کونسل لائبریری میں پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب (بحیثیت لائبریرین) بریڈ فورڈ کے لارڈ میئر کے ساتھ

"عبدالرزاق میراج' وہ ہے اور تم والدہ صاحبہ کو حج کراؤ" - والد صاحب بہت حیران ہوئے کہ "میراج وہ ہے" کا کیا مطلب ہے - پھر انہوں نے والد صاحب کو پاس بٹھالیا اور ان کے دوران حج کا پورا حال بیان کرنا شروع کر دیا کہ جب تم فلاں جگہ گئے تو تم نے یہ کیا' فلاں وقت تم نے یہ کھایا وغیرہ وغیرہ - والد صاحب کہتے تھے کہ مجھے ایسا لگا جیسے میرا پورا حج وہ گھر بیٹھے دیکھ رہے تھے - کچھ روز بعد پیرو مرشد نے والد صاحب سے فرمایا کہ تم اپنے حج کو سنبھالو - ان کی یہ بات سن کر والد صاحب نے کام کاج چھوڑ دیا اور مکمل طور پر دین کی طرف لگ گئے - اگلے سال پیرو مرشد وصال پا گئے تو والد صاحب نے اپنا مکان اور جو دکان وہ چلا رہے تھے' فروخت کر کے مزار اور مسجد تعمیر کرائی - وہ مرشد کے وصال کے 18 سال بعد تک زندہ رہے - مرشد کی بات کا ان پر ایسا اثر ہوا تھا کہ ان کے پاس جو کچھ تھا وہ غریبوں میں بانٹ دیا - انہوں نے یہ عرصہ پاکستان میں گزارا تاہم وہ ہر سال چند ماہ کے لئے انگلینڈ تشریف لاتے تھے -

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں 1967ء کے آخر میں انگلینڈ آیا تھا' پاکستان سے میں نے مڈل پاس کیا تھا' یہاں آکر کالج میں داخلہ لیا اور دو سال انگلش کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد چند کورس اور الیکٹرونکس میں ڈپلومہ کیا - پھر ایک الیکٹرونکس فیکٹری میں 9 سال ٹرینی انجنئر کے طور پر خدمات انجام دیں لیکن چونکہ میں ابتدا ہی سے اپنے تایا جان کے بہت قریب تھا اور ان سے بیعت بھی کر چکا تھا اس لئے ذہنی و قلبی طور پر روحانیت اور تصوف کی طرف مسلسل مائل رہا' دوسری طرف والد گرامی کی ذکر واذکار کی محافل کا سلسلہ جاری تھا ان میں بھی برابر شریک ہوتا تھا - والد گرامی کی تلقین پر تصوف کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا جن سے مزید ذہنی و روحانی تربیت ہوئی - خاص طور پر حضرت غوث پاکؒ کی کتابوں سے بہت فیض حاصل ہوا - ایک روز غوث پاکؒ کی ایک کتاب پڑھی تو اس کے بعد والد صاحب

Marfat.com



پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری ایک روحانی محفل کے دوران

سے عرض کیا کہ مجھ پر پیرو مرشد کا جو روحانی قرض ہے 'میں وہ ادا کرنا چاہتا ہوں - والد صاحب نے فرمایا کہ کنزالایمان 'کشف المحجوب اور دیار حق کا مطالعہ کرو - ان کی اس ہدایت پر بھی پوری طرح عمل کیا اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ تبلیغ کا سلسلہ شروع کردیا 'ذکرواذکار کی محافل کا آغاز کیا اور لوگوں کو دعوت دینا شروع کی - والد گرامی نے یہ بھی فرمایا کہ گھر گھر چندہ نہ مانگنا بلکہ اپنی کمائی ہوئی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا - میں اب بھی بریڈ فورڈ لائبریری میں بطور سپروائزر کام کرتا ہوں - یہاں ایک آستانہ قائم کیا ہوا ہے اور پاکستان میں بھی بڑے پیمانہ پر دینی روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے -

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک جگہ قریباً" دس سال گزارنے کے بعد میں نے ایک کشادہ جگہ حاصل کر کے موجودہ آستانہ بنایا - آپ نے فرمایا کہ ہم کام کرنے کے بعد ہر روز شام کو تین چار گھنٹے یہاں بیٹھتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں - اس کے علاوہ یہاں اہم مواقع پر دینی تقریبات اور محافل منعقد ہوتی ہیں جن میں نامور علماء کرام شرکت فرماتے ہیں - پیر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں پہلے والد گرامی پیرو مرشد کا سالانہ عرس کراتے تھے اب ان کے وصال کے بعد میں ہر سال پاکستان جا کر وہاں خود عرس اور روحانی محافل کا اہتمام کراتا ہوں - دو دن میلاد شریف کا پروگرام ہوتا ہے اور ذکر کی محافل منعقد ہوتی ہیں - اس کے علاوہ ہم نے وہاں ایک مدرسہ حفظ القرآن قائم کیا ہوا ہے جہاں فی سبیل اللہ درس و تدریس کا کام ہو رہا ہے - اسلامی تعلیمات 'روحانیت اور تصوف کی کتب پر مشتمل ایک لائبریری بھی قائم کی گئی ہے جس کے لئے مزید کتب کا انتظام کیا جا رہا ہے - والد گرامی کے وصال کے بعد میرے ایک چچا وہاں کے تمام انتظامات سنبھالتے تھے '2000ء کے شروع میں وہ بھی انتقال فرما گئے 'اب میری پھوپھی کے بیٹے جو حافظ قرآن ہیں 'دربار پر ہوتے ہیں - والد گرامی نے ان کو حلقہ ذکر کی اجازت دی ہوئی ہے - دربار شریف کے علاوہ بھی وہ دو تین شہروں میں حلقہ ذکر کرتے ہیں - اسلام آباد میں ہمارے ایک

Marfat.com

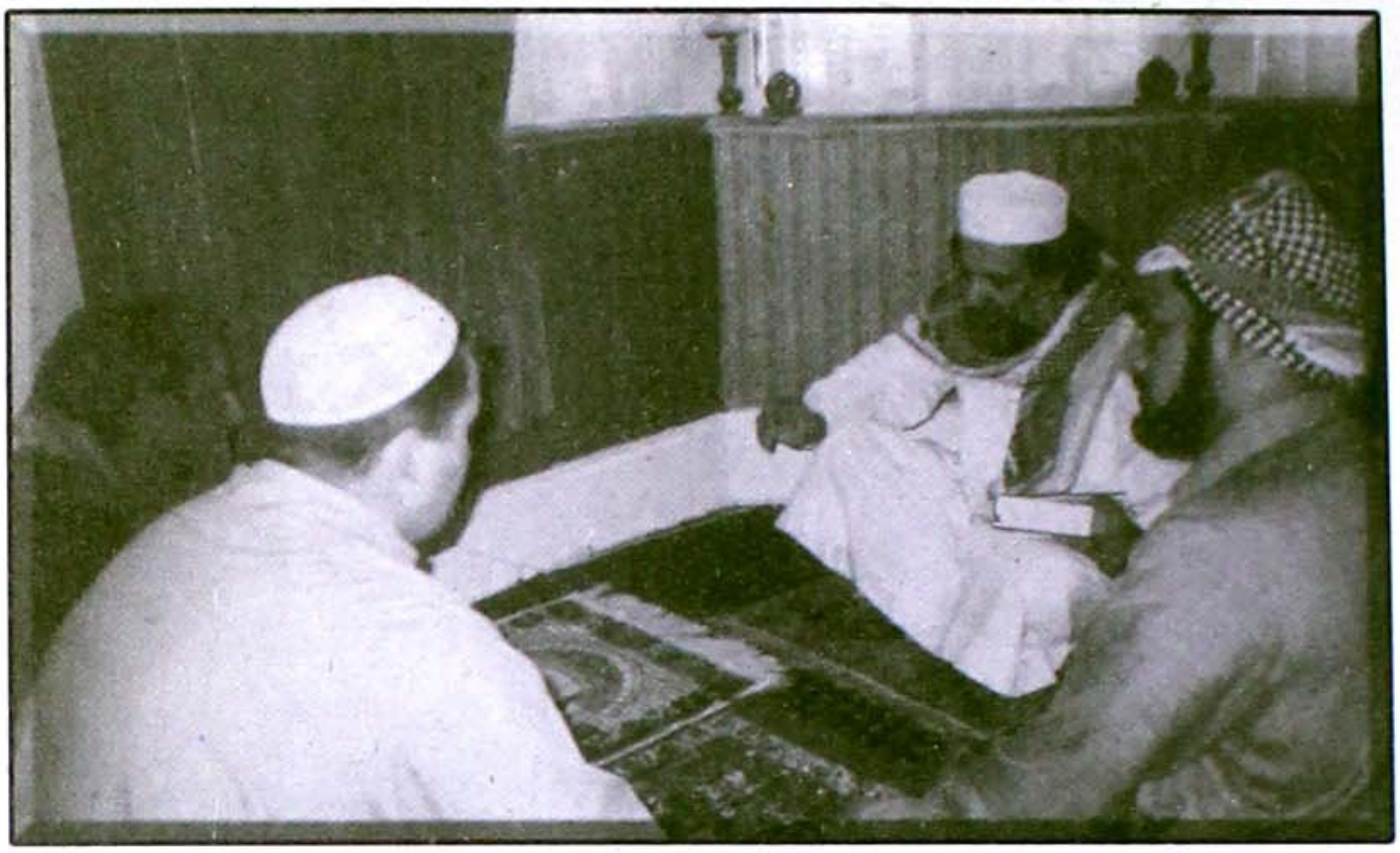

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب ایک انگریز جوڑے کو مشرف بہ اسلام کرنے
کے بعد ہدایات دے رہے ہیں

خلیفہ کے صاحبزادے اعجاز احمد قادری ہیں جو ہفتہ وار اور ماہانہ محافل ذکر کرتے ہیں - وہ ڈپلوما کرنے کے لئے یہاں آئے تھے اور 1990ء سے 1993ء تک میرے پاس رہے' اس دوران میں نے انہیں مکمل تربیت دی' اب وہ سلسلہ چلا رہے ہیں - ساہیوال میں میرے بزرگوں کے مرید ہیں اور وہاں بھی سلسلہ جاری ہے ملتان میں میرے خالہ زاد بھائی ہیں اور دو ایک ساتھی بیعت ہوئے ہیں انہوں نے مل کر حلقہ ذکر کی ابتدا کی ہے-

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ دین کی خدمت خالصتاً" اللہ کی رضا کے لئے ہونی چاہئے نہ کہ پیسہ کے لئے - ہم جن علماء کو بلواتے ہیں انہیں بھی یہی کہتے ہیں کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے آئیں - یہی طریقہ کار دربار شریف پر ہے اور یہی یہاں پر ہے - یہاں کے تمام اخراجات میں اور میرے ساتھی مل کر پورے کرتے ہیں - پیر صاحب نے فرمایا کہ یہاں اتوار کو لوگ تفریح کے لئے نکل جاتے ہیں لیکن کوئی بھی موسم ہو ہم ظہر کی نماز کے بعد سے رات دس گیارہ بجے تک یہیں ہوتے ہیں - نمازوں کے اوقات کے علاوہ محفل ذکر ہوتی ہے اور نعت خوانی کا پروگرام ہوتا ہے - ہر ہفتہ کو ہم تبلیغ کے لئے مختلف علاقوں میں جاتے ہیں اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں - حال ہی میں ہم نے ایک انگریز نوجوان کو مشرف بہ اسلام کیا ہے' وہ میرا مرید بھی ہے - اسی طرح برسلز میں بھی ایک عیسائی نوجوان کو مشرف بہ اسلام کیا ہے - پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ بدھ کی شام یہاں درس کی کلاس ہوتی ہے اس میں خاص طور پر بالغان اور بڑی عمر کے لوگ شریک ہوتے ہیں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر والدین ٹھیک ہو جائیں تو بچے خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے - میری اہلیہ اور دیگر دو

Marfat.com

تین خواتین مل کر بچیوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہیں - اس کے علاوہ ہر ہفتہ منگل یا جمعرات کو بریڈ فورڈ میں باری باری مختلف جگہوں پر محفل ذکر ہوتی ہے - پچھلے بارہ تیرہ برس سے ہفتہ میں چار دن کی یہ مصروفیات باقاعدگی کے ساتھ جاری و ساری ہیں-

اپنے ادارہ کو کسی باضابطہ تنظیم کی شکل نہ دینے کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری نے فرمایا کہ ہم نے نہ تو اب تک کوئی تنظیم بنائی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچا ہے اس لئے کہ تنظیم قائم کرتے وقت سب سے پہلے چندہ اور روپے پیسے کی بات آجاتی ہے - دوسرے یہ کہ یہاں پہلے ہی کافی تنظیمیں' درس گاہیں' مدارس اور بڑے بڑے دارالعلوم بنے ہوئے ہیں - میں نے یہ سوچا کہ اگر ہم بھی اپنا دائرہ کار زیادہ وسیع کریں گے تو ہمیں فنڈز اکٹھا کرنے پر زیادہ توجہ دینا ہو گی اور اس سے ہم اصل کام سے ہٹ جائیں گے اور ہماری روحانی سرگرمیوں و معمولات میں فرق پڑ جائے گا - اب صورت حال یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھ اپنی محدود آمدنی کے مطابق کنٹری بیوشن کر کے اپنے ادارے کے ضروری اخراجات پورے کرتے ہیں ہم نے باقاعدہ اجازت لے کر یہ ادارہ قائم کیا ہے جہاں بیٹھ کر ہم اور ہمارے ساتھی اللہ اللہ کرتے ہیں - البتہ ہم نے اسے پبلک پلیس نہیں بنایا ہے-

برطانیہ میں علماء اور مشائخ کی دینی خدمات کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ علماء کرام اور مشائخ عظام نے یہاں بہت کام کیا ہے' بڑی بڑی مساجد بنائی ہیں اور دارالعلوم قائم کئے ہیں - تاہم جو علماء اور مشائخ مستقل طور پر برطانیہ میں قیام پذیر ہیں ان کی خدمات زیادہ مؤثر اور بامقصد ہیں اس لئے کہ وہ یہاں کے ماحول اور یہاں کی ضروریات سے پوری طرح واقف ہیں - البتہ بعض علماء کرام اور مشائخ عظام یہاں صرف مخصوص سیزنوں میں دو تین ماہ کے لئے آتے ہیں - ان کو یہاں کے معمولات کا پوری طرح علم نہیں ہوتا- بعض حضرات کے بارے میں میں معذرت کے ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر وہ اسلام کی حقانیت پر پختہ عقیدہ رکھتے ہوئے ظاہری شان و شوکت کو کچھ کم کر لیں اور سادگی اور فقر کو اپنا لیں تو یہ نہ صرف ان کے اپنے لئے بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کے لئے بھی بہت بہتر ہو سکتا ہے - پیر صاحب نے فرمایا کہ کہیں کہیں یہ رجحان بھی فروغ پا رہا ہے کہ مشائخ حضرات شریعت کو ثانوی حیثیت دے کر طریقت ہی طریقت کی بات کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے شریعت ہے اس کے بعد طریقت ہے - میں ایسے مشائخ حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ خود بھی اللہ کی طرف لو لگائیں اور سارا کام علماء کرام ہی پر نہ چھوڑیں - بچوں کو صرف قرآن پڑھا دینا اور گھر واپس بھیج دینا ہی کافی نہیں بلکہ علماء اور مشائخ کو خود کو اسلامی زندگی کا ایک عملی نمونہ بنا کر پیش کرنا چاہئے' بچوں کے ساتھ اسی پیار محبت اور خلوص سے پیش آنا چاہئے جس کی تعلیم اسلام اور پیغمبرؐ اسلام نے دی ہے' تب ہی بچے صحیح معنوں میں دین سے قریب رہ سکتے ہیں - یہاں جو سرکاری سکول ہیں ان میں بچوں کو پیار محبت دی جاتی ہے لیکن ہمارے مدرسوں میں بہت سے مدرس

Marfat.com



پیر سید محمد ہادی حسین شاہ بخاری نقوی قادریؒ کے عرس کے موقع پر پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب وعظ فرما رہے ہیں۔ ان کے ساتھ علامہ حافظ محمد علی اظہر صاحب تشریف فرما ہیں

حضرات اپنا روایتی طرز عمل اختیار کئے رہتے ہیں۔ ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ بچے جب شام کو مسجد یا مدرسہ جاتے ہیں تو وہ سکول سے واپسی پر تھک چکے ہوتے ہیں اور اسی کیفیت میں مدرسہ چلے جاتے ہیں تو وہاں کے خشک اور سخت ماحول کی وجہ سے وہ صحیح معنوں میں پڑھائی میں دلچسپی نہیں لیتے۔

ایک سوال کے جواب میں پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ ہمارے اکثر و بیشتر علماء کی انگلش کی ناواقفیت کی وجہ سے بھی کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ نہیں کہ میں تنقید کر رہا ہوں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ علماء کرام کا انگلش پر عبور حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ دوسری طرف علماء کے بھی کچھ اپنے مسائل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض جگہ پر علماء کرام کے ساتھ واقعی بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ یہاں ایک عام مزدور بھی اچھا خاصا کماتا ہے مگر بہت سی جگہ علماء کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے جیسا پاکستان میں غریب ملازموں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ بھی مجبور ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی بہت اہم ہے کہ بہت سے اداروں اور مساجد میں تصدیق کے بغیر اور غیر مستند حضرات کو بطور امام و خطیب یا مدرس بلا لیا جاتا ہے۔ علماء کرام کو یہاں بلانے کے لئے ایک سٹینڈرڈ مقرر کیا جانا چاہئے تاکہ صرف اس معیار پر پورا اترنے والے علماء کو یہاں بلایا جائے اور کمیونٹی میں ان کی عزت و احترام قائم رہے۔ پھر ان کو اس حد تک معاوضہ دیا جانا چاہئے کہ وہ باعزت طور پر اپنی اور اپنے اہل خانہ کی کفالت کر سکیں۔ جس امام مسجد کو اس کی ضرورت کے مطابق نہ تنخواہ ملتی ہے اور نہ عزت تو پھر وہ بھی صرف STAY لگنے کا انتظار کرتا ہے' اور جونہی وہ مدت پوری ہوتی ہے وہ مسجد چھوڑ کر یا تو اپنا مدرسہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے یا کسی

Marfat.com

ٹیک اوے میں کام کرنے لگتا ہے یا ٹیکسی چلانا شروع کر دیتا ہے - میں اکثر کمیٹی کے عہدیداروں سے کہتا ہوں کہ آپ کے پاس گاڑی ہے ' مکان ہے ' کبھی آپ نے یہ بھی دیکھا کہ آپ جس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں وہ کس حال میں ہے-

نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے اور اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری اقدامات پر گفتگو کرتے ہوئے پیر صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ کی جو حقیقی روایت ہے وہ ختم ہوتی جا رہی ہے - 90 فیصد علماء کرام مسجد کے اندر اپنے خطابات ہی کو کافی سمجھ لیتے ہیں کیونکہ وہاں بہت واہ واہ ہو جاتی ہے لیکن کاش وہ اس بات پر بھی کبھی غور کر لیں کہ جو لوگ پہلے ہی مسجد میں آ رہے ہیں ان سے زیادہ تبلیغ اور دین کی طرف رغبت دلانے کی ضرورت ان لوگوں کو ہے جو مسجد میں نہیں آ رہے ہیں - بہت کم علماء کرام اور ائمہ حضرات ایسے ہیں جو انفرادی طور پر اپنے محلّہ میں جا کر انفرادی یا اجتماعی طور پر نوجوانوں کو دین کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اگر ہم بڑے بڑے اولیاء کرام اور بزرگان دین کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اگر ان کے پاس کوئی غریب مسکین آدمی بھی آ جاتا تھا تو وہ اس کو گھنٹوں اپنے پاس بٹھاتے اور ہفتوں اس کی تربیت کرتے - آج یہاں بھی اسی بات کی ضرورت ہے کہ ایک ایک فرد کو وقت دیا جائے ' اس کی انفرادی طور پر تربیت کی جائے ' اس کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات اور اس کے دل میں پیدا ہونے والے شبہات کو دور کیا جائے ' اسے ظاہری اور باطنی طور پر بدلا جائے اور جب وہ ایک عملی نمونہ بن جائے تو پھر اسے کہا جائے کہ اب تم کام کرو - اس طرح ایک سے دو اور دو سے چار افراد صراط مستقیم پر آئیں گے جس طرح ایک چراغ سے کئی چراغ اور پھر ان کئی چراغوں سے بہت سارے چراغ جل جاتے ہیں-

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی سرگرمیاں جاری ہیں لیکن بہت کم ایسا ہے کہ جہاں اسلام کی حقیقی محبت بچوں اور بڑوں کے دلوں میں گھر کر رہی ہو - اکثر لوگ جب بوڑھے ہونے لگتے ہیں تو نماز روزہ شروع کر دیتے ہیں اور مسجدوں میں چلے جاتے ہیں - اصل بات یہ ہے کہ اسلام ہماری روح میں داخل ہو جائے ' دل منور ہو جائے - اسلام ہمیں دل کی صفائی اور باطن کی اصلاح کا سبق دیتا ہے ' لیکن یہ کام بہت کم ہو رہا ہے - ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزرے اس لئے میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ہر سال لاکھوں افراد حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں افراد ایسے ہیں جو کئی کئی حج کر چکے ہوتے ہیں لیکن ان کا ظاہر و باطن ایک جیسا نہیں ہوتا - ہم غیر مسلموں کو اسی وقت صحیح معنوں میں تبلیغ کر سکتے ہیں اور اسلام کی جانب راغب کر سکتے ہیں جب انہیں خود اس کا ایک عملی نمونہ بن کر دکھائیں - اس لئے ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ کیا واقعی ہم نے عملی طور بھی کچھ کیا ہے ؟ پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ اسی لئے ہم اپنے محدود دائرہ کار میں رہتے ہوئے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پورے پورے خاندان کی بیک وقت تربیت ہو اس لئے کہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کہیں گھر کے مرد مسجد میں جا رہے ہیں تو خواتین گھر میں بیٹھی فلمیں دیکھ رہی ہیں ' کہیں خواتین

Marfat.com



پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب نقوی بخاری قادری جشن عید میلادالنبیؐ کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

عبادت گزار اور نیک ہیں تو ان کے مرد حضرات کلبوں میں دل بہلا رہے ہیں - یہ تضاد ہمیں ختم کرنا ہو گا۔ اسلام کسی ایک فرد کا ذاتی معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک اجتماعی نظام حیات ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کس طرح انفرادی زندگی گزارنی ہے ' کس طرح خاندان کو چلانا ہے اور کس طرح پورے سماج کے ساتھ مل کر چلنا ہے - اسی لئے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہمارا میسج پوری فیملی تک پہنچے - ہمارے آستانہ پر کوئی امتیاز نہیں ہے ' ہمارے ساتھی اور مریدین تو اپنی جگہ لیکن اگر کوئی مانگنے والا بھی آجاتا ہے تو ہم اسے بھی وہی کچھ کھلاتے ہیں جو خود کھاتے ہیں اور یہی ہمارے مرشد کا ہمارے لئے حکم ہے۔

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ میری اہلیہ ایک سکول میں ٹیچر ہیں اور اس کے بعد انہیں جو وقت ملتا ہے اس میں وہ دینی کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتی ہیں اور خاص طور پر اتوار کے دن وہ زیادہ وقت دیتی ہیں - یہاں ایک سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لوگ دین کے کاموں کے لئے وقت نکالنے کو تیار نہیں ہیں - میں اور میری اہلیہ اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ ہم خواتین کے ایسے گروپ تیار کر سکیں جو گھروں میں جا کر خواتین کو دین کا پیغام پہنچا سکیں اس لئے کہ اگر مائیں دین کے قریب ہوں گی تو ان کے بچے بھی دین کے قریب ہوں گے - پیر صاحب نے فرمایا کہ میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے ' بڑا بیٹا کمپیوٹر سائنس کی ڈگری حاصل کر رہا ہے ' اس کو میں نے ابتدائی دینی تعلیم بھی دی ہے اور اس کی تربیت بھی کی ہے لیکن اسے یہ بات باور کرا دی ہے کہ اگر اسے ہمارے راستہ پر چلنا ہے تو اس کے لئے اسے ریاضت ' عبادت اور عمل کرنا پڑے گا - ہمارے خاندان میں اس بات کی سخت ممانعت ہے کہ جو شریعت کا پابند نہ ہو وہ خود کو پیر یا صاحبزادہ کہلوانا شروع کر دے یا خود کو گدی کا حقدار سمجھنے لگے - پیر صاحب نے فرمایا کہ میرے چند خلفاء ہیں جن کو میں نے صرف ذکر کی اجازت دی

Marfat.com

ہوئی ہے - پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ ان کے مریدین کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن زیادہ تعداد پاکستان میں ہے جبکہ برطانیہ میں ان کے تین چار سو مرید ہیں - آپ نے فرمایا کہ چونکہ ہمارا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد سے ہے اور ان علاقوں کے لوگ یہاں زیادہ تر مانچسٹر اور گلاسگو میں آباد ہیں' جبکہ بریڈفورڈ میں زیادہ تر کشمیر اور جہلم کے لوگ آباد ہیں - اس لئے یہاں ہمارے جو بھی مرید ہیں وہ کسی علاقہ یا ذات برادری کی بنیاد پر نہیں بلکہ ہمارے کام اور ہماری خدمات سے متاثر ہو کر مرید ہوئے ہیں - آپ نے فرمایا کہ ہم نے چار پانچ افراد کو حلقہ ذکر کے بارے میں اجازت دی ہوئی ہے جن میں سے ایک نیو کاسل میں اور باقی بریڈفورڈ میں ہیں -

ایک سوال کے جواب میں پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے فرمایا کہ میں نے ابتدائی دینی معلومات ' نماز ' روزہ اور وظائف کے بارے میں کئی کتابچے لکھے ہیں جبکہ 1993ء میں والد گرامی کی زندگی ہی میں ایک کتاب "ثمرات ذکر" لکھی تھی جس میں میں نے یہ بتایا تھا کہ اللہ کے ذکر سے انسان کو قلبی ' ذہبی و روحانی سکون ملتا ہے اور حق کا راستہ نظر آنے لگتا ہے اور میں نے کس طرح اس چیز سے گزر کر یہ مقام حاصل کیا ہے - ایک کتاب "WHAT DO YOU KNOW ABOUT ISLAM" میں بھی میرا لکھا ہوا ایک CHAPTER شامل ہے - اس میں بنیادی باتیں یہ ہیں کہ قرآن کیا ہے 'بسم اللہ کی کیا عظمت ہے اور قرآن کیسے پڑھا جاتا ہے - اس کے علاوہ میں دو سال سے ایک کتاب پر کام کر رہا ہوں - یہ کتاب انگلش میں ہے اور اس کا موضوع تصوف اور روحانیت ہے - اس میں قرآن پاک کی چند آیات کی تفسیر ہے اور اس کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ آپ کس طرح اللہ کے مقرب بندے بن سکتے ہیں اور آپ کو کس طرح روحانیت حاصل ہو سکتی ہے -

پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب قادری نے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں فروعی اختلافات کو زیادہ ہوا دینے کا قائل نہیں ہوں کیونکہ اس طرح گروہ بندیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور غیر مسلموں کو مسلمانوں پر نہ صرف ہنسنے بلکہ اسلام کے خلاف زہر افشانی کرنے کا موقع ملتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظام کو بھی چاہئے کہ وہ وسیع القلبی اور وسیع النظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دینس اور مسلک کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھیں - معمولی معمولی باتوں کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائیں کیونکہ اس صورت حال کی وجہ سے لوگوں میں اتحاد و اتفاق کم ہو رہا ہے اور گروپ بندیاں بڑھ رہی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مشائخ عظام کو تمام سلاسل کے لوگوں کا یکساں احترام کرنا چاہئے تاکہ تمام سلسلوں ' نقشبندی ' قادری ' چشتی ' سہروردی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں آپس میں اتحاد و اتفاق اور بھائی چارہ کی فضا قائم رہے -

Marfat.com

علامہ حافظ قاری منظور احمد بھٹی

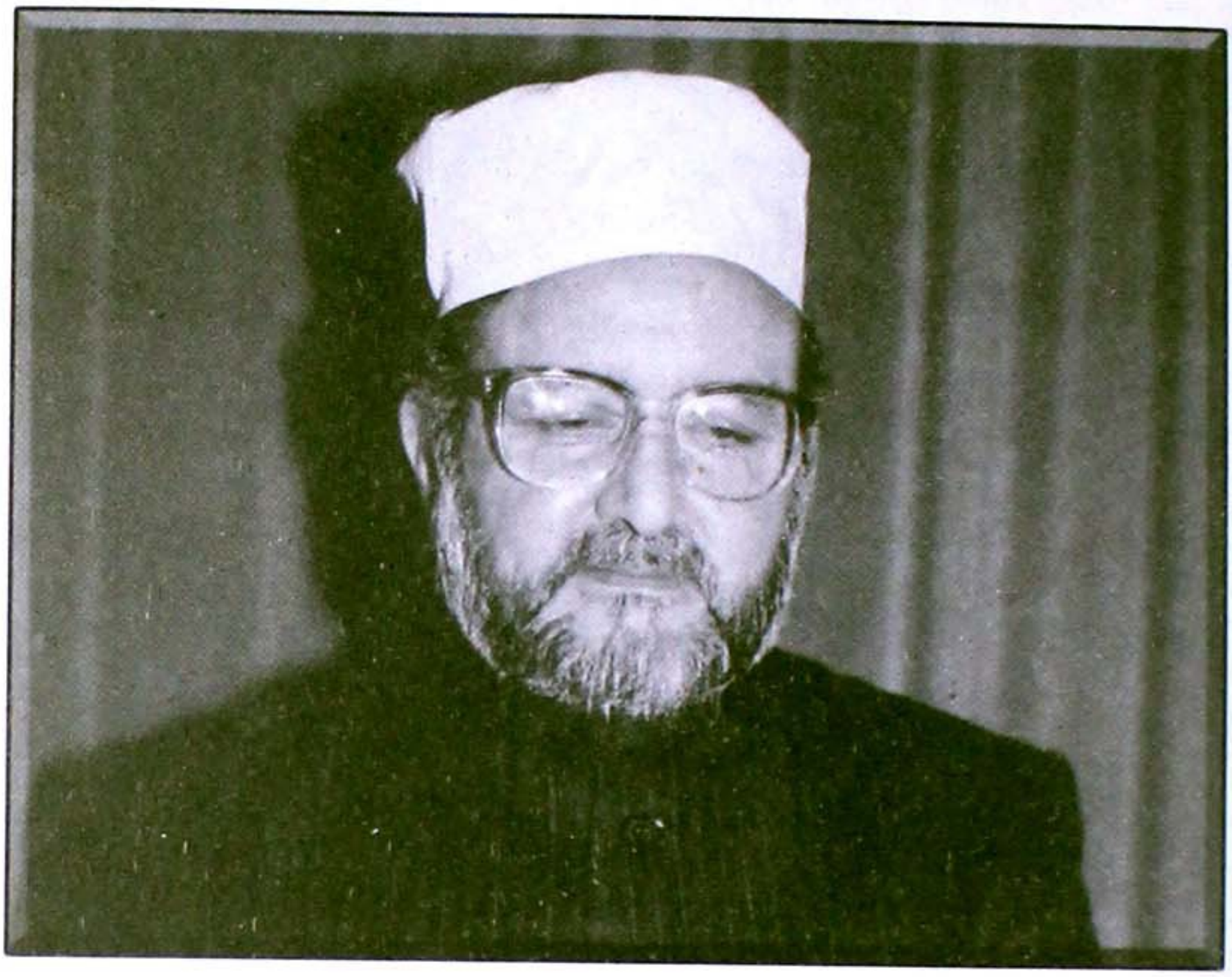

تحریک منہاج القرآن یو کے کے سابق صدر ' ادارہ صوت القرآن یو کے کے سکریٹری جنرل اور نامور سکالر 'علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی کا سب سے اہم تعارف یہ ہے کہ وہ برصغیر کی ایک بلند پایہ روحانی شخصیت اور ولی کامل حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابریؒ کے بڑے صاحبزادے اور ان کے روحانی وارث ہیں - علامہ صاحب کی شخصیت جن اوصاف حمیدہ کی حامل ہے ان کا احاطہ الفاظ کی صورت میں بہت مشکل ہے - ایک ممتاز حافظ و قاری قرآن اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دین و ملت کی خدمت کے جذبہ سے آپ کا دل معمور ہے ' آپ اخلاص و محبت کا پیکر ہیں - وسیع القلبی اور وسیع النظری آپ کی فطرت میں رچی ہوئی ہے - آپ نے قرآن کریم اور سیرت طیبہ کی تعلیمات کو عام کرنا اپنا مقصد حیات قرار دیا ہوا ہے اور آپ کی کوششیں اور کاوشیں اس لئے بار آور ثابت ہو رہی ہیں کہ آپ خود اپنی زندگی کو ان کا عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں - آپ نے لندن میں مسجد و مدارس کے قیام اور دیگر دینی خدمات کے ساتھ ساتھ برطانیہ کے مسلم معاشرہ کو درپیش مسائل کے حل کے لئے بھی انتھک جدوجہد کی ہے اور گراں قدر خدمات انجام دی ہیں - آپ اس وقت بھی لندن میں شیفرڈز بش کی جامع مسجد میں نائب امام کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ مدرسہ صوت القرآن میں علوم قرآنی اور عربی لسانیات کی تدریس کے فرائض بحسن و خوبی ادا کر رہے ہیں-

Marfat.com

علامہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب کے والد گرامی جہاں ایک ولی کامل تھے وہیں آپ کے سسر مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب بھی ایک بزرگ شخصیت تھے - آپ نے تبلیغ دین کو اپنا مقصد زندگی اور اپنا معمول بنایا ہوا تھا اور آخر وقت تک کسی بھی چیز کو اپنے اس مقصد کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا - (ان کا مزید تذکرہ آگے چل کر کیا جائے گا -) علامہ قاری منظور احمد بھٹی صاحب کی شخصیت اور آپ کے افکار کے بارے میں کچھ لکھنے سے قبل بہتر ہو گا کہ آپ کے والد گرامی حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابریؒ کے بارے میں ایک تحریر پیش کی جائے جس میں راقم نے حضرت صاحبؒ کی زندگی کے مختلف اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے -

حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابریؒ

حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابریؒ 1910ء میں ضلع سیالکوٹ کے شہر پسرور میں پیدا ہوئے - آپ کے والد محترم کا اسم گرامی میاں امام دین تھا - آپ کے آباو اجداد موضع اکالگڑھ ضلع سیالکوٹ کے ممتاز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو 1860ء میں وہاں سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر پسرور منتقل ہو گئے تھے - آپ کے نسب میں ہر دوسرے یا تیسرے واسطے میں ایک بزرگ ولایت کے منصب پر فائز چلا آ رہا ہے - آپ چند برس کے تھے کہ ماں کی ماتا سے محروم ہو گئے اور زیادہ تر اپنی پھوپھی 'مائی حاجن کے پاس رہنے لگے جو شب بیدار 'تہجد گزار 'رات بھر تلاوت اور دن بھر سخاوت میں مشغول رہنے والی ایک ولی اللہ خاتون تھیں - بعد میں ان کی بڑی صاحب زادی کے ساتھ آپ کا عقد 1928ء میں کر دیا گیا -

آپ کی سوچ بچپن سے ہی تلاش حق کی طرف مائل تھی اور آپ دنیاوی ماحول سے الگ رہتے تھے - جوں جوں بڑے ہوتے گئے 'اپنی سوچ میں مستغرق ہوتے گئے اور لڑکپن سے ہی تلاش مرشد کا شوق 'جنون کی حد تک پہنچ گیا - آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ نارمل سکول پسرور سے مکمل کی - آپ نے 1935ء میں مجلس احرار کے علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری سے اکتساب علم کیا اور ان کے منظور نظر ہو گئے - مگر دل میں جو عشق و محبت تھی اس کا مشرب کہیں اور تھا - خواب میں اشارہ پا کر تلاش مرشد و راہ حق میں کئی طویل سفر اختیار کئے - جلیل القدر فضلاء و مشائخ کرام کی صحبت میں رہ کر شریعت و طریقت کے علوم میں اچھی دسترس ہو گئی تو 1936ء میں قبولیت کی گھڑی آ گئی جبکہ آپ کے لئے ایک کٹھن منزل کا آغاز ہوا یعنی 40 برس ریاضت کے بعد آپ کو خلافت تفویض ہوئی 'آپ چشتیہ صابریہ خاندان سے خلیفہ مجاز تھے - اس کے بعد آپ ساری زندگی بطور سجادہ نشین رشد و ہدایت کے فرائض انجام دیتے رہے - آپ کا یہ روحانی سفر اس طرح شروع ہوا کہ آپ منٹگمری (حال ساہیوال) میں اپنے ماموں صوفی محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس پہنچے تو ان کے پڑوسی محمد شریف صاحب کے ہاں حضرت پیر محمد عالم شاہ مدنی چشتی صابریؒ کشمیر کے پہاڑوں سے تشریف لائے ہوئے تھے جو کہ حضرت سید رسول شاہؒ کے خلیفہ تھے اور ان کا تعلق حضرت خواجہ شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ، حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنجؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ،

Marfat.com



علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی کے والد گرامی حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابری

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ، حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ اور باب العلم حضرت علیؓ سے ملتا ہوا حضور پر نور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ سے جا ملتا ہے۔ جب آپ پیر محمد عالم شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مقامی علماء سے مناظرہ برسر پیکار تھا، علماء نے اپنے موقف میں خاموشی اختیار کی اور آپ بھی اتنے متاثر ہوئے کہ مرد کامل کی نگاہ سے دل کی کیفیت یکسر بدل گئی۔

آپ نے حضرتؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور دنیاوی خواہشات و گھر بار کو خیرباد کہتے ہوئے راہ عشق میں کود پڑے اور سفر فقر اختیار کیا۔ شیخ کی خدمت میں حصول علم و عرفان کی سفری صعوبتوں اور ذکر و فکر کے مجاہدوں کے بعد ترک حیوانات کی منزل میں پہنچے تو جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلنے لگے اور چمڑے و گوشت کا استعمال ممنوع النفس ہوا۔ سفر و حضر میں ندی، نہر اور دریا کے کنارے کو ترجیح دیتے۔ مسلسل روزے رکھتے، ہمہ وقت تلاوت میں مصروف رہتے، مسجد تلاش کر کے نماز با جماعت کا اہتمام کرتے اور طویل سجدوں میں وقت گزارتے۔ سفر ہند میں حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور، حضرت بابا شکر گنجؒ پاک پتن، حضرت خواجہ نظام الدینؒ اولیا دہلی، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیر شریف اور حضرت صابرؒ پاک کلیر شریف کے مزارات اقدس پر چلہ کش ہو کر روحانی فیوض و برکات حاصل کئے۔ ایک درخت کے نیچے گیارہ دن کے خاموش چلہ میں مسلسل تلاوت اور نماز و سجود میں مشغول ہو گئے تو موضع ودھاؤن

Marfat.com

ضلع گوجرانوالہ کے لوگوں نے وہاں مسجد و مسافر خانہ اور لنگر خانہ کی بنیاد رکھی جو تبلیغ اسلام کا ایک مرکز بن گیا۔

حضرت یوسف چشتیؒ نے 1953ء میں اپنے شیخ کامل کی معیت میں ننگے پاؤں سفر عراق کیا اور مزارات مقدسہ حضرت امام حسینؓ، حضرت عباسؓ علمدار، حضرت حرو صاحبزادگان، شہدائے کربلا، امام اعظمؒ و امام غزالیؒ، مسجد کوفہ جس کی محراب میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی شہادت ہوئی اور حضرت یونسؑ کے روضہ مبارک سے فیضیاب ہوتے ہوئے بغداد شریف میں حضرت غوث الاعظمؒ کے در اقدس میں 40 دن کا چلہ کیا جہاں زیارت مدینہ منورہ کی بشارت و اجازت سے مالا مال ہوئے۔ 1954ء میں ننگے پاؤں مدینہ منورہ کے عظیم سفر کے دوران کربلائے معلیٰ، نجف اشرف، کوفہ و کاظمین کی تمام زیارتیں کرتے ہوئے دوبارہ بغداد شریف حاضر ہو کر حضور غوث پاکؓ کے اکتساب فیض کیا۔ دعا و اجازت سے رخصت ہو کر فلسطین میں حضرت موسیٰؑ کے روضہ مبارک، مسجد خلیل، قبور انوار حضرت سیدنا ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ، بی بی سائرہ رفقہ، لائقہ پر حاضری دیتے ہوئے حضورؐ کے ایک پتھر پر قدمین مبارک کے نشان پر ہاتھ مل کر منہ اور سینے پر مسح کرنے کے بعد مسجد اقصیٰ میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کیں۔ مدائن میں حضرت شعیبؑ کو سلام کرتے ہوئے براستہ تبوک ننگے پاؤں مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ رمضان المبارک و شوال المکرم کے دو ماہ در حبیبؐ میں فیض نبوت سے اکتساب نور کیا اور مسجد نبوی شریف کی تعمیر میں کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ رحمت و وسعت نبوت کو حاضر و ناظر سمجھتے ہوئے حج کو روانہ ہو گئے اور شرف قبولیت کے بعد 1955ء میں دوبارہ سفر ہندوستان کیا اور راستہ میں ننگے پاؤں پیر خانہ میں حاضر ہوئے تو مرشد کامل نے آپ کو سینے سے لگا کر حلقہ ولایت میں داخل کرتے ہوئے کلمہ ولایت پڑھا کر خرقہ خلافت پہنایا اور اجازت بیعت نوازتے ہوئے دارلفقراء میں صارف التحصیل کیا اور آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں سجادہ نشین مقرر فرمایا جہاں آخری دم تک سرچشمہ تبلیغ و طریقت کے طور پر طالبین و سالکین کے دلوں کو سیراب کرتے رہے اور رشد و ہدایت کے فرائض ادا کر کے خواب غفلت سے بیدار کرتے رہے۔

حضرت سائیں محمد یوسف چشتی صابریؒ آخری ایام میں جب اتنے نحیف ہو گئے کہ تیمم و اشارات سے نماز کی نوبت آ گئی تو چھوٹے صاحبزادے حافظ ظہور احمد صاحب نے لاہور کے ایک پرائیوٹ ہسپتال میں داخل کرا کر اپنے برادر مکرم حافظ منظور احمد بھٹی صاحب کو لندن میں اطلاع دی جو قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے دورہ برطانیہ کے دوران لندن میں ان کے ساتھ تحریکی خدمات میں مصروف تھے۔ قائد محترم کی اجازت سے وہ بھی لاہور ہسپتال میں حاضر خدمت ہو گئے جبکہ ان کی اہلیہ پہلے ہی لندن سے حاضر ہو گئی تھیں۔ حضرت کی بڑی صاحبزادی بھی سیالکوٹ سے حاضر ہو چکی تھیں۔ دس روز بعد طبیعت زیادہ علیل ہوئی اور 5 مئی 1996ء بمطابق 18 ذوالحجہ 1416ھ کو شام 6 بج کر 10 منٹ پر آپ نے نہایت سکون سے سفر آخرت اختیار کر لیا۔ آستانہ عالیہ چشتیہ صابریہ 617 این سمن آباد لاہور سے

Marfat.com

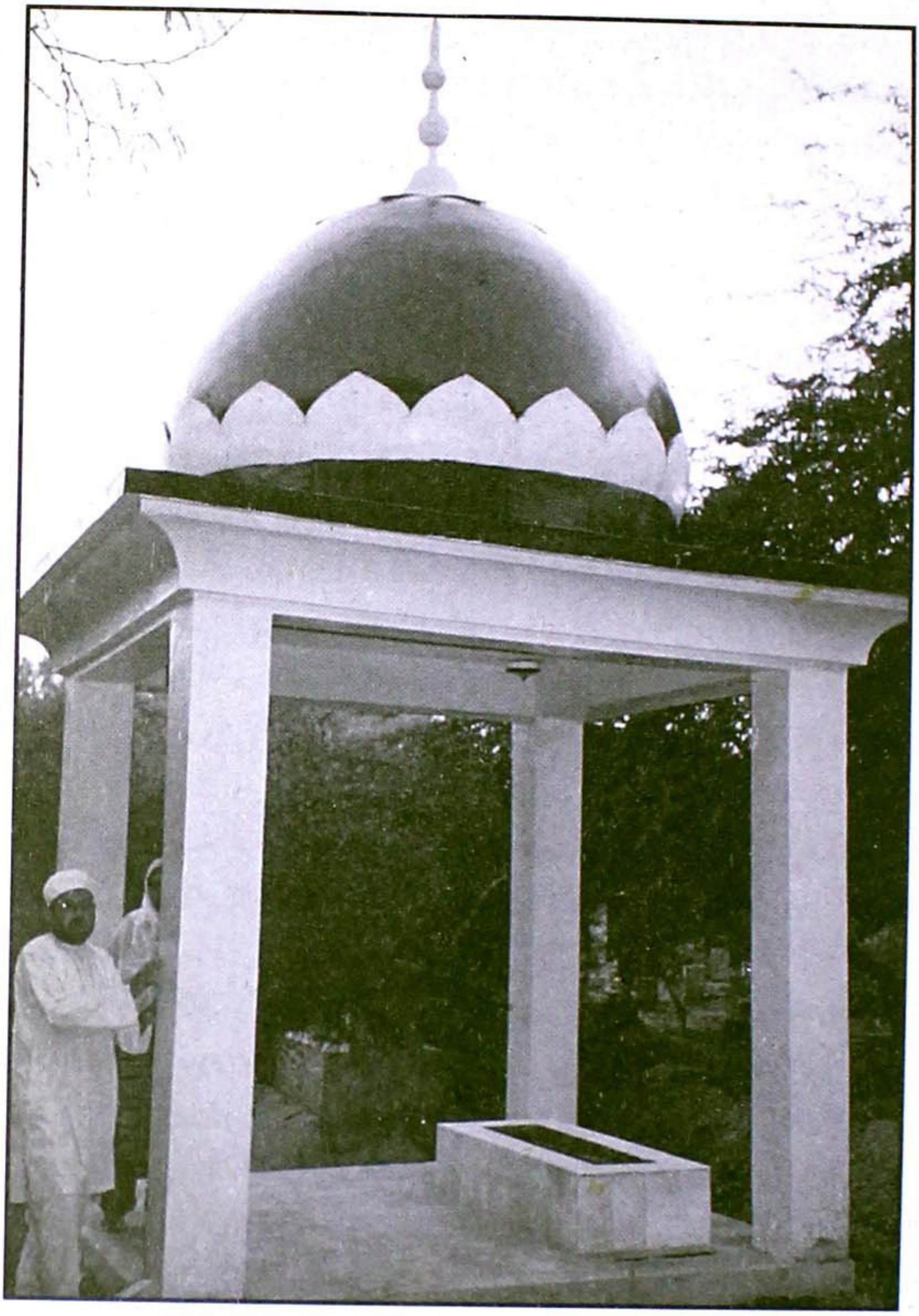

الحاج علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی لاہور میں اپنے والد گرامی کے مزار مبارک پر

کفن زمزم میں میانی صاحب کے قطعہ اولیاء میں چار قبور کی جگہ وقف کرا کے تلاوت کی آواز میں کنومتہ العروس ہوئے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے عالم اور حافظ قرآن اور ایک صاحبزادی نہایت عابدہ زاہدہ ہیں ان کے علاوہ آپ بہت سے روحانی وارثین اپنی یاد میں چھوڑ گئے جو کہ فیض جاریہ کے میٹھے چشمے ہیں۔

Marfat.com

آپ تحریک منہاج القرآن اور اس کے بانی و سرپرست پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے والہانہ محبت کرتے تھے - ایک جلالی دفعہ کا ذکر ہے کہ دارالفقراء لاہور میں بڑے صاحبزادے حافظ منظور احمد صاحب بھٹی کو فرمایا کہ جاؤ دربار قادریہ غوثیہ کے عارف شریعت و طریقت' پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی خدمت میں کم از کم دس برس رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کرو تاکہ فقراء کی صحبت میں بیٹھنے کے قابل ہو سکو۔

جب آپؒ کا وصال ہوا تو تحریک منہاج القرآن کے بانی و سربراہ پروفیسرڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب لندن میں تھے - وہ اپنے صاحبزادوں حسن محی الدین اور حسین محی الدین کے علاوہ صوفی محمد اسلم قادری' الحاج حکم داد قاری' علامہ محمد صادق قریشی' پروفیسرنثار احمد سلیمانی' علامہ محمد افضل سعیدی' الحاج محمد یونس اور محمد یاسین کے ہمراہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور حافظ صاحب کے صاحبزادے محمد شاہد بھٹی سے تعزیت کی اور دعا فرمائی - ادارہ صوت القرآن کے بانی علامہ قاری غلام رسول صاحب بھی تعزیت کے لئے کینیڈا سے لندن تشریف لائے اور علامہ قاری خادم حسین چشتی' فضل اکبر بیگ اور صاحبزادہ رفاقت حسین کے ہمراہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب کی رہائش گاہ پر ان کے صاحبزادے سے تعزیت کی اور دعا فرمائی۔

آپ نے زندگی میں عقیدتاً" سات مساجد تعمیر کیں اور مسجد نبوی شریف کی تعمیراور عملی طور پر حصہ لینے کی سعادت نصیب ہوئی - سعید پارک شاہدرہ میں ایک پلاٹ برائے مسجد و مدرسہ وقف کرایا جو کہ تعمیر ہو چکے ہیں اور ایک پرائمری سکول کا قیام و سرپرستی فرمائی جو کہ بھٹو دور میں قومی تحویل میں دے دیا گیا۔ تین دینی مدارس قائم کئے۔ چار مہمان خانے بمع لنگر خانہ جات تعمیر کرائے جن میں ایک دارالفقراء کے نام سے حضور داتا صاحبؒ سے ملحق ہجویری پارک لاہور میں زائرین کے لئے وقف ہے۔

500 صفحات پر مشتمل آپ کی ایک کتاب "تصوف اسلام" اور خطوط کا ایک مجموعہ "مکتوبات سفر" زیر طبع ہیں - 25 نکاط پر مشتمل ایک وصیت نامہ بھی تحریر فرمایا - آپ نے ہدایت فرمائی کہ ایک ٹرسٹ قائم کیا جائے جس کے تحت آپ کے صاحبزادے حافظ منظور احمد بھٹی صاحب جامعہ چشتیہ صابریہ لاہور کے منصوبے پر پیش رفت کر رہے ہیں۔

آپ کی تصانیف کے مطالعہ سے چند جھلکیاں یہ ہیں۔

- کتاب و سنت کو شریعت اور اس پر عمل کرنے کو طریقت کہتے ہیں اور طریقت ولایت کی سیڑھی ہے۔
- شریعت ہی ایک معیار ہے کہ جس کے ذریعے مسلمان کی شناخت ہو سکتی ہے۔
- جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ وہ آسمان پر بھی اڑ جائے تو اسے جادوگر کہہ دو۔
- بیعت کرنے والا بک جاتا ہے اور غلامی کا پٹہ پہن کر رسولؐ کا ہو جاتا ہے تو اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔
- جس طرح کلمہ کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا اسی طرح بیعت کے بغیر ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔

Marfat.com

○ اتنے خلاق اور شیریں کلام ہو جاؤ کہ لوگوں کے دل آپ کی طرف جھکنے لگیں ورنہ خاموشی بھی ایک کلام ہے۔

○ تنقید کے بجائے کردار پیش کرو کہ اس سے قلوب کو تبلیغ ہوتی ہے۔

وصیت نامہ کے چیدہ اقتباسات یہ ہیں - دربار شریف کی مسجد میں امام و موذن کا خاص خیال رکھا جائے اور جمعہ کے لئے ایک اعلیٰ خطیب بحال رکھا جائے۔

○ فقیر کی تاریخ فوتگی پر ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ' نعت خوانی اور علماء و مشائخ کا تبلیغی پروگرام تقسیم لنگر کے ساتھ منعقد کیا جاتا رہے - قوال حضرات کی حوصلہ افزائی مشربا" کی جائے مگر محفل سماع بھی باوضو ہونی چاہئے کیونکہ یہ بزرگوں کے ذرائع ابلاغ میں سے ایک ہے۔

○ ٹرسٹ کے بیت المال سے مستحقین کی خدمات کے وظائف جاری رکھے جائیں۔

مولانا عبدالرحیم کی تبلیغی خدمات

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نہ صرف خود ایک ولی کامل کے صاحبزادے ہیں بلکہ آپ کی اہلیہ کے والد گرامی مولانا عبدالرحیم صاحب نے بھی چالیس سال سے زائد عرصہ تک خود کو تبلیغ دین کے لئے وقف رکھا - فیصل آباد کے گلی کوچے چار دہائیوں تک ان کی آواز سے گونجتے رہے - طوفان ہو ' بارش ہو ' سردی ہو ' گرمی ہو ' مولانا عبدالرحیم صاحب ہر روز تہجد کے وقت اٹھ کر شہر کے مختلف علاقوں میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ لوگوں کو کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کرنے ' تہجد کی نماز ادا کرنے اور حقوق العباد کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے تھے - ان کی تبلیغ کا انداز بھی بالکل منفرد تھا پہلے وہ پیدل گھوم کر اللہ کا پیغام لوگوں کو زبانی سناتے تھے ' پھر انہوں نے لاؤڈ سپیکر خرید لیا اور کرائے کا تانگہ لے کر اس پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے تبلیغ کرتے رہے ' پھر انہوں نے سائیکل گاڑی بنوائی اور آخری بیس برس موٹر سائیکل پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے تبلیغ کرتے رہے۔

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے بتایا کہ ایک بار مولانا عبدالرحیم صاحب ان سے اور اپنی صاحبزادی سے ملنے کے لئے لندن آئے تو انہوں نے وہاں بھی اپنا معمول ترک نہیں کیا - علامہ صاحب نے فرمایا کہ لندن پہنچنے کے دوسرے ہی روز تڑکے کے وقت انہوں نے علامہ صاحب کو ساتھ لیا اور گھر سے باہر نکل آئے - پھر انہوں نے اسی طرح اپنی زور دار آواز میں تبلیغ شروع کر دی جس پر وہاں سے گزرنے والے اکا دکا انگریز انہیں حیرت سے دیکھنے لگے جب کہ بہت سے پاکستانی بے حد متاثر ہوئے - وہ جتنے روز لندن میں رہے انہوں نے اپنا معمول جاری رکھا اور علامہ صاحب سے کہا کہ میں خوش ہوں کہ میں نے یہاں بھی لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا فرض پورا کیا ہے۔

Marfat.com

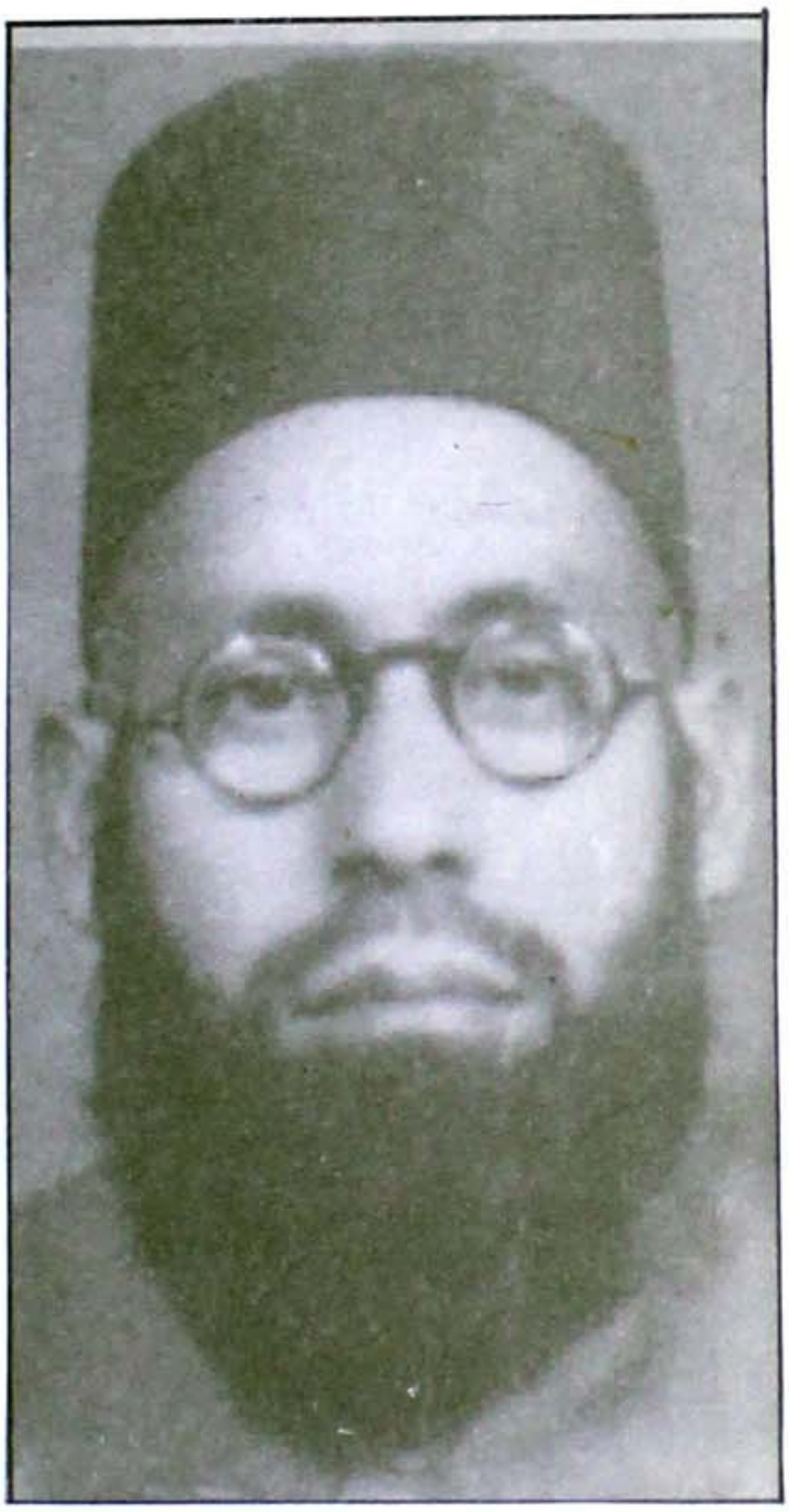

علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی کے
سسر مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب



ادارہ صوت القرآن یوکے کے بانی سرپرست
زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب

ابتدائی حالات اور حصول تعلیم

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے اپنے ابتدائی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میں 7 مئی 1935ء میں بروز جمعتہ المبارک حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ کچھ عرصہ بعد میرے والدین حافظ آباد سے فیصل آباد منتقل ہو گئے جو اس وقت لائل پور تھا۔ چونکہ والد گرامی ایک روحانی شخصیت تھے اس لئے آپ کی خواہش تھی کہ آپ کے تمام بچے دینی تعلیم حاصل کریں اور اس کے بعد خدمت دین کا فریضہ ادا کریں چنانچہ آپ نے مجھے اور میرے چھوٹے بھائی حافظ ظہور احمد بھٹی کو (جو آج کل لاہور میں ہیں) عبداللہ پور لائل پور میں حافظ میاں محمد عبداللہ کے مدرسہ عربیہ دارالعلوم میں داخل کرا دیا جہاں ہم نے حافظ قاری محمد ابراہیم صاحب پانی پتی کی نگرانی میں تجوید کے ساتھ قرآن مجید حفظ کیا' البتہ آخری چند پاروں میں استاد تبدیل ہو گئے۔ 1950ء میں سند اس طرح حاصل کی کہ جھال خانوانہ ستیانہ روڈ لائل پور

Marfat.com

کی جامع مسجد میں تراویح میں استاد گرامی حافظ قاری فضل کریم صاحب کو قرآن کریم سنایا' یہی میرا امتحان تھا اور اسی پر مجھے حفظ قرآن کی سند عطا ہوئی جبکہ 1951ء میں تجوید و قراءت کی سند حاصل ہوئی۔

حافظ صاحب نے اس سلسلے میں فرمایا کہ جب تراویح میں قرآن سنانے کی بات ہوئی تو بہت سے حضرات نے میری امامت پر اعتراض شروع کر دیا کیونکہ اس وقت میری عمر صرف پندرہ سال تھی۔ اس صورت حال میں مسجد کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائل پور سے فتویٰ حاصل کیا جائے کیونکہ اس پر سب لوگ متفق ہو جائیں گے۔ چنانچہ مجھے حضرتؒ کی خدمت میں لے جایا گیا۔ آپ نے مجھ سے چند سوالات فرمائے اور ایک مختصر انٹرویو کے بعد فتویٰ جاری فرما دیا کہ میں حافظ قرآن ہونے کی وجہ سے نماز تراویح کی امامت کر سکتا ہوں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد اس کلام مقدس کو سمجھنا' اس پر عمل کرنا اور اس کا ابلاغ لازم ہو جاتا ہے لہٰذا عید الفطر کے بعد میرے پاس آ جانا۔ عید الفطر کے بعد حضرت محدث اعظمؒ پاکستان کے حکم کے مطابق میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور ان کے زیر سایہ درس نظامی کی تعلیم کا آغاز کیا اور 1952ء اور 1953ء کے دوران دو برس کی کتابیں پڑھیں۔ پہلی کلاس مولانا حافظ منظور احمد صاحب کے پاس ہوتی تھی' وہ وہیں کے فارغ التحصیل تھے اور پھر وہیں مدرس رہے۔ میں نے ابتدا میں صرف بہائی' نحو میر اور پند نامہ پڑھیں۔ محدث اعظم پاکستان کے دورہ کی کلاس میں بھی دو برس تک آپ کے قریب ترین جگہ پر خاموشی کے ساتھ بیٹھتا رہا جسے میں آج تک اپنے لئے بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1950ء میں پہلی بار جھال خانوانہ روڈ کی جامع مسجد میں تراویح میں قرآن سنایا' اس کے بعد چار سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ 1952ء کے رمضان المبارک میں میونسپل واٹر ورکس جھال روڈ فیصل آباد میں شبینہ ہوا جس میں ہر حافظ کو دو رکعت میں پانچ پارے پڑھنا تھے۔ مجھے کم سنی کی وجہ سے ابتدائی پارے دیئے گئے۔ میرے بعد استاد مکرم مولانا قاری فضل کریمؒ کی منزل تھی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر منزل آسان لگے اور اچھی طرح چلتی رہے تو میرے حصے میں سے بھی کچھ پارے پڑھ لینا۔ جب ساتواں پارہ شروع کیا تو سامع حفاظ نے اللہ اکبر کا لقمہ دیا۔ اسی طرح آٹھویں اور نویں پارے کے شروع پر بھی اللہ اکبر کے لقمے ملتے رہے اور اس طالب علم کو استاد محترم کی شفقت سے اکٹھے دس پارے پڑھنے کا پہلا موقع ملا جس سے بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ استاد محترم نے فرمایا کہ قرآن پاک کی ریاضت ہمیشہ قائم رکھنا۔

حافظ صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے 1958ء میں اردو ادب میں ادیب عالم کا امتحان پاس کیا جبکہ اختیاری مضمون کے طور پر عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پروفیشنل تعلیم کے ضمن میں میں نے انجنئرنگ کی تعلیم حاصل کی اور پنجاب انجنئرنگ کالج لاہور سے میکینیکل انجنئرنگ کی سند حاصل کی۔ حافظ صاحب

Marfat.com

نے فرمایا کہ آپ نے 1956ء میں اپنے والد گرامی کے دست مبارک پر اس وقت چشتی صابری سلسلے میں بیعت کا شرف حاصل کیا جب وہ حجاز مقدس میں ڈیڑھ برس قیام کے بعد فیصل آباد تشریف لائے تھے۔

برطانیہ آمد اور شیفرڈز بش مسجد کا قیام

علامہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب نے برطانیہ آمد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ میں 1969ء میں انگلینڈ آنے کے مقصد تو انجنئرنگ کی اعلیٰ تعلیم تھا لیکن عزم صمیم یہ بھی تھا کہ دین کا مشن ہر صورت میں جاری رکھنا ہے - حافظ صاحب نے اس سلسلے میں اپنے والد گرامی کے حوالے سے ایک سبق آموز بات دہرائی - فرمانے لگے کہ میں 1969ء میں پہلی بار برطانیہ آنے کی تیاری کے دوران یہاں سے کچھ معلومات حاصل کر رہا تھا تو حضرت قبلہ والد صاحب" فرمانے لگے کہ "ایک حافظ کی حیثیت سے تمہاری ذہنی اپروچ بہت کمزور ہے - مساجد کی تفصیلات حاصل کرو اور ائیرپورٹ سے سیدھے مسجد جاؤ اور کہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مہمان ہوں یہاں رہوں گا اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر مسجد کی خدمت کروں گا - امام صاحب سے کہنا کہ پیچھے سے یہی حکم ملا ہے - انگلستان میں مسجد سے باہر' رہنے کو لطیف ماحول اور کھانے کو خالص حلال نہیں ملے گا - برطانیہ پہنچ کر سب سے بڑی فکر حفاظت ایمان اور استقامت اعمال کی کرنا ہوگی - بیوی اور بچوں کو جلد بلانے کی کوشش کرنا۔"

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم کی تکمیل اور ممبرشپ آف انسٹی ٹیوٹ آف انجنئرز کے حصول کے ساتھ ساتھ دین کا مشن بھی جاری رکھا - آپ نے فرمایا کہ میں نے 1969ء میں انگلستان پہنچے کے بعد 20 ٹیونس روڈ' شیفرڈز بش لندن ڈبلیو 12 میں سکونت اختیار کی - اس وقت یہاں شیفرڈز بش کے علاقہ میں کوئی مسجد نہیں تھی - ایک طرف ریجنٹ پارک مسجد' دوسری جانب ساؤتھ آل مسجد اور تیسری سمت و مبلڈن میں ہا لیگنز پارک مسجد قائم تھی - ہم دوست احباب اکٹھے ہو کر کہیں نہ کہیں نماز تو پڑھ لیتے تھے لیکن اپنے علاقہ میں باقاعدہ کوئی مسجد قائم نہ ہونے کی وجہ سے ہم بڑی تکلیف محسوس کرتے تھے - اس شدید احساس کے باوجود ہمیں شیفرڈز بش میں مسجد قائم کرتے کرتے تین برس لگ گئے۔

شیفرڈز بش مسجد کے قیام کا پس منظر بتاتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ اکتوبر 1972ء میں رمضان شریف کی آمد تھی - اس سے قبل چند دوستوں نے مل کر مشورہ کیا کہ کوئی مناسب جگہ لے کر اس میں نماز تراویح کا اہتمام کیا جائے' میں نے کہا یہ تو بڑی سعادت کی بات ہوگی اور میں اس میں قرآن پاک سناؤں گا - اس فیصلہ کے مطابق 69 ٹیونس روڈ پر واقع ایک معزز پاکستانی جاوید اقبال صاحب کے مکان کے بیسمنٹ والی منزل کرایہ پر لے کر وہاں نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا' مجھے قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل ہوئی - پہلے روز تو صرف تین مقتدی تھے جو خود منتظم بھی تھے - ان میں سے ایک مشہور' معروف بیرسٹر رئیس احمد ہاشمی صاحب (جو آج کل مانچسٹر میں ہیں اور وہاں کی مسجد کمیٹی میں شامل ہیں) اور علاوہ

Marfat.com

ہمارے دو دیگر ساتھی محمد سمیع فاروقی صاحب اور چوہدری محمد اکرم صاحب تھے جبکہ ان کے ساتھ چوتھا میں تھا۔

البتہ جیسے جیسے رمضان شریف آگے بڑھتا گیا ویسے ویسے نمازیوں کی تعداد بڑھتی گئی یہاں تک کہ ستائیسویں کی شب کو ختم قرآن میں تقریباً" 20 نمازی شامل تھے اور ان سعادت مند حضرات نے لیلتہ القدر کی بیداری اور عبادت میں حصہ لیا۔ اس رات جب قرآن کریم ختم ہوا تو تمام ساتھیوں کے دل بھر آئے اور انہوں نے انتہائی دکھ سے کہا کہ کیا اب یہ جگہ ترک کردی جائے گی۔ پھر انہوں نے جذبات سے مغلوب انداز میں کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ یہ جگہ ہمارے لئے ایک مستقل مسجد بن جائے۔ یہ بات سب کے دلوں میں بیٹھ گئی اور اس کے بعد پانچ چھ برس تک اس بیسمنٹ میں یہ مسجد قائم رہی' اس کے بعد ہم شیفرڈز بش ہی میں دوسری جگہ اور پھر 302 اکس برج روڈ پر منتقل ہو گئے جہاں اب موجودہ عظیم الشان مسجد قائم ہے۔

دیگر دینی خدمات

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مزید گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جامع مسجد شیفرڈز بش کو بنانے میں ہمیں بہت سے مشکل مراحل سے گزرنا پڑا' پہلے تو کونسل سے اجازت حاصل کرنے میں ہی رکاوٹیں درپیش ہوئیں' بہرحال ہم نے وہ اجازت حاصل کرلی۔ مزید یہ کہ ابتداء میں کمیونٹی میں تعارف نہیں تھا' ہم نے لوگوں کو اس طرف راغب کیا' گھروں سے کھینچ کر لائے ' مسلم سفارت خانوں میں گئے تاکہ مسجد کی تعمیر شایان شان طور پر ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں دو سال تک امامت و خطابت اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کے فرائض انجام دیتا رہا جبکہ مسجد کی انتظامی کمیٹی میں بھی بطور نائب صدر کام کرتا رہا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پرانے لوگ نئے لوگوں سے تبدیل ہوتے گئے۔ جب مدرسہ صوت القرآن' مدرستہ البنات اور القرآن سٹڈی سرکل کے پلیٹ فارم سے میری ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا تو میں نے مسجد میں سیکنڈ امام کے طور پر فرائض انجام دینا شروع کردئے۔ اب اس وقت مسجد میں دو امام صاحبان موجود ہیں جب ان میں سے کوئی چھٹی پر جاتے ہیں تو میں ان کی جگہ فرائض انجام دیتا ہوں اور چونکہ یہاں عید کی دو تین جماعتیں تو ہوتی ہی ہیں اس لئے ان میں سے ایک جماعت کی امامت میں کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں شیفرڈز بش مسجد میں تعلیم بالغان کی کلاس کو پڑھانے کا موقع ملا جس میں صرف و نحو کے ساتھ لسان عربی کے دو دو سال کے کورس مکمل کئے گئے۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1973ء میں ریجنٹ پارک مسجد میں ہونے والے رویت ہلال کنونشن میں بھی حصہ لیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے مسلمان کمیونٹی کے لئے حلال اور حرام چیزوں کے بارے میں تحقیق کے حوالے سے بھی کافی کام کیا۔ کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والے اداروں سے رابطہ کرکے ان اشیاء کی تیاری میں استعمال ہونے والے اجزاء کے بارے میں تحقیق کی۔ حلال اور حرام

Marfat.com

چیزوں کا پتہ چلایا اور ان کے بارے میں پمفلٹ اور لٹریچر شائع کرائے اور ادارہ منہاج القرآن اور ادارہ صوت القرآن کی طرف سے عوام تک پہنچائے تاکہ انہیں صحیح صورت حال کا علم ہو سکے اور وہ حلال اور حرام کی تمیز کر سکیں - ہماری اس جدوجہد کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے - مثلاً" PEPSI نے ہماری اس تحریک کے بعد اپنے اجزائے ترکیبی میں سے PEPSIN نکال دی جو کہ حرام ہے اور پھر ہمیں خط لکھ کر یقین دلایا کہ PEPSI میں PEPSIN قطعی شامل نہیں ہے - اسی طرح میں رویت حلال کے حوالے سے ہونے والے اجلاسوں میں برابر شرکت کرتا ہوں ' ریجنٹ پارک مسجد میں عرب ڈائریکٹر کے ساتھ اکثر ہماری میٹنگز ہوتی ہیں - ہم کوشش کرتے ہیں کہ ایسا فارمولا بن جائے کہ ہم سب مل کر ایک ہی دن عید منائیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ وقتاً" فوقتاً" میں نے دینی حوالے سے مختلف سماجی خدمات مثلاً" نکاح خوانی وغیرہ کے فرائض بھی انجام دئے -

تحریک منہاج القرآن

علامہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب قریباً" دس برس سے تحریک منہاج القرآن یو کے سے وابستہ ہیں اور برطانیہ میں پہلے اس کے سکریٹری جنرل اور پھر صدر کے عہدہ پر فائز رہے - تحریک سے وابستگی کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 1988ء میں ویمبلے کانفرنس ہال میں عالمی اتحاد اسلامی کانفرنس ہوئی جس میں میں بھی شریک ہوا - اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس میں پاکستان کے اکابرین اہل سنت بھی شریک ہوئے اور دیگر اسلامی ممالک سے بھی علماء کرام اور عمائدین تشریف لائے - یہ کانفرنس سینکڑوں اعلیٰ شخصیات کا ایک تاریخی اجتماع تھی - اسی کانفرنس کے دوران پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی اور میں ان کی تحریک سے وابستہ ہو گیا - پہلے میں تحریک کے لندن کے سکریٹری جنرل کے طور پر اور پھر یو کے کے مرکزی صدر کے عہدہ پر کام کرتا رہا - میں نے مجموعی طور پر ان کے ساتھ قریباً دس برس کام کیا - ابتدا میں خاص دشواریوں کا سامنا تھا - ہم نے آئین سازی اور رجسٹریشن سے متعلق تمام کام سرانجام دئے - قبلہ ڈاکٹر صاحب بھی ان دنوں خاصا وقت دیتے تھے اور سال میں دوبار بھی یہاں کا دورہ فرما لیتے تھے - مختصر یہ کہ یو کے میں تحریک منہاج القرآن باقاعدہ طور پر منظم ہو گئی ' لندن میں مرکزی دفتر قائم ہوا اور پھر بتدریج انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے ہر بڑے شہر میں اس کی برانچز اور دینی و علمی مراکز قائم ہو گئے -

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ دس سال تک میں نے تحریک منہاج القرآن کے ساتھ بھرپور طریقہ سے کام کیا لیکن ایک وقت آیا کہ جب میں نے یہ محسوس کیا کہ اب صحت اس قدر کام کرنے کی اجازت نہیں دے رہی ہے اور قوت کار میں کمی واقع ہو رہی ہے تو میں نے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب سے گزارش کی کہ اب میں پہلے جتنا کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تحریک کی انتظامیہ متاثر ہو اس لئے بہتر ہے کہ اب آپ میری جگہ کسی متحرک اور تازہ دم آدمی کو کام کرنے کا موقع دیں ' میں ریٹائرڈ حیثیت سے بطور مشیر یا بطور خادم تحریک کے ساتھ وابستہ رہوں گا -

Marfat.com



لندن میں تحریک منہاج القرآن کے ایک انتظامی اجلاس میں الحاج حافظ منظور احمد صاحب بھٹی پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ساتھ

میرے ابھی بھی ان کے ساتھ بہت خوشگوار تعلقات قائم ہیں اور جہاں کہیں بھی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے وہ میں دین کے خدمت سمجھ کر کرتا ہوں اس لئے کہ قبلہ ڈاکٹر صاحب یہاں دینی تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق فروغ دینا چاہتے ہیں' یہاں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایسے سکالر تیار ہو سکیں جو عصری ضروریات کے مطابق تدریس کے فرائض انجام دے سکیں۔

ادارہ صوت القرآن

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی ادارہ صوت القرآن یو کے کے سکریٹری جنرل کی ذمہ داری بھی پوری تندہی سے انجام دے رہے ہیں۔ اس حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ادارہ صوت القرآن کے بانی حضرت علامہ قاری غلام رسول صاحب سے میرا تعارف 1976ء میں اس وقت ہوا جب وہ اپنی آواز میں قرآن پاک ریکارڈ کرانے کے لئے لندن تشریف لائے تھے۔ اس دوران وہ شیفرڈز بش میں ہماری مسجد میں بھی تشریف لائے۔ اس وقت سے اب تک ان کے ساتھ مضبوط رشتہ قائم ہے۔ میں نے ان سے تجوید' مشق اور قراءت میں اکتساب بھی کیا ہے۔ ادارہ صوت القرآن کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ صاحب نے فرمایا کہ جب محترم قاری غلام رسول صاحب نے ریکارڈنگ مکمل کرالی تو ہم نے ان سے کہا کہ وہ یہاں کوئی ایک ایسا ادارہ قائم کریں جس کے ذریعہ قراءت قرآن کریم اور تجوید کے فن سے یہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فیضاب کیا جا سکے اور اس فن کے فروغ کے لئے مؤثر اقدامات کئے جا سکیں۔ قاری صاحب نے اس تجویز سے مکمل اتفاق فرمایا اور ابتدا میں یہاں لندن ویسٹ 3 کے علاقہ ایکٹن میں صوت القرآن کے نام سے ایک لائبریری قائم کی جسے کچھ روز بعد وسعت دے کر ادارہ صوت القرآن کی شکل دے دی گئی۔ کرامت حسین خورشید صاحب کے یہاں اس کا

Marfat.com



28 اکتوبر 2000ء کو ادارہ صوت القرآن برطانیہ کا ایک اجلاس علامہ قاری منظور احمد صاحب بھٹی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں سالانہ قراءت کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دی۔ اس موقع پر (دائیں جانب سے) علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی، علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی، اداروں کے بانی سرپرست زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب، مرزا فضل اکبر بیگ صاحب، علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی اور کرامت حسین صاحب خورشید تشریف فرما ہیں

باضابطہ قیام عمل میں آیا جہاں اب ایک دینی مدرسہ بھی قائم ہے۔

علامہ حافظ منظور احمد صاحب نے مزید فرمایا کہ ادارہ صوت القرآن کی سرگرمیاں بتدریج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئیں - ادارہ کے زیر اہتمام اب باقاعدگی سے ہر سال حسن قراءت کانفرنس منعقد ہوتی ہے - قبلہ قاری غلام رسول صاحب ادارہ صوت القرآن کے بانی سرپرست ہیں جبکہ سید قمر علی شاہ صاحب ادارہ کے صدر، علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی سینئر نائب صدر اور علامہ منظور احمد صاحب رضوی، کرامت حسین خورشید صاحب اور مرزا فضل بیگ صاحب نائب صدور ہیں، میں ابتدا ہی سے سکریٹری جنرل کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہوں، علامہ قاری طالب حسین صاحب مدنی ادارہ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل اور علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی پریس سیکریٹری ہیں - ادارہ صوت القرآن کی دیگر سرگرمیوں کے علاوہ اس کے زیر اہتمام دو مدرسے کام کر رہے ہیں، ایک مدرسہ کا انتظام و انصرام ادارہ صوت القرآن کے نائب صدر اور دیرینہ ساتھی کرامت حسین خورشید صاحب (جن کی ادارہ کے لئے بڑی گراں قدر خدمات ہیں) کے ذمہ ہے - یہ مدرسہ بہت کامیابی سے چل رہا ہے - یہاں بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاسیں ہوتی ہیں - بچیوں کی دینی تعلیم کے سلسلے میں کرامت حسین خورشید صاحب کی اہلیہ بھی پوری طوح سرگرم عمل ہیں - دوسرا مدرسہ لندن ڈبلیو 6 میں شیفرڈز بش کے علاقہ میں 69 سلگریو روڈ پر قائم ہے جہاں مدرستہ البنات بھی ہے اور تعلیم بالغان کا انتظام بھی ہے - یہاں قرآن کی تعلیم کے

Marfat.com

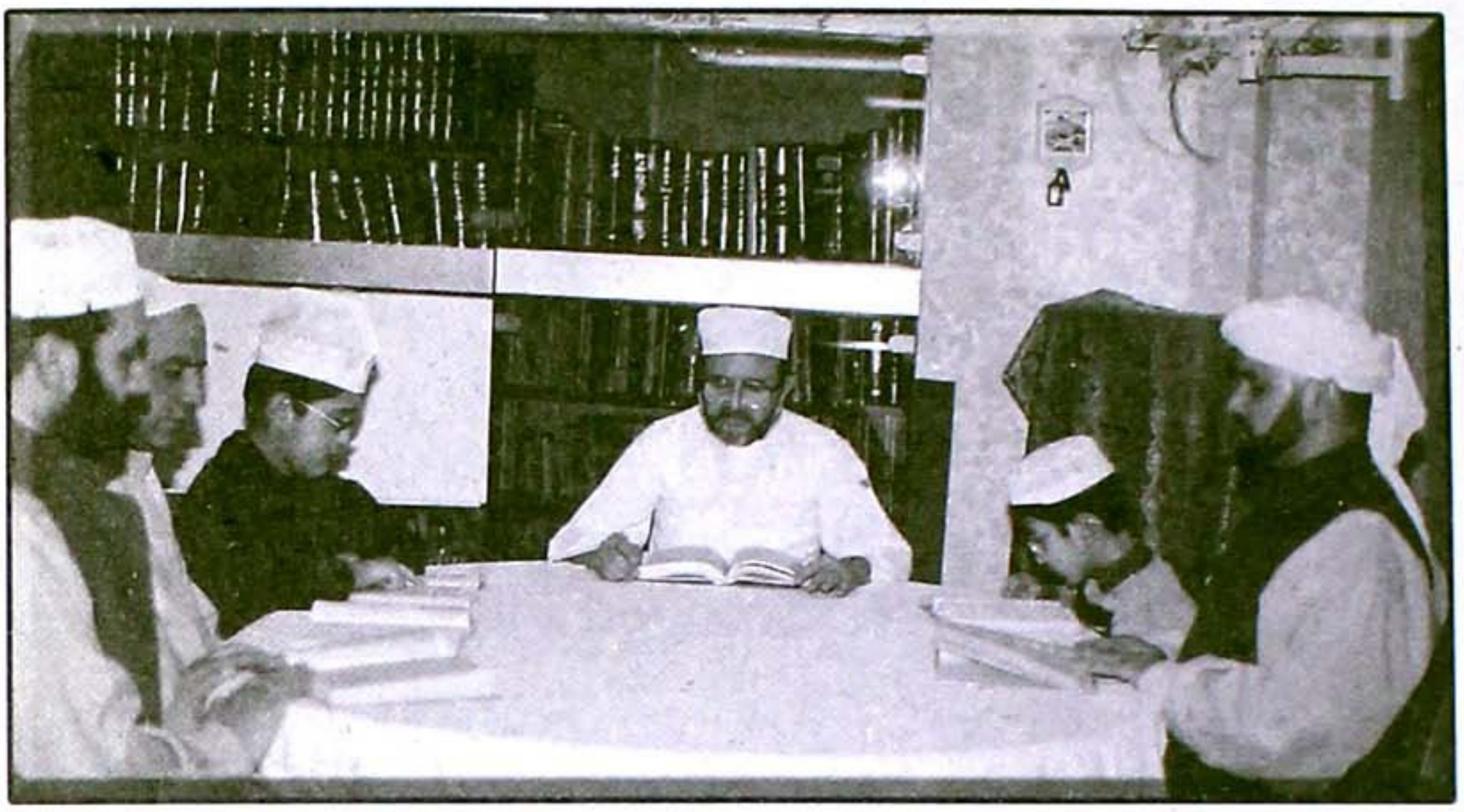

القرآن سٹڈی سرکل کے زیر اہتمام ایک ہفتہ وار کلاس میں علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی درس دے رہے ہیں

ساتھ ساتھ عربی لسانیات او دینی و فقہی مسائل کی تعلیم بھی دی جاتی ہے- میں اس ادارہ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ یہاں مدرس اور معلم کے فرائض بھی انجام دیتا ہوں جبکہ دیگر اساتذہ کا تعاون بھی حاصل کیا جاتا ہے - یہاں میں نوجوانوں اور بالغان کو صرف و نحو کے ساتھ لسان العربی کی تعلیم دیتا ہوں تاکہ انہیں عربی زبان کا شعور آجائے جس سے وہ قرآن پاک' حدیث پاک اور عربی لٹریچر کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں- اس ادارہ میں درس نظامی کی روشنی میں دینی تعلیم دینے کی کوشش کی جاتی ہے-

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے فرمایا کہ محترم قاری غلام رسول صاحب اور ادارہ صوت القرآن کے تمام ساتھی اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ لندن میں کوئی بڑی عمارت لے کر اس میں ادارہ کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا جائے جس میں ایک دینی مرکز کے ساتھ ادارہ کے تمام دفاتر اور ایک جامع لائبریری بھی قائم ہو- اس سلسلے میں تمام منصوبہ بندی ہو چکی ہے - فنڈ ریزنگ قریب الاختتام ہے - انشاء اللہ بہت جلد ہم ایک بہت بڑی بلڈنگ حاصل کرلیں گے اور چند ہی ماہ میں اس توسیعی منصوبہ پر کام شروع کر دیں گے جس کے تحت ادارہ کی سرگرمیاں اور اس کا دائرہ کار وسیع سے وسیع تر کیا جاتا رہے گا-

القرآن سٹڈی سرکل

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے اپنی مزید دینی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ 1997ء میں وعیلے اور ہینگرلین کے دوستوں نے القرآن سٹڈی سرکل کی بنیاد رکھی اور اس کے تحت درس قرآن کا انتظام کیا تو بانی ممبران کی چار رکنی انتظامیہ کمیٹی میں مجھے بھی شامل کیا گیا - القرآن سٹڈی سرکل کے زیر اہتمام مجھے درس قرآن دینے کا موقع میسر آیا جس سے بہت سے احباب نے انفرادی طور پر

Marfat.com

بھی علیحدہ تعلیم حاصل کرنا شروع کی- 69 سلگریو روڈ پر مدرسہ صوت القرآن اور مدرستہ البنات کے ساتھ ساتھ القرآن سٹڈی سرکل کے زیر اہتمام ہفتہ وار کلاسوں میں نوجوان' بالغان اور معمر' غرض تمام گروپوں کے لوگ شرکت کرتے ہیں - انہیں درس قرآن کے ساتھ قرآن فہمی اور دینی معلومات و فقہی مسائل کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور حاضرین اس سلسلے میں جو سوالات کرتے ہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کے جوابات بھی دئے جاتے ہیں - ان کلاسوں میں میرے اہل خانہ اور عزیز و اقارب بھی شرکت کرتے ہیں-

برطانیہ میں رویت ہلال کا مسئلہ

برطانیہ میں رویت ہلال کے مسئلہ پر مختلف مکاتب فکر کے درمیان اختلاف رائے اور اس کے نتیجہ میں مختلف دنوں میں آغاز رمضان اور عیدین منانے سے پیدا ہونے والی تلخ اور افسوسناک صورت حال پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے فرمایا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اور دوسری طرف کیلنڈر کے حساب سے یہ اسٹرونومی کا مسئلہ ہے - علم فلاک ایک وسیع علم ہے جو کچھ علماء کرام کے پاس ہے اور کچھ حضرات کی معلومات اس ضمن میں ذرا کم ہیں - میں نے بطور انجنئر بھی اور بطور امام و خطیب بھی یہ کوشش کی کہ دونوں علوم کو اچھی طرح حاصل کیا جائے اور پھر اس کا نچوڑ نکالا جائے' جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جس طرح شمسی کیلنڈر بن سکتا ہے بالکل اسی طرح قمری کیلنڈر بھی بن سکتا ہے جو رویت ہلال کے تقاضوں کو پورا بھی کرتا ہے - میں نے اس سلسلہ میں ایک فارمولا تیار کر کے یہاں کی تمام رویت ہلال کمیٹیوں' اسلامک سنٹرز اور عرب ممالک کو بھیجا تھا- سعودی عرب نے اسے تسلیم بھی کر لیا تھا لیکن افسوس کہ آگے چل کر اس پر کوئی زیادہ کام نہ ہو سکا اور اس ضمن میں کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی - افسوس یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہزار کوششوں کاوشوں اور خواہشوں کے باوجود بھی جوں کا توں موجود ہے اور مستقبل قریب میں اس کے حل ہونے کی امید کم ہی نظر آتی ہے - اہل عرب کا نقطہ نظر اور ہے' اہل عجم کا اور - پاک و ہند کی دینی تنظیمیں بھی آپس میں متفق نہیں ہیں-

رویت ہلال پر ممکنہ اتفاق کے لئے اپنی تجویز پر مزید گفتگو کرتے ہوئے علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روز اول سے سورج اور چاند کی منزلیں متعین فرمادی تھیں جو کہ ایک مقررہ حساب کے مطابق قیامت تک قائم رہیں گی - چاند زمین کے گرد اور زمین سورج کے گرد اپنے اپنے مدار پر سفر کرتے ہوئے چکر لگاتے رہیں گے اور اپنے اپنے محور کے گرد بھی لٹو کی طرح گھومتے رہیں گے - خالق کائنات کے اس اٹل نظام کو علم ہیئت و فلکیات (اسٹرانومی) کہتے ہیں جس کی بنیاد پر شمسی اور قمری کیلنڈر وجود میں آئے جو کہ اہل ایمان کی ایجاد ہیں - جس طرح سورج روزانہ طلوع ہو کر غروب ہوتا ہے اسی طرح چاند بھی روزانہ طلوع ہو کر غروب ہوتا ہے - سورج اور چاند کی یہ گردش علم الیقین کی طرح

Marfat.com

صحیح اور آپس میں متعلق ہے جو کہ ہمیشہ رہے گی - چاند کا طلوع و غروب سورج کا طلوع و غرب سے روزانہ تھوڑا تھوڑا موخر ہوتا جاتا ہے جس سے چاند روزانہ سورج کی نسبت مزید دیر سے غروب ہوتے ہوتے زیادہ پیچھے رہ جاتا ہے حتیٰ کہ پوری مہینے میں اس کا وقت غروب ' آفتاب کے قریب تر ہو جاتا ہے اور پھر یہ آگے پیچھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں - یہ ماہانہ قربت غروب رویت ہلال کا موجب بنتی ہے جس وجہ سے شمسی کیلنڈر کا ایک سال 365 دن اور قمری کیلنڈر کا ایک سال 355 دن پر مشتمل ہوتا ہے - جس دن چاند غروب آفتاب سے قبل غروب ہو جاتا ہے اس دن چاند نظر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگلے دن چاند اپنی تاخیر کی وجہ سے غروب آفتاب کے بعد غروب ہوتا ہے تو مطلع پر نظر آجاتا ہے جسے رویت ہلال (پہلی رات کا چاند) کہتے ہیں جس کے متعلق حدیث رسولؐ حکم دیتی ہے کہ اسے انسانی آنکھ سے دیکھنے کا اہتمام کیا جائے ' مطلع صاف ہو تو چاند ضرور نظر آئے گا اگر مطلع ابر آلود ہو تو چاند ہونے کے باوجود نظر نہیں آسکے گا لیکن قانون قدرت میں یہ رویت ہلال اپنے مقررہ وقت پر اٹل اور لاریب ہے ' خواہ کتنے بادل ہوں ہم سورج کے طلوع و غروب پر یقین کرتے ہوئے نماز فجرو مغرب ایک چارٹ کے مطابق ادا کر لیتے ہیں اور شمسی کیلنڈر کی تاریخ یا نئے دن پر بھی یقین کر لیتے ہیں تو چاند بھی سورج کی طرح اسی ضابطے اور نظام کا پابند ہے جو اللہ تعالیٰ نے روز اول سے دونوں کے لئے مقرر فرمایا دیا ہے - ہمیں بھی تعدیل و مساوات سے کام لینے کا حکم ہے چنانچہ حکم حدیث کی روشنی میں امت کو اس بات پر ضرور متفق ہونا چاہئے کہ چاند دیکھنے کا اہتمام ضروری طور پر کریں مطع ابر آلود ہو تو پڑوسی ممالک سے شرعی شہادت قبول کریں اگر مطمئن نہ ہوں تو قانون قدرت کی مذکورہ بالا اٹل رویت ہلال کو تسلیم کریں تاکہ یکجہتی کی صورت بن سکے - دور کے ممالک کی رویت ہلال تسلیم کرنا قانون قدرت کے خلاف ہے کیونکہ ایک ملک میں عصر اور دوسرے میں مغرب کا وقت ہوتا ہے جو کہ دونوں ممالک کی رویت ہلال میں فرق پیدا کر دیتا ہے ' یاد رہے کہ اتحاد و اتفاق میں تمام مفادات پر رضائے الٰہی اور تقویٰ کو ترجیح دینا تقاضائے ایمان ہے - اسٹرانومی کی اصطلاح میں ولادت قمر بھی ہوتی ہے جسے نیو مون کہتے ہیں یہ کبھی رات اور کبھی دن کے کسی وقت بھی واقع ہو جاتی ہے جس سے نابلد حضرات غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں - اسے کسی صورت میں رویت ہلال نہیں کہا جا سکتا کیونکہ رویت ہلال صرف غروب آفتاب کے ساتھ متعلق و مشروط ہے - برطانیہ کے امام متفق ہو جائیں تو یہ عظیم تہوار پوری شان و شوکت سے ایک ملک میں ایک ہی دن منایا جا سکتا ہے -

تالیفی خدمات

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آپ اس وقت کئی کتابوں پر کام کر رہے ہیں جن میں سے کم از کم تین کتابیں آئندہ چند ماہ میں منظر عام پر آجائیں گی - علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایک کتاب کا عنوان "روح القرآن" ہے جس میں اسلامی معاشرہ اور انسانی زندگی سے متعلق اہم موضوعات کا انتخاب کر کے ان سے متعلق قرآنی احکامات یکجا کئے گئے ہیں گویا یہ قرآن کریم کا ایک خلاصہ ہے جو مختلف مسائل و معاملات کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے - دوسری کتاب علامہ

Marfat.com

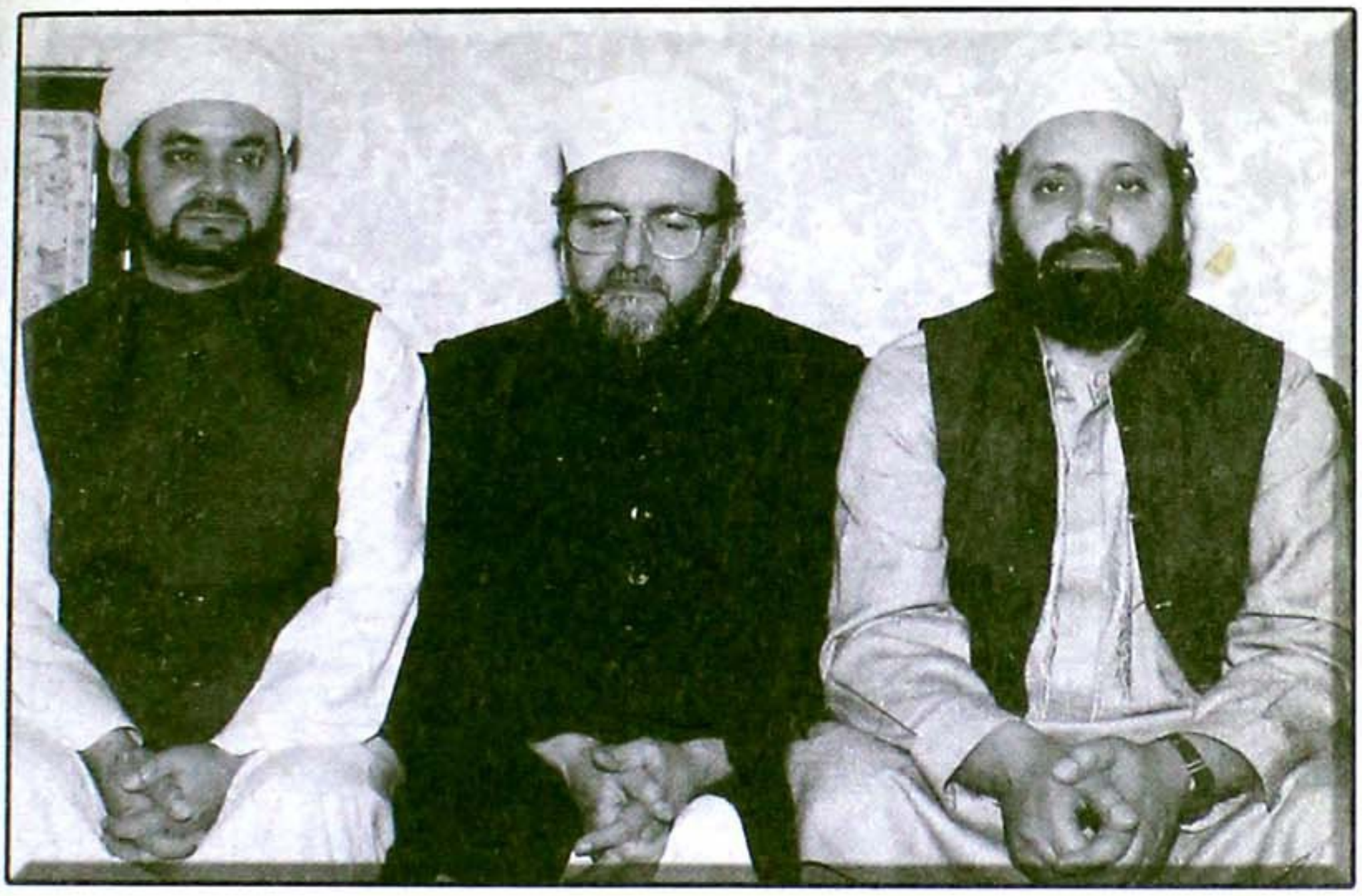

علامہ حافظ قاری منظور احمد صاحب بھٹی ' ان کے بڑے صاحبزادے محمد شاہد صاحب بھٹی (دائیں) اور چھوٹے صاحبزادے محمد زاہد صاحب بھٹی (بائیں)

صاحب کے والد گرامی کے سرگزشت اور سفرناموں پر مشتمل ہے ' یہ آخری مرحلہ پر تھی تو والد گرامی وصال فرما گئے - علامہ صاحب اس کو از سرنو مرتب کر کے بہت جلد شائع کر رہے ہیں -

صاحبزادگان کی دینی خدمات

علامہ حافظ منظور احمد بھٹی صاحب کی نہ صرف اپنی زندگی دین و ملت کی خدمت سے عبارت ہے بلکہ آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں محمد شاہد بھٹی اور محمد زاہد بھٹی کی بھی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ عصری تعلیم سے آراستہ اور پیشہ کے لحاظ سے اپنے والد گرامی کی طرح انجنئر ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنی اور دینی تعلیم سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہیں جو انہوں نے اپنے والد گرامی سے حاصل کی ہے - والد گرامی کی خصوصی تربیت اور محبت نے محمد شاہد بھٹی صاحب اور محمد زاہد بھٹی صاحب کی زندگیوں کو عملی طور پر دین کے بالکل قریب رکھا ہے - ان کی اعلیٰ دینی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری ہے ' وہ والد گرامی کے درس قرآن اور سٹڈی سرکل کی نشستوں میں شریک ہوتے ہیں ' ان دونوں نے شیفرڈز بش کی مسجد کی خدمت اور اس میں ہونے والے دینی اجتماعات میں ہمیشہ سرگرم کردار ادا کیا ہے -

محمد شاہد بھٹی صاحب شیفرڈز بش مسجد میں یوتھ سٹڈی سرکل کے آرگنائزر اور لیکچرر رہے ہیں جبکہ وہ تحریک منہاج القرآن لندن کے سکریٹری جنرل بھی رہے ہیں - انہوں نے یو کے میں حلال و حرام کی تحقیقات میں مینو فیکچررز اور مختلف تنظیموں سے خط و کتاب کے علاوہ پمفلٹ ' کتابچوں اور دیگر اسلامی کتب کی نشرو اشاعت میں معاون کی حیثیت سے نمایاں حصہ لیا - کچھ عرصہ قبل وہ لندن سے 40 میل دور ایلزبری منتقل ہو گئے ہیں -

Marfat.com

محمد زاہد بھٹی صاحب مسلمان نوجوانوں میں دینی رجحانات پیدا کرنے اور انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے میں ہمیشہ کوشاں نظر آتے ہیں - وہ شیفرڈز بش مسجد کے کیئر ٹیکر اور مینیجنگ انجنئر کی حیثیت سے طویل عرصہ تک خدمات انجام دیتے رہے ہیں جبکہ مسجد کرکٹ کلب کے آرگنائزر اور مسجد سٹڈی سرکل کے ممبر ہیں-

نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کے اقدامات

برطانیہ میں نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے ضرورت اقدامات کے حوالے سے علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے فرمایا کہ اس سلسلے میں جو ماڈرن خیالات ہیں وہ تو یہ ہیں کہ یوتھ لیگیں اور یوتھ سوسائیٹاں بنائی جائیں' ان میں لائبریریوں اور سپورٹس وغیرہ کا انتظام کیا جائے اور ان سوسائیٹیوں کو مساجد کے ساتھ اٹیچ کر دیا جائے -اسلامی معاشرہ میں مسجد کا جو رول ہے اس سے بھرپور طور مستفید ہوا جائے' ماسک یوتھ کلبوں میں اسلامی معاشرت کا طرز اپنایا جائے اور روزمرہ زندگی کے لئے دینی پہلوؤں کو مد نظر رکھا جائے تاکہ بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اسلامی معاشرتی اصولوں کے مطابق ہو سکے-

علامہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ زبان کے مسئلہ کی وجہ سے بھی بعض جگہ مشکلات پیش آتی ہے - یہاں رہنے والے سب بچے انگلش اچھی طرح سمجھتے اور بولتے ہیں لیکن اپنی زبانوں سے نابلد ہوتے جا رہے ہیں - یہ والدین کی غفلت ہے' انہیں چاہئے کہ اپنے بچوں کو اپنی زبان اور اپنے کلچر سے دور نہ ہونے دیں - دوسری طرف یہاں رہنے والے اساتذہ اور علماء کو بھی چاہئے کہ وہ انگلش سیکھنے پر خصوصی توجہ دیں اور اس پر عبور حاصل کریں تاکہ وہ بچوں کو سنبھال سکیں - البتہ دینی لٹریچر عربی زبان میں ہی ہونا چاہئے' وہ انگلش میں نہیں ہونا چاہئے لیکن زبان اور میڈیا اس لئے انگلش ہونا چاہئے کہ اکثر بچے انگلش زیادہ آسانی سے اور زیادہ بہتر طور پر سمجھتے ہیں - پھر بھی عربی کی اہمیت اور ضرورت اپنی جگہ مسلم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ' رسولؐ اور قرآن کریم کی زبان عربی ہے اور دین اسلام کو سمجھنے کے لئے عربی زبان سے واقفیت از حد ضروری ہے - میں نے اسی وجہ سے عربی زبان کی کلاسوں کا اہتمام کیا ہے - اگر عربی کلام کو عربی ہی میں پڑھایا جائے گا تب ہی اس کا صحیح فائدہ ہو گا-

علامہ حافظ منظور احمد صاحب بھٹی نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں اور ان کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے علماء کرام اور مشائخ عظام نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کوششیں کی ہیں جنہیں یقیناً" سراہا جانا چاہئے تاہم علماء کرام اور مشائخ عظام کے درمیان جو مکمل ہم آہنگی ہونا چاہئے وہ نہیں ہے علماء و مشائخ ویسے تو ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں لیکن جو اہل علم ہیں وہ علم پھیلانے میں کوشاں ہیں اور علم ہی کو برتر قرار دیتے ہیں - پرانے دور میں جو مشائخ عظام گزرے ہیں وہ صاحب علم بھی تھے اور صاحب طریقت بھی' وہ علم و فضل میں باکمال اور عمل میں پختہ تھے' اب جو نئی نسل آگئی ہے وہ دینی تعلیم سے تھوڑی سے عاری ہے اور اسی وجہ سے مشکلات پیش آ رہی ہیں - جو آج کل کے خلفاء ہیں ان کو چاہئے کہ وہ شریعت کا پورا علم حاصل کریں - جب تک شریعت کا علم پوری طرح سے حاصل نہیں ہو گا اس وقت تک طریقت کس طرح ہو سکے گی-

Marfat.com

علامہ محمد شاہد بابر خان

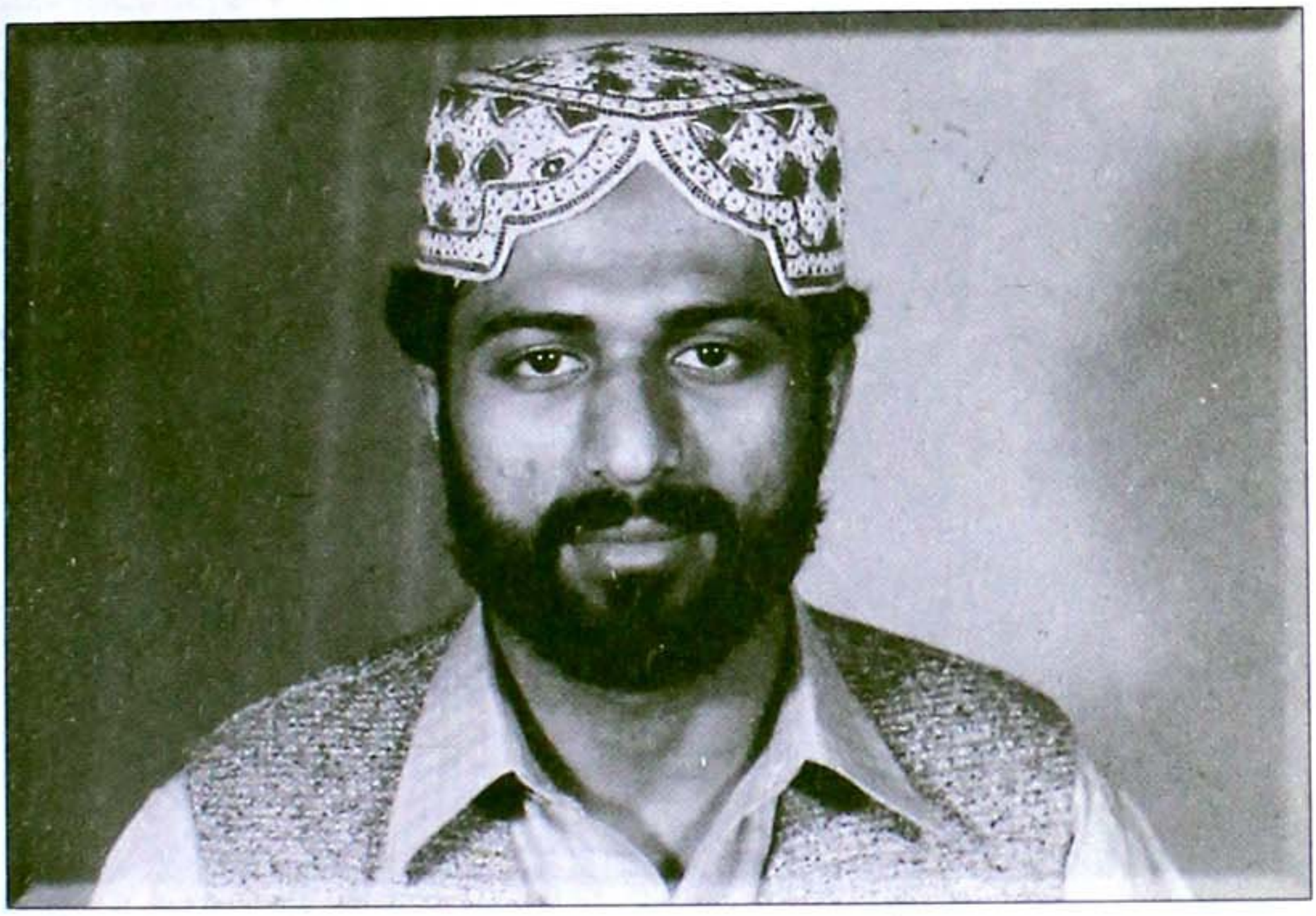

علامہ محمد شاہد بابر خان صاحب تحریک منہاج القران کے ان نوجوان اور باصلاحیت و متحرک فضلاء پر ایک ممتاز شخصیت ہیں جو سرزمین انگلستان میں خدمت دین میں مصروف ہیں - آپ آج کل منہاج القرآن اسلامک کلچر سنٹر بریڈ فورڈ میں درس و تدریس کے علاوہ تحریک منہاج القران (بریڈ فورڈ) کے نائب امیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں-

علامہ محمد شاہد بابر خان صاحب یکم اکتوبر 1973ء کو خانیوال کے ایک نواحی قصبہ مخدوم پور پہوڑاں میں پیدا ہوئے - آپ کا تعلق لنگاہ خاندان سے ہے جس کی جنوبی پنجاب کے ساتھ ایک بہت بڑی تاریخ وابستہ ہے - خوش قسمتی سے نہ صرف آپ کے گھر کا ماحول ابتدا ہی سے دینی رہا بلکہ ان کے والد مکرم سے لے کر اوپر چھ سات پشتوں تک بزرگ خدمت دین کا عظیم فریضہ سرانجام دیتے رہے - اس طرح ان کے خاندان کی پہچان دین کے حوالے سے ہی ہوتی ہے -

انٹرویو کے دوران حصول تعلیم کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور اپنے آبادئی قصبے مخدوم پور پہوڑاں سے 1988ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا- بعدازاں ' وہی دینی جذبہ جو بزرگوں میں چلا آرہا تھا اس نے ادارہ منہاج القرآن لاہور کی دہلیز تک پہنچایا - غالباً" اپنے علاقے سے ادارہ منہاج القرآن میں جانے والا میں پہلا سٹوڈنٹ تھا اور ہمارا ہی پہلا گھر تھا جہاں سے میرے ذریعے مصطفوی مشن کا انقلابی پیغام سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں تک پہنچا - میں منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور میں سات سال تک زیر تعلیم و تربیت رہا

Marfat.com



منہاج القرآن ماڈل سیکنڈری سکول بغدادی ٹاؤن فیصل آباد میں بطور پرنسپل یوم والدین کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

جہاں سے ڈبل ایم اے (اسلامیات و عربی) کی ڈگری حاصل کرنے کے ساتھ علوم شرعیہ کی تکمیل کی۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ حصول تعلیم کے دوران انتظامی تربیت کے لئے مختلف انتظامی ذمہ داریاں بھی ادا کیں۔ سٹوڈنٹس کے نمائندہ پلیٹ فارم ("بزم منہاج" کے نائب صدر کے علاوہ ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کی ذمہ داری نبھا کر خاصا انتظامی تجربہ حاصل کیا۔ 1994ء میں قائد تحریک منہاج القرآن نے پاکستانی قوم کے اندر علم کا چراغ روشن کرنے اور فکر و شعور کی روشنی عام کرنے کے لئے دنیا کے غیر ریاستی اور غیر حکومتی سطح کے سب سے بڑے تعلیمی منصوبے کا اعلان کیا۔ ابتدا میں پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر 50 عوامی تعلیمی مراکز کا آغاز مختلف اضلاع کے دیہاتوں میں کیا گیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کو چلانے کے لئے تربیت یافتہ افراد کی ضرورت تھی، لہٰذا 1994ء میں ہماری پوری کلاس کو تین ماہ کے لئے فیلڈ ورک پر بھیجا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تین ماہ کا وہ عرصہ مشن کی خدمت کے ساتھ ساتھ ہماری تربیت کا بہت اہم موڑ تھا۔ عوامی تعلیمی مراکز کے ذریعے مختلف لوگوں سے واسطہ پڑا اور ان کی نفسیات کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اس سلسلے میں میری ڈیوٹی فیصل آباد کے نواحی دیہات چک نمبر 40 ج ب جس کا نام بعد میں بدل کر "بغدادی ٹاؤن" رکھا گیا میں لگی۔ وہاں پر چھوٹوں سے لیکر بڑوں تک، جوانوں سے لے کر بوڑھوں تک اور مردوں سے لے کر خواتین تک دینی و دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کا انقلابی پیغام اور فکر و شعور کی آگہی کا پیغام تین ماہ تک جاری رہا جس کے نتیجے میں اللہ کے فضل و کرم اور مصطفوی مشن کے انقلابی پیغام کی برکت سے پورے کا پورا گاؤں منہاج القرآن کے ساتھ وابستہ ہو گیا اور گاؤں والوں نے اپنی طرف سے منہاج القرآن ماڈل سکول کے قیام کے لئے بارہ ایکڑ رقبہ وقف کر دیا۔ بعد ازاں ایک سال کے مختصر عرصے میں وہ عوامی تعلیمی مرکز ترقی کر کے بہت بڑے منہاج القرآن ماڈل سیکنڈری سکول میں تبدیل ہو گیا۔ 1995ء میں سند فراغت ملنے سے قبل ہی مذکورہ گاؤں کے لوگوں کے بھرپور مطالبہ پر مرکز کی طرف سے میری تعیناتی

Marfat.com

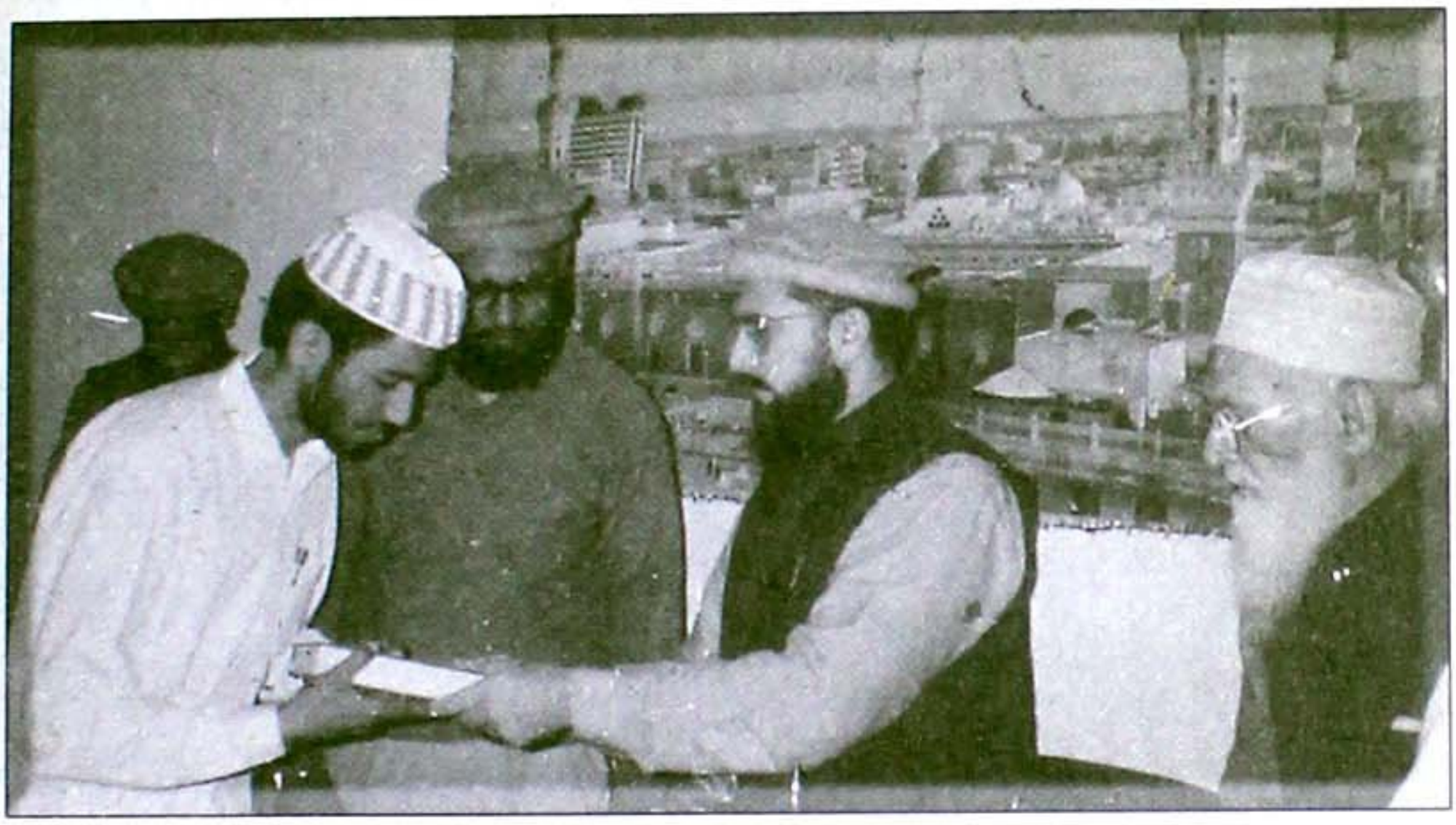

علامہ محمد شاہد بابر خان صاحب زمانہ طالب علمی میں قائد انقلاب سے انعام لیتے ہوئے

منہاج القرآن ماڈل سیکنڈری سکول بغدادی ٹاؤن فیصل آباد میں بطور پرنسپل ہوئی - میں اس دوران درس و تدریس کے علاوہ جڑانوالہ میں جامع مسجد مہتاب میں خطبہ جمعہ بھی دیتا رہا-

پاکستان اور بیرون پاکستان تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے دینی و تحریکی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ شاہد بابر صاحب نے فرمایا کہ 1998ء میں قائد انقلاب کے حکم پر دو مرتبہ تین تین ماہ کے لئے صلالہ (سلطنت آف عمان) بھی دعوتی، تبلیغی اور تحریکی و مشنری دورے پر جانا ہوا - جبکہ 1999ء میں لاہور مرکز پر "دی منہاج کالجز" میں بطور لیکچرز برائے """Islamic Revivalism" بھی کام کرتا رہا ہوں

برطانیہ آمد اور منہاج القرآن اسلامک کلچرل سینٹر بریڈ فورڈ سے اپنی وابستگی کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا، می دی منہاج کالجز میں خدمات انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران قائد انقلاب کے بریڈ فورڈ میں حضرت علامہ محمد افضل سعیدی صاحب کے ساتھ میری تقرری فرمائی جو کہ یہاں امیر تحریک منہاج القرآن بھی ہیں اور ایجوکیشنل پرنسپل بھی - علامہ سعیدی صاحب کو یہاں بریڈ فورڈ میں آئے ہوئے تقریباً" پانچ سال کا عرصہ رہا ہے - ان کی بھرپور محنت کے نتیجے میں ستمبر 1998ء میں موجودہ ادارے کا قیام عمل میں آیا جس کے لئے ایک بڑی عمارت خریدی گئی - بحمدہ تعالیٰ اس وقت ہمارے پاس یہاں پر چار سو سے زائد طلبا و طالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں - جنہیں قرآن کی تعلیم کے علاوہ فقہ، حدیث پاک، سیرت الرسولؐ اور اردو کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے تاکہ یہاں کے مسلمان نوجوان اپنے کلچرل سے اور اسلامی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں - علامہ صاحب نے فرمایا کہ خوب سے خوب تر کی تلاش انسان کی سرشت ہے اور آج کل دین کے میدان میں مقابلہ ہے - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بریڈ فورڈ میں ہر دیگر مسجد، مدرسہ یا ادارہ سے زیادہ طلباء و طالبات ہمارے پاس ہیں - جگہ کی تنگی کا احساس ہونا شروع ہوا تو

Marfat.com



بریڈفورڈ میں خریدی جانے والی سکول کی عمارت اور وہاں کے اخبارات میں شائع ہونے والی تصویر، جس میں علامہ محمد افضل صاحب سعیدی اور علامہ محمد شاہد بابر خان صاحب ادارہ کے دیگر ایگزیکٹو ارکان کے ساتھ ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس سے دس گنا بڑی جگہ عطا فرمائی - ہمارے پہلے والے ادارے سے اگلی بلڈنگ ایک بہت بڑے سکول کی تھی، برٹش گورنمنٹ نے اپنی تعلیمی پالیسی تبدیل کی اور پچھلے سال بہت سے سکول بند کر کے ان کو دیگر سکولوں میں ضم کر دیا - اس سلسلے میں ہمارے پڑوس میں واقع سکول کی بلڈنگ بھی خالی ہوئی جس کے لئے بے شمار لوگوں نے Bids دیں اور اسے خریدنے کی کوشش کی - دس لاکھ پونڈ تک Bid دی گئی - بحمدہ تعالیٰ ہماری Bid دیگر کے مقابلے میں بالکل کم ہونے کے باوجود قبول کر لی گئی -

اب ہمارے آئندہ منصوبے میں ایک فل ٹائم سکول کا قیام شامل ہے جس میں برطانیہ کے مروجہ نصاب کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات بھی دی جائیں گی - اس سکول کا نام قبلہ قائد انقلاب نے "لوئرل ہوم سکول" رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا بھر میں اس سطح کے سکول کھولے جائیں گے اور ان کا ہیڈ کوارٹر بریڈفورڈ میں ہوگا - یہ تمام تر کامیابی محترم علامہ محمد افضل سعیدی کی دن رات کی محنت سے حاصل ہوئی ہے اور اب ہم مل کر یہاں پر جدوجہد میں مصروف ہیں -

ایک سوال کے جواب میں علامہ شاہد بابر صاحب نے فرمایا کہ تحریک منہاج القرآن ایک تجدیدی تحریک ہے اور قائد تحریک نے اپنے فکری و عملی کارناموں سے ایک تاریخ رقم کی ہے - آج کا دور چونکہ سائنسی علوم کی ترقی کا دور ہے، اس زمانے میں مغربی نظاموں کی پیروی کی جا رہی ہے اور اپنی فلاح و نجات کے لئے اسی کو حرف آخر سمجھا جاتے لگا ہے، قائد انقلاب نے اس چیلنج کو قبول کیا اور تاریخی کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے نہ صرف اسلامی افکار کے مطالعے کی طرف توجہ دلائی بلکہ ان افکار کو عملاً نافذ کرنے کی مئوثر کوششیں فرمائیں - اس کے علاوہ قائد انقلاب نے نہ صرف تاویلات باطلہ کا رد کیا بلکہ قرآن و حدیث کی صحیح تاویل و تعبیر کی راہ دکھائی - درحقیقت قائد انقلاب نے اعلیٰ اجتہادی بصیرت سے فکری و

Marfat.com



علامہ محمد شاہد بابر خان صاحب عراق میں حضرت علیؓ کی جائے شہادت پر دعا مانگتے ہوئے

نظری محاذ پر تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آپ نے قرآن و سنت' سیرت اور خلافت راشدہ کے مطالعے سے امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ آپ کی تصنیف "قرآنی فلسفہ انقلاب" کا ایک ایک باب آپ کی اجتہادی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے

اس سوال کے جواب میں کہ موجودہ ماحول میں یورپ خصوصاً برطانیہ میں اسلام کی اشاعت و ترویج کا کام کیسے ہو سکتا ہے؟ علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یورپ کے مختلف ملکوں خصوصاً برطانیہ میں تحریک منہاج القرآن کے اداروں کے قیام سے لوگوں کے اندر ایک امید کی کرن بیدار ہوئی ہے' بہت سے لوگ پہلے بالکل مایوس ہو چکے تھے اور انہیں اپنے بچوں کے مستقبل بالکل تاریک نظر آتے تھے' اب ایسی صورتحال نہیں ہے۔ منہاج القرآن نے اسلام کی سائنٹیفک' پریکٹیکل اور سپرچول presentation دی ہے۔ جس نے آج کی نوجوان نسل کو Attract کیا ہے تاہم پھر بھی ہمیں اسلامی کی ترقی و ترویج کے لئے بہت کچھ کرنا پڑے گا۔

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ شاہد بابر خان صاحب نے فرمایا کہ ہماری نئی نسل جہاں اس معاشرے کی خوبیوں سے آراستہ ہوئی ہے وہاں اس میں کچھ برائیاں بھی پیدا ہو چکی ہیں۔ اگر ہم اسلام کو نئی نسل تک اس کے تقاضوں کے مطابق اس تک پہنچائیں تو ہم یہاں بہت اچھے مسلمان تیار کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں انسانیت کی اچھی اقدار موجود ہیں اگر ہم اپنی نسل نو کو اچھی اسلامی تربیت دیں اور ہمارے یہ نوجوان باعمل مسلمان بن جائیں تو کوئی طاقت اسلام کو یورپ میں پھیلنے سے نہیں روک سکتی اور ان شاء اللہ العزیز ایسا ہی ہو گا۔ ہمارا بریڈ فورڈ کا سکول یورپ میں منہاج القرآن کا سب سے پہلا فل ٹائم سکول ہو گا۔ اس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ کمیونٹی کے افراد کو بھی مختلف Activities کے مواقع فراہم کئے جائیں گے' اللہ نے چاہا تو ہمارا یہ منصوبہ مصطفوی انقلاب کی راہ کا ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

Marfat.com

مولانا محمد اعظم چشتی

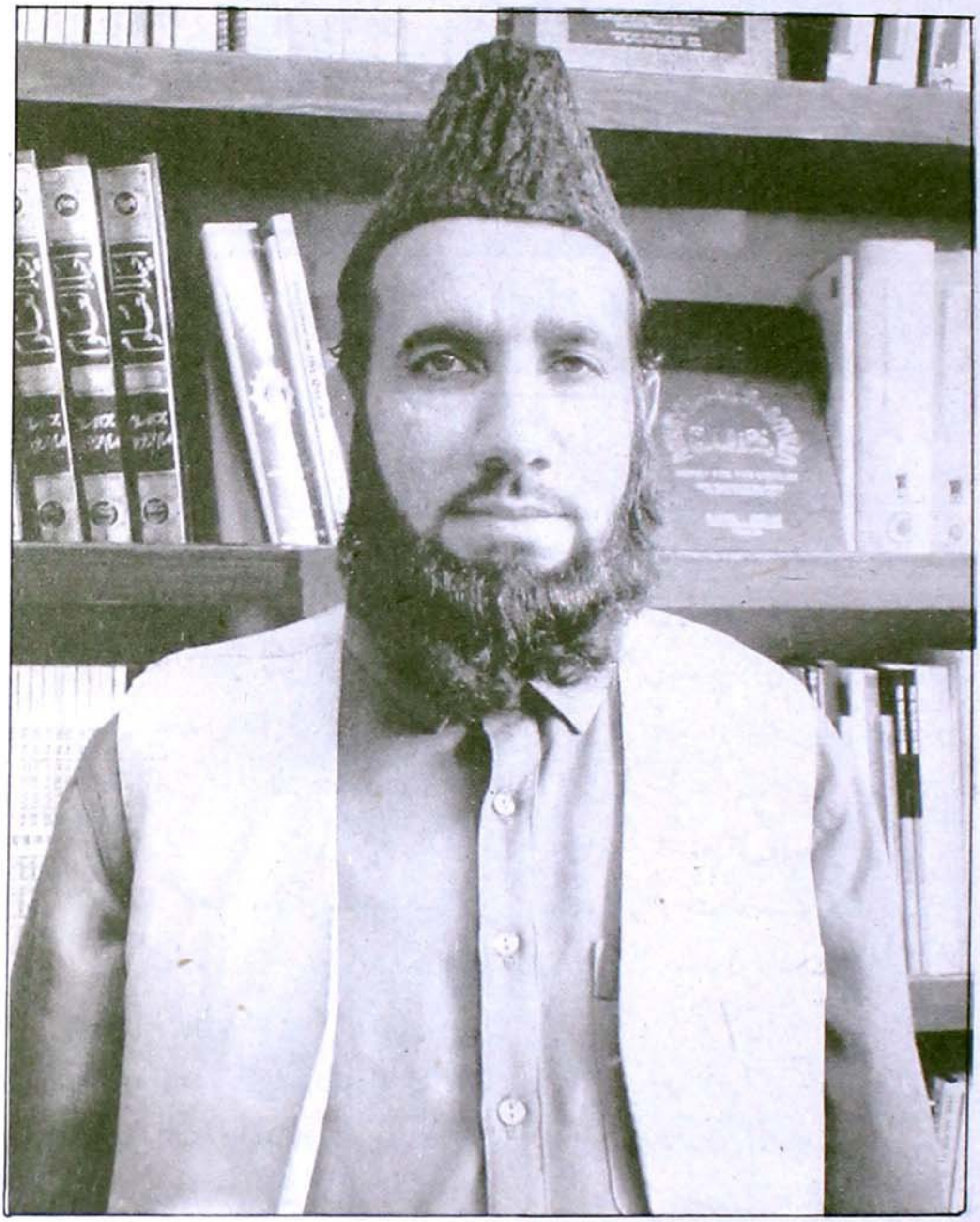

مرکزی جماعت اہلسنّت یو کے اور سنی حریت کونسل یو کے مرکزی رہنما اور انتہائی متحرک اور فعال شخصیت کے مالک مولانا محمد اعظم صاحب چشتی کا نام علمائے اہلسنّت میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔ وہ علمائے حق کے ایسے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں جس کا پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں احترام اور مقام ہے ۔ وہ جامعہ چشتیہ منیر الاسلام راچڈیل برطانیہ کے بانی مہتمم ہیں اور طویل عرصہ سے برطانیہ میں تبلیغ و ترویج اسلام میں مصروف ہیں ۔ گفتگو کے دوران مولانا محمد اعظم چشتی صاحب نے فرمایا کہ میں 15 اگست 1956ء کو عباس پور ضلع پونچھ میں دینی حوالے سے ممتاز و معروف خاندان میں حضرت مولانا غلام

Marfat.com



مولانا محمد اعظم صاحب چشتی مسلم پارلیمنٹ کے بانی ڈاکٹر کلیم صدیقی (دائیں)، مفتی اعظم فلسطین اور مولانا انصار اللہ صدیقی کے ہمراہ ایک انٹرنیشنل کانفرنس کے موقع پر

مصطفیٰ صاحب کے گھر تولد ہوا۔ ہم تین بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں۔ میں دوسری جماعت کا طالبعلم تھا کہ ٹنڈو الہ یار (سندھ) میں مقیم میرے چچا مفتی محمد سلیمان صاحب جن کی کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی، مجھے اپنے ہمراہ لے گئے اور اپنی اولاد کی طرح تربیت فرمائی، مڈل تک دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ میں ابتدائی دینی تعلیم بھی اپنے چچا محترم مفتی محمد سلیمان صاحب سے حاصل کرتا رہا، جس کے بعد انہوں نے مجھے سندھ کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم رکن الاسلام حیدر آباد میں داخل کرایا جس کے بانی مفتی محمود صاحب الوری ہیں، وہاں میں نے درس نظامی کی تکمیل کی، دورہ حدیث مکمل کیا اور حضرت مولانا ابولخیر صاحبزادہ محمد زبیر صاحب، مولانا قاری عبدالرزاق صاحب اور استاد العلماء قاری محمد طفیل صاحب نقشبندی جیسے اساتذہ سے اکتساب فیض کیا اور 1978ء میں تنظیم المدارس اہل سنت کی سند فراغت حاصل کی۔

مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ تحصیل علم کے بعد میں حکومت سندھ کے محکمہ اوقاف میں ملازم ہو گیا اور ٹنڈو الہ یار سٹیشن روڈ کی مرکزی جامع مسجد اور دیگر دو تین مساجد میں خطابت کا فریضہ انجام دیتا رہا جبکہ نواب شاہ اور میرپور خاص کی مرکزی جامع مساجد میں بھی دینی فرائض انجام دئے۔ اسی اثنا میں محکمہ اوقاف نے مجھے ضلع حیدر آباد اور میرپور خاص کا ڈسٹرکٹ خطیب مقرر کر دیا لیکن وہاں میں نے صرف ایک سال تک کام کیا۔ اس کے بعد مجھے برطانیہ آنا پڑا کیونکہ برطانیہ میں مقیم میرے پھوپھی زاد بھائی حضرت علامہ مفتی منیر الزماں صاحب چشتی کی صاحبزادی سے میری نسبت طے ہو چکی تھی اور انہی دنوں برمنگھم میں نظام مصطفیٰ کانفرنس بھی منعقد ہو رہی تھی جس کی صدارت قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کو فرمانا تھی۔ میرا ان کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا اور وہ مجھ پر مہربان تھے کیونکہ میں نے ان کی قیادت میں جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے بحالی جمہوریت کے سلسلے میں ٹنڈو الہ یار اور حیدر آباد میں کافی کام کیا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے برطانیہ چلنے کو کہا، جس پر میں ستمبر 78ء میں برطانیہ آیا، اس وقت چونکہ کانفرنس کے انعقاد میں دو ماہ باقی تھے تو حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی نے مجھ سے فرمایا کہ فی الحال آپ دینی خدمات کیلئے وقت نکالیں

Marfat.com



پاکستانی کمیونٹی کے ایک استقبالیہ میں راچڈیل کے کونسلر چوہدری عبدالحمید صاحب خطاب کررہے ہیں۔ان کے بائیں جانب مولانا محمد اعظم صاحب چشتی' برطانوی وزیر خارجہ مسٹر رابن کک اور ممبر پارلیمنٹ لورنا فٹز سائمنز ہیں

ان کے حکم پر میں ہڈرزفیلڈ آگیا اور لاک ووڈ ایریا میں واقع جامع مسجد غوثیہ میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دینے لگا۔ پھر نظام مصطفیٰؐ کانفرنس میں برمنگھم میں شمولیت کی' اسی اثنا میں میری شادی ہوگئی اور میں مستقل طور پر یہیں مقیم ہوگیا۔

مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے اپنے سلسلہ طریقت کے حوالے سے فرمایا کہ میں حضرت پیر سید غلام محی الدین چشتی المعروف بابو جی گولڑوی صاحبؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں آج جو کچھ بھی ہوں اپنے پیرو مرشد اور اپنے بزرگ علامہ مفتی محمد منیرالزماں چشتی کی دعاؤں کے طفیل ہوں۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ برطانیہ میں مساجد کمیٹیوں کے زیر اہتمام کام کرنا بہت مشکل ہے لیکن اس کے باوجود میں نے ہڈرزفیلڈ کی مسجد میں تین سال تک کام کیا۔ پھر میں نے اپنے ایک ساتھی اور مفتی محمد منیرالزماں چشتی صاحب کے ایک شاگرد علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی کو پاکستان سے بلوا کر وہاں متعین کرایا اور خود 1982ء میں راچڈیل آگیا اور اسلامک سنٹر راچڈیل میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتا رہا' پھر میں نے میکلسٹن روڈ راچڈیل پر جگہ خریدی' اس علاقہ میں زیادہ تر پاکستانی آباد ہیں جن کا تعلق فیصل آباد' ساہیوال اور کشمیر سے ہے' یہاں بالکل پاکستان جیسا ماحول ہے' بنگالی مسلمان اس علاقے میں کم ہیں۔ جب ہم نے دارالعلوم کیلئے جگہ خریدی اس وقت حضرت مفتی محمد منیرالزماں صاحب چشتی شیفیلڈ میں ہوتے تھے اس لئے ہمیں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بہرحال مفتی صاحب کی دعاؤں' کوششوں اور رہنمائی سے ہم نے دارالعلوم جامعہ چشتیہ منیرالاسلام کی بنیاد رکھی اور اللہ کریم نے ہمیں بہت ترقی عطا فرمائی۔

Marfat.com



مولانا محمد اعظم صاحب چشتی ایک دینی تقریب میں علامہ محمد صادق ضیا صاحب اور مفتی محمد اسلم صاحب صدیقی کے ساتھ تشریف فرما ہیں

مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ جس علاقے میں ہم نے دارالعلوم قائم کیا ہے وہاں اہلسنت والجماعت کا کوئی بھی دینی مرکز نہیں تھا' دیگر مسالک کی کئی مساجد تھیں اس لئے ہم نے اس علاقہ میں اہلسنّت والجماعت کی دینی ضروریات پوری کرنے کیلئے مسجد اور دارالعلوم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ الحمدللہ اس وقت دارالعلوم جامعہ چشتیہ منیر الاسلام کا سرزمین برطانیہ پر معیاری اسلامی درسگاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہماری مسجد کے ساتھ اسلامی کتابوں کا مرکز' چشتیہ بک سنٹر بھی قائم ہے اور اس میں نئی نسل کیلئے انگریزی میں اسلامی کتابوں کا وسیع ذخیرہ موجود ہے اور پورے برطانیہ سے علماء و مشائخ اور دینی ذوق رکھنے والے لوگ اس درس گاہ اور بک سنٹر میں تشریف لاتے ہیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

دارالعلوم جامعہ چشتیہ منیر الاسلام کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ ہم نے 16 جنوری 1986ء کو اس ادارہ کی بنیاد رکھی اور جس جگہ پر یہ دارالعلوم تعمیر کیا گیا ہے وہ پہلے ایک سٹور کی عمارت تھی' ہم نے بنک سے قرضہ لے کر اور خاصی دشواریوں کے بعد پلاننگ کی اجازت حاصل کر کے اس کو مکمل کیا لیکن ہمارے کونسلر حضرات خاص کر کونسلر چوہدری عبدالمجید صاحب (جن کا راچڈیل میں بہت ممتاز مقام ہے) اور لیبر پارٹی کے مقامی رہنماؤں نے جن میں سابق لارڈ میئر جان بیچلے بھی شامل ہیں' ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا' نہ صرف یہ بلکہ جن لوگوں سے ہمیں امید نہ تھی انہوں نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جس زمانے میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی اس وقت میں اکیلا تھا اور تمام انتظام و انصرام مجھے اور میری اہلیہ کو کرنا ہوتا تھا اس لئے میں نے حضرت مفتی محمد منیر الزماں صاحب چشتی سے گذارش کی کہ وہ ہماری رہنمائی فرمائیں۔ ان کا برطانیہ میں بہت بڑا مقام ہے اور لوگ ان سے رہنمائی کیلئے رجوع کرتے ہیں' وہ 20 برس سے شیفیلڈ میں مقیم تھے وہاں سے ان کیلئے چھوڑ کر آنا بہت مشکل تھا لیکن وہ ہماری حوصلہ افزائی کیلئے سب کچھ چھوڑ کر راچڈیل تشریف لے آئے۔ ان کے صاحبزادے حضرت

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عبدالحق سعید بھی جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں' ان کے ساتھ یہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے بھی ہماری بھرپور رہنمائی کی۔

مولانا محمد اعظم چشتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی مسلک اہلسنّت کے تحفظ اور فروغ کیلئے وقف کی ہوئی ہے' میں مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ کے ساتھ منسلک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بھی بخشی ہے کہ میں نے راچڈیل میں ختم المرسلینؐ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے جشن اور جلوس عید میلاد النبیؐ کا سلسلہ شروع کیا ہے' جو بہت بڑا اعزاز ہے۔ آخر میں مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ علمائے اہلسنّت متحد ہو کر دین اسلام کی سربلندی کیلئے کام کریں جبکہ عوام اہلسنّت بھی اپنے مسلک کی حفاظت کیلئے امتیازات اور ذات برادری کو نظرانداز کر کے متحد ہو جائیں' اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور سنت نبویؐ کو اپنا شعار بنائیں کیونکہ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کو کس طرح دین کے قریب لایا جا سکتا ہے؟' مولانا اعظم چشتی صاحب نے فرمایا کہ نوجوان نسل کو دین سے قریب لانے کے لئے باقاعدگی کے ساتھ دینی مجالس اور روحانی محافل کا انعقاد ہونا چاہئے جہاں نوجوانوں اور بچوں کو انگلش میں دین اور مسلک کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے' بچوں کے لئے دینی معلومات کے مقابلے کرائے جائیں' وڈیو اور آڈیو کے ذریعہ دلچسپ انداز میں دین کی ترویج کی جائے۔ مولانا صاحب نے مزید فرمایا کہ جامعہ چشتیہ منیرالاسلام کے قیام اور اس کے انتظام کے ساتھ ساتھ میرا ذاتی شوق اور محبوب مشغلہ مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے کانفرنسیں اور جلسے منعقد کرانا ہے۔ مجھے الحمد اللہ وقتاً" فوقتاً" عوام اہل سنت کے تعاون سے تمام اہم مواقع اور موضوعات پر کانفرنسیں اور جلسے منعقد کرانے کا شرف حاصل رہا ہے۔ بالخصوص راچڈیل کی سرزمین پر حضور اکرمؐ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جلوس کا آغاز کرنے کا اعزاز حاصل ہے

گفتگو کے آخر میں مولانا محمد اعظم صاحب چشتی نے فرمایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ برطانیہ میں مسلمانوں اور ان کے بچوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے دینی اور مسلکی لٹریچر کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور اس کی دستیابی کو زیادہ سے زیادہ سہل بنانے کی ضرورت ہے اور اس سمت میں مؤثر اقدامات کر کے انتہائی اچھے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اسی لئے ہم نے اس کام کو بھی انتہائی منظم طور پر شروع کیا ہوا ہے۔ جامع مسجد اور جامعہ چشتیہ منیرالاسلام سے متصل دینی کتابوں کے مرکز "چشتیہ بک سنٹر" کے قیام کے پیچھے بھی ہمارا یہی جذبہ کارفرما رہا' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اپنے اس مقصد میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں اور لندن سے لے کر گلاسگو تک' بلکہ یورپ کے دیگر ممالک سے بھی لوگ دین اور مسلک اہل سنت کی کتابوں کے لئے ہم سے رجوع کرتے ہیں۔

Marfat.com

علامہ محمد رفیق حبیب

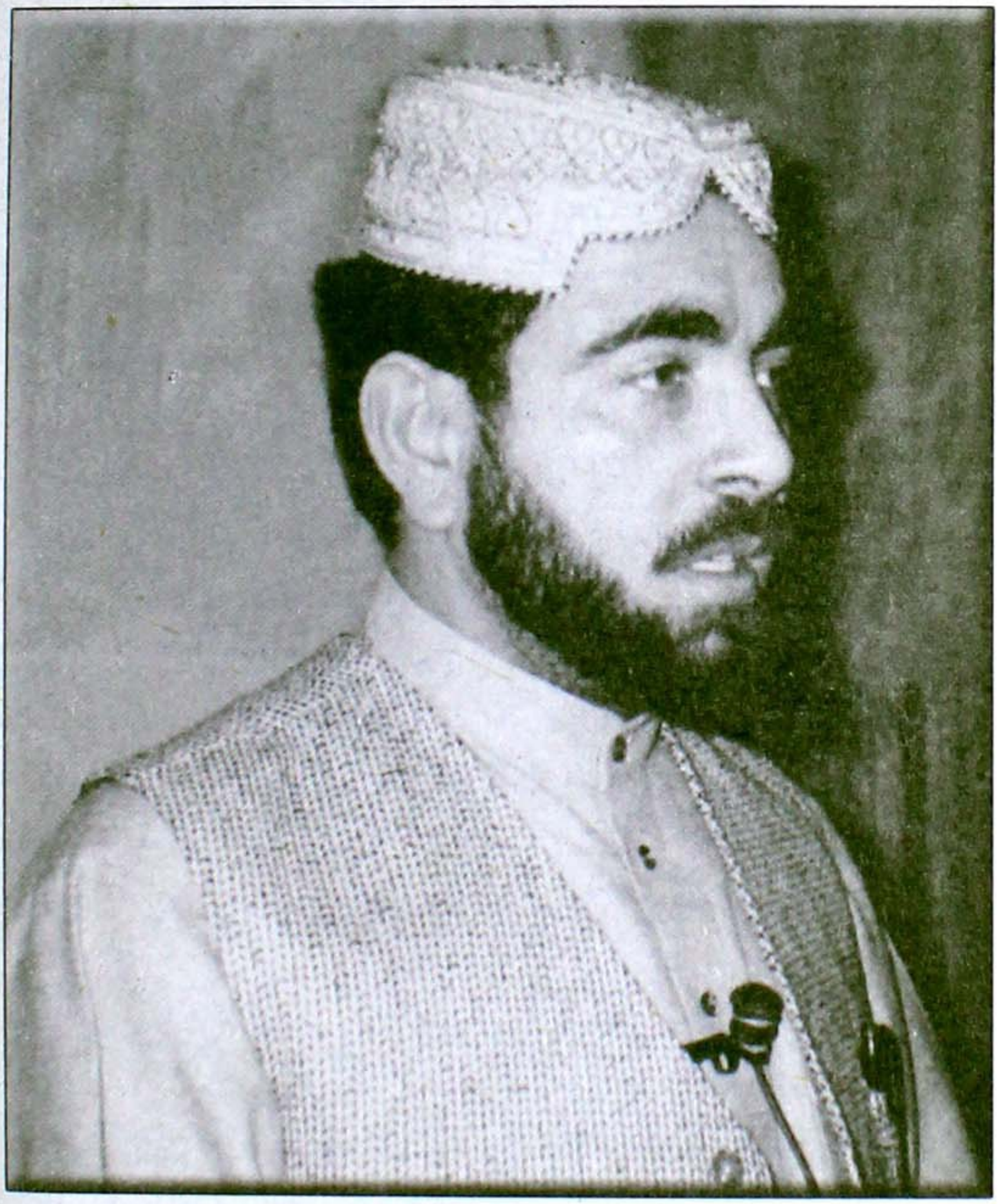

علامہ محمد رفیق حبیب صاحب ایک نوجوان اور مستند عالم اور معلم ہیں - ان کے علم اور تعلم کا مرکزو محور تحریک منہاج القرآن ہے - آپ ابتداہی سے تحریک اور تحریک کے قائد پروفیسرڈاکٹرطاہر القادری کی شخصیت سے وابستہ ہیں - آپ آج کل ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں ڈپٹی ڈائرکٹرکی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں- علامہ محمد رفیق حبیب صاحب کے والد گرامی کا نام حبیب محمد ہے اور آپ 15 ستمبر 1970ء کو بھوپے وال چک نمبر23 تحصیل پتوکی ضلع قصور میں پیدا ہوئے - آپ راجپوت بھٹی قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور قیام پاکستان کے وقت آپ کے آباؤ اجداد بنگلہ فاضل ، ضلع فیروز پور سے ہجرت کرکے

Marfat.com



علامہ محمد رفیق حبیب صاحب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے دورہ نیلسن کے موقع پر ان سے حسن کارکردگی کا ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے

پاکستان تشریف لائے۔ آپ کے والد گرامی کا تعلق علماء کے طبقہ سے نہیں تھا بلکہ وہ حبیب بنک پتوکی میں افسر تھے اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

حصول تعلیم کے حوالہ سے علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول پتوکی اور ایف ایس سی (پری انجنئرنگ) گورنمنٹ ڈگری کالج پتوکی سے کیا۔ اسی دوران قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے بذریعہ پاکستان ٹیلی ویژن اور پھر اتفاق مسجد ایم بلاک ماڈل ٹاؤن 'لاہور میں آپ کی شناسائی ہوئی۔ پروفیسر صاحب کے فکر و فلسفہ نے آپ کو اس قدر متاثر کیا کہ آپ نے ایف ایس سی پاس کرنے کے بعد اگست 1988ء میں منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی (اس وقت جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن) لاہور میں داخلہ لے لیا اور 1993ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے اور 1995ء میں جامعہ سے درس نظامی (ایم اے اسلامیات و عربی) امتیازی حیثیت سے پاس کر کے سلور میڈل حاصل کیا۔ آپ کو جامعہ سے سند فراغت 1995ء میں ملی۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ ان کو دور طالب علمی سے لے کر اب تک بے شمار اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے ان سے کسب فیض کا موقع ملا ہے ان شخصیات میں قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد معراج الاسلام، شیخ التفسیر حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، حضرت علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر، حضرت علامہ ظہور الٰہی، حضرت علامہ غلام مصطفےٰ، حضرت علامہ شاہ محمد نوری، حضرت علامہ محمد اشرف جلالی، حضرت علامہ محمد الیاس اعظمی، حضرت علامہ محمد رمضان قادری، حضرت علامہ پروفیسر محمد ارشد نقشبندی، حضرت علامہ سہیل احمد صدیقی، حضرت علامہ ظہور اللہ قادری الازہری اور حضرت علامہ عبدالمجید مدظلہ (بچپن کے استاد) کے اسماء گرامی بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ طریقت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ مفکر اسلام قائد انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے شناسائی کے بعد بہت جلد ہی قدوۃ الاولیاء شہزادہ غوث الوریٰ حضور پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ سے بھی شناسائی ہو گئی اور پھر پہلی مرتبہ زیارت کا شرف 1988ء میں ختم نبوت کانفرنس، مینار پاکستان لاہور کے موقع پر حاصل ہوا۔ حضور پیر صاحب قبلہ نے اس کانفرنس کی صدارت فرمائی تھی۔ حضور پیر صاحب قبلہ کے رخ انور پر پڑنے والی پہلی نظر کے ساتھ ہی دل نے فوراً" آپ کی غلامی کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے بعد قدوۃ الاولیاء کئی مرتبہ لاہور تشریف لائے لیکن بیعت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جب بھی ارادہ کرتا تو اندر سے صدا آتی کہ نادان پیاسے کو خود کنویں کے پاس جا کر اپنی روحانی تشنگی بجھانی چاہئے۔ پھر اسی صدائے باطن پر لبیک کہتے ہوئے میں نے 1990ء میں سالانہ گیارہویں شریف کے موقع پر حاضر ہو کر خود کو ہمیشہ کے لئے قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین گیلانی البغدادی کی غلامی میں دے دیا۔

برطانیہ آمد سے قبل پاکستان میں اپنی دینی، علمی اور تدریسی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1995ء میں تکمیل تعلیم کے بعد تقریباً" چھ ماہ تک ڈاکٹر فرید الدین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مرکزی سیکرٹریٹ، تحریک منہاج القرآن لاہور میں بطور اسسٹنٹ ریسرچ سکالر خدمات انجام دیں اور اس دوران قائد انقلاب مدظلہ، کی کتب سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت، معراج النبیؐ، شہادت امام حسینؓ اور سیرت الرسولؐ وغیرہ کی پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ پر کام کیا۔ اس کے بعد منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی میں بطور لیکچرر تقرری عمل میں آئی اور تقریباً" اڑھائی سال تک نحو، ترجمہ القرآن، اصول الشاشی اور نورالایضاح وغیرہ کی تدریس کے فرائض انجام دئے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ ایک سال تک منہاج انٹرنیشنل یونیورسٹی کے شعبہ داخلہ کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دیتا رہا۔ اسی دوران مختلف شعراء کرام کے نعتیہ کلام پر مشتمل ایک مجموعہ نعت "منہاج نعت" کے عنوان سے مرتب کیا جس کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔ کسی دینی تحریک سے وابستگی کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ میری پہلی اور آخری وابستگی تحریک منہاج القرآن اور اس کی ولولہ انگیز اور انقلابی قیادت سے ہوئی اور ہے، اور اسی کے ساتھ جینے مرنے کا عہد کیا ہے۔ اس سے قبل کسی بھی تنظیم کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بھی وابستگی نہیں رہی۔

برطانیہ آمد اور یہاں اپنی دینی و تحریکی خدمات کی تفصیل بتاتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ جولائی 1998ء میں قائد تحریک منہاج القرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی جانب سے ہی ادارہ منہاج القرآن نیلسن میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر میری تقرری عمل میں آئی اور میں تاحال اسی جگہ خدمات انجام دے رہا ہوں۔ علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ادارہ منہاج القرآن نیلسن ایک باقاعدہ ایجوکیشنل سینٹر ہے جس میں بچوں، بڑوں اور مرد و خواتین کی دینی و مذہبی، اخلاقی و روحانی اور فکری و نظریاتی تعلیم و تربیت کا سلسلہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ یہاں پر بچوں کو ناظرہ قرآن مجید، حفظ، اسلامک

Marfat.com



یونیورسٹی میں بوقت فراغت پوری کلاس، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اور دیگر اساتذہ بشمول شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام صاحب، شیخ الفقہ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی اور علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر صاحب کے ساتھ

سٹڈیز اور اردو کی تعلیم دی جاتی ہے - سینٹر میں اس وقت 250 کے قریب طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں- ہر چھ ماہ کے بعد ان کے باقاعدہ امتحانات ہوتے ہیں اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو "یوم والدین" کی تقریب میں پروگریس رپورٹس، تعریفی اسناد اور انعامات سے نوازا جاتا ہے - اس کے علاوہ نوجوان طلبہ و طالبات کے لئے اسلامیات اور اردو کی ہفتہ وار کلاسز ہوتی ہیں - جمعہ اور ہفتہ کو شام کے اوقات میں درس قرآن و حدیث اور محفل ذکر منعقد ہوتی ہے اور خواتین کے لئے ایک علیحدہ ماہانہ پروگرام بھی باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے - میرے ایک سینئر دوست اور بھائی حضرت علامہ محمد اشفاق عالم قادری بطور ڈائریکٹر خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ یہاں سنٹر میں مجموعی طور پر آٹھ اساتذہ خدمات انجام دے رہے ہیں - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ ادارہ منہاج القرآن نیلسن اور اس کا ایجوکیشنل سینٹر تحریک منہاج القرآن کی مقامی تنظیم کے زیر انتظام کام کر رہا ہے - ادارے کے مخلص اور محنتی رفقاء اور اہل درد حضرات اس کی تعمیر و ترقی میں شب و روز کوشاں ہیں - ادارے کے انتظام وانصرام اور اس کے جملہ معاملات کو چلانے میں حاجی محمد یوسف صاحب، حاجی محمد اقبال صاحب، حاجی غضنفر علی صاحب، حاجی فضل الرحمان صاحب، راجہ محمد الطاف صاحب، راجہ مبارک علی صاحب، حاجی احمد رضا صاحب، حاجی محمد انور صاحب، محمد نثار احمد، محمد اعظم صاحب اور شہزاد شفیع صاحب کی خدمات قابل تحسین ہیں -

علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ تعلیم و تدریس کے علاوہ مجھے کچھ لکھنے لکھانے کا بھی ذوق ہے اس لئے روزنامہ جنگ لندن اور ہفت روزہ دی نیشن لندن میں لکھنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے - اب

Marfat.com

تک روزنامہ جنگ اور ہفت روزہ نیشن میں دینی ' مذہبی ' سیاسی اور سماجی موضوعات پر میرے متعدد مضامین اور کالم شائع ہو چکے ہیں ' اس کے علاوہ تحریک منہاج القرآن کے علماء و فضلاء کے نمائندہ فورم "منہاج سکالرز فورم" کے پریس اور فنانس سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دے رہا ہوں - اس فورم کا مقصد ملک بھر میں موجود سکالرز کو منظم کرنا ' مربوط طریقہ سے دین اسلام کی اشاعت و ترویج کو ممکن بنانا اور نوجوان نسل کے لئے معیاری دینی و اسلامی اور اخلاقی و روحانی لٹریچر تیار کرنا ہے ' اس کے علاوہ ادارہ منہاج القرآن کے زیر اہتمام "نوائے نیلسن" کے نام سے ایک ماہانہ اخبار بھی نکالا جاتا ہے جو ہزاروں کی تعداد میں بلا قیمت تقسیم ہوتا ہے ' اس کے چیف ایڈیٹر کی ذمہ داری بھی میرے پاس ہے -

برطانیہ میں علماء اہل سنت کی خدمات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک برطانیہ میں علماء اہل سنت کی خدمات کا تعلق ہے وہ تو یقیناً قابل تحسین ہیں اور ان کی مساعی جمیلہ ہی کا نتیجہ ہے کہ آج برطانیہ کے کونے کونے میں مساجد اور دینی درس گاہیں قائم ہو چکی ہیں جہاں دین اسلام کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ جاری و ساری ہے ' علماء و مشائخ کی مخلصانہ کوششوں نے بڑوں ' بزرگوں اور ان لوگوں کو جو پاکستان ' انڈیا یا بنگلہ دیش وغیرہ سے نقل مکانی کر کے یہاں آئے ہیں ' دین کی طرف راغب تو ضرور کیا ہے اور ان کا رجحان نماز ' روزہ اور دیگر اسلامی تعلیمات و عبادات کی طرف ہوا ہے لیکن ہمیں اس حقیقت سے بھی صرف نظر نہیں کرنا چاہئے کہ اسی نوجوان نسل کو ہم دین کی طرف راغب کرنے اور اسلامی تعلیمات کا گرویدہ بنانے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے - غیر اسلامی مغربی تہذیب و ثقافت اور الیکٹرانک میڈیا کی بھرپور یلغار کے علاوہ جہاں اس کے کئی دیگر اسباب ہیں وہاں ہماری اپنی کوتاہیاں بھی اس میں شامل ہیں اور جب تک ہم اپنے ان نقائص کو دور نہیں کرتے اس وقت تک مذکورہ بالا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا -

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں اس وقت بلاشبہ سینکڑوں کی تعداد میں مساجد ہیں جن میں نماز پنجگانہ اور جمعہ و عیدین کے علاوہ دیگر دینی و مذہبی تقریبات کا انعقاد باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہتا ہے لیکن اس میں نوجوان نسل کی شرکت خاصی کم ہوتی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یقیناً یہ ہے کہ یہ تقریبات عموماً" پنجابی یا اردو زبان میں ہوتی ہیں اور یہاں کی نوجوان نسل ان زبانوں سے کافی حد تک نا آشنا ہے وہ تو صرف انگریزی بولتی اور سمجھتی ہے اس لئے وہ ان تقریبات میں کچھ زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتی - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ مساجد کا نظام تعلیم بھی مجموعی طور پر تسلی بخش نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس سے وہ نتائج برآمد نہیں ہو رہے جن کی توقع کی جاتی ہے - عام طور پر ہر جگہ قرآن مجید ناظرہ اور چند چیزیں زبانی رٹا دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور اکثر طور پر والدین بھی محض قرآن مجید ناظرہ پڑھ لینے کو ہی دینی و مذہبی تعلیم کی تکمیل سمجھتے ہیں ' اس لئے بچے بھی جوں ہی قرآن مجید ناظرہ مکمل کرتے ہیں اس کے بعد پھر دوبارہ مسجد آنے کا نام نہیں لیتے - وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے دینی تعلیم مکمل کر لی ہے اس لئے اب ہمیں مسجد جانے اور کچھ سیکھنے سکھانے کی چنداں

Marfat.com



علامہ محمد رفیق حبیب صاحب انٹرنیشنل منہاج یونیورسٹی میں کانووکیشن کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے سلور میڈل حاصل کر رہے ہیں

ضرورت باقی نہیں رہی - علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ مساجد کے نظام تعلیم کو بہتر بنانے اور اس سے متوقع نتائج حاصل کرنے کے لئے یہاں چند اصلاح طلب پہلوؤں کا تذکرہ بے جا نہ ہو گا - سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں مساجد میں پڑھائے جانے کے لئے کسی باقاعدہ اور مربوط نصاب تعلیم کا فقدان ہے - جس کی وجہ سے بچے کئی کئی سال تک مساجد میں پڑھتے رہنے کے باوجود بھی بنیادی دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہتے ہیں - اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مساجد میں پڑھائے جانے کے لئے ایک باقاعدہ جامع اور مربوط نصاب تعلیم تشکیل دیا جائے تاکہ قرآن مجید ناظرہ کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل اور بچوں کو بنیادی دینی و اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے کے علاوہ ان کی اخلاقی و روحانی تربیت کا بھی سامان کیا جا سکے - اس سے نہ صرف ان میں دین سیکھنے کی طلب پیدا ہو گی بلکہ عمل کی جانب بھی رجحان بڑھے گا -

دوسرا اصلاح طلب پہلو یہ ہے کہ یہاں کی نوجوان نسل اور بچے اردو اور پنجابی زبان سے تقریباً نابلد ہیں وہ صرف اور صرف انگریزی بولتے، پڑھتے، سنتے اور سمجھتے ہیں جبکہ (معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ) ہمارے علماء و مشائخ کی اکثریت انگریزی زبان بولنے پڑھنے اور لکھنے سے قاصر ہے اس کا مطلب (معاذ اللہ) ہرگز یہ نہیں ہے کہ ان میں اس کی صلاحیت نہیں بلکہ اس کی جانب عدم توجہ اس کا اصل باعث ہے - اس کمیونی کیشن گیپ کی وجہ سے اسلام کی آفاقی اور لازوال تعلیمات نوجوان نسل تک منتقل نہیں ہو پا رہی ہیں اور نتیجہ یہ کہ مسلم نوجوان بڑی تیزی کے ساتھ بے راہ روی و گمراہی کی دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء و مشائخ انگریزی زبان سیکھیں تاکہ وہ یہاں کی نوجوان نسل کو ان کی اپنی زبان میں دین اسلام کی ابدی و لازوال علمی، عملی، اخلاقی و روحانی تعلیمات سے روشناس کروا کے دین اسلام کی اشاعت و ترویج میں اپنا مثالی کردار ادا کر سکیں - تاہم ان دونوں حوالوں سے کئی جگہوں پر مثبت پیش رفت ہوئی ہے لیکن یہ تمام مساعی بھی ابھی تک آٹے میں نمک کے برابر ہیں -

علامہ صاحب نے فرمایا کہ تیسرا اصلاح طلب پہلو مساجد کی انتظامی کمیٹیوں کے اندر پڑھے لکھے اور

Marfat.com



علامہ محمد رفیق حبیب صاحب کی تقریب نکاح پر پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے گھر پر ایک گروپ فوٹو

باشعور افراد کا نہ پایا جانا ہے - ہماری اکثر انتظامی کمیٹیاں زیادہ تر ان افراد پر مشتمل ہوتی ہیں جو نوجوان نسل کی تعلیمی و تربیتی ضروریات اور موجودہ حالات کے تقاضوں کا پوری طرح ادراک نہیں رکھتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مساجد کے نظام تعلیم و تربیت میں کوئی خاطر خواہ بہتری پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس آئے روز نت نئے ناخوشگوار واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مساجد کی انتظامی کمیٹیوں میں ایسے فراد کی شرکت کو یقینی بنایا جائے جو نہ صرف موجودہ حالات اور اس کے تقاضوں سے آگاہ ہوں بلکہ یہ صلاحیت بھی رکھتے ہوں کہ مؤثر منصوبہ بندی کر کے مساجد کے نظام میں بہتری پیدا کر سکیں-

برطانیہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ محمد رفیق حبیب صاحب نے فرمایا کہ غیر مسلموں تک اسلام کے آفاقی پیغام کو پہنچانے اور ان کو دین اسلام کی طرف راغب کرنے کا سب سے بہتر اور مؤثر ذریعہ ذاتی عمل و کردار ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس حوالے سے ہم مسلمانوں نے برطانیہ کی غیر مسلم کمیونٹی کے لئے کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی مجموعی طور پر ہمارا اپنا ذاتی و شخصی کردار ایسا نہیں ہے کہ ہم دوسروں کو متاثر کر سکیں 'لہٰذا اس اعتبار سے میری نظر میں یہاں پر غیر مسلموں کو اسلام کی طرف راغب کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہم خود اور ہمارا ذاتی عمل و کردار ہے 'اگر ہم اسلام کی آفاقی تعلیمات غیر مسلموں تک پہنچا کر انہیں دین حق کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں صوفیاء کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر دین اسلام کی آفاقی تعلیمات کو پیار 'محبت 'امن اور آشتی کے پیغام کے ساتھ اپنے ذاتی عمل کے سانچے میں ڈھال کر پیش کرنا ہو گا اور یہی سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے لیکن اس حوالے سے بھی ہماری کاوشیں تقریباً" نہ ہونے کے برابر ہیں-

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ دنیاوی اعتبار سے تو برطانیہ میں مسلم کمیونٹی کا مستقبل یقیناً تابناک ہے کیونکہ مادی زندگی کے تقریباً" ہر شعبے میں مسلمانوں نے اپنی صلاحیتوں کا

Marfat.com

لوہا منوایا ہے۔ تجارت کے بعد اب سیاست میں بھی ان کی بازگشت سنائی دینے لگی ہے اس لئے بلاشک و شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کا دنیوی مستقبل تو یقیناً شاندار ہو گا اور ان کی کامیابیوں کا گراف بڑھتا چلا جائے گا لیکن جہاں تک دینی مستقبل کا تعلق ہے تو اس حوالے سے یقیناً" صورت حال تشویش ناک ہے۔ مغربی تہذیب و ثقافت اور میڈیا کی بھرپور یلغار جس طرح مسلمانوں کی نوجوان نسل پر اثر انداز ہو رہی ہے اس کے پیش نظر وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ہم نے اس کے سامنے بند باندھنے کی بھر پور کوشش نہ کی اور اپنی نوجوان نسل کو اس معاشرے کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے راست اقدامات نہ کئے تو اس کے نتائج یقیناً بھیانک ہونگے۔ اس معاشرے اور تہذیب و ثقافت کے ایمان کش اثرات کو بالکل ختم کرنا تو یقیناً ناممکن ہے لیکن ان میں کسی حد تک کمی ضرور لائی جا سکتی ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ

○ بچوں کو انگریزی زبان میں دین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے 'ان کے دل و دماغ میں اسلام کی حقانیت و آفاقیت کو عقلی و منطقی طریقے سے بٹھایا جائے تاکہ وہ اسلام کو ہی اپنی بقا اور دنیوی و اخروی فلاح کا ضامن گردانے لگیں۔

○ گھروں کے اندر اسلامی ماحول پیدا کیا جائے 'اگر گھروں کے تمام معاملات اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرتے ہوں تو بچوں پر بھی یقیناً" اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

○ بچوں کے سامنے مثالی کردار پیش کیا جائے۔ والدین اور اہل خانہ بچوں کے لئے عملی نمونہ ہوتے ہیں بچے والدین کو جو عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اسی کو اپنے لئے رول ماڈل یعنی مثالی نمونہ سمجھتے ہیں اس لئے جیسا عمل ہم کریں گے ویسا ہی بچے اپنائیں گے۔ اگر گھر والے نماز پڑھیں گے تو بچوں میں بھی نماز کی رغبت پیدا ہوگی اور اگر والدین فلمیں دیکھیں گے تو بچوں کی رغبت بھی اس جانب ہونا یقینی ہے 'لہٰذا بچوں کے ایمان کو بچانے اور انہیں ایک اچھا اور باکردار مسلمان بنانے کے لئے ہمیں ان کے سامنے اپنے آپ کو ایک اچھا عملی نمونہ بنا کر پیش کرنا ہو گا۔

Marfat.com

صاحبزادہ ابو المصطفیٰ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

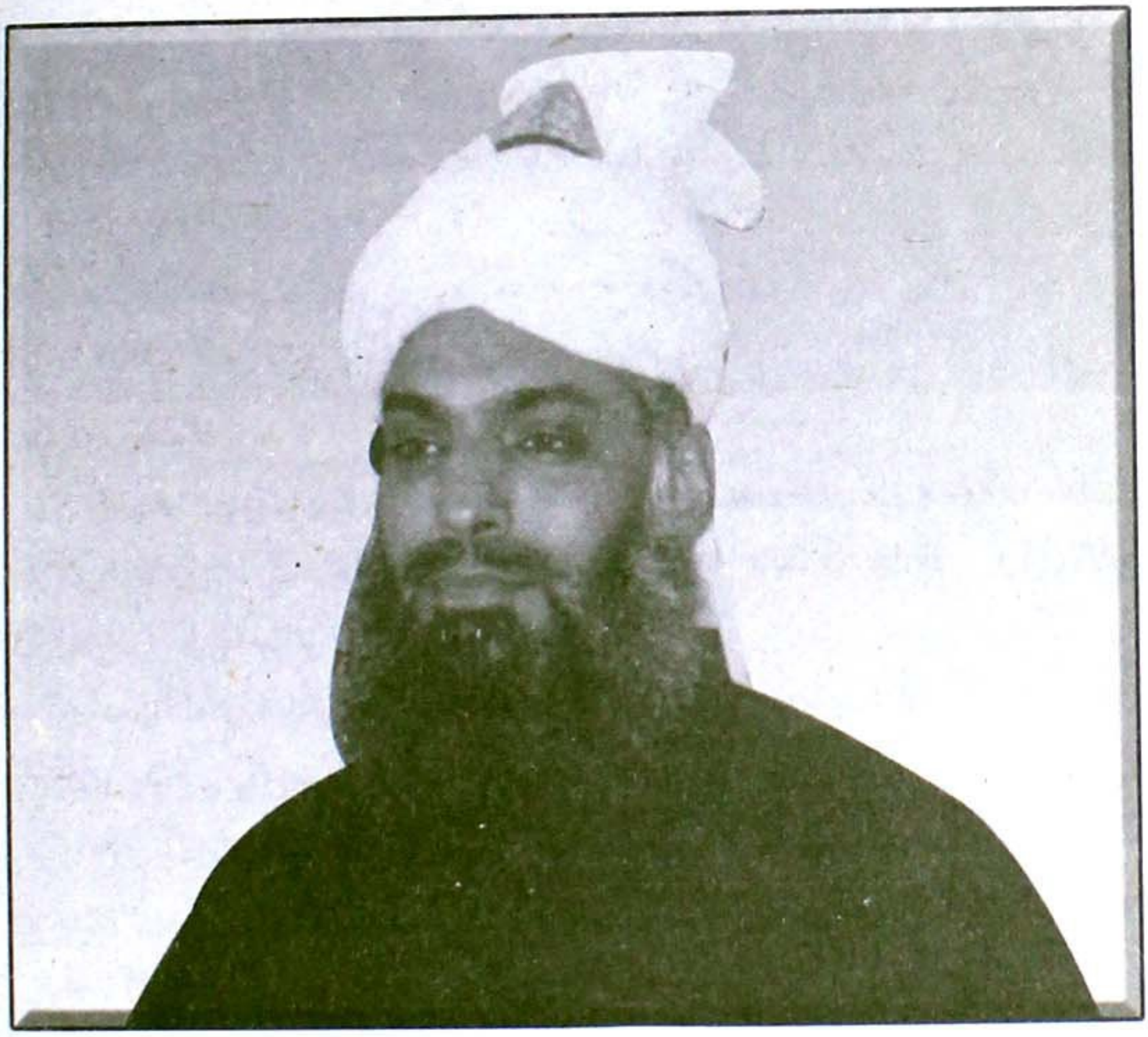

صاحبزادہ ابو المصطفیٰ مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی گھمکولوی برطانیہ میں دین اور مسلک اہل سنت کے لئے گراں قدر خدمات انجام دینے والی شخصیتوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ پچھلے 34 برس سے برطانیہ میں تبلیغی اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں 'اس کے ساتھ ساتھ آپ نے برطانیہ کے مسلمانوں اور ان کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے اور ان کے روزمرہ مسائل کے حوالے سے دینی رہنمائی کرنے کے لئے ایسی انتہائی قابل ذکر تالیفی اور اشاعتی خدمات انجام دی ہیں جنہیں کسی طور پر بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی 10 دسمبر 1950ء کو آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کے شہر ڈڈیال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ڈڈیال ہائی سکول میں حاصل کی۔ آپ کے والدین کو بزرگان دین اور دین سے بے پناہ لگاؤ تھا اور ان ہی کی نگرانی میں مولانا حنیف رضا صاحب نے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ آپ مفتی اعظم آزاد کشمیر' حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم صاحبؒ کی خدمت میں رہے۔ مولانا مفتی حنیف رضا صاحب نے اپنے تعارف کے دوران فرمایا کہ انہوں نے دارالعلوم اشاعت القرآن میرپور سے ادیب عالم 'مولوی فاضل اور منشی فاضل کیا اور درس نظامی کی تکمیل کی۔ آپ مفتی عبدالحکیم

Marfat.com



صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی 1980ء میں جرمنی میں حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی
اور صوفی محمد یونس صاحب اویسی کے ہمراہ

صاحب" سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ مفتی صاحب کے بارے میں آپ کا فرمانا ہے کہ "مفتی اعظم آزاد کشمیر علامہ مفتی محمد عبدالحکیم صاحب" کی شخصیت اس قدر جامع کمالات تھی کہ آپ کے فکری و نظری محاسن کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آپ ایک ایسے خانوادے کے رکن رکین تھے جنہوں نے پاکستان اور آزاد کشمیر میں روحانیت کے نور کو پھیلایا۔ آپ مذہبا" حنفی اور مشربا" نقشبندی مجددی تھے۔ آپ عالم تھے، حافظ تھے، فاضل تھے قائد سیاست تھے، مجاہد ملت تھے، پیر طریقت تھے۔ آپ کا گھرانہ طریقت و شریعت کا آستانہ تھا، معرفت کا خزانہ تھا اور آپ خود ایک کامل ولی، سراپا سوز و گداز اور مرد فقیر تھے جن کی زندگی عشق مصطفیٰ اور اسوہ حسنہ کا نمونہ تھی۔ آج آزاد کشمیر اور پاکستان کا ذرہ ذرہ اسی تلاش میں ہے کہ مفتی عبدالحکیم صاحب" جیسی کوئی شخصیت پیدا ہو۔ مفتی صاحب نے تمام تر تعلیم اپنے والد گرامی شہباز طریقت، واقف رموز حقیقت، عارف باللہ حضرت پیر محمد عبداللہ لدڑوی میرپوری سے حاصل کی جبکہ حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب نے اپنے دادا جان حضرت پیر میاں محمد عظیم صاحب سے اور پھر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے تعلیم حاصل کی تھی۔ انہوں نے واپسی پر کشمیر کے شہر میرپور میں انگریز سامراج کے دور میں مدرسہ اشاعت القرآن کی بنیاد رکھی اور ایک عالی شان مسجد بنوائی جس میں دینی تعلیم کا سلسلہ شروع فرمایا۔ میں نے بھی اس ادارہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔"

مولانا محمد حنیف رضا صاحب نے مزید فرمایا "فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں 1967ء میں اپنے برادر مکرم صاحبزادہ مفتی محمد ظہور احمد صاحب کے بلانے پر انگلینڈ آیا اور ایک سال تک ان کی خدمت میں رہا۔ وہ ایک عالم دین بھی تھے اور شعلہ بیان مقرر بھی۔ اللہ پاک نے انہیں انتہائی سوز و گداز سے پر آواز عطا فرمائی تھی۔ وہ انتہائی محبت، عقیدت اور سوز کے ساتھ نعت پڑھتے تھے۔ مجھے نعت کا ذوق انہی سے

Marfat.com

ورشہ میں ملا۔ بعد ازاں میں نے 1971ء میں ہائی و یکمب میں جامع مسجد جوبلی روڈ کی بنیاد رکھی۔ وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو 1974ء تک جاری رہا۔ اس وقت وہاں گنتی کے چند علماء کرام موجود تھے۔ یہ چیز ریکارڈ پر ہے کہ میں نے جتنا عرصہ بھی مسجد میں پڑھایا' رضائے الٰہی کی خاطر فی سبیل اللہ پڑھایا۔ اس کی کوئی اجرت نہیں لی۔"

حضرت زندہ پیر صاحبؒ گھمکول شریف سے اپنی بیعت کے بارے میں مولانا مفتی حنیف رضا صاحب نے فرمایا" 1974ء میں میں پاکستان گیا تو ایک مرشد کامل کی تلاش شروع کی' مختلف آستانوں پر حاضری دی مگر کہیں دل نہ لگا' آخر کار والد گرامی سے اجازت لے کر اپنے بڑے بھائی محمد رفیق نقشبندی کو ساتھ لے کر دربار عالیہ نقشبندیہ گھمکول شریف حاضر ہوا اور مدعا بیان کیا' قبلہ عالم حضرت زندہ پیر صاحبؒ نے بیعت فرمایا اور میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں شامل ہو گیا"۔

مولانا محمد حنیف رضا صاحب 1975ء میں مفتی عبدالحکیم صاحب کے ارشاد پر بریڈ فورڈ آگئے اور جمعیت تبلیغ الاسلام برنٹ پلیس بریڈ فورڈ 5 میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ 1980ء میں مدرسہ غوثیہ ساول ٹاؤن ڈیوزبری کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصہ وہاں دین کی خدمت کی پھر جامع مسجد ہیکمنڈ وائیک میں تدریس و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ اسی دران آپ کی ملاقات بریڈ فورڈ کے مشہور و معروف شاعر موج فرازی سے ہوئی چنانچہ مولانا صاحب نے ان سے اپنی نعتیہ شاعری میں اصلاح لی۔ صاحبزادہ مولانا حنیف رضا صاحب نے دینی خدمات کیلئے یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کیا ہے جن میں ہالینڈ' جرمنی' فرانس' بلجیئم' ترکی اور ڈنمارک شامل ہیں۔ مولانا صاحب مختلف دینی موضوعات پر قریباً" نصف درجن کتابیں لکھ چکے ہیں اور ان دنوں مدرسہ اشاعت القرآن بریڈ فورڈ کے پلیٹ فارم سے دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ یہ ادارہ 19 جیسمنڈ ایونیو' بریڈ فورڈ 9 میں واقع ہے اور اس میں 50 سے زائد بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا مفتی حنیف رضا صاحب برطانیہ کے علاوہ مدرسہ اشاعت القرآن میرپور میں تدریس اور خطاب جمعہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں جبکہ آپ نے ڈڈیال اور رٹہ میں بھی خطابت اور امامت کے فرائض انجام دئے ہیں۔ مولانا حنیف رضا صاحب کشمیر فریڈم موومنٹ کے یارکشائر کے آرگنائزر ہیں اور تحریک آزادی کشمیر کے سلسلے میں بھی گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

گفتگو کے دوران صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب نے فرمایا "میں نے بریڈ فورڈ میں دین اسلام کی خدمت کے لئے خود کو وقف کیا ہوا ہے۔ دین اسلام کی جو روشنی مجھے اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے اسے پھیلانے کی حتی المقدور کوشش کر رہا ہوں۔ برطانیہ کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور روزمرہ زندگی میں ان کے مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل بتانے کے لئے ایک دارالافتاء کونسل قائم کی گئی ہے جس کا نام میں نے اپنے بزرگوں کے نام پر مفتی محمد عبدالحکیم انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی دارالافتاء کونسل بریڈ فورڈ یو کے رکھا ہے جس میں میراث' نکاح' تنسیخ نکاح' طلاق اور خلع جیسے اہم اور مشکل مسائل میں دینی اور فقہی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ اس کونسل کے قیام کی وجہ سے لوگوں کے کافی

Marfat.com



صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب اور علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب کے صاحبزادے مفتی ظہور احمد صاحب

مسائل حل ہوتے ہیں۔ اس کونسل میں علماء کرام کی موجودگی میں مسلمانوں کے پیش کردہ مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے جسے لوگ خوشی سے تسلیم کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ یارک شائر میں اس کونسل کے قیام سے مسلمانوں کو بڑا حوصلہ ملا ہے کہ یہاں رہتے ہوئے بھی ان کے شرعی مسائل دینی احکامات کے مطابق حل ہو سکتے ہیں۔"

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا محمد حنیف رضا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے عام مسلمانوں کی رہنمائی اور نئی نسل میں دین سے رغبت پیدا کرنے کے لئے جو کتابیں مرتب اور شائع کی ہیں ان میں نورانی وعظ، کامیابی کی راہ، فضائل درد شریف، ضیائے مدینہ، الصلوۃ الحنفیہ (اردو اور انگلش)، ضیائے حرمین شریفین یعنی حج و عمرہ کے فضائل (اردو اور انگلش)، مقالات ضیاء، اقراء القرآن، سوانح حیات مفتی اعظم آزاد کشمیر مفتی محمد عبدالحکیم صاحبؒ، قاعدہ یسرنا القرآن (اردو اور انگلش)، اور جہاد کشمیر اور ہمارے حکمران شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا محمد حنیف رضا صاحب کے زیر نگرانی اور مفتی محمد عبدالحکیم انسٹی ٹیوٹ میرپور آزاد کشمیر کے زیر سرپرستی جو کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں فتاویٰ حکیمیہ مرتب کردہ مولانا عمر حیات الحسینی (دو جلدیں)، مشعل ہدایت (مفتی عبدالحکیم صاحبؒ کی تقاریر مرتب کردہ مفتی ظہور احمد صاحب)، خطوط عبدیہ (مفتی محمد عبدالحکیم صاحبؒ کے مرتب کردہ ان کے والد بزرگوار حضرت پیر محمد عبداللہ لدڑویؒ کے خطوط)، مرشد کامل (مفتی محمد عبدالحکیم صاحبؒ کے بارے میں مفتی ظہور احمد صاحب کی مرتب کردہ کتاب) اور ضیاء اسلام (مؤلفہ مفتی ظہور احمد صاحب) شامل ہیں۔

Marfat.com



مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی علامہ محمد افضل سعیدی صاحب کے ساتھ ایک نشست کے دوران نعت پیش کر رہے ہیں

مولانا محمد حنیف رضا صاحب نے فرمایا کہ یہ تمام کتب مدرسہ اشاعت القرآن ' 19 جیسمنڈ ایونیو ' بریڈ فورڈ 9 سے دستیاب ہیں۔

برطانیہ میں علماء اہلسنّت کی خدمات اور مسلمانوں کی نوجوان نسل میں دین سے لگاؤ پیدا کرنے کی کوششوں کے حوالے سے مولانا مفتی حنیف رضا صاحب نے فرمایا کہ ابتدا میں جو علماء کرام یہاں تشریف لائے انہوں نے بڑی محنت اور لگن سے کام کیا لیکن اب افسوس کی بات یہ ہے کہ علماء اہل سنت میں کئی گروپ بن گئے ہیں جو ایک دوسرے سے معاندانہ رویہ رکھتے ہیں جبکہ پہلے پورے برطانیہ میں ایک ہی جماعت اہل سنت تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اہل سنت کا ایک متفقہ نصاب مرتب کیا جائے اور علماء اہل سنت باہمی اختلافات کو دور کر کے پھر سے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں تاکہ وہ مسلک اہل سنت کا صحیح طریقے سے تحفظ کر سکیں۔ مولانا حنیف رضا صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ اس وقت یہاں علامہ اقبال کے اس شعر کی تفسیر نظر آتی ہے۔

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک
نہ زندگی ' نہ محبت ' نہ معرفت نہ نگاہ

مولانا صاحب نے فرمایا کہ "انسانی نظام حیات کا دارومدار جسم اور روح پر مشتمل ہے۔ جسم کی بودو باش حقیقی باپ کے وسیلہ سے عمل میں آتی ہے۔ لیکن جو روح کو تسکین کا سامان مہیا کرے وہ روحانی باپ یعنی استاد ہوتا ہے۔ امام غزالی کا فلسفہ حقیقت ' بایزید بسطامی کی عظمت ' سعدی شیرازی کی ہر دلعزیز شخصیت '

Marfat.com



حضرت مولانا مفتی محمد عبدالحکیم صاحب



لورپول کے مشاعرہ میں نعت پیش کر رہے ہیں

علامہ اقبال کی فکری کیفیت اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے علم کی وسعت جیسے ہ کمالات و مراتب کسی فرد کو وراثت میں نہیں ملے بلکہ یہ استاد کے فیضان کا اعجاز ہے اسی لئے دین فطرت نے استاد کو بہت اہمیت دی ہے مگر افسوس کہ آج یہاں استاد و شاگرد کا مقدس رشتہ پامال نظر آتا ہے۔ اساتذہ میں نہ وہ شفقت رہی اور نہ شاگرد میں وہ عقیدت۔ اس کی وجہ ناقص تربیت اور زمانے کے بدلے ہوئے حالات ہیں۔ آج ہمیں برطانیہ میں کوالیفائیڈ استاد میسر نہیں ہیں۔ ملت کے نوخیز جوانوں کی تربیت ہر عہد کا سلگتا ہوا تقاضا ہے۔ خاص طور پر جب نوجوان ایسے ماحول میں پرورش پا رہے ہوں جہاں دن کے اجالے ہوں یا رات کے اندھیرے، خلوتیں ہوں یا جلوتیں، شیطانیت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دعوت نظارہ دے رہی ہو تو ایسے حالات میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پختہ اور ٹھوس منصوبہ بندی نہ ہو تو یہ کام محال ہو جاتا ہے۔"

مولانا مفتی حنیف رضا صاحب نے مزید فرمایا" کہ موجودہ صورت حال کے لئے ہم محض اپنے نوجوانوں یا ان کے والدین کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے، اس کی بڑی حد تک ذمہ داری ہمارے علماء کرام اور پیران عظام پر عائد ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر مساجد و مدارس میں ناظرہ قرآن کریم پڑھانے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ بچے نہ تو قرآن حکیم کے مفاہیم سے آشنا ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کا تلفظ درست ہوتا ہے۔ اس صورت حال کو درست کرنے کیلئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ برطانیہ کی ہر مسجد میں نصاب کے تحت تعلیم دی جائے اور یہ نصاب بچوں کے ذہن اور زبان کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا جائے۔ ایسے استاد اور علماء مہیا کئے جائیں جو یہاں کے بچوں کی زبان یعنی انگریزی پر عبور رکھتے ہوں۔ جدید تعلیمی نظام کے مطابق دینی مدارس قائم کئے جائیں اور وہاں سالانہ امتحانات کا نظام رائج کیا جائے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگر ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظام ان نازک معاملات پر مناسب توجہ دیں اور کوئی متفقہ لائحہ عمل مرتب کر کے پیش قدمی کریں تو یہاں کے مسلمان جو ہر حال میں ان کا ساتھ دیتے رہے ہیں، پہلے سے بڑھ چڑھ کر ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اگر ہم نے اپنی توانائیاں تعلیمی نصاب مرتب کرنے پر صرف کر

Marfat.com



صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے ہمراہ

دیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارے نوجوان مدارس سے عالم دین بن کر نکلیں گے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا حنیف رضا صاحب نے فرمایا کہ جب تک مساجد کی انتظامی کمیٹیوں میں تعلیم یافتہ اور دیندار لوگ نہیں آئیں گے اس وقت تک مساجد کا ماحول خوشگوار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے فرمایا کہ جن کمیٹیوں میں ان پڑھ یا سیاسی قسم کے لوگ آگئے ہیں وہاں مختلف مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری طرف برادری ازم کی لعنت نے بھی مساجد کو اکھاڑہ بنایا ہوا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ ان تمام حالات کے باوجود برطانیہ میں دین اسلام کے فروغ کے لئے کام جاری ہے۔ اب تک 25 ہزار سے زیادہ غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں اور مزید ہو رہے ہیں لیکن ان لوگوں نے ہم مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام قبول نہیں کیا بلکہ ان میں یہ انقلاب اللہ کے حکم اور سیرت رسولؐ کے مطالعہ سے پیدا ہوا ہے۔ مولانا حنیف رضا صاحب نے فرمایا کہ بہرحال یہاں اللہ کے کچھ ایسے نیک بندے بھی ہیں جو دین کی شمع کو جلائے ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے روحانیت کی کرنیں پھیل رہی ہیں۔ خدا کرے کہ مولانا عبدالمالک صاحب لقمانوی، مفتی عبدالرسول صاحب منصور اور صوفی باصفا صوفی محمد عبداللہ خان صاحب جیسے مزید لوگ برطانیہ آئیں تو دین کو اور بھی تقویت حاصل ہوگی۔ پھر بھی برطانیہ میں موجود بے شمار مساجد اور اسلامی مراکز ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظام کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں اور اس سلسلے میں برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں خاص طور پر عام ورکروں کی مالی معاونت، خدمات اور قربانیوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

پیر کرامت حسین نقشبندی



پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی خلوص و محبت ' سادگی و سچائی اور جلال و جمال کا ایک انمول اور بے مثل مرقع ہیں -ان کی شخصیت اور ان کی گفتگو پہلی ہی ملاقات میں انسان کا دل موہ لیتی ہے -دکھاوا یا بناوٹ نام کی کوئی چیز انہیں چھو کر نہیں گزری ' جب بات کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ہر لفظ میں ان کا دل بول رہا ہے - اظہار خیال کے دوران کسی مصلحت کو قریب نہیں آنے دیتے - آپ بلاشبہ ایک صاحب دل ' صاحب نظر ' خادم خلق خدا ' فدائے دین مصطفےٰ اور بندہ مقبول رب العلی ہیں - آپ کی زندگی خدمت سے عبارت ہے ' خواہ اپنے مرشد کی خدمت ہو یا اللہ کی مخلوق کی - آج بھی آپ کا ایک ایک لمحہ خدمت خلق اور خدمت دین کے لئے وقف ہے -

پیر کرامت حسین صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ آپ موضع ڈنہ تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں 14 اپریل 1953ء کو پیدا ہوئے - آپ کا شجرہ پیر شاہ جمال سے ملتا ہے آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی میاں اللہ دتا ہے جو کچھ عرصہ قبل وفات پا چکے ہیں - حضرت پیر صاحب نے فرمایا ' میرے والد محترم کا روحانی تعلق سرکار موہڑہ شریف حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صاحبؒ سے تھا ' ان کو سرکار موہڑویؒ سے بے مثال عشق تھا جو مجھے ورثہ میں ملا اور جب پیر محمد زاہد خان صاحب اور سلطان العارفین پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی سے ملنے کے بعد اس میں میری روحانی عقیدت اور ان کی جانب سے عطا کی گئی خلافت بھی شامل ہو گئی تو یہ تعلق ابد تک کے لئے اٹوٹ ہو گیا - پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ پیر آفتاب

Marfat.com

احمد قاسمی صاحب سے میری پہلی ملاقات 1976ء میں ہوئی تھی - وہ برمنگھم کے دورہ کے موقع پر نقشبندیہ ٹرسٹ' ولو کریسنٹ روڈ میں جلوہ افروز تھے - پھر ایک روز انہوں نے میرے غریب خانہ کو شرف بخشا' ایک روح پرور محفل کا انعقاد ہوا' بہت سے نوجوانوں نے ان کے سامنے توبہ کی اور ان سے بیعت کی - بعدازاں 1980ء میں پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے مجھے خلافت سے نوازا اور سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی - 1982ء میں میں نے موہڑہ شریف میں حاضری دی - جب میں دربار میں پہنچا تو شام ہو رہی تھی - صحن میں داخل ہوا تو دیکھا کہ پیر زاہد خان صاحب دربار کا دروازہ بند فرما رہے تھے ' میں رک گیا ' انہوں نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ بیٹا اس وقت کیسے آئے ہو- میں نے پیر آفتاب قاسمی صاحب کے حوالے سے اپنا تعارف کرایا اور عرض کیا کہ میں انگلینڈ واپس جا رہا ہوں اور حضرت کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں - فرمانے لگے ' بچے ہم تجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں ' تجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں - پھر انہوں نے بہت پیار سے فرمایا میں انگلینڈ میں ہر دم تیرے ساتھ ہوں گا ' کسی بات سے نہ گھبرانا ' وقت تجھے تسلیم کرائے گا - پیر آفتاب نے تجھے خلافت دی ہے ' جو تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا ' اس کی میری ہاتھ پر بیعت ہوگی - جو تیرا مرید ہو گا وہ میرا مرید ہو گا- پیر کرامت صاحب نے فرمایا کہ حضرت پیر زاہد خان صاحبؒ نے مجھ سے جو فرمایا تھا کہ "انگلینڈ میں ہر دم تیرے ساتھ ہوں گا" وہ حرف بحرف درست تھا اس لئے کہ میں یہاں جب کبھی بھی کسی مشکل میں آیا یا مجھے کوئی الجھن درپیش ہوئی ' پیر زاہد خان صاحبؒ میرے خواب میں تشریف لائے اور میری رہنمائی فرمائی - ایسا ہی ایک واقعہ دہراتے ہوئے پیر کرامت صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1975ء میں برٹش پاسپورٹ بنوایا تھا جو ہر دس سال بعد رینیو کرانا ہوتا ہے لیکن میں نے اسے نہ رینیو کروایا اور نہ ہی نیا بنوایا ' وہ اسی طرح پڑا رہا- اگست 2000ء میں میری اہلیہ کی وفات سے ایک ہفتہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا اجتماع ہے اور میں وہاں لنگر تقسیم کر رہا ہوں ' جب دو ایک افراد رہ جاتے ہیں تو میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ پیر زاہد خان صاحب آئے ہیں ' میں ان سے مل کر آتا ہوں - میں ان کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے دیکھ کر مسکراتے ہیں اور مصافحہ کرنے کے بعد مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے ہیں ' پھر فرماتے ہیں ' بیٹا آج تم نے بہت کام کیا ہے ' تھک گئے ہو گے - ساتھ ہی فرمایا کہ تمہارا پاسپورٹ کہاں ہے ؟ میں نے فوراً" انہیں اپنا پاسپورٹ الماری سے نکال کر دکھایا تو فرمانے لگے کہ اس کو ختم ہوئے تو مدت گزر چکی ہے ' فوراً" اپنا نیا پاسپورٹ بنوالو میں نے عرض کی ' حضور کوئی خاص بات ہے ؟ فرمایا ' کیا وجہ بتانا ضروری ہے - میں نے معذرت کی کہ حضور گستاخی کی معافی چاہتا ہوں- دوسرے ہی روز صبح میں نے نئے پاسپورٹ کے لئے درخواست جمع کرادی - جس رات اچانک میری اہلیہ سوتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گئیں ' اسی صبح مجھے نیا پاسپورٹ مل گیا اور میں فوری طور پر ان کا جسد خاکی لے کر پاکستان روانہ ہو گیا - اگر ایک ہفتہ قبل میں نے پیر صاحب کی رہنمائی پر نئے پاسپورٹ کے لئے کارروائی نہ کی ہوتی تو عین وقت پر مجھے شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ جب تک پیر زاہد خان صاحب اور پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی اس دنیا میں رہے ' میرا

Marfat.com



برمنگھم میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی، حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب آف چورہ شریف کے ساتھ

ان سے رابطہ رہا اور میں ان سے فیض حاصل کرتا رہا - ان کے بعد 1983ء میں پیر اولیاء بادشاہ صاحب بھی جب یہاں تشریف لائے تو میرے غریب خانہ پر رونق افروز ہوئے - پیر زاہد خان صاحب کے پوتے اورنگ زیب بادشاہ صاحب اور پیر جہاں زیب بادشاہ صاحب بھی میرے یہاں تشریف لائے اور محافل ذکر میں شرکت فرمائی - پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی کے دوسرے صاحبزادے ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب مجھ پر خصوصی شفقت اور عنایت فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے تحریری طور پر سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت بیعت کی توثیق فرمائی ہے اور تحریری سند دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پیر کرامت حسین ہمارے دادا جان حضرت پیر محمد زاہد خان صاحب کے خلیفہ ہیں، جو ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ ہمارے دادا جان کی بیعت ہوگی - اس تحریر پر ڈاکٹر فضیل عیاض قاسمی صاحب کے دستخط کے ساتھ ساتھ بطور تصدیق برطانیہ میں مقیم حضرت پیر زاہد خان صاحب کے سجادہ نشین پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی کے دستخط بھی موجود ہیں -

پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ مشہور و معروف صاحب کرامت بزرگ خاتون مائی طوطی صاحبہ جنکا مزار کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں مرجع خلائق ہے، ان کی والدہ کی سگی نانی کی حقیقی ہمشیرہ تھیں - پیر صاحب نے فرمایا کہ مائی طوطی صاحبہ کی بڑی کرامات مشہور ہیں، پورے پاکستان اور کشمیر میں نہ صرف لوگ ان کو جانتے ہیں بلکہ ان کے ہزاروں، لاکھوں عقیدت مند موجود ہیں - آزاد کشمیر میں مائی طوطی کی درگاہ دمڑی والی سرکار اور دوسری بڑی درگاہوں کی طرح مشہور ہے - ان کے مزار پر عقیدت مندوں کی آمدورفت کا سلسلہ ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے - پیر صاحب نے فرمایا کہ مائی طوطی صاحبہ تحصیل نتھیال میں حضرت سائیں کملا بادشاہ کی مرید تھیں اور جب ان کو فقیری سے نوازا گیا تو وہ وہاں سے ہجرت

Marfat.com

کر کے ہمارے علاقہ میں آنے لگیں تو راستہ میں ایک بزرگ جو ننگے فقیر تھے' ان کو وہاں سے گزرنے نہیں دیتے تھے -وہ بار بار وہاں سے گزرنے کی کوشش کرتیں لیکن وہ بزرگ ان کو روک دیتے اور آخر کار انہوں نے فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی تمہیں اس طرف سے گزرنے سے روک رہا ہے تو تم بار بار اس طرف سے کیوں گزر رہی ہو' تمہیں کوئی اور راستہ نہیں ملتا - اس پر مائی طوطی صاحبہ نے اپنا راستہ بدل لیا اور جنگلوں میں سے ہوتی ہوئی کھوئی رٹہ پہنچیں اور وہاں سے سیڑی کے قریب بنڈلی کے مقام پر ایک ویرانے میں ڈیرہ لگایا - مائی صاحبہ تمام عمر وہیں رہیں' وہیں ان کا وصال ہوا اور وہیں ان کا مزار مبارک ہے -

پیر صاحب نے فرمایا کہ مائی طوطی کو اس راستہ سے گزرنے سے روکنے والے بزرگ مشہور صوفی اور درویش حضرت سائیں فیضا بادشاہ تھے - ان کا اصل نام محمد فیض تھا لیکن چونکہ وہ مستانے تھے اس لئے لوگ انہیں عقیدت اور پیار سے سائیں فیضا بادشاہ کہتے تھے - وہ بھی بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے اور ان کی بہت سی کرامات تاریخ کا حصہ ہیں - کہا جاتا ہے کہ راجہ ہری سنگھ بھی ان کی دعا سے پیدا ہوا تھا -اس کی ماں جو مہارانی تھی' بیٹے کی دعا کرانے کے لئے حضرت سائیں فیض بادشاہ کے پاس آئی تو آپ نے اسے برا بھلا کہا اور کہا کہ تم کافر ہو' میرے قریب مت آنا - یہ سن کر مہارانی مزید منت سماجت کرنے لگی تو آپ نے فرمایا' جا میری نظروں سے دور ہو جا' تیرے ہاں ایک کافر پیدا ہو گا' اس کا نام ہری سنگھ رکھنا- وہ واپس آ گئی' بعد میں اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور راجہ کی طرف سے حضرت سائیں فیضا بادشاہ کو نذر نیاز پیش کی جانے لگی - پیر کرامت حسین صاحب نے حضرت سائیں فیضا بادشاہ کی مزید کرامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سردی کے موسم میں مسلسل تین تین چار چار ماہ دریا میں کھڑے رہتے تھے اور جب گرمی آتی تھی تو بہت بڑی آگ لگا کر اس میں داخل ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے آرام مل رہا ہے - میرے تایا صاحب نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور انہیں ایک بار خود اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر آگ سے باہر نکالا تھا - پیر کرامت صاحب نے مزید فرمایا کہ ایک بار سائیں فیضا بادشاہ مائی طوطی صاحبہ کے دربار میں پہنچ گئے تو مائی صاحبہ نے جو عام طور پر لباس سے بے پروا رہتی تھیں' کسی خادمہ سے چادر لے کر خود کو اس میں لپیٹ لیا اور اس طرح جھک کر بیٹھ گئیں جس طرح دلہن بیٹھتی ہے - نصف گھنٹہ بعد آپ نے پھر چادر اتار دی' جو عقیدت مند خواتین وہاں موجود تھیں انہوں نے کہا مائی صاحبہ یہ تو بہت خوشی کی بات تھی کہ آپ نے چادر اوڑھ لی تھی لیکن اب آپ نے چادر کیوں اتار دی- مائی صاحبہ فرمانے لگیں کہ کوئی مرد یہاں آیا تھا اس لئے میں نے چادر ڈھانپ لی تھی اور جب وہ چلا گیا تو میں نے چادر اتار دی- دربار کے خادمین نے عرض کیا کہ مائی صاحبہ بیشک ہم آپ کے بیٹوں کی طرح ہیں لیکن بہرحال ہم بھی مرد ہیں' ہم یہاں روز آتے جاتے ہیں لیکن آپ کبھی چادر نہیں اوڑھتیں- مائی صاحبہ نے فرمایا کہ بیشک تم مرد ہو لیکن مرد خدا نہیں ہو' یہاں کوئی مرد خدا آیا تھا اس لئے میں نے چادر ڈھانپ لی تھی- پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ جب مائی صاحبہ کا وصال ہوا اور ان کو سپرد خاک کیا گیا تو ان کی قبر شق ہو جاتی تھی- جب

Marfat.com



پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی بر منگھم میں موہڑہ شریف کے عرس کے موقع پر صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی اور خلیفہ صوفی محمد یسلین صاحب زاہدی کے ہمراہ

تیسری بار ایسا ہوا تو کسی شخص نے یہ کہہ دیا کہ ہم مائی صاحبہ کو جس مقام پر سمجھتے تھے وہ شاید اس مقام پر نہیں - رات کو مائی صاحبہ اس کے خواب میں آئیں اور انہوں نے کہا کہ یہ تو قیامت کے روز پتہ چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے البتہ قبر شق ہونے کی وجہ میں تمہیں بتاتی ہوں' ہوتا یہ ہے کہ میری سانس بند ہو جاتی ہے اس لئے قبر شق ہو جاتی ہے 'اگر میری قبر میں تھوڑی سی کھڑکی رکھ دو تو پھر ایسا نہیں ہو گا- پیر کرامت صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ واقعہ بچپن سے سنا تھا' جب میں جوان ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں واقعی پوری جگہ بند نہیں کی گئی تھی- میں چونکہ ان کے گھر کا ایک چراغ تھا اور آخر کار وہ میری بزرگ تھیں اس لئے فرط عقیدت سے میں نے سوراخ کے قریب ہو کر دیکھا تو ایک عجیب خوشبو آئی 'میں خود میں کھو کر رہ گیا اور بے اختیار میرے آنسو بہہ نکلے-

پیر کرامت حسین صاحب نے اپنے روحانی پس منظر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ کوٹلی میں ایک جگہ باالدمام ہے جہاں ایک ولی اللہ تھے جو سائیں مشکل صاحب کے نام سے مشہور تھے اور ننگے فقیر تھے -ایک روز وہ ہمارے علاقہ میں ایک خاتون شاہ بیگم کے گھر میں چلے گئے اور ان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ - ہم کشمیری لوگ مکئی کی روٹی 'مکھن اور چٹنی کو بہت پسند کرتے ہیں 'ان خاتون نے بھی روٹی پر تازہ مکھن اور چٹنی رکھ کر سائیں مشکل صاحب کو پیش کی - جب انہوں نے کھانا شروع کیا تو روٹی کو دیکھ کر کہنے لگے 'مشکل ہے !اور یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئے اور ہمارے گھر آگئے اور میری والدہ سے کہا کہ مجھے کھانا دو - میری والدہ نے انہیں کڑھی کے ساتھ تازہ روٹیاں بنا کر دیں ' انہوں نے دو روٹیاں کھائیں اور چلتے وقت میری والدہ سے کہا کہ تم سات بیٹوں کی ماں بنو گی لیکن ان میں سے دو جلد دنیا

Marfat.com

سے چلے جائیں گے اور باقی پانچوں کے ساتھ تم لمبی عمر گزاروگی ' مگر یہ یاد رکھنا کہ ان پانچوں میں سے ایک میرا ہو گا ' جو دنیا میں میرا نام روشن کرے گا - پیر صاحب نے فرمایا کہ سائیں مشکل بادشاہ کی یہ بات درست ثابت ہوئی - پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ میں بچپن میں ایک بار ندی کے کنارے بکریاں چرا رہا تھا ' قریب ہی سائیں فیضا بادشاہ کی چلہ کرنے کی جگہ تھی ' میں اس جگہ ظہر کی نماز پڑھنے لگا ' اسی دوران وہاں ایک عورت آئی اور اس نے مٹی کا ایک بڑا سا ڈھیلہ اٹھا کر میری کمر پر مارا ' میں اس وقت بچہ تھا ' چوٹ لگنے سے رو پڑا لیکن میں نے صبر کیا اور اپنے گھر میں بھی کسی کو یہ بات نہیں بتائی - کافی عرصہ بعد اس عورت کا بیٹا یہاں آکسفورڈ میں چلر کے مقام پر ایک سمینٹ فیکٹری میں کام کرتا تھا ' ایک روز حادثتاً" سیمنٹ کی بہت سی بوریاں اس کی کمر پر گریں اور وہ ان میں دب کر مر گیا - گو کہ میں قطعی یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسی کوئی بات ہو ' نہ ہی میرے دل میں اس خاتون کے خلاف کوئی انتقامی جذبہ تھا لیکن اس خاتون نے بلاوجہ مجھے مارا تھا جبکہ اس وقت میں بالکل معصوم تھا تو شاید اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ بات پسند نہیں آئی - پیر صاحب نے فرمایا کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے اس کے بندوں سے محبت کرے ' ان کی عزت کرے ' مشکل وقت میں صبر کرے اور کسی کی چاپلوسی نہ کرے تو وہ انشاء اللہ اس دنیا میں سرخرو ہو گا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی اس کو اچھا مقام دے گا -

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ ان کے والد گرامی ایک انٹرنیشنل شپنگ کمپنی سے وابستہ تھے اور انہوں نے بحری جہاز میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے پوری دنیا کا سفر کیا تھا - 1962ء میں وہ انگلینڈ پہنچ کر ملازمت سے سبکدوش ہو گئے تھے اور انہوں نے یہیں سکونت اختیار کر لی تھیں - پیر صاحب نے فرمایا کہ والد گرامی نے 1966ء میں مجھے بھی انگلینڈ بلا لیا - میری عمر اس وقت بہت کم تھی اور میں سکول میں پڑھتا تھا - یہاں آکر ہی میں نے مولانا غلام رسول صاحب سے قرآن مجید پڑھا اور دینی تعلیم حاصل کی - ساتھ ہی انگریزی تعلیم کے لئے سکول میں داخلہ لیا - سکول سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ٹیکنیکل کالج میں داخلہ لے لیا لیکن کسی نے میرے والد صاحب سے کہہ دیا کہ کرامت نے جس کالج میں داخلہ لیا ہے وہاں لڑکے لڑکیاں ساتھ پڑھتے ہیں ' اپنے لڑکے پر ذرا کڑی نظر رکھنا - میرے والد صاحب گھبرا گئے اور انہوں نے مجھے کالج جانے سے منع کر دیا - پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ ان دنوں یہاں عام رجحان یہ تھا کہ کام ' کام اور بس کام ' چنانچہ میں نے بھی کام شروع کر دیا -

پیر صاحب نے فرمایا کہ جب میں انگلستان آیا تو یہاں کا مادرپدر آزاد ماحول دیکھ کر بہت پریشان ہوا لیکن میں نے باہر کی زندگی کی طرف کبھی توجہ ہی نہیں دی - اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خصوصی کرم رہا اور درویشوں اور بزرگوں کی نظر رہی جس کی وجہ سے میں یہاں کے معاشرہ کی ہر برائی سے محفوظ رہا - میں نے خود کو اپنی تعلیم ' اپنے والد گرامی کی خدمت اور اپنے گھر تک محفوظ کر رکھا تھا - صبح کو سکول جاتا تھا اور شام کو گھر واپس آکر اپنے والد کے لئے کھانا تیار کرتا تھا اور ان کی دیگر ضروریات کی دیکھ

Marfat.com



پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی اپنے پرانے رفیق کار احمد افتخار صاحب کے ساتھ

بھال کرتا تھا - پیر صاحب نے کہا کہ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں آنے سے اب تک خدا کے فضل و کرم سے میں کسی برائی میں ملوث نہیں ہوا۔

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب سے اپنی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ 1967ء میں اپنے والد گرامی کے ساتھ میری پیر صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی - میں دستار فضلیت کی تقریب میں شریک ہوا - قبلہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب نے اردو میں خطاب فرمایا' میں ان کی گفتگو سے بے حد متاثر ہوا - کچھ عرصہ کے بعد میرے والد گرامی مجھے اپنے ساتھ پاکستان لے گئے وہاں کم عمری ہی میں میری شادی کر دی گئی - تاہم دو سال بعد میں انگلینڈ واپس آگیا - 1974ء میں میں نے قبلہ پیر صاحب سے گزارش کی کہ میں ان سے بیعت ہونا چاہتا ہوں - ایک روز جب وہ لوگوں کو بیعت کر رہے تھے تو میں بھی قطار میں شامل ہو گیا - جب میرا نمبر آیا تو انہوں نے مجھے پیچھے کر دیا' میں پھر قطار میں شامل ہو کر آگے آیا' انہوں نے مجھے پھر پیچھے کر دیا - اس طرح تین بار ہوا' پیر صاحب نے مجھ سے فرمایا' تم کیوں بار بار سامنے آجاتے ہوئے' لوگوں کو بیعت ہونے دو - میں نے ان سے عرض کیا کہ میں بھی بیعت ہونا چاہتا ہوں - انہوں نے فرمایا کہ تمہاری بیعت میرے والد صاحب کے ہاتھ پر ہے - پیر کرامت صاحب نے مزید فرمایا کہ میں جامعہ محی الاسلام صدیقیہ' آسٹن برمنگھم میں پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا' وہ میرے ساتھ انتہائی پیار اور محبت کرتے تھے - ایک بار کسی نے ادارہ کا تالہ توڑ دیا تو میں نے عرض کیا کہ حضرت جامعہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری مجھے دیں' اس پر پیر صاحب نے خوشی کا اظہار فرمایا اور مجھے اپنی چادر مبارک دی (جواب تک میرے پاس محفوظ ہے) اور اجازت سے بھی نوازا - کئی سال تک گھر بار چھوڑ کر میں نے اپنی زندگی ادارہ کی خدمت' مہمانوں کی دیکھ بھال اور خاطر تواضع کے لئے

Marfat.com

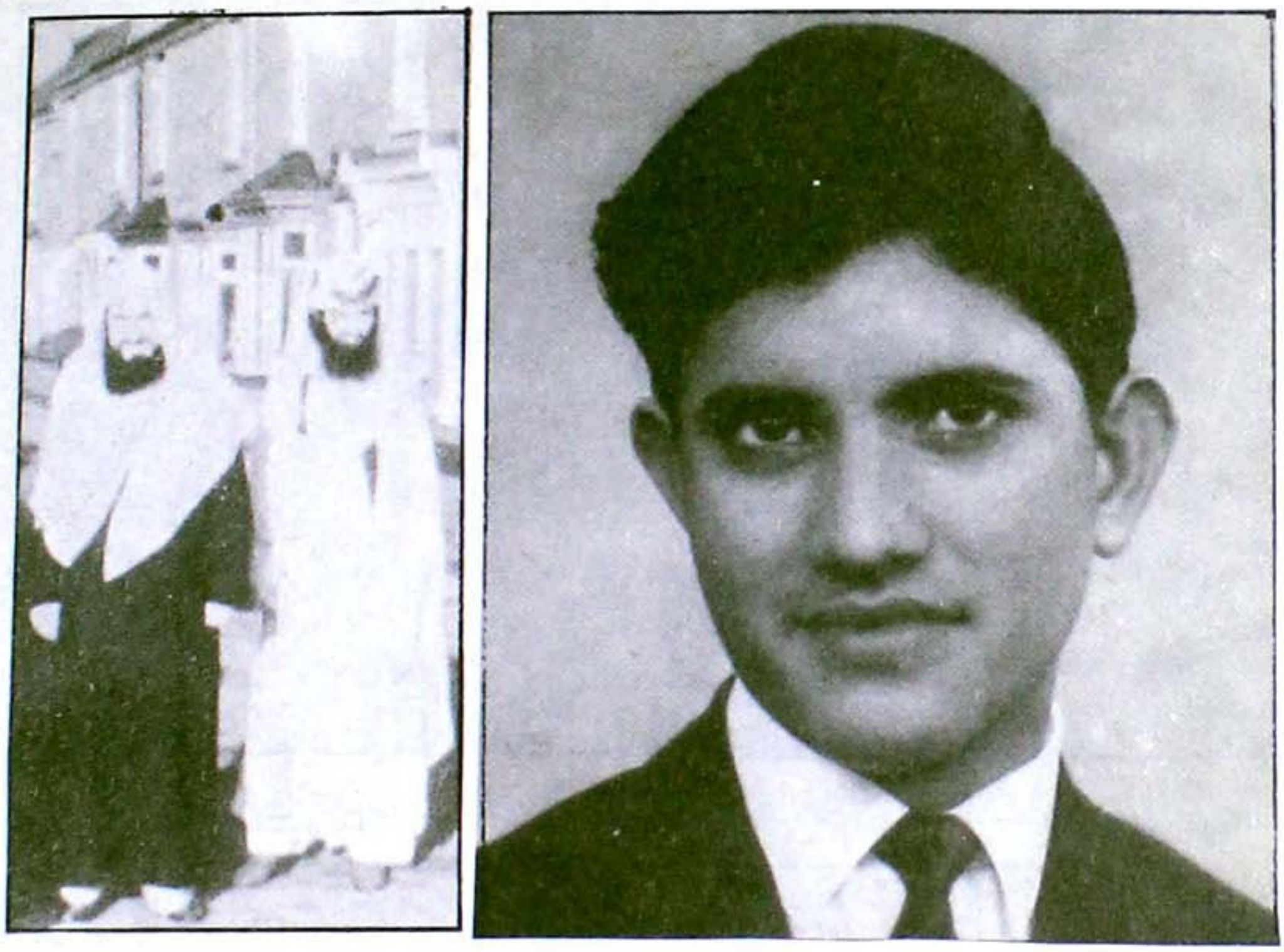

(دائیں جانب) پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی کی برطانیہ آنے کے دو سال بعد کی تصویر جب وہ اسکول میں زیر تعلیم تھے اور (بائیں جانب) وہ پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی کے ساتھ ویسٹ براموچ میں

وقف رکھی - نیریاں شریف کے حوالے سے بھی میں نے حتی الوسع خدمت انجام دی - اس زمانے میں میرے عزیز دوست اور بھائی افتخار صاحب اور ان کی اہلیہ حافظہ قاریہ کبریٰ افتخار بھی وہیں ہوتے تھے - انہوں نے بھی ادارہ کی بہت خدمت کی - بہن کبریٰ افتخار وہاں بچیوں کو دینی تعلیم دیتی تھیں اور لڑکیوں و خواتین کے شعبہ کی تمام تر ذمہ داری سنبھالتی تھیں - پیر کرامت صاحب نے کہا کہ میں نے وہاں جو بھی خدمات انجام دیں وہ کسی بھی لالچ کے بغیر' فی سبیل اللہ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انجام دیں - قبلہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب بھی مجھ پر بہت شفقت فرماتے تھے -

پیر کرامت صاحب نے فرمایا کہ میں بچپن ہی سے تنہائی کے عالم میں ویرانوں اور رات کے اندھیروں میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کرنے کا عادی ہوں اور یہ بات قدرتی طور پر میری فطرت میں شامل ہے' اس کے لئے مجھے کسی نے آمادہ نہیں کیا یا ترغیب نہیں دی بلکہ بزرگوں کی دعا کی وجہ سے یہ چیز میری فطرت میں شامل ہو گئی - انگلینڈ آنے سے قبل آزاد کشمیر میں' حالانکہ میرا بچپن تھا' اکثر میں سائیں فیض بادشاہ کی چلہ گاہ میں جا کر عبادت کرتا تھا' اکثر و بیشتر مائی طوطی کے مزار پر چلا جاتا اور وہاں گھنٹوں بیٹھا رہتا - جن دونوں میں جامعہ محی الاسلام صدیقیہ آسٹن برمنگھم سے وابستہ تھا تو اکثر میں تمام رات جاگتا اور پیر آفتاب صاحب قاسمی اور پیر علاؤ الدین صاحب کے بتائے ہوئے وظائف پڑھتا - اس دوران میں کبھی گھنٹہ آدھا گھنٹہ کے لئے بیٹھے بیٹھے غنودگی کے عالم میں چلا جاتا - ایک دو بار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت پیر

Marfat.com



پیر محمد زاہد خان صاحب



پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی

علاؤ الدین صدیقی صاحب نے مجھے کمبل اوڑھایا - جب میں بیدار ہوتا تھا تو میں مصلے پر ہوتا تھا - پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ قدرت کی طرف سے مجھے یہ انعام عطا ہوا ہے کہ مجھ پر سردی اثر نہیں کرتی - میں برفباری کے دوران بھی باہر نکلتا ہوں اور اس موسم میں بھی یخ پانی سے غسل کرتا ہوں-

پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی نے جو اب برمنگھم کے نزدیک ایک قصبہ لائی کراس میں اپنے آستانہ پر تشریف فرما ہوتے ہیں ' ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اب پچھلے کئی برس سے میں نے خود کو پریشان حال اور مسائل کا شکار لوگوں کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے - انہوں نے فرمایا کہ مختلف مسائل کے حل اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے تعویذ لکھنے کے سلسلے میں پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی اور ان کے والد بزرگوار حضرت پیر زاہد خان صاحب نے ان کی تربیت فرمائی تھی اور پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب نے بھی اس سلسلے میں انہیں اجازت سے نوازتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی - پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے آستانہ پر محافل ذکر اور دینی و روحانی تقریبات منعقد کرتے ہیں جن میں نہ صرف ان کے مریدین و معتقدین اور سائلین بلکہ مختلف مکاتب فکر کے لوگ شرکت کرتے ہیں - پیر صاحب نے فرمایا کہ میرے جتنے بھی مریدین اور متوسلین ہیں ان میں مختلف مکاتب فکر کے لوگ شامل ہیں اور وہ بہت تحقیق اور کرامات جاننے کے بعد مرید ہوئے ہیں - جو لوگ تعویذوں اور دعاؤں پر یقین نہیں رکھتے ' وہ بھی جب کسی کے کہنے پر نیم دلی اور خاموشی کے ساتھ میرے پاس آئے اور ان پر جب اللہ نے کرم کیا اور ان کی مرادیں پوری ہوئیں تو ان کے خیالات بدل گئے-

انٹرویو کے دوران موجود پیر کرامت حسین صاحب کے ایک معتقد نے اس سلسلے میں کئی واقعات

Marfat.com



برمنگھم میں میلاد النبیؐ کے جلوس کے موقع پر پیر کرامت حسین صاحب نقشبندی حضرت شیخ محمود رشید صاحب، حضرت پیر سید منور حسین صاحب جماعتی اور دیگر علماء و مشائخ کے ساتھ

بیان کئے - انہوں نے بتایا کہ برمنگھم میں ایک خاتون کی شادی کو گیارہ بارہ برس گزر چکے تھے اور اس کے یہاں اولاد نہیں ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کا شوہر اسے طلاق دینے پر تلا ہوا تھا - اس خاتون کے خاندان والوں کو کسی نے پیر صاحب سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا - وہ لوگ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیر صاحب نے فرمایا کہ اس کے شوہر کو لایا جائے' وہ آنے پر رضامند نہ تھا لیکن اس کے اہل خاندان اس پر زور دے کر اسے پیر صاحب کے پاس لائے - پیر صاحب نے اسے تعویذ دئے اور انہیں پانی میں گھول کر گیارہ روز تک پینے کے لئے کہا' ساتھ ہی پابندی سے نماز ادا کرنے اور فجر و عشاء کے بعد سورہ یٰسین کا ورد کرنے کی تلقین کی - اس کے ٹھیک گیارہ ماہ کے بعد اس خاتون کے ہاں بیٹا پیدا ہوا - ایک اور واقعہ سناتے ہوئے ان صاحب نے کہا کہ پیر صاحب کے ایک قریبی تعلق دار شکیل صاحب ہیں' ان کے ایک دوست جن کے آٹھ نو بچے تھے' اپنی اہلیہ اور بچوں کو چھوڑ کر ایک انگریز عورت کے ساتھ چلے گئے تھے - ان کی اہلیہ نے شکیل صاحب کو صورت حال بتائی تو شکیل صاحب نے اس خاتون کو پیر صاحب کے پاس بھیجا' پیر صاحب نے تعویذ دیا اور نماز کے بعد پڑھنے کے لئے وظیفہ بتایا - ڈیڑھ ہفتہ بعد ان کا شوہر گھر واپس آگیا اور اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے کئے پر بہت نادم ہوں اور خدا کے واسطے مجھے معاف کر دو - اب کافی عرصہ سے وہ صاحب اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ پیار محبت سے رہ رہے ہیں - اسی طرح برمنگھم کے علاقہ آلم راک میں رہنے والے ایک شخص نے پیر صاحب کو بتایا کہ اس کا داماد اس کی بیٹی کو طلاق دے رہا ہے - پیر صاحب نے اس کو تعویذ دیا اور کہا کہ اسے اپنی بیٹی کو پہنائے رکھو - چند ہی روز بعد اس شخص نے پیر صاحب کو آکر بتایا کہ اس کا داماد راہ راست پر آگیا ہے اور اس نے اپنے رویہ پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ بہتر طرز عمل کی یقین دہانی کرائی ہے - برمنگھم ہی کے ایک شخص نے

Marfat.com

اپنی بیوی کو دھمکی دی کہ دو بیٹیاں ہو چکی ہیں 'اب اگر تیسری بھی بیٹی ہی ہوئی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا - وہ خاتون پیر صاحب کی اہلیہ کے پاس آئی اور کہا کہ یہاں میرا کوئی ہمدرد نہیں ہے - پیر صاحب نے اس کو تعویذ دیا اور خصوصی طور پر دعا بھی کی اور کہا کہ مطمئن ہو کر گھر جاؤ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو - اللہ تعالیٰ نے اس کو بیٹا دیا - جب بیٹا پیدا ہوا تو اس خاتون نے اپنے شوہر کو یہ بات بتائی - یہ بات سن کر وہ پیر صاحب کے پاس حاضر ہوا اور ان سے بیعت کرلی -

سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کے حوالے سے خود پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک انتہائی قریبی دوست شبیر حسین شاہ ہیں جو کراچی میں رہتے ہیں 'ان کی صاحب زادی کچھ عرصہ قبل یہاں انگلینڈ میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہی تھی - شبیر حسین شاہ صاحب نواز شریف کے بھی بہت بڑے چاہنے والے ہیں' وہ جب بھی انگلینڈ آتے ہیں تو میرے پاس ضرور تشریف لاتے ہیں - چند سال قبل مجھ سے ملنے آئے تو پہلے کہا کہ میری بیٹی کے لئے دعا کر دیں پھر کہا کہ الیکشن آنے والے ہیں 'نواز شریف اور ان کی پارٹی کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کر دیں 'جب وہ وزیراعظم بن جائیں گے تو میں انہیں یہاں آپ کے پاس لے آؤں گا - میں نے شبیر حسین شاہ صاحب کے کہنے پر میاں نواز شریف کے لئے نہ صرف خصوصی دعائیں کیں بلکہ اوراد و وظائف بھی کئے - میاں نواز شریف کے وزیراعظم بننے کے بعد جب شبیر حسین شاہ صاحب میرے پاس آئے تو میں نے ان سے کہا کہ اب اپنا وعدہ پورا کریں 'میاں صاحب وزیراعظم بن گئے ہیں 'ان کو میرے آستانہ پر لے کر آئیں - شبیر صاحب کہنے لگے 'وعدہ تو میں نے آپ سے ضرور کیا تھا لیکن میاں صاحب اس قدر مصروف ہیں کہ ان کا آپ کے پاس آنا بہت مشکل ہے -

پیر صاحب نے فرمایا کہ 12 اکتوبر سے کوئی ایک ماہ قبل مجھے میاں صاحب کے ایک بہت قریبی آدمی ملے تو میں نے ان سے کہا کہ میاں صاحب سے کہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ صدقہ اور خیرات کریں - ان صاحب نے کہا کہ پیر صاحب ان کے ہاں تو روز بکرے ذبح ہوتے ہیں 'میں نے کہا کہ وہ تو ان کے اپنے لئے ذبح ہوتے ہیں میں ان غربا اور مساکین کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے کبھی گوشت نہیں کھایا بلکہ جنہیں پیٹ بھر کر سوکھی روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی - وہ صاحب کہنے لگے کہ آخر بات کیا ہے 'میں نے ان سے کہا کہ مجھے میاں صاحب کی حکومت خطرے میں دکھائی دے رہی ہے وہ ہنسنے لگے اور بولے 'پیر صاحب آپ بہت سیدھے سادھے انسان ہیں 'آپ کو علم نہیں کہ میاں نواز شریف اس وقت کتنے بڑے لیڈر بن چکے ہیں 'ارکان اسمبلی کی کتنی بڑی اکثریت اور دیگر بڑے بڑے لوگ ان کے ساتھ ہیں - میں نے ان سے کہا کہ جب کوئی بات آسمانوں سے آتی ہے تو سارے بڑے بڑے لوگ دھرے رہ جاتے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو صورت حال تھی اس کی روشنی میں کوئی عام آدمی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک ماہ بعد ہی میاں صاحب کہیں سے کہیں پہنچ جائیں گے - میں نے ان کے دوست کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی کہ میاں صاحب صدقہ خیرات کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں تو

Marfat.com

شاید اللہ تعالیٰ ان پر آنے والا کڑا وقت ٹال دیں' لیکن ان صاحب نے میری بات کو سنجیدگی سے لینے کی کوشش ہی نہیں کی- کچھ عرصہ بعد میں پاکستان گیا' میں واہ کینٹ میں تھا کہ ایک روز شام کو معلوم ہوا کہ میاں صاحب کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور وہ گرفتار ہو گئے ہیں- جن دنوں ان کے مقدمہ کا فیصلہ ہونے والا تھا تو وہی صاحب میرے پاس دوبارہ آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ دعا کریں کہ میاں صاحب پھانسی کی سزا سے بچ جائیں' میری خود بھی یہی دلی خواہش تھی کہ میاں صاحب کو کوئی کڑی سزا نہ ہو اس لئے میں نے اللہ کے حضور گڑگڑا کر ان کے لئے دعائیں کیں- اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص مہربانی فرمائی کہ وہ نہ صرف پھانسی سے بچ گئے بلکہ انہیں قید سے بھی رہائی مل گئی' یقیناً" ان کے لئے بہت سے لوگوں نے دعائیں کی ہوں گی لیکن ان میں میری خصوصی دعائیں بھی شامل رہیں-

پیر کرامت حسین صاحب نے نام لئے بغیر بتایا کہ برطانیہ کے ایک بہت بڑے عالم ہیں' کئی سال پہلے کی بات ہے کہ ایک روز فرمانے لگے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرتا ہوں لیکن کبھی کبھی میری اہلیہ کہہ جاتی ہیں کہ ہماری کئی بیٹیاں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی بیٹا بھی دے دیتا تو اس کا ہم پر اور بھی کرم ہوتا- یہ سن کر میرا دل اور میری آنکھیں بھر آئیں' میں نے ان سے کہا آپ فکر مند نہ ہوں اللہ تعالیٰ آپکو دو بیٹے عطا فرمائے گا- کچھ عرصہ بعد ان کے ہاں یکے بعد دیگرے دو بیٹے پیدا ہوئے - بیٹوں کی پیدائش کا مجھے علم نہیں تھا' خود انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کی دعا سے میرے ہاں دو بیٹے ہو چکے ہیں-

ایک سوال کے جواب میں پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ جو علماء اور مشائخ حضرات یہاں تشریف لائے انہوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق یہاں کے مسلمانوں کو دین سے وابستہ رکھنے کی کوشش کی لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے نہ صرف افسوس ہوتا ہے بلکہ شرمندگی محسوس ہوتی ہے اور میں خود کو بھی اس حوالے سے مجرم گردانتا ہوں کہ ان کو جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کیا- یہ دیکھ کر تو انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ہم گروپوں میں بٹے ہوئے ہیں جس میں غیر مسلموں کو نہ صرف ہنسنے کا موقع ملتا ہے بلکہ ان کی نظروں میں اسلام کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے- جہاں تک نوجوانوں اور بچوں کو دین سے قریب رکھنے کا تعلق ہے تو اس حوالے سے بھی میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلے میں نہ تو علماء کرام ہی اپنی ذمہ داری پورے طور پر ادا کر سکے ہیں اور نہ والدین- اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان اور آزاد کشمیر سے آنے والے علماء نے یہاں اس سلسلے میں اپنی سی کوششیں کی ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہاں کے بچوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے انہیں صحیح طور پر دینی تعلیم دینا بھی تو ضروری ہے - اب جس کی جتنی استعداد ہے وہ اس کے مطابق ہی آگے تعلیم دے سکتا ہے - ایک سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں اکثر و بیشتر علماء کو پوری طرح انگریزی نہیں آتی- "یس نو" کر لینا تو اور بات ہے لیکن بچوں کو انگریزی میں دینی تعلیم دینے اور دینی معاملات سمجھانے کے لئے انگلش میں اچھی خاصی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے - اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ یہاں انگلینڈ میں بہت بڑی تعداد میں مساجد قائم کر لی گئی ہیں لیکن ان میں سے اکثر مساجد میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے - افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت کم مساجد

Marfat.com

میں کسی باقاعدہ نصاب کے مطابق دینی تعلیم دی جاتی ہے' پیر صاحب نے مزید کہا کہ میں اس سلسلے میں بہت دن سے اور بہت سنجیدگی سے غور کر رہا ہوں کہ مسلمان بچوں خصوصاً" بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے کوئی معیاری درس گاہ قائم کر سکوں۔ اس سلسلے میں مجھے کئی دوستوں نے اپنے بھرپور تعاون کی پیشکش کی ہے تاہم میں اس سلسلے میں غور و فکر کر رہا ہوں اور جیسے ہی کسی مناسب جگہ اور وسائل کا انتظام ہوا میں ایک معیاری دینی مدرسہ کے قیام کے لئے پیش رفت شروع کر دوں گا۔ اس لئے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور حشر کے روز ہم سے ضرور پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی قوم کے بچوں کو دین کی راہ پر چلانے کے لئے کیا کوشش کی۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ یہاں برطانیہ میں مساجد اور مدارس کی انتظامی کمیٹیوں میں تعلیم یافتہ' مخلص اور دیانتدار افراد کو شامل کرنا چاہئے جو ذات برادری کے امتیاز کے بغیر علماء کی تقرری اور مسجد کے دیگر انتظامی معاملات کو صرف رضائے الٰہی کی غرض سے چلائیں۔ بچوں کی تربیت اور انہیں دین سے قریب رکھنے کے سلسلے میں والدین پر بھی اہم اور بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ میں ذاتی طور پر اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں یقیناً" اپنے بچوں کو دینی تعلیمات اور بنیادی عقائد کے بارے میں پوری طرح آگاہ کرنا چاہئے لیکن نفرت آمیز اور اشتعال انگیز وعظ و خطابات سے گریز کرنا چاہئے۔ اسلام ہمیں باہمی اخوت و محبت کا درس دیتا ہے اس لئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے غیر مسلموں کو ہم پر ہنسنے یا تنقید کرنے کا موقع ملے۔

پیر صاحب نے فرمایا کہ یہاں آغاز رمضان اور عیدین کے موقع پر رویت ہلال کے حوالے سے بھی جس اختلاف رائے بلکہ ضد کا مظاہرہ کیا جاتا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ ہمارے بچوں کا تمسخر اڑتا ہے۔ پختہ ذہن اور عمر کے لوگ تو اس چیز کو برداشت کر لیتے ہیں لیکن ناپختہ ذہن اور عمر کے بچوں میں اس وجہ سے نہ صرف دین کے خلاف جذبات بیدار ہو جاتے ہیں بلکہ وہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے معاشرہ میں احساس کمتری کا شکار بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ جب انہیں سکولوں میں ان کے ساتھی یہ کہتے ہیں کہ تمہارا کیسا مذہب ہے کہ تمہارے کچھ ساتھیوں نے کل عید کی چھٹی کی تھی اور تم آج کر رہے ہو' تم لوگ اپنا سب سے بڑا خوشی کا تہوار بھی ایک روز نہیں منا سکتے۔ یہ صورت حال بہت خراب ہوتی جا رہی ہے اور اس سے قبل کہ پانی سر سے اونچا ہو جائے' تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کو چاہئے کہ وہ ذاتی انا کو ایک طرف رکھ کر اس سلسلے میں کوئی ایک فارمولا وضع کر لیں اور پھر سب اس پر سختی سے کاربند رہیں۔

اپنے والدین اور اہل خانہ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کی فرمانبرداری کو تمام زندگی ہر بات پر مقدم رکھا۔ میرے والد گرامی نے مجھے بچپن میں اخلاقیات کی جو بنیادی باتیں سمجھائی تھیں' انہیں میں نے اپنا وطیرہ بنا لیا تھا اور آج بھی ان پر عمل پیرا ہوں۔ انہوں نے مجھے سکھایا تھا کہ جب بھی کسی بڑے سے مصافحہ کرو تو دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرو اور لحاظ و مروت اور خوش دلی و مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب دیکھو' اگر کوئی وہ بے وقت یا رات

Marfat.com

گئے تمہارے پاس آئے تو یہ نہ سوچو کہ بے وقت آیا ہے بلکہ یہ سوچو کہ یقیناً" اسے کوئی مجبوری ہے - پیر صاحب نے فرمایا کہ میرے والد گرامی 23 مارچ 1983ء کو اور والدہ محترمہ 1984ء میں پاکستان میں انتقال فرما گئے تھے -

پیر صاحب نے فرمایا کہ انگلینڈ میں چند سال قیام کے بعد ان کے والد صاحب انہیں پاکستان لے کر گئے اور وہاں کم عمری ہی میں ان کی شادی کر دی گئی - پیر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان میں میں روزانہ شام کو اپنے تایا جان کے پاس بیٹھتا تھا - فروری 1973ء میں ایک روز میں ان کے پاس بیٹھا تھا تو انہوں نے اچانک مجھ سے کہا کہ کل میں تمہارا نکاح اپنی پوتی کے ساتھ کر رہا ہوں - میری کیا مجال تھی کہ میں تایا جان کے سامنے کچھ بولتا - شادی کے ایک سال کے بعد میں واپس انگلینڈ آگیا جبکہ میری اہلیہ 1986ء میں یہاں آئیں - وہ انتہائی وفا دار اور خدمت گزار خاتون تھیں انہوں نے تمام زندگی ہر قدم پر میرا ساتھ دیا اور جامعہ محی الاسلام صدیقیہ آسٹن برمنگھم سے طویل وابستگی کے دوران گھر سے میری غیر حاضری کو کشادہ دلی اور صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا - رضائے الٰہی کہ وہ اگست 2000ء میں انتقال کر گئیں - میرے چار بیٹے اور تین بیٹاں ہیں -

پیر کرامت حسین صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے علاوہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں بھی ان کے مریدین بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں - وہ جب بھی پاکستان جاتے ہیں تو مختلف علاقوں کے دورے کرتے ہیں ' محافل ذکر اور دیگر دینی تقریبات میں شرکت کرتے ہیں اور اپنے مریدین و معتقدین کی رہنمائی فرماتے ہیں - پیر کرامت حسین صاحب نے پاکستان سے اپنے دو مریدین کے خط بھی دکھائے جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ ان کے مریدین ان سے کس قدر عقیدت و محبت رکھتے ہیں ان میں پہلا خط آپ کے ایک ارادتمند جن کا تعلق اسلام آباد پولیس سے ہے اور جو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اسلام آباد کے حفاظتی دستے میں شامل ہیں ' نے تحریر کیا تھا اور اس میں پیر صاحب سے بیٹے کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی تھی - دوسرا خط صوفی راجہ امیر کیانی صاحب کشمیر سٹریٹ نواب آباد ' واہ کینٹ تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی پاکستان نے لکھا تھا - پیر کرامت حسین صاحب نے گفتگو کے آخر میں فرمایا کہ انگلینڈ ' پاکستان اور آزاد کشمیر میں ان کے باقاعدہ مریدین کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے جبکہ ان کے علاوہ بھی بے شمار معتقدین اور محبین موجود ہیں جن کا تعلق تمام مکاتب فکر سے ہے -

Marfat.com

الحاج خلیفہ صوفی عبدالرحیم دلشاد نوشاہی قادری



الحاج خلیفہ صوفی عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی قادری ایک گوناگوں صفات کی حامل شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دین و مسلک سے عبارت ہے۔ آپ ان حضرات میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں جو برطانیہ میں تبلیغ و ترویج اسلام کی خدمت کے شعبہ میں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی قیادت میں دن رات جدوجہد میں مصروف رہے اور جنہوں نے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ صوفی صاحب ایک ایسے باعلم و باعمل مبلغ اور معلم ہیں جنہوں نے نہ صرف ابتدائی ایام میں برطانیہ میں مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز کیا بلکہ

Marfat.com

خود کو اور اپنے لواحقین و متعلقین کو بھی ایک عملی نمونہ بنا کر پیش کیا۔ صوفی صاحب ایک انتہائی مخلص، خدا ترس اور حلیم و شفیق طبیعت کے مالک ہیں، آپ کی خلیق، ملنسار اور نورانی شخصیت سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ آپ نے انٹرویو کے دوران اپنی جدوجہد اور سفر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔

الحاج خلیفہ عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی قادری نے فرمایا کہ میں 10 اگست 1927ء کو تحصیل گوجر خان کے ایک گاؤں پیم نوشاہیہ میں حوالدار الف دین نوشاہی کے گھر پیدا ہوا، قبلہ والد صاحب فوج میں حوالدار رہ کر پنشن یافتہ تھے۔ آپ دو تین پشتوں سے سلسلہ عالیہ نوشاہی قادری سے وابستہ چلے آرہے تھے، آپ کا شمار اپنے علاقہ کے معززین میں سے تھا اور آپ صوفیانہ قدروں میں بھی ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ میرا اور کوئی بھائی نہ تھا، قبلہ والد صاحب چاہتے تھے کہ میرا بیٹا دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کرے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے پانچ سال کی عمر میں مڈل سکول بھینز کسوال میں داخل کرا دیا، جہاں سے میں نے مڈل تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ہائی سکول اور کالج کی تعلیم کے لئے گوجر خان کے علاوہ نزدیک اور کوئی جگہ نہ تھی لیکن کم سن ہونے کی وجہ سے قبلہ والد صاحب نے مجھے وہاں نہیں بھیجا۔ ہمارے قریبی گاؤں پنڈوڑی میاں صاحب میں دینی تعلیم کا اعلیٰ انتظام تھا اور دور دراز علاقوں کے بچے یہاں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے جن کے طعام و قیام کا بندوبست بھی ادارے کے ذمہ ہوتا تھا، یہاں کے ایک مستند عالم دین حضرت مولانا عبدالحکیمؒ صاحب کے ساتھ والد صاحب کے اچھے دوستانہ تعلقات تھے چنانچہ والد صاحب نے ان سے درخواست کی کہ میں اپنے بیٹے کو آپ کی نگرانی میں یہاں تعلیم کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں، انہوں نے بصد خوشی اس درخواست کو قبول فرمالیا اور میں نے اپنی دینی تعلیم شروع کردی۔ میں ابھی ناظرہ قرآن، فارسی کی ابتدائی کتب کریما، نام حق اور اردو میں عقائد و فقہ کے اسباق پڑھ رہا تھا کہ قبلہ والد صاحب بیمار ہو گئے اور دو تین ماہ کی بیماری کے بعد 1942ء میں اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میرے لئے تعلیم کا جاری رکھنا محال تھا، چونکہ میرے سوا گھر میں کوئی اور ایسا فرد نہیں تھا جو گھر کے افراد کا مددگار اور سہارا ہوتا لہٰذا میں نے اپنی تعلیم کو مجبوراً خیرباد کہہ دیا۔ 1944ء میں میری شادی ہو گئی، میں ملازمت کے سلسلہ میں راولپنڈی آگیا جہاں ہمارے گاؤں کے کچھ افراد چکالہ اور اٹل آئل کمپنی مورگاہ میں ملازمت کرتے تھے، چند دنوں بعد مجھے نوکری مل گئی، نوکری کرنے کے ساتھ مجھے دینی تعلیم حاصل کرنے کا بھی شوق تھا، نماز جمعہ پڑھنے کے لئے میں مرکزی جامع حنفیہ مسجد سید پوری روڈ آتا تھا۔ راولپنڈی کے مایہ ناز خطیب اور شعلہ بیان مقرر حضرت علامہ الشاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری میرٹھی اس مسجد میں امام و خطیب تھے جن کا درس و تدریس اور وعظ و خطاب اپنی مثال آپ تھا۔ میں حضرت علامہ کے پاس درس و تدریس کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا، وعظ و خطاب کی مجالس میں بھی ضرور شرکت کرتا۔ حضرت شاہ صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت علامہ مولانا قاضی اسرار الحقؒ صاحب (مری روڈ والے) درس و تدریس سرانجام دیا کرتے تھے،

Marfat.com



الحاج عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی اپنے صاحبزادے اشفاق احمد کی ڈگری کے حصول کے موقعہ پر قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ساتھ بریڈفورڈ یونیورسٹی میں

لہٰذا میں نے حضرت علامہ الشاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری کے علاوہ قاضی اسرارالحق صاحب سے بھی علوم دین کا استفادہ کیا۔ ہمارے آباؤ اجداد دو تین پشتوں سے سلسلہ نوشاہی قادری سے وابستہ تھے مگر میں نے اس وقت تک کسی نوشاہی بزرگ سے بیعت نہیں کی تھی لیکن نوشاہی سلسلہ کے بزرگ حضرت پیر فقیر محمد صاحب اور پیر محمد افضل شاہ صاحب ٹھل شریف جن سے میرے محترم والد صاحب بیعت تھے اور جو متاثرین منگلا ڈیم کے ساتھ نقل مکانی کر کے نوشہ پور شریف دینہ کے قریب آباد ہوئے 'مجھ پر بڑی شفقت و محبت اور میری روحانی رہنمائی فرماتے تھے۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے حاجی عبدالرحیم صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ میرے نسبتی بھائی غلام حسین بھٹی اور ہم زلف بھی ڈربی میں رہائش پذیر تھے 'غلام حسین نے انگلینڈ بلانے کے لئے مجھے کراچی آنے کو کہا 'تو میں راولپنڈی سے کراچی آیا اور اپنا پاسپورٹ بنوا کر یکم نومبر 1957ء بروز اتوار انگلینڈ آگیا۔ میں پہلے برمنگھم آیا پھر ایک ہفتہ کے بعد غلام حسین مجھے ڈربی لے آئے۔ ان دنوں برطانیہ کا موسم آج کل کے موسم سے بالکل مختلف تھا۔ اکتوبر سے سردی 'برف باری 'دھند و غبار شروع ہو جاتے تھے 'سورج اور اس کی کرنیں ہفتوں تک نظر نہ آتی تھیں۔ آج کل علمائے کرام کے درمیان برطانیہ میں رویت ہلال بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے 'کوئی کہتا ہے کہ آج چاند کی پہلی تاریخ ہے کیونکہ سعودیہ میں چاند دیکھ لیا گیا ہے 'کوئی کہتا ہے کہ سعودیہ والے چاند کو نہیں دیکھتے بلکہ وہ تقویم ام القریٰ کے حساب پر عمل کرتے ہیں لہٰذا آبزرویٹری کے حساب سے آج نہیں کل چاند کی پہلی تاریخ ہو گی۔ اس طرح یہاں ہر مسلمان گھر میں

Marfat.com

اگر باپ روزہ سے ہے تو بیٹا عید کر رہا ہوتا ہے' اگر بیٹا روزہ شروع کر چکا ہوتا ہے تو باپ ابھی شعبان کے آخری عشرہ کی 29/30 تاریخ کا حساب کر رہا ہوتا ہے' اس لئے مسلمان بڑی بے چینی اور پریشانی کا شکار ہیں مگر 58-1957ء میں برطانیہ میں چاند دیکھنے کا کوئی جھگڑا نہیں تھا' علماء کے متفقہ اعلان پر ایک دن آغاز رمضان اور ایک ہی دن عید ہوتی تھی۔ بہرکیف ڈربی آکر دو تین ماہ کے بعد مجھے ایک فیکٹری میں کام مل گیا' برطانیہ میں آئے ہوئے تارکین وطن اتنے زیادہ نہ تھے' ڈربی میں بھی بہت کم تھے۔ نماز' روزہ اور اسلامی روایات کی پاسداری شاذ و نادر ہی کوئی مسلمان کرتا تھا۔ نیا ماحول' نئی سوسائٹی' نئی زبان اور نئے دستور و روایات جہاں ہوں ان میں گم ہو جانا ایک لازمی امر ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور حضور رحمت عالمؐ کی نظر شفقت' والدین کی صحبت' اساتذہ اور پیرو مرشد کی تعلیمات کے باعث میں اس فرنگی ماحول کی رنگینیوں میں سے بچ نکلا' مجھے ڈربی میں اپنی طبیعت کے مطابق دینی ذہن رکھنے والے چند مسلمان مل گئے جن کو میں نے اپنا ہمنوا بنالیا اور وہ مجھ سے مل کر خوشی محسوس کرنے لگے' ان میں حاجی ماسٹر محمود صاحب' حاجی اختر محمودؒ صاحب' حاجی محمد اسماعیل' اور حاجی محمد بشیر کے علاوہ دیگر افراد بھی تھے۔ 1958ء میں میرے ساتھ رہنے والے ایک ساتھی کے ذریعے ایک صاحب قلم سے جو نیو کاسل میں رہتے تھے' خط و کتابت کا رابطہ ہو گیا' ان کے خطوط پنجابی پوٹھواری اشعار میں آتے' جن کا جواب مجھے بھی اسی انداز میں دینا ضروری ہوتا' گو شعر و شاعری سے مجھے دور کا بھی واسطہ نہ تھا مگر پھر بھی میں نے خطوں کا جواب کسی نہ کسی انداز میں دینا شروع کر دیا۔ پاکستان میں لوگ مجھے صوفی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے تھے' یہاں آیا تو یہاں بھی ہر کوئی اسی لقب سے یاد کرنے لگا' حتیٰ کہ میرے اصل نام سے کوئی واقف تک نہ تھا۔ میرے قلمی دوست کو شاید صوفی نام سے چڑ تھی' وہ صوفیوں کے خلاف سوالیہ اشعار لکھنے لگے جو مجھے ناگوار گزرتے' مگر میں قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے ان کا جواب دیتا' اس دینی مطالعہ سے میری دینی معلومات میں کافی اضافہ اور شاعری میں مہارت ہوتی گئی' ان ساتھی نے ایک خط میں لکھا کہ تمہارے سلسلہ نوشاہی کے ایک بزرگ برطانیہ' بریڈ فورڈ آئے ہوئے ہیں' کیا تمہاری ان سے واقفیت ہے اور یہ ان کا پتہ بھی حاضر ہے۔ یہ پتہ حضرت قبلہ پیر طریقت' رہبر شریعت' محسن اہلسنّت پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب کا تھا' جو میرے لئے خزینہ علم و حکمت اور روحانیت کا مینار ثابت ہوا۔

حاجی عبدالرحیم صاحب نے مزید فرمایا کہ پتہ ملتے ہی میں نے قبلہ پیر صاحب کو اپنی ارادت کا خط لکھ کر اپنا پورا تعارف کرایا اور قبلہ پیر صاحب سے میرا خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہو گیا' کچھ دنوں کے بعد میں نے خود پیر صاحب کی خدمت میں بریڈ فورڈ حاضری دی' حضرت سے مل کر مجھے قلبی راحت و سکون حاصل ہوا' اور مذہبی تشنگی بھی بجھنے لگی۔ پیر صاحب کے کلام میں بڑی شائستگی اور روحانیت پائی جاتی تھی وہ اپنے ہر ملنے والے سے عمل و حکمت سے گفتگو فرماتے' ان دنوں آپ رات کو فیکٹری میں کام کرتے اور دن میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ اس وقت پیر صاحب کے ساتھ مخلص ساتھیوں کی کثیر تعداد میں حاجی محمد بوستان القادری بھی شامل تھے۔ پیر صاحب نے جمعیت تبلیغ الاسلام نام کی ایک تنظیم بھی قائم

Marfat.com



الحاج عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی 1993ء میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد غلام حسین بھٹی صاحب کے ساتھ

کرلی تھی جبکہ اس وقت برطانیہ بھر میں اہلسنت و الجماعت کی کوئی تنظیم نہ تھی۔ جس شہر میں بھی کوئی مذہبی ادارہ ہوتا وہاں عوام کی اکثریت اہلسنت کی ہوتی اور امام و مذہبی پیشوا کسی دوسرے مسلک و عقیدہ کا ہوتا۔ ان حالات کے پیش نظر قبلہ پیر صاحب نے اپنے مخلص ساتھیوں کو ساتھ لے کر بریڈ فورڈ سے باہر دوسرے شہروں میں اہلسنت و الجماعت کی آواز پہنچانے کے لئے تبلیغی اجلاس کر کے تحریر و تقریر کے ذریعے سنی عوام کو "بیدار کرنا شروع کر دیا' میں بھی ان تبلیغی جلسوں میں شامل ہو کر علمائے اہلسنت کے وعظ و خطابات سن کر اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتا' مسجد کی کمیٹی میں شامل ہونے پر میں نے ڈربی میں جو دینی تبلیغی اجلاس قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب کی رہنمائی میں کرایا اس میں حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب (نیریاں شریف)' جناب مولانا محمد عجائب صاحب (والسل) اور حاجی راجہ محمد عارف صاحب (بریڈ فورڈ) نے خطاب فرمایا' ہماری مسجد میں اہلسنت و الجماعت کی کوئی کتاب نہ تھی' جس کے پیش نظر پیر صاحب قبلہ نے مجھے بریڈ فورڈ بلا کر ایک لائبریری کی صورت میں مسلک کی کتابوں کا ذخیرہ عنایت فرما کر حکم دیا کہ ان کتابوں کو خود بھی پڑھو اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی پڑھنے کے لئے دو 'لہٰذا میں ان کتابوں کو خود بھی پڑھتا اور دوسرے مسلمانوں کو پڑھنے کے لئے گھر گھر پہنچاتا۔ قبلہ پیر صاحب کی تعلیم و تربیت اور صحبت و رہنمائی نے میری دنیا بدل کر رکھ دی' مجھ کو پہلے عام آدمی بھی نہیں جانتا تھا لیکن اب علمائے کرام و مشائخ عظام کی مجالس و جماعت میں میری واقفیت اور شناسائی ہونے لگی۔

الحاج صوفی عبدالرحیم صاحب نے مزید فرمایا کہ 1963ء میں میں سلو (بکنگھم شائر) چلا گیا اور وہاں بھی اپنے رہائشی مکان میں بچوں کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھا' ان طالب علموں میں جناب صوفی محمد

Marfat.com

عبداللہ خان صاحب (برمنگھم) کے بھانجے محمد اعجاز صاحب قابل ذکر ہیں' ان کو میں نے جناب صوفی صاحب کے حکم پر ناظرہ قرآن پڑھایا - 31 مئی 1969ء کو میرے بچے پاکستان سے برطانیہ آگئے - میں سلو میں اکیلا ہی تھا جبکہ بچوں کے ماموں اور دیگر قریبی رشتہ دار ڈربی میں تھے اس لئے میں پھر ڈربی آگیا - 1963ء میں ڈربی کے مسلمانوں نے مکان نمبر 54 ڈیری ہاؤس روڈ خرید کر بطور مسجد نمازوں اور دیگر دینی ضروریات کے لئے وقف کردیا تھا اور مسجد کمیٹی نام کی تنظیم مسجد کا انتظام و انصرام کرتی تھی مگر ابھی تک اس مسجد میں مستقل طور پر امام کا تقرر نہیں ہوا تھا' رضا کارانہ طور جو بھی نماز پڑھانے کی صلاحیت رکھتا نمازوں کے اوقات پر نماز پڑھا دیتا' ان میں حاجی ماسٹر محمد محمودؒ صاحب اور حاجی اختر محمودؒ صاحب نمایاں حیثیت رکھتے تھے - 1969ء کے ماہ رمضان میں مسجد کی انتظامیہ نے تراویح کے لئے چیشم سے حافظ عبدالغفور صاحب کو بلایا' عیدالفطر کے بعد وہ واپس چلے گئے' 1970ء میں مسجد کمیٹی کے نئے سالانہ انتخابات کے اجلاس میں آئندہ سال کے لئے کمیٹی کا چناؤ ہوا جس میں حاجی غلام سرور صاحب کو صدر' چوہدری علی قدر صاحب کو سکریٹری اور چوہدری عبدالخالق صاحب کو خزانچی منتخب کیا گیا جبکہ کلیکٹروں میں مجھے شامل کیا گیا - کمیٹی کے چناؤ کے بعد مسجد میں امام صاحب کی تقرری کے لئے جناب مولانا فضل دین صاحب کا نام پیش ہوا کیوں کہ مولانا وہاں موجود تھے - عوام کے متفقہ فیصلے پر انہیں عارضی طور رکھ لیا گیا کہ جب تک ہمیں کوئی اچھا عالم دین نہیں ملتا اس وقت تک یہ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے - مئی 1970ء میں ڈربی مسجد میں پہلی نماز جمعہ دو مقتدیوں اور تیسرے امام صاحب کی موجودگی میں ہوئی' یہ جمعہ بھی مستقل نہیں بلکہ عارضی تھا - 1971ء میں مسجد کمیٹی کے چناؤ میں حاجی غلام سرور صاحب کو صدر' حاجی عجائب صاحب کو نائب صدر اور مجھے سکریٹری چنا گیا' ماہ رمضان مبارک کا آغاز ہونے والا تھا' مسجد کمیٹی کو مستقل طور پر امام و خطیب کی ضرورت تو تھی ہی' میں نے انتظامیہ میں آتے ہی پاکستان سے علامہ عطاء المصطفےٰ جمیل اور علامہ پیر زادہ امداد حسین صاحب کو بلانے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہو سکی - رمضان سے ایک ہفتہ پہلے میں نے قبلہ پیر صاحب کو فون پر عرض کی کہ حضرت ہمیں مسجد میں عالم دین کی ضرورت ہے - پیر صاحب نے فرمایا فی الحال آپ مولانا فضل دین کو نہ جانے دیں - میں نے عرض کی کہ حضرت وہ تو برٹن جا چکے ہیں' تھوڑی دیر سوچنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ایک عالم دین PRESTON آئے ہوئے ہیں' آپ مغرب کے بعد مجھے فون کریں - حاجی عجائب صاحب کی موجودگی میں پیر صاحب کو پھر فون کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عالم میرے پاس موجود ہیں' میں نے مغرب کی نماز ان کی اقتداء میں ادا کی ہے' بہترین قاری اور مسلک کے پختہ ہیں' بہت بڑے عالم تو نہیں مگر آپ کے لئے ٹھیک ہیں' آپ اپنی انتظامیہ کے ساتھ بریڈ فورڈ آکر ان سے بات چیت کرلیں' اگر مولانا اور آپ کے درمیان معاملہ طے ہو جائے تو انہیں اپنے ساتھ لے جانا ورنہ مولانا واپس چلے جائینگے - دوسرے دن صبح حاجی ماسٹر محمد محمود صاحب کی ویگن میں حاجی غلام سرور صاحب' حاجی محمد عجائب صاحب اور میں قبلہ پیر صاحب کے پاس بریڈ فورڈ چلے گئے تو مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب' قبلہ پیر صاحب اور ہمارے درمیان تفصیلی بات چیت ہوئی - محترم قاری صاحب ہمارے ساتھ

Marfat.com



الحاج عبدالرحیم صاحب ولشاد نوشاہی بریڈفورڈ میں میلاد شریف کے جلوس میں شریک ہیں

ڈربی آنے پر رضامند ہو گئے اور ہم شام کو قاری صاحب کو لیکر ڈربی پہنچ گئے 'اب امامت و خطابت کے ساتھ بچوں کی پڑھائی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا' قاری صاحب کے آنے پر نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا تو انتظامیہ مسجد نے باقاعدہ نماز جمعہ کا اعلان کر دیا - اب خدا کے فضل و کرم اور قبلہ پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی صاحب کی رہنمائی سے ڈربی میں دین اسلام اور مسلک اہلسنّت کی بہار آگئی- 1971ء ہی میں میرے گھر والوں نے گیارہویں شریف کی نیاز گھر میں پکا کر مجھے دی کہ مسجد کے نمازیوں میں یہ تبرک تقسیم کر دینا اور میں نے وہ نیاز مسجد میں جا کر تقسیم کر دی' اس دن سے نمازیوں کی خواہش کے مطابق ہر ماہ گیارہویں شریف کی محفل ہوتی اور تبرک بھی تقسیم کیا جاتا اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے- گیارہویں شریف کے علاوہ میلاد شریف 'معراج شریف 'شہادت عظمیٰ اور دیگر تبلیغی اجلاس بھی ہونے شروع ہو گئے-

صوفی صاحب نے فریضہ حج کی ادائیگی کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ 1972ء کا حج بیت اللہ جنوری 'فروری میں ہونا تھا- میں نے بھی حج پر جانے کا ارادہ کیا تو قبلہ پیر صاحب سے مشورہ کرنے بریڈ فورڈ گیا- پیر صاحب نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ آپ جوانی میں اپنا فریضہ حج ادا کرنے جا رہے ہیں - قبلہ پیر صاحب نے ارکان حج کے علاوہ حرمین شریفین کے ادب و احترام کی بھی تلقین فرمائی کہ وہاں گفتار و رفتار 'کردار و اعمال کی نگہداشت کرنی ہوگی- قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ خصوصاً" جب مدینہ طیبہ میں روضہ رسولؐ پر حاضری ہو 'تو وہاں پر اور بھی احتیاط کرنا ہوگی- ساتھ ہی فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں حاضری ہو تو وہاں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی صاحب سے ضرور ملنا 'وہ مزید رہنمائی فرمائیں گے - ڈربی سے دیگر حجاج کرام بھی میری قیادت میں ایک قافلے کی صورت میں حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے' ہم نے پہلے جدہ سے مکہ مکرمہ جا کر عمرہ ادا کیا اس کے بعد ہم مدینہ طیبہ چلے گئے وہاں پیر صاحب کے

Marfat.com

فرمان کے مطابق میں خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ضیا الدین مدنی صاحب کے ہاں حاضر ہوا' میں نے پیر صاحب کی طرف سے ان کو سلام عرض کیا تو پیر صاحب کا نام سنتے ہی وہ بڑے خوش ہوئے اور مجھ سے بھی شفقت و محبت فرمانے لگے - ہر بار فرماتے کہ پیر سید معروف حسین انگلینڈ میں مسلک اہل سنت کے لئے بہت بڑا کام کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دینی مشن میں کامیاب و کامران فرمائے - مدینہ شریف کی حاضری کے بعد ہم پھر مکہ مکرمہ آگئے - حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر کے واپس ڈربی آگئے' دوسری بار عمرہ شریف اور دربار رسالتؐ میں حاضری ستمبر73ء میں عزیزم ذوالفقار حسین کے ہمراہ ہوئی' عمرہ کی ادائیگی اور روضہ رسولؐ کی زیارت کے بعد پاکستان گیا اور عزیزم ذوالفقار حسین کی رسم نکاح ادا کی' اس تقریب میں کوئی کام' جو شریعت کے منافی تھا نہیں ہوا بلکہ رات بھر نعت مصطفیٰؐ اور علماء کرام کے وعظ و خطابات ہوتے رہے' پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب کے والد بزرگوار محمد افضل شاہ نوشاہی صاحب اور جناب طارق مجاہد صاحب نوشاہی خصوصی مہمان تھے - ہمارے علاقہ میں یہ تقریب اپنی مثال آپ تھی - اس کے بعد میں نے جامع مسجد غوثیہ اسلام پورہ میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ کرایا جس کی تفصیل میرے کتابچے ''روداد سفر 73'' میں موجود ہے - میں 74ء میں پاکستان سے واپس ڈربی آگیا اور اپنی مذہبی اور دینی ذمہ داریاں جو مسجد کی انتظامی کمیٹی کے ساتھ وابستہ تھیں' ادا کرنے لگا - خدا کے فضل و کرم اور رسول مکرمؐ کی نظر شفقت سے مجھے چار بار حج کی سعادت نصیب ہوئی لیکن 97ء میں قبلہ پیر معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب کی معیت میں حج کی ادائیگی میں جو روحانی کیف و سرور حاصل ہوا وہ اس سے پہلے اور نہ بعد میں حاصل ہوا - یوم عرفہ پر قبلہ پیر صاحب کا دعائیہ خطبہ آج تک میرے ذہن و دماغ میں اسی طرح گونج رہا ہے' جیسے میدان عرفات میں بیٹھا سن رہا ہوں' ہر سننے والے حاجی کی آنکھ پرنم تھی' ہر ایک پر سکتہ طاری تھا - 73ء - 93ء - 94ء - 96ء - 99ء اور 2000ء میں عمرہ کی ادائیگی کا شرف بھی حاصل ہوتا رہا -

صوفی صاحب نے مزید فرمایا کہ 1970ء سے نومبر1996ء تک انتظامیہ مسجد میں سکریٹری اور خزانچی کے طور رضا کارانہ دینی خدمات انجام دیتا رہا اور نومبر96ء کے آخر میں اپنی صحت کی خرابی کی بنا پر تدریسی کام چھوڑ دیا - میں انتظامیہ کے کلیکٹروں میں سے ایک کلیکٹر' بچوں کو پڑھانے والے استادوں میں سے ایک استاد' مسجد ٹرسٹ کے چار ٹرسٹیوں میں سے ایک ٹرسٹی' مسجد کے سکریٹری نشرواشاعت کے لئے ایک رقم طراز' شعرا کی صف میں ایک ادنیٰ شاعر اور نمازوں کا ٹائم ٹیبل مرتب کرنے کا شعار تھا - خدا کے فضل و کرم سے آج بھی یہ سلسلہ قائم و دائم ہے - اس کے علاوہ ڈربی کے عوام کے دیگر رفاہی کاموں میں بھی بلا امتیاز خدمات سرانجام دیتا رہا' دے رہا ہوں اور انشاء اللہ دیتا رہوں گا - الحاج صوفی عبدالرحیم صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ پیر طریقت' رہبر شریعت حضرت پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب بلا تمیز سلاسل اربعہ کے جو بھی مشائخ عظام برطانیہ کے دورہ پر تشریف لاتے' ان کی مہمان نوازی اور اپنے زیر اثر احباب سے ان کا رابطہ و ملاقات کراتے' بلکہ ان کے حلقہ ءارادت سے وابستہ کرا کر انہیں ہوم آفس سے برطانیہ میں مستقل رہنے کی اجازت بھی دلواتے' جن میں (۱) حضرت پیر عبدالغفار غزنوی صاحب کو

Marfat.com



صوفی الحاج عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی اپنے بڑے صاحبزادے ذوالفقار حسین اور پوتے فیضان احمد کے ساتھ
حج کی ادائیگی کے بعد ایئرپورٹ پر

کیتھلے کی جمعیت تبلیغ الاسلام مسجد میں امامت و خطابت کے لئے مستقل رہائش کا ویزا حاصل کرایا' جب کہ یہاں حاجی راجہ محمد عارف صاحب امامت و خطابت کرتے تھے (2) راولپنڈی کے شاہباز خطابت حضرت علامہ الشاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری میرٹھی کو تبلیغی دورے پر بلایا' پیر صاحب نے برطانیہ کے تمام شہروں میں ان کے تبلیغی اجلاس کرائے' جس سے مسلک اہلسنّت و جماعت کا خوب پرچار ہوا اور مخالف حلقے تھرانے لگے (3) حضرت ضیاء الامت علامہ پیر کرم شاہؒ صاحب الازہری (بھیرہ شریف ضلع سرگودھا) کو بریڈفورڈ میں ہونیوالی تبلیغی کانفرنسوں میں بلایا (4) حضرت علامہ مولانا عبدالوہابؒ صاحب صدیقی کو لاہور سے بلیک برن میں امامت وخطابت کے لئے بلایا' بعد میں قبلہ پیر صاحب نے ان کا تقرر کونٹری میں ایگل سٹریٹ مسجد میں فرمایا (5) حضرت علامہ پیر سید مظہر حسینؒ شاہ صاحب (لاہور والے) بلیک برن کے لئے بلائے گئے' جہاں پہلے مولانا عبدالوہابؒ صاحب خطیب تھے (6) حضرت مولانا محمد سلیم نقشبندی کو ہیلی فیکس کے لئے بلایا (7) حضرت علامہ پیر سید زاہد حسین شاہ صاحب رضوی کو جو آج کل مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کے مرکزی صدر ہیں' 1974ء میں بلایا اور بارکنگ مسجد میں امامت و خطابت کے لئے منتخب فرمایا (8) جناب مولانا محمد بوستان ناصر نوشاہی کو جمعیت تبلیغ الاسلام براؤننگ سٹریٹ بریڈفورڈ مسجد کی امامت کے لئے بلایا (9) 1974ء میں حضرت علامہ عطاء المصطفےٰ جمیل (کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) کو لیسٹر کے لئے حاجی محمد حسین صدر اسلامک سنٹر سدرن لینڈ سٹریٹ مسجد کے اصرار پر بلایا گیا (10) حضرت

Marfat.com

علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب (11) حضرت علامہ مولانا ارشد القادری صاحب 'انڈیا(12) حضرت علامہ مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب (13) حضرت علامہ پروفیسر فرید الحق صاحب 'کراچی (14) جناب ظہور الحسنؒ بھوپالی 'کراچی (15) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان رضوی 'راولپنڈی (16) حافظ محمد امین صاحب (17) حضرت علامہ مولانا قاضی اسرار الحقؒ صاحب ' راولپنڈی (18) حضرت علامہ مولانا سعید احمد سعیدی صاحب (19) حضرت علامہ مولانا مفتی اقتدار احمد خاں صاحب نعیمی (20) حضرت مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی 'اولڈھم (21) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر سیالوی صاحب ' اولڈھم (22) حضرت علامہ مولانا محمد حسین ساجد الہاشمی صاحب ' برنلے (23) علامہ ممتاز اشرف القادری صاحب (24) حضرت علامہ مفتی محمد اسلم صاحب بندیالوی (25) حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب (26) حضرت علامہ عبدالقیوم صاحب ہزاروی' لاہور (27) حضرت علامہ مولانا محمد طفیل اظہر صاحب ' لاہور (28) نبیرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ حضرت مولانا ریحان رضا خان صاحب' بریلی شریف انڈیا (29) حضرت علامہ مفتی سیف الرحمان صاحب ' ہزاروی ' بریڈ فورڈ (30) حضرت علامہ مفتی حسن رضا صاحب ہزاروی' بریڈ فورڈ (31) حضرت مولانا خلیل الرحمان صاحب (32) مناظر اسلام حضرت علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی (33) حضرت علامہ پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب 'لیڈز اور (34) حضرت مولانا قاری محمد طارق مجاہد نوشاہی صاحب کے علاوہ بھی کئی اور علماء و مشائخ شامل ہیں جو پیر صاحب کی وساطت سے برطانیہ تشریف لا کر تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ' بالخصوص مندرجہ بالا علمائے کرام کو حضرت قبلہ پیر صاحب نے بالواسطہ یا بلاواسطہ برطانیہ میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بلا کر عوام اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا ہے- آج یہاں جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کا مشہور سلام "مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام ' شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام" ہر چھوٹی بڑی محفل میں پڑھا جاتا ہے ' یہ سب کچھ قبلہ پیر صاحب ہی کی وجہ ہے - قبلہ پیر صاحب صحیح مسلک و عقیدہ کے فروغ کے لئے دن رات کوشاں ہیں ' فتاویٰ رضویہ جو پہلے بھی کافی جلدوں پر مشتمل تھی اور ان کی اردو تحریر اتنی علمی اور دقیق تھی کہ عام اردوداں کی تو بات ہی کیا' ایک صاحب علم بھی اس سے کما حقہ مستفید نہیں ہو سکتا تھا - جب حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے فتاویٰ رضویہ کو آسان اور سلیس اردو زبان میں تیار کرنے کا بیڑا اٹھایا ' تو اس وقت سے قبلہ پیر صاحب اس کی اشاعت کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زائد سالانہ کی امداد جناب مفتی صاحب کو پہنچا رہے ہیں اور اپنے یاران طریقت کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی ہدایت و ترغیب دلا رہے ہیں- دین اسلام ' مذہب مہذب ' عقیدہ ختم نبوت ' مسلک اہلسنت و جماعت کا جو کام حضور قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب نے کیا اور کر رہے ہیں ' اس کا اعتراف اپنے تو اپنے ' بیگانے بھی تسلیم کرنے پر عاجز نظر آتے ہیں ' چونکہ حقانیت چھپانے سے کبھی نہیں چھپی اور نہ ہی کبھی چھپ سکے گی-

سلسلہ بیعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے صوفی صاحب نے فرمایا کہ 1976ء میں جب میں نے

Marfat.com

سلسلہ نوشاہیہ میں حضرت پیرصاحب کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے مجھے سے پوچھا کہ کیا تم پہلے کسی سے بیعت نہیں ہو- میں نے عرض کی کہ حضرت میں پہلے کسی سے بھی بیعت نہیں ہوں ' پھر قبلہ پیرصاحب نے مجھے اپنے حلقہ ارادت میں قبول فرمالیا ' اب باقاعدگی سے پیرصاحب کے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کررہا ہوں - جب حضرت پیر طریقت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی صاحب 1978ء میں بریڈ فورڈ میں حضرت پیر نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر برطانیہ کے دورہ پر تشریف لائے تو قبلہ پیر برقؒ صاحب نوشاہی نے ڈربی آنے پر 22 ستمبر78ء کو مجھے خلافت سے نوازا - پیرصاحب مجھے پیار سے صوفی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے تھے ' قبلہ پیرصاحب نے مجھے لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ صوفی تم لکھا کرو ' میں نے عرض کی کہ حضرت ' لکھنے کے لئے علم اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے ' حضرت نے پھر فرمایا کہ لکھا کرو تو پھر میں نے لکھنا شروع کر دیا ' خدا کے فضل و کرم اور پیرصاحب کی دعا سے میری لکھائی اتنی صاف اور اچھی ہوگئی کہ ہر کوئی اردو کے اشتہار مجھ سے لکھوانے لگا جو میں اب بھی لکھ رہا ہوں ' اب تو سائنسی دور ہے ' کمپیوٹر سے ہر زبان کی لکھائی ہو رہی ہے ' مگر میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب کانے کا قلم اور انڈین سیاہی سے ہاتھ کی لکھائی ہوا کرتی تھی-

پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے بارے میں اظہار عقیدت کرتے ہوئے خلیفہ صوفی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ حضرت قبلہ پیر سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ صاحب سلسلہ نوشاہیہ میں ایک ولی کامل اور اہل تصرف بزرگ تھے آپ نے اپنے آباؤاجداد کی تعلیمات اسلامیہ اور روحانی مشن کو عام کرنے کے لئے شبانہ روز محنت شاقہ سے دین اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کی- حضرت پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی صاحب کی دعوت پر برطانیہ کے تبلیغی دورہ پر جب آپ پہلی بار 1978ء میں حضرت پیر سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کے عرس مبارک پر بریڈ فورڈ تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب نارووال ' حضرت مولانا پیر سید کوثر حسین صاحب نوشاہی اور جناب مولانا محمد طارق مجاہد صاحب نوشاہی بھی تشریف لائے - قبلہ پیر برق نوشاہی صاحب نے بریڈ فورڈ کے علاوہ ڈربی ' نوٹنگھم ' برمنگھم ' لوٹن ' کونٹری اور لندن میں اپنے تبلیغی اجلاسوں میں دین اسلام کی حقانیت کا پیغام عوام تک پہنچایا- اس کے بعد پیرصاحب نے نیو پورٹ (ویلز) کا بھی تبلیغی دورہ فرمایا جہاں حضرت کا قیام حاجی خوشی محمد نوشاہی کے ہاں تھا ' اس تبلیغی دورہ پر ڈربی سے میں اور عزیزم ذوالفقار حسین بھی پیرصاحب کے ہمراہ تھے ' ہر روز عشاء کی نماز کے بعد تلاوت قرآن ' نعت رسولؐ ' محفل ذکر ' قرآن و حدیث اور تصوف کا درس ہوتا تھا ' نعت خوانی کے لئے حضرت پیر برق صاحب عزیزم ذوالفقار حسین کو نمایاں حیثیت دیتے اور اس پر خصوصی توجہ بھی فرمایا کرتے تھے - انگلینڈ کے تبلیغی دوروں کے بعد قبلہ پیرصاحب نے ہالینڈ ' بلجیئم ' فرانس اور جرمنی کا بھی تبلیغی دورہ فرمایا جہاں پہلے لادینیت و اسلام میں کوئی تمیز نہ سمجھی جاتی تھی وہاں اب فیضان نوشاہیہ سے ہر طرف اسلام کی بہاریں اور توحید و رسالت کی شمع روشن نظر آتی ہے '

Marfat.com

یورپ کے تقریباً" ہر شہر میں دینی مراکز اور مساجد قائم ہیں ' قادری میخانہ سے جام نوشاہی میں توحید ورسالت کی مئے تقسیم ہو رہی ہے۔ قبلہ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی جب تک انگلینڈ میں رہے' 18 ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ میں ہر ماہ کے آخری ہفتہ اتوار کی رات ختم غوثیہ نوشاہیہ ہوتا اور برطانیہ بھر سے تمام عقیدت منداس ختم شریف کی محفل میں شرکت کرتے تھے۔ ایک ختم شریف کے موقعہ پر میری لکھی ہوئی مدح غوث الاعظمؒ حاجی مالک حسین نوشاہی نے پڑھی۔

کرم دی نظر مجھ تے پاغوث اعظمؒ — کہ ہو آل مشکل کشا غوث اعظمؒ
توں محبوب حق شاہ جیلان والے — تینوں آ کھدے پیر گیلان والے
پکاراں میں یا غوث صمدان والے — کریں دستگیری توں آغوث اعظمؒ
تو حسنی حسینی ہیں سردار سید — ہیں تیرے ہی مولیٰ علی جد امجد
ہزاراں کفاراں نوں کیتا موحد — ادھر بھی کرم ہو عطا غوث اعظمؒ
تینوں پیر پیراں دا آکھے زمانہ — تیری شان اعلیٰ تے بالا گھرانہ
تمنا ایہو ہے سدا عاجزانہ — ہو بغداد مسکن مرا غوث اعظمؒ
میں دن راتیں رو رو کے عرضاں گزاراں — اغثنی' میں یا غوث ہر دم پکاراں

باذن اللہ امد دتوں لے آکے ساراں — تیرے باجھ دسدی نہ جا غوث اعظمؒ
مریدی نہ رکھ خوف فرمان تیرا — حقیقت طریقت میں اعلان تیرا
سدا غیر پاندے نی عرفان تیرا — میں عاصی دی بگڑی بنا غوث اعظمؒ
میں خاطی ہاں کملا نکماں تے جھلا — گناہوں خطاواں تھیں بھریا اے پلا
عدودی عداوت نے کیتا نچلا — خدارا مینوں آبچا غوث اعظمؒ
مینوں پیر عارف جو دسیا ترانہ — نوشاہیاں دا جہڑا وظیفہ روزانہ
برق پیر ہوراں جو دتا پیمانہ — اوہ دلشاد نوں بھر پلا غوث اعظمؒ

قبلہ پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی صاحب کو یہ میری لکھی ہوئی مدح غوث اعظمؒ بہت پسند آئی 'تو قبلہ پیر صاحب نے اسی وقت فی البدیہہ چند اشعار رقم فرمائے:

عجب لکھی آمدح ایہہ غوث اعظم ہووی دلاندی دلی آباد خوش رہ
ہوون مشکلاں تیریاں حل سبھے سدا عاشق شاہ بغداد خوش رہ
نوشہ پیرہووی مہربان شالاہمہ وقت کر کے اہنوں یاد خوش رہ
برق بحر علوم دے کرم ہو ون سدا عبدالرحیم دلشاد خوش رہ

حضرت قبلہ پیر برق شاہ صاحبؒ برطانیہ کا تبلیغی دورہ مکمل کر کے مئی 'جون 79ء میں جب واپس

Marfat.com

پاکستان جانے لگے تو برطانیہ بھر سے حضرت پیر صاحب کے عقیدت مند انہیں الوداع کہنے لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر حاضر ہوئے' میں بھی ڈربی سے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ائرپورٹ پر آیا' پیر صاحب کی روانگی کے وقت میں نے کچھ اشعار لکھے:

الودع الوداع خدا حافظ پیر برق شاہ موڑمہار چلے
وطن پاک گجرات معروف منزل ڈوگے ول نوشاہی دربار چلے
نوشہؒ پیردے عرس انگلینڈ آ کے واہ واہ کر اسلام پرچار چلے
شمع حق توحید دلشاد روشن کر کے چاننا اس دیار چلے
الوداع پیار یو آؤ آکھاں پیر برق شاہ ابوالکمال چلے
سبق درس توحید حدیث و چوں راز فقردے کھول احوال چلے
مخفی راز حقیقتاں جو واقف نوشہ پیر گنج بخش دے لال چلے
لاگ عشق پریم دلشاد سینے دیوا عشق عرفان دا بال چلے
دس نومبر تاریخ تے سن اناسی ہے سی روز اتوار سرکار چلے
پی آئی دے جیٹ جہاز اپر تا ہنگاں رکھ کے پاک دیار چلے
سانوں چھوڑ پردیس انگلینڈ اندر صبر حوصلے دے ہزار چلے
فیض قادری ماردلشاد چھٹا رنگ فقر نوشاہی دا چاہڑ چلے

صوفی صاحب نے مزید حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ نومبر79ء کے آخر میں میں اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ پاکستان گیا- پاکستان آنے پر اپنے دیگر ضروری کاموں کے علاوہ میں جامع مسجد غوثیہ اسلام پورہ میں 73ء سے ایک دینی تبلیغی اجلاس ضرور کراتا تھا' اس دفعہ 2 فروری 80ء کو جو اجلاس کرانا چاہا اس میں حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب (بھیرہ شریف) اور پیر سید محمد یعقوب شاہ صاحب (پھالیہ) کو بلانے کی سعی کی' مگران کو بروقت نہ بلا سکا' بعد میں اسی جامع مسجد غوثیہ اسلام پورہ میں 3مارچ 80ء کو حضرت پیر سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کا عرس مبارک حضرت علامہ پیر برق شاہ صاحبؒ کی صدارت میں ہوا تواس میں حضرت علامہ مولانا عطاء المصطفےٰ جمیل (کوٹلی لوہاراں)' حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان صاحب رضوی' حضرت علامہ قاضی اسرار الحق صاحب (راولپنڈی)' حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی (چکسواری) اور دیگر مقامی علمائے کرام نے اپنے خطاب لاجواب سے سامعین و حاضرین کو مستفید فرمایا-5مارچ 80ء کو موہڑہ نوزاں میں قاضی محمد یوسف صاحب نوشاہی کے ہاں حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کا عرس مبارک تھا' اس میں بھی میں نے شرکت کی' مولانا طارق مجاہد صاحب نوشاہی بھی اس میں موجود تھے-81ء میں میں پاکستان سے واپس انگلینڈ آگیا اور دسمبر کے آخری ہفتہ میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب کے ساتھ ہالینڈ کے تبلیغی دورہ پر گیا' مولانا لیاقت حسین نوشاہی بھی ساتھ تھے- ڈین ہاگ' روٹرڈیم' جرمنی کے شہر ایسن' ڈارٹ مونٹ' بوخم (یہاں ایک جرمن عورت نے پیر صاحب کے ہاتھ پر

Marfat.com

اسلام قبول کیا)' بیلن 'محمدی مسجد فرینکفرٹ' آخن اور دیگر مقامات پر حضرت پیر صاحب نے تبلیغی خطاب فرمائے- ہالینڈ کا تبلیغی دورہ مکمل ہونے کے بعد 4 جنوری 82ء کو جناب لیاقت حسین نوشاہی اور میں بذریعہ کوچ واپس ڈربی پہنچے -جون 82ء کے رمضان المبارک میں ہالینڈ میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے قبلہ پیر صاحب نے مجھے حکم دیا چنانچہ میں نے روٹرڈیم میں شان مصطفےٰ مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دئے 'اس سفر میں ایک غیر مسلم لڑکی جس کا نام اوشا تھا' میرے ہاتھ پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئی اور اس کا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا- میرا یہ عمل شاید میری زندگی کا بہترین عمل ہو- میں عید الفطر کے بعد واپس ڈربی آگیا (اس سال رمضان المبارک کا آغاز برطانیہ اور ہالینڈ میں 22 جون کو ہوا تھا)-

اپنے متعلقین کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے صوفی عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی نے فرمایا' اللہ تعالی نے مجھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں 'اللہ و رسولؐ کے فضل و کرم سے تمام شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں - میرا بڑا بیٹا ذوالفقار حسین چشتی پاکستان سے میٹرک کر کے آیا تھا 'یہاں بھی سکول جاتا رہا مگر کالج اور یونیورسٹی تک نہ جاسکا' وہ حضرت ضیاء الامت 'مفسر قرآن علامہ پیر کرم شاہ صاحب سے بیعت ہے 'اس کی شادی 1973ء میں پاکستان میں کی گئی 'یہاں اب ایک فیکٹری میں کام کرتا ہے 'اس کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے 'بڑا بیٹا اور بیٹی شادی شدہ ہیں 'چھوٹا بیٹا بھی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے - میرا دوسرا بیٹا اشتیاق احمد نوشاہی حضور قبلہ پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی سے معہ فیملی بیعت ہے 'اس نے 87ء میں لفبرا یونیورسٹی سے مکینیکل انجنئرنگ کی ڈگری حاصل کی اور پہلے رولز رائس کمپنی میں کام کرنے لگا لیکن بعد میں وہ ایک فارماسیوٹیکل کمپنی میں سیلز منیجر کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گیا' اس کی ایک بچی اور ایک بچہ ہے - یہ بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ عمرہ شریف کی ادائیگی اور مدینہ منورہ گنبد خضریٰ کی زیارت کر کے بیت المقدس کی حاضری کا شرف بھی حاصل کر آیا ہے - میرے چھوٹے بیٹے اشفاق احمد نوشاہی نے بھی بریڈ فورڈ یونیورسٹی سے کیمیکل ٹیکنالوجی کی ڈگری حاصل کی ہے اور بریڈ فورڈ ہی میں صرف و نحو کے ساتھ قراءت و تجوید کی تعلیم حاصل کی ہے - حضور قبلہ پیر سید معروف حسین عارف نوشاہی صاحب سے بیعت ہے 'یہ بھی حضور قبلہ پیر صاحب کے ہمراہ 1993ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکا ہے 'قبلہ پیر صاحب اس کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز اور قابل اعتماد سمجھتے ہیں - میری ساری اولاد خدا کے فضل سے اپنے اپنے گھروں میں آباد' خوشحال اور صاحب اولاد ہے - مجھے سب سے زیادہ اطمینان اور خوشی اس بات پر ہے کہ خدا کے فضل و کرم 'حضور رحمت عالمؐ کی نظر شفقت 'والدین کی دعاؤں اور پیرو مرشد کے فیضان نظر کے صدقہ میری اولاد صحیح العقیدہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے 'خوش اخلاق 'ملنسار اور منکسر المزاج اور عشق رسولؐ سے سرشار بھی ہے - میرا بڑا بیٹا بہترین نعت خواں ہے ' چھوٹا بیٹا بھی قاری اور نعت خواں ہے 'ایک پوتا عزیزم فیضان احمد نوشاہی جو ابھی دس سال کا ہوا ہے ' بہترین نعت پڑھتا ہے 'یہاں کا پیدائشی ہونے کے باوجود اس کا اردو زبان کا تلفظ اور ادائیگی اتنی صاف اور پر اثر ہے کہ سننے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے- "یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی

Marfat.com

ہوئی ہے"۔ حضور نبی محتشم تاجدار عرب و عجم رحمت اللعالمینؐ کی نظر کرم اور فیضان نوشاہیت کا روحانی کرشمہ ہے کہ اس پرفتن دور' مادر پدر آزاد ماحول اور رنگین و حسین مناظر میں دین اسلام سے یہ وابستگی' عشق رسولؐ کی تڑپ' سلامتی عقیدہ و ایمان "یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے" 'خدا اس کو ہمیشہ دائم اور قائم فرمائے' آمین۔ بجاہ سید المرسلینؐ۔

ایک سوال کے جواب میں صوفی صاحب نے فرمایا برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نئی نسل کی تعلیم کے حوالے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر مسجد میں بچوں کی پڑھائی شام چار بجے سے سات بجے تک ہوتی ہے اور ایک استاد کو کم سے کم 50-60 بچوں کو تین گھنٹے تک پڑھانا ہوتا ہے 'یعنی استاد کو ایک بچے کو پڑھانے کے لئے صرف تین منٹ ملتے ہیں' ان تین منٹ میں استاد بچے کو کیا پڑھا سکتا ہے اور بچہ پڑھ کیا سکتا ہے۔ دوسرے انتظامیہ اور اساتذہ مسجد کے پاس کوئی تعلیمی نصاب نہیں' صرف بچے کو کلمہ' نماز اور ناظرہ قرآن ہی پڑھا کر فارغ کر دیا جاتا ہے 'دیگر مسائل و عقائد سے بچے کو روشناس نہیں کرایا جاتا' بچے کا ذہن عقائد و مسائل سے بالکل خالی اور صاف ہوتا ہے۔ بچے مسجد سے فارغ ہو کر 15-16 سال کی عمر کے بعد جب کالج یا یونیورسٹی میں جاتے ہیں تو وہاں مخالف نظریات رکھنے والے افراد کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر یہ بچے ان کے عقیدہ اور مسلک پر عمل کرنا عین اسلام سمجھتے ہیں بلکہ کچھ عرصہ کے بعد والدین کو بدعتی اور مشرک کہہ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں' اس لئے ضروری ہے کہ اپنی مساجد میں تعلیم یافتہ اساتذہ کو رکھا جائے تاکہ وہ جو کچھ بچوں کو پڑھائیں اس کے مفہوم و عقائد سے بھی بچوں کو آگاہ کریں یہ بھی ضروری ہے کہ بچے کے گھر کا ماحول بھی اسلامی ہو' والدین اگر خود نماز پڑھیں گے تو بچے بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں گے' اس لئے ہمیں اپنی مساجد میں ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کو بچوں کی تدریس کے لئے منتخب کرنا چاہئے جو عربی زبان پر اچھا عبور رکھتے ہوں۔ جب کبھی مسجد میں کوئی دینی اجلاس ہو تو والدین خود مسجد میں آئیں اور اپنے ساتھ بچوں کو بھی لائیں' اس طرح بچے بھی اپنے اوپر اسلامی ماحول نافذ کرنے کا خیال کر سکتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں صوفی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کی بعض مساجد میں ناخوشگوار حالات رونما ہو جاتے ہیں' یہ ہماری بدبختی ہے کہ ہم اہل اسلام ہو کر مختلف قومیتوں میں اپنی پہچان کرانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ حالات صرف برادری ازم اور تعصب کی بنا پر ہوتے ہیں' حالانکہ ہمارا سب سے بڑا رشتہ اسلام ہے 'اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھے تو ہمارے معاشرے میں ایک خوشگوار ماحول اور اسلامی بھائی چارے کی فضا قائم ہو کر ایک خوشحال زندگی بسر کرنے کو مل سکتی ہے 'لہٰذا ہمیں اس برادری ازم اور علاقائی تعصب کی وجہ سے ہونے والے جھگڑوں کو ختم کر کے اپنے مسلمان بھائیوں میں یگانگت پیدا کرنا ہوگی۔ مساجد کی انتظامیہ بھی اسی برادری ازم اور علاقائی برتری کی بنیاد پر تشکیل دی جاتی ہے' کمیٹی کے عہدیدار بھی اپنی انانیت پر ہی مسجد کا انتظام و انصرام کرتے ہیں جو ہر خاص و عام بالخصوص نئی

Marfat.com

نوجوان نسل کے لئے تو سخت نفرت اور بیزاری کا موجب ہے ' اگر مسجد کی انتظامیہ خدا اور رسولؐ کی رضا و خوشنودی اور خدمت خلق کا جذبہ لے کر عوام کے لئے مسجد کا انتظام وانصرام کرے تو یہ نفرت و عناد یکدم پیار و محبت میں بدل سکتا ہے اور مسجد کے تقدس اور اسلامی ماحول میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے - صوفی صاحب نے مزید کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ بعض نمازیوں میں بھی ایک دوسرے سے نفرت و تعصب پایا جاتا ہے ' بعض اوقات تو ہاتھا پائی تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے ' مسجد میں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے ' چونکہ یہ مسجد کے آداب اور اسلامی تقاضوں کے منافی ہے ' ان بزرگ نمازیوں کا ایسا عمل نئی نوجوان نسل کے لئے اسلام سے دوری کا ایک بہانہ فراہم کرتا ہے - نوجوان یہ کہتے ہیں کہ تم نماز کی حالت میں بھی ایک دوسرے سے عناد و نفرت کرنے سے باز نہیں رہتے جبکہ نماز کی حالت میں زبان سے دائیں بائیں سب نمازیوں کے لئے خدا کی رحمت اور سلامتی کی دعائیں کر رہے ہوتے ہو ' تمہاری یہ کیسی نماز اور کیسا اسلام ہے - یہ عمل بھی ان کے گمراہ عقیدہ کو تقویت پہنچاتا ہے لہٰذا ہمیں اپنے عمل و کردار کو درست کرنا چاہئے اور نوجوان نسل کو مزید نفرت کرنے کا موقعہ مہیا نہیں کرنا چاہئے -

صوفی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے علماء کرام ' مشائخ عظام اور مفتیان صاحبان کے درمیان تضاد و اختلافات بھی نئی نوجوان نسل کے لئے اسلام سے دوری کا ایک بڑا سبب ہیں اور ان سے برطانیہ بھر کے مسلمان بھی پریشانی اور مذہبی بے چینی کا شکار ہیں ' بالخصوص رمضان المبارک کے آغاز اور عیدین کے تعین پر تو تمام مساجد کمیٹیاں اور مسلمان تذبذب میں مبتلا ہو جاتے ہیں ' افسوس ہے کہ اس سائنسی دور میں جبکہ سائنسدان چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے ' ہم مسلمان رویت ہلال کا کوئی فارمولا شریعت اسلامی کے مطابق متعین نہ کر سکے اور جب یہ ماہ مبارک رحمت و برکت اور بخشش و نجات کے لیل و نہار لے کر آتا ہے تو ہم یک سوئی کے ساتھ ایک دن رمضان کا آغاز اور عیدین کا تعین نہیں کر سکتے - کچھ علماء کرام برطانیہ کے مطلع کے موافق آبزرویٹری کے حساب سے چاند ہونے کی تاریخ متعین کرتے ہیں او کچھ دوسرے علماء کرام سعودیہ کی تقویم ام القریٰ کے حساب پر اس تاریخ کو یہ کہہ کر نہیں مانتے کہ سعودیہ میں چاند نظر آگیا ہے اور رمضان کا آغاز فلاں دن اور تاریخ کو ہو گا - اس طرح اہلسنّت و جماعت کے علماء کرام دو دھڑوں میں بٹ کر اخبار کی زینت بن جاتے ہیں ' اس میں شریعت کا جھگڑا نہیں بلکہ صرف اپنی نااتفاقی اور علمی برتری کا خمار ہے - اس سلسلے میں لارڈ نذیر احمد صاحب نے ایک دن رمضان کا آغاز اور عیدین کرانے کے لئے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام ' مشائخ عظام ' دانشوروں اور ماہرین فلکیات کو ایک جگہ بلا کر اجلاس کئے کہ برطانیہ کے مسلمانوں میں ایک دن رمضان کا آغاز اور ایک ہی دن عیدین کے تہوار منائیں جائیں مگر وہ بھی اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے - اگر علمائے کرام و مفتیان عظام صرف شریعت کی پاسداری اور اصولوں کو سامنے رکھ کر برطانیہ کے مطلع کے مطابق ' جس دن رویت ہلال یہاں ممکن ہو ' متفقہ طور پر اخبارات میں اور مسجد کمیٹیوں و ائمہ مساجد کے ذریعے شرعی اعلان کرا دیں کہ رمضان کا آغاز فلاں دن ہو گا اور عید فلاں دن ہو گی تو برطانیہ کے اہل اسلام ان کے اس فیصلہ اور اعلان پر

Marfat.com

لبیک کہتے ہوئے ان کے شکر گزار بھی ہونگے ' بالخصوص مسلمانوں کی نئی نوجوان نسل اس اتحاد و اتفاق پر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرنے کے لئے ضرور غور کرے گی ' اگر ایسا ہو جائے تو برطانیہ میں دینی بہاریں اور اسلام کی برتری کا بول بالا ہر طرف نظر آئے گا۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ میں شاعروں میں ایک ادنیٰ شاعر بھی ہوں ' اس لئے نعت کے چند اشعار قارئین کی نذر کر رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ ان میں کوئی فنی یا خامی نظر آئے لیکن یہ میرا حضور نبی کریمؐ کی بارگاہ میں ایک حقیر سا نذرانہ عقیدت ہے۔

نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی — یہ دنیا نہ دنیا کی تصویر ہوتی
یہ ارض و سما میں نہ رونق بہاریں — یہ تسکین ہوتی ' نہ کوئی جسے پکاریں
نہ موج تلاطم رواں آبشاریں — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی
نہ رحمت الٰہی ضیابار ہوتی — نہ انجم کواکب کی چمکار ہوتی
عشق حق سے یہ دنیا نہ سرشار ہوتی — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی
یہ محراب و مسجد نہ منبر اذانیں — یہ تسبیح وظیفے نہ پڑھتی زبانیں
یہ تکبیر خطبے نہ ہوتے دوگانیں — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی
یہ قرآن ہوتا نہ رحمت خدا کی — یہ گنج فضیلت نہ دولت ہدیٰ کی
یہ تفسیر رازی ' نہ احمد رضا کی — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی

یہ شعبان شب رات صدقہ زکوٰتیں — یہ رمضان ہوتا نہ برکت کی راتیں
یہ قیام تراویح نہ ہوتی صلوٰتیں — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی
یہ ایمان ' نہ عرفان سے روشن یہ سینے — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی
یہ اوج محبت نہ الفت قرینے — یہ آداب محفل نہ رفعت خزینے
یہ دلشاد ہوتے نہ روح آ بگینے — نور احمد کی گر نہ تنویر ہوتی

Marfat.com

حافظ محمد ضیاء الحق نوشاہی

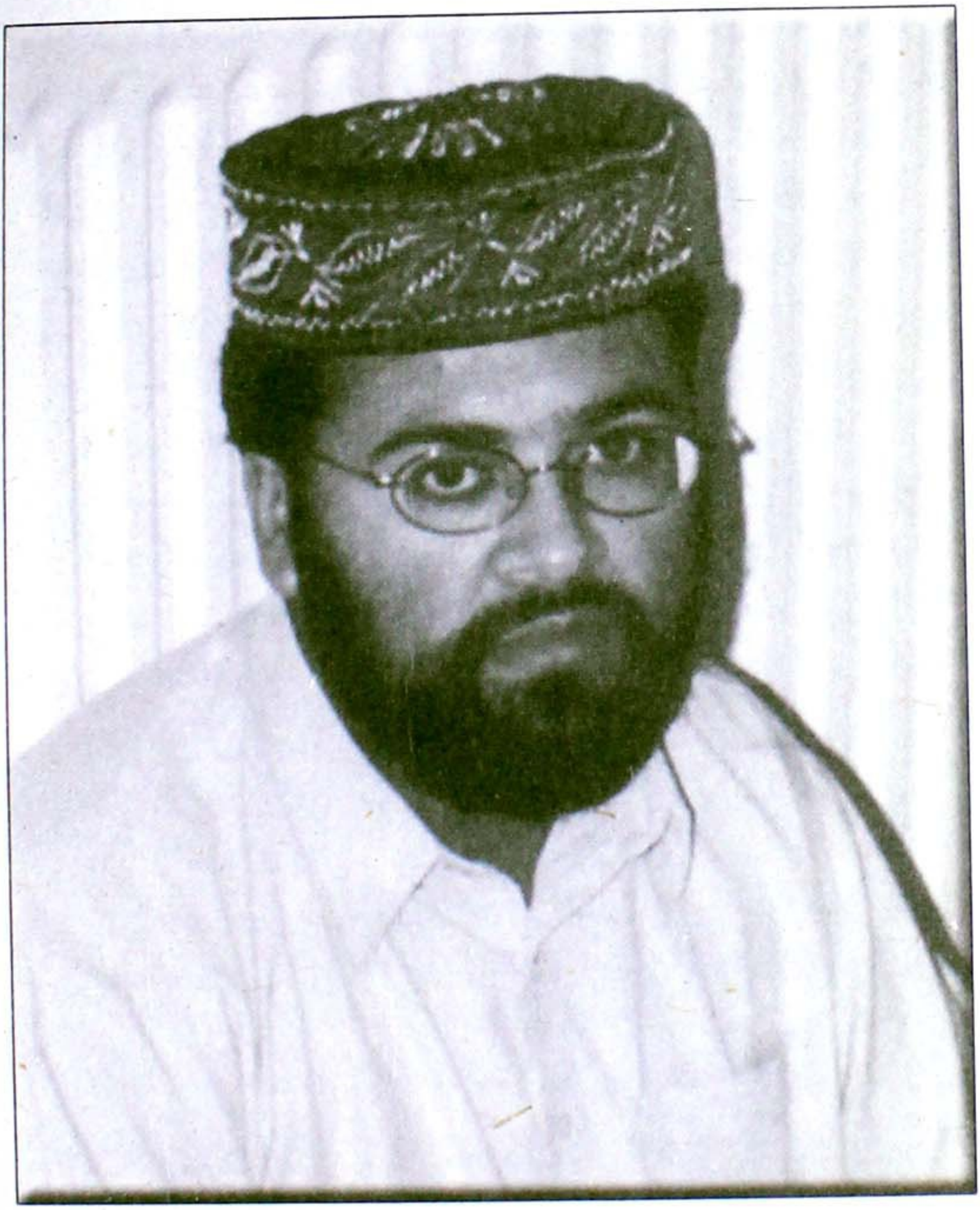

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی 1982ء سے برطانیہ میں ہیں- آپ زمانہ طالب علمی میں ہی برطانیہ آگئے تھے آپ اور آپ کے والد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سے گہری وابستگی رکھتے ہیں اور ان کے زیر سرپرستی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- آپ نے جمعیت تبلیغ الاسلام کی تقریباً" تمام مساجد میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں جبکہ کئی برس جمعیت کی مساجد میں رمضان المبارک میں قرآن کریم بھی سنایا ہے-

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی 24 اپریل 1971ء کو راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان میں بلیام

Marfat.com



حافظ محمد ضیاء الحق نوشاہی مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ہمراہ

پنڈوری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی الحاج محمد یاسین صاحب نوشاہی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم پاکستان میں ہی حاصل کی جس کے بعد وہ 1982ء میں بارہ سال کی عمر میں برطانیہ آ گئے۔ ان کے والد گرامی پہلے ہی 1960ء سے برطانیہ میں مقیم تھے۔ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب کے والد الحاج محمد یاسین صاحب نوشاہی شروع سے ہی دینی مزاج کے حامل تھے اور وہ قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی رہنمائی اور سرپرستی میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے تھے۔ وہ مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ الحاج محمد لیسین صاحب نوشاہی مختلف مساجد کی انتظامی کمیٹی کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے اور اس وقت بھی وہ پاکستان میں اپنے گاؤں میں ایک مسجد تعمیر کرا رہے ہیں۔

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی کی دینی تعلیم کی بنیاد مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام میں ہی رکھی گئی۔ آپ نے اپنے محترم استاد حافظ محمد اسماعیل صاحب کی زیر نگرانی حفظ قرآن کی تکمیل کی جس کے بعد آپ پاکستان چلے گئے اور پاکستان میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے مدرسہ جامعہ نوشاہیہ ' دربار نوشاہی نوشہ پور شریف کے خالصتا" مذہبی اور روحانی ماحول میں کلام پاک کی دو منزلیں طے کیں۔ جامعہ نوشاہیہ میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم کا بھی اہتمام ہے تاکہ جدید دور کے تقاضوں اور چیلنجوں سے بھی کماحقہ ' عہدہ برآ ہوا جا سکے۔ جامعہ تبلیغ الاسلام کے اداروں میں یہ اہتمام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی میں ہو رہا ہے۔ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے 1983ء میں جب حفظ کرنے کا آغاز جامعہ مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 سے کیا تو اس وقت وہاں صرف تین کلاسیں ہوا کرتی تھیں' دو ناظرہ کلام پاک کی اور ایک حفظ قرآن کی۔ حافظ ضیاء الحق صاحب نے حفظ کی تکمیل 1987ء میں کی تھی جس کے بعد 1990ء میں آپ پاکستان گئے تھے جہاں آٹھ دس ماہ قیام کے بعد واپس برطانیہ آ گئے۔

Marfat.com

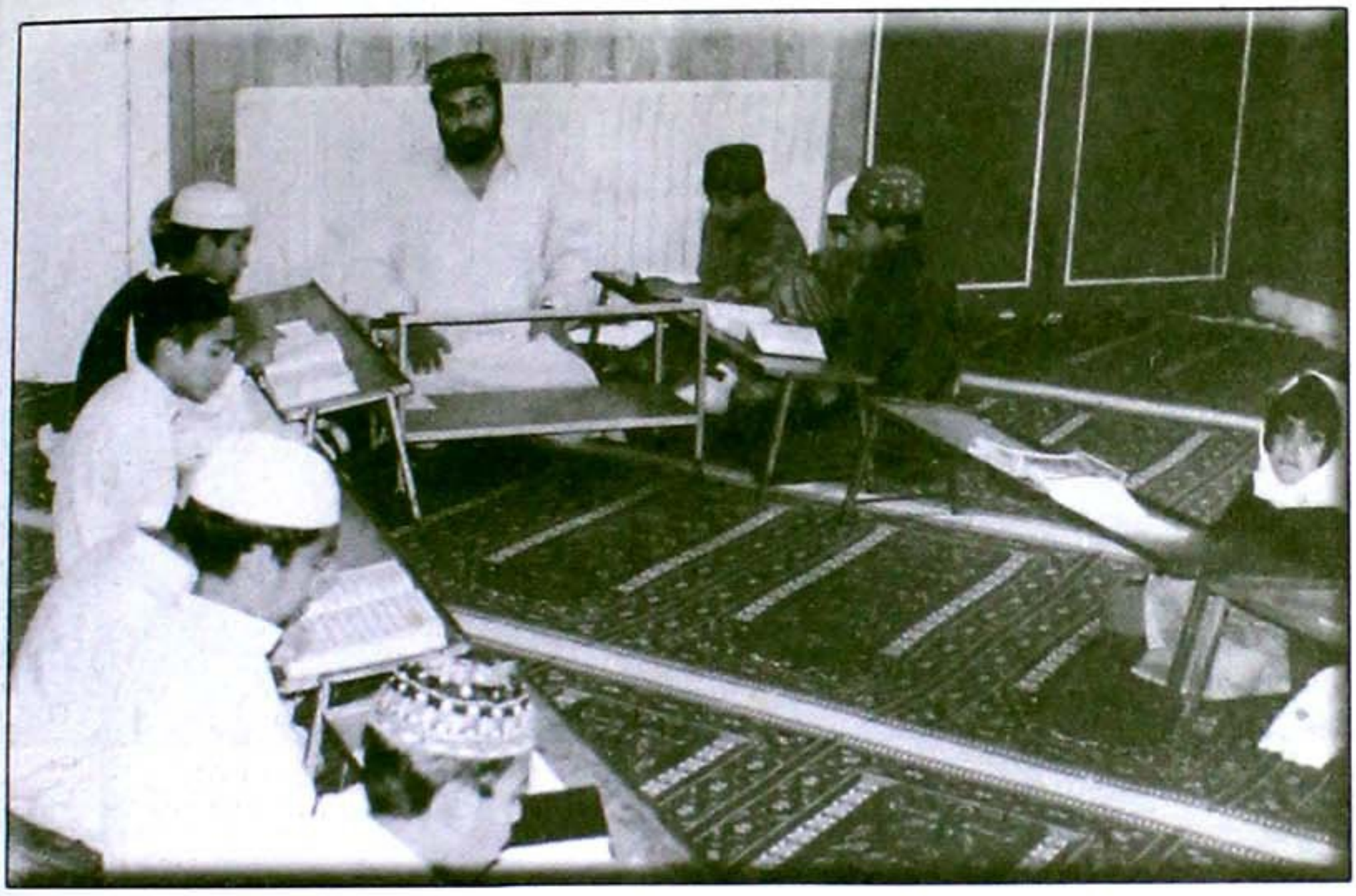

جامعہ تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ میں حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی تدریس کر رہے ہیں

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے 1984ء میں سلسلہ نوشاہیہ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے برادر بزرگ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی' وہ اس وقت تبلیغی دورے پر آئے ہوئے تھے۔ حافظ ضیاء الحق صاحب نے برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام مختلف اداروں میں دینی خدمات انجام دی ہیں' خاص طور پر قرآن پاک کی تعلیم و تدریس ان کا مستقل موضوع رہا ہے۔ آپ جیسمنڈ ایونیو بریڈفورڈ 9 اور براؤننگ سٹریٹ بریڈفورڈ 3 میں قرآن پاک پڑھاتے رہے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے سلسلے میں آپ کی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی حاصل ہے۔ پیر صاحب کی شخصیت اور خدمات کے حوالے سے حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب کی دینی و ملی خدمات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ بیشتر ادارے پیر صاحب کی ذاتی توجہ اور ان کی تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام کی کوششوں اور سرپرستی میں چل رہے ہیں تاہم ایک وقت تھا کہ یہاں کوئی مسجد نہیں تھی یہ پیر صاحب کی برطانیہ آمد اور محنت کا نتیجہ ہے کہ دین کا پیغام مغربی دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہا ہے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو دینی تعلیم اور ماحول فراہم کرنا ممکن ہو سکا ہے۔

نوجوان نسل میں دینی رجحانات کا جائزہ لیتے ہوئے حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ بزرگان دین اور علماء کرام کس طرح نئی نسل کی رہنمائی اور انہیں دین کی طرف راغب کرتے ہیں۔ برطانیہ میں نئی نسل کو جس طرح قائل کیا جائے یا سمجھایا جائے وہ اسی طرف پیش قدمی کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے' ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انداز منطقی اور دلنشیں ہو۔ خوش

Marfat.com



حافظ محمد ضیاء الحق صاحب قادری نوشاہی 1987ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ میں دستار بندی کے موقع پر

آئندہ بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام اس ضمن میں خاطر خواہ کام کر رہے ہیں اور ان کی کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آرہے ہیں۔ خود حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی بھی اس طرف بھرپور توجہ ہے اور وہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے بتایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے فورم سے وہ خود اس مقصد کے لئے کوششوں اور پروگراموں میں پوری طرح شریک ہیں۔

پاکستان سے آنے والے علماء کو برطانیہ میں تعلیم و تدریس میں پیش آنے والی دشواریوں کے ضمن میں حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نے فرمایا کہ علماء کو کوئی قابل ذکر مشکل یا دشواری پیش نہیں آتی، کبھی کبھی انگلش نہ جاننے کی وجہ سے کچھ مسائل ہوتے ہیں، لیکن پیر صاحب کی وساطت سے آنے والے علماء کی قابلیت اور تعلیمی استعداد کے پیش نظر زیادہ مسائل کا سامنا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ میں اب اچھے مسلمان گھرانے علماء و مشائخ کی مدد سے اپنا مذہب اور اپنی ثقافت اپنا رہے ہیں اور اس کا سہرا پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے سر ہے جو حضور نبی کریمؐ کے فرمان "سب سے بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور پڑھائے" پر عمل کرتے ہوئے مغرب میں اسلام کے فروغ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

Marfat.com

الحاج صوفی محمد الیاس کشمیری نوشاہی

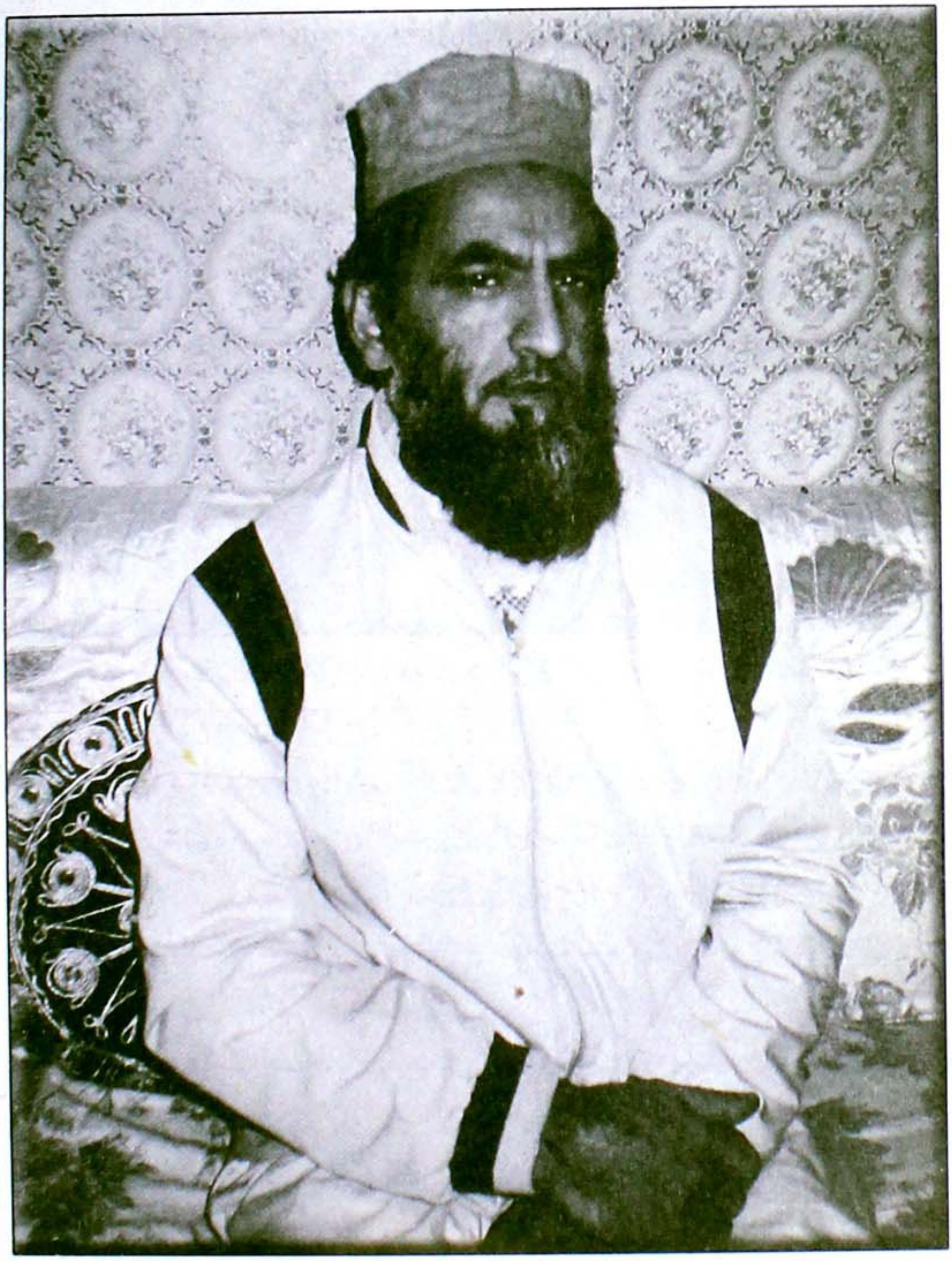

الحاج صوفی محمد الیاس نوشاہی اس لحاظ سے ایک منفرد اور انتہائی قابل ذکر شخصیت ہیں کہ انہوں نے انگلستان میں رہتے ہوئے خصوصاً" مسلک اہل سنت کے لٹریچر کے فروغ کے لئے جو تالیفی اور اشاعتی خدمات انجام دی ہیں انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا - ان خدمات کے ساتھ ساتھ وہ طویل عرصہ سے سٹاک پورٹ (مانچسٹر) سے انگریزی ماہنامہ "دی اسلامک ٹائمز" بھی شائع کر رہے ہیں - ان کاموں میں

Marfat.com



صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی 'ان کے قریبی ساتھی محمد طاہر خان صاحب اور صوفی محمد سلیم صاحب نوشاہی آستانہ عالیہ نوشاہیہ بریڈفورڈ میں مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ساتھ

انہیں چند مقتدر ہستیوں کی سرپرستی اور تعاون حاصل رہا ہے جن میں مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سرفہرست ہیں - الحاج صوفی محمد الیاس صاحب امام اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ سے گہری اور والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے کام کا بڑا حصہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات و تخلیقات سے متعلق ہے-

صوفی محمد الیاس صاحب نے اپنے ابتدائی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہ 23 ستمبر 1949ء کو آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کے گاؤں چھتروہ میں پیدا ہوئے - ان کے والد چوہدری گلاب دین علاقہ کے ایک ممتاز فرد تھے اور کاشتکاری کے ساتھ ساتھ کاروبار بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے انہیں دور دور جانا پڑتا تھا 1955ء میں انہوں نے گجر خان میں تیل کا ایک کارخانہ قائم کیا اور ایک مکان بھی تعمیر کرایا جو پورے علاقے میں اپنی نوعیت کا منفرد مکان تھا اور جو آج بھی موجود ہے - صوفی صاحب نے فرمایا کہ میرے والد گرامی مرحوم بچپن ہی سے علماء کرام اور اولیاء عظام کے بہت عقیدت مند تھے اس لئے جب بھی کوئی پیر فقیر یا عالم دین ہمارے علاقہ میں تشریف لاتے تو ان کا قیام ہمارے گھر پر ہوتا تھا اور وہیں وعظ کے پروگراموں اور ذکرواذکار کی محافل کا انعقاد ہوتا تھا- صوفی محمد الیاس صاحب نے کہا کہ جب میں سات آٹھ سال کا تھا تو سوکھا کی بیماری میں مبتلا ہو گیا' میں نے ان ہی دنوں سکول جانا شروع کیا تھا لیکن اس مرض کی وجہ سے میرا سکول چھوٹ گیا - والدین نے میرا ہر طرح کا علاج کرایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا - ہم ان دنوں گجر خان میں رہتے تھے وہاں والد صاحب کے ایک دوست نے انہیں مشورہ دیا کہ آپ اپنے بچے کو

Marfat.com

امام بری کے دربار پر لے کر جائیں ' اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے طفیل اس بچے کو صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ والد گرمی مجھے امام بری لیکر حاضر ہوئے اور دل کی گہرائیوں سے دعا کی - اللہ تعالیٰ نے مجھے حیرت انگیز طور پر صحت عطا فرمائی اور وہ بھی ایسے کہ مجھے اٹھا کر بری امام لے جایا گیا تھا کیونکہ میں بالکل چل نہیں سکتا تھا لیکن وہاں سے دوڑتا ہوا واپس آیا - اللہ تعالیٰ نے مزید فضل کیا کہ میری صحت روز بروز ٹھیک ہوتی گئی اور میں اپنے عمر کے بچوں سے زیادہ بڑا اور طاقت ور لگنے لگا ' تعلیم کا بھی نہ صرف خلا پورا ہوا بلکہ میں اپنے ہم جماعت بچوں سے آگے نکل گیا - پھر میں نے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔

صوفی محمد الیاس صاحب نے فرمایا کہ میرے والد گرامی مجھے عالم دین بنانا چاہتے تھے کیونکہ وہ خود ایک نیک ' خدا ترس ' دین دار اور تہجد گزار شخص تھے ' گو میں باقاعدہ عالم دین تو نہ بن سکا مگر اللہ نے مجھ سے دین کی خدمت کا کام ضرور لیا جو ایک طویل عرصہ سے جاری و ساری ہے ' یہ میرے والدین کی دعاؤں ہی کا اثر ہے - میرے والد صاحب کی طرح والدہ محترمہ بھی انتہائی خدا ترس نیک اور تہجد گزار خاتون تھیں ' روز صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں اور ہم بہن بھائی ان کے قریب بیٹھتے تھے ' وہ ہمیں ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر سناتی تھیں - صوفی صاحب نے مزید کہا کہ میری اہلیہ بھی ایک نیک خاتون ہیں ' بڑی دیندار اور عشق رسولؐ سے مالا مال ہیں - تلاوت قرآن کریم اور دینی کتب کا مطالعہ ان کا معمول ہے ' انہوں نے تمام بچوں کو بھی دین دار بنایا ہے - محلے میں جہاں کہیں خواتین کا کوئی دینی اجتماع یا محفل ہوتی ہے وہ نہ صرف اس میں شرکت کرتی ہیں بلکہ نعت رسولؐ بھی پڑھتی ہیں - دینی کاموں میں انہوں نے قدم قدم پر میرا ساتھ دیا ہے اور اب بھی دیتی ہے - شروع میں جب میں نے ان کاموں کا آغاز کیا تو کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ گھر کی ضرورتوں کے لئے رکھی ہوئی رقم بھی ان کاموں پر خرچ کرنا پڑتی تھی - وہ اس صورت میں بھی صابر شاکر رہتیں اور مجھ سے کبھی گلہ نہ کرتیں - میرے تمام بچے بھی دینی کاموں میں میرا بھرپور ساتھ دیتے ہیں اور ان کے انگریزی مضامین ' ماہنامہ دی اسلامک ٹائمز میں شائع ہوتے ہیں - بڑے بیٹے نے ایک کتاب "ہمارا اسلام" کے ایک باب کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے بتایا کہ وہ 1964ء میں یہاں پہنچے - انہوں نے کہا کہ اس وقت کا برطانیہ آج کے برطانیہ سے بہت مختلف تھا ' کہیں اکا دکا مساجد موجود تھیں - برطانیہ میں پاکستان سے آنے والے محنت کشوں نے جو پہلی مسجد قائم کی وہ بریڈ فورڈ میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ہے - مجھے یاد ہے کہ جب برطانیہ میں پہلی عید آئی تو میں عید کی نماز ادا نہ کر سکا - ان ہی دنوں مانچسٹر میں ایک مصری مسلمان نے اپنا مکان مسجد کے لئے بطور عطیہ راہ خدا میں دیا ' وہاں جماعت اسلامی سے وابستہ ایک صاحب پیش امام تھے بعد میں یہ جگہ کافی عرصہ تک دیوبندی حضرات کے زیر انتظام رہی۔

اپنی دینی خدمات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے صوفی صاحب نے فرمایا کہ 71-1970ء میں ہم نے مانچسٹر میں ایک مہم کے طور پر اہلسنت کے پروگراموں کا آغاز کیا ' ہم رہنمائی کے لئے حضرت مبلغ

Marfat.com

اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے پاس بریڈ فورڈ جاتے تھے - اہلسنّت کے لئے پیر صاحب قبلہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں - عید کی نماز ہم اولڈھم کی تبلیغ الاسلام مسجد میں ادا کرتے تھے' یہ مسجد بھی قبلہ پیر صاحب کی کوششوں سے بنی تھی - صوفی صاحب نے کہا کہ 1975ء میں اس خاکستار کوششوں سے مانچسٹر میں پہلی بار عید میلاد النبیؐ کا پروگرام منعقد ہوا پھر 1976ء میں میلاد النبیؐ اور یوم امام احمد رضاؒ خاں بریلوی منایا گیا - اس طرح یہاں باقاعدگی کے ساتھ اہلسنّت کے پروگرام منعقد ہونے لگے جو آج بھی انتہائی جوش و جذبہ اور عقیدت و احترام کے ساتھ جاری و ساری ہیں - آج مانچسٹر کی تین بڑی مساجد اور متعدد چھوٹی مساجد و مدرسے اہلسنّت کے زیر انتظام ہیں - مگر میں نے ہمیشہ ان سرگرمیوں سے آگے کا سوچا ہے جن کی طرف آج بھی بد قسمتی سے اہلسنّت کی کوئی خاص توجہ نہیں ہے - میں نے شروع ہی سے یہ بات ضروری سمجھی کہ اہلسنّت کی کتب کے انگریزی تراجم خاص طور پر ہمارے بزرگوں مثلاً" امام اہلسنّت احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ اور دیگر شخصیات کی گراں قدر تصانیف کے معیاری انگریزی تراجم کرا کر شائع کئے جائیں اور ان کو گھر گھر پہنچایا جائے' نوجوانوں کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دئے جائیں جہاں نہ صرف انہیں صحت منداور تعمیری مشاغل مہیا ہوں بلکہ ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم و تربیت بھی جاری رہ سکے - بڑی عمر کے لوگوں کے لئے ایسے پروگرام ہوں جہاں وہ اپنے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ عقائد اسلامی سے بھی بہرہ مند ہو سکیں' اس لئے کہ یہاں ہمارے اکثر لوگ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بنیادی عقائد سے آگاہ نہیں ہیں' جس سے مخالفین فائدہ اٹھاتے ہیں - مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے عمائدین کو اس جانب زیادہ توجہ دینے کی فرصت نہیں ہے اور جن کو کچھ احساس ہے اس کا اظہار بھی صرف تقاریر کی حد تک ہے - میں نے اس وجہ سے مذکورہ ضرورت کو ہمیشہ اولیت دی اور 1979ء میں اپنے اس سفر کا آغاز کیا - صوفی صاحب نے کہا کہ میں 1969ء میں پاکستان گیا اور وہاں اپنی برادری میں میری شادی ہوئی - 1970ء میں میں نے اپنے گاؤں میں میلاد النبیؐ' معراج النبیؐ اور گیارہوں شریف کے جلسوں کا سلسلہ شروع کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بھی باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے - انہوں نے کہا کہ 1970ء ہی میں برطانیہ واپس آیا اور 1973ء میں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی معیت میں حج اور زیارت روضہ رسولؐ ہوئی اور پھر پاکستان گیا وہاں لاہور اور دوسری جگہوں پر جانے کا موقع ملا - لاہور میں مرکزی مجلس رضا کے بانی جناب حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی زیارت کے ساتھ ساتھ دوسرے بزرگوں کی بھی زیارت ہوئی اور تبادلہ خیال ہوا - مجلس رضا لاہور نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے تعارف اور ان کی کتب کی اشاعت کے لئے جو کام کیا ہے وہ مشعل راہ ہے -

صوفی صاحب نے فرمایا کہ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں پیر سید معروف حسین صاحب نوشاہی کی کوششوں سے 'ورلڈ اسلامک مشن' کا قیام عمل میں آیا - یہ ایک عظیم الشان منصوبہ تھا - صوفی صاحب نے کہا کہ میں کہ ستمبر 1973ء میں برطانیہ واپس لوٹا 'حضرت پیر صاحب نے بھی واپس آکر ورلڈ اسلامک مشن کی پہلی کانفرنس بریڈ فورڈ میں منعقد کروائی - اس کانفرنس میں پاک و ہند کے علماء کرام کے علاوہ دیگر

Marfat.com

ممالک کے علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ اس پلیٹ فارم کے تحت ایک لائحہ عمل اہلسنت کو دیا گیا اور اس پر عمل درآمد کی کوششیں شروع ہو گئیں مگر نامعلوم وجوہ کی بنا پر یہ کام آگے نہ بڑھ سکا۔ صوفی صاحب نے کہا کہ کاش ہم اجتماعی نہ سہی انفرادی طور پر ہی کوششیں کرتے تو ہماری حالت یکسر مختلف ہوتی۔

صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے اگست 1979ء میں سٹاک پورٹ میں رضا اکیڈمی قائم کی۔ قدم قدم پر طرح طرح کی پریشانیوں کے پہاڑ کھڑے تھے مگر ہمت بلند ہو اور اللہ کے فضل و کرم پر یقین محکم ہو تو کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔ ہم نے اعلیٰ حضرتؒ کے مقبول سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کا منظوم انگریزی ترجمہ اپنے ایک فاضل دوست پروفیسر غیایت الدین قریشی سے کروایا اور شائع کیا' اعلیٰ حضرتؒ ہی کی ایک اور کتاب "الدولتہ المکیہ" کا ترجمہ ایک دوسرے فاضل محترم ڈاکٹر سید محمد حنیف فاطمی سے کروایا اور شائع کیا۔ بچوں کے لئے دو انگریزی کتابیں شائع کیں' اس طرح پہلی بار چار سال کے اندر چار انگریزی کتب شائع کی گئیں۔ صوفی صاحب نے مزید فرمایا کہ 1985ء میں امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کے اردو ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔ یہ ترجمہ بھی ڈاکٹر سید محمد حنیف صاحب فاطمی نے قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی فرمائش پر ورلڈ اسلامک مشن کے لئے کیا تھا لیکن مشن یہ ترجمہ شائع نہ کر سکا تو قبلہ پیر صاحب کی فرمائش پر ہم نے یہ ترجمہ شائع کیا۔

دی اسلامک ٹائمز کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے صوفی صاحب نے فرمایا کہ رضا اکیڈمی نے اکتوبر 1985ء میں اس ماہنامہ کا اجراء کیا اور گزشتہ 15 برس سے یہ ماہنامہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے لکھنے والوں میں ڈاکٹر محمد حنیف فاطمی صاحب' پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب' ڈاکٹر محمد ہارون صاحب (نومسلم)' محمد ارشد چوہان صاحب' محمد خطاب صاحب' محمد افضل حبیب صاحب' ڈاکٹر محمد اسلم جونیجو صاحب' پروفیسر آصف حسین صاحب' ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (کراچی) اور ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب (بریلی شریف) کے علاوہ محترمہ آمینہ صاحبہ (نومسلم)' محترمہ مریم (نومسلم) محمد طاہر خان اور بہت سے نئے قلم کاروں کا تعاون شامل ہے۔ ہماری ٹیم مستعدی سے آج بھی لکھنے اور تراجم کرنے میں مصروف ہے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ اس دوران بہت سے ساتھی اللہ کو پیارے بھی ہو گئے۔ رضا اکیڈمی کے چیئرمین اور دی اسلامک ٹائمز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے سرپرست ڈاکٹر حنیف فاطمی صاحب 1995ء میں وفات پا گئے ان کے بعد پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب رضا اکیڈمی کے چیئرمین اور دی اسلامک ٹائمز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے سرپرست رہے' وہ بھی 1997ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے انتقال کے بعد ڈاکٹر محمد ہارون صاحب (نومسلم) یہ ذمہ داریاں سنبھالتے رہے لیکن وہ بھی 1998ء میں وصال پا گئے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ جب شیطان رشدی نے اپنی کتاب "شیطانی آیات" لکھی تو سب سے پہلے انگریزی میں اس کتاب کا رد رضا اکیڈمی نے "سیٹینک ورسز اینڈ ویسٹرن پالیٹکس" کے نام سے شائع کیا۔ ایک سال کے اندر اس کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کے بعد رضا اکیڈمی نے پروفیسر

Marfat.com

غیاث الدین قریشی صاحب کی کتاب "MANKIND FOR PROPHET" شائع کی۔

صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے رضا اکیڈمی کی خدمات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اب تک انگلش میں رضا اکیڈمی کی 80 کتب شائع ہوئی ہیں جن میں میلاد النبیؐ، اسلام و سائنس، اسلامی سزائیں، عقائد، سیرت، قرآن، حدیث، فقہ، زکوٰۃ صدقات، بچوں کے لئے خاص کتب، صوفی ازم، اسلامی تاریخ، شفاعت، اسلام کا معاشرتی نظام، اسلام میں عورت کا مقام، قادیانی کوں ہیں؟، بدعت کی اسلام میں تعریف، معجزات، کرامات، عصمت رسولؐ، اسلام اور شراب، مسلمانوں میں جدید گروپس کا تعارف، میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟، اسلام میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کا تصور، بچوں پر والدین کے حقوق، والدین پر بچوں کے حقوق، اسلامی مہینوں کے فضائل، گستاخ رسولؐ کی سزا اور ان کے علاوہ بہت سے دیگر موضوعات پر کتابیں شامل ہیں، یہ تمام کتابیں معیاری انگلش میں ہیں۔ ہم نے حال ہی میں اعلیٰ حضرتؒ کی تین مزید کتابوں برکات الامداد الاہل الاستمداد، معراج اور رویت باری تعالیٰ اور فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوئی؟ کا انگریزی ترجمہ کرایا ہے۔ یہ ترجمہ ڈاکٹر محمد رضا صاحب نے کیا ہے۔

صوفی صاحب نے کہا کہ رضا اکیڈمی کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ اکیڈمی امام اہل سنت، مجدد ملت فاضل بریلوی امام الشاہ احمد رضاؒ کے نام پر قائم کی گئی ہے اس لئے اس نے آپؒ کی کتب کے تراجم پر خاص توجہ دی ہے اور اس وقت تک آپ کی کتب کے تراجم اور آپ کے حالات و واقعات، خدمات اور سوانح پر مشتمل 40 کتابیں شائع کی ہیں جن میں اعلیٰ حضرتؒ کی مندرجہ ذیل کتب کے تراجم بھی شامل ہیں۔ (1) تمہید الایمان (2) مقال العرفاء (3) بچوں پر والدین کے حقوق (4) والدین پر بچوں کے حقوق (5) شفاعت پر چہل حدیث (6) ایمان اور اسلام (7) بیعت و خلافت (8) الدولتہ المکیہ (9) کنزالایمان (ترجمہ قرآن) (10) گستاخ رسولؐ کی سزا (11) سلام (12) زکوٰۃ کی اہمیت (13) صدقات کی اہمیت (14) راہ نجات (15) اسلام میں تصور توحید رسالت (6)1 تجلی الیقین (17) اسلام اور سائنس (18) حدائق بخشش (19) ندائے یا رسولؐ اللہ (20) میلاد النبیؐ (21) چند بنیادی اسلامی عقائد (22) علم غیب رسولؐ (23) جمع قرآن کیسے ہوا؟ (24) کاغذ کے کرنسی نوٹ اور اسلام (25) سفرنامہ حجاز (26) دوئم العیش فی ائمتہ القریش (27) نور محمدی (28) حسام الحرمین (29) المجتہ المو تمنہ (30) آثار کی اسلام میں اہمیت۔ ان کے علاوہ مزید تراجم کا کام مسلسل اور پوری مستعدی کے ساتھ جاری ہے۔

صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے کہا کہ تراجم کے سلسلے میں متعدد قلمی معاونین جن کا تعلق مختلف ممالک سے ہے رضا اکیڈمی کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ، پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے معاونین میں جناب بشیر حسین ناظم (اسلام آباد، پاکستان) پروفیسر عازم القادری (چکوال، پاکستان) ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف، انڈیا)، جناب طاہر ستار (برطانیہ)، جناب محمد افضل حبیب (برطانیہ)، جناب محمد خطاب (برطانیہ)، ڈاکٹر محمد اسلم جونیجو (برطانیہ) اور ڈاکٹر محمد رضا (یورپ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت سب سے زیادہ تراجم

Marfat.com

ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب (بریلی ' انڈیا) کر رہے ہیں - صوفی صاحب نے کہا کہ امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کی شخصیت اسلامی تاریخ میں عموماً" اور اسلام تاریخ ہند میں خصوصاً" انتہائی اہمیت کی حامل ہے مگر ہم نے اپنے امام اور محسن کا عملی دنیا میں اس طرح تعارف نہ کرایا جس کے وہ مستحق تھے- ان پر جتنا بھی کیا گیا ہے وہ تعریف ہی کے زمرے میں آتا ہے ' تحقیق کے زمرے میں نہیں - ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اس جانب سکالرز کی توجہ مبذول کرائی مگر کوئی خاص تحقیقی کام نہیں ہوا - آج تک امام کی مکمل سوانح حیات اردو میں بھی شائع نہیں ہو سکی - اس کے لئے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ جدید تحقیق تیکنیک کو جاننا انتہائی ضروری ہے - ہمارے جن بزرگوں کو اس جدید تحقیق کے اسالیب سے واقفیت ہے ان کی اس طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں رہی ' اسی لئے کوئی کام نہیں ہوا - البتہ امریکہ میں ایک ہندو خاتون اوشا سنیال (USHA SANYAL) نے اعلیٰ حضرتؒ اور ان کی تحریک پر بہت اچھا کام کیا ' جس کے وجہ سے شاید پہلی بار مغربی دنیا نے اعلیٰ حضرتؒ کو ان کے مقام کے مطابق جانا - اس کے بعد یورپ کے ایک مسلم سکالر ڈاکٹر پروفیسر اللہ بخش نے اعلیٰ حضرتؒ پر مزید تحقیقی کام کیا اور رضا اکیڈمی نے ان کی اس کوشش کو کتابی شکل میں شائع کیا - پروفیسر صاحب نے تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی میں امام احمد رضاؒ جیسی کوئی شخصیت نہیں ہوئی - انہوں نے مسلمانوں اور اسلام کے لئے جو کام کیا وہ ان دو صدیوں میں کوئی اور نہ کر سکا - ان کے کام سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو فائدہ ہوا ہے یا آئندہ ہو گا وہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں ان پر تحقیقی کام کرنا ہو گا - ہمارے ایک قلمی معاون ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے ریسرچ سکالر تھے ' اعلیٰ حضرتؒ کی خدمات کو نئی جہت کے ساتھ پیش کیا - انگریزی میں یہ پہلی مرتبہ کسی مغربی محقق کی پہلی کوشش تھی - انہوں نے "امام احمد رضاؒ کی عالمی اہمیت" کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر ان کے چار اہم نکات پر مزید ایک کتاب لکھی ' پھر اعلیٰ حضرت کے دس تعلیمی نکات پر ایک اور کتاب لکھی ' یہ تینوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں - ڈاکٹر ہارون صاحب نے اعلیٰ حضرت پر جو کام کیا ہے وہ بجائے خود تاریخی نوعیت اور اہمیت کا حامل ہے - ڈاکٹر صاحب کے علاوہ ایک اور انگریز نو مسلم نے "امام احمد رضاؒ کے نو مسلم برطانوی مسلمانوں پر اثرات" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو شائع ہو چکی ہے ' ان تینوں کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں جو رضا اکیڈمی سے دستیاب ہیں - صوفی صاحب نے کہا کہ اس کے علاوہ پروفیسر آصف اور خود میری لکھی ہوئی دو کتب بھی شائع ہو چکی ہیں ' ہمارے ایک اور ساتھی محمد خطاب نے مجدد اسلام (ISLAM THE REVIVER OF) کے نام سے ایک اہم کتاب لکھی ہے جو شائع ہو چکی ہے ' پروفیسر آصف حسین نے ایک تحقیقی نوعیت کا کام کیا ہے یعنی انہوں نے تعلیمی نکات پر مزید دو تحقیقی مقالات تحریر فرمائے جو شائع کئے جا چکے ہیں رضا اکیڈمی نے امام رضاؒ کی کتب کے تراجم کے ساتھ ساتھ ان کے حالات ' خدمات اور سوانح پر بھی بھرپور کام کیا ہے - اب امام صاحبؒ کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی - اس وقت ہماری ایک نو مسلم قلم کارہ نے امام احمد رضا پر پچاس صفحات قلمبند کئے ہیں - اور ان کا ارادہ ہے کہ وہ کم از کم دو سو صفحات تحریر کریں گی-

Marfat.com

صوفی صاحب نے کہا کہ رضا اکیڈمی شروع ہی سے خوش قسمت رہی ہے کہ جہاں اسے حضرت پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی جیسے سرپرست ملے وہاں بہت سے بلند پایہ دانشور حضرات کا قلمی تعاون بھی ملا - یہ خداوند کریم کے خاص فضل اور بوسیلہ نبیؐ رؤف و رحیمؐ سے حاصل ہوا' ساتھ ہی حضرت غوث الاعظمؒ اور نوشہ پیرؒ کی نظر عنایت کے طفیل بھی کامیابی حاصل ہوئی' میرے والدین کی تربیت اور دعاؤں کا اثر اور پیرو مرشد حضرت پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی کی نظر کرم بھی شامل ہے ورنہ اعلیٰ حضرتؒ کی اتنی کتابوں کے تراجم اور انہیں انگلش میں ایڈٹ کرواکر شائع کرنا کوئی آسان کام نہ تھا - اتنی تعداد میں انگریزی میں اعلیٰ حضرتؒ کی کتابوں کے تراجم اور اہل سنت کی کتابوں کی اشاعت کا اعزاز رضا اکیڈمی ہی کو حاصل ہے - الحاج صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ رضا اکیڈمی کے تمام قلمی معاونین اس لائق ہیں کہ ان کا تفصیلی ذکر کیا جائے مگر میں اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرف تین چار ساتھیوں کا ذکر کروں گا -

ڈاکٹر محمد حنیف

ڈاکٹر محمد حنیف فاطمی صاحب یو' پی بھارت میں پیدا ہوئے علی گڑھ سے ایم اے کیا تھا - پاکستان بننے کے بعد وہ کراچی آگئے اور کراچی یونیورسٹی اور دوسری یونیورسٹیوں میں پڑھاتے رہے پھر 56ء میں برطانیہ آگئے اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے ساتھ لنکنز ان سے بیرسٹری بھی کی -

پروفیسر غیاث الدین قریشی

پروفیسر غیاث الدین قریشی صاحب مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے' قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ساتھ پہلے پاک پتن اور وہاں سے حیدر آباد سندھ جا بسے' سندھ یونیورسٹی سے امتیاز کے ساتھ انگلش لٹریچر میں ایم اے کیا اور وہاں لیکچرار مقرر ہوئے پھر پروفیسر بنے - 70ء میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے لیڈز یونیورسٹی میں آگئے اور امتیازی حیثیت سے انگلش لٹریچر میں ایم اے کیا - کچھ عرصہ بعد آپ نیو کاسل آپن ٹائن کے ایک کالج میں استاد مقرر ہوئے اور انگریزوں کو انگریزی لٹریچر پڑھانا شروع کیا - امام احمد رضاؒ کے عشق رسولؐ کا جذبہ قریشی صاحب کو بھی وافر ملا تھا' اسی وجہ سے وہ امام احمد رضاؒ سے بہت متاثر تھے - انہوں نے امام احمد رضاؒ کے مشہور سلام اور ان کی ایک کتاب "تمہید الایمان" کا معیاری انگریزی میں ترجمہ کیا - اس کے علاوہ اعلیٰ حضرتؒ کی 75 نعتوں کا کامیاب منظوم انگریزی ترجمہ کیا جس کو اہل علم نے بہت پسند کیا - یہ تمام تراجم شائع ہو چکے ہیں -

ڈاکٹر محمد ہارون

ڈاکٹر محمد ہارون صاحب نو مسلم تھے - کیمبرج یونیورسٹی جیسے اعلیٰ تعلیمی ادارے سے انہوں نے ایم اے اور پی ایچ ڈی کیا اور لیکچرر کی حیثیت سے وہیں ان کی تقرری ہوئی - جون 1988ء میں وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے - انہوں نے اسلام پر 20 سے زیادہ کتب لکھیں اور سو سے زیادہ معیاری تحقیقی مقالات قلم بند کئے - قرآن کے 20 پاروں کا ترجمہ اعلیٰ اور معیاری انگلش میں کیا اور آخری تین پاروں کی تفسیر

Marfat.com

بھی لکھی - ان کا ارادہ پورے قرآن کی تفسیر لکھنے کا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی - جب انہیں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے یقین نہ کیا مگر بعد میں جب ان سے اعلیٰ حضرتؒ کی کتابوں کی ایڈیٹنگ اور ترجمہ کا کام لیا گیا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ اعلیٰ حضرتؒ ہی اسلاف کے جانشین ہو سکتے ہیں - انہوں نے اعلیٰ حضرتؒ کی دینی خدمات کے بارے میں کم و بیش 20 تحقیقی مقالات تحریر کئے جن کے اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں جبکہ انگلش میں بھی تین کتب شائع ہو چکی ہیں - ڈاکٹر محمد ہارون نے صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی کی فرمائش پر اپنے قبول اسلام کے بارے میں ایک کتاب لکھی - اس کتاب کو خصوصاً" نوجوان نومسلموں اور اسلام کے تعارف کے حوالے سے بہت مقبولیت حاصل ہوئی - اس کے کتنے ہی ایڈیشن شائع ہوئے اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا - ڈاکٹر صاحب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ سے اس قدر متاثر تھے کہ اپنا قلمی نام ڈاکٹر رضوی لکھتے تھے - ڈاکٹر محمد ہارون کا مزید تذکرہ ایک علیحدہ مختصر مضمون کی شکل میں آگے پیش کیا گیا ہے-

ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی

صوفی الیاس صاحب نے ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ بریلی شریف (انڈیا) میں رہتے ہیں - دنیاوی تعلیم علی گڑھ سے حاصل کی اور روہیل کھنڈ یونیورسٹی' بریلی شریف سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ پر پی ایچ ڈی کی اور وہیں پر مدرسہ نوریہ رضویہ میں ناظم تعلیمات ہیں' انہوں نے بھی اعلی حضرتؒ کی 15 کتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا' آپ صرف ایک مترجم ہی نہیں بلکہ ایک بلند پایہ مصنف بھی ہیں - آپ نے بہت سی کتب لکھیں اور ایک دینی مجلّہ کا اجرا بھی کیا-

ایک سوال کے جواب میں صوفی محمد الیاس نوشاہی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے - ان کا بڑا بیٹا محمود احمد الیکٹرونک انجینئر ہے اور شادی شدہ ہے' دوسرا بیٹا محمد معروف احمد کمپیوٹر انجینئر ہے' وہ بھی شادی شدہ ہے بڑی بیٹی بھی شادی شدہ ہے - دوسری بیٹی نے 2000ء ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی ہے - تیسرا بیٹا محمد جابر اقبال بارہ سال کا ہے' صوفی صاحب اس کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دلوانا چاہتے ہیں - اپنی دینی تعلیم کے حوالے سے صوفی صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے زیادہ تر تعلیم خود مطالعہ کے ذریعہ حاصل کی' تاہم وہ وقتاً" فوقتاً" مختلف علماء کرام اور بزرگ شخصیات سے رہنمائی حاصل کرتے رہے - بیعت کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ 1982ء میں پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی سے ان کی بیعت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی معرفت ہوئی - انہوں نے مزید کہا پیر برق شاہ صاحب کی شخصیت بہت متاثر کن تھی' جو بھی ان سے ملتا اسے اجنبیت کا احساس نہ ہوتا - جب پیر برق شاہ صاحب صوفی صاحب سے ملے تو انہوں نے صوفی صاحب کو مولوی صاحب کہہ کر مخاطب کیا اس پر صوفی صاحب نے کہا کہ حضرت میں مولوی نہیں ہوں تو پیر صاحب نے جواب دیا کہ انشا اللہ آپ مولویوں سے بھی زیادہ کام کریں گے -

Marfat.com

برطانیہ میں نئی نسل کی دینی تعلیم کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی نے کہا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل ' دینی تعلیم اور موجودہ صورت حال ' تین الگ الگ مسائل ہیں ' مگر عمیق نظر سے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی مسئلہ ہے یعنی نئی نسل کو دین کی تعلیم سے کیسے قریب تر رکھا جا سکتا ہے ' اس کے لئے کیا کرنا ہے اور موجودہ صورت حال کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ صوفی صاحب نے اپنی رائے دی کہ علمائے کرام اور والدین کو مل کر اس کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ یہاں کے لادینی اور آزاد ماحول میں یہ مسئلہ دن بدن پریشان کن صورت اختیار کر رہا ہے۔ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ والدین کو جمعہ کے وعظ میں ' نجی محافل میں اور دیگر تقریبات میں بار بار اس بات کی طرف توجہ دلائیں اور نئی نسل کو آئندہ پیش آنے والے خطرات سے بچانے کا احساس دلائیں۔ علماء یہ نہ سوچیں کہ گھر گھر جانے سے ان کے وقار میں کمی ہو گی بلکہ معاشرے میں ان کی عزت و وقار بڑھے گا۔ صوفی صاحب نے مزید کہا کہ والدین کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے قریبی مساجد میں خود جائیں اور بچوں کو بھی ساتھ لے کر جائیں۔ جمعہ کے اجتماعات دینی تقریبات مثلاً "گیارہوں شریف ' میلاد النبیؐ اور معراج شریف کے جلسوں ' شب براءت کی محافل اور تراویح میں بھی بچوں کو ساتھ لیکر جائیں ' اس طرح بچے بہت کچھ سیکھیں گے۔ والدین کو چاہئے کہ گھر کے ماحول کو بھی دینی بنائیں۔ انہیں ٹی وی پر معلوماتی پروگراموں اور کارٹون کے علاوہ غیر ضروری پروگرام نہ دیکھنے دیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں صوفی صاحب نے کہا کہ اہل سنت کے دینی مدارس میں نصاب کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے۔ اس وقت جو کتب دینی نصاب میں شامل ہیں ان میں سے اکثر دیگر مسلک کے لوگوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ ہمارے دینی مدرسوں کے لئے جہاں جدید نصاب کی ضرورت ہے وہاں اپنے اکابرین کی کتابوں کے تراجم کا بھی نصاب میں شامل کیا جانا بہت ضروری ہے۔ اس طرف خصوصی توجہ کی ہے اور امام احمد رضا خاں بریلویؒ کی عقائد پر مبنی کتب کا ترجمہ شامل نصاب کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرتؒ نے آج سے ایک سو سال پہلے اہلسنت کو جو دس نکاتی تعلیمی پروگرام دیا تھا اس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں اپنا دینی نصاب مرتب کرنا چاہئے بلکہ یہ دس نکات ہی ہمارے نصاب کی بنیاد ہونے چاہئیں کیونکہ ان نکات میں اعلیٰ حضرتؒ نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہے۔

صوفی صاحب نے گفتگو کے آخر میں فرمایا کہ جب ہمارے ادارے نے اشاعتی کام شروع کیا تو یہ واحد ادارہ تھا جس نے انگریزی میں اہلسنت کے اشاعتی کام کی بنیاد ڈالی ' اس سے پہلے کسی ادارہ یا شخص نے یہ کام نہ کیا تھا۔ ہمارے ادارہ کو قائم ہوئے 22 سال ہو چکے ہیں۔ ابتدائی برسوں میں تو ہم اس ادارے کو منظم کرتے رہے مگر گزشتہ چند سالوں میں اس ادارے نے بہت کام کیا ہے۔ آئندہ آنے والے سالوں کے لئے ہم نے پروگرام مرتب کیا ہے اور اسی پر عمل در آمد کر رہے ہیں۔ ہمارے اس کام کی وجہ سے بہت سے سنی نوجوان جو دیگر لوگوں کی طرف راغب ہو گئے تھے راہ راست پر آگئے ہیں ' نوجوانوں میں شعور بیدار کرنے میں ہمیں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ ہم سے بذریعہ خط اور فون پر دینی رہنمائی بھی

Marfat.com

حاصل کرتے ہیں اور ہمارے ادارے کی کتب طلب کرتے ہیں۔

صوفی صاحب نے کہا کہ ہمارا دینی مجلّہ دی اسلامک ٹائمز گزشتہ 15 سال سے مسلسل چھپ رہا ہے۔ اس مجلّہ کی وجہ سے کئی انگریز بھی مسلمان ہوئے اور کتنے ہی نو مسلم حضرات نے اہلسنّت کے عقائد کو اپنایا' ان ہی لوگوں میں ڈاکٹر محمد ہارون صاحب بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ہم سے تعارف سے پہلے آدھے سنی تھے مگر ہم سے متعارف ہونے کے بعد نہ صرف پکے سنی بن گئے بلکہ دوسروں کے لئے مثال بن گئے۔

صوفی صاحب نے کہا کہ برطانیہ اور دیگر ممالک میں اہلسنّت والجماعت پر جو تحقیقی کام ہو رہا ہے اس میں ہمارا ذکر ضرور کیا جاتا ہے۔ برطانیہ کی ایک یونیورسٹی سے ایک انگریز خاتون نے پی ایچ ڈی کیا ہے اور ہمارے کئی انٹرویوز کئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مقالے کا ایک باب "Ahle Sunnat's political thoughts" کے عنوان سے لکھا ہے۔ صوفی صاحب نے اپنے مزید خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تبلیغی اور اشاعتی کام' دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ گزشتہ 20 برسوں میں تقریباً" 200 بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر چکے ہیں ان میں سے اکثر بچے آج جوان ہو چکے ہیں اور دینی تعلیم سے بخوبی آگاہ ہیں۔

ڈاکٹر محمد ہارون

شیدائے رضا' مبلغ و مفکر' سفیر فکر رضا اور صاحب فیض رضا' برطانوی انگریز نو مسلم ڈاکٹر محمد ہارون صاحب 1944ء میں لیورپول برطانیہ میں پیدا ہوئے۔ وہ کیمبرج یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ تھے اور اسی یونیورسٹی سے انہوں نے 1970ء میں قرون وسطیٰ کی برطانوی تاریخ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1970ء میں وہ کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرر مقرر ہوئے اور بعد میں ایڈنبرا یونیورسٹی میں پروفیسر ہو گئے۔ اس دوران انہوں نے مارکس ازم کمیونزم' کیپٹل ازم اور دیگر بین الاقوامی تحریکات کا عمیق مطالعہ کیا۔

ڈاکٹر صاحب برطانیہ کی لیبر پارٹی سے بھی وابستہ رہے۔ انہوں نے ہر ازم میں محض منافقت اور انسان دشمنی و اسلام دشمنی ہی پائی۔ اسی عرصہ میں انہیں برطانیہ میں مقیم پاکستانی مسلمانوں کے مختلف طبقوں سے ملنے کا موقع ملا اور وہ مسلم تہذیب و معاشرت سے رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگے اور مسلم تقریبات میں شرکت کے ساتھ ساتھ وہ یہاں لیکچر بھی دینے لگے۔ انہوں نے حضور نبی کریمؐ کی سیرت سے متعلق پاکستانی نوجوانوں کی جو تقاریر سنیں ان سے وہ بہت متاثر ہوئے اور اس طرح ان کو اسلام کا تعارف حاصل ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کا گہرا مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر مظلوموں' مزدوروں اور غریبوں کا کوئی سچا خیر خواہ ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ بالآخر ڈاکٹر صاحب کا نصیب جاگا اور 1988ء میں وہ ایک صوفی جماعت "دارالاحسان" کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔ مسلمان ہوتے ہی انہوں نے اپنا حلیہ تبدیل کر دیا اور وہ صورت و سیرت ہر اعتبار سے مسلمان بن گئے۔ شریعت و سنت کی مکمل پابندی

Marfat.com

شروع کردی اور اولیاء و صوفیاء کے خصوصی عقیدت مند ہوگئے۔ انہیں سیدنا غوث اعظمؒ اور حضرت امام غزالیؒ سے زبردست عقیدت ہوگئی۔ بعد میں انہوں جب مجدد اسلام حضور امام احمد رضا بریلویؒ کے کتب و رسائل کا مطالعہ کیا تو وہ ازحد متاثر ہوئے اور پھر تو امام احمد رضا بریلویؒ کے افکار و نظریات کے سفیر بن گئے۔ امام احمد رضا سے ان کا تعارف رضا اکیڈمی برطانیہ کے توسط سے 1990ء میں ہوا۔ انہوں نے حضرت امام احمد رضاؒ پر انگریزی میں متعدد مقالات لکھے جو برطانیہ کے اسلامک جرنل "اسلامک ٹائمز" میں برابر چھپتے رہے۔ 1993ء میں وہ رضا اکیڈمی کے ڈائرکٹر مقرر کئے گئے بعد میں 1996ء میں چیرمین اور پھر پروفیسر غیاث الدین قریشی کے وصال کے بعد اسلامک ٹائمز کے سرپرست مقرر کئے گئے۔

صوفی محمد الیاس صاحب کے کہنے پر 1990ء میں ڈاکٹر صاحب نے اپنے اسلام قبول کرنے کے سلسلے میں انگریزی میں ایک کتاب لکھی جو رضا اکیڈمی برطانیہ نے شائع کی اور جس کا ترجمہ "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" جو رضا اکیڈمی برطانیہ اور رضا اسلامک اکیڈمی بریلی شریف سے بھی شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام پر تقریباً" دو سو مقالات لکھے جو شائع ہو چکے ہیں۔ اسلام کے مختلف موضوعات پر بیس کتابیں بھی لکھی ہیں اور امام احمد رضاخاں بریلویؒ پر بھی متعدد مقالات رقم کئے ہیں جن کے اردو تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلویؒ پر ان کے ایک وقیع مقالہ کا ترجمہ "امام احمد رضا کے 1912ء منصوبے کا تجزیہ" شائع ہوا۔ یہ کتاب پاکستان سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ امام احمد رضاخاں بریلویؒ کی عالمی اہمیت اور ان کا تعلیمی نظریہ ان کے دو اہم نظرئے ہیں جو کتابی شکل میں چھپ چکے ہیں اور رضا اکیڈمی برطانیہ اور دوسرے اداروں نے شائع کئے ہیں

ڈاکٹر محمد ہارون جو 22 فروری 1998ء کو داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے، اپنی وفات سے قبل امام احمد رضاخاں بریلویؒ کے ترجمہ کنزالایمان مع تفسیر پر انگریزی میں کام کر رہے تھے۔ علاوہ اس کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ کے سائنسی، سماجی، معاشی اور سیاسی نظریات پر بھی تحقیقی کام میں مصروف تھے۔ ڈاکٹر ہارون مرحوم کی شائع شدہ چند کتابیں حسب ذیل ہیں۔

(1) میلاد النبیؐ (2) اسلام کا نظام تعزیر (3) اسلام میں عورت کا مقام (4) اہمیت قرآن (5) اسلام اور سائنس (6) اسلام، اللہ کی حاکمیت اعلیٰ اور دنیا کے مسائل (7) اسلامی بنیاد پرستی (8) اسلامی ریاست (9) قادیانیت کیا ہے (10) سورہ یٰسین کی تفسیر (11) عصمت انبیاء (12) حزب التحریر کیا ہے؟ (13) اسلامی معاشرہ کا وجود (14) اسلام اور شراب (15) غوث الاعظمؒ (16) امام احمد رضاؒ کی عالمی اہمیت (17) امام احمد رضاؒ کا تعلیمی نظریہ (18) امام احمد رضاؒ کے 1912ء کے منصوبہ کا تجزیہ

کتاب "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" میں ڈاکٹر محمد ہارون صاحب مرحوم نے اسلام کے سوا دنیا کے ہر ازم، پارٹی نظام اور نظریہ کو ناکام بتاتے ہوئے اور تمام ادیان کو باطل ثابت کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت ثابت کی ہے اور اپنے مسلمان ہونے کی ذاتی، علمی، سیاسی اور اخلاقی وجوہات بیان کی ہیں اور آخر میں ثابت کر دکھایا ہے کہ صرف اسلام ہی باقی رہ جائے گا۔

Marfat.com

صوفی محمد ریاض رفیق نوشاہی قادری

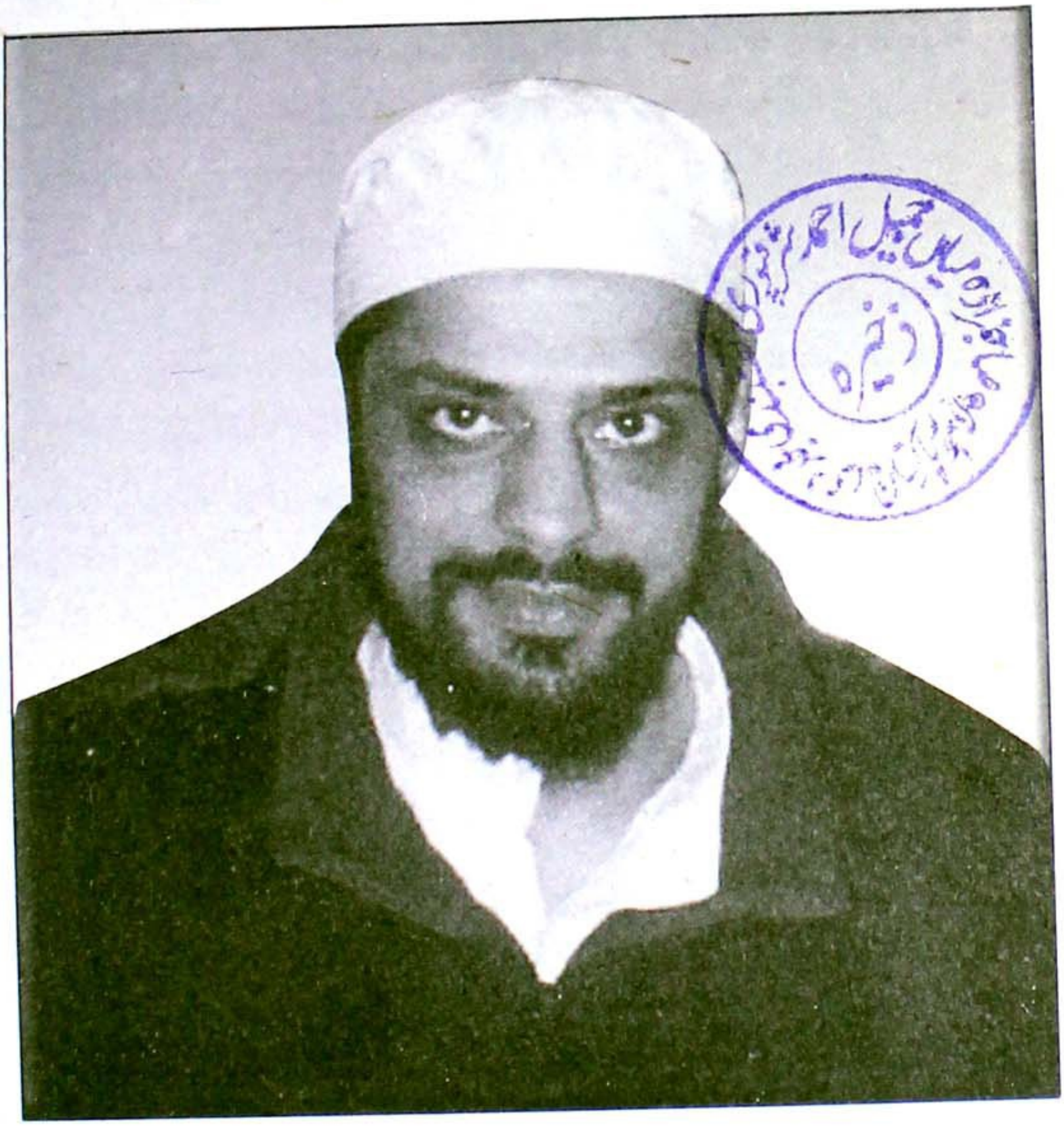

برطانیہ میں علماء کرام اور مشائخ عظام نے مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے اور دینی فرائض کی انجام دہی میں ان کی رہنمائی کے حوالے سے جو خدمات انجام دی ہیں وہ یقیناً" قابل تحسین ہیں لیکن جن بزرگوں نے خصوصیت کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کو وہاں کے ماحول کا حصہ بن جانے سے روک کر انہیں نہ صرف دین کے راستہ پر چلایا بلکہ انہیں اس قابل بنایا کہ وہ دین کا علم سیکھ کر خود تبلیغ اسلام کی راہ چل نکلے ہیں ' ان کا رول یقیناً" زیادہ اہم ہے - مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی ایسے بزرگوں میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں - آپ نے نہ صرف مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے مساجد قائم کیں اور ان کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مدارس قائم کئے بلکہ متعدد نوجوانوں کو غلط راستوں سے بچایا ' انہیں دینی اور روحانی تعلیم سے آراستہ کیا اور اس قابل بنایا کہ آج وہ خود دین کی سربلندی کے لئے بہت اہم خدمات انجام دے رہے ہیں - ایسے ہی نوجوانوں میں ایک قابل ذکر نوجوان

Marfat.com



صوفی ریاض احمد رفیق نوشاہی اپنے مرشد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری کے ساتھ

صوفی محمد ریاض شاہد رفیق صاحب نوشاہی قادری ہیں جو پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے مرید خاص ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ قبلہ پیر صاحب کی رہنمائی اور روحانی فیضان نے ان کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے۔

صوفی محمد ریاض رفیق صاحب نوشاہی قادری نے بتایا کہ وہ 31 مارچ 1972ء کو ویسٹ یارکشائر کے شہر ویک فیلڈ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی محمد رفیق 1992ء میں انتقال کر گئے تھے۔ ان کا تعلق آزاد کشمیر (ڈڈیال) سے تھا۔ ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے اپنی تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے جی سی ایس ای کرنے کے بعد اکنامکس 'بزنس اور فنانس کا ڈپلوما حاصل کیا تاہم وہ اس سلسلے کو آگے جاری نہ رکھ سکے اور انہوں نے کام شروع کر دیا۔ ایک سال کام کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ تعلیم کی طرف توجہ دی اور کالج میں داخل ہو گئے جہاں انہوں نے تین اولیولز کئے۔ بعد ازاں انہوں نے لیڈز یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں وہ عربی اور اسلامک سٹڈیز میں بی اے آنرز کر رہے ہیں۔ انہوں نے یمن اور مراکش میں بھی ایک سال تک عربی زبان کی تعلیم حاصل کی۔

مذہب اور روحانیت کی جانب مائل ہونے کے بارے میں صوفی محمد ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ جن دنوں میں جی سی ایس ای کرنے کے بعد کام کر رہا تھا ان دنوں میں ذہنی اور قلبی طور پر بہت بے چینی محسوس کرتا تھا' میں اس بات کے لئے بہت فکر مند تھا کہ حقیقی معنوں میں کوئی میری رہنمائی کرے

Marfat.com

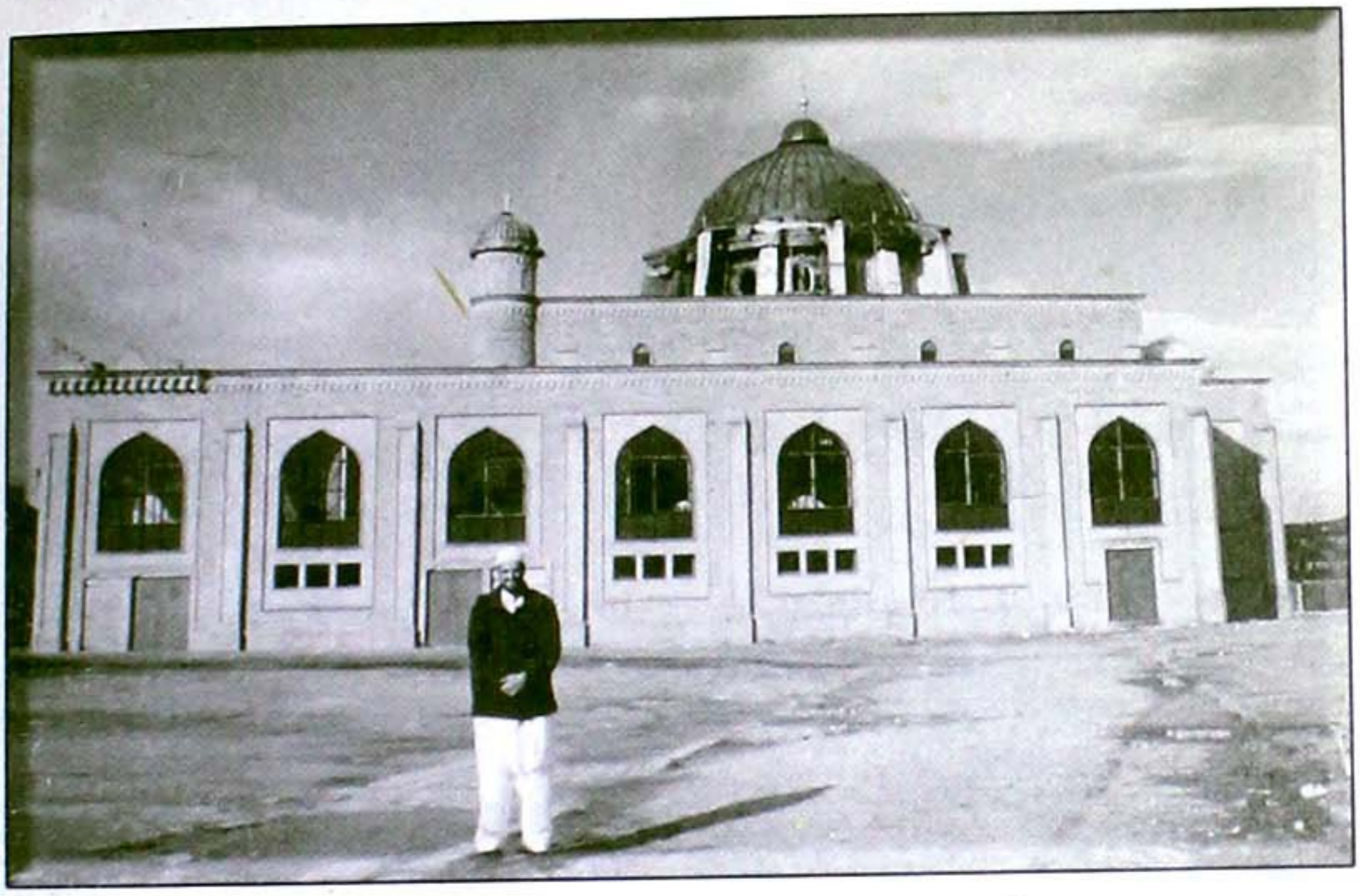

صوفی ریاض احمد رفیق نوشاہی بریڈفورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی نئی مرکزی جامع مسجد کے سامنے

انہی دنوں میری ملاقات ویک فیلڈ کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب و امام علامہ حافظ محمد بشیر چشتی صاحب سے ہوئی اور انہوں نے مجھے اپنے دینی فرائض کی ادائیگی اور ان کی اہمیت کا احساس دلایا جس کی وجہ سے میں نے نماز اور روزہ کی باقاعدگی سے پابندی شروع کی - علامہ محمد بشیر چشتی صاحب جو انتہائی قابل اور شفیق انسان ہیں ' مجھے ہدایت فرماتے رہے اور ان کی ہدایت پر عمل کر کے میں نے خود کو ایک مختلف انسان محسوس کیا ' مجھے ذہنی قلبی اور روحانی سکون ملا ' مجھ میں اعتماد پیدا ہوا اور میں نے محسوس کیا کہ میں قلبی و روحانی طور پر پہلے سے زیادہ صاف ہو رہا ہوں -

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سے اپنی وابستگی کا پس منظر بتاتے ہوئے صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ نماز روزہ کی پابندی اور دین سے قریب ہونے کے بعد میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں روحانی طور پر بھی کسی بزرگ سے باقاعدہ طور پر وابستگی اختیار کروں - اس دوران میری ملاقات ڈربی کے مولانا اشفاق احمد صاحب قادری نوشاہی سے ہوئی جو قبلہ پیر صاحب سے دیرینہ وابستگی رکھتے ہیں - انہوں نے قبلہ پیر صاحب کا تذکرہ کیا ' میں ان کی عظیم دینی اور تبلیغی خدمات سے پہلے بھی واقف تھا - جب مولانا اشفاق صاحب نے قبلہ پیر صاحب کا تذکرہ کیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں لازمی طور پر قبلہ پیر صاحب کی خدمت میں حاضری دوں گا - چنانچہ میں نے پیر صاحب کے پاس حاضری دی - پہلی ملاقات میں ہی میرے احساسات بہت مختلف تھے ' میں نے یہ محسوس کیا کہ جیسے میری روح صحیح معنوں میں بیدار ہو رہی ہے اور میرا ذہن اور قلب کشادہ ہو رہا ہے - پھر پیر صاحب کے طرز عمل اور ان کی انتہائی سادہ زندگی نے مجھے بے حد متاثر کیا - مجھے یقین ہو گیا کہ قبلہ پیر صاحب کے دامن فیض سے وابستگی میری دینی و دنیوی بہتری کا سبب بنے گی چنانچہ 1994ء میں حضور اکرمؐ کے یوم

Marfat.com



صوفی ریاض احمد رفیق نوشاہی بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی قائم کردہ اولین مسجد کے دروازہ پر

ولادت باسعادت کے مبارک موقع پر یعنی 12 ربیع الاول کو میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے دست حق پرست پر بیعت کر کے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں شامل ہو گیا۔

صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ میں قبلہ پیر صاحب سے مسلسل رابطہ میں رہتا ہوں اور ان سے دینی، فکری اور روحانی رہنمائی حاصل کرتا ہوں، اسی کا نتیجہ ہے کہ میں نے اپنے وقت کا بڑا حصہ یہاں کی نوجوان نسل کو استدلال کے ساتھ دین کے راستہ پر چلنے پر آمادہ کرنے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اسی لئے عربی زبان اور اسلامک سٹڈیز میں بی اے آنرز کر رہا ہوں جب کہ اسکے بعد اسلامی قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والی نئی نسل کو بھی یہ بتا سکوں کہ ان کے سماجی و معاشرتی مسائل کا حل دین اسلام میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پیر صاحب کی ہدایت کے مطابق متعدد دینی کتب اور ترجمہ قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں اور دیگر نوجوانوں کو رسول کریمؐ کا وہ فرمان یاد دلاتا ہوں کہ اگر تمہاری صحبت اچھی نہیں ہوگی تو تم بھی بگڑ جاؤ گے اس لئے اچھے لوگوں کا ساتھ اختیار کرو۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں اس بات پر خصوصی توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل کو برے لوگوں کی صحبت سے دور رکھا جائے۔

برطانیہ اور یورپ کے دیگر ملکوں میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کے بارے میں تجاویز دیتے ہوئے صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ اس سلسلے میں بہت سی رکاوٹیں درپیش ہیں لیکن انہیں دور کرنے کے طریقے بھی موجود ہیں، ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ خلوص نیت اور صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن اور سنت ہمارے دین کے اہم ترین ستون ہیں اگر ہم اپنے نوجوانوں کو قرآن کریم کی اس طرح تعلیم دیں کہ وہ اسے سمجھ بھی سکیں، اس کے ساتھ ساتھ انہیں رسول کریمؐ کی حیات طیبہ اور سیرت پاک سے روشناس کرائیں، انہیں صحابہ کرام کی زندگی

Marfat.com

اور تاریخ اسلام سے آگاہ کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایک باعمل اور پکے مسلمان نہ بن جائیں اور ساتھ ساتھ اس پر فخر بھی کریں - صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ مختلف دینی کتابوں کے انگریزی تراجم کی اشاعت کی جانب توجہ دی گئی ہے اور اب بہت سی دینی کتابیں انگلش میں دستیاب ہیں - تاہم اس سلسلے میں ابھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے - قبلہ پیر صاحب نے اس سلسلے میں بھی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں -

صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ میں اسلامی قانون کی تعلیم اس لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہاں کے لوگوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں جدید انداز میں ان کے مسائل کا حل بتا سکوں - انہیں بتا سکوں کہ دنیائے اسلام میں امام غزالی جیسے عظیم سکالر گزرے ہیں - انہوں نے کہا کہ آج کی دنیا میں اسلام کی عظمت کو تسلیم کرانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم پہلے خود اپنے اعمال کو درست کریں، خود کو اچھا انسان ثابت کریں اور خود کو ایک مثالی نمونہ بنا کر پیش کریں، تب ہی ہم یہاں کے لوگوں کو متاثر کر سکتے ہیں اور انہیں اسلام کی جانب راغب کر سکتے ہیں - صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ قبلہ پیر صاحب کی رہنمائی اور سرپرستی کی وجہ سے ان کے گھر کے تمام افراد دینی شعائر کی مکمل پابندی کرتے ہیں -

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی دینی و تبلیغی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے صوفی ریاض رفیق نوشاہی صاحب نے کہا کہ بریڈفورڈ کو منی پاکستان بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہاں پاکستان اور آزاد کشمیر کے مسلمان بہت بڑی تعداد میں رہائش پذیر ہیں، قبلہ پیر صاحب نے اس منی پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 15 مساجد قائم کیں اور اب اس منی پاکستان کے قلب میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی عظیم الشان مرکزی جامع مسجد کی تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے - نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی اس مسجد کو اسلام کی عظمت کا نشان سمجھتے ہیں اور اس پر رشک کرتے ہیں - اس مرکزی جامع مسجد میں نمازوں اور دینی تقریبات کا آغاز ہو چکا ہے - قبلہ مبلغ اسلام قریباً" ربع صدی تک فیکٹری میں کام کرتے رہے لیکن اپنی تمام تر مصروفیت اور تھکاوٹ کے باوجود آپ نے رضائے خداوندی کے لئے دین کی عظیم خدمت سرانجام دی، مسلمانوں کو بھٹکنے سے بچایا، انہیں صحیح راستہ پر لگایا اور نہ جانے کتنے غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا - آپ کی ان عظیم الشان خدمات کا دائرہ صرف بریڈفورڈ یا انگلینڈ تک ہی نہیں بلکہ یورپ کے بیشتر دوسرے ملکوں تک پھیلا ہوا ہے - قبلہ پیر صاحب کی اپنی خدمات کی وجہ سے علماء، صوفیاء اور عوام الناس کی کثیر تعداد راہنمائی کے لئے آپ کو اپنا قائد تسلیم کرتی ہے اور اسی لئے آپ کو علماء کرام نے مبلغ اسلام اور محسن اہلسنّت کے عظیم القابات سے نوازا ہے -

صوفی ریاض نوشاہی حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ اور انکی تعلیمات کی دل و جان سے قدر کرتے ہیں - ماہانہ ذکر نوشاہیہ، تقاریب اعراس، اور میلادالنبیؐ کے جلسوں میں بھرپور شرکت کرتے ہیں وہ عربی زبان کی مکمل تعلیم اور دین اسلام کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عنقریب دمشق (شام) جا رہے ہیں -

Marfat.com

Marfat.com

Ulama-e-Ahle Sunnat and Mashaikh in UK

(Vol : III)



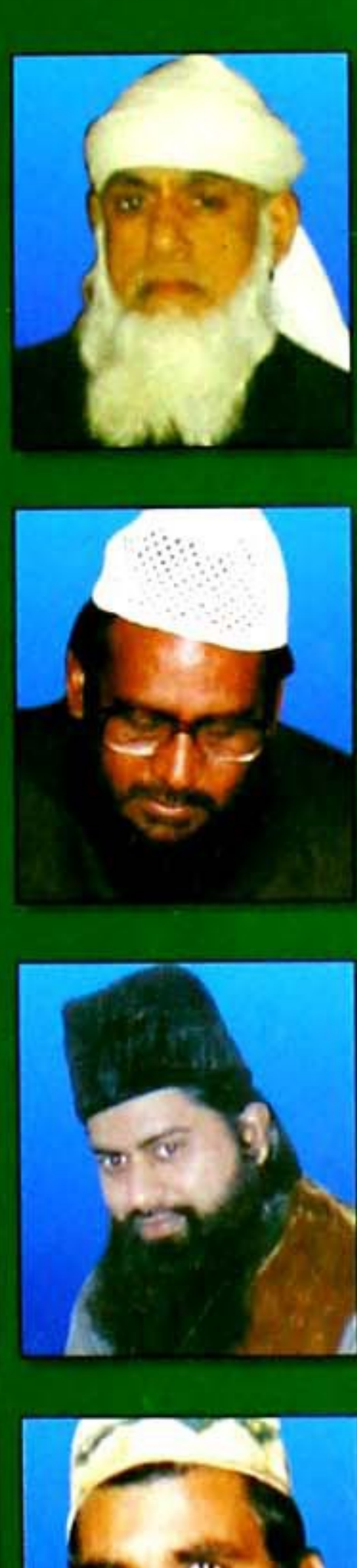









Khalid Athar

Marfat.com